

عنوان

Fiction - Urdu

1

U3

ر 334 ف

P

8

b

حصۂ اوّل

فسانۂ لارنس وروتھ

ترجمۂ

رای ہوس پلاٹ

مُصنّفۂ مسٹر جی ایم ڈبلیو رینالڈز صاحب مشہور فسانہ نگار انگلستان

جسکو

ماہر علوم مغربی و مشرقی منشی محمد امیر حسن صاحب سابق ڈپٹی کلکٹر

نے بڑی لیاقت اور فصاحت کے ساتھ زبان اُردو مین ترجمہ کیا

بار دوم

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

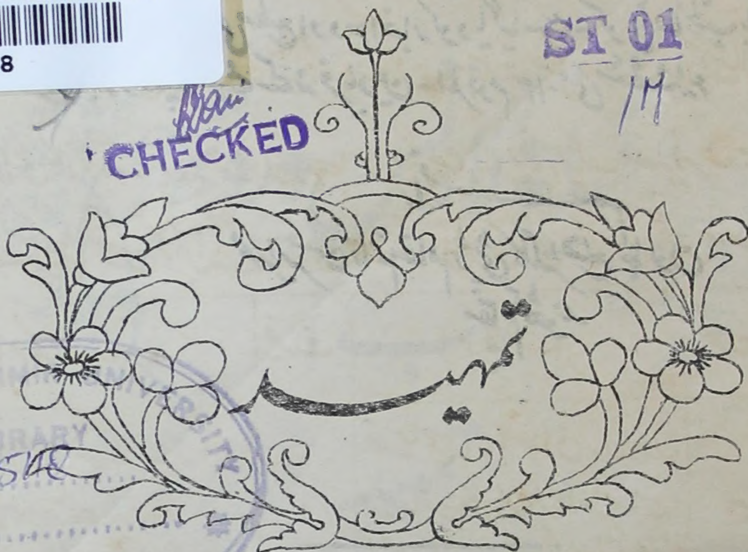
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین طبع ہُوا

سنہ ۱۹۲۷ء

اطلاع

مطبع ہذا مین ہر علم وفن کی کتابونکا ذخیرہ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ جنکی فہرست ہر ایک شائق کو ایک اطلاعی کارڈ آنے پر روانہ کیجاتی ہے اس جگہ چند ناولونکی ایک مختصر فہرست دیجاتی ہے تاکہ شائقین کو اُن دیگر کتب موجودہ سے جو اسی فن کی مطبع مین موجود ہین آگاہی حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تسخیر۔ الیور گولڈ اسمتھ کے مشہور ڈراماٹسی اسٹوپس کا عمدہ اور سلیس ترجمہ۔	۸/	قصہ حاجی بابا اصفہانی۔ ایرانیون کے طرز معاشرت کا بیان ظریفانہ قصہ مین	عہ/
جذبہ عشق۔ ایک وحشی قوم کی لڑکی کی درد بھری داستان جسکی ہوشیاری اور جُرات کے بعد ایک وحشی قوم نے انسانیت کا جامہ پہنا۔ اور قوم کی قوم راہ راست پر آگئی۔	۶/	کرشمہ تقدیر۔ ایک پاکباز خاتون کے سوانح زندگی	۱۲/
خون ناحق۔ پولیس کی کارروائی کا سراغرسانی کے حالات دکھا کر ثابت کیا ہے کہ خون ناحق ضرور کبھی رنگ لاتا ہے۔	۱۰/	گناہ بے لذت حسرت و ارمان کا دلگداز مرقع	۶/
شاہد طرار۔ ایک فرنچ ناول کا ظریفانہ ترجمہ	۶/	لال کپتان۔ تاریخی و عشقیہ ناول	۸/
طلسم خیالات۔ یعنی فسانہ نیگ و جنتیا	۱۱/	نیرنگ فرنگ۔ الوئی بوناپارٹ کی ۱۸۵۱ء کے کارنامونکے ساتھ حکمت عملی کی تبدیلی کے نقصان رعایا کی حق تلفی اور سلطنت کی بربادی کا ہولناک منظر۔	۲عہ/
فسانہ مفقود الخبر۔ ایک مہ جبین عورت کا شوہر سے جدا ہو کر ایک بدمعاش گروہ کے قبضہ مین چلا جانا اور طرح طرح کی مصیبتین اٹھا کر اپنی عصمت کو بچا لینا نہایت دلچسپ ہے	عہ/	شہید جفا۔ سر والٹر اسکاٹ کے ایک دلکش ناول کا ترجمہ	عہ/
		سیتا۔ ایک انگریزی ناول کا ترجمہ غدر ۵۷ء کے واقعات	۳/
		ہنگامہ عشق۔ پاسٹورا ناول کا ترجمہ وہ خاندانکی تباہی کے مہیب حالات۔ ایک رہزن لیڈی کے کرشمے	۱۰/



تمہید

قبل ازین راقم نے مسٹر رینلڈ صاحب مشہور و معروف ناول نگار انگلستان کے دو ناولون کا ترجمہ حسب فرمایش جناب منشی نولکشور صاحب مرحوم مالک اودھ اخبار کرکے نذر ناظرین کیا تھا۔ ایک (فسانہ الہ دین ویلی نمبر ۱) جس میں صوبہ منگریلیا متعلقہ سلطنت روس کی ایک والیہ ملک کی دردناک حکایت اور اُسکے ضمن میں اندرون حرم سرائے سلطانی قسطنطنیہ کے حالات بیان کیے گئے تھے۔ یہ پہلی سعی پبلک کی قدردانی سے ایسی مشکور ہوئی کہ اُسنے دوسری کتاب (فسانہ ویگنر ولنیڈ) کے ترجمہ کی ہمت دلائی تھی اور اُس میں ملک اٹلی کے ایک گرگ شیطان کی حیرت انگیز داستان سے ناظرین کو محظوظ کیا گیا تھا۔ اب یہ تیسرا ناول شائقین کی دلچسپی کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔ اسمین انگلستان کی ایک عفیفہ دوشیزہ کے خالص عشق محبت کی نیرنگیون۔ فوجی افسران کی بیباکیون۔ چارلس بادشاہ انگلستان کی بے اعتدالیون۔ اہل دربار کی مکاریون۔ زنان درباری کی بدکرداریون کی پوری تصویر دیکھائی گئی ہے۔ جس سے ناظرین کو اُس زمانہ کے اہل ولایت کی طرز معاشرت اور کیرکٹر کا کچا چٹھا معلوم ہوگا۔ امید کہ شائقین راقم کی عرق ریزی پر

نظر فرما کر اس ناول کو بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھینگے اور سہو و خطا پر چشم پوشی فرمادینگے
حق ترجمہ اس فسانہ کا بھی مطبع اودھ اخبار کو دیا گیا ہے۔ کوئی صاحب بلا اجازت
مالک مطبع مبادرت چھاپنے کے نہ فرمادین۔ المرقوم ۱۴۔ مئی ۱۸۹۷ء

راقم

محمد امیر حسن قائم مقام ڈپٹی کلکٹر ضلع جالون
مقام کٹھوند

فسانۂ لارنس ورتھ

باب ۱

تمہید

انگلش کونیٹون (صوبون) مین بہت کم ایسی کونیٹان ہونگی جو مسافر کے لیے ہرٹ فورڈشائر سے زیادہ پربہار و خوشگوار ہون میدانون مین بہت سے جنگل اور درختون کے جھرمٹ رنگارنگ نظر آتے ہین۔ اور لمبے شجر جو گنجان جھاڑیون کے اوپر سر اُٹھائے ہوئے ہین سبزے کی عمدگی کو دوبالا کرتے ہین یہ جھاڑیان بذات خود اپنی بلندی اور جھرمٹ کے لیے مشہور ہین اور اکثر جب سڑکون لی دو پگڈنڈیون کے پہلو مین بلندیون پر واقع ہوتی ہین تو اُنکے گنجان پتیون کے دلفریب سایہ مین مسافر راستہ چل سکتا ہی۔ لیکن اگر زمانہ حال کے صوبۂ ہرٹ فورڈشائر کی یہ صورت ہی تو وہ اس زمانہ مین جسکی بابت ہمارے قصہ مین ذکر ہونے والا ہی اس سے بھی زیادہ خوشنما تھا ہمارا مطلب سترھوین صدی کے اُس قرن آخر سے ہی جب ملک انگلستان کی عنان حکومت عیش پرست بادشاہ چارلیس دوم کے ہاتھ مین تھی اس زمانہ مین ترقی زراعت نے صفائی کے ہاتھ پانون پھیلا کر اقطاع صحرا ایسی وست درازی نہ کی تھی کہ ملک ہرے بھرے اور لہلہاتے جنگلون سے بالکل محروم ہو جاتا اور انکو کاٹ چھانٹ کر بڑے درختون کے باغ یا کنج کی حد تک پہونچا دیتا اس زمانہ مین بہت سے شارع عام پر بڑے بڑے

درختون کی قطارون کا سایہ تھا جنکے گنجان تپے اوپر جا کر مل گئے تھے اور سر پر سبزے کا شامیانہ بنائے ہوئے تھے جنکے نیچے مسافر خوشگوار سایہ مین اُمس اور گھمس کے دن بھی آرام سے چل سکتا تھا چند حصون مین بالکل جنگل کے اندر پگڈنڈیان تھین اسطرح پر میلون تک گنجان سبزہ زار مین جسکی کچھ انتہا نہ معلوم ہوتی تھی راہ طے کرنا ممکن تھا۔

ہرٹ فورڈشائر کے ایک نہایت خوبصورت حصہ مین لندن سے اٹھارہ میل شمال جانب رائی ہوس پلاٹ تھا یہ مکان دریاے لیا پر واقع تھا اور ہڈسڈن سے جو اُسوقت بھی جبکا ہم ذکر کر رہے ہین ایک سرسبز قریہ تھا کچھ دور نہ تھا ناظرین عالم تصور مین ایک مربع قطعہ زمین کو خیال فرمائین جسکے چارون طرف بیس فیٹ گہری کھائی تھی۔ اس قطعہ کے چارون طرف ایک بلند دیوار بھی کھائی کے اندر جانب تھی۔ دریاے لیا کھائی کے مغربی جانب تیس گز کے فاصلہ پر بہتا تھا چار دیواری کے جنوب و مغرب کے گوشہ پر ایک چھوٹا مدور برج تھا جسپر ایک گمزی تھی اس برج اور نیز دیوارون مین بہت سے باریک لمبے اور تنگ روزن تھے تاکہ حملہ کے وقت قلعہ کی حفاظت کے لیے اُنکے اندر سے گولی وغیرہ چلائی جا سکے قلعہ کے شمال و مشرق کے گوشہ پر عمارتین تھین۔ پھاٹک پلور ب رخ تھا اور اُسکے آگے خندق کے اوپر اُٹھا لینے والا پل تھا تمام مکانات پختہ اینٹ کے تھے اور پھاٹک برج کی قطع کا تھا اور حصص بظاہر جداگانہ مگر درحقیقت مکانات سے ملے ہوئے معلوم ہوتے تھے جسمین چار بلند نوکدار چھتین اور بڑے بڑے پاکھے تھے ان سب عمارتون مین پورے احاطہ کا ایک چوتھائی حصہ رُکا ہوا تھا باقی احاطہ بطور باغ کے کام مین لایا جاتا تھا۔

مشرقی جانب احاطہ کے باہر یعنی دیوار و خندق قلعہ سے آگے بڑھ کر دو بڑی عمارتین تھین ایک شمال و مشرقی گوشہ کے قریب تھی یہ دونون عمارتین متوازی تھین اور درمیانی جگہ بطور وسیع صحن کے تھی۔ اُس زمانہ مین جسکا ہم ذکر کر رہے ہین وہ عمارت جو شمال و مشرقی گوشہ کے سامنے تھی بوزہ یعنی جو کی شراب کے گودام کے طور پر تھی اور دوسری عمارت مین غلہ رکھا جاتا تھا اور گھوڑے

باندھے جاتے تھے۔ بیرونی صحن کے آگے سبزہ زار تھا اور تمام عمارتون کے جنوب
مین جنکا ابھی ذکر ہوا لندن سے نیو مارکٹ کی جانب سڑک تھی یہ سڑک سودی خانہ
اور جنوبی خندق و دیوار سے چند گز کے فاصلہ پر تھی۔

اُس زمانہ سے جسکا ہم ذکر کر رہے ہین تقریبًا دو سو ساٹھ برس قبل ہنری ششم
بادشاہ انگلستان کے عہد مین قلعہ رائی ہوس کی تعمیر ہوئی تھی اور یہ اُس زمانہ کے
خاص عمارتی طرز کا پہلا قلعہ تھا۔ ہم پہلے کہہ چکے ہین کہ یہ کل تعمیر لال اینٹ کی تھی۔
پھاٹک فصیل دار تھا اور اُسکی چوٹی پر ایک چھوٹا سا برج تھا جہان سے بہت
دور تک چارون طرف نظر پہونچ سکتی تھی۔ اندر سے جسکو پھاٹک کی ڈیوڑھی کہنا
چاہیے سُرخ اینٹون کا ایک چکردار زینہ محافظ قلعہ کے کمرے سے لگا ہوا تھا
اور وہان سے منارۂ دیدبان تک پہونچتا تھا۔ زینہ کے نیچے کے سرے پر اُس
محراب مین جو ڈیوڑھی سے کھلتی تھی ایک بڑا مضبوط دروازہ تھا جسمین ایک اور
زینہ بنا تھا جو تہ خانے تک چلا گیا تھا ڈیوڑھی کے دونون جانب ایک ایک
چھوٹا کمرہ تھا۔ ایک مین گارد رہتا تھا اور دوسرے مین پل کھینچ لینے اور گرا دینے کے
آلات تھے۔ ڈیوڑھی مین گزرنے پر ایک چھوٹا سا صحن ملتا تھا جو ایک دیوار کے ذریعہ
سے اُس میدان سے جسکو ہمنے باغ لکھا ہے علٰحدہ کر لیا گیا تھا اس صحن سے خاص
عمارتین مکان کی دکھائی دیتی تھین۔ انہین بہت سے کمرے تھے مگر سوا کھانے کے
کمرے کے اور کوئی بڑا نہ تھا احاطہ خندق دار کی جانب جنوب دریاے لیا کے کنارہ
پر ایک چھوٹا سا ہوٹل تھا جسکا نام کنگس آرمس تھا اور جسمین اُس زمانہ مین بھی نہ
صرف گرد و نواح کے ماہیگیر ہی جاتے تھے بلکہ دار السلطنت کے شایقین شکار ماہی
بھی آمد و رفت رکھتے تھے۔ تمام صوبہ ہرٹ فورڈشایر مین اس خوش فضا موقع سے
بڑھکر ایسا زمردین سبزہ زار نہ تھا موسم بہار نے اُس جگہ سے زیادہ عمدہ آویزے
کہین نہ لٹکائے تھے نہ موسم گرما نے وہان سے زیادہ سبزہ کا فرش اور سایہ دار
جھاڑیون کا شامیانہ گلہاے بوقلمون سے آراستہ کیا تھا نہ موسم خریف نے
چمنون اور باغون مین اُس سے زیادہ خوشرنگ میوے درختون کی ڈالیون
پر لگائے تھے۔ ملک انگلستان کی کسی ندی کی خاموش روانی دریاے لیا کی پر معنی

رفتار سے زیادہ نہ تھی جو سبزۂ مخملی کے مرغزارون مین دو کنارون کے درمیان برابر روان تھا جنمین بعض مقامات پر طرح طرح کے گلہاے رنگا رنگ شگفتہ تھے اور بعض مقامات پر درختون کی جھکی ہوئی شاخین دریا کے خوشگوار سبز رو مین ڈُدلی ہوئی تھین اور ناظرین کو رفتار زمانہ کا اُتار چڑھاؤ اور نشیب فراز یاد دلا رہی تھین جو مسلسل اور بے روک اور روشن و سایہ مین برابر گزرتا ہوا چلا جاتا ہی حالانکہ خود اُسکو اُن خوشیون کی جو اُس سے پیدا ہوتی ہین اور اُن آلام کی جس سے اُسکی رفتار دھندلی ہوتی ہی خبر نہین ہوتی -

ہمنے ناظرین کو پرانے رائی ہوس سراے کنگس آرمس اور آراضیات متعلقہ کا موقع اور منظر اُس زمانے کا بتانے کی کوشش کی ہی جیسا کہ چارلس دوم بادشاہ انگلستان کے عہد مین تھا اس تذکرہ کو ناظرین خوب ذہن نشین رکھین کیونکہ آئندہ قصہ مین اُس سے کام پڑیگا - حالانکہ اگر کوئی شخص اس زمانہ مین اس موقع کو دیکھے تو اسمین بہت سا تغیر و تبدل پایا جائیگا - اب قلعہ کا صرف پھاٹک ہی پھاٹک باقی رہ گیا ہی اور جو لوگ اسکو دیکھنے جاتے ہین وہ اُسکو حیرت آمیز اشتیاق سے دیکھتے ہین بجاے اُٹھ جانے والے پل کے خندق پر اب ایک پرانے درخت کا سڑا ہوا تنا پڑا ہی پل اُٹھانے کا آلہ ندارد ہی مگر وہ سوراخ جنکے اندر آہنی زنجیرین پل کو اوپر کی طرف گھسیٹتی تھین دکھائی دیتی ہین - وہ دروازہ جو زمین دوز راستہ کا تھا اس حیرت انگیز جگہ کا مُنھ اب تک بند کیے ہوئے ہی جسکا پتہ ہمارے قصہ کے وقت سے اب تک کسی نے نہین لگایا مگر دروازہ کھل سکتا ہی اور دیکھنے والا اُس گہرائی کی طرف جہانتک سکتا ہی جسمین نیچے کی طرف سیڑھیان چلی گئی ہین اور آخرکار اندھیرے مین غائب ہو گئی ہین - اوپر کی طرف کی چکر دار سیڑھیون پر جو جا بجا گر گئی ہین چڑھنا ممکن ہی اور محافظ قلعہ کا کمرہ بھی جسمین رائی ہوس کے سازش کرنے والے جمع ہوتے تھے دیکھا جا سکتا ہی اور برج تک رسائی ممکن ہی وہان سے دیکھنے والا چارون طرف کے خوشنما منظر کا لطف اُٹھا سکتا ہی اسطرح پر دیکھنے والے کی نظر اُن سبزہ زارون پر جسمین دریا لیے لیا بہتا ہی اور اُن چراگاہون پر جسمین جا بجا بڑے بڑے درختون کے باغ اور کنج ہین اور

دیہاتوں اور قریوں اور منتشر مکانوں پر جنھوں نے منظر کو بدل دیا ہو - اور نئے
دریا پر جو دریاے لیا کے قریب بنتا ہو اور ریلوے لین پر جو دونوں کے
درمیان مین گزری ہو دوڑ سکتی ہو - پھر پل سے اُتر کر سابق رائل ہوس کے
(جو کسی زمانہ مین بہت مشہور تھا) نظارہ کو جاری کر سکتا ہو - خندق جو چار دیواری
کے گرد تھی اب تک باقی ہو مگر یہ چار دیواری عرصہ ہوا منہدم ہو گئی ہو اور وہ
مقام جہان پھاٹک کے ملحق عمارتین تھین اب سب باغ ہی باغ ہو احاطہ سے باہر آنے
پر دیکھنے والا مشاہدہ کریگا کہ سودی خانہ بالکل زمین دوز ہو گیا ہو اور اُسکے
موقع پر اور نیز اس جگہ پر جہان کسی وقت مین بیرونی صحن تھا نرم نرم سبزہ
اُگا ہوا ہو مگر یہ بیرونی عمارت جسکو ہمنے پہلے شراب کا گودام لکھا ہو اب تک باقی ہو
اب وہ بطور ایک امیرانہ مکان دعوت کے آراستہ ہو اور اسمین طرح طرح کی عجیب
و غریب چیزین جو ابتداً رائل ہوس مین تھین موجود ہین - عمدہ خوبصورت منقش
دیوار گیریوں کی سوزنکاری جنمین سے اکثر کے رنگ کی شوخی اب تک باقی ہو
بخوبی عیان ہو - خود - بکتر - زرہ - اُس زمانہ کی تلوارین جب زرہ پہنی جاتی تھی
طرح طرح کے رنگین جھنڈے اور جھنڈیان - پرانی تصویرین اور سامان آرایش
تراشے ہوئے زیورات اور اسی قسم کی بہت سی زمانۂ قدیم کی اشیا اس
عظیم الشان کمرۂ دعوت مین خوش قرینگی سے جمع ہین اور وہ عمدہ ہوٹل بھی اب
تک باقی اور سر سبز ہو مگر اُسکے تختہ پر اب علامت کنگس آرمس (بادشاہ کے ہتھیار)
کی نہین ہو بلکہ اُسنے نام اولڈ رائل ہوس اختیار کر لیا ہو جسکا ویرانہ قریب ہی ہو اس
سرا کے موجودہ مالک نے کمرۂ دعوت کی شان بیرونی (نوابی) کر رکھی ہو اس
ہوٹل مین نہ صرف وہ لوگ جاتے ہین جو شکار کے شوقین ہین بلکہ وہ باشندگان
دار السلطنت بھی جو وقتاً فوقتاً دیہات کی فضا کے متلاشی رہا کرتے ہین وہان جاتے
ہین تاکہ کاروبار کے افکار سے راحت و سکون پائین - پرانے کنگس آرمس کے
بہت سے زمردین کھیتون کا اب گلزار مینو سواد بن گیا ہو اور اسوجہ سے کہ
وہان تفریح طبع کا ذریعہ ہو اور قریب کے ویرانے کے ساتھ تاریخی دلچسپی ہو
سیر باز وہان جاکر خوش ہوتے ہین -

قبل اسکے کہ ہم اس باب کو ختم کرین - یہ بھی لکھنا ضرور ہی کہ رائی ہوس سے ایک میل کے کچھ فاصلہ پر بیندرہال کا ویرانہ ہی جو ایک قلعہ بند بیرنی مکان اُسی زمانہ اور قطع کا ہی جیسا کہ رائی ہوس ہی جسکا ہمنے ذکر کیا - مگر اس موقع پر ہم اسکا مفصل حال نہ بیان کرینگے بلکہ اپنے قصہ کے سلسلہ اور مقصد کے لحاظ سے موقع مناسب کا انتظار کرینگے مگر ہان ہم یہ عرض کیے دیتے ہین کہ رائی ہوس کے دیکھنے والے کو بہت لطف آئیگا اگر وہ دریا کے کنارے پر دو گھنٹے گشت کرکے یا ایک کشتی پر جو سر اوالے بہم پہونچا دیتے ہین بیٹھ کر بیندرہال کے ویرانے تک جائے

باب ۲

خاندان ریبالڈ

ہمارا قصہ وسط سنہ ۱۶۸۲ء سے شروع ہوتا ہی - اسوقت رائی ہوس ایک شخص ریبالڈ نامے کے قبضہ مین تھا جو ایک دستکش فوجی شخص تھا اور اب جو کی شراب کا کاروبار کرتا تھا - اُسنے الیور کرامول کی نامی افواج جمہوری مین ملازمت کی تھی اور اپنی دلیری و شجاعت سے ایسی شہرت پائی تھی کہ کرنیل کے درجہ کو پہونچ گیا تھا چونکہ اُسکی شجاعت اُسکے پولیٹیکل اصول کی سختی کے ہم پلہ تھی اسی وجہ سے جب خاندان اسٹوارٹ کو پھر سلطنت ملی تو کرنیل ریبالڈ نے اپنی سپاہیانہ خدمات بادشاہ چارلس دوم کے سپرد نہ کین نہ اُسکے کہنے سے سلسلۂ ملازمت مثل سابق قائم رکھا - بلکہ زندگی سے دستکش ہو کر اسنے ایک لیڈی سے شادی کی جو اس سے عمر مین بہت چھوٹی تھی اور اپنا قلیل سرمایہ اُس کاروبار مین لگایا جو اُسکو ابتدا اختیار کرنا منظور تھا قبل اسکے کہ اسکی دلیری اور جوش نے اُسکو سپاہی بنا دیا اس لیڈی سے اُسکے ایک دختر پیدا ہوئی جسکا نام روتھ تھا اور جسمین اپنی ماں کے مزاج کی تمام خوبیان موجود تھین اور باپ کی عالی حوصلگی اور بلند خیالی پائی جاتی تھی -

چند سال تک لندن مین خریدے ہوے جَو سے شراب کشید کرنے کا کارخانہ جلانے پر کرنیل رمبالڈ نے خیال کیا کہ اگر وہ زیادہ وسیع مکانات مع ملحقہ کھیتون کے لے لے جہان وہ جو جو شراب کے واسطے مطلوب ہوتا ہی کاشت کر سکے تو اس سے نہ صرف اُسکی تجارت کو ترقی ہوگی بلکہ منافع بھی کثیر ہوگا انھین وجوہ سے اُسنے رائی ہوس پر مع چالیس ایکڑ آراضی ملحقہ کے قبضہ کر لیا پس ناظرین کو معلوم ہوگا کہ یہ جایداد اُسکی ملکیت نہ تھی بلکہ اُسنے اصل مالک سے پٹہ لیا تھا۔

گورائی ہوس ابتداً فوجی اغراض کے لیے قلعہ کے طور پر بنایا گیا تھا تاہم جب کرنیل رمبالڈ نے اُسپر کاشتکارانہ دخل کیا تو وہ فوجی کام مین نہین آتا تھا اور جب سے اپنا لوازمہ وہان منتقل کیا اُسکی صورت اُسوقت کی نسبت جب قابض سابق کا مکان پر دخل تھا کم امیرانہ تھی۔ شمال اور مشرق کے گوشہ کی بڑی بیرونی عمارت جو بیشتر شاگرد پیشہ کے مصرف مین تھی اب شراب کشی کا گودام قرار دیگئی اور جنوب اور مشرق کے کونہ کی بیرونی عمارت جو بطور اصطبل کام مین لائی جاتی تھی اب دو غیر مساوی حصون مین تقسیم کر دی گئی۔ چھوٹے حصہ مین کرنیل رمبالڈ کے دو چار گھوڑے رہتے تھے اور بڑا حصہ بطور گودام غلہ کے کام مین آنے لگا۔ خاص قلعہ کا صرف ایک جزو خاندان کی سکونت کے واسطے درست کیا گیا کیونکہ کمرے بہت سے تھے اور گھر کا کارخانہ چھوٹا تھا۔ پس غیر مستعمل کمرے بند کر دیے گئے مگر جو کمرے استعمال مین تھے اُنکا سامان درست تھا اور خوش قرینگی سے گھر والی کی لیاقت نسوانی عیان تھی۔ چونکہ اب قلعہ کے اندر کوئی فوج نہ تھی لہذا پھاٹک کا کمرہ جسمین محافظ قلعہ رہتا تھا فوجی ہتھیارون کی آواز سے نہ گونجتا اب اسمین کاٹھ کباڑ بھرا ہوا تھا۔ پل اُٹھانے کی کل ہمیشہ اونچی رہتی اور پل گرا رہتا اور گو زنجیرین اور رسے ملے ہوئے بوجھ ابتک دوسرے کمرے مین جو ڈیوڑھی سے کھلتا تھا موجود تھے تاہم اُنکی جنبش دینے کی ضرورت نہ پڑتی۔ محرابدار دروازے مین اب سنتری نہ ٹہلتا تھا اور پھاٹک کے پٹ دن بھر کھلے رہتے تھے اور بجائے زرہ پوش شہسوارون کی آمد و رفت کے

شراب کشون و مزدورون اور مالیون کی آمد و شد صلح جو کامون کے لیے
رہتی تھی نہ اب پھاٹک پر باضابطہ حکومت کے لیے کوئی پاسبان تھا بلکہ
وہ کمرہ جسمین زمانہ سابق مین پاسبان رہتا تھا اب کرنیل رمبالڈ کے کمرہ
دفتر کے طور پر کام مین لایا جاتا تھا۔ جہان کرنیل مذکور خطوط و مراسلات لکھتا
پڑھتا اور اُن لوگون سے ملاقات کرتا جو کام سے اُسکے پاس آتے تھے۔

اب ہم ناظرین کو خاندان رمبالڈ کی اور بفصل کیفیت سناتے ہین۔ کرنیل
رمبالڈ خود مسن تھا مگر ظاہر اسباب صورت سے بہ نسبت واقعی عمر کے امکان سن
کم معلوم ہوتا تھا۔ اسوقت ہمارے قصہ کے شروع پر اُسکی عمر اسٹھ برس سے
کم نہو گی مگر اُسکے قد کی راستی۔ اعضا کی قوت۔ مستقل قدم۔ تیز رفتاری۔ چستی و چالاکی
زبان یا ہاتھ مین لغزش کی غیر موجودگی۔ نظر کی تیزی۔ بالون کی سیاہی اور
دانتون کی درستی سے وہ بہت بڑھا نہ معلوم ہوتا تھا اُسکی ایک آنکھ مین ذرا سا
داغ تھا جو لڑائی مین ایک حادثہ سے پیدا ہو گیا تھا اور گو اُس سے اُس آنکھ
کی بصارت جاتی رہی تھی تاہم ایسی بدنمائی صورت مین نہ تھی کہ بادی النظر مین معلوم
ہوتی نہ دیکھنے والے کو یہ شبہہ ہوتا تھا کہ اسکی ایک آنکھ مین بینائی نہین ہی۔
چونکہ کرنیل رمبالڈ کی عمر کا عمدہ حصہ سلطنت جمہوری کی لڑائیون مین صرف
ہوا تھا لہذا اُسکے عادات اپنے خاندان اور کاروبار مین قاعدے کے سخت پابند
تھے جیسا کہ وہ لشکر دون مین برتاؤ کیا کرتا تھا حالانکہ بالکل خشونت کی حد تک
نہ پہونچے تھے۔ مگر اُسکے مزاج مین اسوقت بہت بلند حوصلگی اور مہربانی تھی۔
جب اپنے مستحکم اصول کے بغیر توڑے یا بلا تجاوز اُن اُمور کے جنکو وہ اپنا فرض
سمجھتا اُسکو اُن اوصاف کے برتاؤ کرنے کا موقع ملتا۔ اُسکو اپنی زوجہ سے
بہت محبت تھی اور وہ اپنی دختر سے بھی اُلفت رکھتا تھا۔ لیکن اگر ایسا موقع
پیش آتا اور وہ یہ سمجھتا کہ مجکو اپنی رائے اُسکی خواہش کے خلاف کرنا مناسب ہی
تو رچرڈ رمبالڈ سے زیادہ سختی کے ساتھ شاید کوئی شخص اپنی مرضی کا اظہار نہ کرتا ہو
ہر کام مین جسکو وہ شروع کرتا نہایت ثابت قدم رہتا بلکہ وہ ضد اور کد کے
ساتھ اُس تجویز کو عمل مین لاتا جو وہ قائم کرتا تھا ایسے معاملات مین وہ کبھی کسی

سے صلاح نہ لیتا صرف کہہ دیتا کہ میرا یہ ارادہ ہی بس کسی مختلف الرائے شخص کی تنبیہ۔ صلاح یا عرض اُسکے سامنے پیش نہ جاتی مثلاً اُسکو اُسوقت یہ صلاح دی گئی تھی کہ وہ لندن کا اپنا کاروبار نہ چھوڑے اور ہرٹ فورڈ شائر کو منتقل نہو کیونکہ اسمین معاملات تجارت مین اور تعلقات کے پیدا کرنے کا احتمال ہی مگر چونکہ اُسنے اپنی راے اس بارہ مین پختہ کر لی تھی لہذا اُسپر کسی کے کہنے سننے کا کچھ اثر نہوا۔

ہمارا قصہ شروع ہونے کے وقت کرنیل کو رائی ہدس مین سکونت پذیر ہوئے دس بارہ برس گزر چکے تھے اور اُسکے کاروبار کی صورت سے اُسکے احباب کے خیالات پورے ہوتے معلوم ہوتے تھے۔ تاہم وہ ہرگز نہ اقرار نہ کرتا تھا کہ یہ کیفیت ہی۔ حتی کہ جب اُسکا ذاتی سرمایہ صرف ہوگیا اور اُسکو اپنا کاروبار چلانے کے لیے مجبور ہوکر زیادہ شرح سود پر قرضہ لینا پڑا تو وہ یہی کیے جاتا تھا کہ اخیر مین ضرور کامیابی ہوگی اور وہ استقلال اور ثابت قدمی سے جو اُسکے مزاج کے لیے مخصوص تھی کام کیے جاتا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ دقتون کے پیش آنے سے بددل نہوگا۔ واضح رہے کہ بوجہ اُسکی دلاوری اور مستقل مزاجی کے اور نیز بوجہ اُسکی آنکھ کے نقص کے اُسکے احباب نے اُسکا لقب ہینبل رکھ دیا تھا اور جو لوگ اُس سے زیادہ گستاخ تھے وہ اُسکو اُسکے سامنے اسی نام سے پکارتے مگر اس سے وہ ناخوش نہوتا تھا۔ اب ہمنے اپنے قصہ کے اُس ضروری شخص کا حتی الامکان پورے طور پر باستثناے اُسکے مزاج کی اُن چھوٹی چھوٹی باتون کے جو واقعات سے خود کھل جائینگی تذکرہ کر دیا ہی۔

کرنیل رمبالڈ کی زوجہ جسکا نام مثل اُسکی لڑکی کے روتھ تھا اپنے شوہر سے بیس برس عمر مین چھوٹی تھی۔ اڑتالیس برس کی عمر مین تھی اسمین حسن کی علامتین موجود تھین جو جوانی مین بہت زیادہ رہا ہوگا وہ ایک نہایت خاموش مزاج۔ تربیت پذیر سیدھی سادی عورت تھی اور ہر امر مین اپنے شوہر کی ایسی مطیع تھی کہ شاذ ونادر اُسکی بات پر جوابدہی کرتی اور مخالفت

تو اُسنے کبھی کی ہی نہین اُسکے مزاج مین سلیم الطبعی اور نیکی سے بھی زیادہ کچھ کیفیت تھی۔ اُسنے گویا اپنے تئین بالکل تج دیا تھا نہ اسوجہ سے کہ اُسکے مزاج مین حرارت باقی نہ تھی بلکہ بوجہ نرم مزاجی اور ملائمت جبلی کے جس سے اسکو اُس شخص پر ہر طرح کا اعتبار بھروسہ۔ اور اعتماد تھا جسکو وہ دل و جان سے چاہتی تھی۔

غالبًا ناظرین کو تعجب ہوگا کہ ایسی نیک مزاج عورت نے جو جوانی مین بہت خوبصورت ہوگی اپنی تقدیر کو ایسے مختلف مزاج شخص سے منسلک کیا جو اس سے عمر مین بہت زیادہ تھا اور گو عمدہ شخص تھا تاہم خوبصورت نہ تھا مگر باوجود اسکے اُسکا جوڑ بوجہ اوس محبت کے تھا جسمین کوئی خودغرضی نہ تھی یہ لیڈی یتیم دختر ایک قلیل البضاعت شخص کی تھی۔ اُسکا اثاثہ (گو زیادہ نہ تھا) تاہم اسوقت کرنیل ربالڈ سے جو اُسکے ساتھ نکاح کرنے کا خواستگار تھا زیادہ تھا ایس زر نقد کے اعتبار سے بھی اُسکو کچھ مفاد نہ تھا پھر وہ کیونکر اُسکی زوجہ ہوئی کیون کر اُس سے محبت کرنے لگی؟۔ یہ ایسا راز دلی ہی جو قیاس مین نہین اسکتا۔ گو ایسے معاملات شاذ نہین ہین شاید وہ رچرڈ ربالڈ کو اُن کامون سے چاہنے لگی ہو جو اُسنے لڑائیون مین کیے تھے یا اُن خطرون سے جو اُسپر گزرے تھے جیسا ڈسڈیمونہ آتھیلو پر عاشق ہو گئی تھی اگرچہ جو کچھ اصل اُسکی محبت کی ہو مگر یہ یقینی ہی کہ اُسنے صاف اور پاک الفت کی وجہ سے کرنیل سے شادی کی اور اُسکی صاحب الفت وباوفا زوجہ تھی۔

اب ہم لڑکی کا ذکر کرتے ہین۔ یعنی جوان۔ خوش اطوار۔ اور خوبرو دوتھ جسکی عمر اسوقت جب ہم اُسکو ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہین اٹھارہ برس سال مین ہی۔ یہ اُسکا وہ زمانہ ہی جب لڑکی سن طفولیت سے تجاوز کرکے پوری عورت کے حسن و جمال کو پہونچتی ہی۔ وہ فی الواقع ایک فرشتہ صورت مخلوق تھی گو اُسکی ذاتی خوبصورتی اور ناز و ادا سے استعجاب پیدا ہوتا تھا اُسکے ساتھ ہی اُسمین ایک عجیب طرح کی پاکبازی تھی جس سے اُسکے حسن و جمال کا خیال پاک و صاف ہو جاتا تھا۔ بہ مشکل یہ خیال ہو سکتا ہی کہ کسی نازنین کی دلیری حد کو پہونچی ہوگی کہ اُسنے کنکھیون سے بھی اس حسین دوشیزہ کو دیکھا ہو گا۔

جس سے اُسکے رخساروں مین شرم و حجاب کی سرخی آئی ہوگی - یا اُس سے ایسی بات کہی ہوگی جس سے اُسکی پاکبازی کو صدمہ پہونچا ہوگا - اُسکا حسن نرم سنجیدہ - اور گویا تھا - نرم باعتبار اُسکے دلفریب انداز کے اور سنجیدہ باعتبار اُسکے ہیئت بشرہ کے - اور گویا باعتبار اُسکی عقل اور فراست کے جو اُسکی بلند پیشانی سے عیان تھی - اُسپر بہ ہیئت مجموعی نیکی اور بے گناہی کا نور تھا جسکی صاف روشنی اُسکی شکل اور شمائل پر پڑتی تھی اور جس سے اُسکے گرد و پیش عفت کا ہالہ تھا اور وہ ایسی مخلوق معلوم ہوتی تھی جسکا چاہنے والا پرستش کرتا اور یہ سمجھتا کہ اسمین مخلوقات ارضی کے عیوب ایسے کم ہین کہ وہ ملائکہ ملاء اعلیٰ کے اوصاف تک پہونچتی ہو -

ردتھ کا حسن اس قسم کا تھا جو دیکھنے والے کے دل پر بے اختیار آہستہ آہستہ اثر کرتا بغیر اسکے کہ اُسپر دفعتہً اور غلبہ کے ساتھ قبضہ کرلے پس جب دیکھنے والے کی نظر اُس مجموعۂ حسن و خوبی پر پڑتی تو دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا کہ اُسکی شکل و شمائل کی کونسی خاص بات ایسی ہی جو طلسمی اثر سے ایسی خوشگوار کیفیت مزاج پر پیدا کرتی ہی پس دیکھنے والا اُسکو بہ ہیئت مجموعی حیرت سے دیکھتا - اُسکی پیشانی پر برابر ایک دوسرے سے جدا ستھے جسمین دانائی اور راستبازی توام تھی - اُسکے سیاہی مائل بھورے چھلکے ہوئے بال بصورت چمکدار زلفون کے شانون پر پڑے تھے - تاہم اُن گنجان بالون سے اُسکے سر کی خوشنمائی پوشیدہ نہ تھی جو ڈھلی ہوئی صراحی دار گردن پر مزین تھا - اُسکی آنکھین سیاہی مائل نیلگون رنگ کی تھین اور اُنپر بالون کی بہ نسبت زیادہ گہرے رنگ کی لمبی پلکین تھین - یہ آنکھین چمکدار ہوتی جو نہ تھین - اُنمین ایسی چمک نہ تھی جس سے چکا چوند پیدا ہوتی بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ پاک اور صاف نور سے منور ہین اور یہ نورانیت اُسکے بشرہ کے شرمیلے لجیلے ہونے سے فی الجملہ کمی پر رہتی تھی - اُسکی ناک بالکل سیدھی تھی اور اُسکے نرم گداز گلابی رخسارون سے تندرستی عیان تھی - اسکے لب لال رنگ کے تھے اور جب جدا ہوتے تو اُسنے ایک بے عیب برابر موتیون کی سی صاف لڑی

دانتون کی دکھائی دیتی - گو اُسکا قد میانہ قامت عورت سے ذرا بڑا تھا اور
وہ لمبی نہ کہی جا سکتی تھی - مگر اسکے قد موزون کے دلکش تناسب سے وہ اس
سے زیادہ لمبی معلوم ہوتی جتنی وہ فی الواقع تھی اُسکے اعضا کی ترکیب ایسی
مناسب تھی کہ اُسکو قوی الجثہ نہ کہہ سکتے تھے - اُسکی کمر پتلی تھی اور کمر
سے اوپر کا ڈھلاؤ نہایت عمدہ تھا - اُسکے گداز بھرے ہوئے بازو دن
سے زیادہ عمدہ ڈھلے ہوئے بازو نہین ہو سکتے اور اُسکی گاؤ دم انگلیون
کے سرے پر نہایت عمدہ سرخ رنگ تھا جس سے اُسکے بادام صورت ناخنون
اور ہاتھون کے گورے رنگ کی خوبصورتی خوب ظاہر ہوتی تھی - اُسکے پیر
چھوٹے اور خوشنما اور کسی قدر تنگ اور پتلے تھے جس سے اُسکی رفتار مین
فی الجملہ لچک تھی -

جسطرح نغمۂ دلکش کی آواز جو کسی کھلے ہوئے کمرے سے آتی ہو اُس
شخص کی روح کو تازگی بخشتی ہی جو کسی چمن پُربہار مین جہان گلہاے
رنگا رنگ کثرت سے شگفتہ ہون گلگشت کر رہا ہو اُسی طرح سے عورت کی
نرم و نازک آواز اُس پُرشوق اور دل لبھانے والے سرور کو ترقی دیتی ہے
جس سے اُسکے قد رعنا کی دلفریبیان دیکھی جاتی ہین - یہی کیفیت روتھ کی
تھی کیونکہ اُسکی نغمہ صفت آواز سے زیادہ ترانہ سنج اور آواز نہین ہو سکتی
اُسکی آواز اتنی بلند نہ تھی کہ بانسری کی آواز سے تشبیہہ دیجاے مگر اسمین
نَے کی آواز کا سا نرم اُتار چڑھاؤ تھا جسمین کسی چشمۂ سیمین کے نازک بہاؤ کی
آواز ملی ہو - اُسکی آواز ایسی تھی کہ خواہ مخواہ دل پگھلتا تھا اور اس
انداز کی تھی کہ سننے والے کے دل مین اُتر جاتی تھی اُسکے مزاج کی نسبت
پیشتر ہی بہت کچھ عرض کر دیا گیا ہی مگر اسقدر اور کہہ دینا ضرور ہی کہ گو روتھ
مین اُسکی مان کی سی شیرین مزاجی تھی مگر اسمین انداز دوشیزگی کی کسیطرح
کمی نہ تھی غالبًا اگر موقع پڑتا تو وہ انداز دوشیزگی ترقی پکڑکر عالی دماغی کی
حد تک پہونچتا اور جوش کے ساتھ اپنے تئین ظاہر کرتا کیونکہ اُسکا دل جوانانہ
اور نیک تھا اور اپنے باپ اور اُسکے دوستون کی گفتگو سے پولیٹیکل اعتبار سے

اُسکے خیالات لبرل ہوگئے تھے اور سلطنت جمہوری کے اُن جوانمردون کو جنھون نے کرامول کے جھنڈے کے نیچے لڑائیان لڑی تھین فی الجملہ عظمت کی نگاہ سے دیکھنے لگی تھی۔ اُسکو کتاب بینی کا بہت شوق تھا اور تاریخ اور نظم سے اُسکو خاص دلچسپی تھی۔

اب ناظرین کو کرنیل ربالڈ۔ اُسکی زوجہ اور اُسکی دختر سے پورے طور پر واقفیت ہوگئی اب فرض کیجیے کہ یہ تینون ایک کمرے مین جسکو وہ رائی ہوس مین بطور نشستگاہ کے کام مین لاتے تھے ماہ جون سنہ ۱۸۸۲ء مین نو بجے رات کو بیٹھے بات چیت کر رہے تھے۔ کھڑکیون کے پردے برابر کردیے گئے تھے میز پر ایک لمپ جل رہا تھا اور کرنیل ربالڈ وقتاً فوقتاً تھوڑی تھوڑی فرانسیسی شراب پی رہا تھا جو وہ دن کی محنتون کے بعد پینے کا عادی تھا کیونکہ عادتاً وہ بڑا شرابخوار نہ تھا۔ اُسکی زوجہ ایک بلند تکیہ کی کٹاؤدار کرسی پر نیم دراز تھی اور اُسکی باتین سن رہی تھی اور گو اُسکا چہرہ پیدائشی ایسا تھا جس سے وہ غیر متوجہ سمجھی جاتی تاہم وہ اپنے چہیتے شوہر کی ہر بات بہت غور سے سن رہی تھی روتھ کچھ زردوزی کام بنا رہی تھی جس پر اُسکا قد نزاکت کے ساتھ کسی قدر جھکا ہوا تھا اور وہ بھی اپنے باپ کی باتین سنتی جاتی تھی۔ اُسکی مان کچھ نہ بولتی تھی مگر روتھ وقتاً فوقتاً اپنا پری جمال چہرہ اُٹھاتی اور کچھ جواب دیتی یا کچھ بات پوچھتی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ گفتگو سے بہت دلچسپی رکھتی ہے۔ بوڑھا کرنیل جنگ مارسٹن مور کے واقعات بیان کر رہا تھا جسمین اُسنے کارنمایان کیے تھے مگر وہ خاص اپنی کارگزاریون کو کچھ تفاخر سے نہ بیان کر رہا تھا بلکہ اپنے فوجی بھائیون کی تعریف مین رطب اللسان تھا کرامول کا ذکر کرنے مین وہ ایسا اندھا مدح خوان نہ تھا کہ اُسکے (کرامول کے) عیوب پر چشم پوشی کرتا چونکہ وہ خود ایک سخت ایماندار اور پکا ہوا خواہ سلطنت جمہوری تھا لہذا اُن باتون پر افسوس کرنے مین کبھی تامل نہ کرتا جو سلطنت جمہوری نے نہین کین یعنی ایسی تدابیر نہین اختیار کین جنسے لوگون کی سوشل بہبود ہوتی اور گو وہ آئرلینڈ مین لڑا تھا تاہم وہ فخریہ کہتا کہ مین اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر

کہہ سکتا ہوں کہ مین اُن ہولناک مظالم مین شریک نہ تھا جو کرامول کی افواج نے جزیرہ آئرلینڈ کے باشندون پر کیے۔ جب اُسنے اس معاملہ کا ذکر کیا تو اسنے اپنے سامعین کو یقین دلایا کہ وہ دیانت دار اور سپاہیانہ طریقہ سے لڑا اور اُس جمنٹ نے جبکا وہ کمان افسر تھا کبھی کسی قسم کی ناجائز زیادتی نہین کی۔

گفتگو مین ذرا سا سکوت ہونے پر کرنیل رمبالڈ کی زوجہ نے غالبًا یہ خیال کرکے کہ وہ بہت دیر تک خاموش رہی ہوا ور اُسکو کچھ بولنا چاہیے یا بے پروائی سے ایک خیال ظاہر کرنے کے لیے۔ جو اُسکے دل مین پیدا ہوا تھا اطمینان کے ساتھ کرسی پر سیدھی ہوکر کہا "ہان یہ تو بتاؤ۔ کیا یہ تعجب کی بات نہین ہی کہ مدتون سے تمنے اپنی اُس بہن کا کچھ حال نہین سُنا ہی جسکی نسبت تمنے مجھسے اکثر کہا کہ تم اُس سے بہت اُلفت رکھتے تھے۔ ؟"

کرنیل کے چہرہ پر دفعتہً اُداسی چھا گئی اور اُسنے اپنی دختر کی طرف نگاہ اُٹھائی گویا اپنی زوجہ کو یاد دلایا کہ لڑکی کی موجودگی مین ایسا سوال کرنا نامناسب تھا اور کہا "تمنے یہ کیا بے شعوری کی بات کہی"

مسز رمبالڈ "اوہ! مین بھول گئی! ۔ مجکو اسوقت بہت افسوس ہی مجھے تمکو رنجیدہ کرنا مقصود نہ تھا۔ مجھسے بڑی بھول ہوئی ــــــــ"

کرنیل۔ (کسی قدر سختی سے) "اور یہ جواب دینا اور بھی بیعقلی ہی! ۔" کیونکہ اُسکی زوجہ نے یہ نہین سمجھا کہ جو بیعقلی اُس سے ہوئی ہی اب اُسکی نسبت گفتگو کرنے سے اور زیادہ ابتری ہوگی۔ وہ بیچاری اُن عورتون مین تھی جو کسی بُرے خیال سے بات نہین کہتین بلکہ اچھی راہ سے ۔ مگر اُنکی سمجھ درست نہین ہوتی اور موقع و محل کا خیال نہین رکھتین۔

مسز رمبالڈ۔ "رچرڈ ناراض نہو مین سمجھی کہ مجھسے بہت بڑی غلطی اور حماقت ہوئی۔"

رمبالڈ۔ (بات کاٹکر اور کسی قدر سکوت کے بعد) "خیر اب چونکہ تم اتنا کہہ چکی ہو مین اس معاملہ کو فروگزاشت نہین کرتا۔ ہماری روح کا اشتیاق بھڑک اُٹھا ہی۔"

روتھ۔ (شرماکر اور نیز اپنے کام کی طرف متوجہ ہوکر)۔ "نہین میرا اشتیاق غیر معمولی طور پر نہین بھڑکا ہو" کیونکہ وہ سمجھی کہ شاید اُسنے اپنے ماں باپ کو بہت زیادہ اظہار اشتیاق کے ساتھ دیکھا جب یہ گول گول گفتگو ہوئی جسکا تذکرہ لڑائیون کے ذکر کے بعد آگیا۔

رمبالڈ۔ (محبت سے) "ہان مین جانتا ہون کہ تمھارا اشتیاق بہت زیادہ نہین بھڑکا ہو تاہم تمکو ان باتون سے جو ابھی ہوئین تعجب ہوا ہوگا زیادہ تر اسوجہ سے کہ یہ پہلا ہی موقع نہین ہو کہ اُسکی جانب تمھارے سامنے بیعقلی سے اشارہ کیا گیا جسکو مین بلا تاملی کے کبھی خیال مین نہین لایا۔ یعنی میری سوتیلی بہن کی طرف کیونکہ وہ اصلی بہن نہ تھی۔"

روتھ۔ "ابا جان ان باتون کو جانے دو اور کچھ ذکر کرو! تمھارا خزانہ سلطنت جمہوری کی لڑائیون کے قصص کا کبھی خالی نہین ہوتا!"

رمبالڈ۔ (بات کاٹ کر) "نہین اب ہم اسی بات کا ذکر کرینگے جو چھڑ گئی ہو کیونکہ تمکو اشتیاق پیدا ہوگیا ہو اور اب مین خیال کرتا ہون کہ تمھاری عمر بھی ایسی ہوگئی ہو کہ تمسے یہ خاندانی راز ظاہر کردیا جائے۔ مین اُسکو پسند نہین کرتا کہ بچون کا دل خفیہ رموز کی طرف اشارہ کرکے بیم و رجا مین رکھا جائے کیونکہ خدا جانے وہ اپنے دل مین کیا کیا خیالات کرین۔"

روتھ۔ "مگر میرے پیارے باپ مین تمکو یقین دلاتی ہون کہ مجکو ایسے راز کے معلوم کرنے کی کوئی خواہش نہین ہے جسکو تم خفیہ رکھنا چاہو۔"

رمبالڈ۔ (بڑھکر اور اپنا ہاتھ پیار سے اُسکے بالون پر پھیر کر)۔ روتھ مین تمھاری نیک مزاجی اور عمدہ خیالی سے واقف ہون مگر ہر پہلو سے خیال کرنے کے بعد مین یہ سمجھتا ہون کہ تمکو وہ راز اب جاننا چاہیے جسکی طرف تمھاری ماں نے اشارہ کیا ہو۔ قصہ مختصر ہو مین تھوڑے الفاظ مین بیان کرتا ہون۔ روتھ تمنے مجکو اکثر کہتے سُنا ہوگا کہ میرے باپ نے دو شادیان کی تھین پہلی زوجہ سے صرف مین پیدا ہوا اور دوسری زوجہ سے ایک دختر پیدا ہوئی مین اسوقت بیس برس کا تھا اور میری چھوٹی بہن کو جب وہ بچہ تھی ان ہاتھون

نے (ہاتھون کی طرف اشارہ کر کے) کھلایا تھا کیونکہ مین اُسکو بہت چاہتا تھا اس لڑکی کی مان یعنی میرے باپ کی دوسری زوجہ وضع حمل کے وقت فوت ہوگئی اور دو تین برس کے بعد ہمارا باپ بھی راہی ملک عدم ہوا اس علاتی بہن کی پرورش و برداخت جسکا نام ہنریاٹا تھا میرے ذمہ ہوئی اتفاقات نے مجکو فوج مین نوکری کرنے کی رہنمائی کی اور چونکہ کوئی قریب رشتہ دار نہ تھا جسکو مین وہ لڑکی سپرد کرتا مین نے اسکو ایک غریب اور اچھے خاندان کی بیوہ کے سپرد کیا جو گرینوچ مین رہتی تھی کئی سال گزر گئے ہنریاٹا بڑی ہوگی اور مین اُسکو بیٹی کی نگاہ سے دیکھنے لگا نہ بہن کی فوج کی نوکری کی وجہ سے مجکو جابجا پھرنا پڑتا تھا اس سبب سے مین کہین سکونت نہ اختیار کرسکتا تھا اور گو مین اکثر ہفتون بلکہ مہینون بیوہ کے مکان پر ہنریاٹا کے پاس رہتا تاہم مین اپنا ذاتی گھر قائم نہ کرسکا اسی طرح وقت گزر گیا اور سنہ ۱۶۵۸ع پہونچ گیا اُسوقت ہنریاٹا کی عمر چوبیس سال کی تھی - وہ ایک خوبصورت عورت تھی اور اسکے بہت سے خواستگار ازدواج تھے مگر وہ کسی ایسے شخص سے نکاح نہ کرنا چاہتی تھی جس سے اُسکا دل نہ ملا تھا اور مین اُسکے اس خیال کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا تھا - اُس سال کرامول نے ایک فوج فرانسیسیون کی فوج کی شرکت کے لیے بھیجی جو بسرکردگی مارشل ٹرین - فلینڈرس کی افواج ہسپانیہ سے مقابلہ کرنے والی تھی اُس سب بہت سے یادگار واقعات ہوئے یعنی وہ حملہ ہوا جسمین ڈونس کی جنگ عظیم برپا ہوئی جسمین مین بھی شریک تھا - اور بادشاہ کے خلاف سازش ہوئی جسکا بانی مارکوئس آف آرمنڈ تھا اور کرامول اُسی سال فوت ہوا مگر میرے لیے وہ سال اُس خانگی مصیبت کی وجہ سے یادگار ہے جسکی طرف تمہاری مان نے اشارہ کیا ہے"

یہانتک کہکر کرنیل ٹھہر گیا اور اپنی دختر کی طرف سے منھ پھیر لیا جو نہایت اشتیاق سے اُسکی طرف دیکھ رہی تھی - مسٹر مبالڈ نے کچھ نہ کہا مگر اُسکی آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے کیونکہ اُسنے دیکھا کہ اُسکے شوہر پر بہت رقت طاری تھی اور وہ ہمیشہ اپنے شوہر سے ہمدردی کرتی تھی - روتھ اپنی جگہ سے اُٹھی اور آہستگی

سے اپنے باپ کے پاس پہونچی اور اُسکے گلے مین باہین ڈالکر دھیمی دلگداز آواز سے کہنے لگی "اب آگے نہ بیان کرو کیونکہ اس تذکرے سے تمکو رنج ہوتا ہی اور مین تمھارا رنج نہین دیکھ سکتی!"

کرنل۔ (آنسو پونچھکر) ۔ میری پیاری بیٹی۔ نہین اب مجکو کچھ صدمہ نہین ہی! چونکہ مین اپنے قصہ کو یہانتک بیان کر چکا ہون اب مین اسکو پورا کر دونگا تاکہ تمکو سب حال معلوم ہو جائے۔ تھوڑے ہی الفاظ مین اس واقعہ کی غمگین تفصیل ہوئی جاتی ہی اُسی سال یعنی ۱۶۵۸ء کے موسم خزان مین مین انگلستان کو واپس آیا اور گرنیوچھ کو گیا بیچاری بیوہ مجکو دیکھکر نہایت مغموم ہوئی ہنریاٹا چند ہفتہ قبل بھاگ گئی تھی اور جہانتک حالات اُسوقت تک بیوہ کو معلوم ہوئے تھے اُسنے کچھ شک باقی نہ تھا کہ میری بد نصیب بہن کسی بے اصول بد معاش کے دام فریب مین آگئی مین نے خود بھی بہت کچھ تفتیش کی مگر جو کچھ حالات معلوم ہوئے اُسنے بیوہ کے غمگین بیان کی تصدیق ہوئی۔ یہ معلوم ہوا کہ وہ کسی نا معلوم شخص سے خفیہ طور پر ملا کرتی تھی اور اس نا معلوم شخص کی بابت مجکو ایسے کافی حالات نہ معلوم ہوئے کہ اُسکی تلاش مین مدد ملتی مگر مین نے عہد کر لیا اور قسم کھالی کہ اگر کسی طور پر مجکو اُس حرامزادے کا نام معلوم ہو جائیگا تو میرا یہ داہنا ہاتھ اُس سے ہولناک بدلہ لیگا!۔ کیونکہ بستر موت پر میرے باپ نے ہنریاٹا کو میرے سپرد کیا تھا۔ اور مرتے وقت اُسنے مجھ سے کہا تھا کہ اپنی بہن ہنریاٹا کی مثل اپنے بچہ کے خبر گیری کرنا مین نے خدا کو گواہ کیا تھا کہ ضرور ایسا ہی کرونگا۔ پس تم خیال کر سکتی ہو کہ جب مجکو معلوم ہوا کہ وہ جسکو مین بطور بیٹی کے چاہتا تھا اور جسکو مین نے نیکی اور پاکبازی کے طریقون پر پرورش کرائی تھی کسی لُچے کے دام مین آگئی تو مجکو کیسا شدید رنج اور کیسی سخت نفرت ہوئی ہوگی اسیوجہ سے مین نے عوض لینے کی قسم کھائی تھی جو اب تک پوری نہین ہوئی ہو!" کرنل رمبالڈ ٹھہر گیا روتھ جھکی اور اپنے باپ کے رخسارہ کو بوسہ دیا۔ جو آنسوؤن کے تار سے ہنوز تر تھا اُسکی مان بھی رو رہی تھی اسی وجہ سے چند ساعت تک سکوت رہا آخرکار روتھ نے اس دردناک سین کو ختم کرنے کی غرض سے اور یہ یقین کر کے کہ اُس کا

باپ ضرور با تیمانده قصه کہیگا اُسکی طرف خطاب کرکے کہا "تو کیا تمکو اپنی بد قسمت بہن کی پھر کچھ خبر نہین معلوم ہوئی ہے؟"

رمبالڈ- "صرف ایک مرتبہ خبر معلوم ہوئی تھی- اُسکے بھاگ جانے کے ایک سال بعد ایک روز شام کو ایک خط ضعیف بیوہ کے مکان پر بمقام گرینوچ آیا تھا جو شخص اُس خط کو لایا تھا وہ فوراً چلا گیا یہ خط ہنریاٹا نے بھیجا تھا اُسکا مضمون مختصر مگر دردناک تھا- اسمین لکھا تھا کہ مین نہایت غمگین ہون اور اپنی بدکاری پر دو قوف رکھتی ہون اور جانتی ہون کہ مین نے خاندان کے نام کو کیسا دھبہ لگایا ہے اور بیوہ محافظ اور اپنے محبت کرنے والے بھائی کی جانب کیسی سخت ناشکری برتی ہے اُسنے اُس خط مین دونون سے یہی معافی مانگی تھی اور اخیر مین لکھا تھا کہ مجھے جسم جلی کا یہ ارادہ ہے کہ دنیا سے ترک تعلق کرلون اور کسی گوشۂ عافیت مین رہ کر بذریعہ توبہ و استغفار خدا سے معافی مانگون جو اُن لوگون سے طلب کرتی ہون جنکو مین نے دنیا مین ناراض کیا ہے- یہ اخیر خبر تھی جو ہمنے گم شدہ ہنریاٹا کی نسبت پائی تب سے تیئس برس گزر چکے ہین اور مجکو نہین معلوم کہ وہ زندہ ہے یا مر گئی"

رُوتھ- (بوجہ ہچکیون کے ٹوٹی ہوئی آواز سے) "تو تمنے اُسکو دل سے معافی دیدی ہے؟"

رمبالڈ "ہان! مین نے اُسکو معاف کردیا ہے!- مین نے اُسکو تہ دل سے معافی دیدی ہے!- کیا خوب ہوتا کہ وہ زندہ ہوتی اور وہ میرے پاس پھر آجاتی کیونکہ اگر اُسنے صدق دل سے توبہ کرلی ہے"

رُوتھ- (بات ختم کرنے کے طور پر) "تو وہ ہاتھ پھیلا کر خوشی سے لے لیجائیگی تم مین اُسکو مردہ سمجھ کر اُسکے واسطے دعا کرونگی کیونکہ اگر وہ زندہ بھی ہے تو دنیا کے واسطے گویا وہ مر گئی ہے!"

یہان تک گفتگو ہوئی تھی کہ دروازہ کمرہ کا کھلا اور ایک نوکر جو دار وغہ اور پیادہ سب کا کام کرتا تھا داخل ہوا اور کہنے لگا کہ کرنیل رمبالڈ سے کسی ضروری امر کی بابت بات کرنے کے لیے کوئی آیا ہے-

باب ۳

مدت کی بچھڑی ہوئی بہن ملی

سر نیل ربالڈ کمرے سے نکلا اور جب برآمدہ مین پہونچا جہان ایک چراغ جل رہا تھا تو اُسنے نوکر سے کہا "فلپ کون شخص ہے؟ - اور کہان ہے"

فلپ "حضور وہ ایک عورت ہے مین اُسکو محافظ قلعہ کے کمرے مین پہونچا آیا ہون!" یہ وہ کمرہ تھا جسمین کرنیل ربالڈ کا دفتر تھا اور جو ابتک اپنے ابتدائی نام سے مشہور تھا "اس عورت نے مجھسے خود کہدیا تھا کہ جہانتک ممکن ہو مختصر پیام دینا اور صرف یہی کہنا کہ کوئی ملاقات کو آیا ہے"

کرنیل زینہ پر چڑھ گیا اور ایک غلام گردش مین ہوکر محافظ قلعہ کے کمرے مین پہونچا جسمین اُسوقت دو دروازے تھے ایک دروازہ اسی غلام گردش مین تھا اور اُسمین ہوکر عمارت کے پرائیوٹ حصے مین جانا ہوتا تھا اور دوسرا چکردار خشتی سیڑھی کی طرف سے تھا جو پھاٹک کی ڈیوڑھی سے اوپر جانے کے لیے تھا - یہ کمرہ متوسط طور پر آراستہ تھا اُسمین دیوار گیریان لگی تھین اُسکا عرض تیس فیٹ یعنی پھاٹک کی چھت کی پوری چوڑائی کے برابر تھا اور گہرائی اٹھارہ فیٹ تھی ایک گوشہ چکردار زینہ کی جگہ کے لیے مدور کٹا ہوا تھا اور اُسمین ایک دروازہ بلوط کی لکڑی کا لگا تھا جسمین کیلین جڑی تھین دوسرا دروازہ جو غلام گردش سے ملا ہوا تھا کم مضبوط بنا تھا - اس کمرے مین تین کھڑکیان تھین دو سامنے کی طرف یعنی پورب رُخ اور تیسری دکھن جانب سڑک نیو مارکٹ لندن کے رُخ پر - آتشدان کا مُنھ بہت چوڑا مگر نیچا تھا اُسمین کوئی کارنس نہ تھی بجاے اُسکے ایک پتھر تھا جو کسی قدر کھردرا اور ناہمواری سے تراشا ہوا تھا -

فلپ ملازم نے جو اُس عورت کو چکردار زینہ سے اوپر لیے گیا تھا میز پر ایک لمپ جلتا ہوا چھوڑ دیا تھا مگر یہ عورت روشنی سے اسقدر دور ہوگئی تھی جہانتک کمرے کے عرض و طول نے اُسکو اجازت دی تھی - جب ربالڈ داخل ہوا تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بحالت خستگی یا بہجوم آلام سے ایک کرسی پر گر پڑی ہے

وہ نہایت کمینے بلکہ اُس سے بھی خراب کپڑے پہنے تھی - جا بجا اُسکے کپڑے پھٹے ہوے تھے اور دامن گرد آلود تھا - ظاہراً معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے رائی ہوس پہونچنے سے پہلے دور تک گرد آباد سڑکون پر سفر کیا ہی - اُسکی ہیئت کذائی سے یہ قیاس کرنا آسان نہ تھا کہ اسکی کیا عمر ہوگی کیونکہ ظاہر تھا کہ فکر کے گلانے والے اثرون نے سکے بھیانک چہرے اور خشک اعضا پر بہ سبب امتداد زمانہ کے زیادہ اثر کیا ہی مسکے بال بالکل سفید تھے اور کمر خمیدہ تھی اُسکی صورت سے ظاہر تھا کہ اُسنے بہت سے سال دل کی تکلیفون یا اپنے جانے ہوئے صدمون مین بسر کیے تھے -

اسوجہ سے کہ اُسکی بہن کے پچھلے واقعات اسوقت بیان ہو رہے تھے جب نوکر پیغام پہونچانے کے لیے کمرے مین داخل ہوا تھا یا بوجہ اسکے کہ خود پیغام بہت عقدہ صفت احتیاط سے پہونچایا گیا ہم نہین کہ سکتے کہ کس بات سے یہ امر یقینی ہی کہ کرنیل کے دل مین ایک مبہم شبہہ اس نئے آنے والے کی بابت پیدا ہوگیا جب وہ کمرے مین داخل ہوا اور چند ساعت تک اُس بھیانک اور فکر مند چہرہ کو تکٹکی لگائے دیکھتا رہا جو اُسکی طرف نہایت لجاجت سے اُٹھا ہوا تھا گو وہ نہایت متغیر ہوگیا تھا تاہم اُسمین ایسا تغیر نہوا تھا کہ کرنیل کو اپنے شبہہ کی تصدیق ہونے مین دقت ہوتی - چراغ دھندلا جل رہا تھا اور شعاعین اُس عورت کے چہرے پر پڑتی تھین - بہ عیاں اللہ اُسکو جانتا تھا اور اُسنے اُسکو بخوبی پہچان لیا گو وہ بہت مضبوط دل کا شخص تھا اور اُسپر کوئی کیفیت طاری نہوتی تھی تاہم وہ چند قدم لڑکھڑایا اور یہ معلوم ہوا کہ اُسپر غشی کی کیفیت طاری ہو رہی ہی - کیونکہ اس امر سے اُسپر ایک غیبی خوف سا طاری ہوا کہ جو دعا ابھی چند منٹ ہوئے مانگی گئی تھی وہ پوری ہوگئی اور وہ آوارہ گرد جسکی نسبت اُسنے تمنا ظاہر کی تھی کہ پھر اسکے پاس آ جاسے اُسکو مل گئی ! -

کرنیل - (اپنے تئین سنبھالکر اور عورت کی طرف بڑھکر) "ہنریاٹا - بہن تم ہو ! - خوش آمدی مرحبا !"

ہنریاٹا - "اوہ یہ مہربانی تو بہت زیادہ ہی !" یہ کہکر وہ اپنے بھائی کے پیر کے پاس گھٹنے ٹیک کر کھڑی ہوگئی اور اپنے سوکھے ہاتھون سے

اپنا مُنھ بند کرلیا اور زور زور سے ہچکیان لینے لگی جب آنسوؤن کے تار اُسکی اُنگلیون کے درمیان جاری ہوئے جنمین صرف پوست و استخوان رہ گیا تھا۔

رمبالڈ نے اُسکو اُٹھایا اور چھاتی سے لگا لیا اور نہ صرف معافی ہی دی بلکہ بہت اطمینان اور خوشی اس بات کی ظاہر کی کہ وہ آخر کار اُسکے پاس چلی آئی بدنصیب عورت نے اپنی نسبت کلمات ملامت آمیز کہنا شروع کیے اور کہنے لگی کہ "مین تمھاری اسقدر مہربانی کی بالکل ناسزاوار ہون اور گو مین نے بہت بڑا گناہ کیا ہی مگر مجکو ویسی ہی سزا بھی مل چکی ہی۔

رمبالڈ- ہنریاٹا اس رات کے واقعہ مین تائید غیبی معلوم ہوتی ہی کیونکہ جب تمھارا پیغام پہونچا مین تمھارا ہی ذکر اپنی زوجہ اور دختر سے کر رہا تھا میری زوجہ کو تمھارا حال برسون سے معلوم ہی مگر میری دختر یعنی پیاری رُوتھ سے تمھارا حال آج رات کو اول ہی مرتبہ بیان کیا گیا ہی"

ہنریاٹا- (مایوسی سے ہاتھ ملکر) "تو مجکو یہان سے چلا جانے دو- کیونکہ مجھ سی بدکار عورت کا ایسی جگہ موجود ہونا مناسب نہین ہی جہان عفت وعصمت نسوانی کی گرم بازاری ہی! - تمھاری بی بی مجھ سے نفرت کریگی اور تمھاری بیٹی مجکو نظر حقارت سے دیکھیگی۔-

کرنیل- (سنجیدگی سے آواز کو زور دیکر) "نہین ہنریاٹا اگر تمنے سُنا ہوتا کہ میری بیٹی کہہ رہی تھی کہ اگر تم ہمارے یہان آؤ تو ہم آؤ بھگت سے لینگے تو تم ایسا نہ کہتین!"

ہنریاٹا (آنسو بہاکر) "تو بھائی تمھاری لڑکی نیکی اور مہربانی کا فرشتہ ہی"

رمبالڈ- آؤ اُسکے پاس فوراً چلو تم بھوکی بھی ہوگی- تم خستگی سے نڈھال ہو رہی ہو"

ہنریاٹا "ہان مین تھکی ہون مجھ مین بالکل سکت باقی نہین رہا ہی مگر مجکو کھانے کی ضرورت نہین یہان سے بہت فاصلہ پر مجکو کسی شخص نے آج شام کو بھیکھ دی تھی اُسی سے مین نے اپنی شکم پُری کی مجکو تھوڑی دیر یہین رہنے دو- اور جب تک مین اپنی دردناک کیفیات سے فرصت نہ پاؤن اور تم میرے

آنے کی انکو اطلاع نہ دے لو مجکو اپنی بی بی اور بیٹی کے پاس لیجا نہ لے چلو"
رمباالڈ" اچھا تو ہنریاٹا بیٹھ جاؤ" اور یہ کہکر اُسنے ایک کرسی کھینچی اور اُسپر اپنی بہن کو بٹھادیا۔
پھر ایک چھوٹی الماری جو کمرے کے گوشہ مین کھڑی تھی کھول کر اُسنے کچھ شراب اور روٹی نکالی جو وہان اہل معاملہ کی آسایش کے لیے جو اُسکے پاس آیا کرتے تھے ہمیشہ موجود رہتی تھی۔ اُسنے ہنریاٹا سے کھانے پینے کے لیے اصرار کیا اور مہربانی کے انداز اور تسکین بخش الفاظ سے جو اُسنے ادا کیے کرنیل نے یہ ثابت کردیا کہ اُسکے خصائل حمیدہ میدان جنگ وجدل اور قتال کے موقعون پرجسمین اُسکی زندگی کا بڑا جوش حصہ گزرا تھا چھوٹ نہین گئے ہین۔
مگر جب وہ اپنی علاتی بہن کو دیکھ رہا تھا تو نہایت دردناکی سے اُسکی موجودہ صورت کو اُس ہیئت سے مقابلہ کررہا تھا جو اُسکی چوبیس برس اُس طرف تھی اُسوقت وہ ایک حسین اور عنفوان شباب کی حالت مین تھی اسکا چہرہ وفور حسن سے دمکتا تھا اب بدحیثیت بڑھیا تھی اور اپنی اصل عمر سے بیس برس زیادہ سن کی معلوم ہوتی تھی کیونکہ گو اُسکی عمر پورے اڑتالیس سال کی بھی نہ تھی مگر یہ معلوم ہوتا تھا کہ ستر سال نے اُسکے چہرہ مہرہ اور قد پر برفباری کی ہی۔
ہنریاٹا۔ (گھبرائی ہوئی آواز سے کیونکہ وہ جانتی تھی یا قیاس کررہی تھی کہ اسکے بھائی کے دل مین کیا گزر رہا ہی" تم دیکھتے ہو کہ میری صورت کیسی بدلگئی ہی مگر یہ امر کچھ زیادہ حیرت کا نہین ہی کہ میری شکل مین ایسا تغیر واقع ہوا ہی بلکہ تعجب کی بات یہ ہی کہ مین ایسے صدمات سے جو مجھپر گزرے کیونکر بچی مگر یہ جیرڈ (کرنیل کا نام رجرڈ رمباالڈ ہی)۔ تم مجکو معاف کرتے ہو؟ کیونکہ ایسی معافی حاصل کرنے کیواسطے مین ایسی بڑی غیر حاضری اور ایسے لمبے سکوت کے بعد گرتی پڑتی ہوئی تمھارے پاس آئی ہون!"
رمباالڈ۔ ہنریاٹا مین تمکو اُسی وقت معاف کرچکا جب مجکو تمھارے ننگ وناموس مین خلل پڑنے کا علم ہوا اب مین تمکو پھر معاف کرتا ہون کیونکہ مین جانتا ہون کہ تمکو عصمت وعفت کے راستہ سے بہکانے کے لیے غیر معمولی

تدبیرین عمل مین لائی گئی ہونگی اور مجھکو خوب یقین تھا کہ نہایت سخت قسم کے دھوکھے
اور نہایت مکاری اور شیطنت کی نمایشی باتین تمھاری فطرتی پاکبازی پر غلبہ کرنے
کے لیے کام مین لائی گئی ہونگی"

ہنریاٹا" ہان ہان ویسا ہی ہوا کسی اعتبار کرنے والی عورت کو مرد کی
دغابازی سے ایسی بیرحمی سے دھوکا نہ دیا ہوگا نہ اُسکے شیشۂ عصمت کو
بیباکی سے چور کرکے ایسی سنگدلی سے چھوڑ دیا ہوگا!"

ربالڈ- (نہایت غمگین ہوکر) "تو یہ قصہ تمھارے برباد ہونے کا ہی
کیا وہ بدذات اب تک زندہ ہی؟- اگر وہ زندہ ہی تو اُسکا نام بتاؤ تا کہ مین اُسکو
ڈھونڈھ نکالون اور اُس سے انتقام لون جسکا مین عہد کر چکا ہون-"

ہنریاٹا" مجکو نہین معلوم کہ وہ زندہ ہی یا نہین نہ مجکو اُسکا صحیح نام معلوم
ہی کیونکہ اُسنے ہربات جھوٹ بیان کی اور افسوس مجکو اخیر مین معلوم ہوا کہ
دھوکا دیا گیا"

ربالڈ" ہنریاٹا اسی مرتبہ ہمنے تمھارے ننگ وناموس مین خلل آنے
کا ذکر کیا ہی اب آیندہ اسکا ذکر درمیان مین نہ آئیگا مگر تم مجکو اُن دغابازیون
کی تفصیل بتاؤ جو تمسے کی گیئن- شاید کبھی اُنسے اُس بدذات کا پتہ چل جاے
بشرطیکہ وہ اب تک دنیا مین ہو- بس عجلت کرو اور کہہ ڈالو بیشک یہ ایک دردناک
کام ہی جسقدر جلد تم بیان کروگی اُتنے ہی جلد تمکو توضیح حالات کے صدمون
سے چھٹکارا ہو جائیگا!"

ہنریاٹا" مین نہین کہہ سکتی کہ مین اپنی کیفیات کو اسطرح ضبط کر سکتی ہون
کہ تم سے سب حال بیان کر دون تاہم جہان تک مجھ سے ہو سکیگا مین کہونگی تاکہ وہ
شکوری ظاہر کر سکون جو مجکو تمھاری مہربانی کی نسبت ہی کہ تمنے مجکو آؤ بھگت
سے لیا- نہ ایسی کوئی نفس کشی ہی جو مجھپر عاید کیجاے جسکو مین برداشت نہ کرونگی
مگر جب مجکو اپنے صدمون کا خیال آتا ہی میرے دماغ مین جنون کی سی حالت
پیدا ہوتی ہی مین جانتی ہی نہ تھی کہ عشق کیا چیز ہی جب تک مین اس شخص سے
دو چار نہوئی تھی اور یہ امر کچھ اُسکی ذاتی کششون کی وجہ سے نہ تھا کیونکہ اُسمین

ذاتی حسن بہت کم تھا مگر اُسکی تقریر نہایت دلآویز تھی اُسکا برتاؤ بہت عمدہ تھا اُسکی خدمت گزاری - اُسکے اقرار - اُسکی تمنائین - اور اُسکی چکنی چپڑی باتین اور اُسکی لسانیان - اور تملق و چاپلوسی کی گفتگو برجو وہ میری خوبصورتی کی بابت کرتا - اور مین ایسی الھڑ و ناتجربہ کار ا - ہاے مین گھبرا گئی میرا دماغ پھر گیا اور مین اُسکو چاہنے لگی قبل اسکے کہ مین سمجھ سکون کہ محبت کیا چیز ہی - اور اُس سے محبت کرکے جو میرے اعتبار کا خراب استعمال کر رہا تھا مین نے ننگ و ناموس کو کھو دیا!"

ہنریاٹا نے بڑھتے ہوئے جوش سے بیان کرنا شروع کیا اور اپنے بہکانے والے کو اور اپنے تئین صلواتین سناتی رہی اُسنے کف افسوس ملا اور پھر زار زار رونا شروع کیا گویا وہ اب تک نوجوان تھی اور اپنی پہلی محبت کے برباد ہونے پر متاسف تھی -

جب اُسکا دردناک جوش کسی قدر کم ہوا تو اُسنے کہا - مین حوالی گرینویچ مین چہل قدمی کر رہی تھی جب مجھسے اور اُس شخص سے پہلی ملاقات ہوئی میری مہربان محافظ بیوہ اُسوقت علیل تھی دن مین کئی گھنٹے تک اُسکی تیمارداری محنت و شفقت سے کرنے کے بعد مجکو کمرۂ مریض کے چھوڑنے اور تھوڑی دیر کے لیے موسم بہار کی شام کی مفرح اور ٹھنڈی ہوا کھانے سے خوشی ہوئی پہلی مرتبہ اُسنے مجھ سے کچھ بات نہین کی دوسری مرتبہ اُسکو ذرا دلیری ہوئی اور اُسنے مجکو اپنی طرف مخاطب کرنے کی جرأت کی - مین اسپر فریفتہ ہوگئی اور اپنی عظمت دوشیزگی کی سلطنت کو قائم رکھنے پر میرا قابو نہ رہا مین اُسکی طرف متوجہ ہوئی ہاے کیا خوب ہوتا کہ ان کانون مین اسوقت پگھلا ہوا سیسہ بھرا ہوتا جنھون نے اسکی تملق و چاپلوسی کی باتون کو سُنا! - ہم دونون شام کو ملتے رہتے مگر تخلیہ کے مقامات پر تاکہ کوئی شخص دیکھ نہ لے اُسنے مجھسے اپنا نام جارج فٹز ولیم بتایا اور یہ کہا کہ وہ ایک خاندانی شخص ہی اور اُسکے پاس بہت دولت ہی - مگر چند وجوہ سے جنکو اُسنے بیان نہین کیا وہ اسوقت تنہا سکونت پذیر ہی اور مین سمجھی کہ اسکو اپنی جان کا خوف ہی - مین اُسکی باتین

سنتی رہی اور مین نے اُنکو یقین کر لیا افسوس اگر وہ مجھسے خلاف قیاس قصے جو
ناولون کی حیرت انگیزیون پر سبقت لیجاتے بیان کرتا تو مین انکو ٹھیک سمجھ
لیتی کیونکہ مین بادۂ محبت سے مخمور تھی اور اُس شخص کی افسونگری کے پھندے
مین تھی جو اُسنے کسی عجیب و غریب دلکش قوت سے میرے دل پر ڈالا تھا
مین ننگ و ناموس کھو بیٹھی اور آخر کار یہ معلوم کر کے کہ مین حاملہ ہون اور یہ
خوف کر کے کہ کہین میری مہربان محافظہ کو میرا حال معلوم نہو جاے یا تم دفعتہً
نہ آجاؤ مین اپنے بہکانے والے کے ساتھ بھاگ جانے پر راضی ہوئی لیکن
اگرچہ میری عقل پر پردہ پڑ گیا تھا تاہم مین نے اپنے اُن اصول کو جنکے پرتو
پر میری پرورش و پرداخت ہوئی تھی اسقدر نہ بھلا دیا تھا کہ مین اپنے تئین اُسکی
آشنائی کے واسطے چھوڑتی مین نے اُس سے اقرار کرا لیا تھا کہ وہ میرے ساتھ
نکاح کر لیگا - اُسنے کہا کہ وہ انگلستان مین ایسا نہین کر سکتا ہے مگر فرانس مین
پہونچکر نکاح کریگا تب مین نے خیال کیا کہ اگر میری عزت نکاح کی وجہ سے پھر
عود کریگی تو مین اپنی سسرال سے خط بھیجونگی اور سب حالات لکھ دونگی
اسی وجہ سے مین اُسکے ساتھ بھاگ جانے پر رضامند ہوئی ہماری روانگی بھی آدھی
رات کو عجیب و غریب طور پر ہوئی مین چپکے سے مکان سے چلدی اور مقام معینہ
پر اُس سے ملی ایک کشتی ہمارے لیے دریا کے کنارہ پر تیار تھی ہم اسمین بیٹھے اور
وہ ہمکو ایک جہاز پر پہونچا آئی جسنے فوراً لنگر اُٹھا دیا اور دو روز مین ہم بمقام
ڈیپی پہونچے - سواد قصبۂ ڈیپی مین جارج فنٹز ولیم نے میرے واسطے ایک علیحدہ
مکان کرایہ پر لیا مجکو جلد معلوم ہو گیا کہ وہ غریب ہے اور ہمکو اکثر اوقات ضروری
چیزین میسر نہ آتین مگر اُسکی مجکو کچھ بہت پروا نہ تھی البتہ اس امر کا بہت رنج رہتا
تھا کہ وہ وقتاً فوقتاً نکاح کے عمل مین آنے کے لیے طرح طرح کے بہانے کر دیتا
تھا - آخر کار اُسنے ایک ضروری سفر کی وجہ سے مجکو چھوڑ دیا اور چند ہفتہ مین
لوٹنے کا وعدہ کیا - وہ تین مہینے تک غیر حاضر رہا اور اس اثنا مین مجکو
اُسکی کچھ خبر نہ معلوم ہوئی - ہاے ! وہ کشمکش و رنج کا زمانہ کیسا دردناک
تھا میرا دماغ پراگندہ ہوا جاتا تھا - آخر کار وہ واپس آیا اور اسی روز

میرے یہان بچہ پیدا ہوا چند ہفتہ تک مین ایسی بیمار رہی کہ میرے جینے کی اُمید
نہ تھی اور اُسی زمانہ مین فریڈرولیم مجھسے بہت الفت کے ساتھ پیش آتا رہا جب
مین تندرست ہو گئی تو مین نے پھر اُس سے تقاضا کرنا شروع کیا کہ نکاح کرلے
مگر اُسنے پھر حیلہ حوالہ کیا اور مجکو اُسکی مکاری معلوم ہو گئی مین اُسکو اپنے شیر خوار
بچہ کا واسطہ دلاتی رہی اور اپنے اُس بھائی کا جو مجھسے ملنے کی اُمید مین انگلستان
کو آتا ہوگا اور ہر طرح کی قسمین دلائین کہ اپنا وعدہ پورا کرے اور مجکو آلٹر کو لیجائے
مگر وہ اپنے خاص حالات کا عذر کرتا رہا جو میری سمجھ مین نہ آتے تھے اور جب مین
اُس سے اُن حالات کی بابت کچھ پوچھتی تو وہ کچھ بیان نہ کرتا۔ اب مجکو یہ دردناک
یقین پیدا ہوا کہ مجکو اُس شخص نے خراب کیا ہے جسکا ابتدا ہی سے ایفاے
وعدہ کا ارادہ نہ تھا مین نے اُسکے ساتھ بعزتی سے رہنا پسند نہ کیا اور مین نے
قصد کر لیا کہ یا تو اُسکی زوجہ ہوکر رہونگی یا اُسکی اتصال سے علیحدہ ہو جاؤنگی
وہ میرے اِن ارادون کو نہایت سنگدلی کی نظرون سے دیکھتا اب تو اُسنے
اپنا جامہ تزویر بھی پھینک دیا اور مجھسے صاف کہدیا کہ اُسکا ارادہ میرے ساتھ
شادی کرنیکا نہ تھا اور کہنے لگا کہ تمھاری سخت کلامیون اور اصرار کی منتون سے
عاجز آگیا ہون اگر تم اپنی تقدیر پر قانع نہین ہو تو بہتر ہوگا کہ ہم تم جدا ہو جائین
میرے دماغ کو جنون کی سی کیفیت طاری ہوئی اور مین چھ ہفتہ تک سخت
بخار مین مبتلا رہی جب بخار کے دور ہونے پر میرے ہوش درست ہوئے تو مین نے
دیکھا کہ میرا بہکانے والا غائب تھا صرف ایک بڈھی فرانسیسی ملازمہ سے جو
ہماری خدمت مین تھی اور جو ٹوٹی پھوٹی انگریزی بول سکتی تھی دریافت
حال کرنے پر مجکو معلوم ہوا کہ وہ اُسی روز چلدیا جس روز مین بیمار پڑی تھی
مگر اسی پر خاتمہ نہین ہوا بڈھی ملازمہ نے چیر دو سہ دن کی تکالیف کا ظاہرا
کچھ اثر نہوتا تھا یا جسکو کبھی نامعلوم وجہ سے میرے ستانے مین شیطانی لطف
آتا تھا مجھسے کہا کہ اب وہ کبھی نہ آئیگا بلکہ اُسکی گفتگو سے مجکو یہ بھی معلوم ہوا کہ
وہ نام جو اُسنے مجکو اپنا بتایا تھا محض فرضی تھا۔ خلاصہ یہ کہ مجکو شروع سے
آخر تک نہایت سخت دھوکا دیا گیا تھا۔ مرساعر اور جنون نے پھر مجھپر قبضہ کرلیا

اور ایک مرتبہ جب میرے حواس کچھ درست تھے تو مین نے اپنے بچہ کا حال پوچھا بڑھیا نے کہا کہ بچہ کھو گیا کیونکہ تمنے حالت جنون مین اسکو مارنا چاہا تھا ہاے مین کیسی روتی تھی اور کیسی کیسی منتین کرتی تھی کہ میرا بچہ مجکو دیدیا جائے۔ جو کچھ بڑھیا کی تقریر سے میری سمجھ مین آیا وہ یہ تھا کہ تندرست ہونے پر بچہ ملجائیگا خدایا مین نے کیسی کیسی مصیبت پر مصیبت اور آفت پر آفت سہی! پھر مجکو جنون اور سرسام کا دورہ ہوا اور جب مجکو ہوش آیا تو مجکو معلوم ہوا کہ گھر مین موت واقع ہوئی ہے۔ یعنی بڈھی ملازمہ کو دفعۃً سکتہ ہو گیا اور جب ڈاکٹر جو مجکو دیکھنے آیا کرتا تھا آیا تو اُسنے دیکھا کہ میرے قریب کے کمرے مین بڑھیا مری پڑی ہے اور جب مین نے ڈاکٹر سے اپنا بچہ مانگا تو اُسنے نہایت سنجیدگی سے مجکو یقین دلایا کہ گو بچہ اُسکے کمرے سے علٰحدہ کیا گیا تھا مگر اُسکو مطلق معلوم نہین کہ وہ کہان ہے۔ ہا! ناامیدی نے میرا حال تباہ کردیا یہ ناامیدی ایسی نہ تھی جس سے انسان مجنون ہو جاتا ہے اور روتا یا طرح طرح سے ڈر ظاہر کرتا ہے بلکہ یہ ایک سرد اور خاموش ناامیدی تھی جسکی بھیانک آنکھین اور زرد چہرہ سامنے تھا۔"

رمیالڈ نے جو اس تمام قصہ کے اثنا مین طرح طرح کے خیالات سے جوش مین آجاتا تھا کہا۔ بدنصیب ہنریاٹا!"

ہنریاٹا۔ مجکو تھوڑا ہی اور کہنا ہے۔ مین نے بستر علالت سے جہانتک ممکن ہوا جلد اُٹھکر اُس شہر مین جابجا بچہ گمشدہ کی تلاش کی مگر کچھ پتہ نہ لگا کسی بات سے جو میرے دغاباز دھوکا دینے والے نے ایکبار کہی تھی مجکو یہ خیال گزرا کہ وہ سفر جسپر وہ مجکو چھوڑکر تین مہینے کے لیے گیا تھا پیرس کو تھا مین گرتی پڑتی اُسکی تلاش مین پیرس کو گئی اسکو اپنی طرف پھر مائل کرنے کے لیے نہین کیونکہ محبت میرے دل سے مفقود ہو چکی تھی بلکہ اپنا بچہ مانگنے کے لیے جب مین روانہ ہوئی تھی میرے پاس بہت تھوڑا خرچ تھا مجکو گاڑی کرایہ کرنے کی استطاعت نہ تھی اسلیے مین پیدل جانے پر مجبور ہوئی اور جب مین پیرس مین پہنچی تو میرا زادراہ ختم ہو گیا۔ دھوکا دینے والے کی مین نے

ہر چند تلاش کی مگر کچھ فائدہ نہوا اور وہ مجکو نہ ملا تب مین نے لندن جانے اور وہان تلاش کرنے کا ارادہ کیا حالانکہ بھیک مانگنے کی نوبت پہونچ گئی تھی۔ اس سفر مین جو کچھ مصیبتین مین نے اُٹھائین سوا میرے خدا ہی اُنسے خوب واقف ہی اور اگر مقام بولون مین ایک کپتان جہاز میرے اوپر مہربانی نکرتا تو مین آبنائے انگلستان کو عبور کرکے اپنے وطن مالوف کے ساحل کو نہ پہونچ سکتی۔ لندن مین پہونچکر مین نے تمام راستون پر صبح سے شام تک اس اُمید پر چکر لگایا کہ شاید وہ کہین ملجائے۔ اگر اُسوقت تم مجکو دور سے بھی دکھائی دیتے تو مین اُفتان وخیزان بھاگ جاتی کئی مہینے گزر گئے اور میری تلاش بے سود رہی مین گداگری پر بسر اوقات کرتی رہی۔ خدا گواہ ہی کہ اُس شخص سے جدا ہونے پر پھر مجھسے لغزش نسوانی نہین ہوئی!۔ آخرکار دل شکستہ ہوکر مین نے دنیا ترک کرنے کا ارادہ کیا۔ مین نے اپنا ارادہ ظاہر کرنے کے لیے چند سطرین لکھین اور حوالی گرینویچ مین گئی اور اخیر پیسہ سے جو اُسوقت میرے پاس تھا مین نے ایک قاصد بہم پہونچایا کہ اُس نوشتہ کو بیوہ کے مکان پر لیجائے اور اُسکو سخت تاکید کردی کہ وہان ذرا بھی نہ ٹھہرے نہ کسی سوال کا جو اُس سے پوچھا جائے جواب دے بلکہ خط دیکر فوراً واپس چلا آئے"

رمباللڈ "وہ رقعہ میرے پاس پہونچا تھا اور تم خیال کرسکتی ہو کہ مجکو کیسا صدمہ ہوا جب معلوم ہوا کہ تم خوش وخرم نہین ہو"

ہنریاٹا "خوش وخرم!۔ افسوس خوشی وخرمی مہینون پیشتر سے مجھسے ہمیشہ کے لیے رخصت ہوچکی تھی!۔ مین شہر گرینویچ کی حوالی سے جہان میری زندگی کا اچھا وقت گزرتا تھا چلدی۔ مین برابر قطع منازل کرتی رہی مجکو خبر نہتھی کہ مین کہان چلی جاتی ہون۔ کئی روز تک مین اسی طرح خانہ خراب پھرا کی کبھی کبھی بھیک ملجاتی اُس سے شکم پُری کرتی اور بعض وقت روٹی نملنے کی وجہ سے معذور ہوکر کہین پڑرہتی۔ مین جنگل مین فوفارسٹ واقع صوبۂ ہمپشائر مین پہونچی وہان مجکو ایک

خالی جھوپڑا ملگیا اور اسمین مین نے سکونت اختیار کی اسوقت سے چند روز گزشتہ تک مین وہین رہی - رہرو مسافرون اور جنگل کے شکاریون کی خیرات اور ربن رکھا کی مہربانی پر میری گزراوقات ہوتی رہی اس گوشۂ تنہائی مین مین نے تیئیس سال بسر کیے وہان میری زندگی ایک لمبی سلسل مصیبت کی تھی جسمین توبہ و استغفار سے بمشکل کچھ کمی ہوتی تھی - کیا میری صورت سے ظاہر نہین ہی کہ میری تکلیفین کیسی شدید رہی ہین ؟ - میری صورت دیکھو! تمکو میری عمر معلوم ہو - لیل و نہار کے گھڑیال نے ابھی میرے انچاسوین سال کے شروع ہونے کا گھنٹہ نہین بجایا ہی اور مین پیرزال ہو گئی ہون اور گور مین پیر لٹکائے ہوئے ہون ! - اس تمام طولانی وقت مین مجکو اکثر تمھارے پانے کی تمنا رہی کہ تمھارے پیرون پر گر کر تمسے معافی مانگتی مگر مجکو جرأت نہوئی مجکو تمھارا سامنا کرنے کے خیال سے شرم آتی تھی آخر چند ہفتے ہوئے مجکو اتفاقًا معلوم ہوا کہ تم زندہ ہو اور یہان رہتے ہو"

رمبالڈ "اور وہ اتفاق کیا تھا ؟"

ہنریاٹا "دو سوار ایک لمبے سفر کے بعد میرے جھوپڑے پر آرام کرنے کے لیے ٹھہرے تھے ایک کا نام رمزے اور دوسرے کا نام والکٹ تھا"

رمبالڈ "اوہ! - میرے پرانے برادران اہل سیف اور میرے دلی اور سچے دوست - ہان تو وہ تمھارے جھوپڑے پر ٹھہرے تھے ؟ - مجکو یاد ہی کہ وہ چند ہفتے ہوئے ہمیپ شائر کو گئے تھے"

ہنریاٹا "ہان وہ میرے متبذل جھوپڑے مین ٹھہرے تھے اُنھون نے وہان ایک گھنٹہ قیام کیا تھا جب انکے گھوڑے سبزے پر چر رہے تھے - چونکہ اُنھون نے ایک دوسرے کا نام لیکر خطاب کیا تھا تو مجکو اُنکے نام معلوم ہوگئے اور اثنائے گفتگو مین اُنھون نے تمھارا بھی ذکر کیا - اوہ! - تمھارا نام سننے پر میرا دل کیسا باغ باغ ہو گیا اُنھون نے تمکو اپنا دوست بیان کیا تھا جیسا تمنے اُنکو ابھی دلی دوست کہا ہی - اپنے مکالمہ مین اُنھون نے تمھارے مقام سکونت کا بھی ذکر کیا اور جب وہ چلے گئے تو مین نے اس واقعہ کو اپنے آیندہ طریقۂ عمل کے لیے

فال نیک تصور کیا۔ مجکو تمھارے بقید حیات ہونے اور یہان سکونت پذیر ہونے کا حال معلوم ہوا اگرچہ مجکو جل مکڑے ہونے اور تمھارے مکان پر آنے مین اسوجہ سے تامل ہوا کہ جب مین مفلسیت کی ماری گرتی پڑتی تمھارے پیرون پر گرون کہین ایسا ہو کہ تم مجکو اپنے سامنے سے نکلوا دو آخرکار مین نے دل کو مضبوط کیا اور سفر پر روانہ ہوئی اور اُسکو اتمام تک پہونچایا اور اب یہان موجود ہون۔"

رمبالڈ۔" ہنریاٹا تمھاری مصیبتون نے تمھاری لغزش کا دھبہ دھو دینے سے بھی زیادہ کام کیا ہے۔ اب آج سے اس مکان کو تم اپنا جائے پناہ تصور کرو مگر ہان یہ تو بتاؤ کہ اُس شخص کا حلیہ کیا ہے جسنے تمکو دھوکا دیا تاکہ مین سوچون کہ مین نے کبھی ایسے شخص کو دیکھا ہے یا نہین اور اگر نہین دیکھا ہے تو تمھارے بتائے ہوئے حلیہ سے پہچان سکون اگر وہ مجکو اتفاق وقت سے ملجائے۔"

ہنریاٹا۔ (نہایت غمگین ہوکر)" نہین - نہین - مین نہین بتا سکتی یہ دردناک تذکرہ کرنے کی مجھسے منت نہ کرو اب مین گزشتہ باتون کو نہین بیان کرسکتی اُنکے اعادہ کرنے سے میرے دماغ کو جنون پیدا ہوتا ہے۔ برائے خدا معاف کرو!"

رمبالڈ نے جواب دیا" اچھا - اچھا - تم کچھ نہ بیان کرو" اور اُسنے ارادہ کیا کہ اس معاملہ کو کسی آیندہ موقع مناسب پر دریافت کریگا۔

ہنریاٹا۔ (بعد کسی قدر سکوت کے)" تمنے مجکو اپنے مکان مین پناہ دی ہے اور مین اُسکو منظور کرتی ہون مگر تم میرے شکستہ دل پر اسقدر اور رحم کرو کہ مجکو اپنے کمرے مین بالکل تنہا رہنے کی اجازت دو اور مجھے کبھی فرحان و شادان لوگون سے ملنے کو نہ کہو۔۔۔۔"

رمبالڈ (بات کاٹ کر)" ہان - ہان - جسطرح تمھارے جی مین آئے رہنا اچھا چلو اور مین تمکو وہ کمرہ دکھادون جو آج سے تمھارے واسطے نامزد ہوگا۔ ان ہجوم آلام کے بعد جو تم پر طاری رہے ہین مین تمسے یہ نہ کہونگا کہ اس رات کو میری زوجہ اور دختر سے ملاقات کرو۔ کل تمھارے دل کو سونے سے جسکی تمکو سخت ضرورت ہے تسکین ہوگی۔۔۔۔"

ہنرپاٹنا" ہان مین اُنسے کل ملونگی اور اسوقت مین اُنسے ملنے کے لیے اچھی طرح تیار ہونگی"

اسکے بعد کرینل اپنی بہن کو ایک فاضل کمرے مین لے گیا اور رخصت ہوکر اپنی زوجہ و دختر سے اُسکے آنے کا حال بیان کرنے کے لیے اپنے کمرے کو لوٹا -

باب ۴

ماہی گیر

واقعات متذکرۂ صدر کے دوسرے روز سہ پہر کا وقت تھا اور ایک درختون کے جھرمٹ کے سایہ مین رالی ہوس سے تقریبًا ایک میل کے فاصلہ پر ایک نوجوان جنٹلمین دریا مین مصروف شکار ماہی تھا یہ ایک خوشنما موقع تھا جہان وہ شکار کھیل رہا تھا - زمین پر سبزہ کا دبیز مخملی فرش تھا اور اوپر کی لٹکتی ہوئی شاخین جو دریا پر تجرکے سایہ ڈالتی تھین اس مقام کو خوشگوار اور مفرح جاے عافیت بنائے ہوئے تھین دھوپ فی الجملہ تیز تھی - آفتاب صاف وشفاف نیلے آسمان پر جسمین ایک دھبہ بھی بادل کا نہ تھا تیزی سے چمک رہا تھا اور گو ہوا نہ چلتی تھی مگر اسمین جھاڑیون اور ہر قسم اور رنگ کے پھولون کی مہک تھی جو چارون طرف پھیلی ہوئی تھی -

ماہیگیر بذات خاص ایسا شخص تھا جسکی موجودگی رہرودون کے دل مین جو اسطرف گزرتے خواہ مخواہ اشتیاق پیدا کرتی تھی کیونکہ نہ صرف اُسکا قد موزون ہی بشرے کے مردانہ حسن اور جسم کی توبح اور لچک اور تناسب اعضا کی وجہ سے خوبصورت تھا بلکہ اُسکا انداز بھی محبوبانہ تھا - یہ حسن خداداد اسکے غیر مصنوعی طرز وانداز سے ہویدا تھا اور دیکھنے والا پہلی ہی نظر مین اُسکی صورت دیکھتے ہی اسکی طرف خواہ مخواہ میلان کرتا - اُسکی عمر بایس ۲۲ یا تئیس ۲۳ سال کی ہوگی - اُسکے بال جو سیاہی مائل بھورے تھے اور چمکدار اور بالکل سیاہ

معلوم ہوتے تھے کسی قدر لمبے تھے اور اُسکے خوشنما سر پر زلف سنبلین کی طرح آراستہ تھے اُسکی آنکھین سیاہ تھین اور عقل و فراست اور جوش مردانگی سے منور معلوم ہوتی تھین اُسکی پیشانی پر آثار اولوالعزمی و بلند خیالی نمایان تھے اور اُسپر امتیازی اور صفات باطنی سلاطین فرمانروا کے مصنوعی تاج سے زیادہ خوبصورتی سے مزین تھی۔

بالائے سرش ز ہوشمندی
میتافت ستارۂ بلندی

اور گو اُسکے لب لعلین مین دماغ دار حسن کا ڈھلاؤ تھا تاہم اُسنے کوئی بیجا نخوت جو مناسب جوانانہ متانت سے متجاوز ہو ہویدا نہ تھی اُسکا نقشہ بالکل یونانی قطع کا تھا اور خط و خال مین کسی قسم کا عیب نہ تھا اور بشرے سے بھی عالی خیالی اور بلند حوصلگی ظاہر تھی۔
اُسکے ابرو جو اُسکے بالون کی بہ نسبت فی الجملہ زیادہ سیاہ تھے عمدہ محرابدار تھے جنسے اُسکی بلند پیشانی کی عمدگی اور بھی زیادہ ہوتی تھی۔ اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ واضح طور پر قلم مانی رقم سے بنائے گئے ہین اُنکی گولائی مین بھدا پن نہ تھا اُسکی مونچھین جو مثل ابرو کے سیاہ تھین ایسی گھنی نہ تھین کہ اوپر کے لب کی خوشنما تراش کو چھپا لیتین بلکہ اُنسے بالائی لب کی خوبصورتی اور زیادہ واضح تھی اور اُسکے دُر دندان کی آبداری دوبالا ہوتی تھی۔ اُسکے گلمچھے بڑے نہ تھے۔ بلکہ گھونگھر والے و چمکدار اور بخلاف رواج وقت کے اسکی ڈاڑھی ٹھوڑی پر بالکل منڈی ہوئی تھی جسکی گولائی نوکدار بالون کے گچھے سے جو اس زمانہ کے لوگ رکھا کرتے تھے جسکا ہم ذکر کر رہے ہین کچھ کم نہ تھی اُسکا قد لمبا تھا جسکی اونچائی قریب چھ فیٹ کے تھی۔ وہ تنکر سیدھا چلتا اور گو اُسکی کمر پتلی تھی تاہم دونون شانون کے درمیان مناسب چوڑائی تھی اور سینہ اُبھرا اور پھیلا ہوا تھا جس سے اُسکی طاقتوری عیان تھی اور لاغری اور کمزوری نہ معلوم ہوتی تھی اُسکے سیدھے اور ڈھلے ہوئے اعضا کی گاؤدم لمبائی سے اُسکے جسم کی خوبصورتی اور زیادہ ہوتی تھی اور جسمانی طاقت ظاہر تھی پس بہئیت مجموعی یہ نوجوان جنٹلمین جسکا

ہم ذکر کر رہے ہین نارچ کے کمرے مین ویساہی چمکنے کے لائق تھا جیسا بوقت ضرورت جنگ کے شور و شغب مین۔

اُسکی پوشاک آزادانہ اور بے تصنع مناسب حال اُس شکار کے تھی جسمین وہ مصروف تھا۔ اسکا کوٹ کسی موٹے کپڑے کا تھا جسکے اور چمڑے کی پیٹی کسی ہوئی تھی اور چونکہ وہ اوپر کی جانب کھلا ہوا تھا اُسکے نیچے کا مہین ململ کا کرتہ جو ہیرے کی ایبن سے بندھا ہوا تھا نمایان تھا اور کھردرے کپڑے کی آستینین لباس زیرین کے کرتے کی آستینون کے چھوٹے اور ڈھیلے ہونے کی وجہ سے دکھائی دیتی تھین۔ اُسکا جانگیہ نما پائجامہ بھی اُسی قسم کے کپڑے کا تھا جسکا کوٹ تھا اور اُسکے زرد رنگ کے لمبے بوٹ نصف پنڈلی تک پہونچتے تھے۔ ایک چوڑی کوردار ٹوپی جسمین فقط ایک بریا قوتیکے پرنے کے ذریعہ سے لگا ہوا تھا ایک ٹوکری کے پاس زمین پر رکھی ہوئی تھی جسمین اُسکا سامان شکار رکھا تھا اور چند مچھلیان بھی تھین جو اوس نے دریا سے پکڑی تھین ٹوکری کے پاس ایک کتاب بھی تھی یہ کتاب ملٹن کی پیراڈائز لاسٹ تھی اُس زمانہ مین یہ کتاب بہت مشہور نہ تھی نہ بالعموم اُسکی کچھ زیادہ قدر تھی پس لارنس لی (نوجوان کا نام ہو) کے عمدہ مذاق کا اندازہ ہوسکتا ہو کہ وہ ایسی اعلی درجہ کی کتاب کا شایق تھا۔

اپنے ہیرو کو اسطرح ناظرین کے سامنے پیش کر کے ہم قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین۔ اُس روز روشن کی شام کو چار بجے کا وقت تھا جب یہ نوجوان دریا مین مچھلیون کا شکار کر رہا تھا۔ وہ کئی گھنٹے سے شکار مین مصروف تھا اور اُس عرصہ مین اُسنے کچھ کھانا نہ کھایا تھا اسلیے کہ وہ غلطی سے کچھ کھانے پینے کی چیز نہ لایا تھا۔ پس اشتہانے اسپر غلبہ کیا۔ وہ پیاسا بھی تھا اسلیے اُسنے ایک اور مچھلی پکڑنے کے بعد اپنی بنسی لپیٹی اور شکار کھیلنا موقوف کیا اُسنے بندرگاہ کی جانب آنکھ اُٹھائی جو ایک میل کے فاصلہ پر تھا پھر اُسنے رائی ہوس کی طرف نظر ڈالی اور یہ معلوم کیکے کہ کنگس آرمس کی سرائے اپنڈمنٹ کی راہ پر ہو اُسنے اپنے دل مین کہا "یقیناً مین کھانا کھانے اور آرام کرنے کے لیے

وہین جاؤنگا اور شام کو ٹھنڈے ٹھنڈے وقت خراماں خراماں مکان کو لوٹونگا" یہ
چنانچہ اپنی ٹوپی پہنکر اور ٹوکری اور سامان شکار جمع کرکے اُسنے دریا
کنارے کنارے چلنا شروع کیا اور پانچ منٹ مین کنگس آرمس مین پہونچ گیا
ایک خوش طبع سرا والی نے جو موٹی خوبصورت اور چہل سالہ تھی اسکو بڑے
تپاک اور آؤ بھگت سے لیا اور اُس کمرے مین لے گئی جسکی کھڑکیان دریا
کی جانب تھین یہ مکان نہایت صاف ستھرا اور آسائش کا تھا۔ زمین پر ریت
بچھی ہوئی تھی دیوار مین ایک ڈنڈا ایک گز کا لمبا لگا ہوا تھا۔ ایک خوبصورت
خوش رنگ چڑیا اپنے پنجرے مین چہچہا رہی تھی۔ ایک بلی اطمینان سے کھڑکی
کی کارنس پر دھوپ لے رہی تھی۔ ایک بڑا گلدستہ گلدان مین میز پر رکھا ہوا
تھا۔ اور لونڈر کی خوشبو تمام کمرے مین پھیلی ہوئی تھی جسکی شیشیان آتشدان
کی کارنس پر رکھی ہوئی تھین۔ یہان ہمارا خوب صورت ماہی گیر
بیٹھا اور سرا والی کو حکم دیا کہ آتش تشنگی فرو کرنے کے لیے بیر شراب کا ایک
جام لائے اور سرا والی نے قوت بخش کھانا جو اُسکے نعمت خانہ مین تھا
تیار کیا۔ اُسنے ایک شیشہ شراب انگوری کا بھی طلب کیا جو فوراً دیا گیا اور
مہتمم رکابخانہ نے اُسکی آؤ بھگت مین نہایت مستعدی ظاہر کی جسکی نسبت
نوجوان نے سوا شکریہ کے اور زیادہ توجہ نہین کی۔
غرض اس چھوٹے کمرے کی میز کو اطعمۂ لذیذہ و اشربۂ نفیسہ سے
جو ہم پہونچ سکے چُنکر سرا والی مکان کے دروازے کی طرف جو راہی ہوس
کے مقابل تھا چلدی اور اپنے شوہر کے پاس جو ڈیوڑھی مین شراب پی رہا
تھا بیٹھکر کہنے لگی "کیا تم جانتے ہو کہ ہمارے یہ مہمان کون صاحب ہین"
سرا والے نے جو ایک پست قد و بلا سخت صورت شخص اپنی زوجہ
سے دس سال زیادہ عمر مین تھا جواب دیا "واللہ مجکو معلوم نہین۔ مگر کچھ
بعید نہین ہی کہ وہ بوزن بوزہ گر ہو جو اپنا روپیہ لینے آیا ہو۔ تب تو ہمکو
روپیہ دینا اور رسید لینا ہوگا"
مالکہ سرا نے جو لارنس کے آنے سے پھولی نہ سماتی تھی اور خواہ مخواہ

مسکرا دیتی تھی کہا "شیرڈ-(سرادالے کا نام ہی) تم بھی کیسے گوکھے ہو اگر وہ لوزن ہوتا تو وہ بل پر سے آتا اور کیا تم اُسکو نہ دیکھتے ؟" اور وہ پہلے تمھین سے علیک سلیک نہ کرتا ؟"

سرادالا - تو بی بی پھر کون ہی ؟ -

سرادالی - کوئی نہین - کپتان لی ہی"

سرادالے کے چہرے پر کچھ ملال سا آگیا اور اُسنے زیادہ سخت نظر سے کہا "اوہ ! - سر ولیم بریڈنڈ ماک یندرہال کا بھتیجا ! - اور مادہ تھارسل(ادالی کا نام ہی) " تم کپتان لی کے آنے پر جو ایک عہدہ دار شاہی ہی ہنستی اور قہقہہ لگاتی ہو مجکو تم سی نادان زوجہ پر شرم آتی ہی !"

سرادالی - (ناک بھون چڑھا کر!) - " اور مجکو تمھارے اوپر تعجب آتا ہی کیا یہ سرا نہین ہی ؟ - کیا اسکے دروازے اُن لوگون کے لیے کشادہ نہین ہین جو کیئہ زر لیکر آتے ہین ؟ - اور ہمکو اپنے مہمانون کی پالیٹکس سے کیا مطلب ہی کپتان لارنس لی سے زیادہ خوبصورت شخص سے دن کی سرگشت مین دوچار ہونا دشوار ہی"

شیرڈ نے کبیدگی سے بات کاٹکر کہا بیشک تمھاری یہی راے ہوگی اور یہ اسوجہ سے ہی کہ تم اس کپتان سے ہنسی دل لگی کر رہی تھین مگر (زیادہ سخت ہوکر) سرا رکھنا بہت خوب ہی اور تمھارا فرض ہی کہ جو شخص یہین آئے اُسکو تپاک سے لو مگر اسکی کوئی ضرورت نہین ہی کہ تم ایسے شخص سے ہنسی مذاق کرو جو اپنے عہدہ اور خیالات کی وجہسے تمھارے شوہر کی نظرون مین لائق نفرت ہو"

سرادالی " اچھا تم بھی جانتے رہو کہ مین (انگوٹھا دکھاکر) تمھاری ان پولیٹکل ترنگون کی ذرا بھی پروا نہین کرتی ہون - بجاے اسکے کہ تم برباد شدہ سلطنت جمہوری کا رونا رو ؤ بہتر ہوگا کہ اپنے کام کی طرف توجہ کرو اور جو کوئی ملے اس سے روپیہ نچوڑ و چاہے وہ طرفدار شاہی ہو چاہے ہوا خواہ سلطنت جمہوری - مین یقین کرتی ہون کہ اگر تم کپتان لی کو کبھی کبھی یہان آنے اور

کھانے پینے کی ترغیب دو تو تمھاری جیب مین بجاے پیسون کے جو تمکو ورگاہون سے ملتے ہین روپیے کھنکنے لگین کپتان نے ابھی ایل شراب لی ہی اور کلارٹ شراب کی فرمایش کی ہی"

سر والسے نے کہا "خدا کرے اسکا اور بادشاہ چارلس کا اور ہوا خواہون کا حلق بند ہوجاے" اور یہ جملہ اُسنے ایسی راستبازی سے کہا جس سے ظاہر تھا کہ وہ اپنے پولیٹکل خیالات کو اپنے نفع زر نقد پر ترجیح دیتا ہی

اُسکی زوجہ نے اس زیر لب جملہ کی پروا نہ کر کے کہا "دیکھو ن کپتان لیلا تو ایک عمدہ جانباز لوگون کی رجمنٹ کا نہین ہی جو ہرٹ فورڈ مین متعین ہو ؟ - اور اگر اس سرا مین اُسکی اچھی طرح خاطر مدارات ہو تو کوئی امر مانع نہین ہی کہ وہ مع اپنے برادران اہل سیف کے یہان مچھلی کا شکار کھیلنے کے لیے آیا کرے پھر دیکھو اتنے آدمیون کو کھانا کھلانے سے ہمکو کیسا نفع ہوتا ہی !"

سر والا "مار تھا تم تو خیالی پلاؤ پکا رہی ہو - دیکھو تمھاری گفتگو کیسی بیہودہ ہی"

سر والی - (خفا ہو کر) "بیہودہ - ضرور ! - مین خیال کرتی ہون کہ تم اُسکو ناممکن سمجھتے ہو کہ فوج والے اتنا زیادہ فاصلہ طی کر کے ہرٹ فورڈ سے اس سرا کو آینگے ؟ - مگر کیون نہ آئینگے ! - کیا یہان دریاے لیا کا عمدہ گھماؤ مچھلی کا شکار کھیلنے کے لیے نہین ہی ؟ اور کیا شوقین لوگ لندن سے یہان نہین آتے جو اٹھارہ میل ہی - حالانکہ ہرٹ فورڈ شاید صرف چھ میل کے فاصلہ پر ہی"

سر والا - (سختی سے) "ہُش ! - خدا کے واسطے یہ بک بک موقوف کرو مین سنتے سنتے تھکا جاتا ہون"

بکی سر والی "ہان ایک اور بات بھی ہی مجکو تعجب ہی کہ تمکو اپنا ذاتی نفع بالکل نہین سوجھتا - کیا ہمکو گرد و پیش کے بڑے آدمیون کی نظر دن مین صاحب اعتبار ہونے کی کوشش نہ کرنا چاہیے ؟ - یاد رہے کہ سر ولیم برینڈل مالک ینڈرہال کے کوئی بیٹی بیٹا نہین ہی یقیناً وہ اپنی کل املاک اپنے بھتیجے

کپتان لی کے واسطے چھوڑیگا جو کسی روز ینڈرہال کا مالک ہوگا مگر مین دیکھتی ہون کہ تمپر ان خیالات کا کچھ اثر نہین ہوتا پس زیادہ کہنا فضول ہی"

مسز اوالی غالبًا اپنی تقریر کو اسطرح جلد نہ ختم کرتی اگر اسکو یہ خیال پیدا ہوتا کہ شاید اسکے خوبصورت مہمان کو کسی اور چیز کی ضرورت ہوا سیلیے وہ پھر اُس کمرے کو واپس گئی جسمین اُسنے اپنے مہمان کو چھوڑا تھا اور خوش مذاقی اور تبسم سے کہنے لگی کہ مجکو امید ہو کہ سب چیز آپ کی مرضی کے موافق ہوگی مگر ہنوز اُسکو ہان کہنے کی نوبت نہ آئی تھی کہ ایک گاڑی کے پہونچنے کی آواز گھوڑون کی ٹاپون اور پہیون کی کھڑکھڑاہٹ اور چابک کے تڑاقون سے معلوم ہوئی ہے۔

مسز اوالی "اہا! - اور مسافر ہین! - شاید وہ یہان کھانا کھانے کے لیے ٹھہرین!" اور یہ کہتی ہوئی وہ پھرتی سے کمرے کے باہر گئی۔

چند ساعت مین دفعتہً چیخنے کی آواز آئی جو بلاشبہ مسز اوالی کی تھی اور اسکے ساتھ ہی بڑے زور سے دھماکا ہوا کپتان لی یہ آواز سنتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے دوڑا۔ سرا کے اندر گذر کر وہ بے تحاشا صدر دروازے کی طرف جھپٹا جو حسب تمنہ کرۂ صدر اُس سڑک پر تھا جو لندن اور نیو مارکٹ کے مابین تھی اُسنے جوآوازین سُنی تھین انکا سبب اُسکے پیش نظر تھا۔ ایک بڑی وزنی شکرم گاڑی جو اُس زمانہ کے امرا استعمال کیا کرتے تھے دھرے کے ٹوٹ جانے سے الٹ گئی تھی یہ گاڑی جسپر عمدہ رنگ پھرا تھا اور نقش ونگار بنے تھے ایک پہلو پر پڑی تھی اور چھ گھوڑے جواسمین جُتے ہوئے تھے گاڑی کے گرنے سے خائف ہوکر کوچبانون کے اختیار سے باہر ہوئے جاتے تھے جو زین سے کود کود کر اُنکو روکنے کی کوشش کر رہے تھے اور تین پیادے جو گاڑی کے پیچھے کھڑے تھے اس زور سے سڑک پر گرے تھے کہ اُن لوگون کو جو گاڑی کے اندر بیٹھے تھے فوراً مدد نہ پہونچا سکتے تھے۔

مسز اوالا یہ دیکھ کر کہ وہ شاہی گاڑی ہے موقع کی طرف بڑھا تو مگر سستی سے کیونکہ وہ نہایت سخت اور غیر مشروط راستی سے ہر چیز سے

نفرت کرتا جسکو ذرا بھی تعلق خاندان اسٹوارٹ سے ہوتا جو فرمانروائے انگلستان
تھا۔ پس لارنس بی نے سرا کے دروازے سے جھپٹ کر اور سرا والے سے آگے
بڑھ کر پہلے مدد پہونچائی۔ اسنے ایک نظر سے فوراً صورت حال دیکھ کر معلوم
کر لیا کہ گھوڑے گاڑی کو سڑک کے باہر کھینچے لیے جاتے ہین اور رائی ہلوس
کی خندق مین گرنے کا خطرہ ہی۔ اس صورت مین گاڑی اور سواریان سب
ڈوب جائینگی غرضکہ جب وہ سرا کے دروازے سے موقع واردات کو پہونچا
جسکا فاصلہ تقریباً پچاس گز تھا تو اسنے اپنی جیب سے ایک چاقو نکالا اور گاڑی
کے پاس جاکر سب سے پیچھے کی جوت کاٹ دی پھر اسنے وہ دروازہ کھولا جو
سب سے اوپر تھا اور ایک لیڈی اور اسکی خادمہ کو جو اسکے اندر بیٹھی تھین نکلنے
مین مدد دی دونون متوحش تھین مگر انکو سوائے چند خفیف خراشون کے
اور کوئی ضرب نہ پہونچی تھی۔

خاتون کی عمر قریب پینتیس ۳۵ سال کے ہوگی وہ میانہ قامت و بھرے
بدن کی نہایت خوبصورت اور خوش پوشاک عورت تھی۔ اسنے کپتان
کی امداد کا تپاک اور مربیانہ انداز سے شکریہ ادا کیا اور چونکہ وہ ٹوٹی پھوٹی انگریزی
بالکل فرانسیسی لہجہ سے بولتی تھی لہذا کپتان کے دل مین شبہہ پیدا ہوا کہ وہ کون
ہی اسکی خادمہ بھی فرانسیسی عورت تھی مگر وہ ایک لفظ بھی انگریزی کا نہ جانتی تھی
جیسا کہ بعد کو معلوم ہوا۔ اسنے اپنی مخدومہ سے خائف اور گھبرائی ہوئی آواز
سے کچھ باتین پوچھین ظاہراً یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس امر کا اطمینان کر رہی ہی
کہ اسکی مخدومہ کو کوئی سخت ضرب تو نہین پہونچی۔ چونکہ کپتان لی فرانسیسی
زبان سے ناواقف تھا لہذا اسکو ٹھیک معلوم نہوا کہ خادمہ نے کیا کہا وہ
ایک متوسط العمر شایستہ عورت معلوم ہوتی تھی اور اسمین چستی و چالاکی جو
خاصہ فرانسیسی قوم کا ہی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

لیڈی۔ "آپ کا اسم مبارک ؟"

کپتان۔ (سلام کے طور پر ٹوپی اتارتے ہوئے سر کو تکلفی جنبش دیکر)
میرا نام لارنس لی ہی۔ مین کرنیل گرنہم کے سرٹ فورڈشائر کی گھوڑ چڑھی رجمنٹ

کا کپتان اور سر ولیم برینڈ مالک پنڈرہال کا بھتیجا ہون "
لیڈی نے قلعبند عمارت کی طرف جسکے قریب یہ واقعہ ہوا تھا اشارہ کر کے پوچھا۔ "کیا یہی پنڈرہال ہو؟"
کپتان "نہین۔ پنڈرہال آگے ہو ایک میل سے کچھ زیادہ ہوگا ان درختون مین ہو۔ یہ عمارت رائی ہوس ہو مگر چونکہ کچھ وقت شاید گھنٹہ یا دو گھنٹہ گاڑی کی مرمت مین لگیگا لہذا حضور اُس آسایش پر قناعت کرینگی جو اس قریب کی سرا مین مل سکے۔ یا یہ کہ میرے ساتھ آپ پنڈرہال تک چلنا پسند کرین "
ڈچز۔ (کیونکہ وہ فی الواقع ڈچز تھی) نے کہا "مین! - ایک میل کھیتون مین چلنا ہوگا؟" اور اسکے خوبصورت چہرہ پر ایک ساعت کے لیے مدبغانہ نفرت ظاہر ہوئی جبہر کپتان ساکت رہا "نہین یقیناً مین ایک میل پیدل نہ چلونگی! رہی یہ مبتذل سرا اسمین جانا بھی مین ویسا ہی کم پسند کرتی ہون جیسا تمھارے چچا کے محل کو جانا۔ ہم یہان ٹھہرینگے " اور یہ کہکر اُسنے رائی ہوس کی طرف اُنگلی اُٹھائی۔
کپتان "بہت خوب" اور یہ کہکر اُسنے اپنے دل مین سوچا کہ "کرنیل رمبالڈ گو وہ کیسا ہی سخت طرفدار سلطنت جمہوری ہو ایسی بداخلاقی نہ کریگا کہ ایک لیڈی کی مہمان نوازی سے انکار کرے جو ایسی حالت مین ہو"
ڈچز "آئیے صاحب میرے ہاتھ مین ہاتھ دیجیے اور اس مکان کے پھاٹک کی طرف مجکو لے چلیے چاہے جسکا مکان ہو"
اس اثنا مین رمبالڈ کے کئی آدمی جو بوزہ خانے مین کام کر رہے تھے پہونچ گئے اور سرگوشی سے میڈم کارول کا نام لینے لگے وہ ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے اگرچہ وہ ٹھیک بے ادبی کی نگاہ سے ہو تاہم عزت کی نگاہ سے بھی نہین۔ کیونکہ ڈچز چارلس دوم بادشاہ انگلستان کی چہیتی آشنا تھی پس نہ ان لوگون نے گاڑی کے اٹھانے نہ اُسکی مرمت کرانے مین کوئی فوری مدد دی۔ جب یہ لوگ اسطرح غول کیے ہوئے کھڑے تھے شہر ڈیمراوالا بھی اُنکے پاس پہونچ گیا اور اسی کے بتانے سے لیڈی کے نام کی سرگوشیان

ہو رہی تھین -
کپتان لی حسب خواہش لیڈی کے اُسکا ہاتھ تھام کر رائی ہوس کے پھاٹک کی طرف لیچلا اور خادمہ بھی پیچھے پیچھے ہولی - خندق کے اوپر کے کھنچنے والے پل کے قریب پہونچکر لارنس لی نے کہا "مین خیال کرتا ہون کہ میرا قیاس صحیح ہو اور مین ڈچز آف پورٹس موتھ کی ہمرکابی مین ہون ؟ کیا اس نام کی اطلاع مین کرنیل رمبالڈ مقیم رائی ہوس اور اُسکی زوجہ سے کرون ؟"
ڈچز نے تفاخر سے کہا - ہان میرا یہ ہی خطاب ہی" بعد ازان اُسنے دبے ہوئے تبسم سے نظر اُٹھائی کیونکہ اُس واقعہ کی پریشانی اور ہراس سے نجات پانے کے بعد اب اُسنے دیکھا کہ اُسکا ہمراہی ایک نہایت خوبصورت شخص ہی جیسا اُسنے اپنی تمام عمر مین کبھی نہین دیکھا تھا -
کپتان لی نے بھی اُس عجیب نگاہ کو جو ڈچز نے اُسپر ڈالی تھی دیکھ لیا مگر اُسکی صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے اس نگاہ کو نہین دیکھا - واضح رہے کہ اُسکا برتاؤ ڈچز کی جانب ویسا ہی مردانہ تپاک کا تھا جیسا کسی اور عورت کے ساتھ ہوتا جو ایسی حالت مین ہوتی اور بغیر اسکے کہ اُسکی تقریر یا انداز مین کسی قسم کی خوشامد یا چاپلوسی ہو اُسمین ایک گونہ سکوت تھا کیونکہ وہ ڈچز آف پورٹس موتھ کے چال چلن کو اچھا نہ سمجھتا تھا -

باب ۵

ڈچز آف پورٹس موتھ

لوسیی ڈی کیرویلیس (ڈچز کا نام ہی) فرانسیسی نژاد تھی اور اُسنے ایک کانونٹ (خانقاہ) مین تعلیم پائی تھی اور وہان سے ڈچز آف آرلینس عہ چارلس دوم بادشاہ انگلستان کی بہن کی خواصی کے واسطے لائی گئی تھی تھوڑے

عہ آرلینس ملک فرانس کا ایک صوبہ ہی -

عرصہ کے بعد وہ انگلستان کو آئی۔ (جسکا حال اس قصہ کے سلسلہ مین آیندہ آئیگا)۔
اور بادشاہ کوائش سے تعلق ہوگیا اور اُسکو خطاب ڈچز آف پورٹس موتھ دیا گیا
اُسکا فرانسیسی نام کہ ویس تھا جسکو خراب کر کے انگلستان مین کارول بنا لیا
گیا تھا چنانچہ انگلستان مین وہ بالعموم میڈم کارول کے نام سے مشہور تھی۔
اسوقت کہ ہم اُسکو ناظرین کے سامنے پیش کر رہے ہین اُسکی عمر
پینتیس ۳۵ سال کی تھی۔ اُسکا چہرہ ایسا خوبصورت تھا جیسا بے عیب ناک
نقشہ اسکو کر سکتا مگر اسمین اندرونی کوائف کے اظہار کی صلاحیت مثل
بچون کے چہرے کے بالکل ندارد تھی یہ اُسکی معمولی قطع تھی البتہ اگر اُسمین کبھی
کچھ تغیر ہوتا تو نفس پرستی یا غرور کا ہوتا۔ اُسکا چہرہ سکوت اور خاموشی مین
فی الواقع بچون کا سا تھا مگر ایک رُخ کا نقشہ دیکھنے سے دیکھنے والا اسکو
نہایت عیش پسند عورت سمجھتا۔ بہر حال جس اعتبار سے اسکو دیکھا جاتا اُسکی
خوبصورتی ہر طرح پر عیان تھی اُسکے بال سیاہ تھے اور بے پروائی سے مانگ
نکلی ہوئی تھی۔ یہ بال اُسکے سر سے سنبل پیچان کی طرح بطور زلفون کے لٹکے ہوے
تھے اور بالون کے بعض پیچدار حلقے اُسکی مصفا پیشانی پر بکھرے تھے۔ اُسکی
آنکھین سیاہ تھین اور گو اُنمین خوب چمک تھی مگر کسی قسم کی فراست و دانائی
ظاہر نہ تھی نہ اُنسے اُسکے مزاج کی ذرا بھی کیفیت معلوم ہوتی تھی اگر کوئی راے
اُنکے اظہار کیفیت کی بابت بیان ہو سکتی ہے تو وہ اُس لیڈی کے موافق اور
اُسکے اصلی چال چلن کے برعکس ہوگی۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ ذی فہم سادگی
اور بے تصنع بھولے پن کی مجسم تصویر تھی اُسکی آنکھون کی سفیدی بالکل صاف
تھی اور اسمین نہایت خفیف نیلگونی تھی جو سیب کی ہلکی نیلگونی سے مشابہ
تھی۔ اسکی ناک الفنسی سیدھی اور منھ غنچہ سا تنگ تھا اور لب بھرے ہوے
تھے بغیر اسکے کہ بھدے یا ستے ہوے کہے جائین وہ اپنی خوبصورتی مین آپ اپنی
نظیر تھے۔ اور یہان ہم مثل آنکھون کے بیان کے پھر کہتے ہین کہ اگر اُنسے کچھ ظاہر
ہوتا تھا تو وہ بچپن کا سا بھولا پن تھا۔ اُسکے دانت چھوٹے اور برابر تھے اور
مردمہ یون کی سی لڑی معلوم ہوتے تھے اور اُسکے چہرے کا حصہ زیرین بجاے

بالکل بغدادی ہونے کے بچون کے چہرہ کی طرح گول تھا جس سے اُسکی طفلانہ ہیئت
ور زیادہ ہوتی تھی اب پینتیس ۳۵ سال کی عمر ہونے کی وجہ سے وہ کسی قدر
بھاری بھرکم ہوگئی تھی جس سے اُسکی جوانی کے بے عیب تناسب اعضا مین
فی الجملہ فرق آگیا تھا اور اُسکے بالاے ناف جسم کے اُبھار کی زیادتی اور بازوون
کی موٹائی قدرتی ڈھلاؤ کو دور کرنے کی دھمکی دے رہی تھی۔ وہ نہایت
نفیس ساٹن کا جوڑہ پہنے تھی اُسکے لباس کے بالائی حصہ سے اُسکے شانے اور
گردن اسقدر زیادہ برہنہ تھے کہ شایدعصمت اُسکو روا نہ رکھتی مگر یہ اُس زمانے
کا فیشن تھا جسکو عیاش دربار نے جس سے وہ وابستہ تھی جاری کیا تھا۔
نیشن یعنی قوم با لعموم بادشاہ کو بیشمار مصاحبون کے گروہ سے گھرا ہوا
دیکھنے کا ایسی عادی ہوگئی تھی اور نالائق اُمرا اور ناقابل جہلا بادشاہ کی ان
منظورنظرون کی ایسی پرستش کرتے تھے کہ اُنکی شرمناک بدکرداریان اُنکے
اختیار اور فوق البھڑ کی ہین جو اُنکو حاصل تھین چھپ جاتی تھین۔ پس بادشاہ
کی آشنا ہونا کوئی ذلت کی بات نہ تصور کیجاتی تھی۔ افسوس کسی قوم کا اُن
لوگون کی بُری مثال سے بداخلاق اور زشت افعال ہوجانا کیسا آسان ہی
جنکو خراب قانون یا ناگہانی اتفاقات تخت سلطنت پر پہونچا دیتے ہین! چنانچہ
ڈچیز آف پورٹس موتھ کی نسبت بھی عام خیال بالکل تحمل اور سکوت کا نہ تھا
بلکہ اُسکی نسبت ایک سخت حرکت پذیر بلا سے تھی وہ فرانسیسی جاسوس
سمجھی جاتی تھی بلکہ اِس سے بھی بدتر یعنی فرانسیسی کار پرداز جسکے ذریعہ سے
لوئی چہاردہم بادشاہ فرانس۔ چارلس بادشاہ انگلستان کو ذلیل اور برباد
کرنے والی حکمت عملی کی طرف مائل کرتا۔ خلاصہ یہ کہ ڈچیز کارکن اور بدی کی ہوکل
سمجھی جاتی پس ہر شخص ڈچیز سے متنفر تھا اِس سے وہ خود بھی واقف تھی اور
اُسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی۔ غالبًا غرور اور اپنے چاہنے والے۔ (چارلس ثانی بادشاہ
انگلستان) کی حمایت کے بھروسہ پر وہ جمہور خلائق کی خراب رائے کی پروانہ کرتی
مگر یہ امر یقینی ہے کہ گو اُسکی صورت سے کسی قسم کے جوش و خروش۔ خیالات
اور میلان کا اظہار نہ ہوتا مگر اُسکے دل مین سبکے انتہا خودغرضی اور افترا پرداز

مکاری کا ایک خزانہ تھا۔ وسو ویس کے آتش فشان پہاڑ کے نیچے گلہاے
زنگار رنگ نے اُس مقام پر تازگی پھیلائی ہو جہان لاوا سے جلے ہوے
اور بجلی سے مارے ہوئے کبتے۔ زمین کے نیچے دبے ہوئے شہرون سے
نہان رہے ہین اُنکے پڑھنے اور سمجھنے مین ایسی دشواری نہین ہوتی ہو
جیسے بعض سیاہ قلب انسانون کے دل کا حال معلوم کرنے مین دقت واقع
ہوتی ہو یہی کیفیت ڈچز کے دل کی تھی مگر اُسکی جانچ اُسکے افعال سے
ہونا چاہیے اور مورخ کو اُسے شب دیجور سے روز روشن مین اُسی طرح
لانا چاہیے جیسا محققین نے زمین کے نیچے دبے ہوئے شہر پمپی کے مدت
سے چھپے ہوئے کتبون کو کھود نکالا ہو۔ ان کتبون کی عبارت پڑھ لی گئی
ہو اور اُنکے معنی سلجھ گئے ہین اور ہمکو اُنکا ٹھیک مفہوم معلوم ہوگیا ہو
یہی حال ناسور اور بدکردار مردون کے دلون کا ہو اور اسی طرح ڈچز کے
چال چلن کا صحیح اندازہ کرنا چاہیے۔

مگر اب ہم اپنے قصہ کے سلسلہ کو پھر جاری کرتے ہین۔ کرنیل رمبالڈ نے
گارڈی کے واقعہ کو اپنے مکان کے پھاٹک کی ایک کھڑکی سے دیکھا اور یہ
معلوم کرکے کہ وہ شاہی گارڈی ہو مدد دینے کی طرف کچھ توجہ نہ کی۔ مگر جب اُسنے
دیکھا کہ کپتان لی۔ (جسکو وہ خوب پہچانتا تھا گو اُس سے زیادہ ملاقات نہ تھی
نہایت بہادری سے بگڑے ہوئے گھوڑون کی جوت کاٹنے کے لیے دوڑا
اور اُسنے دو عورتون کو ٹوٹی ہوئی گارڈی سے نکالا تو اُسنے خیال کیا کہ وہ
اُس نفرت کو جو اُسکو شاہی سلطنت کی جانب ہو بداخلاقی اور بحث گنوارپن کی
حد کو پہونچا رہا ہو کہ کچھ مدد نہین کرتا یا اُس اظہار مہمان نوازی کی مستعدی نہین
ظاہر کرتا جو خاص حالات مین جانی دشمن کے ساتھ بھی ہونا چاہیے پس وہ نیچے
اُترکر نشست کے کمرے مین گیا اور اپنی زوجہ اور دختر کو اس حال سے مطلع
کیا اور پھاٹک سے ٹھیک اُسوقت باہر نکلا جب ڈچز لارنس لی کے ہاتھ کے
سہارے سے اپنی پیشخدمت کو خواہی مین لیئے پل سے عبور کر رہی تھی رمبالڈ
کی زوجہ اور اُسکی دختر بھی اُسکے پیچھے چلین۔

کپتان لی کو ڈچز آف بورٹس متھ کے تعارف کرانے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ کرنیل ربالڈ نے جو اکثر اپنے کام کو لنڈن جایا کرتا تھا کبھی کبھی ڈچز کو گاڑی پر سوار جاتے ہوئے دیکھا تھا جب اُسنے ڈچز کو پہچانا تو اُسکا چہرہ جو فطرتاً سخت اور تند تھا ہمدرد اور خاموش ہو گیا اور اُسنے سر تو فی الجملہ کہ ختگی سے خم کرکے بغیر کچھ بولنے کے نشست کے کمرے کی راہ بتائی۔

ڈچز۔ (لارنس لی کی طرف مخاطب ہو کر گمبھیر آواز سے) "کیا یہ مالک مکان نہیں ہیں؟ اگر میرا قیاس صحیح ہو تو مین خیال کرتی ہوں کہ اُنکے انداز مین بہت ہی کم تپاک ہے"

کرنیل۔ (جھک کر) "مین اُس مہمان نوازی کے لیے تیار ہوں جو میرے مکان مین ممکن ہو تہذیب مجکو اسپر مجبور کرتی ہو مگر مجکو اپنے ذاتی خیالات کا اختیار ہے"

ڈچز نے کبیدگی سے ذرا سر کو جنبش دی مگر منہ سے کچھ نہ کہا۔ سب لوگ کمرے مین پہونچے کرنیل ربالڈ نے ایک کرسی کھینچی اور کپتان لی ڈچز کو کرسی کی طرف لے گیا۔ ڈچز نے اُسپر ایک تیز نگاہ ڈالی جس سے تمکنت سے زیادہ کیفیت ظاہر ہوتی تھی اتنے میں ڈھنڈا اسلام کرکے ذرا ہٹ گیا۔ اب اُسنے کرنیل ربالڈ سے مزاج پرسی کی اور اُسکی زوجہ و دختر کو سلام کیا یہ پہلا مرتبہ نہ تھا کہ اُسنے ان دونوں کو دیکھا ہو کیونکہ اُسنے کبھی کبھی راستہ گلی مین ملاقات ہوئی تھی اور اسی طرح کی خفیف شناسائی کئی سال سے تھی مگر ایسی ملاقاتوں کا زیادہ اتفاق نہوا تھا اور جب کبھی ملاقات ہوئی تھی تو سوا سلام یا مزاج پرسی کے اور زیادہ گفتگو کی نوبت نہ پہونچی تھی۔ پچھلے دو تین سال سے کپتان لی نے روتھ کو بالکل نہ دیکھا تھا اور اس اثنا مین وہ حد طفلی سے گذر کر خوشرو جوان عورت ہو گئی تھی بس اب کپتان پر روتھ کے حسن و جمال کا پرتو پڑا اور چند ساعت تک وہ اُسکو اسطرح تحیر سے دیکھتا رہا کہ روتھ کے رخساروں پر لجاہٹ کی سُرخی آگئی تاہم یہ نگاہ بازی ایسے ادب کے ساتھ تھی کہ اُس فرشتہ خصال کو اُس سے ناخوش ہونا بیموقع تھا۔ علاوہ برین جب کپتان لی کو یہ معلوم ہوا کہ اُسنے

زیادہ اشتیاق سے رتھ کو دیکھا ہو تو اُسنے اپنی نظر فوراً اُٹھائی اور نہایت مہذب شخص کی طرح اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا۔

کرنیل رمبالڈ کی زوجہ نے اپنے شوہر کے اشارہ سے ڈچز کی طرف خطاب کیا اور اُسکو خوابگاہ کے کمرے کو چلنے کے لیے کہا تاکہ وہان اپنے لباس وغیرہ کو درست کرلے جو گاڑی اُلٹنے سے بگڑ گیا تھا۔ ڈچز نے اُسکو منظور کیا اور کرنیل کی زوجہ کے ساتھ جانے والی تھی مگر ذرا ٹھہر کر اُسنے ہمارے ہیرو سے کہا "کپتان لی براہ عنایت جب تک مین واپس نہ آؤن آپ ٹھہرین کیونکہ مجکو آپ کا حال ہنوز دریافت کرنا ہو کہ آپ نے میری نسبت مدد کی ہے"

لارنس نے ادب سے مگر کسی قدر رُکھے پھیکے سر تسلیم خم کیا اور ڈچز کرنیل رمبالڈ کی زوجہ کے ساتھ کمرے مین چلی گئی اور اُسکی خادمہ جوزیفین بھی اُسکے پیچھے ہولی۔

رمبالڈ "رتھ دیکھو کھانا فوراً چنا جائے کیونکہ ہمکو مہمان نوازی کا پورا برتاؤ کرنا چاہیے اس سے کچھ بحث نہین کہ کیسے ناپسندیدہ مہمان اتفاق وقت نے ہمارے اوپر ڈال دیے ہین" پھر دفعتہً یہ خیال کرکے کہ لارنس لی اس جملہ کو اپنی نسبت بھی تصور کریگا اُسنے جلدی سے کہا "معاف کیجیے گا مین نے یہ کلمہ جو ابھی کہا ڈچز اور اُسکی خادمہ سے متعلق ہو آپ ایک جوان سپاہی ہین اور مین بڈھا سپاہی ہون مین ایک فریق کی جانب سے لڑا ہون اور آپ دوسرے فریق کے طرفدار ہین مگر اس سے میرے اور آپ کے درمیان اس خوش خیالی مین کمی نہونا چاہیے جو دلیر اور سمجھدار اہل سیف ایک دوسرے کی نسبت رکھا کرتے ہین۔ حالات موجودہ کا یہ اقتضا نہین ہو کہ ہم دونون گاڑھے دوست ہون مگر اسوقت میری آپ سے یہ عرض ہو کہ آپ میرے ناچیز جھونپڑے کی مہمان نوازی قبول فرمایئے"

کرنیل رمبالڈ کی گفتگو مین ایک گونہ صاف گوئی کی کھ خستگی تھی جسکی تعبیر کسی برائی کے ساتھ نہین کیجا سکتی تھی۔ اُسنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور لارنس لی نے اسکے

ہاتھ کو صاف باطن جوش سے جو خاصہ اُسکے مزاج کا تھا تھام لیا۔
رسبالڈ" مین اپنی دختر روتھ کو آپ کی مدارات کے لیے چھوڑے جاتا ہون اور خود گارٹسی کے نقصان کے دیکھنے اور اپنے آدمیون کو اُسکی مرمت کے لیے متعین کرنے کو جاتا ہون" یہ کہکر کرنیل رسبالڈ کمرے سے چلا گیا اور لارنس کی اور روتھ تنہا رہ گئے۔ ایک یا دو منٹ تک تو دونون کو گھبراہٹ کی سی کیفیت رہی اور یہ مقتضائے موقع تھا کیونکہ گو کرنیل نے لارنس کی آؤ بھگت کی تھی مگر یہ بھی کہدیا تھا کہ خاطر و مدارات اسی وقت کے لیے ہی بس یہی نتیجہ اخذ ہو سکتا تھا کہ کرنیل کا ارادہ شناسائی کو بڑھانے کا نہ تھا چہ جائیکہ اُسکو دوستی کی حد تک پہونچا۔ پس کپتان لی نے یہ سمجھا کہ وہ اسوقت کے بعد سے بطور اجنبی کے خیال کیا جائیگا پھر اُسکو ایسی حالت مین روتھ سے ملاقات کرنے کا کیسے موقع ہاتھ آئیگا؟۔ علاوہ برین روتھ کو بھی اس امر مین دقت معلوم ہوئی کہ اپنے انداز اور برتاؤ کو حالات موجودہ کے مناسب کرے۔ وہ اس امر کی خواہشمند تھی کہ رائی ہوس کی مہمان نوازی کپتان لی کے ساتھ بھوہرپنے یا سرد مہری سے نہ کیجائے تاہم اُسکو تردد تھا کہ وہ ایسے شخص کے ساتھ کیونکر کچھ بھی تپاک ظاہر کرے جو چوکھٹ نانگھنے کے بعد ہی اپنی پہلی حالت (یعنی محض دور کی شناسائی کی حالت) پر ہو جائیگا؟ مگر لارنس کی عمدہ تہذیب اور شریفانہ برتاؤ نے اس کشش کو جو دونون مین تھی دیر تک قائم نہ رہنے دیا۔ اُسنے خندہ روی سے بات چیت شروع کی اور گاڑی کے اُلٹنے کا واقعہ چھیڑ دیا۔

لارنس لی" چونکہ مین اپنی رجمنٹ سے تین مہینے کی رخصت پر ہون لہذا مین اپنے وقت کو ان منظر دن کے سیر تماشے مین صرف کرتا ہون جو مجکو زمانہ طفولیت سے عزیز ہین اور بعض وقت مین شکار ماہی سے اپنا دل بہلایا کرتا ہون چنانچہ آج بھی یہی کر رہا تھا اور اُسکے ساتھ کچھ مشغلہ کتاب بینی بھی تھا کیونکہ مجکو ملٹن شاعر کی کتاب پیراڈائز لاسٹ بہت ہی پسند ہی!"
روتھ نے خوش ہو کر کہا "اور مجکو بھی یہ کتاب بہت پسند ہی۔ اور یہ کلمہ کہتے وقت اُسکا چہرہ دمک اُٹھا۔ کپتان لی نے جوش اور تحیر سے روتھ کا

منھ دیکھ کر جسکو اُسنے اپنی طبیعت کے مناسب حال دیکھا کہا - اوہ ! - تو تم بھی اُس
انسانی بلند خیالی کی عظیم الشان کوشش کی قدر کرتی ہو؟ - مجکو تمہاری زبان
سے یہ بات سنکر بہت خوشی ہوئی - بہت کم ایسا ہوتا ہی کہ مجکو کوئی شخص ملتا ہو جو
اس عمدہ اور بلند پایہ رزمیہ نظم کی نسبت میرا سا خیال رکھتا ہو - ہان تو مین یہ کہنے والا
تھا کہ آج مین اپنا بہت سا وقت غیبی در ملٹن کے ساتھ صرف کر چکا تھا کہ بھوک
پیاس نے مجکو قریب کی سرا مین کھانے پینے کے لیے پہونچا دیا - مین وہین تھا
کہ گاڑی کا حادثہ پیش آیا اور مین نے پہلی مرتبہ نامور ڈچز آف پورٹس موتھ کو
دیکھا -

روتھ - (کسی قدر متعجب ہوکر -) "این ! - پہلی مرتبہ ؟ - مگر آپ تو فوج
مین ہین اور مین خیال کرتی ہون کہ بادشاہ کے دربار کے زیادہ منظور نظر یہان
فوجی افسر ہوا کرتے ہین ؟"

کپتان لی "ہان - مگر وہی لوگ جو لندن مین تعینات ہین مگر میری
رجمنٹ جب سے مین اُسمین بھرتی ہوا ہون (جسکو قریب پانچ برس کے عرصہ ہوا)
برابر اس صوبہ مین جسمین وہ قائم ہوئی تھی رہی ہی - اصل یہ ہی کہ مجکو لندن
جانے کا شاذ و نادر موقع ملتا ہی اور مین کبھی دربار مین پیش نہین کیا گیا (کسی قدر
تامل سے) اور مین تم سے یہ بھی کہے دیتا ہون کہ گو مین بادشاہ کی ملازمت مین ایک
عہدہ دار ہون مگر مجکو بادشاہ کی رائے یا اشغال پسند نہین ہین - بحیثیت سپاہی کے
اگر ضرورت واقع ہو تو مین اپنا کام ضرور کرونگا مگر مین ایسے بادشاہ کی زمین بوسی
یا دربار کی لیڈیون کو نچانے مین اپنی تضیع اوقات کبھی نہ کرونگا -

جب لارنس لی نے یہ کلمات کہے تو اُسکے خوبصورت چہرے پر ایک قسم کی
راستبازی کی جھلک تھی اور یہ جھلک متعدی معلوم ہوئی کیونکہ روتھ کا نہایت
حسین و خوبصورت چہرہ بھی اسی قسم کے جوش سے دمک اُٹھا - اپنی راستبازی
اور بھولی بھالی صداقت شعاری کی وجہ سے اُسنے نوجوان لی کی دلیرانہ صفائی
کو تحسین کی نظر سے دیکھا جسنے اپنے دل کی خود مختاری کو دلیری سے ظاہر کر دیا اور
دربار کے ظلم اور تعیش پر ضمناً حقارت ظاہر کی - لارنس اور روتھ کے یکسان خیالات

اُنکی آنکھون سے عیان ہوگئے۔ الغرض ان چند ساعتون مین جب وہ تنہا تھے تو اُنھون نے ایک دوسرے کو اشتیاق بلکہ ایک قسم کی دلچسپی سے دیکھا جس سے اُنکے دلون مین ایسی کیفیتین پیدا ہوگئین جو ابتک نامعلوم تھین۔

لارنس (کسی قدر لرزان آواز سے) "روتھ اس تھوڑے سے عرصے مین مجکو تمھارا اُس سے زیادہ حال معلوم ہوا جو مہینون بلکہ برسون کی ملاقات مین کسی اور شخص کا معلوم ہوتا جب مین یہان سے رخصت ہونگا تو میرا دل اس افسوس سے بھرا ہوگا کہ یہ ممانعت جو تمھارے باپ نے ابھی کی ہی (گو وہ اس خاص موقع کے لیے بیجی آؤ بھگت کے ساتھ ہی) مجکو تمھارے شرف حضوری بلکہ (اگر مجکو کہنے کی اجازت دیجاے) شرف ہمسری حاصل کرنے کی مانع ہوگی"

روتھ نے آنکھین نیچی کرلین اور پھر اُسکے رخسارون پر لجاجت کی سرخی آگئی کیونکہ وہ نامعلوم کیفیات جو اب اُسکو محسوس ہونے لگی تھین اُسکے دل مین قوت پکڑتی جاتی تھین مگر اُسنے اپنے تئین سنبھالکر منھ اٹھایا اور نازنین شیرین آواز سے کہا "مین خیال کرتی ہون کہ میرا باپ میری درخواست کو جو عمدہ ملاقات پیدا کرنے کی بابت ہونا منظور نہ کریگا مگر میری چند ساعت کی غیرحاضری کو معاف فرماے گا مین اپنے باپ کے فرمانے کو تو بھول ہی گئی کہ کھانا فوراً چنوایا جاے"

یہ کہکر اُسنے اپنے سر کو ایک نازنین جنبش دی اور کمرے سے چلی گئی اور لارنس لی اپنے خیالات مین مستغرق ہوگیا مگر روتھ دیر تک غیرحاضر نہین رہی اور جب وہ کمرے کو لوٹی تو پھر موقع اُسے گفتگو کے سلسلہ جاری کرنے کا نہ ملا جسمین دلگدازی کی ہلکی کیفیت آچکی تھی جو از خود اور نامعلوم طریقہ سے اُن لوگون کے دل مین پیدا ہوجاتی ہی جو اول مرتبہ ایک دوسرے کی جانب کشش اور میلان کو محسوس کرتے ہین۔ غرض تنہا گفتگو کا موقع جسکے ملنے کے لیے کپتان لی شاید زمین اور آسمان کو ایک کردیتا حاصل نہوا کیونکہ ڈچز آف پورٹس موتھ مع زوجہ مسٹر رسبالڈ کے روتھ کے واپس آنے کے چند ہی ساعت بعد کمرہ مین داخل ہوئی لوسی ڈچز آف پورٹس موتھ کا نام ہی سے کپتان کی تر

خطاب کیا اور اُسکی عنایت کا پھر شکریہ ادا کرنے والی تھی اور یہ کہنے والی تھی کہ جب تم لندن مین آنا تو مجھسے ضرور ملنا کہ دفعتہً کرنل رمبالڈ گھبراہٹ سے کمرے مین داخل ہوا بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ایسا بے محابا کمرے مین گھس پڑا کہ حاضرین سوتے چونک پڑے۔ اسکی صورت سے غیر معمولی گھبراہٹ اور اُسکے انداز سے سخت بیقراری ظاہر تھی۔

اُسنے گھبرائی ہوئی آواز سے ڈچز کی طرف خطاب کرکے کہا میڈم آپکی بڑی بیحرمتی ہونے والی ہی۔ مجکو اسکا بہت افسوس ہی مین نے اُسکے روکنے کی بہت کوشش کی مگر کچھ فائدہ نہوا مین ہرگز ہرگز اسکو گوارا نہین کر سکتا کہ کسی شخص کی جانب غیر مہمان نوازی کا برتاؤ کرون چہ جائیکہ کسی عورت کی توہین کا باعث ہون مگر آپ چلیے۔ یہان سے جلد بھاگیے۔ کیونکہ موقع زیادہ گفتگو کرنے کا نہین ہی"۔

لوسی (غصہ سے سُرخ ہوکر) "ہائین! بھاگیے! بھاگنا کیا معنی؟"۔

کرنیل۔ (زور سے) "ہان میڈم بھاگو۔ اور جلد بھاگو!۔ یہ وقت خفا ہونے کا نہین ہی۔ برائے خدا جلد بھاگو! کپتان لی تم ڈچز کے ساتھ جاؤ جلد اُٹھو دیکھو مین پھر کہتا ہون کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو!"۔

لارنس نے کہا! لیڈی کی توہین!" اور یہ کہکر وہ اپنی تلوار کا قبضہ ٹٹولنے لگا مگر اُسکا ہتھیار اُسکے پاس نہ تھا "ذرا مجکو کوئی تلوار دیدینا"۔

رمبالڈ۔ (بیقراری سے زمین پر پیر مارکر) "یہ سب بیفائدہ ہی اور یہ تعویق جنون ہی۔ جلد آؤ! جلد آؤ!"۔

کرنیل کے انداز مین ایسی بیقراری اور بیچینی تھی جس سے کپتان اور ڈچز نے سمجھا کہ یہ مبہم خطرہ جسکا وہ ذکر کر رہا ہی عظیم اور قریب الوقوع ہی اور ڈچز نے گھبراکر کپتان کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "کپتان لی مین تمھارے ساتھ چلتی ہون مجکو بچانا!"۔

کرنیل "اچھا آؤ" اور یہ کہکر وہ جلدی سے کمرے سے چلا اور لارنس لی اور ڈچز آف پورٹس متھ اُسکے پیچھے ہولیے۔

یہ تینوں صدر رہا تک مین پہونچے جسکے بڑے کواڑ اب بند تھے اور باہر سے دھکی کی آوازین اور شور و شغب کی صدائین چلی آرہی تھین - کرنیل رہبا لڈ نے اپنی جیب سے ایک کنجی نکالی اور ایک دروازہ کھولا جو زیر زمین راستہ سے لگا ہوا تھا -

رہبالڈ :- "ڈچز صاحبہ اسکے اندر جائیے کچھ خوف نہ کیجیے گا کپتان لی آپ کے پیچھے آتے ہین" - یہ کہکر وہ کپتان کی طرف مڑا اور جلد جلد اُسکے کان مین کچھ باتین سرگوشی سے کہین -

لارنس :- "اوہ ! - یہ بات ہی ؟ - مجکو یہ پیشتر معلوم نہ تھا - (ڈچز کی طرف مخاطب ہوکر جو تہخانے کی تاریکی سے جھجھک کر لوٹ آئی تھی) چلیے چلیے شاید آپ کی زندگی کا اسی پر مدار ہو !"

ڈچز - (گھبرائی ہوئی آواز سے) "تو پہلے تم چلو تمھارے پیچھے مین چلونگی"

لارنس بلا تامل بڑھا اور چند سیڑھیاں اُتر کر اُسنے ڈچز کی رہنمائی کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا ڈچز نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور غار کی دہلیز نانگھ کر اپنے تیئن لارنس کے سپرد کیا - ان دونون کے داخل ہونے کے بعد دروازہ بند ہوگیا اور وہ دونون اندھیرے پاک مین تھے -

باب ۶

قلعۂ بیندرہال

پہلے یہ تحریر ہوچکا ہی کہ بیندرہال قلعہ رائی ہوس سے ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ پر تھا - اب ہم یہ بھی عرض کرتے ہین کہ وہ اس موقع کے قریب واقع تھا جہان دریاے لیا اور دریاے اسٹوارٹ کا سنگم تھا اور اُسکی قطع بھی مثل رائی ہوس کے تھی جسکا تفصیل وار بیان باب اول مین ہوچکا ہی - بیندرہال کی تعمیر لال اینٹ سے ہوئی تھی اور اُسکے چار دن

طرف ایک دیوار تھی جسکے نیچے خندق تھی۔ پھاٹک مین دو سہ پہلو مینار تھے اور دو جگہ دار جمبنیا ان عجیب قطع کی تعمیر کی تھین یندرہال کی عمارت مین سے صرف پھاٹک کا ویرانہ اسوقت موجود ہی اور اس قلعہ کے انہدام کا کام ٹھیک اسی جگہ پر موقوف ہوا ہی جہان رائی ہوس کا۔

اُس زمانے مین جسکا ہم ذکر کر رہے ہین یندرہال اور اُسکی متعلقہ جاگیر ایک معزز شخص کے قبضہ مین تھی جسکا نام بریندہ تھا چونکہ یہ شخص سلاطین خاندان اسٹوارٹ کا طرفدار تھا اُسکو اوائل عمر مین اپنی پولیٹکل آرا کی وجہ سے سخت زحمتین اُٹھانا پڑی تھین۔ زمانہ سلطنت جمہوری مین وہ مفرور اور جلا وطن ہوگیا تھا اور بادشاہ چارلس دوم کا رفیق وفا شعار تھا۔ جب پھر سلطنت خاندان شاہی کی قائم ہوئی تو اُسکو اُسکی جائداد ملگئی اور نائٹ کا خطاب عطا ہوا اور اس نقصان مالگزاری کا بھی معاوضہ زرنقد ملا جو الیور کرامول سردار حکومت جمہوری کے عہد مین جاگیر ضبط ہونے سے واقع ہوا تھا۔ اس بارہ مین سر ولیم بریندہ کے ساتھ اور ان اشخاص کی نسبت جنھون نے بادشاہ چارلس کی وجہ سے مصیبتین اُٹھائی تھین زیادہ اچھا سلوک ہوا کیونکہ بادشاہ اپنی آشناؤن کے ساتھ داد و دہش کرنے مین بہت فراخ دست تھا مگر وہ اپنے پولیٹکل ہوا خواہون کو روپیہ دینے مین بالخصوص خست کرتا۔

سردار بریندہ ایک متمول شخص تھا اور چونکہ وہ دولت کو بمقابلہ اعزاز کے زیادہ عزیز رکھتا تھا لہذا اُسنے کسی عہدہ کے ملنے کی فکر نہ کی بلکہ سلطنت خاندان شاہی قائم ہونے کے وقت سے برابر یندرہال مین سکونت رکھی اور اپنا وقت جائداد کے ترقی دینے اور دولت جمع کرنے مین صرف کرتا رہا۔ وہ عزلت نشینی کے ڈھنگ سے رہتا اور بہت کم کسی سے ملتا اسکی ملازمت مین اس سے زیادہ نوکر نہ تھے جتنی ایسے بڑے محل کے لیے اشد ضرورت تھی اور گو وہ بالکل کنجوس مکھی چوس نہ تھا تاہم اُسکی عادات نہایت کفایت شعار تھین۔ صرف ایک استثنا جو اُسکی زندگی مین تھا یہ تھا کہ وہ کپتان لی

کو بیش قرار دیہ اپنی رجمنٹ مین اچھی حیثیت سے رہنے کے لیے دیتا تھا۔ مسٹر ولیم برینڈ کو اُسکے کاشتکار یا نوکر عزیز نہ رکھتے تھے کیونکہ وہ کاشتکار دن سے ٹھیک تاریخ و جو ب بہ بہ سختی اپنا لگان وصول کر لیتا اور اُسکے نوکر زیادہ مہربان آقا پانے کے لیے برابر نوکریان چھوڑتے رہتے یہان تک کہ سوا ایک بڈھے دار وغہ اور خادمہ کے (جو شوہر و زوجہ تھے)۔ اُسکے گھر مین کوئی ایسا ملازم نہ تھا جو اُسکے پاس ایک یا دو سال سے زیادہ عرصہ کا ہو مگر یہ پرانے شوہر و زوجہ (جنمین سے شوہر کا نام گرمسٹڈ تھا) اُسکی ملازمت مین عرصہ سے تھے۔

جب ۱۸۱۶ء مین یعنی بائیس برس قبل شروع ہونے ہمارے قصہ کے سلطنت پھر خاندان شاہی مین قائم ہوئی۔ تو سر ولیم برینڈ مع اپنی زوجہ اور شیر خوار لارنس اور گرمسٹڈ اور اُسکی زوجہ کے براعظم یورپ سے ینڈرہال کو واپس آ چکا تھا اُسوقت افواہ مشہور تھا کہ سر ولیم برینڈ اور اُسکی زوجہ مین نا چاقی ہی اور یہ بوجہ چال چلن لیڈی صاحبہ کے ہی جو باوجود کمین کی حد تک نہ پہونچنے کے نہایت بیہودہ اور بیہودہ ہی۔ اُن سرگوشیون سے جو اُسوقت ہوا کرتی تھین یہ بھی پایا گیا کہ ایک شخص مسمی فیٹبین پرسی سے لیڈی صاحبہ بہت تبسم و تمسخر کرتی ہین جو بحیثیت زوجہ دوسرے شخص کے انکو زیبا نہین ہی اور یہ بھی مشہور تھا کہ سر ولیم برینڈ نے اپنی لیڈی کی بدکاری کے ایسے واقعی ثبوت دیکھے جس سے جوان اور خوبصورت فیٹبین جو اُسوقت ینڈرہال مین مہمان تھا بے تحاشا بھاگ گیا تاکہ ضرر رسیدہ شوہر کے انتقام سے بچے۔ وہ لوگ جو ایسی روایتین بیان کیا کرتے تھے (بالخصوص سارے کنگس آرمس کی بکی بھٹیاری) یہ بھی مشہور کرتے تھے کہ لیڈی برینڈ فیٹبین پرسی کے چلے جانے کے بعد مغموم اور اُداس قسم کی عورت ہوگئین اور ایک یا دو برس بعد جب اُنکا انتقال ہوا تو اُنکا دل اپنے ہی آلام اور نیز اپنے شوہر کی متواتر ملامتون کی وجہ سے ٹوٹ گیا تھا مگر اُس تاریخ سے جس سے یہ افواہین متعلق تھین بہت سال گزر چکے تھے اب گرد و پیش کے باشندے کبھی کبھی اتفاقیہ

ان باتون کا ذکر کرتے تھے - پس کوئی یقینی امر ان قصون کی صحت کی نسبت جو حالات کی بابت مشہور تھے نہ تھا -

سر ولیم برینڈ کی عمر اُس وقت جب ہمارا قصہ شروع ہوتا ہی ساٹھ برس کی تھی وہ بلند قامت اور دُبلا تھا - لوگون سے بہت کم ملتا اُسکی نظرین سنجیدہ تھین تاہم اُسکی صورت سے بہت جوش کی علامات نمایان تھین جنپر سرد اور سخت ابرے کا ملمع تھا وہ بہت کم بات کرتا اور مثل خوش مزاج قہقہہ باز مشہور اُن لوگون کے جنھون نے اپنی تقدیر کو خاندان اسٹوارٹ کی طرفداری مین لگا دیا تھا اُسکے مزاج مین ہنسی دل لگی نہ تھی - سر ولیم برینڈ کے دل سے عالی حوصلہ خیال یا مہمان نواز گرمجوشی معلوم کرنا ایسا ہی ناممکن تھا جیسا ممالک حارہ کے میوے اور پھولون کے یخ بستہ اقالیم ممالک شمالی مین پلنے کی اُمید کرنا - جہانتک کہ اُسکے چال چلن کا عام اندازہ کیا جا سکتا تھا وہ سرد مہر حسابی اور دنیوی مزاج شخص تھا تاہم اُسکے چہرے کے گہرے خطوط اور چھوٹی سیاہ دھنسی ہوئی آنکھون کی خاص کیفیت سے معلوم ہوتا تھا کہ اسمین علاوہ دولت کی ہوس اور نفع کی محبت کے زیادہ آتشین انفاس ہین جو غالبًا اُسکے دل مین چھپے اور دبے ہوئے ہین - یہ کیفیت ما لک بیندر ہال کی تھی -

چھ بجے شام کا وقت تھا - یہ وہی شام تھی جسمین واقعات مندرجۂ باب سابق رائل ہوس مین وقوع پذیر ہوئے تھے) اور سر ولیم برینڈ ایک چھوٹے کمرے مین بیٹھا ہوا بہت سے کاغذات کو دیکھ رہا تھا جنکے بڑے بڑے خانے ہندسون سے بھرے ہوئے بتا رہے تھے کہ وہ حسابات زر نقد کے کاغذات تھے - یہ کمرہ جو اُسکے تخلیہ کا مقام تھا اداس صورت تھا کیونکہ کھڑکیون کے بھاری پردون سے آفتاب کی کرنین جو وہ آرامگاہ مغرب کی طرف سے ڈال رہا تھا گذر نہ سکتی تھین اور فرنیچر سیاہ بھدی لکڑی کا تھا - سر ولیم برینڈ ایک سیاہ رنگ کی پوشاک پہنے تھا جو نئی نہ تھی بلکہ بعض جگہ پر بہت ہی بوسیدہ تھی اُسکے جسم پر کوئی زیور نہ تھا اور اُسکی صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سنگار کو نہ صرف بے پروائی کی نگاہ سے دیکھتا ہو بلکہ اُس سے

نہایت ہی متنفر ہی -

وہ ایک خانہ کے اعداد کی میزان دے رہا تھا کہ بڈھا گرسٹڈ کمرے مین داخل ہوا یہ شخص اپنے آقا سے تین یا چار برس عمر مین زیادہ تھا اور اُسی کی طرح دُبلا تھا مگر قد مین اس سے بہت چھوٹا تھا - اُسکا حلیہ یون بھی بیان کرسکتے ہین کہ وہ ایک پست قد شخص تھا جسکی کمر فی الجملہ خمیدہ تھی بال بالکل سفید تھے اور ابرو جو ہنوز سیاہ تھے جھاڑی کی طرح لٹکے ہوئے تھے جس سے اُسکی صورت نہایت بدشگون معلوم ہوتی تھی وہ بلی کی طرح بے آواز بیر کی چاپ سے چلتا اور بہیئت مجموعی ایسی صورت کا شخص نہ تھا جو دل مین جگہ کر لیتا -

سر ولیم برنیڈ (کسی قدر بےچینی سے) " دل گرسٹڈ کیا ہی ؟ " کیونکہ اُسکے یونڈ شلنگ اور پنس کے خانے کی میزان دینے مین خلل پڑ گیا تھا -

خانساماں نے جو بیادون کے جمعدار کا بھی کام کرتا تھا جیسا کہ اُسکے اطلاع کرنے سے ظاہر ہی جواب دیا " حضور ایک ملاقاتی آیا ہی اور وہ ایسا شخص ہی جسکی حضور بہت کم اُمید کرینگے "

سر ولیم برنیڈ " وہ کون ہی ؟ "

گرسٹڈ - (حقارت کے لہجہ سے) " مسٹر ربالڈ بلکہ کرنیل ربالڈ جیسا وہ اپنے تئین کہا کرتا ہی وہ رائی ہوس سے ایسی عجلت کے ساتھ گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا ہو گا کہ درمیانی فاصلہ بہت کم ہی مگر اُسکا گھوڑا پسینے سے تر ہو گیا ہی اور وہ کسی اشد ضروری کام کی وجہ سے بغیر ایک لمحہ ٹھہرے توقف کے آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہی -

سر ولیم برنیڈ " اوہ ! - تو اُسنے ضرور سنا ہو گا کہ مین ہی وہ شخص ہون جسنے (اپنے تئین روک کر) مگر خیر - اُسکو میرے پاس فوراً لاؤ مین اُسکے آنے سے خوش ہوا نہ رنجیدہ "

گرسٹڈ - (متعجب ہو کر) " مجکو کبھی ایسا دن دیکھنے کی اُمید نہ تھی کہ ربالڈ جو تمام افترا پرداز طرفداران حکومت جمہوری کا سرغنہ ہی اُسکی بیندر ہال مین آؤ بھگت ہو گی مین رائی ہوس کے کسی رہنے والے کی بابت کچھ عمدہ خیال نہین رکھتا سوا ربالڈ

کی دختر کے حسن و جمال کے۔ جو البتہ ایسی مہ پارہ لڑکی ہو کہ مین نے اپنی عمر مین نہین دیکھی یہ افسوس کی بات ہو کہ وہ رمبالڈ کی لڑکی ہو اگر وہ کسی ہو اخواہ خاندان شاہی کی بیٹی ہوتی تو وہ اپنی آپ ہی نظیر ہوتی مین نے اسکو تین چار برس کے بعد اُس روز دیکھا تھا اور مجھکو اُسکے جوانانہ شباب سے نہایت حیرت ہوئی۔

سر ولیم بربنیڈ نے اپنی معمولی سرد آواز سے کہا مگر اُسکے ساتھ ہی اُسکی آنکھون مین دفعۃً ایک قسم کی چمک پیدا ہو گئی "ہان یہ کیفیت ہو؟ - مین نے لڑکی کو کئی سال سے نہین دیکھا ہو۔ مگر خیر جلد جاؤ اور اُسکے باپ کو لے آؤ"

گرمسٹڈ چلا گیا اور جب سر ولیم بربنیڈ تنہا رہ گیا تو اُسنے اُن کاغذات کو دیکھنا شروع کیا جو اُسکے سامنے میز پر پھیلے ہوئے تھے اور اُس کاغذ کو جسکی اُسکو تلاش تھی پاکر سب سے اوپر رکھ لیا۔

دروازہ پھر کھُلا اور گرمسٹڈ نے آواز کو ذرا زور دیکر مسٹر رمبالڈ کی اطلاع کی کرنیل نے یہ سمجھ کر کہ طرفدار شاہی کے ملازم نے بدمعاشی سے عمداً اُسکے فوجی رتبہ کو بیان نہین کیا ہو اُسپر ایک سخت نظر ڈالی اور درشت ملامت کرنے والا تھا مگر اپنے تئین ضبط کرکے وہ سر ولیم بربنیڈ کی طرف بڑھا اور کسی قدر گھبراہٹ بلکہ جلدی سے کہا "مین آپ سے تخلیہ مین گفتگو کرنا چاہتا ہون۔

گرمسٹڈ دروازے کے پاس کھڑا تھا اُسکے آقا نے اُسکو چلے جانے کا اشارہ کیا اور وہ یہ بڑبڑاتا ہوا چلا گیا "بہر حال مجھکو رمبالڈ کے کام کی نوعیت کی بابت زیادہ فکر نہ کرنا چاہیئے میرے آقا نے بلاشبہ بل یا تمسک کے ذریعہ سے اسکو اپنے اختیار مین کر لیا ہے اور رمبالڈ کو رحم کی کچھ اُمید نہ کرنا چاہیئے۔

مگر اب ہمکو دیکھنا چاہیئے کہ قابض رائی ہوس و مالک نیندرہال کے درمیان کیا ہو رہا ہے۔

رمبالڈ "سر ولیم بربینڈ بلاشبہ تمکو میرے آنے سے تعجب ہوا ہوگا خصوصاً ایسے عاجلانہ طریقہ سے۔"

سر ولیم بربینڈ۔ (بات کاٹکر) "نہین۔ بالکل نہین۔ یقینًا تمھارے پاس بار ٹرج اٹرنی (وکیل) کی کوئی تحریر آئی

ہو گی ؟ "

کرنیل۔ (غیر مصنوعی حیرت سے) "نہین۔ کوئی تحریر نہین۔! مگر خیر جانے دو مین ایک اور غرض سے آیا ہون۔ تمھارا بھتیجا کپتان لی ایک لیڈی کو رائی ہوس سے یہان لا رہا ہے۔

سر ولیم برینڈ کی معمولی خفگی دفعتہً جاتی رہی اور اُسنے تحیّر آمیز نفرت کی بیچینی سے کہا "این! ۔ میرا بھتیجا اور رائی ہوس مین ؟ "

کرنیل رمبالڈ نے جلدی سے کہا "ہم تو یہان باتون مین لگ گئے ہین وہ خفیہ راستہ مین بیچینی سے انتظار کر رہے ہونگے اور یہ جملہ اُسنے سر ولیم کے غصہ کو کسی قدر مغرورانہ عظمت کی نگاہ سے دیکھ کر کہا۔

سر ولیم برینڈ۔ (اپنے معمولی سرد و سخت برتاؤ سے) "قبل اسکے کہ مین یہان سے ایک قدم بڑھون مین کل حال سن لونگا۔ "

کرنل رمبالڈ "خیر یہی سہی مگر جو کچھ تکلیف و پریشانی اُس لیڈی کو سرد تہ خانہ کی گہری تاریکی مین ٹھیرکے رہنے سے ہو جہان چوہون اور کیڑون کی کثرت ہے وہ میرے ذمہ عائد نہوگی۔" یہ کہکر کرنیل رمبالڈ اطمینان سے بیٹھ گیا اور اپنی پیشانی سے پسینا پونچھا۔

سر ولیم برینڈ نے کرنیل رمبالڈ کی اس خاموش بے پروائی سے کسی قدر کبیدہ ہو کر کہا "اچھا کہو"

رمبالڈ "سر ولیم مین تمکو اطلاع دیتا ہون کہ ابھی ایک گاڑی میرے مکان کے پاس الٹ گئی تھی اور چونکہ تمھارا بھتیجا موقع واردات کے قریب تھا لہذا وہ مدد کے لیے دوڑا۔ گاڑی مین ایک ذی رتبہ لیڈی سوار تھی غالبًا یہ اچھا ہوتا کہ اسکی عصمت بھی ویسی ہی بڑھی ہوئی ہوتی جیسا کہ اُسکا رتبہ ہے۔ بہر حال میرے غریب خانہ سے جو کچھ مدد ہوسکی مین نے دی اور کپتان لی اُسکے ساتھ میرے مکان کو گیا چونکہ میرے بعض شراب کش گاڑی والے اور باغبان اس لیڈی کو بہت کم پسند کرتے تھے لہذا اُنھون نے اُسکو خندق مین ڈبو دینے کا ارادہ کیا مین ہر چند منع کرتا رہا مگر ــــــــــــــ "

سر ولیم برنیڈ نے یہ خیال کر کے کہ وہ لیڈی ضرور دربار شاہی کی کوئی سیہ کار مہ جبینہ ہوگی پوچھا۔ کہ یہ لیڈی کون ہی؟"

رمبالڈ نے برافروختہ کرنے والے اطمینان سے کہا "مین اپنا قصہ اپنی خاص روش سے کہونگا کیونکہ تم ابھی کہہ چکے ہو کہ جب تک پورے حالات نہ سن لوگے ایک قدم بھر نہ بڑھوگے اور مین تمھاری بات کا پابند ہون"

سر ولیم برنیڈ نے غصہ سے اپنا لب چبایا اور اُس کاغذ کی طرف جو کُسے سب سے اوپر رکھ لیا تھا نظر جمائی گویا وہ خیال کرتا تھا کہ اسکو کرنیل رمبالڈ کے اس سخت برتاؤ کا عوض لینے کا پورا ذریعہ ہاتھ آگیا اور اُسسے کہا "اچھا آگے چلو پھر کیا ہوا؟"

رمبالڈ "ہان تو مین یہ کہہ رہا تھا کہ مین اپنے آدمیون کو منع کرتا رہا مگر کچھ فائدہ نہوا اُنسے بات کرنا ایسا تھا کہ گویا مین دیوارون سے بات کر رہا تھا۔ وہ لیڈی کے ڈبونے پر ہمہ تن آمادہ تھے اور اس غرض سے مسلح ہوکر جمع ہوگئے تھے۔ اتفاق وقت سے مین بھی اُس لیڈی کو ایسا کم پسند کرتا تھا جیسے وہ۔ مگر مین رائی ہوس کی مہمان نوازی پر ایسا تھمک آمیز دھبہ روا نہ رکھ سکتا تھا جب مین نے دیکھا کہ سمجھانے سے کچھ فائدہ نہین ہوتا تب مین یہ چال چلا کہ مین نے سامنے والے گروہ کے مقابل جھپٹ کر پھاٹک بند کر دیا اور ایسی چستی سے زنجیر لگا دی کہ وہ ہٹ گئے۔ پھر اُس لیڈی کو اُسکی توہین سے بچانے کے لیے مین نے اُسکو خفیہ تہ خانے کے راستہ سے تمھارے بھتیجے کی ساتھ چلتا کیا کیونکہ مجکو یہ اندیشہ تھا کہ بلوائی خندق کو پیر کر دیوار پر چڑھ آئینگے یا پھاٹک کو توڑ ڈالینگے چند مختصر باتون سے جو مین نے جلد جلد کہہ دین مین نے لارنس کو زمین دوز راستہ کے راز سے آگاہ کر دیا اور مین نے دیکھا کہ یہ امر اسکو اول ہی مرتبہ معلوم ہوا ہی کہ دونون قلعون کے درمیان اسطرح کا ذریعۂ آمد رفت ہی۔ یہ کام انجام دیکر اور اُس لیڈی اور کپتان لی کے چلے جانے کے بعد مین نے دروازہ خفیہ راستہ کا بند کر دیا اور پھاٹک کھول کر اپنے آدمیون سے کہا لو جہان چھپا ہو تلاش کر لو تمھاری تلاش سے کچھ فائدہ نہوگا۔ چونکہ اُنہین اسکو زمین دوز راستہ کا حال

معلوم نہ تھا بلکہ وہ سمجھتے تھے کہ اُس راستہ کی سیڑھیان کسی تہ خانہ یا محبس سے لگی ہوئی ہین جسمین خندق کا پانی بھرا ہوا ہی اُنکو لیڈی کے اُدھر سے چلے جانے کا شبہہ بھی نہوا۔ پہلے تو اُنکو کسی طرح پر یقین نہ آتا تھا کہ وہ رائی ہوس مین اب نہین چھپی ہی اسلیئے اُنھون نے ادھر اُدھر تلاش کی آخر کار ایک نے جو اپنے تئین سب سے زیادہ ہوشیار سمجھتا تھا کہا کہ ضرور وہ عمارت کی پشت کے حصہ سے نکال دی گئی اور کسی نہ کسی طرح پر خندق کے پار اُتار دی گئی اور اُسطرف چھوڑ دی گئی ہی تاکہ جسطرح ہو سکے افتان وخیزان پیدل بھاگ کر اپنی جان بچائے مین نے بھی اُسکی ہان مین ہان ملادی تب خانہ تلاشی موقوف ہوئی۔ بعد ازان مین اپنے گھوڑے کے کسنے کے لیے لپکا اور اُن بدمعاشون سے بحث کرنے مین بہت سا بیش قیمت وقت ضائع کرنیکے بعد مین تمھارے پاس یہ سب حالات کہنے کے لیے گھوڑا بھگاتا ہوا چلا آیا۔ مین یقین کرتا ہون کہ تمھارے بھیجے اور اُس لیڈی نے میرے بتانے کے موافق زمین دوز راستہ کو میرے یہان پہونچنے سے چند منٹ پیشتر طے کرلیا ہوگا۔ پس مین پھر کہتا ہون کہ اگر اُنکو رستے کے رہنے کی تکلیف ہوئی ہو تو یہ تمھارا قصور ہی مین اپنا کام کر چکا۔"

سرولیم بربنیڈ نے جنبے اس قصہ کو نہایت بیچینی سے سنا تھا جو کرنیل نے عمداً طوالت دیکر بیان کیا تھا تاکہ سرولیم اپنے اس قول پر کہ بغیر کل حال سنے ایک قدم جنبش نہ کریگا نادم ہو کر کہا "ہان تو اب مین تقین کرتا ہون کہ اب تم مہربانی کرکے بتاؤگے کہ وہ لیڈی کون ہی؟"

کرنیل "ڈچز آف پورلس موتھ"

سرولیم بربنیڈ "اوہ! ۔ بادشاہ کی منظور نظر!" اور اپنی جگہ سے اُٹھکر کمرے سے جھپٹا مگر دفعتہً کچھ یاد کرکے وہ میز کی طرف لوٹ پڑا اور اپنے حمام کا غذات کو ایک دراز مین مقفل کرکے کہنے لگا "مسٹر ربنالڈ تم مہربانی کرکے ذرا ٹھہرو کیونکہ مجکو معاملات کی بابت تمسے گفتگو کرنا ہی"

کرنیل۔ (سرد مہری اور روکھی شناسائی کے ڈھنگ سے) "اچھا مین ٹھہرا ہون" اور سرولیم بربنیڈ دروازہ کی کنجی جیب مین رکھ کر کمرے سے چلدیا۔

باب ۷

زمین دوز راستہ

ناظرین واقف ہو چکے ہین کہ رائی ہوس اور بنیدرہال کے درمیان ایک میل سے کچھ زیادہ فاصلہ تھا اور اُنکو یہ خیال کرنے کیلیے کہ زمین دوز راستہ بھی اسی قدر لمبا ہوگا اپنے خیال کو بہت وسعت دینا پڑیگی مگر یہ امر واقعی ہی ہین کہ اس طرح کا راستہ اُس بے امن زمانہ مین جب یہ عمارتین بنائی گئین تھین بوقت ضرورت کام مین لائے جانے کے لیے تعمیر ہوا تھا بلکہ وہ راستہ اسوقت تک موجود ہے۔ واضح رہے کہ کرنیل رمبالڈ کے کرایہ نامے مین اس بات کی صریحی شرط تھی کہ وہ اس بھید کو جو اُسکو اور اُسکے خاندان والون کو معلوم ہی خفیہ رکھے یا بوقت اشد ضرورت کسی شخص پر اُسکا افشا کرے اور ملکیت بنیدرہال کی تورینٹ کی بابت بھی یہ شرط روایتاً چلی آتی تھی اور ہر قابض اپنے وقت مین اسکی سخت پابندی کرتا تھا کہ اُس راز کو فقط اپنے ہی تک رکھے اور جب اس بھید کو اپنے جانشین کو منتقل کرے تو بذریعہ دستاویز سر بمہر کے ہو اور وہ دستاویز مقر کی وفات کے بعد پڑھی جائے یہی وجہ تھی کہ رائی ہوس والون مین سے صرف رمبالڈ اسکی زوجہ اور اُسکی دختر کو اس لمبے زمین دوز راستہ کی موجودگی کا علم تھا یہان تک کہ اب اس بھید کو کپتان لی اور ڈچز آف پورٹس موتھ پر ظاہر کرنا پڑا اور بنیڈرہال والون مین سے یہ بھید فقط سر ولیم بریڈیکو معلوم تھا اور لارنس لی اُس سے بالکل لاعلم رکھا گیا تھا۔

اب ہم کپتان لی اور ڈچز آف پورٹس موتھ کا اسوقت سے پھر ذکر شروع کرتے ہین جب وہ رائی ہوس مین چکردار چوبی سیڑھیون سے اُتر رہے تھے اور کرنیل رمبالڈ نے اُنکے داخل ہونے کے بعد دروازہ بند اور مقفل کرلیا تھا غرض یہ دونون ایسی جگہ گہری تاریکی مین تھے جو دلیر کپتان کے لیے تو مقام خوف نہ تھا مگر ڈچز کو ہراسان کرنے کے لیے یہ جگہ کافی تھی غالباً ڈچز نے

خوبصورت لارنس کی ہمراہی کو بالکل ناپسند نہین کیا جسکے مردانہ حسن نے اُسپر کچھ کم اثر نہ کیا تھا مگر جب اُسنے اپنے تئین اس تہ خانے کے اندھیرے پاک مین زندہ درگور پایا تو اُسکے دل پر موت کی سی مردنی چھا گئی۔ زینہ کے نیچے پہونچکر وہ خوف کی وجہ سے کپتان لی کے سہارے پر لگی رہی اور وہ اسکو گرنے ہی سے نہین سنبھالتا رہا بلکہ تشفی و تسلی کے الفاظ کہتا رہا۔

لوئسی کے حواس پھر کچھ درست ہوگے۔ مگر اُسکے ساتھ ہی اپنی حالت کے خطرات بھی اور زیادہ سمجھ مین آنے لگے کہ شاید بند زہریلی ہوا سے دم گھٹ جائے۔ کچھ بعید نہین ہے کہ چوہون کا ایک غول اُنکو پارہ پارہ کردے۔ کہین چھت نہ بیٹھ جائے کہین تہ خانے مین آگے چلکر کوئی چیز سد راہ نہو اور اُسکے آگے بڑھنے کو روک دے کہین ایسا نہو کہ رنیل رمبالڈ کسی وجہ سے نیدر ہال کو نہ جا سکے تاکہ سر ولیم برینڈ سے یہ سب حال کہے۔ (جیسا اُسنے دروازہ بند کرتے وقت لارنس سے وعدہ کیا تھا یہ ہولناک خیالات و قیاسات ڈچز آف پورلس موتھ کے دماغ مین پھر رہی تھے اگر اُسکی صورت اُسوقت دیکھی جاتی تو یہ نہ کہا جا سکتا کہ اُسمین اظہار کیفیت کی قابلیت نہین ہے الغرض اُسکے لبون سے ایک طوفان ان گھبرائے ہوئے دردناک سوالات کا بپا ہوا اور اُسنے یہ سب خوف ظاہر کئے اور تسلی اور دلاسے کی ملتجی ہوئی کپتان لی نے اطمینان دلانے والے جواب دیے اور کہا کہ چلی چلو راستے کے سرے ہی پر نہ رکو۔ ڈچز کی آہستہ آہستہ ہمت بندھی اور چونکہ کوئی چارہ کار نہ تھا لہذا اُسنے چلنے پر آمادگی ظاہر کی۔

یہ راستہ ٹٹولنے سے چار فٹ چوڑا معلوم ہوا اور لارنس لی کے بلند قد سے ذرا ہی اونچا تھا یہ باتین اُسنے سیڑھی کے نیچے پہونچنے پر فوراً معلوم کرلین۔ بس دونون کے برابر چلنے کے لیے کافی جگہ تھی اور اُسکا کچھ اندیشہ نہ تھا کہ سر چھت سے ٹکرائیگا بشرطیکہ چھت کی اونچائی کل راستہ مین برابر ہو۔ ڈچز اُسکے ہاتھ پر سہارا دیے ہوئے تھی اور اگر وہ اُسکے ہاتھ پر زیادہ زور دیتی تو وہ اس امر کو اُسکے خوف پر محمول کرتا — کیونکہ وہ اکثر اسپر زور دیتی! غرض جب وہ

آگے بڑھے تو ڈجیرنہ کو کسی قدر اطمینان ہوا اُسکے خوف دور ہونے لگے بلکہ وہ خوش خوش
باتین کرنے لگی۔ بحیثیت فرانسیسی عورت کے یہ اُسکے مزاج کا خاصہ تھا کہ جون جون
خطرہ کا خیال کم ہوتا جاتا تھا وہ حالات کو سبک کرتی جاتی بالخصوص اسوجہ سے
کہ اسکی سی عاشق مزاج عورت کے لیے یہ موقع خاص دلچسپی سے خالی نہ تھا
ایسے جوان خوشرو افسر کی ہم صحبتی مین ایک خاص لطف بھی حاصل تھا کیونکہ
اب وہ اُسکو تہ خانے کی تاریکی کی وجہ سے دیکھ بھی نہ سکتی تھی تاہم اُسکے حافظہ مین
لارنس کی صورت کا ہر خط و خال اور اُسکے قد رعنا کا یوسف جمال تناسب محفوظ تھا۔
ڈجیرنہ۔ جو شخص اس واقعہ کو سُنیگا کیا وہ یقین کریگا کہ فی الواقع ایسا ہوا ہوگا؟
یہی سمجھیگا تا کہ یہ بھی میرا ایک شگوفہ ہے؟ بیشک ایسی حالت مین بھی لطف ہوتا
اگر تکلیف نہوتی۔ اگر ہم بچ گئے تو مین اس واقعہ کے وقوع پر خوش ہونگی یہ
عمدہ مصالحہ ڈیڑھ مہینے کی گپ شپ کے لیے کافی ہوگا اور سوچنے یا بات کرنے
کے لیے یہ مضمون سونے کی طرح بیش قیمت ہے۔ کپتان لی کیا تم نہین دیکھتے۔ مگر ہان
کیسے دیکھ سکتے ہو کیونکہ یہان اندھیرا پاک ہے۔ (یہ کہتی ہوئی وہ کھلکھلا کر ہنسی)
مجکو کہنا چاہیے تھا کہ کیا تم نہین سمجھتے کہ ہنسی مذاق کی زندگی بھی کافی
طور پر یکرنگ ہو سکتی ہے۔ نرم گدگدے بچھونے پر ہمیشہ کے سونے والے
کو پیال مین اسوقت لطف آسکتا ہے جب کوئی شخص پیال کے
بچھونے پر سونے کے لیے مجبور ہو۔ کیا تمکو نہین معلوم کہ جب
میرے باورچی نے (جو اپنے فن مین استاد فرانسیسی باورچی ہے۔ اُس
روز میرا کھانا بگاڑ دیا تو مین دل مین اُسکی مشکور ہوئی کیونکہ بہر حال کھانے
مین تغیر تو ہوا اور تم جانتے ہو کہ تغیر مین بھی ایک قسم کا لطف ہے۔
کرنیل رمبالڈ بھی عجیب طرح کا شخص ہے باوجود صورت کی
کرختگی اور بد قوارگی کے کسی قدر اسمین نیکی ہے مین کبھی
بد صورتون کو بھی دیکھنا پسند کرتی ہون کیونکہ مقابلہ سے حسینون کا حسن
دوبالا معلوم ہوتا ہے (یہان ڈجیرنہ نے کپتان لی کے ہاتھ پر اپنا بوجھ اور زیادہ کیا) یہی اُسکی
وجہ وہ محض کٹھ پتلی ہے اُسکو ایسی گڑیا کہنا چاہیے جسمین چلنے پھرنے اور بات کرنے بھر کی جان ہے۔

رہا کچھ سوچنا سمجھنا یہ اُس سے کوسون دور ہی اب باقی رہی اسکی دختر اُسکا کیا نام تبایا تھا؟ - مین خیال کرتی ہون کہ اُسکے مان باپ اُسکو روتھ کہتے ہین - وہ البتہ بدصورت نہین ہی - وہ کسی لیڈی کی عمدہ خواص بن سکتی ہی اور مین نے سوچا ہے کہ بمعاوضہ اس سادہ برتاؤ کے جو اُسکے باپ نے آج مجھسے کیا مین اُسکو اپنی خواص مین رکھ لونگی

لارنس لی نے کسی قدر کبیدہ لہجہ سے کہا "شاید آپکو یاد نہین ہی کہ روتھ کا باپ فوج مین کرنیل رہا ہی اس حیثیت سے شاید اپنے تئین معزز شخص سمجھتا ہوگا چند سال سے اُسنے تجارت شروع کی ہی"

ڈچز "اوہ! تو تم خیال کرتے ہو کہ مس جین روتھ انکار کریگی! - خیر مین اُسکو اس تجویز سے اختیار نہ بخشونگی مگر یہ تو بتاؤ کہ کیا تم خاندان رمبالڈ سے بہت عرصہ سے واقف ہو؟ - اور تمھاری اُس سے گاڑھی دوستی ہی"

لارنس "یہ پہلا مرتبہ ہی کہ مین نے رائی ہوس کے اندر قدم رکھا ہی مگر میری خفیف شناسائی رمبالڈ اور اُسکے خاندان سے اسوقت سے ہی جب سے اُنھون نے یہان سکونت اختیار کی ہی جسکو گیارہ بارہ برس کا عرصہ ہوا"

ڈچز "اور تم ہمیشہ سے بیندرہال مین رہتے ہو؟ - یہی کہا تھا نا؟"

کپتان "ہان مین صغرسنی سے وہین رہتا ہون مین چھوٹا تھا جب میرے چچا اور چچی خاندان شاہی انگلستان کے پھر قائم ہونے کے وقت مجکو فرانس سے لائے تھے"

ڈچز "اور تمنے اپنے چچا کا نام سر ولیم ہربنیڈ بتایا تھا؟" - مگر تمنے اپنی چچی کا کچھ ذکر نہین کیا"

کپتان "میری چچی بہت زمانہ ہوا فوت ہو گئی شاید پندرہ برس گزرے ہونگے اسی وجہ سے وہ مجکو اچھی طرح یاد بھی نہین ہی میرا چچا خاندان اسٹوارٹ کا سخت طرفدار تھا اور اُسنے نائٹ کا اعزاز بادشاہ حال سے پایا"

ڈچز "کیا تم اکثر لندن کو آیا کرتے ہو؟" اور بغیر انتظار کرنے جواب کے وہ جلدی اور محبتانہ لہجہ سے کہنے لگی - میرے نزدیک یہ کہنے کی حاجت نہین ہے

کہ جب تم مجھسے ملنے آؤ گے تو مین تمھاری بہت خاطر و تواضع کرونگی ! - کیونکہ یہ اغلب نہین ہو کہ مین اُن خدمات کو بھول جاؤن جو تمنے آج شام کو انجام دی ہین "

لارنس "مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر مجھکو شاذ و نادر لندن جانے کا اتفاق ہوتا ہو "

اسکے بعد کچھ دیر تک خاموشی رہی اور کپتان لی نے دیکھا کہ ڈچز نے یہ سُننے پر بہ نسبت سابق کے اُسکے ہاتھ پر بہت ہلکا سہارا دیا - کیونکہ گو اُسنے ڈچز کے پیام ملاقات کو صریحی الفاظ مین نامنظور نہ کیا تھا مگر جو کچھ جواب اُسنے دیا تھا اُس سے انکار مترشح تھا - اسمین شک نہین کہ ڈچز کو یہ بات ناگوار گزری اور اُسکے غرور کو چرکا پہونچا کیونکہ وہ اس بات کو سمجھ گئی کہ کپتان کے لہجہ اور انداز مین ایک گونہ رکاوٹ اور سرد مہری ہو اور وہ اُسکے حسن سے نہ تو اُسکی طرف گرویدہ ہوا ہو نہ اُس سے ایسی تملق کی باتین کرتا ہو جسکی وہ بہت عادی تھی - اصل یہ ہو کہ کپتان کے مُنھ سے کوئی کلمہ تپاک کا نہ نکلا چہ جائیکہ تعریف و تحسین کا کوئی جملہ ادا ہوتا جب سے اتفاق وقت نے اسکو ڈچز سے ملاقی کرا دیا تھا - اور وہ اس قسم کے برتاؤ کی ایسی عادی تھی کہ اُسنے اُس رکاوٹ کو پہلے لارنس کی بزدلی پر محمول کیا اور اب اسکو کچھ شک باقی نہین رہا کہ یہ کھچاؤ عمداً اور بالقصد ہو - چونکہ اُسکے غرور کو صدمہ پہونچا تھا اور اُسکے خیالات مین آزردگی پیدا ہو گئی تھی لہذا وہ غصہ اور کبیدگی کی وجہ سے چند منٹ تک ساکت رہی یہان تک کہ خود سکوت ناقابل برداشت ہو گیا اور اُسنے یہ سمجھا کہ اگر اُسکے ہمراہی کو اُسکے کسر نفس پر توقف ہوگا تو اسکی اور زیادہ سبکی ہوگی پس اُسنے اپنے انداز کو بدل دیا اور اپنی زندہ دلی اور بشاشت کو کام مین لاکر کپتان کے دل سے یہ خیال دور کرنے کی کوشش کی کہ اُسکی سرد مہری اور رکاوٹ نے اُسکو آزردہ کیا ہو -

ڈچز "ہان تو تم لندن کو بہت کم جایا کرتے ہو ؟ - اچھا مین تمکو وہان جانے کا حوصلہ دونگی - پس ابکی مرتبہ جب مین بادشاہ اور رنگین مزاج احباب کی

دعوت کا جشن کرونگی تو مین تمکو بھی ضرور نوید بھجونگی ایسی حالت مین یقین کرتی ہون کہ تم اس سے خوش ہو گے بلکہ اُسکو اپنا فرض سمجھو گے کہ اپنے اور کامون کو ملتوی رکھو تاکہ تمکو اپنے بادشاہ کے سلام کا موقع ملے۔ مگر اب یہ تو بتاؤ کہ اس زمین دوز راستہ کی انتہا قریب ہی یا نہین ہی۔"

لارنس نے اس بات سے خوش ہو کر کہ ڈچز کی گفتگو ایسے سوال پر ختم ہوئی ہی جس سے اُسکی پہلی بات کے جواب دینے کی ضرورت باقی نہین رہی ہے کہا "ہم انتہا سے بہت دور نہونگے چلو آہستہ آہستہ چلین ورنہ دفعۃً ان سیڑھیون کی ٹھوکر کھائینگے جو بیندرہال مین جانے کے لیے ہین کیونکہ مین قیاس کرتا ہون کہ اس تہ خانہ کے نکلنے کے لیے بھی سیڑھیان بنی ہوئی ہونگی۔"

ڈچز "کیا یہ ممکن ہی کہ تم جو اتنے عرصہ تک اس قلعہ مین مقیم رہے ہو آج تک اس راستہ کی موجودگی سے ناواقف ہو جسمین ہم چل رہے ہین ؟"

لارنس "فی الواقع یہی بات ہی۔ میرے چچا سر ولیم برینڈ نے اس تہ خانے کی موجودگی کا میرے سامنے کبھی ذکر نہین کیا یقیناً اس بات کے نہ کہنے کی کوئی خاص وجہ ہوگی مین اس امر سے ایسا ناواقف ہون کہ مین قیاس بھی نہین کر سکتا کہ بیندرہال کے کس حصہ مین جا کر نکلونگا مگر ایک قطار عمارتون کی البتہ ہی جو میرے ہوش سنبھالنے کے وقت سے برابر خالی پڑی ہی غالباً ہم وہان نکلینگے۔ لو سیڑھیان آگئین۔"

کپتان اور ڈچز ٹھہر گئے کیونکہ اب تہ خانہ ختم ہو گیا تھا اُنھون نے کان لگایا مگر کوئی آواز سیڑھیون پر چڑھنے کی ہدایت کرتی ہوئی نہ سُنائی دی نہ کوئی روشنی نظر آئی جس سے چڑھنے مین آسانی ہوتی نہ کوئی جھونکا ہوا کا محسوس ہوا جس سے معلوم ہوتا کہ سیڑھیون کی انتہا پر کوئی دروازہ کھلا ہوا ہی۔

لارنس "پہلے تو پہلے مین چڑھون اور دیکھ لون کہ سیڑھیان درست اور آپ کے چڑھنے کے لائق ہین ؟"

ڈچز۔ (خوف زدہ آواز سے) "خدا کی پناہ ! یہان کوئی بھی نہین ہی جو ہمکو نکال دے !" اور اُسنے پھر سہارے کے لیے کپتان کا ہاتھ زور سے پکڑا۔

"کیا مسٹر ریبالڈ نے ہمکو دھوکا دیا ؟ کیا کوئی ہولناک دغا مقصود ہے ؟"

لارنس نے جسکو کرنیل ریبالڈ کی ایمانداری اور عالی ظرفی پہ پورا اعتبار تھا کہا "نہیں - میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ بات نہیں ہے ! - آپ ذرا دل کو ڈھارس دیجیے ذرا ہی دیر کی تکلیف ہے شاید چند منٹ سے زیادہ نہوگی"

ڈچز - (سرگوشی سے اور اپنے ہمراہی کو پکڑے ہوئے) "چپ ! دیکھو یہ کیا ہے ؟ کچھ آواز آتی ہے تمنے سُنی یا نہیں ؟"

لارنس - "یقیناً وہ کیڑون کے بھنبھنانے کی آواز ہوگی مگر کچھ اندیشہ نہ کرو ! ہم اتنی دور تک بعافیت پہونچ گئے ہیں ایک میل سے زیادہ لمبا تختہ خیریت سے طے ہوچکا ہے - دیکھو اب کسی طرح آواز نہیں سنائی دیتی !"

اسکے بعد ایک منٹ سے زیادہ تک سکوت رہا اور زمین دوز راستہ میں ہر طرح پر خاموشی تھی سوا ڈچز کے متردد دل کی ڈھرک کے اور کوئی آواز محسوس نہوتی تھی - پھر اُسنے کہا کہ مجکو اندیشہ ہے کرنیل ریبالڈ کسی وجہ سے بیندر ہال میں آنے اور سر ولیم برینڈ کو دروازہ کھولنے اور مجکو اور تمکو نکلنے کی اطلاع دینے سے معذور نہ رہا ہو لارنس نے کلمات تسلی و تشفی کہے مگر ہر لمحہ جو بغیر انجاح مرام گزرتا تھا ڈچز کے ہراس کو زیادہ کرتا تھا -

لارنس - "آپ مجکو ان سیڑھیون پر چڑھنے اور اس موقع کی کیفیت دریافت کرنے کی اجازت دیجیے شاید ہم ابتک سرنگ کے سرے پر نہیں پہونچے ہیں کچھ بعید نہیں ہے کہ یہ چڑھائی اثناے راہ میں ہو یا دروازہ کھل چکا ہو اور ہمارا انتظار ہو رہا ہو -

ڈچز - (چیخ کر) "نہیں میں تمکو ہرگز نہ جانے دونگی !" اور اُسنے لارنس کا ہاتھ اس زور سے پکڑ لیا جیسے ڈوبتا ہوا شخص کسی چیز کو پکڑ لیتا ہے -

چند لمحے اور گزرے اور لارنس کو یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ کہیں ڈچز کو غش نہ آجاے تو اور بھی خرابی ہوگی - وہ از سرتاپا تھرتھرا رہی تھی اُسکی ہمت طرح طرح کے ہولناک اندیشوں سے بالکل جاتی رہی اُسکے پیٹ میں سانس نہیں سماتی تھی اور ہر علامت سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی حالت نازک ہے کہ

ایک کنجی کے قفل مین پھرنے کی آواز سُنائی دی اس سے اُسکو اُمید بندھی اور
اُسکی ہمت وجرأت نے فوراً عود کیا اور اپنے رفیق کی پہلی سردمہری اور رکاوٹ
کو بھول کر اور اپنے جراحت رسیدہ غرور اور بیکسی کو فراموش کر کے اُسنے بڑے
جوش سے لارنس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا "مین تمھاری مہربانیون کو جو تمنے میرے
ساتھ کی ہین کبھی نہ بھولونگی تمنے اخیر وقت تک مجھکو تسلی اور دلاسا دینے
کی کوشش کی !"

اب اوپر کسی جگہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور چراغ کی جھلملاتی
ہوئی روشنی ایک چکردار خشتی زینے مین نیچے کی طرف آتی ہوئی معلوم ہوئی
یہ زینہ اُسی طرح کا تھا جس سے ڈچز اور لارنس رائی ہوس مین اُترے تھے
ڈچز فوراً سیڑھیون پر چڑھنے لگی۔ کپتان بھی اُسکے پیچھے ہولیا چند ساعت مین
وہ ایک چھوٹے کمرے مین پہونچے جسکی کھڑکیان بند تھین اور صرف ایک
چراغ کی روشنی تھی جو سر ولیم برینڈ ہاتھ مین لیے ڈچز آف پورٹس موتھ
کے استقبال کے لیے کھڑا تھا۔

باب ۸

نیندرہال

اس مصلحت سے کہ ناظرین اُس واقعہ کو جو ہم بیان کرنے والے ہین
بخوبی سمجھ سکین چند مراتب تمہیدی کے لکھنے کی ضرورت ہے سر ولیم برینڈ ایک
ہاتھ سے وہ مضبوط دروازہ کھولے ہوئے تھا جو زینہ کے چاندہ اور کمرے
کے درمیان تھا اور اُسکے دوسرے ہاتھ مین لیمپ تھا جبکہ ڈچز آف پورٹس موتھ
چڑھی لارنس بھی اُسکے پیچھے تھا۔ ڈچز دہلیز نانگھ رہی تھی کپتان ابھی دو یا تین سیڑھی
نیچے تھا اور سر ولیم برینڈ ڈچز کو فرشی سلام کر رہا تھا کہ ایک اور دروازہ دفعۃً
کھل پڑا جو سر ولیم کی پشت کی جانب دیوار مین تھا اور کسی شخص نے آستین سے
نکلکر لیمپ کو سر ولیم کے ہاتھ سے گرا دیا۔ بعد ازان ایک مخفیانہ قہقہہ کی آواز کمرے مین

گونج گئی اور اور پیرزن کی چاپ اُسی دروازے سے جو ابھی کھلا تھا نکلتی ہوئی معلوم ہوئی پھر ہاتھا پائی اور دھینگا مشتی کی آواز آئی گویا چند اشخاص نے کسی کو پکڑ لیا - اُس آواز نے جسنے عجیب و غریب قہقہہ لگایا تھا چیخنا چلانا شروع کیا مگر اسکے بعد فوراً ہی اُس دروازے کے بند ہونے کی آواز سُنائی دی جو اسطرح دفعۃً کھلا تھا اور بالکل خاموشی ہو گئی -

اس عجیب و غریب واقعہ مین جو ہمنے بیان کیا بمشکل دو منٹ لگے ہونگے ڈچز آف پورٹس ہوتھ لمپ کے دفعۃً گل ہو جانے سے دہلیز پر ایک پیر اسطرف اور ایک پیر اُسطرف کیے رہ گئی اور کپتان لی بھی متحیر ہو کر اپنی جگہ پر ٹھہر گیا کیونکہ ڈچز اُسکے آگے تھی -

جب خلل انداز مرد یا عورت کو جو کوئی ہو اُسکے پیچھے آنے والے اُٹھا لیگئے اور وہ دروازہ بند ہو گیا جسمین سے اُس بھوت نے خروج کیا تھا تو سر ولیم برینڈ نے کہا "حضور کچھ خائف نہوں وہین پر کھڑی رہیے مین ایک لحہ مین کواڑ کھولے دیتا ہون تاکہ کچھ روشنی ہو جائے!" کیونکہ لمپ گل ہو جانے سے بالکل تاریکی ہو گئی تھی -

ڈچز اور لارنس لی نے دیکھا کہ سر ولیم برینڈ نے یہ گفتگو جلد از جلد کہی تھی اور اُنکی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا معاملہ تھا - ڈچز ایسی خائف اور متحیر تھی کہ کچھ سوچ نہ سکی مگر لارنس جو بدحواس نہوا تھا سوچنے لگا کہ یہ کیا بات ہو گئی اُس اثنا مین سر ولیم برینڈ ایک کھڑکی کو کھول رہا تھا تاکہ باہر کے کواڑوں تک پہونچ سکے مگر زنجیر زنگ کھا گئی تھی اور جنبش نہ کرتی تھی پس سر ولیم نے ایک آئینہ کو توڑ ڈالا تاکہ سٹکنی تک ہاتھ پہونچ سکے اسکو بھی مورچہ کھا گیا تھا کیونکہ ان کواڑون کو بند ہوکے مدتین گزر گئی تھین اور سٹکنی ایسی زنگ آلود اور مستحکم ہو گئی تھی کہ گویا جنبش کرنے کے لیے کبھی بنائی ہی نہ گئی تھی - جب سر ولیم برینڈ نے دیکھا کہ سٹکنی جنبش نہین کرتی تو اُسنے زور سے کواڑون کو دھکا دیا اور وہ چرچرا کر کھل گئے -

اب سنسان اور خوش آیندہ ماہ جون کی رات کی روشنی کمرے مین

پہونچی اور ڈچیز اور لارنس کی نگاہ فوراً اُس دیوار کی طرف دوڑی جہاں دروازہ کھُلا تھا اور وہ صورت باہر نکلی تھی اب وہ دروازہ بالکل بند تھا اندر سے کچھ آواز آتی ہوئی نہ معلوم ہوتی تھی اور موت کی سی خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔ مگر شاید یہ بات ہو کہ وہ آواز جو اُنھوں نے سُنی تھی اب ساکت ہو شاید موٹے اور مستحکم دروازے کی وجہ سے باہر نہ نکل سکتی ہو جیسے ڈچیز اور کپتان لی نے اُس جانب بیساختہ نگاہیں ڈالیں ویسے ہی اُنھوں نے سر ولیم برنیڈ کی طرف نظریں پھیریں مگر اُسکی صورت سے سوا اُسکے اور کوئی کیفیت ظاہر نہوئی جو مناسب حال اُسکی گفتگو کے تھی۔ جب اُسنے کہا وہ مجکو نہایت افسوس اور قلق ہی کہ حضور کو عین اُسوقت موجب خوف کا پیدا ہوا جب حضور نے میرے غریب خانہ کے اندر قدم رکھا۔ اب میرے مکان کے فرحت بخش حصہ مین چلیے اور اس واقعہ کو جو ابھی ظہور پذیر ہوا فراموش کر دیجیے۔

ڈچیز نے اُمید کی تھی کہ سر ولیم کچھ حال اس واقعہ کا بتادیگا مگر اُسنے کچھ نہ کہا اور ڈچیز نے یہ خیال کرکے کہ وہ مہمان ہونے والی ہی جسکی اُس سے تمہید کی گئی کچھ پوچھنا مناسب موقع نہ سمجھا۔ لارنس بھی اس امر سے نہایت متحیر ہوا کہ سر ولیم نے کچھ حال نہ بتایا اور اسوقت کچھ پوچھنا مصلحت وقت نہ سمجھا

اس موقع پر ہم یہ بھی عرض کیے دیتے ہین کہ وہ کمرہ جسمین تہ خانہ کی سیڑھیاں لگی ہوئی تھین فرنیچر سے بالکل خالی تھا اور ہر جگہ گرد جمع ہوگئی تھی اور اُسکی صورت ظاہر بھی مویداُس کیفیت کی تھی جو کھڑکیوں کے نہ کھلنے کو اُنکی زنجیر دن وغیرہ کے زنگ آلود ہونے سے دیکھی گئی تھی کہ وہ عرصہ سے بند اور غیر آباد ہی اس کمرے سے بیندرہال کا صحن دکھائی دیتا تھا اور لارنس لی کا قیاس صحیح نکلا کہ تہ خانہ کا نکاس محل کے غیر مسکونہ حصہ مین ہوگا مگر اس مقام پر وہ اپنی عمر بھر مین بیشتر کبھی نہ آیا تھا یا اقل مرتبہ اپنی یاد مین اُسکو وہان جانے کی نوبت نہ آئی تھی اور وہ کمرے کو محل کے اُس حصہ سے متعلق سمجھتا تھا جو دروازون کے بند ہونے کی وجہ سے غیر آباد تصور کیا جاتا تھا اور نیز اسوجہ سے کہ جب اُسنے اُس کھڑکی کی طرف نگاہ ڈالی جسمین ہوکر

اب روشنی نمودار ہوئی تھی تو اُسنے پھاٹک اور اُسکے قریب کی عمارتون کو صحن کے دوسری جانب دیکھا - اُنھین وجوہ سے اُسکو اُس کمرے کا ٹھیک موقع معلوم ہوگیا جسمین اب وہ کھڑا تھا - واضح رہے کہ اس کمرے مین تین دروازے تھے یعنی ایک جورخانہ کی طرف لگا ہوا تھا اور دوسرا وہ جسمین سے وہ صورت اور اُسکے ساتھ سب دفعۃً نکل پڑے تھے اور تیسرا جو پہلے دروازے کے مقابل تھا -

تہ خانے کی جانب کا دروازہ بند کرکے اور کنجی بحفاظت جیب مین رکھکر سر ولیم برینڈ تیسرے دروازے کی طرف بڑھا یہ دروازہ بہت بھاری اور مضبوط تھا اور اسمین عجب ساخت کے ڈھلے تھے اس دروازے کے آگے ایک راستہ تھا جسکے سرے پر ایک اور دروازہ کھلا ہوا تھا اور یہ صحن مین جانے کے لیے تھا - سر ولیم برینڈ ہر دروازے پر ہٹ کر کھڑا ہوگیا تاکہ ڈچیز آف پورٹس موتھ اور اُسکا بھتیجا پہلے نکل سکین بعد ازان اُسنے ان دروازون کو بھی مقفل کر دیا اور کنجیان اپنے پاس رکھ لین -

صحن مین تین چار نوکر کھڑے تھے وہ عمارت کے اُس حصہ مین جو زیرین کے کمرون کے کواڑ دفعۃً کھلنے سے جو برسون سے بند پڑے تھے متحیر اور کسی قدر خائف ہوئے اور کواڑون کے کھلنے سے تو اُنکو حیرت تھی ہی مگر یہ دیکھکر اور استعجاب ہوا کہ وہ دروازہ کھلنے پر ایک خوش پوشاک لیڈی لارنس لی کے ہمراہ نمودار ہوئی اور اُنکے بعد سر ولیم برینڈ خود نکلا - سر ولیم برینڈ نے انکو ہٹ جانے کا سختی سے اشارہ کیا اور وہ اپنے اپنے مقامات کو چلدیے -

سر ولیم برینڈ ڈچیز کو صدر نشستگاہ مین لے گیا جسکو محل کا ڈرائنگ روم کہنا چاہیے اور مختصراً کرنیل رمبالڈ کے سوار ہوکر آنے اور ڈچیز اور لارنس کے تہ خانہ سے نکلنے کی اطلاع دینے کا حال بیان کیا -

سر ولیم برینڈ - "مین نہین جانتا کہ حضور کونسا طریقہ عمل اختیار کرینگی مجھکو صرف یہی عرض کر دینا ہے کہ اگر آپ میرے کلبۂ احزان کو کل تک اپنے

قیام سے افتخار بخشینگی تو مین ہر طرح پر آپ کی آسایش کا بندوبست کردونگا۔
ڈچز ۔" آج رات کو مجھے لندن پہونچنے کی اشد ضرورت ہو۔ کیا تمھارے پاس کسی قسم کی گاڑی نہین ہو جو مجکو یہان سے لیجا سکے ؟ ہان ۔ اور میری گاڑی کیا ہوئی ؟ ۔ میرے آدمی کہان ہین ؟ ۔ میری وفادار خادمہ جوزیفین جو انگریزی زبان کا ایک نقط نہین سمجھتی رہ گئی ہو وہ میرے رائی ہوس سے دفعتہً غائب ہو جانے پر نہایت پریشان ہو گی "

سر ولیم برنیڈ ۔" مسٹر رمبالڈ ابھی یہان موجود ہین وہ حضور کی تعمیل ارشاد کر سکتے ہین ۔ مزید بران میرا بھتیجا کپتان لی مسٹر رمبالڈ کے ساتھ رائی ہوس کو جا سکتا ہو اور اطمینان کر سکتا ہو کہ حضور کے فرمانے کی تعمیل ہوئی "

لارنس لی ۔" اگر ڈچز صاحبہ کا اسی وقت ارادہ مصمم جانے کا ہو تو کیا یہ بہتر ہوگا کہ مین فوراً کرنیل رمبالڈ کے ساتھ جاؤن اور گاڑی کو اگر درست ہو گئی ہو تو کسی قریب اور مناسب موقع پر بھیجدون جہان آپ لیڈی صاحبہ کو پہونچادین ؟ "

ڈچز ۔" مگر یقیناً اس نواح مین کوئی مجسٹریٹ ہوگا جسکو اس معاملہ کی طرف توجہ کرنا چاہیئے اور دیکھنا چاہیے کہ میری گاڑی اور آدمی بے ستائے ہوئے یا بغیر کسی قسم کی ایذا پانے کے رائی ہوس سے چلے جائین ؟ "

سر ولیم برنیڈ ۔" مین ہی مجسٹریٹ ہون اور مین نہایت خوشی سے اپنا اختیار حضور کے واسطے عمل مین لاؤنگا "

ڈچز ۔" تو دیکھیے یہ انتظام ہونا چاہیے آپ مسٹر رمبالڈ کے ساتھ رائی ہوس کو جائیے اور ایک گھنٹہ یا اُس سے کم وبیش کے اندر میری گاڑی اور ملازمون کو کسی مقام پر پہونچا دیجیے ۔ اور کپتان لی مجکو وہان تک پہونچادین "

سر ولیم برنیڈ ۔" بہت مناسب ۔ مین کرنیل رمبالڈ کے ساتھ فوراً

جاتا ہون اس اثنا مین آپ ما حضر جو میرے غریب خانے مین میسر آسکے تناول فرمایئے اور اگر آپ وقت معینہ کے اختتام پر سب سے قریب کی جاے مناسب کو روانہ ہونگی جسکی نسبت مین اپنے بھتیجے سے ابھی قرار داد کر لونگا تو مین ذمہ داری کرتا ہون کہ گاڑی وہان پہونچ جائیگی "

ڈچز نے جسنے بڈھے کی ہمراہی سے بچنے اور جوان کی صحبت مین تھوڑا وقت اور صرف کرنے کے لیے یہ چال چلی تھی کہا "بہت اچھا منظور ہے"

سر ولیم اور لارنس چند ساعت تک باہم صلاح کرتے رہے اور ایک موقع کی نسبت جو مناسب حال تھا اور جہان ڈچز نصف گھنٹے مین پیدل پہونچ سکتی تھی تعین کر کے سر ولیم ڈچز سے رخصت ہوا۔

باب ۹

رائی ہوس مین ایک اور ملاقاتی

پاؤ گھنٹہ بعد سر ولیم برینڈ اور کرنیل رمبالڈ گھوڑون پر سوار دریاے لیا کے کنارے رائی ہوس کی جانب جاتے ہوئے نظر آئے۔ اب سات بجے شام کا وقت تھا اور ہوا مین خوشگوار خنکی تھی کرنیل کا گھوڑا جو کسی قدر جاندار تھا آگے بڑھ جانے کے لیے بیچین تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے تھان کی طرف جا رہا ہے۔ مگر سر ولیم برینڈ کا گھوڑا اُمٹھا تھا علاوہ برین وہ اسکو تیز نہ چلانا چاہتا تھا کیونکہ اسکو اثناے راہ مین رمبالڈ سے بات چیت کرنا منظور تھا۔

سر ولیم برینڈ "مسٹر رمبالڈ مین تمھارے بھروسہ پر چلتا ہون کہ تم اپنے بد ذاتون کو سمجھا دو گے اور ڈچز کی گاڑی اور اسکے ملازمون کو چلے جانے دو گے "

کرنیل رمبالڈ "مین تم سے پہلے ہی کہ چکا ہون کہ یہی ہوگا۔ مجکو خوب معلوم ہی کہ میرے آدمیون کو صرف ڈچز پر غصہ تھا اور وہ اُنکے نوکرون کو نہ ستائینگے پس مناسب ہوگا کہ رائی ہوس پہونچنے پر آپ اپنی حکومت مجسٹریٹی کو کام نہ فرمایئے گا میری موجودگی سے وہ سب باتین حاصل ہو جائینگی

جیسے آپ خواہشمند ہین۔"

سر ولیم برینڈ۔ "یہ امر کہ مجکو تمپر اسقدر اطمینان ہی اسی سے ثابت ہی کہ مین تنہا بغیر کسی ملازم کو ساتھ لیے آیا ہون۔ یہان میری حکومت مجسٹریٹی اُنکا یہین ڈھنڈھورا نہین پٹیتا نہ بے ضرورت اُسکو نافذ کرتا ہون"

رمبالڈ۔ "میری اصلی غرض یہ ہی کہ آپ میرے آدمیون کے ساتھ رعایت کرین اور اُس جوش کی بابت جو اُنھون نے آج شام کو ظاہر کیا اُنکو سزا دینے کی فکر نہ کرین۔ غالبًا اُس چالاکی کے بدلے جو مین نے ڈچز کو توہین سے بچانے اور تمکو بہ فورغ دار داشتہ کی اطلاع دینے مین کی تم اسقدر منظور کروگے"

سر ولیم برینڈ۔ "جہان تک میرا تعلق ہی ایسا ہی ہوگا جیسا تم کہتے ہو مگر شرط یہ ہی کہ اگر بولیہ ڈچز کی شکایت کے بادشاہ اس ضلع کے مجھون کو مجرمون کے سزا دینے کا حکم دے تو مین بری الذمہ رہونگا"

رمبالڈ۔ "مجکو یہ شرط منظور ہی کیونکہ مجکو یقین ہی کہ ڈچز اٹ پورٹس موتھ اُس عام نارضی کو جو اُسکی جانب ہی دربار مین ظاہر کرنا پسند نہ کریگی۔ کہیے اب آپ اُس خفیف معاملہ کو بتا دیجیگے جسکا آپ نے ذکر کیا تھا جب مین آپ کے پاس گیا تھا؟"

سر ولیم برینڈ۔ "اُسکی نسبت بعد کو دیکھا جائیگا کیونکہ چند منٹ مین ہم تمھارے مکان پر پہونچ جاتے ہین"

یہ کہکر اُسنے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور پھر کچھ نہ کہا جب تک کہ رائی ہوس کے قریب نہ پہونچا۔ اُس مقام کے قریب پہونچنے پر جہان گاڑی اُلٹ گئی تھی اُنھون نے دیکھا کہ گاڑی پھر سیدھی کھڑی کی گئی ہی اور ڈچز کے ملازم دوسرے کی عارضی مرمت کو دیکھ رہے تھے کہ ٹھیک ہوئی ہی یا نہین اور گاڑی کے گھوڑون کے سوار جو تون کو ریسون کے ٹکڑون سے باندھ رہے تھے رمبالڈ کے کئی نفر بھی قریب کھڑے تھے اور ورتھ کی تاکید اور انعام کی وجہ سے جو اُسنے اُنکو دیا تھا گاڑی کی نسبت مدد دینے پر آمادہ ہوگئے تھے مگر جب اُنھون نے اپنے آقا کو مع سر ولیم برینڈ کے جسکو وہ مجسٹریٹ جانتے تھے

آتے ہوئے دیکھا تو وہ کسی قدر گھبرا گئے اور شیبرڈ یعنی سرادالا جو قریب کھڑا تھا اور جو ڈچز کے خلاف بلوہ کرنے کا بانی مبانی تھا کہنے لگا "واللہ مجکو اس بڈھے ہینل سے یہ اُمید نہ تھی !"

ناظرین کو یاد ہوگا کہ لوگ کرنیل رمبالڈ کو طنزیہ ہینل کہا کرتے تھے۔

جب رمبالڈ اور برنیڈ اور قریب آئے تو رمبالڈ شیبرڈ اور اپنے آدمیوں کا مافی الضمیر سمجھ گیا کہ یہ لوگ اس خیال میں ہیں کہ میں مجسٹریٹ کو بلانے گیا تھا پس اُسنے یہ بات اُنکے ذہن سے دور کرنا چاہی اور اُسکے ساتھ ہی اسکی فکر کی کہ ان لوگوں کے دل میں کوئی شبہہ اس قسم کا پیدا ہو جس سے وہ سمجھیں کہ ڈچز کے بھاگ جانے کا یندرہال کے کسی لوکل معاملہ سے تعلق تھا۔

پس کرنیل رمبالڈ نے کہا کہ سر ولیم برنیڈ اثنائے تفریح میں مجکو ملگیا اور اس واقعہ کا حال سُنکر یہاں آیا ہو کہ اگر اُسکے لائق کوئی کام ہو تو مدد دے۔ سر ولیم کی طرف مخاطب ہو کر! دیکھیے گاڑی کے لیجانے کے لیے سب سامان تیار ہی۔

شیبرڈ اور بوزہ گردن نے یہ گفتگو سُننے پر جو اُنکے نزدیک قابل تسکین تھی اپنی غمگین نگاہیں بدلیں اور بوزہ گردن نے ایک دوسرے پر نظر ڈالکر اشارتاً کہا کہ سرا میں چلکر اُس روپیہ سے شراب اُڑائینگے جو رد تھ نے دیا ہی۔

شیبرڈ انکا ارادہ معلوم کر کے اور شام کے واقعہ کی نسبت گفتگو چھیڑ کر اُنکے ساتھ سرا کی طرف راہی ہوا رمبالڈ اور سر ولیم نے میدان خالی پاکر گاڑی بخیریت روانہ کی اور برنیڈ نے سواروں کو سمت بتائی اور اُس سڑک کا پتہ بتایا جہاں سے اُنکو اپنی مخدومہ کو لینے کے لیے مُڑنا تھا جوزلفین ڈچز کی خادمہ جو اس تمام وقت میں رائی ہوس میں ڈچز کی نسبت متفکر اور متردد رہی تھی گاڑی میں بیٹھی پیادے پیچھے کھڑے ہو گئے گھوڑ چڑھوں نے جا بک جھٹکارنا شروع کیا اور گاڑی دریائے لیا کے پُل پر گھڑگھڑاتی ہوئی چلی۔

کرنیل رمبالڈ اور سر ولیم برنیڈ اب بالکل تنہا اپنے گھوڑوں پر اُس جگہ پر تھے جہاں سے گاڑی رخصت ہوئی تھی کرنیل نے اپنے ساتھی سے رائی ہوس

مین داخل ہونے اور امر محولۂ بالا کی بابت بحث کرنے کو نہ کہا یہ اسوجہ سے
نہ تھا کہ وہ پولیٹکل وجوہ سے سر ولیم سے نفرت کرتا تھا بلکہ اسوجہ سے کہ مبادا
اگر وہ چلنے کو کہے اور سر ولیم انکار کرے تو اُسکی نخوت اور کرنیل کی ذلت متصور
ہوگی پس کرنیل خاموش رہا اور انتظار کرنے لگا کہ دیکھون یہ خود کیا کرتا ہی

برینڈ "مسٹر رمبالڈ واقعی تمنے آج شام کو نہایت پسندیدہ کام
کیا اس سے یہ نہ سمجھنا کہ مین دون کی لے رہا ہون اگر تم اجازت دو تو مین
تھوڑی دیر کے لیے تمھارے مکان پر اتر دون اور ہم تم اُس خفیف معاملہ
کی نسبت گفتگو کر لین جسکا حوالہ پہلے ہو چکا ہی"

رمبالڈ نے سر کی جنبش سے اُس تجویز کو منظور کیا اور دونون اصطبل
کی طرف بڑھے جہان ایک سائیس نے گھوڑون کو تھام لیا۔ بعدازان کرنیل
سر ولیم کو پھاٹک کی طرف لیگیا جو اب کھُلا ہوا تھا اور دونون محافظ قلعہ کے
کمرے پر چڑھ گئے کرنیل نے اپنے مہمان سے بیٹھنے کو کہکر جام و شراب الماری سے
نکالے اور میز پر رکھ دیے سر ولیم نے بغیر کسی تامل کے اس مہمان نوازی کو قبول
کیا اور کرنیل نے دیکھا کہ اُسکے رفیق کا انداز اُسکی جانب بہ نسبت اُسوقت کے
جب وہ بینڈرہال مین ملی تھی بہت زیادہ ملائم ہو گیا ہی۔

سر ولیم "اب مطلب کی بات سُنو۔ مین تمکو اُس دو ہزار پونڈ قرضہ کی
یاد دلاتا ہون جو تھوڑا عرصہ ہوا مسٹر پارٹرج وکیل نے دیا تھا جسکی بابت تمنے
دستاویز لکھ دی ہی جسکی رو سے تمھاری تمام جائداد جو مل سکے رہن ہی اور
وقت معین پر روپیہ ادا نہونے کی حالت مین بیعبات اور ضبط ہو جائیگی

کرنیل "یہ سب درست ہی اور مجکو تاریخ ادا بخوبی یاد ہی تین مہینے کے بعد
یعنی ۲۴- ستمبر سنہ حال کو مجکو یہ روپیہ ادا کرنا ہی مگر یہ تو بتائیے کہ آپ کو
اس معاملہ سے کیا تعلق ہی؟"

سر ولیم "مجکو یہ تعلق ہی کہ جو روپیہ دیا گیا ہی وہ میرا ہی اور پارٹرج
وکیل محض میرا کارپرداز تھا"

بلحاظ اُن حالات کے جو بینڈرہال مین وقوع پذیر ہوئے تھے کرنیل

اس بات کے سُننے کے لیے بالکل غیر تیار نہ تھا اور قبل اسکے کہ اسکو یقینی طور پر معلوم ہو کہ یہ صورت معاملہ کی ہی اُسکے دل کو یہ صورت معلوم ہونے سے تسکین تھی کیونکہ ابتک وہ یہی جانتا تھا کہ وکیل نے اپنا خاص روپیہ دیا ہی اور وہ بشرط ضرورت میعاد مین وسعت اور برتاؤ مین رعایت کریگا بخلاف اسکے اُسکو اپنے پڑوسی سے ایسی رعایت کی اُمید کرنے کا کوئی حق نہ تھا۔

سر ولیم برینڈ۔ (کرنیل کے دل کی بات سمجھ کر) "ابھی تمھارے لیے پورے تین مہینے باقی ہین کیا مین اُمید کرون کہ تم تاریخ معینہ پر قرضہ بیباق کرنے کے لیے تیار ہو گئے ہو؟"

رمبالڈ "سچ پوچھیے تو مجکو اُس تاریخ تک بیباقی کی ذرا بھی اُمید نہین ہو اصل یہ ہو کہ یہ کاروبار جو مین چلا رہا ہون بڑا ہی اور بڑھتا جاتا ہی اور مجکو ایسی بہت سی دقتین واقع ہوئی ہین جنکا اندیشہ اُسوقت نہ تھا جب مین نے رائی ہوس پر قبضہ کیا مین اُسکی تفصیلات کو بیان نہ کرونگا اسی قدر آپ سے کہہ دینا کافی ہو کہ مین اس قرضہ کو بیباق کر دینے کا خواہشمند ہون مگر تین مہینے کی قلیل مہلت مین تو مجھسے ہرگز بیباقی نہو گی"

سر ولیم برینڈ "اور اگر تمھارا قرضخواہ سختی اور بیرحمی کرے اور تمکو نہایت تنگ کرے تو کیا نتیجہ ہو گا؟" اور یہ کہکر اُسنے کنکھیون سے اسکی طرف تیز نگاہ سے دیکھا۔

رمبالڈ "نتیجہ بربادی ہو گا۔ مین اور میرا خاندان بالکل تباہ ہو جائیگا" اور یہ کہتے ہوئے رمبالڈ کو معلوم ہوا کہ اُسکا کلیجہ منھ کو آتا ہی جب اسکو خیال آتا ہو کہ اسکی زوجہ۔ بہن۔ دختر اور وہ خود مفلس قلاش ہو جاینگے۔

سر ولیم برینڈ نے بعد کسیقدر سکوت کے جسمین اُسکی اندرونی کیفیت کا حال سمجھ مین نہ آیا کہا "خیر دیکھا جائیگا کہ یہ معاملہ ہمارے تمھارے درمیان رضامندی سے طی ہوتا ہی یا نہین۔ تم کچھ پریشان نہو تمنے سُنا ہو گا کہ مین اپنے دین لین کے معاملہ مین بہت سخت ہون اب شاید تمکو میرا زیادہ تجربہ ہو بہر حال مین اب اُسکو موقع مناسب اس امر کے لیے سمجھتا ہون

کہ ہمارے پولیٹیکل اختلاف رائے ہماری ذاتی نااتفاقیون کی بنیاد ہونا موقوف ہون۔ مگر تمنے ایسی راستبازی اور صفائی سے گفتگو کی ہو کہ میری رائے تمہاری نسبت اُسکی بہ نسبت اچھی ہو جو ابھی تھوڑی دیر ہوئی تھی۔

رسبالڈ نے سر دلیم کے صلح جو لہجہ سے متعجب ہو کر کہا "مین آپ کا اُن اُمیدون کی بابت شکریہ ادا کرتا ہون جو آپ نے پیدا کر دی ہین"

سر دلیم برنیلڈ "اب ہم اس بارہ مین کچھ اور نہ کہینگے ہان میرا بھتیجا آج شام کو تمہارے یہان آیا تھا غالباً تم مجکو بھی ویسا ہی خوشنود کروگے جیسا وہ تمہارے خاندان کی ملاقات سے ہوا ہوگا۔

کرنیل نے کہا "ازراہ بندہ نوازی میرے ساتھ تشریف لے چلیے" اور یہ کہکر وہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور اُس دروازے کو کھولا جو عمارت کے اندرونی حصہ کے راستہ سے لگا ہوا تھا۔

سر دلیم اُسکے پیچھے ہولیا اور دونون اُترکر اُس کمرے مین گئے جہان مسز رسبالڈ اور روتھ بیٹھی تھین۔ واضح رہے کہ ہنریاٹا کرنیل کی بہن دن بھر اپنے ہی کمرے مین رہی اور ایک مرتبہ بھی اس یادگار شام کے واقعات کے اثنا مین نشستگاہ کو نہین آئی۔

مسز رسبالڈ اور اُسکی دختر کو معلوم تھا کہ سر دلیم برنیلڈ اُنکے یہان آیا ہی اور کرنیل کے ساتھ اُسکے تخلیہ کے کمرے مین بیٹھا ہی مگر اُنکو ذرا بھی اُمید نہ تھی کہ وہ اُنکی ملاقات کو آئیگا۔ پس جب کرنیل سر دلیم کو لیکر آیا تو ان دونون کو نہایت تعجب ہوا اور اس کیفیت کی اور بھی ترقی ہوئی جب اُسنے اُسنے تہذیب اور تپاک سے گفتگو کی جسکے لیے وہ بہت کم مشہور تھا۔ وہ بیٹھ گیا اور ادھر اُدھر کی باتین کرنے لگا جسمین اُسنے بالقصد پولیٹیکل معاملات کا ذرا بھی اشارہ نہ کیا جون جون گفتگو بڑھتی گئی یہ معلوم ہوا کہ سر دلیم اُس خشکی اور سرد مہری کو دور کرتا جاتا ہی جو اسکی عادت مین داخل تھی اور یہ بغیر کسی بدیہی کوشش کے تھا کہ وہ اپنے تیئن پسندیدہ بنا رہا تھا اُسنے اپنے تیئن بلا تصنع صاحب فراست و ذی علم ظاہر کیا پس خاندان رسبالڈ کو نہ صرف اُسکی عمدہ مزاجی سے حیرت

ہوئی بلکہ اُنھوں نے یہ بھی خیال کیا کہ وہ فی الواقع بہ نسبت اسکے اور ہی قسم کا شخص ہوگا جیساکہ اُنھوں نے ابتک اسکو سمجھا تھا جب شام ہونے لگی تو اُسنے رخصت ہوکر کرنیل اور اُسکی زوجہ اور دختر سے ہاتھ ملایا اور کہا کہ مین اسوقت بوجہ اقتضائے حالات کے آیا تھا اور یہ میری اخیر ملاقات ہوگی۔ اسکا گھوڑا اصطبل سے لایا گیا اور اُسنے پھر کرنیل کو فرقنہ کی بابت تسکین دیکر رکاب پر پیر رکھا اور چلدیا۔

اب ہم ڈجیز آف پورٹس ہوتھ کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسکو ہمنے ینڈرہال مین کپتان لی کے ہم صحبت چھوڑا تھا۔ کھانا چُنا گیا مگر ڈچیز نے بہت کم کھایا کیونکہ شام کے واقعات کی وجہ سے اُسکو ابتک کسی قدر اضطراب تھا گو غالباً کچھ حصہ اس بیقراری کا بوجہ اُس اثر کے تھا جو لارنس لی کی خوبصورتی نے اُسکے دل پر کیا تھا۔

اِدھر اُدھر کی بہت سی باتین کرنے کے بعد ڈچیز نے کہا "کپتان لی اصل تو یہ ہو کہ وہ واقعہ شام کا جو ہلوتہ خانے سے نکلنے پر پیش آیا سب سے زیادہ حیرت انگیز تھا۔ وہ کون ہوگا جسنے تمھارے چچا کے ہاتھ سے ایسی بے قرینگی سے لمپ گرا دیا ؟"

لارنس "کیا عرض کرون مین اس معاملہ سے ویسا ہی نا واقف ہون جیسے آپ ہین"

ڈچیز۔ (ہنسکر) "تو معلوم ہوتا ہو کہ ینڈرہال مین بہت سے بھید ہین جواب تمھاری سمجھ مین آنے لگے ہین میرے تمھارے اطراف مین آنے اور گاڑی کو صدمہ پہونچنے سے تمکو یہ حالات معلوم ہوئے جو تمھارے اور میرے اوپر بیتے گزرے مثلاً تمکو اس حیرت انگیز تہ خانے کا حال گھنٹے دو گھنٹے اسطرف تک معلوم نہ تھا اور تمھاری گفتگو سے جو تمنے کی تھی یہ ظاہر ہوا کہ تم اس عمارت کے ایک حصہ کو بالکل غیر آباد سمجھتے تھے یہان تک کہ واقعات نے یہ ثابت کر دیا کہ اس عمارت کے اُن کمرون مین نہ صرف مکین ہین بلکہ اُنکا مذاق یا جنون عجیب اور حیرت انگیز صورت مین نمودار ہوتا ہو"

لارنس ''کیا آپ نے اُس شخص کو دیکھا جسنے ایسے بھونڈے پن سے میرے چچا کے ہاتھ سے چراغ گرا دیا؟ - کیونکہ مین چند سیڑھی نیچے تھا اسوجہ سے اس شخص کی ذرا بھی جھلک نہ دیکھ سکا!''

ڈچیز ''اگرہ مجکو عدالتی حلف دیا جاے تو مین سچ کہتی ہون کہ مجکو یہ بھی نہین تمیز ہوئی کہ وہ مرد تھا یا عورت دروازہ دفعۃً کھلا اور ایک صورت جو ظاہرا ایک لمبی سیاہ منڈھی ہوئی پوشاک پہنے تھی آندھی کی سی تیزی سے کودی بعدازان چشم زدن مین چراغ گل ہوگیا اور بالکل تاریکی ہوگئی! - واللہ یہ واقعہ تو ناول بنانے کے لائق ہے - رہی اُس پاگل یا ایذا رسان شخص کی صورت مجکو اُسکا ذرا بھی حال معلوم نہین وہ دفعۃً بھوت کی طرح آئی اور اسکے بعد چراغ ایسا جلد گل ہوگیا کہ مجکو اُسکی ہیئت کا بالکل حال معلوم نہوا - یقیناً تمھارے چچا کا یہ کوئی راز ہے!''

لارنس نے جواب دیا ''بیشک ہوگا!'' کیونکہ اُسکا دماغ پراگندہ تھا اور کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا -

ڈچیز ''خیر اگر وہ راز کی بات ہے تو تم سر ولیم برینڈ سے کہ دینا کہ اگر وہ تمھارے سامنے یہ حال بیان کرین کہ مین صرف اُس مہربانی کو جو میرے ساتھ کی گئی ہے یاد رکھونگی اور اس عقدہ صفت واقعہ کا حال گپ شپ مین کسی سے نہ بیان کرونگی جسکا ظہور پذیر ہونا بلاشبہہ تمھارے چچا کو منظور نہ تھا جو کچھ اُسکی اصلیت اور بنیاد ہو''

کپتان ''بہت اچھا مین یہ کہ دونگا''

اب ڈچیز نے اپنی گھڑی دیکھی اور یہ معلوم کرکے کہ سر ولیم برینڈ اور رمبالڈ کو گئے ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے اُسنے مقام معینہ کو جانے کی خواہش ظاہر کی جہان اُسکی گاڑی اُسکو ملنے والی تھی لارنس اُسکی ہمراہی کے لیے تیار تھا مکان سے نکلکر ڈچیز نے ملازمون کو جو اپنے بادشاہ کی منظور نظر آشنا کو سلام کرنے کے واسطے پھاٹک مین جمع تھے بیش قرار انعام تقسیم کیا بعدازان لارنس ڈچیز کا ہاتھ پکڑکر اُسنے پل سے عبور کیا اور دونون اُسطرف چلے

جہان گاڑی ملنے والی تھی اثناے راہ مین ڈیجز نے لارنس سے پھر کہا کہ تم لندن مین مجھسے ضرور ملنا۔ مگر وہ ان واقعات کے خیال مین ایسا مصروف تھا جو بند کرے مین واقع ہوئے تھے کہ اسکو یہ معلوم بھی نہوا کہ اُسنے کیا جواب دیا ڈیجز نے اسکی اس بیخودی کو اپنی جانب خیالات محبت مین مصروف ہونے پر محمول کیا اور چونکہ ہر شخص عام طور پر اُس سے تعلق و چاپلوسی کرتا تھا اسلیے اُسکے غرور نے اسکو پھر اس خیال کی طرف مائل کیا کہ لارنس کی بیشتر کی رکاوٹ بوجہ بزدلی اور کم جرائتی کے تھی جو اسکی موجودگی کی وجہ سے ہوئی نہ بوجہ کسی دیدہ ودانستہ اور بالقصد سرد مہری کے۔ یہ خیالات دل مین جاگزین کیے ہوے وہ لارنس سے اُسوقت رخصت ہوئی جب وہ اُس مقام پر پہونچی۔ جہان گاڑی کھڑی تھی۔ غرض گاڑی کھڑکھڑاتی ہوئی چلی گئی اور کپتان بیندرہال کو واپس آکر اُن حیرت انگیز واقعات کی نسبت غور کرنے لگا جنکا اوپر ذکر ہوا اور نیز ہہ جبین ورڈتھ کے خیالات مین مستغرق ہوگیا۔

باب ۱۰

شب بمقام بیندرہال

بیندرہال کے پہونچنے پر کپتان لی کو فی الجملہ تعجب ہوا کہ سر ولیم برینڈ اتبک رائی ہوس سے نہین لوٹا پس اُسنے خیال کیا کہ شاید وہ دور تک سوار چلا گیا کیونکہ وہ یہ کسی طرح پر یقین نہ کرسکتا تھا کہ وہ رمبالڈ کے مکان پر ٹھہرا ہوگا اور وہان کھانا کھایا ہوگا اور خود اُسکے خاندان کی مستورات سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی ہوگی۔ پس نشستگاہ مین جاکر کپتان لی نے اپنی دلچسپ کتاب یعنی ملٹن شاعر کی نظم اُٹھالی اور اُسپر دھیان لگانے کی کوشش کی مگر اُسکا جی نہ لگا شام کے تمام واقعات نے ہی دیکے اُسکے دماغ مین ہجوم کیا بالخصوص ورڈتھ کا نقشہ اور بند کمرہ کا واقعہ اُسکے خیالات مین سب سے بالا تھا وہ انھین خیالات مین مصروف تھا کہ سر ولیم برینڈ رائی ہوس سے لوٹا اور

کمرے مین داخل ہوا۔

سر ولیم برینڈ نے یہ دریافت کرنے کے بعد کہ ڈچیز آف پورٹس موتھ خیر و عافیت سے اپنی گاڑی تک پہونچ گئی۔ کہا "تمکو اس واقعہ سے جو تہ خانے سے ملے ہوئے کمرے مین ظہور پذیر ہوا بلاشبہ تعجب ہوا ہوگا؟ مگر پہلے یہ تو بتاؤ کہ ڈچیز نے کیا کہا؟" اور یہ کہکر سر ولیم نے ٹٹولنے کے طور پر لارنس کی طرف دیکھا۔

لارنس "ڈچیز نے اس بارہ مین بہت کم گفتگو کی مگر اُسنے مجھسے آپکے پاس یہ پیام پہونچانے کو کہا ہی کہ آپ ہر طرح پر اطمینان رکھیے گا کہ مین اُس مہمان نوازی اور عنایت کو جو میرے ساتھ یہان رہال مین ہوئی ایسا نہ بھولونگی کہ کہین اور اُن باتون کو بیان کرون جو مین نے یہان دیکھین"

سر ولیم "اور اُسنے کیا دیکھا؟" یہ کہتے ہوئے وہ لارنس پر نظر جمائے رہا مگر اب کنکھیون سے دزدیدہ نگاہین ڈالتا تھا گویا اسکو یہ منظور نہ تھا کہ لارنس اُسکی ان ٹٹولنے والی نگاہون کو دیکھے۔

لارنس نے نہ صرف یہ خیال کرکے کہ چچا کے سوالات کا سیدھے طور پر جواب دینا مناسب ہی بلکہ یہ بھی خیال کرکے کہ شاید اس سلسلۂ گفتگو سے اُس عقدہ صفت واقعہ کی کچھ توضیح ہو گی کہا "ڈچیز اُس واقعہ کو جو اُسنے دیکھا ٹھیک طور پر نہین بیان کر سکی۔ اُسنے اُس غورت کی صرف ایک جھلک دیکھی جسنے آپکے ہاتھ سے چراغ گرا دیا مگر یہ امر کہ وہ صورت کیسی تھی وہ بیان نہ کر سکی حتی کہ اسکو اسقدر بھی تمیز نہوئی کہ وہ فرقۂ ذکور سے ہی یا جنس اناث سے"

سر ولیم برینڈ نے کسی قدر دبی ہوئی آواز اور بیساختہ انداز سے کہا "اوہ!" اور گو معمولاً اسکے دل کا حال سمجھنا دشوار تھا مگر اب یہ معلوم ہوا کہ اُسکو اس خبر سے اطمینان ہوا اور اُسنے کہا "مین یقین کرتا ہون کہ تم بھی سمجھداری سے کام لیکر ڈچیز کی عمدہ مثال کی پیروی کروگے اور اس واقعہ کی بابت خاموش رہوگے؛ ورنہ مین دوبارہ ستہ کو بھی چاہے اپنے

ذہن مین خیال کر لینا مگر اسکی نسبت کبھی کوئی لفظ زبان سے نہ نکالنا۔ اچھا۔ خدا حافظ"

یہ کہکر سر ولیم بریڈ کمرے سے چلا گیا اور لارنس کو گفتگو کے اسطرح دفعۃً ختم ہونے اور واقعہ زیر بحث کی بابت کچھ حال نہ کھلنے سے نہایت حیرت مین چھوڑ گیا اب لارنس کا دھیان خواہ مخواہ اسکی طرف زیادہ جمتا اور گو وہ ایسا عالی خیال تھا کہ اسکو اس معاملہ کی نسبت محض بیہودہ اشتیاق نہ تھا تاہم حسب اقتضائے وقت وہ اسکا ضرور خواستگار تھا کہ اس واقعہ کا کچھ اور حال معلوم ہو کیونکہ (جیسا اسنے ڈچیز سے کہا تھا)!۔ وہ حصہ بند ہال کا جسمین یہ واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا اسکے ہوش سنبھالنے کے وقت سے برابر بند رہا تھا اور اسنے سوا اس روز شام کے کبھی کوئی دروازہ یا کھڑکی کھلی نہ دیکھی تھی نہ اسنے وہان اس روز سے پہلے کبھی قدم رکھا تھا وہ یہی جانتا تھا کہ مکان کا وہ حصہ بالکل غیر آباد ہی کسی انسان کی آواز اس جانب سے کبھی اسکے کان مین نہ آئی تھی اور اگر کوئی شخص اس سے کنایۃً کبھی یہ کہتا کہ اس حصۂ مکان کی بابت ایک عجیب و غریب بھید ہی تو وہ اسپر مضحکہ کرتا مگر اب اسکے تمام خیالات رفو چکر ہو گئے اور بجائے اسکے یہ خیال وثوق کے ساتھ جاگزین ہوا کہ بند ہال کا وہ بند کمرہ آباد ہی اور یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ اسمین ایک سے زیادہ اشخاص ہین کیونکہ اس صورت کے علاوہ (مرد ہو یا عورت) جسنے سر ولیم کے ہاتھ سے چراغ گرا دیا تھا اور لوگ بھی تھے جنھون نے اسکو پکڑ لیا تھا اور عمارت کے کسی اور حصہ مین لیگئے تھے اسکے حلق سے جو آوازین نکلین اور غیظ و غضب کے جو کلمات ادا ہوئے اسطرح کے تھے کہ اسنے یہ کہنا ناممکن ہی کہ وہ مرد کی زبان سے ادا ہوئے یا عورت کی۔

لارنس لی تقریباً ایک گھنٹہ تک اپنے چچا کے چلے جانے کے بعد ان خیالات مین مصروف رہا اور بار بار اسکے دل مین یہی خیال پیدا ہوتا تھا کہ وہ صورت کون ہو گی؟ اور اس بھید کا کیا مطلب ہی؟

کیا وہ کوئی قیدی ہی ؟ - یا شاید کوئی مجنون ہی اور دیگر اشخاص اُسکے محافظ
ہین ؟ - لیکن اگر یہ صورت ہی تو اُسکی موجودگی کیون اسطرح پر چھپائی
گئی ہی جسکا افشا اتفاق سے دفعۃً ہو گیا ہی ! - مگر قیاس دوڑانے سے
کچھ فائدہ نہوا اور لارنس ہی اپنے تئین ملامت کرنے لگا کہ مین نے اپنے
چچا کے خانگی معاملات کو کیون اپنے دل مین اسقدر جگہ دی ہی پس
تا بمقدور اپنے تئین ان خیالات سے علیحدہ کرنے کی غرض سے اُسنے
لمپ ہاتھ مین اُٹھا لیا اور بالاخانہ پر جہان اُسکی خوابگاہ تھی چڑھ گیا -
یہ کمرہ وسیع تھا اور اُسکے ہر سرے پر کھڑکی تھی ایک سرے سے
صحن دکھائی دیتا تھا اور دوسرے سرے سے دیوار کھائی پر ہو کر کھلے ہوے
میدان پر نظر پہونچتی تھی یہ کمرہ آسایش کا تھا اور کپتان لی اسکو بوجہ خوش
فضا ہونے کے بطور نشستگاہ کے بھی استعمال کرتا تھا - ایک الماری پر بہت
سی کتابین تھین اور ایک بڑی دراز مین اُسکی وردی اور سادے کپڑے
تھے لکھنے کا سامان میز پر رکھا تھا اور ایک مقولے مین بہت سے قلمی اشعار
تھے کیونکہ گو لارنس اہل سیف کے زمرہ مین تھا لیکن وہ امن و آسایش کے
وقت کبھی کبھی تصنیف سے بھی دل بہلایا کرتا تھا -
اپنے کمرے مین پہونچکر کپتان لی نے خیال کیا کہ اگر مین سونے کے
لیے لیٹونگا تو نیند نہ آیگی اور تمام خیالات جنکا اوپر ذکر ہوا ہی دل مین ہجوم
کرینگے اُسنے گھڑی دیکھی - اسوقت دس بجے تھے اور یہ خیال کرکے کہ نیند نہ
آیگی اُسنے کتاب دیکھنا شروع کی وہ پڑھتا رہا مگر اُسکی سمجھ مین بالکل نہ آیا
کہ اُسنے کیا پڑھا حتی کہ جب لمپ جھلملانے لگا تو اُسکو اسکی بھی خبر نہوئی
آخر کار گیارہ بجنے کے تھوڑی دیر بعد لمپ گل ہو گیا -
ہرچند رات صاف نہ تھی تاہم بالکل تاریکی بھی نہ تھی ماہتاب گنبد
نیلگون پر درخشان نہ تھا ہان ستارون سے کچھ خفیف جھلملاتی ہوئی روشنی
آتی تھی اور وقتاً فوقتاً بادلون کے چلنے سے ستارون کی روشنی بھی جاتی
رہتی تھی کیونکہ دن کی روشنی کے بعد ہوا مین بہت تغیر ہو گیا تھا اور

ارش کے آثار نمایان تھے جب چراغ گل ہوگیا تو لارنس اپنی جگہ سے اُٹھا اور
سب سے قریب کی کھڑکی کی طرف پردہ ہٹانے کے لیے بڑھا تا کہ کمرے مین
کچھ روشنی داخل ہو پردہ ہٹانے پر اُسے موسم کے دفعتہً متغیر ہو جانے پر
تعجب ہوا اور وہ کھڑکی کے پاس کھڑا ہو کر آسمان پر بادلون کا دوڑنا دیکھتا
رہا اب اسکی نظر اُس مسلسل عمارت پر پڑی جو بندر ہال کہلاتی تھی اور اُس
حصہ عمارت کے ساتھ زاویہ قائمہ بناتی تھی جسمین اُسکا کمرہ واقع تھا ایک جانب
عمارت مذکور اُسکی نظر کی انتہا تھی اور دوسری جانب پھاٹک مع مینار
کے تھا اور اُسکے سامنے وہ دیوار تھی جو صحن کو چمن سے جدا کرتی تھی -
غرض بندر ہال کی قطع خندق کے اندر زیادہ تر بشکل رائی ہوس کے
تھی لارنس -

لارنس کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا اُس سلسلۂ عمارت کو جو بند پڑی
رہا کرتی تھی دیکھ رہا تھا اُسکے دل مین بیساختہ یہ خیال پیدا ہوا کہ اُس نیچے
کے کمرے کے کواڑون مین سے جہان تہ خانہ کھلتا تھا اور جہان وہ عجیب
و غریب واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا جسکا اکثر ذکر ہوا ہے کچھ خفیف روشنی نظر آرہی
ہے کیونکہ یہ ذہن نشین رکھنا چاہیے کہ وہ کواڑ جو مسٹر ولیم بریڈ نے کھولدیے
تھے کھولنے کے بعد فوراً بند کردیے تھے - کپتان لی نے یہ اطمینان کرنے کے لیے
کہ وہان فی الواقع روشنی تھی یا یہ امر محض اُسکا وہم و گمان تھا خوب آنکھیں
گڑ گڑ کر دیکھنا شروع کیا - یہ کارروائی کسی بیجا اشتیاق کی وجہ سے نہ تھی بلکہ
مقتضائے حال تھی - ہنوز وہ کھڑا دیکھ رہا تھا کہ ایک دروازے کے کھلنے
کی آواز آئی یہ وہ دروازہ تھا جو سلسلۂ مکانات سے بند لگا ہوا تھا اور جسکے ذریعہ
سے مسٹر ولیم بریڈ ڈجنز اور وہ خود نکلکر صحن مین پہونچے تھے - یقیناً اس دروازے
کے کھلنے مین کوئی شک نہ تھا نہ اسمین کچھ شبہہ تھا کہ اسکے اندر کچھ روشنی تھی
کیونکہ چند ساعت کے لیے روشنی اچھی طرح چمکی اور پھر غائب ہوگئی -

لارنس لی برابر کھڑکی کے پاس کھڑا رہا کیونکہ اُسکے دل مین اُس
خیال نے جگہ پکڑی کہ کوئی عجیب واقعہ ہو رہا ہے چونکہ اُسکا کمرہ بالکل تاریکی مین

تھا کوئی شخص جو صحن سے کھڑکی کی طرف نظر اٹھاتا اسکو نہ دیکھ سکتا تھا مگر باہر ستاروں کی ایسی خفیف روشنی تھی کہ وہ سب کچھ جو ہم آیندہ بیان کرینگے دیکھ سکتا تھا۔

پہلے تو اس دروازے سے جو کھلا تھا ایک شخص نکلا جسکو لارنس نہین پہچان سکا کہ وہ کون تھا مگر اُسکے جی مین خواہ مخواہ آیا کہ وہ اُسکا چچا ہوگا مگر اُسنے جسقدر اپنی آنکھون پر اس بارہ مین تیقن کے لیے زور دیا اُسکی کوشش بیسود ہوئی کیونکہ بوجہ تاریکی شب کے ٹھیک طور پر تمیز کرنا ناممکن تھا مگر اب ایک اور شخص اُس دروازے سے نکلا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ اپنے کاندھے پر کوئی چیز مثل بورہ کے لیے جاتا ہے اُس شخص کو پہچاننے کی نسبت بھی لارنس نے ویسی کوشش کی لیکن مثل سابق کے ناکامی ہوئی پہلے شخص نے اب دوسرے کو جو بورہ سا لیے ہوئے تھا بڑھنے دیا اور خود چند ساعت کے لیے اُس دروازے کو بند اور مقفل کرنے کے واسطے ٹھہرا جس سے وہ دونون نکلے تھے بعد ازان وہ اپنے ساتھی کے پاس گیا اور صحن کو طے کر کے دونون اُس دیوار کے دروازے کی طرف بڑھے جو باغ مین کھلتا تھا۔ یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ دیوار لارنس لی کے کمرے کے سامنے تھی پس وہ اُن لوگون کی (جو کوئی وہ ہون) رفتار کو آسانی سے دیکھ سکا مگر ابتک اُسنے انکو نہ پہچانا تھا وہ اُس دروازے مین ہو کر باغ کو گئے اور دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے دونون شخص لارنس لی کی نظر سے اوجھل ہو گئے۔ اُسکو یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک شخص نے (یعنی اُسنے جسکے کاندھے پر بوجھ نہ تھا) باغ کے دروازے مین جانے سے پیشتر اُسکے کمرے کی طرف نظر اُٹھائی لیکن اگر اُسنے ایسا کیا تو بھی لارنس کو یقین تھا کہ اُسنے اُسکو کھڑکی کے پاس کھڑا ہوا نہین دیکھا کیونکہ کمرے مین بالکل تاریکی تھی۔

یہ سب واقعہ جو ہمنے اُن دونون اشخاص کے آنے اور باغ مین داخل ہونے کی نسبت بیان کیا اسمین دو منٹ سے زیادہ

نہین گذرے جسمین لارنس اس واقعہ کے خیال مین ایسا مصروف تھا کہ وہ یہ نہ سوچ سکا کہ آیا اسکو اسطرح نظارہ کرنا زیبا ہی اور اسکو اس معاملہ کی بنسبت جو ہوتا ہی فوراً کچھ کرنا چاہیے مگر اب چونکہ باغ کا دروازہ اُن دونون شخصون کے داخل ہونے کے بعد بند ہوگیا تھا لہٰذا اُسکو اس کارروائی کے اشتیاق سے فی الجملہ علیحدگی ہوگئی تھی اب اسکو سوچنے سمجھنے کی قابلیت تھی کہ اسکو کیا طریقہ عمل اختیار کرنا چاہیے؟ - کیا وہ فی الواقع اسکا چچا تھا اور اُسکے ساتھ کوئی نوکر تھا؟ - اگر وہ اُسکا چچا تھا تو وہ کچھ نہ کر سکتا تھا - اسکو سر ولیم برینڈ کے معاملات مین تاک جھانک نہ لگانا چاہیے - لیکن اگر وہ اُسکا چچا نہین تھا تو اس خفیہ کارروائی کا اصل بانی کون ہی؟ - کیا کوئی چوری ہونے والی ہی؟ اس بورہ مین کیا ہوگا اگر وہ فی الواقع بورہ ہی؟ یا کوئی پلندہ تھا؟ - کیونکہ اسی قسم کا کوئی بوجھ یقیناً ایک شخص لیگیا ہی اگر وہ کوئی بداندیش لوگ ہین تو میرا مداخلت کرنا ضرور ہی مگر پھر اسکے ذہن مین یہی خیال جما کہ ان دونون اشخاص مین سے ایک ضرور اُسکا چچا تھا ورنہ اسکے پاس دونون دروازون کی کنجیان کہان سے آئین اور احتیاط سے دوسرے شخص کے بوجھ لیکر نکلنے کے بعد پہلا دروازہ کیون بند کرتا؟

ان خیالات سے سراسیمہ ہوکر لارنس کی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ کیا کرے اسی وجہ سے وہ چند ساعت تک کھڑکی کے پاس کھڑا رہا اور دھندلی تاریکی مین باغ کے دروازے کو جسمین ہوکر دونون شخص غائب ہوگئے تھے دیکھتا رہا تاہم وہ متردد تھا کہ کیا کرنا چاہیے - دفعتہً اُسکے ذہن مین ایک خیال آیا اور اسکو اس وقت کے حل کرنے کی راہ نظر آئی - اُسنے کہا لاؤ سر ولیم برینڈ کے کمرے کو چلون اگر وہ وہان موجود ہو تو اُس سے سب حال بیان کردون لیکن وہ وہان نہ ملے تو ضرور میرا شبہہ صحیح ہوگا کہ وہ ان دونون اشخاص مین سے ایک ہوگا چنانچہ لارنس اپنے کمرے سے نکلا اور ایک چھوٹے غلام گردش مین گزرا جسکی تنگ کھڑکیون سے ستارون کی جھلملاتی روشنی بمشکل داخل ہوتی تھی اور چند ساعت

میں سر ولیم برینڈ کے کمرے کے دروازے پر پہونچا۔ پہلے اُسنے آہستہ آہستہ
کنڈی کھٹکھٹائی جب کچھ جواب نہ آیا تو پھر اُسنے ذرا زور سے کنڈی کھٹکھٹائی
تاہم جواب ندارد تب تو اُسنے دروازے کو دھکا دیا مگر وہ بند تھا یا تو اُسکا
چچا غافل سو رہا تھا یا فی الواقع کمرے سے غیر حاضر تھا۔ نہ معلوم ان دونوں
میں سے کیا صورت تھی لارنس نے پھر بہت زور سے کنڈی کھٹکھٹائی مگر پھر
کچھ جواب نہ آیا وہ اپنے کمرے کی طرف آہستہ آہستہ اور تامل کے ساتھ ٹہلا
کیونکہ اپنے قیاس کے مطابق اُسکو یہ دریافت کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی
کہ آیا اُسکا چچا فی الواقع باہر تھا یا نہیں ممکن ہو کہ وہ غافل سو رہا ہو اور لارنس
کو گمان تھا کہ شاید اُسکو اس خفیہ کارروائی کا کچھ اور ماجرا نظر آئے جو اُسے
خبردار بھی ہو مگر سر ولیم برینڈ کے شریک کارروائی ہونے کا اُسکو ایسا قوی
یقین تھا کہ لارنس نے اس معاملہ کی نسبت کچھ عمل کرنے کی راے اس
خوف سے قایم نہ کی کہ کہیں وہ اپنے چچا کی حرکات کا جاسوس نہ سمجھا جاے
علاوہ بریں اُسنے سمجھا کہ یہ خیال بھی بیہودہ ہو کہ بند پڑی ہوئی عمارت میں
کوئی شخص چوری کریگا جہاں غالباً اتنی قیمت کا مال نہوگا جسکے لیے ایسا
خطرہ انگیز کیا جاے پس ہر پہلو پر غور کر کے لارنس نے سکوت اختیار کرنے
کی راے قائم کی مگر پھر اس تردد سے کہ کہیں کوئی ایسی بات نہو جس سے
یہ ثابت ہو سکے اُسکی راے غلط تھی وہ ایک مرتبہ پھر اپنے کمرے کی کھڑکی
کی طرف گیا اور مثل سابق پردہ کے تاریک سایہ میں کھڑا ہوا تاکہ اگر کوئی
شخص باہر سے دیکھے بھی تو اُسکے کھڑے ہونے کی جگہ پر صرف سیاہی نظر آئے
اور اُسنے باغ کے دروازے کو پھر دیکھنا شروع کیا۔

تقریباً ایک گھنٹہ گذر گیا اور بالکل خاموشی رہی اور اب لارنس
نے یہ خیال کرنا شروع کیا کہ دونوں شخص جنکو اُسنے دیکھا ہو شاید اس مکان
کے نوکر ہوں اور جو کوئی وہ ہوں اُنکا ارادہ باہر آنیکا نہیں ہے۔ وہ پیکر تصویر
کی طرح اُسی موقع پر بے حس و حرکت کھڑے کھڑے تھک گیا اور سونے کے ارادہ
سے لوٹنے والا ہی تھا کہ ایسا دروازے کے کھلنے کی آواز آئی اور صحن کی

دیوار کی طرف دیکھنے سے اُسکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اشخاص پھر باغ سے نکلے اب اُسنے پھر گھور گھور کر دیکھا کہ وہ کون ہین مگر کچھ سمجھ مین نہ آیا ایک اُنمین سے دوسرے کی نسبت زیادہ لمبا تھا جو شخص پست قد تھا وہی بوجھ لیگیا تھا مگر اب اُسکے پاس وہ بوجھ نہ تھا پھر لارنس کے ذہن مین یہی خیال جما کہ لمبا شخص اُسکا چچا ہی اور اب اول مرتبہ اُسکے ذہن مین آیا کہ دوسرا شخص گرمسٹڈ ہی مگر اس پچھلے خیال کی نسبت بھی ایسے ہی کمزور وجوہ تھے جیسے پہلے کی بابت اصل یہ ہی کہ دونون خیال محض قیاسات تھے مگر ایسے قیاسات جنکو دل اکثر بطور یقین کے قبول کرتا ہی گو اس تقویت رای کا کوئی سبب خود دل کو معلوم نہو۔

دونون شخصون نے صحن کو طی کیا مگر بند پڑی ہوئی عمارت مین داخل نہوئے وہ سیدھے ایک دروازے کی طرف بڑھے جو اس قطار مین تھا جسمین کپتان لی اور اُسکے چچا کے کمرے واقع تھے۔ گرمسٹڈ اور اُسکی زوجہ کے کمرے بھی اسی صف مین تھے مگر سب سے اونچی منزل پر کیونکہ عمارت سہ منزلہ تھی۔

لارنس نے اُس دروازے کا کھلنا یا بند ہونا نہین سُنا جسکی طرف یہ دونون شخص گئے تھے پس شاید وہ محض اُس سلسلہ عمارت کی طرف آئے ہون اور اس دروازے کے پاس سے گزر کر اور کہین چلے گئے ہون یا شاید وہ ایسی خاموشی سے داخل ہوئے ہون کہ آواز نہ آئی ہو بہر حال اب لارنس انکو اپنی کھڑکی سے نہ دیکھ سکتا تھا۔ اگر وہ صحن مین بھی ہوتے۔ مگر کیا اسکو اپنے کمرے کے دروازے کی طرف یہ سُننے کے لیے کان نہ لگانا چاہیے کہ کہین سر فلیم برنیڈ اُسکے کمرے کی طرف تو نہین چڑھ رہا ہی اور گرمسٹڈ اسکے پیچھے آرہا ہی نہین لیکن کپتان اسقدر تاک جھانک اور کان لگانے پر نادم ہوکر کپڑے اُتارنے کے لیے بڑھا اور جب وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا تو اسکو سیڑھیون پر چڑھنے کی چاپ نہ سنائی دی وہ اپنے پلنگ پر لیٹ رہا اور سو گیا اور خواب مین اُسکو عجیب و غریب صورتین چلتی ہوئی اور سیہ کار کام کرتی

ہوئی نظر آئین۔

باب ١١

باغ

صبح کو جب لارنس بیدار ہوا تو آفتاب کی روشنی کھڑکیون سے آ رہی تھی جنکے پردے رات کی تاک جھانک کے بعد وہ برابر کرنا بھول گیا تھا۔ اب بادل آسمان پر نہ تھے اور ہوا نہایت خوشگوار تھی۔ مگر رات کو پانی برسا تھا اور جب اُسنے آ کر کھڑکی کھولی اور اُسمین سے دیکھا تو صحن کا سبزۂ زمردین آب و تاب پر چشمک زنی کرتا تھا اور چڑیان فرحان اور شادان چہچہا رہی تھین گویا اُس تازگی سے خوش تھین جو ترشح نے پتون کو بخشی تھی جسکے اندر وہ چھپی ہوئی تھین۔

کپڑے پہنکر کپتان لی اُترکر کھانے کے کمرے کو گیا مگر چونکہ اُسکا چچا وہان نہ تھا لہذا وہ باغ مین گلگشت کو چلا گیا۔ یہ بات رات کے عجیب و غریب واقعات کے سبب سے نہ تھی۔ بلکہ یہ اُسکی معمولی عادت تھی۔ دو باغبان جو باپ بیٹے تھے کام کر رہے تھے۔ بڈھا پھولون کی درستی مین مصروف تھا جنپر اُسکو ناز تھا اور اُسکا لڑکا ترکاریون کی دیکھ بھال کر رہا تھا اُنکا خاندانی نام کلارک تھا بڈھا کسی قدر ترش مزاج پست قد بات کرنے مین بے سلیقہ اور برتاؤ مین بے ڈھنگا تھا اُسکا بیٹا اُسکے بالکل برعکس تھا۔ وہ خوش مزاج خندہ پیشانی اور رنگیلا شخص تھا اُسکی عمر پچیس سال کی ہوگی وہ اپنے افسرون سے با ادب اور اپنے برابر والون سے بہ خندہ پیشانی پیش آتا اور کام کرتے وقت گنگنایا کرتا بڈھے کی نسبت یہ کہدینا ضرور ہے کہ اگر وہ بیدر ہال کے باشندون مین سے کسی کے ساتھ تپاک سے پیش آتا تو وہ کپتان لی تھا۔ یہ دونون شخص سر ولیم برینڈ کی ملازمت مین عرصہ سے نہ تھے اور یہی حال سوداگر مسٹر اور اُسکی زوجہ کے ادنیٰ نوکرون کا بھی تھا جیسا کہ ناظرین

کو یاد ہوگا۔

کپتان نے بڈھے باغبان کی طرف جو ایک چمن کو درست کررہا تھا خطاب کرکے کہا۔ "کلارک آج تو تمھارے پھول بہت خوشنما ہین رات کی بارش نے اُنکو خوب تر و تازہ کردیا ہی۔"

بڈھا۔ "جی ہان حضور اُن مقامات پر پھول اچھی حالت مین ہین جہان کچلے نہین گئے ہین۔"

لارنس نے روشون کو چارون طرف دیکھکر کہا۔ "کہان کچلے گئے ہین! - مجکو تو کوئی علامت کچلنے کی معلوم نہین ہوتی۔"

بڈھے باغبان نے ایک روش کے کنارے کی طرف اپنے آلہ سے اشارہ کرکے کہا۔ "دیکھیے یہ کچلے ہوئے ہین۔" اور لارنس نے پانچ چھ پیرون کے نشان دیکھے جنپر بہت سے خوبصورت پھول کچل گئے تھے۔ (ذرا تک بھون چڑھا کر) میری کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ معلوم ہوتا ہی کہ رات کو کوئی شخص اندھیرے مین یہان چلا ہی اور راستہ نہ دکھائی دینے کی وجہ سے راہ سے علیحدہ ہوگیا ہی (ایک اور روش کی طرف اشارہ کرکے جسمین پانون کے نشان تھے) - اور دیکھیے یہ اور نشان ہین!"

ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ کپتان لی نے ان پیرون کے نشانون کا تعلق اُن دونون اشخاص کے چلنے پھرنے سے سمجھا ہوگا جنکو اُسنے شب گذشتہ کو دیکھا تھا مگر اُسنے باغبان سے کچھ نہ کہا۔

بڈھا۔ میری کچھ سمجھ مین نہین آتا۔ اور دیکھیے یہان کچھ اور عجیب معاملہ بھی ہی۔"

کپتان "وہ کیا؟"

بڈھے باغبان نے ایک سائبان کی طرف جو چار دیواری کے اوپر ایک جانب پڑا تھا دیکھ کر کہا "ضرور رات کو اوزارون کے گودام مین کوئی گیا ہی۔"

لارنس لی "یہ تمکو کیسے معلوم ہوا؟ - کیا تمھارا مطلب ہی کہ کوئی چیز

چوری گئی ہی ؟"

باغبان "نہین کوئی چیز چوری نہین گئی ! - بھلا باغ کے اوزارون کو کون چرائیگا اگر چور آئے ہونگے تو انھون نے اور چیزون کو تاکا ہوگا مگر مجھے معلوم ہوتا ہی کہ ضرور کوئی گودام مین گھسا ہی کیونکہ ایک کدال - ایک پھاوڑا اور ایک گھانس جمع کرنے کا آلہ اپنی جگہ نہ تھا - جہان مین نے انکو کل شام کو رکھا تھا مزید برآن انکے اوپر تازی مٹی تھی "

لارنس نے ان تمام حالات کو رات کے عجیب وغریب واقعہ سے متعلق کرکے کہا " بیشک ! - یہ بڑے تعجب کی بات ہی - بھلا ایسا کون شوقین ہوگا جسنے رات کو مٹی کھودی ہوگی جب اور لوگ سوتے ہین ؟"

باغبان نے اپنے کچلے ہوئے پھولون کو تلخکامی سے دیکھ کر جواب دیا " یہی تو مین دریافت کرنا چاہتا ہون - مین صبح کو یہی دیکھتا پھرتا تھا کہ کہان مٹی کھودی گئی ہی "

کپتان " پھر تمکو کچھ پتہ ملا "

باغبان " نہین - کیونکہ اگر ایسا کوئی کام کیا گیا ہی تو غیر معمولی صفائی سے ہوا ہی - علاوہ اسکے رات کی سخت بارش نے تمام نشانات نیست ونابود کردیے ہونگے اب تو مجکو کچھ بھی پتہ نہین چلتا " اور یہ کہکر بڈھے نے ایک قسم کی غمگین سنجیدگی سے منہ بلایا -

لارنس لی باغ مین پھرتا رہا اور بغیر اسکے کہ کوئی شخص یہ سمجھے کہ وہ اسی مطلب سے پھر رہا ہی وہ ہر طرف احتیاط سے دیکھتا رہا کہ شاید اسکو کوئی جگہ ملجاے جہان رات کو مٹی کھودی گئی ہو - اب اسکو اور بھی زیادہ پریشانی ہوئی کہ جو کچھ اسنے رات کو دیکھا تھا اور جو کچھ اب معلوم کیا تھا اسکو کیا خیال کرے - کیا اُن دونون اشخاص نے جنکو وہ مسٹر ولیم بریسیڈ اور گریسنڈ خیال کرتا تھا کچھ دفن کیا ہی ؟ اس امر کا اسکو یقین تھا کہ وہ بورہ یا بوجھ (جو کچھ رہا ہو) جو پستہ قد شخص لایا تھا پھر واپس نہین لیگیا - کیا وہی بوجھ دفن کیا گیا تھا ؟ اگر وہی دفن ہوا تو اسمین کیا تھا ؟ اُسنے اپنے دل مین سوچا کہ وہ ہی چیزین

ہوتی ہین جنکو آدمی رات کو اسطرح سے دفن کرتا ہی ایک خزانہ دوسرے ہولناک جرم کی متعلقہ چیزین - لارنس لی کا خیال اسطرف نہین رجوع ہوا کہ اُسکے چچا نے ایسا فعل کیا ہوگا جسکے لیے صورت آخر الذکر کی احتیاط ضروری ہوئی ہوگی علاوہ برین وہ بوجھ (جو کچھ وہ رہا ہو) ایسا چھوٹا تھا کہ اسمین مارے ہوئے انسان کی لاش نہ سما سکتی تھی - بخلاف اسکے کپتان اپنے چچا کی کنجوسی زر اندوزی کی عادات سے خوب واقف تھا - اب یہ خیال کرنے سے اُسکے دل کا بوجھ سا اُتر گیا کہ اس تمام عقدہ کے حل کا کچھ پتہ معلوم ہو چلا ہی تاہم یہ خیال کرکے کہ یہ قیاس جو قائم کیا گیا ہی صحیح ہوگا سر ولیم برنیڈ کے لیے خزانہ باغ مین دفن کرنے کی کارروائی عجیب و غریب ہی کیونکہ بیندرہال مین اندوختہ چھپانے کے بہت سے محفوظ مقام موجود ہین اور یہ اور بھی تعجب کی بات معلوم ہوئی کہ اُسنے گرمسٹلے یا کسی اور کو اس قسم کے بھید سے واقف کیا ہوگا - مگر لارنس کی کتب بینی نے اسکو اس امر سے واقف کر دیا تھا کہ بخیل اور حریص لوگ اپنے روپیہ کے علیحدہ کرنے کی بابت مخصوص عادات رکھتے ہین پس اُسنے اپنے قیاس کو اُن عقدہ صفت واقعات کا حل تصور کیا جو اُسنے شب گزشتہ کو دیکھے تھے -

نصف گھنٹہ تک باغ مین پھرنے کے بعد اور بغیر سراغ ملنے کسی موقع کے جہان تازی مٹی کھودے جانے کا گمان ہو لارنس پھر محل مین داخل ہوا اور حاضری کے کمرے کو گیا - اب سر ولیم برنیڈ وہان موجود تھا اور ہمارے ہیرو کو یہ معلوم ہوا کہ اُسکے چچا نے سلام کا جواب دیتے وقت اُسکو ایک خاص قسم کی ٹٹولنے والی نگاہ سے دیکھا مگر جب اُسنے نظر اُٹھائی تو لارنس نے خیال کیا کہ شاید یہ محض اُسکا گمان ہو - کھانے کے درمیان مین سر ولیم نے بہت کم بات چیت کی کیونکہ وہ عادتاً کم سخن تھا اور جو کچھ باتین اُسنے کین وہ ادھر اُدھر کی تھین -

حاضری کھانے کے بعد کپتان لی اپنی بنسی اور کتاب لیکر دریا کے کنارے کنارے پھرنے لگا پہلے تو اُسکا دھیان اُن تعجب خیز واقعات پر جما رہا جو پچھلے چند گھنٹے مین اُسکو معلوم ہوئے تھے مگر مہجبین رودھ کی تصویر نے بہت جلد اُن

خیالات کو دور کر دیا۔ ناظرین کو غالباً کچھ تعجب ہوا ہوگا کہ کپتان نے دریاے
اسٹورٹ کے پل کو عبور کرکے دریاے لیا کی جانب جو رائی ہوس کی طرف
تھا قدم بڑھایا۔

اُسنے اپنے دل مین کہا۔ "اس حصہ دریا مین عمدہ شکار رہا ہی ہی گویا
اُس طرف جانے کے لیے کسی حیلہ کی ضرورت تھی! - یہ خیال اسوجہ سے نہ تھا کہ اسکو
اپنی جانب صفائی قلب حاصل نہ تھی بلکہ یہ مقتضاے حال ایسے شخص کا تھا
جسکے دل مین پہلی مرتبہ عشق کے اثر نے نشو و نما پکڑنا شروع کیا تھا اور جو باوجودیکہ
وہ اُس جگہ پھر رہا تھا جہان اسکو اپنی محبوبہ سے دوچار ہونے کی اُمید تھی اپنے
دل کی چوریون کی وجہ سے عشق کے آغاز ہونے کو قبول نہ کرتا تھا۔

گیارہ بجے کا وقت تھا جب کپتان لی اُس موقع پر متمکن ہوا جہان
ہمنے اسکو بیشتر ناظرین کے روبرو پیش کیا تھا وہان سایہ دار درختون کے
شامیانے مین اُسنے بنسی ڈالی مگر راست گفتاری ہمکو یہ کہنے پر مجبور کرتی
ہی کہ تلینڈرا کے دیکھنے کے بجاے اسکی نظرین دریا کے دونون کنارون کو
پار کرکے قلعہ رائی ہوس کی جانب بار بار جاتی تھین ایک گھنٹہ گزر گیا اور اسکو
ایک مچھلی بھی نہ ملی وہ شکار سے تھک گیا اگر اسکو فی الواقع شکار کہہ سکتے
ہین اور بنسی پھینک کر وہ نرم سبزہ پر لیٹ گیا۔ کتاب لیکر اُسنے پڑھنے کی
کوشش کی مگر دل نہ لگا۔ دلتھ کی صورت اُسکے دل مین سب خیالات پر غالب
تھی۔ وہ یہ سوچنے لگا کہ شاید دن کی خوشگواری کی وجہ سے وہ ٹہلنے کو
نکل آئے اور اگر وہ نکلی تو کدھر کو جائیگی۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ یہ موقع جہان لارنس سایہ مین لیٹا تھا رائی ہوس
سے پاؤ میل تھا پس اُسکو رائی ہوس کی عمارت نظر آتی تھی گو سراے گنگس
آرمس کا کسی قدر حجاب تھا اور اُسکو وہ پل بھی نظر آتا تھا جسپر سے سڑک
گذری تھی۔

جب وہ اُسطرف دیکھ رہا تھا تو اُسنے دیکھا کہ کوئی شخص پل پر سے
گذرا اور اُس راستہ کی طرف مڑا جو دریا کے کنارے کے محاذ تھا یہ ایک

عورت تھی اور گو اُسنے اب تک اسکو نہ پہچانا تھا لیکن اُسکا دل جوشِ تمنائے اُمید سے دھڑکنے لگا وہ عورت رفتہ رفتہ اور قریب ہوئی اور اب اُسکی شکل و شمائل سے لارنس کو اپنی اُمید پوری ہونے کے آثار دکھائی دیے - رفتہ رفتہ وہ اور قریب آئی یہانتک کہ لارنس کو یقین ہو گیا کہ وہ روتھ ہی ہے مگر یہ کیسی ستم کی بات تھی ! - روتھ دریا کے دوسرے کنارے پر تھی اور دریا کے عبور کرنے کا اُس پل سے زیادہ قریب ذریعہ نہ تھا جس سے خود روتھ گذری تھی اور یہ مناسب نہ تھا کہ وہ ایک جوان لیڈی سے ملنے کے لیے جس سے اُسکی شناسائی محدود تھی دریا مین کود پڑے اور پیر کر یا پانؤن پانؤن چلکر اُسکے پاس پہونچے لارنس نے اپنے دل مین کہا کہ کیا خوب ہوتا کہ مین بھی اُسی جانب پھرتا ہوتا مگر اُسکو کیا معلوم تھا کہ وہ دریا سے دوسری جانب ٹہلنے گئی حالانکہ رائی ہوس اُسی جانب تھا جدھر لارنس خود موجود تھا ؟ - فی الواقع یہ بہت برانگیختہ کرنے والی بات تھی اور غالباً اپنی عمر مین پہلی مرتبہ لارنس کو غصہ آیا گو یہ بالکل عارضی تھی کیونکہ روتھ اُسکے سامنے تھی اور اُسکو بخوبی دکھائی دیتی تھی اور اگر وہ اُس سے مقابل کے کنارہ سے باتین بھی کرنا چاہتا تو اسطرح کے دیکھنے اور اُسکی آواز سُننے مین بھی بہت لطف تھا -

وہ تخمیناً سو گز کے فاصلہ پر تھی اور دریا کے کنارے خرام ناز مین تھی - لارنس نے یہ خیال کیا کہ اُسنے ابتک مجھکو نہین دیکھا ہے دفعتاً اُسکی توجہ ایک اور چیز کی طرف مائل ہوئی یہ ایک سوار تھا جو اُس جگہ سے مڑا تھا جہان سڑک پل سے ملی تھی اور اب دریا کے اُس جانب گھوڑا دوڑائے چلا جاتا تھا جدھر روتھ جا رہی تھی چند ساعت مین شہسوار مبالغہ کی دختر کے پاس پہونچگیا اور جب اُسنے پھر کر دیکھا کہ کون پیچھے آتا ہے تو اُسنے اُس سے کچھ کہا اور سلام کے طور پر ٹوپی اُٹھائی یہ سب لارنس نے صاف طور پر دیکھا اور اب اسکو یہ معلوم کرنے سے تعجب ہوا کہ وہ شہسوار کرنیل گرہیم اُسکی رجمنٹ کا کمانیر ہے -

کیا وہ روتھ سے واقف ہے ؟ - مگر جیسے ہی یہ سوال اُسکے دل مین

پیدا ہوا روتھ کے دفعتہً ہٹ جانے اور کبیدہ ہونے سے اُسکو معلوم ہوا کہ وہ بات رجو کچھ بات ہوئی جو کرنیل نے روتھ سے کہی تھی اُسکو پسند نہ آئی پھر ایک لمحہ مین کرنیل اپنے گھوڑے سے اُترا اور روتھ کا ہاتھ پکڑ لیا۔ روتھ نے اپنا ہاتھ جلد ہی سے چھڑا لیا اور جب وہ اپنے تیئن توہین سے بچانے کے لیے پیچھے کی طرف بھاگی تو کرنیل گریہم نے اپنا ہاتھ اُسکی نازک کمر مین ڈال دیا۔

چشم زدن مین دریا مین زور سے دھماکا ہوا اور چونکہ پانی زیادہ تھا لہذا لارنس اُسنے پیرنا شروع کیا دس بارہ ہاتھ مارنا تھا۔ رکیونکہ لارنس پورا پیراک تھا) کہ وہ دوسرے کنارے پر پہونچگیا۔ برق صفت تیزی سے وہ اُس موقع کی طرف جھپٹا جہان مخل عفت حملہ ہوا تھا اور ہنوز روتھ کرنیل کے ساتھ ہاتھا پائی کر رہی تھی کہ لارنس نے کرنیل کو دھکا دیکر زمین پر گرا دیا۔

باب ۱۲

کپتان اور اُسکا کرنیل

کپتان گریہم کی عمر چالیس سال کے قریب تھی وہ بلند قامت دُہرے بدن کا خوش رو شخص تھا اُسکے بال سیاہ تھے اور مچھلیں اور مونچھین صاف اور چمکدار تھین جنسے ظاہر تھا کہ وہ اُنکو بہت درست رکھتا ہی۔ اُسکے دانت نہایت ہی عمدہ تھے جنکے دکھلانے مین وہ اکثر غرور کرتا اور اُسکا انداز سپاہیانہ اور حاکمانہ تھا مگر اسکے ساتھ ہی اُسمین درباریون کا سا تپاک اور برتاؤ تھا وہ سادہ کپڑے پہنے تھا جو نہایت صاف تھے اور اُنسے ظاہر تھا کہ وہ اپنا بناؤ سنگار خوب رکھتا ہی۔ اسکی شادی ہوئی تھی وہ عیاش اور بے اصول شخص تھا قمار بازی اور فضول خرچی اُسکی عادت تھی ہر چند قرض سے اُسکا بال بال بندھا ہوا تھا مگر وہ ہمیشہ کسی نہ کسی طرح بڑی اپنی مقروضی کی دقتون سے بچ جاتا۔ عورتون کے رام کر لینے پر اُسکو غرور تھا اور اُسکے ذہن مین یہ گستاخ خیال جما ہوا تھا کہ وہ اپنی خوبصورت شکل و شمائل و تکلفانہ برتاؤ اور دلکش

تقریر سے ہر مجمع و صحبت مین جسمین وہ چاہے کامیابی حاصل کر سکتا ہی - وہ ایک عمدہ سپاہی تھا اُسکی دلاوری مین کسی طرح کا شبہہ نہین - اپنی رجمنٹ کی قواعد پر اُسکو ناز تھا وہ اپنے آدمیون کو کسی بے عنوانی کرنے پر سخت سزا دیتا مگر اپنے ہم پلہ افسرون کے ساتھ شراب و کباب یا اور بچپن کے جلسون مین شریک ہونے سے کبھی گریز نہ کرتا -

قبل اسکے کہ ہم اپنے قصہ کا سلسلہ جاری کرین یہ لکھ دینا ضرور ہی کہ کرنیل گرہیم دل سے کپتان لی کو پسند نہ کرتا تھا کیونکہ کپتان لی گو تمام مردانہ کھیلون کا شوقین تھا مگر وہ اوباشی کے مشاغل سے سخت نفرت کرتا - وہ کبھی جوا نہ کھیلتا نہ شرطین بدتا یا قبول کرتا - نہ جام شراب سے دیر تک شغلہ کرتا نہ آشنائی کے قصون یا عورتون کے دیدہ و دانستہ بہکانے کے تفاخر کی جو شاہ چارلس دوم کے عیاش دربار کے فوجی افسرون مین کثرت سے رائج تھا تبسم سے جرأت دلاتا - اُسکے ساتھ ہی اُسکے عام برتاؤ مین متعصبانہ دینداری یا مصنوعی زہد و تقویٰ بھی نہ تھا - وہ لطف زندگی کا ضرور شائق تھا مگر بہت سمجھداری کے ساتھ اور اپنے لطف کے لیے کبھی کسی ہم جنس انسان کو تکلیف دینا یا اپنے چال چلن کو دھبہ لگانا اُسے پسند نہ تھا - وہ فیاضی سے روپیہ صرف کرتا مگر قرض نہ لیتا اور ہمیشہ چند اشرفیان اپنے ہم پلہ افسرون کی رفع ضرورت کے واسطے پاس رکھتا وہ بہت عالی خیال اور صاف باطن تھا اسی وجہ سے وہ اُن دیوون کے قصون پر جنسے نفرت اُسکو ہوتی جو کھلنے کی میز پر بیان ہوتے تھے چھپا نہ سکتا تھا مگر چونکہ وہ لڑاکا نہ تھا اسلیے وہ ان معاملات کو دشمنی کے طور پر نہ برتتا نہ اُنکو ذاتی نظر سے دیکھتا غرض اُسکا برتاؤ ایسا نہ تھا کہ کرنیل گرہیم کا سا بکالد معاش اور بے اصول شخص اُسکو نظر وقعت سے دیکھتا یا اس سے مؤانست کرتا اسی وجہ سے کرنیل لارنس کو دل مین ناپسند کرتا تھا مگر اُسنے اسکی جانب کبھی علانیہ مخالفت اسلیے ظاہر نہ کی تھی کہ وہ سر ولیم برینٹ کا بہت مقروض تھا اور اُسکے بھتیجے سے عداوت مول لیکر اسکو ناراض کر دینے کی جرأت

نہ کر سکتا تھا۔

اب ہم اپنے قصے کو پھر چھیڑتے ہین۔ روتھ کے حسن و جمال پر شیفتہ ہوکر اور اپنی عادت کے مطابق یہ یقین کر کے کہ وہ اُسکے تملق و چاپلوسی کو ناپسند نہ کریگی کرنیل نے روتھ سے چھیڑ دار تقریر جو اُس زمانہ کے عیاش وضع لوگون مین رائج تھی شروع کی اور جب اُسنے اپنی نظر اور انداز سے اُسکی اس گستاخی پر ایک بھون سکوڑی تو اُسنے اُسکو مصنوعی نخرہ خیال کیا اسلیے اپنے گھوڑے سے کود کر اُسنے ارادہ کیا کہ بغیر اُسکے لب نعلین کی چاشنی چکھے نہ ہٹے۔ روتھ نے اُسکے بزدلانہ حملہ کا مقابلہ کیا اور اُسنے یہ خیال کر کے کہ اس مہ جبین سے جسکو اُسنے اپنی چاہ سے افتخار بخشنا چاہا تھا ہار جانے مین اپنی ہیٹی ہوگی اپنے بیباک برتاؤ مین استقلال کیا چنانچہ ہاتھا پائی کی مصروفیت مین اُسنے دریا مین دھماکے کی آواز نہ سُنی نہ اُسکو یہ گمان تھا کہ کوئی شخص مدد کے لیے موجود ہی یہانتک کہ دوڑتے ہوئے پیر دلن کی چاپ نے اُسکے کان کھڑے کیے پھر یہ دیکھ کر کہ وہ کپتان لی ہی اُسکے غرور نے اُسکو اجازت نہ دی کہ وہ روتھ کی کمر کو فوراً اس خیال سے چھوڑ دے کہ کہین یہ نہ سمجھا جاسے کہ وہ ہمارے ہیرو کے آجانے سے گھبرا گیا ہی اور اُسکی ہمت جاتی رہی ہی پس جب لارنس نے اُسکو بلا تامل دھکا دیکر گرا دیا تو اُسکو نہایت حیرت ہوئی اور اُسکی آتش غضب مشتعل ہوئی۔

روتھ نے اثنائے مجادلہ مین دریا مین دھماکا ہونے کی آواز سُن لی تھی اور چند ساعت مین کودنے والے اور آنے والے کو بھی پہچان لیا تھا جب اُسکا حملہ آور سبزہ پر گرا تو اُسنے اپنے دلیر بچانے والے پر ایک پر جوش مشکوری کی نظر ڈالی اُسکا چہرہ جو ایک لمحہ پیشتر خوف سے زرد ہو گیا تھا اب اپنی بے آبروئی کی ندامت اور غصہ سے سرخ ہو گیا تاہم اُسکی نظر مشکوری مین جو اُسنے اپنے بچانے والے پر ڈالی تھی گو نہ نرمی اور محبت تھی بعد ازان وہ اپنے بال اور ٹوپی درست کرنے کے لیے ایک طرف ہٹ گئی جو مجادلہ مین بے ترتیب ہو گئے تھے۔

کرنیل گرہیم اُٹھ کر کھڑا ہوا مگر اُسکا چہرہ غصہ سے بھیانک اور اُسکا تمام جسم ہزیمت کے خیال سے مثل بید کے لرزاں تھا۔

کرنیل گرہیم (دانت پیسکر)۔ "کپتان لی تمنے اپنے افسر کو ملزام ہو لارنس۔ (مغرورانہ کیدگی سے) "اسوجہ سے کہ میرا افسر ایک بزدلانہ اور پاجیانہ کام کر رہا تھا"

گرہیم "بزدل!۔ پاجی!۔ یہ الفاظ میرے لیے؟" اور یہ کہ کر اُسنے اپنی تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈالا۔

لارنس۔ (ایک قدم بھی پیچھے نہ ہٹکر) "نکالو۔ تلوار نکالو۔ اگر تمکو کچھ حوصلہ ہو مگر واضح رہے کہ تمکو ایک غیر مسلح شخص سے مقابلہ کرنا ہوگا کیونکہ تم دیکھتے ہو کہ میرے پاس میرا ہتھیار نہین ہی۔

گرہیم "یہ سچ ہی!۔ مگر یہ بھی زیبا نہین ہی کہ مین تمھارا افسر ہو کر اس بے آبروئی کو گوارا کرون جو میری ہوئی ہی" اور یہ کہ کر کرنیل گرہیم نے حاکمانہ انداز سے ہمارے ہیرو پر سخت نظر ڈالکر کہا۔ "کپتان لی تم فوراً اپنی رجمنٹ مین حاضر ہو"

یہ کہ کر کرنیل چپ چاپ اور کچھ سوچتا ہوا گھوڑے پر چڑھنے کے لیے بڑھا جو خاموش کھڑا تھا اور پھر روتھ یا کپتان کی طرف نظر نہ پھیر کر وہ سیدھا دریا کے کنارے کنارے ینڈرہال کی طرف روانہ ہوا۔

روتھ۔ (گرہیم کے چلے جانے کے بعد) "کپتان لی مجکو اندیشہ ہی کہ میری وجہ سے تمھارا کمان افسر تمسے ناخوش ہو گیا کیونکہ تمھاری اور اُسکی گفتگو سے مین یہ خیال کرتی ہون کہ وہ تمھارا افسر ہی" یہ کہنے مین روتھ کی نگاہین ہمارے ہیرو کی نسبت تشویش تھین اور جب اُسنے بطور اعادہ اظہار تشکر گزاری اپنا ہاتھ لارنس کے ہاتھ مین دیا تو لارنس کو معلوم ہوا کہ وہ تھرتھرا رہا ہی۔

لارنس۔ (مودب اشتیاق سے) "روتھ۔ ایسا کوئی خطرہ نہین ہی جو مین تمھارے واسطے انگیز نہ کرون اور گو مجکو اس نامردی کے حملہ سے جو

تمپر ہوا سخت افسوس ہی لیکن مجکو اس بات کا تفاخر و انبساط ہو کہ مین تمھاری مخلصی کا ذریعہ ہوا اب اجازت دو تو مین تمکو تمھارے مکان تک پہونچاؤن"
روتھ "اچھا رائی ہوس کو جلد چلو تاکہ میرا باپ تمکو خشک کپڑے پہنے کو دے اور اس خدمت کی نسبت اپنا خاص شکریہ ادا کرے جو تمنے اُسکی لڑکی کے ساتھ کی ہی"

غرض دونون رائی ہوس کی طرف بڑھے اور جب پُل کو عبور کر کے سراے کنگسز ہیس کے سامنے پہونچے تو مسز شپرڈ سرا والی جو دروازے پر کھڑی تھی کپتان لی کو رمبالڈ کی دختر کے ساتھ شرابور دیکھ کر متحیر ہوئی وہ لارنس سے حال پوچھنے کے لیے لپکی اور مدد دینے پر آمادہ ہوئی جو اُسکی سرا یا اُسکے شوہر کے توشہ خانہ سے ہو سکے مگر لارنس نے بہ تپاک جلدی سے جواب دیا اور تیزی اور رفتار مین کمی نہ کی فربہ سرا والی اپنی سرا کو لوٹ گئی مگر اسکو حال معلوم ہونے سے استعجاب رہا اور دن بھر وہ اپنے مہمانون سے جو اس روز سرا مین آئے اُسی کا تذکرہ کرتی رہی۔

کپتان اور روتھ رائی ہوس کے پھاٹک پر پہونچے روتھ کا باپ اُسوقت باہر آرہا تھا اُسنے اس سے سب حال کہدیا یہ اظہار حال اگرچہ مناسب شرم و لحاظ کے ساتھ تھا تاہم اُسکی تہ مین کپتان لی کے دلیرانہ برتاؤ کی ایک پرجوش تحسین تھی کرنیل رمبالڈ نے سچے سپاہیانہ صاف دل سے ہمارے ہیرو کا ہاتھ پکڑکر اُسکی شریفانہ خدمت کا شکریہ ادا کیا اور اُسکو فوراً اپنے کمرے مین لیجاکر کپڑے کا ایک جوڑہ عنایت کیا کمرے سے نکلنے پر لارنس نے رمبالڈ کو برآمدہ مین اپنا منتظر پایا اور رمبالڈ نے اصرار کیا کہ اب باقیماندہ دن یہین بسر کرو کرنیل کو یہ بات نہ بھولی تھی کہ ہمارا ہیرو بادشاہ کی ملازمت مین ہی نہ اُسکو یہ بات فراموش ہوئی تھی کہ اُسنے کل لارنس سے کہا تھا کہ اُسکا بطور معمولی ملاقاتی کے رائی ہوس مین آنا نا ممکن ہی مگر حالات مین دفعتہً تغیر واقع ہوا اور بجاے اسکے کہ وہ لارنس کو دشمن یا اقل مرتبہ پولیٹکل مخالف تصور کرے اب وہ اُسکو ایک

گستاخ لہجے سے اپنی دختر کا بچانے والا خیال کرنے لگا پس رمبالڈ کے سے عالی خیال نیک باطن شخص کا ہمارے ہیرو کی جانب ایسا خلوص برتنا مقتضائے وقت تھا۔

لارنس "- کرنیل رمبالڈ - مین آپ کی ان مہربانیون کا شکریہ زیادہ تر اس وجہ سے ادا کرتا ہون کہ مین اس بات کو خوب سمجھتا ہون کہ اس زمانے مین پولیٹیکل اختلاف رائے ذاتی عداوت اور جدائیان پیدا کر دیتا ہی مین تمھاری مہمان نوازی کو ویسی ہی صاف باطنی سے قبول کرتا ہون جیسی نیک طینتی سے وہ کی گئی ہی مگر کرنیل گریہم نے مجکو فوراً رجمنٹ مین شریک ہونے کا حکم دیا ہی اور تم بہ حیثیت فوجی شخص کے خوب جانتے ہو کہ مین عدول حکمی کی جرائت نہین کرسکتا - اس واقعہ کی نسبت کرنیل مجھسے بمشکل اپنا بغض نکالیگا لیکن اگر مین اسکے حکم کی نافرمانی کردون تو گویا اسکو اُس کینہ کے بڑھانے کا موقع دیتا ہی جو میری جانب اُسکو پیدا ہو گیا ہی -

رمبالڈ نے ہمارے ہیرو کا ہاتھ دوستانہ گرمجوشی سے پکڑ کر جواب دیا - "کپتان لی مجکو یہ سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ تمھارے دلیرانہ برتاؤ سے تمکو کوئی صدمہ پہونچا پس مین تمسے اُسقدر عرصہ سے زیادہ ٹھہرنے کا اصرار نہین کرسکتا جو تمکو منا سب معلوم ہو مگر تمکو میرے غریب خانہ مین ایک ٹکڑا روٹی اور ایک جام شراب تو ضرور قبول کرنا چاہیے کیونکہ مین اپنی ناچیز آؤ بھگت ہی سے اپنا شکریہ ادا کرسکتا ہون جو تمھارے برتاؤ نے میرے دل مین پیدا کر دیا ہی"

کپتان نے یہ اُمید کر کے کہ شاید اس وقفہ مین اُسکو روتھو سے پھر دیکھنے کا موقع ملے جواب دیا "بہت اچھا مین ایک گھنٹہ کے لیے آپ کے یہان ٹھہر سکتا ہون"

چنانچہ اُسکو اپنی اُمید مین ناکامی نہین ہوئی کیونکہ کرنیل رمبالڈ اسکو فوراً اُس کمرے مین لے گیا جہان روتھو اپنی مان سے سب حال بیان کر رہی تھی اب مسز رمبالڈ نے لارنس کا شکریہ ادا کیا - کھانا لایا گیا اور لارنس

نے دیکھا کہ کرنیل اُسکی طرف خاص توجہ مبذول کر رہا ہی اثنائے گفتگو مین اُسکو معلوم ہوا کہ سر ولیم برینڈ بھی رائی ہوس مین آیا تھا اور کل شام کو تھوڑی دیر تک ٹھہرا تھا اور اُس سے اُسکو نہایت تعجب ہوا کیونکہ سر ولیم نے اپنے بھتیجے سے اسکا کچھ ذکر نہین کیا تھا۔ رمبالڈ نے اپنی معمولی صاف باطنی کی وجہ سنے لارنس سے سر ولیم برینڈ کے آنے کی خاص وجہ بھی بیان کر دی علاوہ اسکے کہ وہ یہ دیکھنے کے واسطے آیا تھا کہ ڈیوز آف یورٹس موتھ کی گاڑی کسی مقام معینہ کو روانہ ہو جاوے اب لارنس کو ایک اور بات معلوم ہوئی جو اُسکے لیے بالکل نئی تھی یعنی یہ کہ کرنیل رمبالڈ اُسکے چچا کا بہت مقروض ہی مگر اُسکو اُس رعایت سے جسکے کرنے کا سر ولیم برینڈ نے وعدہ کیا تھا نہایت خوشی اور حیرت ہوئی۔ حیرت اسوجہ سے ہوئی تھی کہ وہ اس بات کو خوب جانتا تھا کہ اُسکا چچا عموماً حامیان سلطنت جمہوری سے نفرت کرتا تھا بالخصوص اُن لوگون سے جنھون نے ملکی خانہ جنگی مین شرکت کی تھی۔

کھانا ختم ہوا اور وہ گھنٹہ جو لارنس لی نے صرف کرنے کا وعدہ کیا تھا قریب اختتام کے تھا کہ ایک ملازم یہ اطلاع کرنے کے لیے داخل ہوا کہ کوئی شخص کرنیل رمبالڈ سے اُسکے کاروبار بوزہ فروشی کی بابت کچھ کہنے آیا ہی چنانچہ کرنیل اپنی تھوڑی دیر کی غیر حاضری کا عذر لارنس سے کر کے چلا گیا اُسکے بعد مسز رمبالڈ کو یاد آیا کہ وہ ہنریا کتا کے واسطے کھانا بھیجنا بھول گئی ہی اور یہ خیال کر کے کہ مہمان کے سامنے اسکا انتظام کرنا مناسب نہین ہی وہ بھی کمرے سے چلی گئی۔

اب لارنس پھر روتھ کے ساتھ تنہا تھا روتھ نے کہا کہ مجکو اُمید ہی کہ کرنیل گریہم تمسے اپنا کچھ بخار نہ نکالیگا۔

کپتان لی نے جو اپنے تیئن محبت کی نظرین ڈالنے سے نہ روک سکا حالانکہ اُسکی نظرین بالکل مودب اشتیاق کی تھین جنمین فی الجملہ ہچکچاہٹ بھی ملی ہوئی تھی جو مرد کی نشو و نما پانے والی محبت مین جو کسی خوبصورت اور باعصمت دوشیزہ کی جانب ہو ضرور ہوتی ہی کہا " مس رمبالڈ۔ (روتھ)

مین تمسے پھر کہتا ہون کہ جو کچھ نتائج پیدا ہون مین اُنکو خوشی سے برداشت کرونگا (کسی قدر دلی زبان سے) - مین اُمید کرتا تھا کہ مجکو اپنے ایام رخصت مین کبھی کبھی تم سے ملنے کی خوشی حاصل ہو گی مگر مجکو آج ہی بلکہ چند گھنٹے کے اندر ہرٹ فورڈ کو لوٹ جانا ہی"

روتھ نے نرم نازنین لہجہ سے درحالیکہ لجاہٹ کی سُرخی اُسکے رخسارون پر تھی کہا "کیا تم میرے باپ کو کوئی تحریر نہ بھیجوگے جس سے اُنکو معلوم ہو کہ کرنیل گرہیم کا غصہ اُس غیر واجبی سختی سے جو اُسنے تمھارے اوپر کی فرد ہو گیا ہی؟"

لارنس نے بشاش ہو کر کہا "ہان مین ضرور تمھارے والد کو چھٹی لکھونگا خصوصًا اسوجہ سے کہ تمھاری یہ خواہش ہی! - مین تمھاری اس تمنا کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور مین اسکو نہ بھولونگا مجکو اُس سے ہر سزا مین جو مجھپر عائد کیجاے تسکین ہو گی کہ تمکو میرا پاس خاطر ہی"

روتھ نے زیادہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز اور لجائے ہوئے سُرخ چہرہ سے کہا "یہ میری جانب سے بڑی ناشکری ہو گی اگر مین اُس نتیجہ سے بے پروائی کرون جو تمکو میری جانب شریفانہ برتاؤ کرنے کی وجہ سے حاصل ہو۔

لارنس نے نوجوان حسینہ کو بڑھتی ہوئی محبت و تحسین کی نظرون سے دیکھا وہ اور کچھ کہنا چاہتا تھا - اُسکے دل مین یہ کہنے کا ارادہ تھا کہ میرا خیال تمھاری جانب محض اشتیاق کا نہین ہی بلکہ محبت کا یعنی یہ کہ مین تمپر عاشق ہو گیا ہون مگر اُسکو یہ کہنے کی جراٗت نہوئی! - اُنکی ملاقات بہت تھوڑی سی تھی گو اتفاقات نے پچھلے چوبیس گھنٹے مین اُنکے درمیان ایک قسم کی دوستی پیدا کر دی تھی لیکن اگرچہ وہ اپنی کیفیات کو الفاظ کے ذریعے سے ادا نہ کر سکا تاہم اُسکی اندرونی کیفیات اُسکی نظرون سے ظاہر تھین اور جب جوان مہ جبینہ نے اپنی آنکھ اُٹھائی تو اُسنے دیکھا کہ وہ اُسکو دبی ہوئی محبت اور باادب اشتیاق سے دیکھ رہا ہی جسمین

اسکو باوجود بھولے اور الھڑ ہونے کے غلطی نہین ہوئی اسطرح بردو نون
کی آنکھین چار ہوئین اُنکی نظرون سے اُنکی دلی حالت عیان تھی دونون نے
دیکھا کہ وہ ایک دوسرے کو مغائرانہ نگاہ سے نہین دیکھ رہے ہین
مگر اس موقع پر دونون کے درمیان ترقی پذیر محبت کا زیادہ اظہار
نہین ہوا کیونکہ اب مسز ریمبالڈ کمرے کو واپس آئی اور چند منٹ مین کرنیل
بھی داخل ہوا لارنس رخصت ہونے کے لیے اُٹھا اور اُسنے بہ نرمی روتھ سے
ہاتھ ملایا جسکی نظرون سے کوئی ناخوشی نہ پائی جاتی تھی کرنیل ریمبالڈ اُسکو
پھر اپنے کمرے مین لیگیا جہان کپتان کے کپڑے خشک ہوگئے تھے اور
ہمارا ہیرو اپنی پوشاک پہنکر یا لک رائی ہوس کے شکریہ کے ساتھ
رخصت ہوا۔

باب ۱۳

سر ولیم برینڈ

کرنیل گریہم اُس واقعہ سے جو وقوع پذیر ہوا تھا ہر طرح پریشان و سراسیمہ تھا
اُسنے نہ محض گھونسہ ہی کھایا تھا اور نہ صرف اُسکے غرور ہی کو صدمہ پہونچا تھا
بلکہ اُس سے اور کپتان لی سے دفعتہً مڈبھیڑ ہوگئی تھی اور اسلیے اُسنے
اِس گھونسہ کے عوض کپتان لی کو کچھ سزا دینا ضروری سمجھا۔ اسی وجہ سے
اُسنے ہمارے ہیرو کو حکم دیا کہ فوراً اپنی رجمنٹ مین حاضر ہو مگر علاوہ ان
اسباب خفت کے جنکا اوپر ذکر ہوا اُسکو یہ خیال بھی تھا کہ غالباً سر ولیم برینڈ
اپنے بھتیجے کی نسبت ناراض ہوگا۔ اس امر کو کرنیل نے خاص بد قسمتی
سمجھا کیونکہ وہ بیندرہان کو ایک قرضہ کے ادا کرنے کی بابت مہلت لینے
کے واسطے جاتا تھا جو اُسنے سر ولیم سے لیا تھا۔ بہرحال اُسکو سر ولیم برینڈ
سے ملاقات کرنا اور اُسکے شرائط کو پورا کرنا ضروری تھا چاہے سر ولیم یہ بھی
کہتا کہ کپتان کی رجمنٹ مین حاضر ہونے کا حکم منسوخ کردے۔

جب کرنیل گریہم بینڈر ہال مین اپنے گھوڑے سے اترا تو اسکا مزاج درست
نہ تھا مگر اُسنے حتی الامکان اپنی صورت بنائی اور بخندہ پیشانی پیش آیا جب وہ
اُس کمرے مین پہونچا جہان سر ولیم بیٹھا تھا تو سر ولیم سمجھ گیا کہ کرنیل کیون آیا ہی وہ
اُسکے بڑھے ہوئے تپاک سے اُسنے قیاس کیا کہ اُسکے پاس قرضہ ادا کرنے کے لیے
روپیہ نہین ہی سر ولیم نے جسکا صبر و قرار قرضہ کے ادا ہونے کے سبب سے جاتا
رہا تھا سرد مہری۔ رکاوٹ اور معمول سے زیادہ سختی اختیار کی۔

کرنیل گریہم۔ سر ولیم برینڈ مین یقین کرتا ہون کہ تم میرے آنے کی وجہ
ضرور سمجھ گئے ہوگے"

سر ولیم برینڈ۔ (بات کاٹکر اور کتاب یادداشت کے ایک اندراج کی طرف
اشارہ کرکے جو اُسکے سامنے کھلی رکھی تھی) "مین نے تاریخ پر نشان لگا لیا ہی اور مین
اُمید کرتا تھا کہ تم آج اُس قرضہ کے ادا کرنے کے واسطے جو باوقات مختلف
تمکو میرے کارپرداز پارٹرج کی معرفت دیا گیا ہی آئے ہوگے۔ کہو تم تیار ہو"

کرنیل گریہم "پیارے سر ولیم ہم اسکا ذکر بھی کرینگے مگر پہلے مجھکو تمھین
کچھ حال بتانا ہی جو ابھی ہوا ہی"

سر ولیم برینڈ۔ (سرد مہری سے) "اچھا کہو"

کرنیل گریہم نے اس انداز سے کہ گویا اُسنے سر ولیم کی رکاوٹ کے
برتاو کو نہین دیکھا کہا "میرے پیارے سر ولیم مین تمسے یہ کہتا ہون کہ جب مین دریا کے
کنارے اپنے گھوڑے پر سوار جاتا تھا تو جیسے ہی مین نے پل کو عبور کیا مین نے ایک
ایسی مہ جبینہ دیکھی جیسی تمام عمر میری نظر سے نہ گزری تھی۔ اُسکی چمکدار سیاہی مائل
بھوری زلفین۔ موتی چور رسیلی آنکھین۔ لب لعلین۔ قد رعنا۔ نازک کمر۔
خوشنما ابھرا ہوا سینہ"

سر ولیم برینڈ۔ (بات کاٹکر) "بلاشبہہ وہ ریبالڈ کی دختر ہی جسکا
تم ذکر کر رہے ہو" اور اُسنے ٹٹولنے کی نگاہ کرنیل گریہم پر ڈالی۔

کرنیل گریہم "شاید وہی ہو مگر مجکو اُسکا نام معلوم نہین ہی حیف کی
بات ہی کہ ایسا ناپاک ریپبلکن (حامی سلطنت جمہوری)۔ ایسی مہ جبینہ کا باپ ہو

بہرحال مین اپنے قصہ کو مختصر کرتا ہون "

سر ولیم بر نیڈ۔ (سیدھے پن سے)۔ ہان بہتر ہی کہ مختصر طور پر بیان کرو "

کرنیل گرہیم "اگر تم اُس دوشیزہ کو جانتے ہو تو تمکو اس بات سے تعجب نہوگا کہ مجکو اُس سے اُس دلفریب انداز سے خطاب کرنے کا ولولہ پیدا ہوا جسکے ذریعہ سے تمکو معلوم ہی کہ مجکو بارہا کامیابی ہوئی ہی مگر وہ لڑکی نہایت ہی حیادار تھی اور جب مین نے یہ ارادہ کرکے کہ اُس غنچہ دہن کے لب لعلین کی چاشنی سے محروم نہ ہون زبردستی اُس لطف کے حاصل کرنے کی کوشش کی جو رضامندی سے نہین دیاگیا تو کوئی شخص اُسکے بچانے کے لیے دوڑا۔ وہ پانی سے شرابور تھا اور اُسکی ہیئت کذائی پانی سے باہر نکلے ہوئے چوہے کی سی تھی اس خوش مذاق ستایش کو معاف فرمایے گا۔ مگر مجکو اُسے نقصان پہونچانا مقصود نہین کیونکہ تمھارے بھتیجے کا سچا دوست دنیا مین اسکے کمان افسر سے زیادہ کوئی نہین ہی "

سر ولیم کے چہرہ پر دفعۃً بدلی سی چھاگئی اور اُسنے کہا "اوہ! - تو وہ میرا بھتیجا تھا جسنے مس رنبالڈ کو تمھارے گستاخ اور وحشیانہ حملہ سے بچایا؟ "

کرنیل گرہیم۔ (سُرخ ہوکر) "پیارے سر ولیم ایسے سخت الفاظ زبان سے نہ نکالو مجکو تمھارے برتاؤ کی سخت راستی معلوم ہی مگر تمکو مجھ جیسے بے اعتدال بندون کے ساتھ رعایت کرنا چاہیے جنکی عیاش مزاجی اور حسن پرستی اُنکے اختیار نہین ہی "

سر ولیم برنیڈ۔ (بیصبری سے بات کاٹکر)۔ "اچھا اچھا پھر کیا ہوا "

کرنیل گرہیم۔ "مین نے کپتان کی کسی شہسوار کی طرح جو کسی نازنین کے بڑے وقت آڑے آتا ہو دریا مین بھاگ کر ہو گیا اور مجکو زور سے دھکا دیکر گرادیا اس بات کو تو آپ بھی قبول کرینگے کہ مین اسپر چشم پوشی نہ کرسکتا تھا کیونکہ میرے چال چلن کی نسبت جاہے جو کچھ خیال کیا جاے مگر ماتحت کا

اپنے افسر پر ہاتھ چھوڑنا سخت جرم ہو تاہم تمھاری بہت سی مہربانیون کا خیال کرکے اور تمھارے بھتیجے کی نسبت برتاؤ مناسب کرنے سے تمھاری عنایتون کی قدر کرکے مین نے اسکو محض برائے نام سزا دی ہی یعنی یہ کہ اُسکو فوراً اپنی رجمنٹ مین حاضر ہونے کا حکم دیا ہو - بہر حال اگر آپ چاہینگے تو مین اس حکم کو بھی منسوخ کردونگا مگر بلحاظ جملہ حالات کے مین اُمید کرتا ہون کہ آپ اس معاملہ کو جیسا کہ مین نے کیا ہی چلنے دینگے تین چار روز کے بعد مین کپتان لی کے قصور کو معاف کر دونگا اور حکم دیدونگا کہ وہ آپ کے پاس پوری میعاد رخصت کے لیے جو ابتداً عطا ہوئی تھی واپس آرہے"

سر ولیم نے بغیر کسی قسم کے جواب دینے کے پوچھا "اب میرا بھتیجا کہان ہی"

کرنیل گرہیم "مین نے اُسکو نوجوان حسینہ کے ساتھ چھوڑا تھا جسکا نام آپ نے مس رسبالڈ بتایا ہی اور چلتے وقت جب مین نے پھر کر دیکھا تو مجکو معلوم ہوا کہ وہ اُسکا ہاتھ کافی محبت سے اپنے ہاتھ مین لیے تھا بس مین خیال کرتا ہون کہ اُس بدمعاش نے میرا شکار خراب کر دیا تاکہ خود اُسکو پا جاے"

سر ولیم برینڈ کے چہرے پر پھر بدلی سی چھا گئی اور اُسنے کہا "وبیشک تم اور کیا کہتے ہو ہان"

کرنیل گرہیم "مین نے اُن دونون کو پارک کی طرف تیز قدم جاتے ہوے دیکھا بس مین خیال کرتا ہون کہ رائی ہوس کو گئے ہونگے"

سر ولیم برینڈ نے چند ساعت تک کچھ سوچا اور اُسکے بعد کہا "کرنیل گرہیم تمنے بہت ٹھیک عمل کیا مین ان خفیف زر نقد کے معاملات سے جو میرے اور تمھارے درمیان ہین تمھارے حکم پر اثر ڈالنے کی غرض سے فائدہ نہین اُٹھا سکتا بیشک میرے بھتیجے نے بہت بُرا کیا کہ اپنے افسر کو گو وہ کسی حال مین تھا مارا بس مین چاہتا ہون کہ جو کچھ حکم تمنے صادر کیا ہی وہ بحال رہے اور کپتان لی اپنی رجمنٹ بد[illegible] حاضر ہونے پر فوراً مجبور کیا جاے یہ تنبیہ مفید واقع ہوگی علاوہ برین مین چاہتا ہون کہ چند روز کے بعد اُسکے قصور پر چشم پوشی کرنے کے بجاے تم اُسکو بالکل ہرٹ فورڈ مین رکھو اور اُسکو رخصت نہ دو جب تک مین تمسے اپنے بارہ مین پھر طے نہ کر لون رہا قرضہ کا معاملہ اُسکو تین مہینے تک ملتوی ک

مہینے دو تین مہینے کے بعد تم پھر میرے پاس آنا اور اُسوقت یہ بھی اطلاع دینا کہ میرے بھتیجے کا برتاؤ تمھاری جانب اس عرصہ مین کیسا رہا۔"

کرنیل گرہیم معاملہ کے اسطرح طے ہونے پر بہت خوش اور متعجب ہوا کیونکہ اسکو اسکی بالکل اُمید نہ تھی۔ اُسکو اندیشہ تھا کہ سر ولیم برینڈ معاملات قرضہ مین رعایت نہ کریگا اور اس واقعہ سے جس سے اُسکے بھتیجے کی سزا ہوئی خوش نہوگا مگر دونون صورتون مین نتیجہ برعکس پیدا ہوا یعنی معاملۂ قرضہ مین مہلت ملگئی جسکی سر ولیم کے سے سودخوار شخص سے اُمید نہ تھی اور ناراضی بجاے اسکے کہ (گرہیم کی) اُسکے اوپر ہوتی سر ولیم کے بھتیجے پر ہوئی۔ مگر کرنیل نے سر ولیم برینڈ کا مقصود اپنے ذہن مین یہ سمجھا کہ وہ اس بات کا اندیشہ کرتا ہی کہ کہین لارنس لی روتھ پر عاشق نہو جاے پس کرنیل اپنے دل مین خوش ہوا کہ مین نے یہ بات اتفاقیہ خوب کہدی کہ دونون محبت سے ہاتھ مین ہاتھ دیے تھے۔ اسی خیال سے اُسنے اُمید کی کہ اور باتین بنانے سے سر ولیم برینڈ زیادہ مہربان ہوجائیگا۔

کرنیل گرہیم "بہت اچھا میرے پیارے دوست مین ہر طرح تمھاری تعمیل ارشاد کرونگا مجکو بہت خوشی ہوئی کہ تم میرے برتاؤ کو اپنے بھتیجے کی جانب ایسے ٹھیک اور مناسب خیال سے دیکھتے ہو۔ مین جاکر روتھ کے انتظار مین بیٹھونگا اور اُسکو اپنی بات سُننے پر مجبور کرونگا۔ مین اُس سے خوب خلق اور چاپلوسی کرونگا بلکہ اُسکے ساتھ شادی کرلینے کا وعدہ کرونگا گو خدا جانتا ہی کہ مین شادی کرنے والا اسامی نہین ہون اور میرا نام گرہیم نہین اگر مین اُس بلبل کو نہ اڑالیجاؤن اور تمھارے بھتیجے کے ارادون اور اُمیدون پر جو اس بارہ مین ہون پانی نہ پھیر دون۔"

سر ولیم برینڈ نے اب زیادہ سخت نظر اور سرد مہر انداز سے جیسا اُسنے ابتک نہ برتا تھا "کرنیل گرہیم مجکو اُن رقوم قرضہ کی بہت سخت ضرورت ہی جو تمسے میرے باقی ہین پس مین چاہتا ہون کہ تم ٹھیک وقت پر اُنکو ادا بیباق کردو۔"

کرنیل گرہیم "سر ولیم تمھاری تقریر سے مجکو سکتہ سا ہوا جاتا ہی۔" اور اُسکا

تسخیر ہونا فی الواقع غیر مصنوعی تھا۔" اسطرح تبدیل ارادہ کرنے کے کیا معنی جب تمنے مہربانی کرکے تین مہینے کی مہلت منظور کی ہو"

سر ولیم برینڈ۔ (بات کاٹکر بدرشتی) "مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین تمکو اپنے قرضہ کے استعمال کی اس غرض سے اجازت دونگا کہ تم بھلے آدمیون کی لڑکیون کو خراب کرو گو وہ پیلکن ہون؟"

کرنیل گریہم "پیارے سر ولیم اگر یہی وجہ تمھارے دفعتہً راے تبدیل کرنے کی ہی تو مین التجا کرتا ہون کہ تم اس بارہ مین اطمینان رکھو مین روتھ کی بابت کوئی اور کارروائی نہ کرونگا"

سر ولیم برینڈ۔ (ٹھنڈا ہوکر) "بہت اچھا اگر تمھارا یہی قول ہی تو مین اپنے پہلے قول پر قائم ہون"

کرنیل گریہم۔ (مہلت ملنے پر خوش ہوکر)۔ مین بدل وجان اپنے قول پر قائم ہون۔ اچھا خدا حافظ اب مین جاتا ہون کیونکہ تمھارے بھتیجے سے اس مکان مین ملنا خوشگوار نہین ہی جو کسی نہ کسی طرح پر اُسکا ہی۔ اسوقت نہین تو آئندہ اُسکا ہوگا"

سر ولیم برینڈ "مگر ایک بات اور سُنتے جاؤ کپتان لی سے یہ نہ ظاہر کرنا کہ مین نے تمھارے سخت حکم کو جو تمنے اسکی بابت دیا ہی۔ اسکو میرے اور تمھارے معاملات قرضہ کا بالکل علم نہین ہی بہر حال مین نے اسکو قرضہ کی اطلاع نہین دی"

کرنیل گریہم "نہ مین نے اُس سے کبھی اسکا ذکر کیا"

سر ولیم برینڈ "تو یہ اچھی بات ہی اُسکو لاعلم ہی رہنے دو دیکھو اُسکو رجمنٹ کے کام مین بغیر ایک دن اور ایک گھنٹہ کی غیر حاضری کے مصروف رکھنا یہان تک کہ مین تمکو اس بارہ مین کچھ اشارہ دون"

کرنیل گریہم "سر ولیم تم خوب اطمینان رکھو کہ تمھارے کہنے کے مطابق کیا جائیگا"

یہ کہتے ہوئے اُسنے مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ سر ولیم نے حسب

دو انگلیان بڑھائین اور اُسکو بغیر ایک جام شراب کے مدارات کے رخصت کیا
مگر گریہیم نے اس عدم مہمان نوازی کی کچھ پروا نہ کی کیونکہ اُسکا مطلب جو کچھ ملاقات
سے تھا کو وہ حاصل ہو گیا تھا یعنی ادائے قرضہ کے لیے مہلت ملگئی تھی مگر جب
وہ پیندرہال سے سوار ہو کر چلا تو اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اس
اقرار پر قائم رہنے کی کچھ ضرورت نہین ہی جو مین نے روتھ کی بابت کچھ کارروائی
نہ کرنے کے لیے سر ولیم برنیڈ سے کیا ہی - روتھ کی گریہ زنے اسکے نفوس بہیمہ کو
جو اُسکے حسن نے کریبل کے دل مین پیدا کیے تھے بجاے دبانے کے بھڑکا دیا
چونکہ ایسے معاملات مین وہ ہمیشہ اپنے میلان طبع کے موافق کام کرنے کا عادی
تھا اور اُسکو ایسی مہمون مین کئی مرتبہ کامیابی ہو چکی تھی جسمین شروع مین
عورتون نے وحشت اور ناراضی ظاہر کی تھی لہذا اُسنے اپنے خیال باطل مین یہی
سمجھا کہ اس صورت مین بھی وہی نتیجہ پیدا ہوگا اگر وہ روتھ کی بابت بھی اُسی قسم
کی تدابیر عمل مین لائیگا - علاوہ برین چونکہ وہ پکا ہوا خواہ خاندان شاہی کا تھا
اور حامیان سلطنت جمہوری سے سخت عداوت رکھتا تھا اسلیے اُسنے اس
امر کو کارنمایان خیال کیا کہ رمبالڈ کو اُسکی دختر کی بابت سخت صدمہ پہونچائے
اور یہ خیال کیا کہ وہ اپنے لچے اور بد معاش دوستون مین اس مہجبینہ کو
دام فریب مین لانے سے بڑا نام حاصل کریگا اور صرف یہی خیالات اُس
اقرار کی خلاف ورزی کرنے کے نہ تھے جو اُسنے سر ولیم برنیڈ سے کیا تھا بلکہ
اور زیادہ قوی وجہ بھی محرک تھی یعنی یہ کہ جو کبیدگی اُسکو عرصہ سے لارنس
کی جانب تھی وہ اب دربار کے واقعہ سے سخت نفرت کے ساتھ مبدل ہو گئی
اُسکے گال مین اب تک اُس طمانچہ کے نیل تھے جو لارنس لی نے اُسکے مارا تھا
اور اُسکے دل پر اپنی خفت کا سخت صدمہ تھا بطور افسر کے اُسنے کپتان لی کو سزا دیدی
تھی پس وہ اُسکو جنگ منفردہ پر آمادہ کرنے سے اس معاملہ کو اور زیادہ ذاتی
نہ کر سکتا تھا تاہم وہ انتقام لینے کے لیے تلا ہوا تھا اب اُسنے فی الواقع خیال
کیا کہ اُسنے سچ کہا تھا جب اُسنے سر ولیم برنیڈ کے سامنے اتفاقیہ بے سوچے
سمجھے کہہ دیا تھا کہ لارنس لی اور روتھ شناسائی سے زیادہ تپاک کے ساتھ ہاتھ

مین ہاتھ دیے تھے اور بطور تجربہ کار عیاش کے وہ خوب جانتا تھا کہ کپتان لی کا دلیرانہ برتاؤ اُسکو روتھ کے دل پر زیادہ مضبوط قبضہ دیدیگا پس اگر لارنس فی الواقع روتھ کو چاہتا ہی جیسا کہ یقینی معلوم ہوتا ہی تو روتھ کو خراب کرنے سے کیسا عمدہ بدلہ لارنس سے لیا جا سکتا ہی اور یہ کیسی عمدہ فتحمندی گرینل گریہم سے بے اصول شخص کے لیے ہوگی !"

پس اُسنے ارادہ کر لیا کہ اس معاملہ کو ہاتھ سے نہ دے مگر اس موجودہ موقع پر وہ اور کچھ نہ کر سکا کیونکہ اُسکو یقین تھا کہ لارنس اور روتھ یکجا ہونگے اسلیے گرینل گریہم ہرٹ فورڈ کی طرف چلدیا اور راستہ بھر انھین خیالات مین رہا اور یہی تجویز کرتا رہا کہ کونسا عمدہ ذریعہ اُسکے نفرت انگیز ارادون کے پورا کرنے کے لیے ہوگا۔

لارنس لی اپنے کپڑے پہنکر رائی ہوس سے چلا اور دریا کے اُس کنارہ پر ہوکر جہان اُسنے اپنی بنسی اور کتاب چھوڑی تھی پیند رہال کی راہ لی اور کتاب اور بنسی اُٹھاکر مکان کی طرف بڑھا سر ولیم برینڈ کے کمرے مین جاکر اُسنے سب حال جو گرینل گریہم کے ساتھ ہوا تھا کہہ سنایا اور اپنی رجمنٹ مین شامل ہونے کے حکم کا بھی تذکرہ کیا مگر اُسکے چچا نے اُسکو روک کر کہا "مین یہ سب حال جانتا ہون تمھارے کمان افسر نے خود مجھسے سب حال بیان کیا ہی مین نے اُس سے تمھاری سفارش کی مگر کچھ فائدہ نہوا وہ اپنی بات پر قائم رہا وہ یہان ہماری بلکہ خاصکر تمھاری ملاقات کے واسطے آیا تھا جب یہ واقعہ پیش آیا اور وہ نہایت برہم تھا"

کپتان کا چہرہ نفرت سے سُرخ ہوگیا تھا اور اُسنے کہا "اُسکو اپنے چال چلن پر شرمندہ ہونا چاہیے تھا نہ کہ میرے برتاؤ پر برافروختہ ہوتا ! - اگر اُسکے بزدل توہین آمیز حملے کا شکار ادنی سے ادنی اور کمینے سے کمینے کسان کی لڑکی ہوتی تو بھی مین اُس سے ایسا ہی برتاؤ کرتا !"

سر ولیم برینڈ "بیشک - اُسنے سخت نالائقی کی اور تمھارا برتاؤ ویسا ہی شریفانہ تھا جیسا اسکا کمینہ - تاہم وہ تمھارا افسر ہی اُسنے حکم صادر کر دیا ہی اب کچھ

نہین ہوسکتا تمکو بلاتوقف اپنی رجمنٹ کو واپس جانا چاہیے مین ہفتہ کے اندر تجریز بھیجدونگا ''

لارنس - (عالی خیالی سے) ''نہین چچاجان اُس شخص کو مہربانی کے لیے آپ کچھ نہ لکھیے گا اُسکو اُسکی مرضی کے موافق انصاف کرنے دیجیے اگر وہ چاہے مین اُسکا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے میری بابت سفارش کی مگر مجکو افسوس ہو کہ ایسا کیا -

سرولیم برینڈ - (بے تصنع سچائی کے لہجہ سے) ''اچھا لارنس اب جاو ورنہ تمھاری برافروختگی کی وجہ سے کرنیل گرہیم جنگ منفردہ پرآمادہ ہوجائیگا یا تمپر کورٹ مارشل کرادیگا ''

لارنس - (شکوہ ہی کے انداز سے) '' آپ کچھ تردد نہ کرین مین قواعد فوجی کی کوئی خلاف ورزی نہ کرونگا ''

اب دروازہ کھلا اور بڈھا کلارک باغبان کمرے مین داخل ہوا اُسکے ہاتھ مین کوئی چیز تھی جو کپڑے مین لپٹی ہوئی تھی - اور چونکہ شہ گول تھی اُسکی ظاہری صورت تربوز یا کدو کی سی تھی مگر اب موسم اُن چیزون کا نہ تھا بڈھے کی نظرین عجیب وغریب تھین ایک قسم کی شیطنت اور خوف کی کیفیت اُسپر طاری تھی اور کل ہیئت کذائی بھید بھری تھی ''

سرولیم برینڈ - (سختی سے) - کلارک یہ کیا ہو ؟'' کیونکہ وہ اصلاح دفعتہ گھس آنے سے برہم ہوگیا -

بڈھا باغبان ''یہ !'' اور میز پر کپڑا کھولکر اُسنے ایک آدمی کی کھوپری دکھائی -

لارنس خوف اور نفرت سے چیخ اُٹھا اور سرولیم برینڈ نے زرد چہرہ اور سرد آواز سے پوچھا '' تمنے اسکو کہان پایا ؟ ''

بڈھا باغبان (بھدے پن سے) ''وگاجرون کے چمن مین '' یہ کھوپری ظاہرا کسی عرصہ کے مرے ہوئے شخص کی تھی کیونکہ وہ سیاہ تھی اور ایسی کہنہ ہوگئی تھی کہ میز پر کپڑا کھولنے کے وقت اُسکا ایک ٹکڑا ٹوٹ گیا لارنس بل

کے دماغ مین شب گزشتہ کے واقعات آن واحد مین بھر گئے - اُن دونون اشخاص
کی خفیہ چال پھر جو اُسنے دیکھی تھی - بورہ جو پست قد شخص لے گیا تھا مگر پھر لوٹتے وقت
نہین لایا اور اُسکا ذاتی خیال کہ وہ دونون شخص اُسکا چچا اور گرمسٹڈ تھے اُسکے
دماغ مین گونج گئی اور کچلے ہوئے پھول اور پیرون کے نشان جو بڈھے کلارک
نے صبح کو دکھائے تھے دماغ مین پھرنے لگے اور وہ چاہتا تھا کہ وہ اپنے چچا سے
سب حال جو اُسنے دیکھا تھا اور جو وہ جانتا تھا کہہ دے اور افشاے حال
کی درخواست کرے مگر جب اُسنے سر ولیم کی طرف آنکھ اُٹھائی اور اُسکو اُسکی
عادت کے مطابق ساکت اور غیر متاثر پایا تو اُسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اگر
وہ شخص جو کل رات کو خفیہ طور پر گرمسٹڈ کے ساتھ چلتا پھرتا تھا اُسکا چچا ہی
ہو تو اس انسان کی کھوپری کے پائے جانے کو اس معاملہ سے کچھ تعلق ہوگا

سر ولیم برینڈ نے "ٹینڈر ہال کے نوشتون سے ثابت ہے کہ اُسکے پرانے
مکین باغ مین دفن ہوتے تھے اور بعض اقسام زمین کی خاصیت یہ ہے کہ
وہ انسانی ہڈی کو برسون تک محفوظ رکھتی ہے کلارک اس کھوپری کو اُٹھا ؤ
اور دفن کردو"

بڈھے باغبان نے اس حکم کے جواب مین کچھ نہ کہا اور کھوپری کو
کپڑے مین لپیٹ کر کمرے سے باہر چلا گیا مگر چلتے وقت ایک پر معنی نگاہ لارنس
پر ڈالی گویا زبان حال سے یہ کہا کہ مین اپنے دل مین یہ سمجھتا ہون کہ اس معاملہ
کو اُن نامعلوم آنے والون سے کچھ تعلق ہے جنھون نے اُسکے پھولون کو کچلا ہے -

سر ولیم برینڈ نے کلارک کے چلے جانے کے بعد کہا "میرے پیارے
بھتیجے اب تم رخصت ہونے مین دیر نہ کرو ورنہ کرینل گریہم اور زیادہ ناخوش
ہوگا اب تم اپنے ناقابل اعتراض اور مناسب تفریحون کے لیے جنکے تم عادی
ہو یہ لو"

یہ کہتے ہوئے سر ولیم برینڈ نے میز کی دراز سے اشرفیون کی ایک تھیلی
نکالی اور اپنے بھتیجے کے ہاتھ مین رکھ دی اُسکا برتاؤ اور اُسکی گفتگو ایسی مہربانی
کی تھی کہ ہمارے ہیرو کو ایک نقطہ بھی اُن عقدہ صفت واقعات کی بابت کہنے کی

ضرورت ہوئی جسسے وہ پریشان وسراسیمہ تھا کیونکہ اُسنے خیال کیا کہ اُسکے چچا کو اُن واقعات کی نسبت گفتگو کرنا پسند نہ آئیگا ایک گھنٹہ کے اندر وہ پیندرہا اُن سے اپنے خوبصورت گھوڑے پر سوار ہوکر رخصت ہوا اور اُسکے پیچھے اُسکا ملازم لڑکا دوسرے گھوڑے پر سوار تھا جسکی کاٹھی کی پشت پر کپڑوں کی ایک خورجی تھی

باب ۱۴

پارچہ فروش کی دُکان

ایک غیر معروف کوچہ مین جو محلہ اسٹرینڈ سے کاونٹ گارڈن کے حوالی مین گزرا تھا ایک دکان تھی جسمین سیے ہوئے کپڑے بکتے یا کرایہ پر چلتے تھے یہ پوشاکین بیشمار وضع وقطع کی تھین اور ہر قیمت کی پرانی وزنانی پوشاک ہر درجہ کے شخص کے لیے وہان تیار مل سکتی تھی۔ اُنمین موٹے اور مہین کپڑے کی پوشاکین تھین بعض مستعملہ تھین اور بعض بالکل نئی۔ بعض بالکل پرانی تھین اور بعض کم پھٹی ہوئی۔ بعض میلی تھین اور بعض زرق برق۔ اونچی جھجہ دار ٹوپیان اور فرانسیسی سر کی پوشش جو شہری عورتون کے لائق تھین لیسدار ٹوپیون اور کڑھی ہوئی نقابون کے پاس لٹکتی تھین۔ خود اور فولادی مغفر اود بلاؤ کی کھال کی کوردار ٹوپیون کے پاس رکھے تھے اور بعض کلغیون سے آراستہ تھے۔ لیسدار سینہ بند اور زرد کا فدار گلوبند قرمزی کوٹون سے جنمین جوڑی سیاہ گوٹ لگی تھی رنگ مین مقابلہ کر رہے تھے اور بڑے بڑے بھنگم لبادے مشجر ریشمی لباس کسی لمبی قطارون کے پاس نمایان تھے اونچی کرتیان اور گون کے نیچے کے پاجامے جنمین جیبون کے مقام پر ریشمی فیتہ ٹنکا تھا ایک ڈھیلے سیاہ جوڑے کے پاس جسمین سفید سا ٹھن لگا تھا کھونٹون پر لٹکتے تھے۔ اسی طرح نیلی لمبے آستین کرتی اور سبز قمیص ایک دوسرے کے پاس آویزان تھی گویا ایک دوسرے پر حسد کی کر رہی تھی جوتے اور موزے وغیرہ تلوارون کے پاس جنمین تنہرے اور روپہلے

پھندنے تھے رکھے ہوئے تھے اور ہر ایک قسم کے لبادے اور جبّے کی ایک خاص قطار تھی وہاں سوانگ بننے والون یا اُن لوگون کے واسطے جو ہوادار پر سوار ہوکر بہ تبدیل لباس اپنے آشناؤن سے ملنے کو جاتے مصنوعی چہرے بھی موجود تھے لیڈیون کے سرخ و نیلے زین سواری کی پوشاکون نیسدار گون اور زرد نقابون اور نیز عورتون کی فرانسیسی پوشاک کی بھی اس مختلف الاوضاع پوشاکون کی دُکان مین کمی نہ تھی۔

نو بجے رات کا وقت تھا اور پارچہ فروش اور اسکی زوجہ جو دونون ادھیڑ تھے دکان بند کرکے گھنٹہ آدھ گھنٹے کے واسطے کسی تفرجگاہ کو جانے والے تھے کہ ایک شخص جسکی صورت اور پوشاک سفر کی وجہ سے بدحیثیت ہورہی تھی مگر جو ایک خوبصورت گھوڑے پر سوار تھا دکان کے سامنے ٹھہرا گھوڑے سے اُترکر اُسنے لگام ایک غریب لاغر لڑکے کی طرف پھینکی جو ایسے ہی بیگار کا متلاشی تھا اور شہری دُکاندار کو مخاطب کرکے اُس سے مختصر الفاظ مین خرید اشیا کا ارادہ ظاہر کیا باوجود کم حیثیت پوشاک اور گرد و غبار کے غازہ کے وہ صورت دار شخص تھا۔ اُسکا قد کم سے کم چھ فیٹ بلند ہوگا۔ وہ قوی الجثہ تھا گو فربہ نہ کہا جاسکتا تھا۔ اُسکے اعضا کی ترکیب مناسبت کے ساتھ تھی اور اُنسے قوت ظاہر تھی۔ اُسکا چہرہ تانبے کے سے رنگ کا تھا بلکہ اہل اسپین کے رنگ کی طرح دُھندلا تھا اور اُسکے بشرے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گرم ملک کی تمازت آفتاب نے اُسکے چہرے کے رنگ کو متغیر کردیا ہے جو پیدائشی ایسا نہ تھا۔ اُسکے بال لمبے لہراتے ہوئے اور بالکل سیاہ تھے اُنمین ایک بھی سفید نہ تھا گو اُسکی صورت سے ظاہر تھا کہ اُسنے سختیان جھیلی ہین۔ اُسکے بالائی لب پر گنجان مرغولہ دار مونچھین سیر کے بالون کی سی سیاہ رنگ کی تھین اور گلمچھے اور ڈاڑھی بھی اُسی رنگ کی تھی اُسکے لال رنگ ہونٹون کے درمیان ایک نہایت عمدہ لڑی دانتون کی تھی جیسے مرد کے منھ کے لیے زیبا ہوسکتی ہے۔ ایک جانب کے دیکھنے سے اُسکا نقشہ کتابی معلوم ہوتا تھا۔ اُسکی آنکھین سیاہ اور چمکدار تھین اور قوس ابرو کی نشست عمدہ تھی مگر اُسکی پلکین جو عورتون کی پلکون کی سی لمبی اور گنجان تھین آنکھون کی بھڑک کو فی الجملہ کم کرتی تھین اور اسطرح پر اُسکے چہرے مین ایک

گو نہ تہی تھی جو دو پہری صورت مین مغرور اور خشن سمجھا جاتا اُسکی عمر کا اندازہ کرنا ذرا دشوار تھا کیونکہ آنکھون کے بیرونی گوشہ کی طرف کچھ خفیف سی جھریان نظر آتی تھین جو آرام و آسایش اور خوشگذرانی سے یقیناً بالکل غائب ہو جاتین بہر حال اُسکی عمر چالیس برس سے زیادہ نہو گی اور کچھ بعید نہین ہی کہ اس سے بھی دو تین سال کم ہو۔

یہ اُس شخص کا حلیہ ہی جو پارچہ فروش کی دُکان مین یہ کہتا ہوا داخل ہوا کہ مجکو کچھ خریداری منظور ہی وہ انگریزی زبان بخوبی بولتا تھا تاہم اُسکے لب و لہجہ مین خفیف فرق تھا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ شاید وہ بہت عرصہ تک ممالک غیر مین رہا ہی اور دنیا کے اُن حصون کی دیسی زبانون مین معمولاً بات چیت کرنے کی وجہ سے اُسکا خاص طرح کا لہجہ ہو گیا ہی جو پیدایشی نہین ہی اُسکی آواز صاف اور پوری تھی مگر نہ زور کی اور نہ زیادہ سخت۔ تاہم وہ خوش آیند تھی اور جب وہ سنجیدگی سے بات کرتا تو گہری ہوتی۔ اُسکے برتاؤ مین ایک خاص سہولت تھی جس سے ظاہر تھا کہ وہ ہر طرح کے تردد اور گھبراہٹ سے پاک ہی گو یہ سہولت بے تکلفی کی حد تک نہ پہونچی تھی یا یون سمجھنا چاہیے کہ اُسکا برتاؤ ایسا تھا کہ وہ اسکی مرضی کے موافق بے احتیاط تلون کی حد تک پہونچا یا ٹھنڈا ہو کر سخت سنجیدگی کی صورت مین ظاہر ہوتا۔

پارچہ فروش اور اُسکی زوجہ نے اپنے گاہک کو زیادہ پسند نہ کیا اس زمانے مین رہزن بہت دیدہ دلیلی کے کام کرتے تھے اور جب ڈاکہ زنی سے زیادہ حاصل نہوتا تو وہ دکانون یا مکانون مین داخل ہو کر جو کچھ لیجانے کے لائق ہوتا بے تکلفی سے اُٹھا لیجاتے۔ کبھی کبھی ایسے واقعات روز روشن اور خوب آباد راستون پر ہوتے اور جھکتی ہوئی شام کی تاریکی مین اور غیر مشہور محلون مین تو کچھ ذکر ہی نہین جہان کوئی چوکیدار بھی نہوتا۔ پارچہ فروش اور اُسکی زوجہ اُس مکان مین تنہا تھے۔ ایک خادمہ لڑکی کے سوا اور کوئی نہ تھا اُنھون نے دیکھا کہ وہ ایسے طاقتور شخص کے مقابلہ مین بالکل بے بس ہین اگر اُسکا ارادہ فی الواقع بدنیت ہو مگر جب اُنھون نے اسکے پہلو کی طرف دیکھا

اور معلوم کیا کہ اسکے پاس کسی قسم کا ہتھیار نہین ہی اور پھر اسکی کاٹھی کے قبوس کی طرف نگاہ اُٹھائی اور دیکھا کہ اُسمین طپنچے نہین ہین تو انکو کسی قدر جرأت ہوئی مگر ایک روشنی سے جو دکان مین جل رہی تھی اجنبی انکی متردد نگاہون سے جو وہ ایک دوسرے پر اور نیز اُسپر ڈالتے تھے اُنکے دل کے خوف کو سمجھ گیا۔

اجنبی نے قہقہہ لگاکر جس سے اُسکے سفید دانت سیاہ مونچھون کے مقابل چمک گئے کہا "کیا تم مجھکو کوئی تہلکہ انداز رہزن سمجھتے ہو؟ - نہین نہین مین ڈاکو نہین ہون - گو غالبا ـــ مگر خیر - دیکھو! - مجھکو جس چیز کی ضرورت ہی مین اُسکے دام دے سکتا ہون" یہ کہکر اُسنے اپنے چمڑے کے کوٹ کی جیب سے ایک تھیلی نکالی اور ایک چھوٹی میز پر جو دکان کی وسط مین رکھی تھی پھینک دی کیونکہ اس پوشاک فروشی کی دُکان مین کوئی روپیہ گننے کا تختہ نہ تھا۔

پارچہ فروش نے جواب دیا "آیئے جناب - جس چیز کی آپ کو ضرورت ہو وہ ایمانداری سے آپ کو دیجائیگی" اور یہ کہکر اُسنے ایک زیادہ جرأت دلانے والی نظر اپنی زوجہ پر ڈالی گو تھیلی بھاری نہ تھی تاہم اسمین سے دل خوش کن کھنک سُنائی دی اور دُکاندار کی تیز اور تجربہ کار نظر نے دیکھ لیا کہ اسکی مقدار ایسی ہی کہ اسمین اجنبی کی ضرورت سے زیادہ خریداری کے لائق روپیہ ہے۔

اجنبی نے اس دہلیز کو جہان سے اُسنے تھیلی میز پر پھینکی تھی لانگھ کر کہا "میرے اچھے دوست اب مجھکو سب سے عمدہ شہسوار کا جوڑہ جو تمھاری دکان مین ہو دو دیکھو مین خیال کرتا ہون کہ وہ مربع کاٹ کا ارغوانی مخملی کرتہ جسمین چھوٹی آستینین ہین اور بڑے بڑے کف پیچھے کی طرف مُڑے ہوئے ہین میرے ٹھیک ہوگا مگر تم مجھکو خطدار کپڑا بھی نہایت عمدہ فیشن کا دو اور ایک گلوبند بھی فلنڈرس کی لیس کا جو ریشمی فیتہ سے ٹھوڑی کے نیچے بندھ سکے اور اسکے ہمرے ٹکٹین - مجھکو بکسویدار جوتے کی بھی ضرورت ہی - قوس مجھکو پسند نہین ہی - اوہ! - بکسوے اسوقت نہ استعمال ہوتے تھے جب مین پچھلی مرتبہ انگلستان مین تھا - ہان اُس عمدہ کرتے کے لائق گھٹنا اور موزہ بھی دینا اور دیکھو یہ ٹوپی جسکے چارون طرف جھبے لگے ہین اور ایک بڑا پر کور پر لگتا ہی مجھکو

اور ٹوبیون سے اچھی معلوم ہوتی ہی"

اسطرح سہولت سے باتین کرتے ہوئے اجنبی نے مختلف چیزون کو بتایا جنکی اُسکو ضرورت تھی بعدازان اُسنے قمیص اور دیگر ضروری اشیا پسند کین اور ایک دوسرا مگر کسی قدر کم قیمت جوڑہ بھی لیا جو صبح کے پہننے کے لائق تھا اِسطرح بہ رغبت سے کپڑے پسند کرکے اُسنے قیمت دریافت کی اور دُکاندار نے اُنکی وہ زیادہ سے زیادہ قیمت بتائی جسکے ملنے کی اُسکو ایسے بڑے اور فیاض گاہک سے اُمید تھی -

اجنبی نے کل قیمت کے زیادہ ہونے سے متحیر ہوکر کہا" اوہ! - تو ابھی میرے پاس روپیہ ہی کہ مین اور خرید اری کرسکون کیا تمھارے پاس کچھ زیورات بھی ہین ؟ کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ تمھارے یہان مرد اور عورت دونون کے سنگار کی چیزین موجود ہین جرابرنٹس سے لیکر شاہزادہ تک اور رگوالن سے لیکر مارشنس تک کے لائق ہین"

دُکاندار" جی ہان - میرے پاس چند زیورات بھی ہین جو رنگیلے شہسوار کے لائق ہین مگر اب بہت دیر ہوگئی ہی"

اجنبی نے قہقہہ لگایا اور خوش مذاقی اور نیز ملاست کے انداز سے بات کاٹکر کہا" ہش ! - معلوم ہوتا ہی کہ تمھارے دل مین اتبک ڈاکو کا خیال بسا ہوا ہی تمھارے جی مین آئے تو اپنی ایک تلوار اُٹھالو اور اپنے مال کی مجھسے حفاظت کرنا اگر مین اُسپر زبردستی سے ہاتھ ڈالون - ہان - تلوار کا ذکر کرنے سے مجکو یاد آیا کہ مین نے ابتک کوئی بیش قبض نہین پسند کی ہو مگر دیکھو وہ بیش قبض رکھی ہی جسمین ارغوانی اور سنہرا پھندنا ہی وہ ان دونون جوڑون کے مناسب حال ہوگی جو مین نے پسند کیے ہین"

دُکاندار اجنبی کے انداز سے مطمئن ہوکر ایک اندرونی کمرے مین داخل ہوا اور چند ساعت مین ایک چھوٹا زیورات کا صندوقچہ لیکر بوٹا اور اُسکو کھولکر اُسنے چند گھڑیان - سونے کی زنجیرین اور انگوٹھیان دکھائین جنپر بیش قیمت نگ جڑے تھے - اجنبی نے اُنمین سے کئی چیزین پسند کین اور

جب اُنکی قیمت اشیاے سابق کے دام مین شامل کیگئی تو اُسنے بے پروائی
اپنی تھیلی کو جانچا کہ اسمین اس کل خرچ کی گنجایش ہی یا نہین -
اُسنے کہا "ہان - اسی قدر تک کی گنجایش ہی" اور یہ کلمہ کسی خاص
اظہار اطمینان سے نہین کہا گیا بلکہ ایسے انداز سے جس سے یہ ثابت ہوتا تھا
کہ وہ ذرا بھی بددل نہوتا اگر اُسکو یہ معلوم ہوتا کہ اُسکے پاس کافی روپیہ نہین ہی
اور اُسکو مجبوراً چند چیزون کی خریداری ملتوی رکھنا پڑیگی "تو تمھارا مطالبہ ادا
کرنے کے لیے کافی روپیہ ہی بلکہ تین چار اشرفیان میری تھیلی مین بچ رہی ہین
اب بلحاظ اسکے کہ مین کنجوس گاہک نہین ہون اور مین نے تمھاری بتائی ہوئی
قیمتون پر جھگڑا نہین کیا ہی تم مجھکو نصف گھنٹے کے لیے اپنا ایک کمرہ دیدو تاکہ
مین ہاتھ منھ دھوکر کپڑے بدل لون اور عمدہ صحبت مین شریک ہونے کے لائق
ہو جاؤن"

دکاندار گران نرخ سے پورے دام پاکر ایسا راضی تھا کہ وہ اجنبی کی
درخواست کو نامنظور نہ کر سکا - اپنے وہ اُسکو ایک خوابگاہ مین لیگیا تاکہ وہان
وہ معمولی شست و شو کے بعد اپنی میلی پوشاک اُتار کر خوشنما جوڑہ پہنے جو اُسنے
خریدا تھا جب دکاندار اسکو اُس کمرے مین پہونچا کر لوٹنے لگا تو اُسنے کہا "
مہربانی کرکے اور سب چیزین ایک چھوٹی تھیلی مین (جنکی تمھارے
یہان کمی نہین ہی) رکھکر میرے گھوڑے کی کاٹھی کے پیچھے باندھ دو -
چنانچہ یہ بھی کردیا گیا مگر جب شوہر و زوجہ اجنبی کی خوابگاہ
مین چلے جانے کے بعد تنہا ہوئے تو پارچہ فروش نے اپنی زوجہ کے
کان مین کہا "گو اس شخص نے قیمت فوراً ادا کردی ہی مگر ضرور یہ کوئی ڈاکو ہی!"
زوجہ پر زردی چھا گئی اور اُسنے کہا "اللہ پناہ مین رکھے! اسکو
اسمین کیا دقت ہوگی کہ ہمکو قتل کرے اور جو کچھ پائے لیکے چلدے"
پارچہ فروش "نہین - میری اچھی زوجہ نہین - یہ شخص ایسا کام نہ کریگا
اُسکو کیا خبر ہی - وہ تو بالاخانے پر ہی ہم چاہین تو محافظ بلالین اور اُنکو کمینگاہ
مین چھپا رکھین؟ نہین - اُسکا کوئی بد ارادہ نہین معلوم ہوتا - مگر اپنی قسم یہ

روپیہ جو اُسنے دیا ہی ہرگنہ ایمانداری کے ذریعے سے حاصل ہوا ہوگا ضرور کسی مسافر کا نقصان ہمارا نفع ہی"

پوشاک بیچنے والے کی سمجھدار زندکش زوجہ نے جواب دیا "مگر اس سے ہمکو کیا مطلب؟"

تقریباً آدھ گھنٹے مین اجنبی اُترا میلی پوشاک اور گرد آلودگی کی حالت مین تو وہ رعب دار شخص معلوم ہی ہوتا تھا اب اور بھی اچھا معلوم ہونے لگا اصل یہ ہی کہ وہ بہت خوشنما پوشاک تھی جو اُسنے خرید کر کے پہنی تھی - اُسکی ٹوپی جبین پر لگے ہوئے تھے بانکپن سے اُسکے سیاہ گنجان بال نون بر میز مین تھی جواب گنگھی اور برش سے درست ہونے کی وجہ سے چمکدار رہے تھے بیش قیمت اُسکے پہلو مین لٹکتی تھی - لیسدار دستانے اسکے ہاتھون پر تھے جو خرید کی ہوئی انگوٹھیون سے جگمگا رہے تھے اور سونے کی زنجیر اُسکے کرتہ کے سامنے کے کمر کھی جسے پر اپنی گلکاری دکھا رہی تھی وہ ایسی آن بان سے چلا جس سے ظاہر تھا کہ اقل مرتبہ اپنی زندگی کے کسی زمانے مین وہ ضرور ایسی پوشاک کا عادی ہوگا جو وہ اب پہنے تھا نہ اُس لباس کا جسکو اُسنے آتار ڈالا تھا۔

اجنبی "یہ روپیہ اُس خادمہ لڑکی کو دو جو میرے واسطے گرم پانی اور عطر لائی تھی - اور اب یہ تو بتاؤ کہ خوش باش شہسوار کے ٹھہرنے کے لائق کونسی سرا ہی جہان اُسکو اچھی صحبت حاصل ہو ؟ - یقیناً مین تمھاری سفارش پر وہین ٹھہرونگا - مگر یہ بات مین تمسے اسوجہ سے پوچھتا ہون کہ مجکو لندن چھوڑے ہوئے بہت مدتین گزر گئی ہین اور یہ عمدہ دارالسلطنت ایسا بدل گیا ہی کہ گویا مین نے اسکو پہلے کبھی دیکھا ہی نہ تھا"

اخیر کا جملہ اُسنے کسی قدر غمگین لہجہ سے کہا اور چند ساعت تک غمناک صورت سے کچھ سوچتا رہا مگر پھر جلدی سے اپنی اصلی کیفیت پر آگر اُسنے عجیب خوش مذاقی سے کہا "مین اُمید کرتا ہون کہ ڈاکو کا خیال اب تمھارے دل مین نہ بسا ہوگا - یقین مانو کہ مین رہزن نہین ہون - مین ایک بدنصیب

شخص ہون جسکو دنیا نے چند سخت سدمے پہونچائے ہین پس مجکو اُس بات کے بتانے مین تامل نہ کرو جو مین نے تمسے پوچھی ہی مگر اس مہربانی کو سرا دالے کے پاس یہ اطلاع خفیہ طور پر بھیجنے سے برباد نہ کر دینا کہ میرے مکان مین آج اس قطع کا ایک شخص آیا تھا اور اُسنے سانپ کی طرح پرانی کیچل چھوڑ کر عمدہ اور چمکدار روپ مین خروج کیا ہی - مجکو پھر زندگی شروع کرنا ہی اور کھیمی دبی سے ملاقات کرنا ہی - تمنے یہ بہت بیجا کیا کہ شروع ہی سے میری نسبت گمان نا سد اپنے ذہن مین قایم کیا"

اجنبی کی گفتگو مین ایک قسم کی معقالی ایمانداری کے ساتھ تھی اور اسکا انداز ایسا کشادہ پیشانی کے ساتھ تھا جس سے پارچہ فروش اور اُسکی زوجہ کو اُسکی جانب فی الجملہ اشتیاق پیدا ہوا گو اس سے اُنکا شبہہ جو اُنکو اپنے گاہک کی جانب تھا بالکل دور نہین ہوا مگر پوشاک فروش اپنے دل مین یہ باتین سوچنے لگا " مین اسکو ویسا ہی سرا بتا دونگا جسکی اُسکو تلاش ہی اور چونکہ وہ یہ چاہتا ہی کہ اُسکے یہان آنے کا حال ظاہر نہو وہ میرا نام بھی نہ بتائیگا کہ کسنے اُس سے سرا کی سفارش کی - اگر وہ ایماندار شخص ہی تو بہت عمدہ بات ہی لیکن اگر وہ ڈاکو ہی جیسا مین سمجھے ہوئے ہون تو وہ جن لوگون کو لوٹے اُنکو اپنی آپ فکر کرنا چاہیے مجکو اُنکے لیے تردد کرنے سے کیا غرض ہی"

یہ رائے قرار دیکر دوکاندار نے باواز کہا " ای اجنبی صاحب (جو کوئی آپ ہون) - آپ کو اپنے اور اپنے گھوڑے کے لیے سرائے انجل مین جو چارنگ کراس کے متصل محلہ اسٹرینڈ مین ہی بہت آرام ملیگا - وہ ایسی سرا ہی جہان شراب کش عمدہ شراب رکھتے ہین اور فوجی افسر اکثر قیام کرتے ہین وہان بستر بھی عمدہ ہین اور مہمانون کے لیے نفیس کمرے ہین اور رہی آپ کے معاملات کی اطلاع علاوہ اسکی نسبت آپ کچھ تردد نہ کرین کہ مین یا میری زوجہ ایسے شخص کے احسان کو (جو کوئی ہو) - بھول جائیگی جسنے اپنے معاملات کو ہمارے ساتھ بایمانداری اتمام کو پہونچایا "!

اجنبی نے پھر خوش مذاقی سے قہقہہ لگا کر کہا " اوہ! مین دیکھتا

ہون کہ ڈاکو کا خیال اب تک تمھارے ذہن مین بھرا ہوا ہی- مین سچ کہتا ہون کہ تم غلطی پر ہو! انسان کے دل مین خیال تو جلد پیدا ہوتا ہی مگر دشواری سے دور ہوتا ہی مین تمھارے برتاو نیکے کا شکریہ ادا کرتا ہون اچھا خدا حافظ!"

شوہر و زوجہ نے اپنے گاہک کے رخصت ہونے پر یکے بعد دیگرے اُسکو سلام کیا-

اجنبی نے غریب لڑکے کو بھی جو اُسکا گھوڑا پکڑے تھا ایک روپیہ حوالہ کیا جس سے وہ بہت خوش ہو گیا اور خود اپنے راہوار پر سوار ہو کر آہستہ قدم روانہ ہوا-

دکاندار- (اپنی زوجہ سے) "باوجود ان سب باتون کے جو اُسنے کہی ہین مین اُسکو ڈاکو سمجھتا ہون- مجکو یقین کامل ہی کہ وہ ضرور رہزن ہی-

باب ۱۵

قمار باز

سرائے انجل موقوعہ متصل چارنگ کراس کے ایک بڑے کمرے مین بہت سے لوگ جمع تھے یہ کمرہ خوب آراستہ اور منور تھا- ناسپاتی اور اخروٹ کی لکڑی کا مصنوعہ فرنیچر عمدہ کٹا ڈکا اور خوب پالش دار تھا- کرسیون اور صفون کے گدے مخمل کے تھے اور مخمل کے ٹکڑے اون سے بھرے ہوئے بازو اور پشت مین جڑے تھے جس سے ان بیٹھنے کی چیزون کا لطف دوبالا ہو گیا تھا کھڑکیون مین عمدہ پردے آویزان تھے اور فرش ایک سبز غالیچہ کا تھا-

اس کمرے مین تین میزین تھین- پہلی میز تاش کھیلنے کی تھی جسکے گرد کئی مسن شہسوار اور معزز لیڈیان (جنکی عمر شباب سے متجاوز ہو گئی تھی) کھیل مین مصروف تھین- دوسری میز پر جو قمار بازی کے لیے تھی کئی

نوجوان شخص بیٹھے تھے مگر وہان کوئی عورت نہ تھی۔ تیسری میز پر خوش مزہ کھانا چنا ہوا تھا۔ حسین ٹھنڈے تکلفات اور خوش ذائقہ شراب شامل تھی وقتاً فوقتاً دو خدمتگار جو عمدہ وردی پہنے تھے کمرے مین داخل ہوتے اور حاضرین کو جام شراب پہونچاتے اکثر اشخاص جماعت موجودہ کے کھانے کی میز کو جاتے اور جو کچھ جی مین آتا تناول کرتے اور رنگیلے نوجوان لیڈیون کو کھانے کی چیزین دیتے۔

یہ کمرہ ایسا ہی مرجع عام تھا جیسا کہ اس زمانہ مین کسی ہوٹل مین قہوہ کا کمرہ ہوتا ہی۔ پس اس امر سے تعجب ہوگا کہ معزز لیڈیان وہان کیون تھین۔ مگر اس زمانہ کا یہی رواج تھا مگر یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ باعصمت وعفت لیڈیان اس قسم کے مقامات پر جاتی تھین۔ ایسی لیڈیان قاعدۂ عامہ کی مستثنیات سے تھین کیونکہ پچھے دربار کی مثال نے اعلیٰ درجہ کی سوسائٹی کے اخلاق کو خراب کردیا تھا اور اس وبائی عارضہ نے دارالسلطنت کے متوسط الحال لوگون پر بھی اثر کرنا شروع کردیا تھا پس اُس زمانہ مین متوسط العمر لیڈیان سن خوائین اور مشکوک العصمت بیوائین ہمیشہ جوا کھیلتین اور جوان عورتون کا بھی قمار بازی مین شریک ہونا اگر وہ پسند کرتین نامناسب نہ سمجھا جاتا۔ مگر چونکہ نوجوان عورتین اکثر ناچ اور سوانگ کے جلسون یا آشنائی کی سازشون مین مصروف رہتین اسلئے وہ سن رسیدہ عورتون کی نسبت قمار بازی کی میز پر کم دکھائی دیتی تھین یہ سن رسیدہ عورتین قمار بازی مین مردون کے کان کاٹتین۔ دغابازی جب تک اُسکا افشا ہو جائز سمجھی جاتی اور اگر قلعی کھل جاتی تو اُسکے لیے ملک یونان کے قدیم اصول کے موافق چشم نمائی ہوتی یعنی چور کو اُسکے گرفتار ہوجانے کی بیعقلی کی بابت نہ واقعی سرقہ کی علت مین سزا دیجاتی جب تاش مین اسطرح کی چالین ظاہر ہوجاتین تو مرد مجرم لات مار کر کمرے سے بذلت نکال دیا جاتا یا کھڑکی کی راہ سے سڑک پر پھینک دیا جاتا اور دغاباز عورتون کے لئے اخراج محض کی سزا دیجاتی کہ آئندہ جوا ری دوستون کے اس حلقہ مین شامل نہ ہوسکین۔

گیارہ بجے رات کا عمل تھا جب ہمنے ناظرین کو سراے انجل کے اسی
کمرے مین داخل کیا ہی۔ وسط کمرے کی میز پر جہان کعبتین چل رہی تھین پندرہ سولہ
خوش پوشاک شخص جمع تھے اکثر انمین سے رجمنٹہاے متعینہ لندن کے فوجی
افسر تھے یا ایسے لوگ تھے جو دیگر مقامات کی متعینہ پلٹنون سے رخصت لیکر
آئے تھے بعض وردی پہنے تھے اور بعض سادے کپڑے۔ سادہ کپڑے سے
مراد وردی کے برعکس پوشاک سے ہی نہ سفید کپڑون سے کیونکہ جیسا ناظرین
کو معلوم ہوچکا ہی اُس زمانہ کے سادہ کپڑے سفید نہوتے تھے بلکہ رنگ برنگ
کی پوشاکین کلغیان فوق الپھڑک لیس گلوبند۔ زیورات پھندنے وار بیش
قبض۔ رنگین مزاج جنٹلمینون کی پوشاک مین شامل تھی گولڈ اسٹریم فٹ گارڈ
لائف گارڈ۔ بلیو۔ لیف۔ اسکاچ فیو زلیر کی پلٹنین قائم ہوچکی تھین اور
ان پلٹنون کے افسر اس موقع پر موجود تھے۔ اور رجمنٹون کے سردار بھی حاضر
تھے۔ منجملہ اُنکے کرنیل گرہیم بھی تھا۔ جو پلٹن ڈراگون متعینہ ہرٹ فورڈ شائر کا
کمان افسر تھا جسکا لارنس ہی کپتان تھا۔ کرنیل گرہیم صبح کو لندن مین پہونچا تھا
اور یہ تین چار روز بعد اُس دن کے تھا جب وہ پینڈر ہال کو گیا تھا جیسا کہ اوپر
کے ایک باب مین بیان ہوچکا ہی۔

کرنیل گرہیم جو عمدہ سادے کپڑے پہنے تھا سب سے زیادہ بیفکر اور
ناعاقبت اندیش قماربازِ کعبتین کی میز پر تھا وہ خوب آزادی سے شراب
پی رہا تھا اور وقتاً فوقتاً کھانے کی میز کے شیشہ ہاے شراب تک بھی ہاتھ
پہونچاتا۔ اُسوقت تقدیر اُسکی یاور تھی اُسنے تھوڑی ریزگاری سے جوا شروع
کیا تھا اور اب اُسکے سامنے پندرہ سو روپیہ کا ایک ڈھیر تھا تاہم وہ کھیلتا
چلا جاتا تھا نہ اس امید پر کہ وہ اور جیتیگا بلکہ اس خیال سے بھی جیسا کہ پکے
جواریون کا قاعدہ ہی کہ اگر تقدیر کا برعکس پلٹا ہوگا تو اُس ریلے کو بدلنے اور
لوٹانے کی کوشش کریگا۔ مگر اُسکے حریفان مقابل نے تیلے بعد دیگرے اور
جب انکھیلنے سے انکار کیا بعض تو علحدہ ہوگئے اور بعض جو ذرا سمجھدار سے
کسی قاص تعداد سے زیادہ بازی لگانے کے عادی نہ تھے۔ اور بعض

یہ خیال کرتے تھے کہ یا تو کرنیل کی خوش تقدیری کے مقابلہ مین کوشش کرنا فضول ہی یا اُسنے دھوکا دینے کا کوئی نیا طریقہ اختیار کیا ہی جس سے وہ ناواقف ہین اور اسمین ضرور آجا یئنگے۔

کرنیل "این!۔ تم سب لوگ کاندھا دیگئے؟۔ کل تھروپ مرد میدان کی طرح پانسہ پھینکنے کا صندوق لو"

کل تھروپ "نہین۔ مین نہ لونگا تم میرے تین سو روپیہ جیت چکے ہو اور یہ ایک رات کے لیے کافی ہی۔ بل ہیون سے کہو وہ مجھسے زیادہ صاحب حوصلہ تقدیر آزما ہی"

بل ہیون "نہین۔ نہین مین بہت کھیل چکا آج گریہم کی تقدیر خوب چمک رہی ہی"

کرنیل گریہم۔ (ہنسکر حالانکہ اُنکا مزاج اب فی الواقع بگڑ رہا تھا) تو پھر ٹلمسٹن تم آؤ ہماری تمھاری بازی ہو"

ایچ ٹلمسٹن "معاف کیجیے مین اپنے میلان خاطر کے خلاف کبھی نہین کھیلتا"

کرنیل گریہم "آرمیٹیج۔ اوسلی۔ ہنی ڈو۔ کیا آج تم سب بزدل ہو گئے ہو جو گیارہ ہی بجے کھیل چھوڑ دیا ہو؟۔ حالانکہ تم اکثر صبح ہوتے تک کعبتین پھینکتے رہے ہو"

ہنی ڈو "مین تو اب آج رات سے قمار بازی کی میز کو خیرباد کہنا چاہتا ہون پارسال مین نے ایک عمدہ گھڑی اسی کی بدولت کھوئی۔ امسال ایک جنگل کے ہاتھ گئی۔ اور اگر مین اسی طرح برابر چیزین کھوتا رہا تو مجکو اپنے عمدہ کپتانی بلٹن رائل آکسفورڈ بلوز کی بازی لگادینا ہوگی اور اسکے بعد رہزنی شروع کرنا پڑیگی نہین اب مین اور زیادہ نہ کھیلونگا"

کرنیل گریہم "تو پھر کون ہی جو میرے مقابلہ مین تھوڑی سی ریزگاری کی اور بازی لگائیگا"

کرنیل گریہم یہی کہہ رہا تھا کہ ایک شخص کمرے مین داخل ہوا جسکی طرف

سب کی آنکھیں دفعتہً پھر گئیں اور اُسنے کہا۔ "میں بازی لگاؤنگا"
ہمکو اس شخص کا حلیہ پھر بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہی کیونکہ یہ نیا آنے والا وہی اجنبی تھا جسکو ہمنے تھوڑا عرصہ ہوا پارچہ فروش کی دکان پر دیکھا تھا اُسکے موزون قد۔ خوشنما پوشاک۔ بانکے اور بردبار انداز نے جس سے وہ قمار بازی کی میز کی طرف بڑھا اُسکی طرف سب کے اشتیاق کو مائل کردیا مگر حاضرین میں سے اس سے کوئی واقف نہ تھا اور جواریوں نے جو استفسار کی نگاہیں ایک دوسرے پر ڈالیں اُنکے جواب میں سر دن کی خفیف جنبشوں نے اسکی نسبت عام ناواقفیت ظاہر کی۔ چونکہ ایسے مقام عام کے آنے والے سے اسکا پتہ پوچھنے کا دستور نہ تھا اسلیے اجنبی سے کسی نے اس قسم کا کوئی سوال نہ کیا بلکہ یہ فرض کرلیا گیا کہ وہ باعتبار عالی خاندانی اور رسوخ شکل وقار کے ایسے جلسہ کے لایق ہی ورنہ وہ یہان نہ آتا۔

گرپیم "میں آپ کی بازی کو منظور کرتا ہون اور یہ اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہون کہ اسوقت میری تقدیر یاور ہی"
اجنبی نے بے پروائی اور مطلب کی نگاہ سے کرنیل کے آگے کے روپیوں کے ڈھیر کو دیکھ کر کہا "روپیوں کے ڈھیر سے تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہی مگر اس سے میری ہمت پست نہیں ہوئی۔ لیجیے مین شروع پر دو روپیہ رکھتا ہون"

کرنیل "اچھا منظور ا" اور پانسہ لیکر اُسنے پھینکنا شروع کیا
"بازی تمھاری رہی۔ کہو اور کھیلوگے"
اجنبی "ہان۔ لو یہ چار روپیے ہین۔ مین پھر جیتا لو ابکی مرتبہ آٹھ روپیے پھر بازی میری ہی رہی۔ لو یہ سولہ ہین۔ پھر مین ہی جیتا۔ لو یہ تیس ہین۔ ابکی بازی بھی مین پھر جیتا۔
ہمنی ڈو۔ "تبو تقدیر پلٹا کھا رہی ہی۔ اب معاملہ لطف خیز ہی"
یہی خیال دوسرے قمار بازون کا تھا اور وہ سب دونون کھیلنے

داون کے گرد جمع ہو گئے۔ اجنبی برابر جیتتا رہا اور وہ ہر مرتبہ اپنی بازی دونی کرتا جاتا تھا اور کرنیل گریہم فوراً منظور کر لیتا تھا۔ تاہم اجنبی برابر جیتے گیا۔ کرنیل کا روپیون کا ڈھیر تیزی سے کم ہونے لگا اور اسکے حریف مقابل کا انبار روپیون کا رفتہ رفتہ بڑھنے لگا۔ گریہم کو نہایت غصہ آیا بار بار اُسکے مُنھ سے کلمات نا ملائم نکلتے اور ہر مرتبہ جب خدمتگار آتا وہ شراب مانگتا۔ اجنبی بھی جام شراب قبول کرتا جب اُسکو دیا جاتا مگر نہ اُسپر نہ کھیل کے اشتیاق کا اور نہ دخت زر کا ذرا بھی اثر معلوم ہوتا وہ ظاہراً ہر طرح پر خاموش اور بے پروا تھا جب پانسہ پھینکا جاتا تو اُسکے چہرے کا کوئی پٹھا تندی سے حرکت نہ کرتا حتی کہ نازک اوقات مین بھی جب اُسکا ڈھیر روپیون کا دونا ہو جاتا یا بالکل ندارد ہو جاتا تو سہولت اور خندہ روئی سے حاضرین سے بات کرتا غرض اُسکا انداز قمار خانے مین بالکل برعکس اُس زمانے کے جواریون کے برتاؤ کے تھا جو جوے کے وقت بالکل جامہ سے باہر ہو جاتے تھے اور نہ معلوم کیا کیا بکتے تھے۔ کرنیل گریہم کو بخار سا چڑھ آیا۔ وہ اپنے جامے سے باہر تھا اُسکی حالت جنون کی سی تھی۔ اُسکی جیب کا روپیہ سب چلا جا رہا تھا اور اُسکے مخاصم کی سہولت اور بردباری سے اُسکو اور بھی طیش آ رہا تھا۔ پس اُسکو اپنی حالت پر قابو نہ تھا۔ اس قماربازی کی جنگ منفردہ نے ایسا عام اشتیاق پیدا کر دیا کہ مسن جواری اور بیوہ عورتین اپنی قمار بازی کی میز سے اُٹھین اور دوسری میز کا تماشا دیکھنے لگین۔

آخر کار آدھی رات کے وقت کرنیل گریہم کی پچھلی جیب کا بقیہ بھی رخصت ہو گیا اور اس ڈھیر مین شامل ہو گیا جو اجنبی نے جیتا تھا۔

کرنیل گریہم نے مایوس ہو کر کہا "اچھا آؤ گھڑی کی بازی گھڑی کے ساتھ" اور اُسکی آنکھین غصہ سے سُرخ ہو گئین۔

اجنبی "اچھا" اور ایک منٹ سے کم مین اُسنے یہ بازی بھی جیت لی۔

کرنیل "اچھا انگوٹھی کے ساتھ انگوٹھی! - دیکھین کسکی زیادہ قیمت کی ہی"

اجنبی - (بے پروائی سے) "بہت اچھا - یون ہی سہی تقدیر تمھارے خلاف ہی تو مین نے یہ بازی بھی جیتی"

کرنیل گرہیم کا سارا جسم غصہ - مایوسی - اور جوش سے تھرتھرا رہا تھا اُسنے کہا "کل تھرڈپ مجکو ایک ہزار روپیہ قرض دو"

کل تھرڈپ "مجکو معاف کیجیے - اب تمھاری حالت ایسی آگئی ہی کہ میری دانست مین عہدۂ کرنیلی کے سوا اور کوئی دنیاوی چیز تمھارے قبضہ مین باقی نہین رہی ہی"

کرنیل گرہیم نے دھیمی آواز سے کچھ سخت سست کہا اور پھر غصہ مین آکر اپنی بندھی مٹھی کا اس زور سے میز پر گھونسہ مارا کہ جام شراب کعبتین کا صندوق - اور پانسے - اور نقرئی شمعدان دفعتہً لرز گئے اور اجنبی کا ڈھیر روپیون کا اُسی صدمہ سے بے ترتیب ہو گیا اور کرنیل گرہیم نے کہا "شیطان کی قسم لو مین اپنی کرنیلی کی بازی اُس روپیے کے بدلے جو تمنے جیتا ہی لگاتا ہون"

اجنبی نے بدستور خاموشی اور بے پروائی سے جواب دیا - "اچھا منظور ہی ایک گھنٹہ وقت گزرنے کے لیے جو کچھ ہو وہی سہی"

کرنیل گرہیم "ارے کوئی ہی! - ذرا قلم دوات کاغذ لاؤ اور جب تک کہ لکھنے کا سامان آئے وہ کھانے کی میز کی طرف گیا اور ایک جام کو تیز شراب سے لبریز بھر کر ایک گھونٹ مین اُڑا گیا -

بل ہیون - (اجنبی سے) "کیا آپ بہت کثرت سے جوا کھیلنے کے عادی ہین"

اجنبی "نہین! مین نے آج کی رات سے پیشتر اپنی تمام عمر مین جوا نہین کھیلا"

بہت سے آدمی بول اُٹھے "بیشک!" اور سب نے بغور اجنبی

کی طرف دیکھا کیونکہ ہر شخص کو حیرت تھی کہ ایسے شخص نے جسنے پہلی ہی مرتبہ جوا کھیلا تھا کیونکر ایسی دلیری سے کھیلا۔

اجنبی۔ (اپنی انگشتریوں سے جگمگاتے ہوئے ہاتھ سے سیاہ بالوں کی لٹیں ہٹاکر) "مین سچ عرض کرتا ہون کہ مین نے کبھی جوا نہیں کھیلا مین مدتوں تک سیر و سیاحت مین رہا جہاں لوگ بہت کم جوا کھیلتے تھے پس مجکو نہ رغبت ہوئی اور نہ موقع ہاتھ آیا"

ہنی وڈ۔ اور آج رات کو جو آپ قمار بازی کے لیے بیٹھے تو کیا آپ کا ارادہ اسطرح دلیری سے کھیلنے کا تھا؟"

اجنبی۔ (ہنسکر) "اصل تو یہ ہی کہ مجکو ایسا خیال بھی نہ تھا۔ مجکو اسکی پروا بھی نہ تھی کہ کیا ہوگا نہ اب مجکو پروا ہی"

حاضرین اجنبی کی بے پروائی پر ایک دوسرے کو حیرت و استعجاب سے دیکھنے لگے کیونکہ یہ معاملہ ایسا تھا کہ اُس سے ہر شخص کو نہایت جوش پیدا ہوتا۔ اب خدمتگار لکھنے کا سامان لیکر حاضر ہوا اور کرنیل گریہیم پھر اپنی جگہ پر بیٹھا۔ اُسکے چہرے پر بالکل زردی چھاگئی تھی اور سوا رخساروں کی ہڈیوں کے جہاں دو سرخ دھبے تھے جنسے خون کا ہیجان ظاہر تھا اور کوئی نشان نہ تھا اُسکو تپ محرقہ تھی گو عارضی تھی اور مثل اصلی بخار کے متعدی نہ تھی تاہم بصورت قائم رہنے کے اصلی بخار کی طرح خطرناک تھی۔

کرنیل گریہیم۔ (بھرائی ہوئی بھاری آواز سے کیونکر اُسکا حلق بالکل خشک تھا گویا ایک قطرہ شراب کا بھی اُس سے حلق مین نہ اُترا تھا) "اے اجنبی صاحب اب مین بحیثیت ایک عہدہ دار اعلیٰ اور ذی عزت شخص کے ایک اقرار واثق لکھتا ہون اور اُسپر دستخط کرتا ہون جسکے ذریعہ سے مین آپ کو اپنا کمیشن بطور لفٹنٹ کرنیل افواج شاہی کے دیتا ہون اگر تقدیر اب بھی مخالفت کرے تو اس اقرار کا عملدرآمد اسوقت سے چوبیس گھنٹے کے اندر ہوگا اور حاضرین اسپر گواہی کرینگے"

اجنبی۔ (معمولی سہولت سے) "بہت اچھا۔ (اگر مین سچ سمجھتا ہون کیونکہ مین اس معاملہ مین نوآموز ہون) تو بازی یہ ہی کہ تم اپنا کمیشن

یعنی عہدہ کرنیلی بمقابلہ اُس سب روپیے کے جو مین نے جیتا ہی بدتے ہو۔ بہت اچھا منظور ہی۔ لیجیے یہ روپیہ ہی اور حاضرین اس بات کی تصدیق کر سکتے ہین کہ جب سے بار بار ڈھیر اُسمین گمہرتے رہے ہین مین نے انکو ہاتھ بھی نہین لگایا ہی اور لیجیے یہ انگوٹھیان اور گھڑی بھی رکھی ہی" یہ کہتے ہوئے اُسنے پھر اپنے بال کی لٹون کو بے پروائی سے ہٹایا۔

کرنیل نے لکھنا ختم کرکے کہا" اور میری جانب سے یہ شرط ہی۔ وہ ذرہ صاف طور پر پڑھی نہین جاتی۔ کیونکہ میرے ہاتھ مین اسوقت ایسا رعشہ ہی کہ گویا میری کہنی کو گدھے نے چور کر دیا ہی۔ غالباً آپ پڑھ لینگے اور اپنا اطمینان کرینگے"

اجنبی" او ہ نہین اسکی کچھ ضرورت نہین یہ گواہ کافی ہین اور اگر گواہ نہ بھی ہوتے تو تم بلا شبہہ عزت دار شخص ہو اور کچھ جائے گفت نہین ہی۔

پانسہ پھینکا گیا تقریباً ایک منٹ تک سکوت رہا یہ شش و پنج کرنل گرہیم کے لیے ہولناک تھا تماشائی شوق سے اُمڈے پڑتے تھے مگر بظاہر ایسا نو ے اجنبی نے اسکی کچھ پروا نہین کی جب اخیر مرتبہ پانسہ پھینکا گیا اور کرنیل گرہیم کو اپنی بربادی کا یقین ہوگیا تو وہ بے اختیاری سے چیخ اُٹھا" پھر ہارا پھر ہارا۔ خدایا مین بالکل برباد ہوگیا!"

اجنبی نے بے پروائی اور اطمینان کے انداز سے اپنے کوٹ کی جیب روپیہ اور زیور سے بھرنا شروع کی اور پھر اقرار نامہ کو اسطرح توڑ مڑوڑ لیا کہ گویا وہ کوئی زیادہ کارآمد نوشتہ نہ تھا اور اُسکو اپنی واسکٹ کی جیب مین رکھکر حاضرین سے بکشادہ پیشانی ادھر اُدھر کی باتین کرنے لگا

اس اثنا مین کرنیل گرہیم اپنی بربادی کے خیالات کے پہلے ہی تموج کو ضبط کرکے کمرے کے ایک گوشہ مین جاکر بیٹھ گیا اور دونون ہاتھ سینہ پر باندھکر یاس اور ناامیدی کی مجسم تصویر بنگیا۔ اب حرارت کے سرخ دھبے جو اسکے رخسارون پر تھے غائب ہوگئے

اور اُسکے چہرے پر بالکل مردنی چھاگئی اُسکے ہونٹوں پر ایسا سخت دباؤ اور اُسکے ابرو پر ایسی شکن تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کوئی جانبازی کا خیال (غالباً خودکشی کا)۔ اُسکے دماغ مین آہستہ آہستہ جگہ پکڑ رہا ہو۔

خوش نصیب اجنبی اپنی جگہ سے اُٹھکر کھانے کی میز کی طرف بڑھا اور ایک جام شراب پیا اور پھر معمولی اطمینان کے انداز سے کرنیل گریہم کی طرف آیا کرنیل گریہم نے کسی قدر خفیف سی اُمید سے اُسکی طرف دیکھا کہ شاید اس شخص کو معاملات کو اس انتہا تک پہونچانا مقصود نہو۔ شاید وہ اپنی اور تمام جیت پر قناعت کرے اور اقرارنامہ جسکے ذریعہ سے مین نے اپنی کرنیلی اُسکو دیدی ہو واپس کردے؟۔ اس قسم کی اُمیدین شش و پنج سے ملی ہوئی اب اس برباد شدہ شخص کے دل مین پیدا ہونے لگین۔

اجنبی - (ٹہلتے ہوئے) ۔ کرنیل تمھاری قسمت نے یاوری نہ کی اور پھر یہ دیکھکر کہ لوگ ذرا فاصلہ پر ہین اُسکے پاس تک آواز نہ پہونچیگی اُسنے جھک کر چپکے سے کہا " نا اُمید نہو! - تم صبح کو میرے ساتھ کھانا کھانا مین اس مکان مین ٹھہرا ہون "

یہ کہکر وہ مڑنے ہی والا تھا کہ کرنیل گریہم نے دفعۃً کچھ یاد کرکے پوچھا " تو مین کس نام سے تلاش کرون؟ "

اجنبی " نام؟ - اوہ میرا نام! - اچھا تو خدمتگار سے یہ کہنا کہ کپتان ولڈیر کے کمرے مین مجکو پہونچادو " یہ کہتا ہوا عجیب و غریب اجنبی حاضرین کو تکلفی سلام کرتا ہوا کمرے مین چلا گیا۔

باب ۱۶

کپتان ولڈیر

جب کرنیل گریہم صبح کو بیدار ہوا تو پہلے چند ساعت تک اُسنے سمجھا کہ جو واقعات اُسکو یاد ہین وہ حرارت زدہ خواب کی یاد کے سوا اور کچھ نہین

ہین مگر جب اُسکے خیالات نے رفتہ رفتہ اُسکے دماغ مین مناسب جگہ پر قرار پکڑا تو اُسکو یقین ہوا کہ وہ بالکل کپتان ولڈیر کے رحم پر ہی جو حسب خواہش خود اُسکو برباد شدہ شخص بنا سکتا ہی - کرنل برسون اُنسے پکا جواری ہوگیا تھا - اُسنے اپنی میراث کا بڑا حصہ قمار بازی کی میز پر گنوایا تھا جوے کا قرضہ ادا کرنے کے لیے بہت سا روپیہ قرض لے چکا تھا اور اکثر اسقدر جوا کھیلا کرتا تھا کہ تباہی کی حالت ہوگئی تھی مگر بالکل ستیاناسی کی نوبت نہ پہونچی تھی جیسا اب اُسنے اپنے تئین دیکھا - اس مسرف و فضول خرچ شخص کی حالت عجیب خوفناک تھی - ایک کوڑی پاس نہین - مال و متاع سب غائب - نوکری ایک اجنبی کی فیاضی پر محول! - یہ سچ تھا کہ کپتان ولڈیر نے اُسکو کچھ اُمید دی تھی کہ معاملات حد انتہائی تک نہ پہونچائے جاینگے - مگر ممکن تھا کہ وہ اپنے وعدہ سے منحرف ہوجاتا یا روپیہ کی بابت ایسے شرائط تجویز کرتا جنکا ایفا کرنیل گریہم بحالت موجودہ نہ کر سکتا -

اسی قسم کے خیالات جو کسی طرح پر خوشگوار نہ تھے کرنیل گریہم کے دل مین اُسوقت گزرے تھے جب وہ اُپنے بستر سے اُٹھا - اُسکا چھوکرا ہمفری جو ایک سمجھدار تیز اور خوبصورت لڑکا تھا حاضر ہوا اور کرنیل نے اُس سے پوچھا کہ تمنے کپتان ولڈیر کو جو اسی سرا مین ٹھہرا ہی کبھی دیکھا یا اُسکی بابت کچھ سُنا ہی؟ -

ہمفری "حضور جو کچھ مجکو معلوم ہی وہ یہ ہی کہ یہ جنٹلمین جسکا حال آپ دریافت کرتے ہین کل رات کو دس بجے سے ذرا قبل سرا انجل مین پہونچا تھا اور وہان تخلیہ کی درخواست کی تھی - وہ ایک عمدہ گھوڑے پر سوار تھا اور اُسکی کاٹھی مین ایک جامدانی بندھی تھی مگر اُسکے ساتھ کوئی چھوکرا یا خدمتگار نہ تھا"

کرنیل گریہم - "یہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ اُسکے سے انداز اور وجاہت کا شخص بلا کسی خدمتگار کے سفر کرے"

ہمفری "حضور مین نے اُسکو مالک سرا سے یہ کہتے سُنا تھا

کہ ایک حادثہ کی وجہ سے اُسکو دارالسلطنت سے چند میل کے فاصلہ پر اپنے خدمتگار سے مجبوراً جدا ہونا پڑا اور اُسنے سرو الے سے یہ کہا تھا کہ کل تک (جس سے آج کا دن مراد تھا)۔ تم میرے ملازم کی خالی جگہ پُر کرنے کے لیے ایک اچھا چھوکرا تلاش کر دینا ۔"

چھوکرے نے اس سے زیادہ کچھ بیان نہین کیا نہ کرنیل گریہم نے اس سے اور کچھ پوچھا - اور چونکہ اُسکو کرنیل ولڈیر کی ملاقات کے نتیجہ کی بابت بہت تشویش فرتنج تھا لہذا وہ ہاتھ منہ دھونے اور کنگھی کرنے کے لیے اُٹھا - بعدازان اُسنے سرا کے ایک ملازم کو بلایا اور اُس سے یہ پوچھکر اُس کمرے کو گیا جسمین اُسکا خوش قسمت حریف شب گزشتہ کی قماربازی کا ٹھہرا ہوا تھا -

کپتان ولڈیر اپنی جگہ سے اُٹھکر اور کرنیل گریہم کی طرف خندہ روئی سے باخلاق گویا ہوا "میرے بدقسمت حریف سلام ۔"

وہ دوسرا جوڑا پہنے تھا جو اُسنے پوشاک فروش کی دُکان سے خریدا تھا اور ظاہر اسباب اُسکے چہرے پر ایسی تازگی تھی کہ گویا وہ رات کو بہت نہ جاگا تھا نہ اُسنے ایک قطرہ شراب پی تھی - اُسکے بال فطرتی رنگ کے چمک رہے تھے اُسکی آنکھین نور سے معمور تھین - صاف باطنی اور عظمت اُسکی بلند پیشانی پر جلوہ افروز تھی - تاہم ان سب پر ایک خاص قسم کا انداز غالب تھا جس سے وہ پکا دنیادار معلوم ہوتا تھا اور ایسا شخص قیاس کیا جاتا تھا کہ اُسکی صحیح کیفیت مزاجی کا دریافت کرنا اُسکے بشرے یا عام برتاؤ سے سمجھنا آسان نہین ہے - بہرحال اُسکے طرز سلام مین ایک قسم کی گرمجوشی تھی جس سے اُس عالی حوصلہ ارادہ کی تائید ہوتی تھی جو اُسکے کل رات کے رخصتی الفاظ نے مبہم مگر پرزور طریقہ سے پیدا کر دیا تھا غالباً اسکے کہنے کی بہت کم ضرورت ہے کہ کرنیل گریہم نے نہایت آشتی کا انداز کپتان ولڈیر کی جانب اختیار کیا - تاہم اُسکے انداز مین چاپلوسی اور فرومایگی نہ تھی کیونکہ کرنیل کو ہنوز غرور و عظمت کا خیال تھا گو وہ بالکل

اپنے نئے شناسا کے رحم پر تھا۔

حاضری کی میز پر طرح طرح کے کھانے چنے تھے اور یہ ظاہر تھا کہ کپتان والڈیر خود خوشگوار زالی کو پسند کرتا تھا یا اُسنے ارادہ کر لیا تھا کہ سرا کا گوشت خانہ اور سرد آبہ فیاضی سے مہمان نوازی کے لیے اپنا نفیس سامان کل خورب بہم پہونچائیں۔

کپتان والڈیر "آئیے۔ بیٹھیے۔ معلوم نہین کہ آپ کی کیا کیفیت ہو رات کی بیداری اور شب انجواری نے میری صبح کی بھوک مین کچھ فرق نہین پیدا کیا۔ مگر جس شخص کو فاقہ سے سابقہ رہا ہو وہ یقیناً کھانے سے چنی ہوئی میز پر اپنا کام اچھی طرح انجام دینے کے لیے تیار رہیگا"

کرنیل گرہیم "آپ کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ کو اپنے زمانہ مین مصیبت سے سابقہ رہا ہو؟"

کپتان والڈیر (بے پروائی سے) "ہان۔ کچھ یون ہی سا" اور یہ جملہ اُسنے اسطرح سے کہا کہ گویا مصیبت کے وقت بھی اُسنے مصیبت کو ایسا ہی خفیف سمجھا تھا جیسا اب اُسکے ذکر کرتے وقت اُسکو بیان کر رہا ہو "بھلا آپ ایسے شخص کی نسبت کیا خیال کرینگے جو اسطرح کی عجیب حالت مین ہو کہ اُسکی جیبین روپیہ سے بھری ہون مگر مدتون تک اُسکو کچھ ساگ پات اور گڑھیا کا گندلا پانی شکم پُری کے لیے ملا ہو؟۔ مگر میری یہ حالت اکثر رہی ہی"

کرنیل گرہیم "مجکو آپ کی صورت سے یقین ہوا تھا کہ آپ نے دور دراز ملکون مین سفر کیا ہی"

کپتان والڈیر (ایک بڑا سموسا کھا کر) "ہان۔ سفر بھی کیا اور لڑائیان بھی لڑا۔ دو مرتبہ امریکا کے ریڈ انڈینون نے میرے سر کے بال پکڑ لیے اور کھوپری اُکھاڑ لینے کے لیے تیار تھے۔ دو مرتبہ ٹوماہاک (ایک قسم کا آلہ) میرا بھیجا نکالنے کے لیے اُٹھایا گیا۔ (ہنسکر)۔ مگر تاہم مین یہان اس شہرے انجل واقع شہر لندن مین صحیح و سالم

بیٹھا ہون اور ایسی منیر پہ ہون جو صوبہ وہ جینیا واقع ملک امریکا کی ترائی کے ساگ پات کو بھلا دیگی "

کرنیل گریہم " اوہ ! - تو امریکا کی نوآبادیون مین آپ کی خاص سیاحت اور جنگ آزمائی واقع ہوئی ہے "

کپتان ولڈیر " اور نئی دنیا کے اور مختلف حصص مین بھی - مین لاف زن نہین ہون کیونکہ لاف زنی سے زیادہ اور کوئی دنیا مین بڑا عیب نہین - مگر مین یہ کہ سکتا ہون کہ جب مین اپنی چند گذشتہ سال کی مہمون پر خیال کرتا ہون تو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ ضرور میری سرشت مین کچھ خاصیت بلی کے مشابہ ہوگی - میرا مطلب نو بلکہ نوے جانون پر قبضہ رکھنے سے ہے یعنی مین ایک اور مثال دیتا ہون نصف درجن ہمراہیون کے ساتھ مین اکثر ترائی مین لیٹا ہون جہان رات ہوگئی اور جانا ناممکن ہوا ہے - میرے تمام ہمراہیون کو دبا لنے آدبوچا یکے بعد دیگرے انھون نے سفر آخرت اختیار کیا اور صبح کی پہلی کرن نے تمام گروہ مین سے مجھی کو فقط تنہا زندہ پایا - پھر ایک مرتبہ مین ایک ٹیلہ پر سونے کے لیے لیٹا سانپون کی سرسراہٹ سے میری آنکھ کھلی میرے کان مین اُنکی کھڑکھڑاہٹ کی آواز پہونچی اور انکا اپنے اوپر رینگنا محسوس ہوا تاہم مین ایک درجن سانپون سے بچ گیا جسمین سے ہر ایک کے منھ مین زہردار تیر تھا اور جنھون نے اپنے لزج پیچ میرے اوپر سے گھسیٹے اسی پر خاتمہ نہین ہے مجبورات کے وقت خونخوار بھیڑیون سے بچنے کے لیے درختون پر چڑھنا پڑا اور ریچھون نے اکثر درختون کے اوپر میرا پیچھا کیا - کبھی کبھی بڑے درختون کے دوشاخے مین بیٹھکر مین نے ایک بڑی گرہ یا اُبھرے ہوئے حصۂ درخت پر اس خیال سے سر کو سہارا دیا کہ وہ تکیہ کا کام دیگا مگر وہ بہت بڑا گڑمڑا یا ہوا سانپ نکلا جو اپنا سر بہت سے پیچ پیچون کے اندر کیے ہوئے تھا تاہم مین ان تمام خطرات سے بچگیا ! "

گرہیم ۔ یہ مضمون تو اپنے تئین غیر معمولی مبارکباد دینے کا ہی کہ آپ
اب اپنی مہمون کا تذکرہ کر رہے ہین ۔ لیجیے یہ جام نوش فرمائیے ۔"

کپتان ولڈیر ۔ (اپنا جام منہ سے لگاکر) "میرے پاس تو یہ جام موجود
ہی ۔ ہان مجکو اپنی عمر مین بعض عجیب و غریب مہمات سے سابقہ رہا اور
مین نے موت کو دو بدو دیکھا تاہم ترائی کی سختی اور میدانون کی آتش بیری
بھیڑیون کی غراہٹ اور سانپون کے زہر ۔ اور تماہاک اور ریڈ انڈین کے
زہر دار تیرون ۔ بید کے جنگلون کے کوانا ۔ اور دریاؤن کے نہنگ
نے مجکو کچھ نقصان نہ پہونچایا اور مین بیداغ بچ گیا ۔"

گرہیم ۔ آپ نے تو ایسی بلیات کا تذکرہ کیا ہی جنکا حال مین
نے پہلے سنا تھا مگر مین انکو فرضی سمجھا کرتا تھا ۔"

کپتان ولڈیر ۔ "نہین ۔ واللہ ان مخلوقات کے وجود اور ہولناک
اوصاف مین بالکل فسانہ سازی نہین ہی ۔ کوانا مع اپنے نفرت انگیز
کچھوے کی سی صورت اور ہاتھی کے سے قد اور فلوس کی سی سخت زرہ کے
لوئیسانہ کے گندلے دریاؤن کے عمق یا جھیلون کے کنارے کی زہریلی
گھانسون مین جو بہت کثرت سے لگی ہوئی ہین رہتا ہی ۔ وہان
عظیم الشان اور بھدا کیمان بھی ہوتا ہی اور مین نے انکو اپنی طرف منھ
پھیلائے اسوقت دیکھا ہی جب مین دریاؤن کو عبور کرنے مین اپنے
ڈوبتے ہوئے گھوڑے سے کود رہا ہون ۔ میرے بہت سے جاندار
گھوڑے جنپر مین ان ہولناک ممالک مین سوار ہوا بالکل گزر گئے
مگر مین بچگیا ۔ وہان ایک خون آشام کیڑا بھی ہوتا ہی جسکو بڑی مکڑی
کی صورت کی جونک کہنا چاہیے اسکا قطر ایک فٹ ہوتا ہی اور درجن
یا کوڑی بھر ٹانگین پنجہ کی شکل کی ہوتی ہین ۔ جب یہ کیڑا بدنصیب گھوڑے
کو چمٹ جاتا ہی تو اسکی رگون کا ہر قطرۂ خون چوس لیتا ہی قبل اسکے
گھوڑا دریا کی منجدھار تک پہونچے جسکا عبور کرنا منظور ہو ۔ گھوڑے کو
غش آجاتا ہی ۔ سوار کو کودنا پڑتا ہی اور گار فش جو ایک قسم کا نہنگ لوئیسانا

کے دریاؤن کا ہر گھوڑے کو فوراً کھا جاتا ہی اور کوا نا با کیمان سوار کے شکار کرنے کے انتظار مین رہتا ہی - ان سب ہولناک مصیبتون اور ہیبتناک بلاؤن سے مین بعافیت بچ آیا ہون - کرنیل صاحب یہ سیاحون کے رنگین قصے نہین ہین بلکہ امور واقعی ہین جو مجھ ایسے شخص کی زبان پر ہین جسکو اپنی بیشمار مصیبتون سے بچنے پر خدا کی شکر گزاری مین رطب اللسانی ہی"

گریہیم "یہ کہنا کہ مین اُنپر پورا یقین کرتا ہون گویا کم وقعتی کرنا ہی کیونکہ معزز شخص کو ایسے یقین دلانے کی ضرورت نہین تاہم گو میرا خون ان واقعات سے جو آپ نے بیان کیے خشک ہوا جاتا ہی مگر مین عرض کرتا ہون کہ مجکو اُنکی صحت پر پورا اعتبار ہی کیونکہ مین ایسے افسرون سے واقف ہون جنھون نے بادشاہ کی فوج کے ساتھ ورجینیا کے نوآباد باغیون کی سرکوبی مین لڑائیان لڑی ہین - شاید آپ اُنھین لڑائیون مین شریک تھے کہ آپ کو ایسے بال بال بچنے اور نشیب و فراز کے خطرہ اُٹھانے کا تجربہ ہوا ہی!"

کپتان ولڈیر - (بے پروائی سے) "ہان - ایسا ہی کچھ سبب تھا"

گریہیم "کیا آپ کو انگلستان مین آئے ہوئے عرصہ ہوا ہا"

کپتان ولڈیر "مین تو پرسون ہی پورٹس موتھ مین پہونچا ہون اور کل رات کو لندن آیا - مین بہت سال تک غیر حاضر رہا ہون"

کرنیل گریہیم - (استفسار کے طور پر) "تو آپ کو اپنا وطن مالوف عجیب و غریب معلوم ہوتا ہوگا؟"

کپتان ولڈیر "ہان - بیشک - مین یہان کے معاملات سے ایسا ہی ناواقف ہون جیسا کوئی بچہ ہو - چونکہ مجکو لندن پہونچنے کی جلدی تھی مین دریافت حالات کے لیے بہت کم ٹھہرا - مگر اسقدر مجکو معلوم ہوگیا ہی - (کیونکہ یہ بات تمام دنیا مین مشہور ہی) کہ رنگیلے بادشاہ چارلس کے گرد بہت سی خوبصورت لیڈیان جمع ہوگئی ہین جنمین سے بعض کو اُسنے بڑے بڑے خطاب اور جاگیرین دی ہین"

کرنیل گرہیم "بیشک یہ سچ ہی - اگر آپ کو اس بارہ مین کچھ دلچسپی ہو تو مین آپ کو دربار کے قصے کا کچا چٹھا سنا سکتا ہون کیونکہ آپ کی سی شان اور داب کے شخص کو جو لندن کے طرز زندگی کے دائرہ مین تازہ وارد ہی ان معاملات سے بیخبر نہ رہنا چاہیے - لندن کے باشندے کا دربار کے حالات سے لاعلم رہنا ایسا ہی ہو جیسا کسی شہسوار کا بغیر گھوڑے کے یا کسی گبھرو جوان کا بغیر اپنی محبوبہ کے ہونا"

کپتان ولڈیر "تو مہربانی کرکے تم اس بارے مین مخبر کا کام کرو اور جب مین واقف ہو جاؤنگا تو پھر ہم اُس چھوٹے معاملہ پر بحث کرینگے جسکی طرف مین فی الحال زیادہ اشارہ نہین کرتا"

کرنیل گرہیم کو ولڈیر کے طرز تقریر سے فی الجملہ دلجمعی ہوئی اور اُسنے کہا "بادشاہ مثل مہر درخشان کے ہی جسکے گرد بہت سے خوبصورت سیارے گھومتے ہین مگر ان سیارون کا حال ناگفتہ بہ ہی حالانکہ اُنکا حسن و جمال حواس خمسہ کو معطل کر دیتا ہی"

ولڈیر "مجکو بھی اسقدر یاد ہی کہ انگلستان چھوڑنے کے قبل جسکو بہت زمانہ گزرا دربادشاہ کے پھر تخت پر متمکن ہونے کے تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ کے گرد چند چمکدار سیارے جمع ہو چکے تھے"

کرنیل گرہیم "درست ہی جیسے ہی بادشاہ نے اپنے ملک مین قدم رکھا تھا یہ سیارے جمع ہو گئے تھے - ان چمکدار صورتون مین سے بعض خوشنما جھرمٹ غائب ہو گئے ہین - بعض ابتک باقی ہین اور چند نئے پیدا ہو گئے ہین اور مثل نئے ستارون کے دفعتہً چمکنے لگے ہین - چونکہ آپ کی واقفیت اس بارہ مین بہت کم ہی اسلیے مین اُن حسینون کا جو گزر گئین اور نیز اُنکا جو اب تک موجود ہین ذکر کرتا ہون"

کپتان ولڈیر "ہان ضرور کیجیے یہ ایک گھنٹہ کی گپ شپ کے لیے عمدہ مضمون ہی"

کرنیل گرہیم "سب سے پہلے مین مہ پارہ بربرا ڈلیرس کا نام لیتا

ہون جسنے مسمی راجر پامر ایک آسودہ حال شخص سے شادی کی تھی اور جسکو ڈچز آف کلیولینڈ کا خطاب دیا گیا اسکے بعد نل گوین ہی جو ایک خوش طبع خوش مزاج عیش پسند رنگیلی عورت ہی جسکو بادشاہ کی منظور نظر حسینون مین سے لوگ سب سے زیادہ عزیز رکھتے ہین اور اصل تو یہ ہی کہ وہ حسینون کے جھرمٹ مین سے سب سے کم لوٹنے والی ہی - وہ پامال مین خوش اطواری سے رہتی ہی اور اپنی آمدنی کا بڑا حصہ خیرات مین صرف کرتی ہی اُسکے ایک بیٹا بھی ہی جسکی عمر تقریبًا تیرہ سال کی ہی اس لڑکے کا خطاب ارل آف برفورڈ ہی اور افواہ مشہور ہی کہ اسکو ڈیوک آف سینٹ البنس کا خطاب ملنے والا ہی اسکے بعد اُس خوشنما فہرست مین مسز لاس کا نام ہی - پھر میری ڈیوس کا بعد اُسکے لوسی والٹرس کا اور پھر"

کپتان ولڈیر (قطع کلام کرکے) "مگر آج کل کی سب سے چہیتی حرم کون ہی ؟ مین خیال کرتا ہون کہ مین نے ڈچز آف پورٹس موتھ کا تخصیص کے ساتھ تذکرہ سُنا ہی ؟"

کرنیل گرہیم "ہان - مین اسکا تذکرہ ابھی کرتا - اور اگر وہ میری فہرست مین سب سے آخیر مین ہوتی تب بھی یقینًا اُسکی وقعت مین کچھ کمی نہوتی - وہ حسن مین لاثانی اور دباؤ مین بیمثل ہی - بھلا دربار کی عورتون مین کسکی مجال ہی کہ اُس سے ہمسری کرے یا اُسپر فوق لیجانے کی کوشش عمل مین لائے ؟ -"

کپتان ولڈیر "کسی بات سے جو مین نے بمقام پورٹس موتھ ایک سرائین سُنی تھی مین خیال کرتا ہون کہ ڈچز اپنا اختیار عمدہ فوائد کے لیے استعمال نہین کرتی ؟"

کرنیل گرہیم "ہان - شاید یہ اُن لوگون کی پولیٹکل خیالات کے لحاظ سے ہو جو اپنی راے ڈچز کی نسبت ظاہر کرتے ہون"

کپتان ولڈیر - "آپ یہ خیال نہ کیجیے کہ مین آپ کے خیالات دریافت کرنا چاہتا ہون آپ ہوا خواہ شاہی سپاہی ہین اور آپکو احتیاط کرنا لازم ہی

اس سے کچھ غرض نہین کہ آپ کا خیال کیا ہو"

کرنیل گریہم "بیشک مین خاندان اسٹوارٹ کا ایسا پُر جوش طرفدار ہون کہ جن باتون کو اور لوگ خاندان مذکور کا عیب یا حمق سمجھین وہ میری نظر مین صواب اور عمدگی ہی"

کپتان والڈیر- مین یقین کرتا ہون کہ مین ایسی قابل تعریف خیرخواہی مین جو تمکو اپنے بادشاہ کی طرف حاصل ہی کچھ دست اندازی نہ کرونگا" اور یہ جملہ کپتان والڈیر نے ایک خفیف طنز سے کہا مگر چونکہ وہ فوراً اپنے لٹکتے ہوئے بال ہاتھ سے ہٹانے لگا اسلیے کرنل یہ نہ دیکھنے پایا کہ اسکی عادتی بے پروائی ایک لمحہ کے لیے اُس سے جدا ہوئی - آپنے کہا "مجکو ان باتون سے سوا اسکے اور کچھ غرض نہین ہی کہ حسب قول تمھارے وہ باتین معلوم کرون جو شہر کے کسی رنگیلے شہسوار کے لیے ضروری ہون"

کرنیل گریہم - اسمین شک نہین کہ لوسی کا میلان اپنے وطن کی پالیسی کی طرف ذرا زیادہ ہی - مگر آپ متعجب کیون ہوتے ہین؟"

کپتان والڈیر "نہین - مین یہ خیال کرتا تھا کہ اپ ڈچز آف پورٹس موتھ کا ذکر سرمعرض بیان مین لائے ہین"

کرنیل گریہم "کیون - اور شخص کیسا؟ - کیا آپ نہین جانتے کہ لوسی اور ڈچز ایک ہی شخص ہین؟"

کپتان والڈیر- (شراب کا گھونٹ پی کر معمولی اطمینان اور بے پروائی سے) "علاوہ یہ بات ہی؟ - مین اس سے لاعلم تھا - ہان تو اس ڈچز آف پورٹس موتھ نے بادشاہ پر بہت دباؤ حاصل کر لیا ہے؟"

کرنیل گریہم - (آواز دھیمی کرکے سرگوشی کے طور پر) "آپکے اور میرے درمیان ڈچز ہر طرح کا اختیار رکھتی ہی - وہ اس سلطنت مین ہر شخص کو اوج اقبال پر پہونچا سکتی ہی یا اُسکو ستیاناس کر سکتی ہی اُسکا تبسم عین خوش نصیبی اور اُسکا غصہ عین بربادی ہی - سلطنت کا ادنی سے ادنی دیہاتی اگر اُسکو رضامند کر پائے تو اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ پر پہونچ

کی اُمید کر سکتا ہی - ڈچیز شاہزادیون کی سی شان و شوکت رکھتی ہی محل کے کمرے جنمین وہ رہتی ہی بجائے خود ایوان شاہی ہین اسکی خدمت مین بیشمار ملازم اور اسکی سواری کی بہت سی گاڑیان ہین - وہ بڑے بڑے جلسے کرتی ہی جسمین وہی لوگ بار پاتے ہین جنسے وہ رضامند ہی کسی وقت ڈچز کی حضوری حاصل کرنا بالخصوص جلسون کے وقت بار پانا بادشاہ کے کمرۂ ملاقات مقام وائٹ ہال مین باریاب ہونے سے زیادہ مشکل ہی کل رات کو بھی وہ ایک جلسہ کرنے والی ہی اور مجکو بھی نوید آئی ہی یہی وجہ ہی کہ مین اسوقت لندن مین موجود ہون "

کپتان والڈیر " یہ جلسہ تو لائق دید ہوگا مین قیاس کرتا ہون کہ مہمان زیادہ تر چیدہ لوگ ہونگے نہ عوام ؟ "

کرنیل گریہم " ہان مین یہ کہنا تو بھول ہی گیا کہ کل کے جلسہ مین ایک سوانگ بھی ہوگا اور یہ اُمید کی گئی ہی کہ ہر شخص کسی نہ کسی نقلی لباس سے ملبوس ہوکر نمودار ہوگا یہی وجہ ہی کہ مین لندن مین کل اپنے لباس کے بند و بست کرنے کے واسطے بیش از پیش آیا - (غمگین ہوکر) مگر مین بڑے تردد مین ہون کہ مجھسے کیونکر سوانگ بنا جائیگا "

کپتان والڈیر " کیون - تم اُداس کیون ہو ؟ "

کرنیل گریہم " کیا تمکو یاد نہین ہی کہ مین کل رات کو اپنا تمام روپیہ و زیور ہار کر تمکو دے چکا ہون ؟ "

کپتان والڈیر " ہان مجکو یہ یاد ہی نہ رہا تھا "

کرنیل گریہم نے جو اس تمام گفتگو مین چاہتا تھا کہ اُسکا رفیق بغیر زیادہ توقف کے اپنے ارادے ظاہر کر دے اور اُسکو شش و پنج سے آزاد کر دے کہا " مگر مین اُسکو نہ بھولا تھا - اصل یہ ہی کہ اُسکا کہنا ضروری ہی گو وہ دردناک اور باعث تحقیر ہی کہ حال مین میرے اخراجات میری آمدنی سے کسی قدر بڑھ گئے ہین اور میرا اور نہ ایسا شخص نہین ہی جسکو بھروسہ ہوتا ہی کہ بہا لینگے کو ہٹا دینگے بس مین صاف صاف الفاظ مین کہتا ہون

کہ میری یہ حالت ہی کہ کل جب سوانگ کی پوشاک جسکی مین نے فرمایش کی ہی یہان بھیجی جائیگی تو لانے والا اُسکو یہان نہ چھوڑیگا الا اُس حال مین کہ اُسکی قیمت ادا کرنے کے لیے روپیہ موجود ہو - سر اپین یہ فضیحتہ اور بدنمائی بے پایان ہوگی اور ڈچز آف پورٹس ہوتھ کے کل رات کے جلسے مین شریک نہونے سے میری اُمید دن پر پانی پھر جائیگا - ڈچز کی نوید فرمان شاہی کا حکم رکھتی ہی بالخصوص اسوجہ سے کہ بادشاہ خود موجود ہوگا - کپتان ولڈیر اب تم میری حالت کو سمجھ گئے ہوگے اور مین اپنے تئین تمھارے رحم پر چھوڑتا ہون ۔"

کپتان ولڈیر نے اپنے معمول کے خلاف زیادہ سنجیدہ لہجہ اور انداز سے کہا کرنیل گرہیم اب ہم اپنے معاملات کی اصل غرض کی طرف فوراً رجوع ہونگے تم ایک دنیادار شخص ہو اور مین بھی دنیادار ہون جب تم کعبتین یا تاش کھیلتے ہو تو تمھارا مطلب جیتنے سے ہوتا ہی اور جو کچھ تم جیتے ہو بلاشبہ اُسکو اپنے پاس رکھنا مقصود ہوتا ہی - پس تم یہ نہین خیال کرسکتے کہ جب مین نے کل رات کو بازیان بدین تو مین اُن فوائد سے بالکل دست بردار ہوجاؤنگا جو خوش نصیبی نے مجکو پہونچائے ہین تاہم یہ ممکن ہی کہ مین اُن فوائد کی واقعی نوعیت کو اُن چیزون سے مبدل کردون جنکو مین اُسکے برابر سمجھون - کیون آیا یہ درست ہی یا نہین ؟"

کرنیل گرہیم نہایت شش و پنج سے "بجا ہی مگر ذرا صاف صاف کہیے ۔"

کپتان ولڈیر "تمھاری انگوٹھی اور گھڑی اور تمھاری نوکری مع نصف روپیہ کے جو مین نے جیتا ہی تمکو ایک شرط پر واپس ہوسکتی ہین"

کرنیل گرہیم کے دل مین اُمید اور خوشی نے وسعت پکڑی اور اُسنے خواہشمندی سے پوچھا "اور وہ شرط کیا ہی ؟"

کپتان ولڈیر "وہ شرط یہ ہی کہ تم میرے واسطے بھی نوید حاصل کردیا ایسی تدبیر کرو کہ مین ڈچز کے کل رات کے جلسہ مین شریک ہوسکون ۔"

کرنیل گرہیم کے مُنھ پر مردنی چھاگئی اور اُسکے انداز سے یہ ظاہر تھا کہ اُسکو یہ تجویز پسند نہین ہی کیونکہ اُسکو اس تجویز کے پورا ہونے کی کوئی سبیل نظر نہ آتی تھی۔

کپتان والڈیر نے پھر اپنی معمولی بے پروائی سے کہا "خیر نہ سہی یہ تو میرا محض ایک خیال تھا اور یہی شرائط ہین جو مین نے اپنے ذہن مین قرار دیے ہین۔ پس تمکو اختیار ہو کہ اُنکو منظور کرو یا نہ کرو۔"

کرنیل گرہیم "صاف صاف تو یہ ہو کہ تمنے میرے واسطے سخت انتشار پیدا کر دیا ہو۔ جلسے مین داخل ہونا صرف نویدی کارڈ کے ذریعے سے ہو سکتا ہی اور گو اسکی سخت ممانعت ہو کہ کارڈ مہمانان ناخواندہ کو منتقل نہ کیے جائین تاہم تمھاری خواہش پوری ہونے کی صرف یہی سبیل ہو کہ ایک کارڈ ایسے شخص سے لیا جاے جسکو جلسہ مین شریک ہونا منظور نہو۔ میری سمجھ مین نہین آتا کہ ایسے شخص کو کہان تلاش کرون میری رجمنٹ مین سے جو ہرٹ فورڈ مین متعین ہی علاوہ میرے صرف دو افسر اور طلب کیے گئے ہین ایک میجر گونڈش ہی اور مین اُس سے ایسی بات کہنے کی جرأت نہین کر سکتا دوسرا افسر کپتان لارنس لی ہی جس سے مجھسے میل نہین ہی۔"

کپتان والڈیر "کیا ان دونون افسرون مین سے کوئی شخص کل رات کو قمار خانے مین تھا؟ مثلاً کپتان لی تھا۔ لارنس لی تمنے کہا تھا نا؟ اس نام مین تو تکرار لام کی ہی تاہم وہ خوش آواز تلفظ کا ہو۔"

کرنیل گرہیم۔ (حقارت سے)۔ "نہین۔ واللہ! کپتان لی گو باعتبار ملازمت فوجی کے طرفدار شاہی ہی مگر بلحاظ درستی اخلاق کے پکا پیوریٹن اور رونڈ ہیڈ! بھلا وہ کیون قمار خانے کو جائیگا اسکا جانا ناممکنات سے ہی۔"

کپتان والڈیر۔ (ہنسکر)۔ "اوہ! تو کم سے کم تمھارے رسالہ مین ایک سنجیدہ مزاج شخص ہی مگر یہ بتاؤ کہ ایسے خوش اطوار شخص سے تم کیون ناراض ہو!"

کرنیل گرہیم "اوہ! ایک خفیف سے معاملہ پر جسمین ایک نوجوان

حسینہ کا کسی قدر تعلق تھا۔ مجکو شبہہ ہی کہ کپتان لی کرنیل رمبالڈ (حسینہ کا باپ) کی دختر پر عاشق ہی۔"

کپتان ولڈیر "کون! - کرنیل رمبالڈ - وہی نہ جو کرامول کی فوج کا مشہور و معروف افسر تھا؟ - وہی جو حامیان سلطنت جمہوری کا بڑا طرفدار تھا؟"

کرنیل گریہم "ہان وہی - وہ ایک مکان مین رہتا ہی جو رانی ہوس کے نام سے مشہور ہی اور رینڈر ہال کے قریب ہی"

کپتان ولڈیر - (بے پروائی سے مونچھون پر ہاتھ پھیر کر) مجھے خیال آتا ہی کہ مین نے ان مقامات کا نام سُنا ہی کیا یہ وہی قلعبند مکانات ہین جو دریاے لیا کے کنارے پر واقع ہین؟

کرنیل گریہم "ہان وہی - مگر تمھاری اس تجویز کی بابت کپتان ولڈیر"

کپتان ولڈیر "یقینًا ایسا خوش وتیرہ نوجوان جیسا تم کپتان لی کو بیان کرتے ہو غالبًا سوانگ کے مزخرفات اور بہروپ مین شریک ہونے کا زیادہ خواہشمند ہوگا؟ - پس یقینًا وہ عندالطلب تمکو اپنا کارڈ دیدیگا؟"

کرنیل گریہم "مگر تمکو یاد نہین کہ مین کہ چکا ہون کہ میرے اور لارنس لی کے درمیان فی الجملہ کشیدگی رہی"

کپتان ولڈیر "ہان بھول گیا - ایک نوجوان دوشیزہ کی بابت تمنے کہا تھا نا؟"

کرنیل گریہم "ہان - مین سر ولیم برینڈ مالک رینڈر ہال کی ملاقات کو جاتا تھا جب مین نے اُس دوشیزہ کو دیکھا جسکو مین دختر رمبالڈ نہ جانتا تھا وہ دریا کے کنارے ٹہل رہی تھی اور اُسکے لبون پر ایسی شیرینی معلوم ہوتی تھی کہ مجکو اُسکی چاشنی چکھنے کی ہوس پیدا ہوئی - چنانچہ اُس بیگناہ اور فطرتی کوشش مین جو مین نے اُسکے ناز و کرشمہ کی نسبت اپنی

تحسین عمداً ظاہر کرنے کے لیے کی کپتان لی نے مجھپر بے تمیزی سے حملہ کیا مین نے اُسکو رجمنٹ کو واپس جانے کا حکم دیا اور اگر ڈچز کی نوید جو فرمان شاہی کا حکم رکھتی ہی میرے تحکم کمان افسری پر بالا ہو تی ۔ تو کپتان لی اُسوقت تک ہرٹ فورڈ کو نہ چھوڑ سکتا جب تک مین مناسب نہ تصور کرتا ۔"

کپتان ولڈیر ۔ (ہنسکر) ۔ تو مین خیال کرتا ہون کہ تمھارے ذہن مین اتنک چند عمدہ اور پسندیدہ خیالات اُس چھوکری کی نسبت مین واللہ یہ تو عمدہ موقع لارنس لی کے علیحدہ کرنیکا تمکو ہاتھ آیا!" یہ کہکر کپتان ولڈیر نے زور سے قہقہہ لگایا!

کرنیل گرہیم نے بھی ہنسکر کہا "واللہ تمھارا خیال غلط نہین ہی کیونکہ باقتضاے موقع یہ ضرور تھا کہ وہ جہانتک ممکن ہوا پنے رفیق کی سی خوش مزاجی کرے مزید برآن اُسکو یہ اُمید بھی کہ کپتان ولڈیر کے ساتھ تیر دستگر ہونے سے شاید وہ اُسکو اسکی سخت شرائط سے دست برداری کرنے پر مائل کرے اور دیگر آسان شرائط جو سہل الاصول ہون تحریر کرے ۔ کیونکہ وہ ظاہرا اپنے اُس خیال کی طرف کچھ زیادہ پروا نہ رکھتا تھا کہ اُسکی خواہش ڈچز آف پورٹس موتھ کے جلسے سوانگ مین شریک ہونے کی پوری ہو یا نہو ۔ (پھر ہنسکر) "میرے پیارے کپتان ولڈیر مین خیال کرتا ہون کہ تم بھی کسی مہ پارہ کا تبسم حاصل کرنے اور الفت آمیز نگاہین اپنی طرف مائل کرسکنے لیے ضرور تھوڑی سی تکلیف اپنے اوپر گوارا کرنا پسند کروگے ؟"

کپتان ولڈیر "بیشک تم سچ کہتے ہو بلکہ تمنے بہت تقلیل کے ساتھ اپنی راے کو ظاہر کیا ۔ میرے نزدیک بھی وہ شخص محض ذلیل و کمینہ ہی جو حسینون کے عشوہ و ادا کی قدر نہ کرتا ہو اور اُنپر فتحیابی حاصل کرنے کے لیے تھوڑی سی تکلیف گوارا نہ کرے ۔ مین دیکھتا ہون کہ میرے اور تمھارے درمیان بعض باتون مین بہت کچھ یکجائی ہی"

کرنیل گرہیم "بیشک یہی صورت ہی ۔ مین اُمید کرتا ہون کہ ہم تم اچھے دوست بنینگے ۔ بطور ثبوت اس امر کے کہ مین تمپر اعتبار کرتا ہون مجکو تمسے یہ کہنے مین تامل نہین ہی کہ مین نے لارنس لی کو اُسکی گستاخی کی

سزا دینے کے لیے یہ ارادہ کیا ہو کہ اُسکی معشوقہ کو اُڑا لیجاؤن"۔
کپتان ولڈیر۔ (بے اختیار ہنسکر) "کیا! ۔ شادی کے ذریعہ سے"
کرنیل گرہیم ۔ (ہنسکر) "ہش! ۔ مین ایسا گدھا نہین ہون! ۔ نہین نہین مین شادی کرنے والا آدمی نہین ہون سوا اسکے کہ کوئی سونے کی چڑیا ہاتھ آئے مگر بدقسمتی سے فی زمانناشادی کے ذریعہ سے دولت ملنا آسان نہین ہو خیر مین اُس چھوٹے سے کام کی طرف پھر متوجہ ہوتا ہون جو"۔
کپتان ولڈیر۔ (بات کاٹکر اور مستقل انداز سے) "تمکو میری شرائط تو معلوم ہی ہوچکی ہین ۔ تمھارے زیورات اور تمھارا اقرار انتقال ملازمت اور نصف روپیہ جو مین نے تمسے کل رات کو جیتا ہو تمکو پھر واپس ملجائیگا اگر تم مجھکو ایک نویدی کارڈ لادو جسکی مجھکو خواہش ہو"۔
کرنیل گرہیم کی اُمیدین سرد ہوگیئن اور اُسنے رکاوٹ اور سرد مہری کے لہجہ اور انداز سے کہا "اور اگر مجھکو اسمین کامیابی نہو؟"
کپتان ولڈیر "تو مین اپنے حقوق سے متمتع ہونگا اور وہ سب چیزین جو مین نے حاصل کی ہین اپنے پاس رکھونگا اور اُمید کرونگا کہ تم چوبیس گھنٹے کے اندر اپنی سند تقرر اقرار کے مطابق میرے حوالہ کردوگے۔
کرنیل گرہیم "تو اگر یہی شرائط ہین تو بہتر ہوگا کہ مین تمھارے واسطے ڈچز آف پورٹس موتھ کے جلسہ مین شریک ہونے کا ذریعہ حاصل کرنے مین توقف نہ کرون"۔
یہ بات ایک سرد اور دماغدار انداز سے کہکر کرنیل گرہیم نے نخوت سے سر تسلیم خم کیا اور کمرے سے چلا گیا۔

باب ۱۷

سوانگ

دوسرے روز نو بجے رات کو بہت سی عمدہ گاڑیان وائٹ ہال کیجانب سے محل کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دین - گاڑیون کی عمدہ رنگ آمیزی اور طلا کاری گھوڑون کے نفیس ساز و یراق نوکرون کی فوق البھڑک وردیان اور گاڑیون کے اندر زیورات کی چمک - اور برف سے سفید پرون کی بانکی لہراہٹ دوڑتے ہوئے پیادون اور مشعلچی چھوکرون کی مشعلون سے خوب دکھائی دینے لگین - سڑک کے دونون حاشیہ تماشائیون سے پُر تھے اور گو بہت سے رنگیلے امرا و شرفا کی گاڑیان فوراً پہچان لیجاتی تھین تاہم یہ معلوم کرنا آسان نہ تھا کہ انمین کون بیٹھا ہے کیونکہ گاڑیون کے اندر کے مرد اور عورت سب مصنوعی چہرے لگائے ہوئے تھے یا اور طور پر اپنے اصلی چہرے چھپائے تھے گاڑیون کی کشادہ کھڑکیون مین اُن لوگون کی عمدہ اور رنگ برنگی پوشاکین جو اندر بیٹھے تھے دکھائی دیتی تھین اور ظاہر تھا کہ ڈچز آف پورٹس موتھ کے مسکونہ حصہ محل وائٹ ہال مین جو جلسہ سوانگ کا ہوگا وہ پوشاکون کی مختلف الوضعی کے واسطے ویسا ہی قابل دید ہوگا جیسا ان پوشاکون کی خوبصورتی کے واسطے اور نیز بلحاظ تعداد مہمانون کے نہایت بارونق ہوگا اسپ سوارون مین جنکا ایک پورا دریا چارنگ کراس سے محل کی طرف روان تھا بہت سے لوگ گھوڑون پر سوار تھے جو سوانگ کی پوشاکین پہنے ہوئے تھے اور بیشمار ہوادارون سے یہ زندہ دریا اور بھی زیادہ تموج مین تھا - ان ہوادارون پر وہ لیڈیان سوار تھین جنکے پاس گاڑیان نہ تھین - شاہی گارد اور خدمتگاران شاہی کا ایک کثیر التعداد دستہ محل وائٹ ہال کے صدر دروازے پر بدنظمی دور کرنے کے لیے تعینات

تھا تاکہ گاڑیون کو بڑھائے اور سواریون کو اُتارنے کے بعد انکو فوراً علیحدہ کرے مگر اب ہمکو محل کے اندر کا حال دیکھنا چاہیے اور ڈچز آف پورٹس موتھ کے محل کی اندرونی کیفیت مشاہدہ کرنا چاہیے ڈچز ایوان شاہی مین اس حیلہ سے موجود تھی کہ وہ ملکہ کی خوابگاہ کی ایک خواص ہی مگر ملکہ جو فی الواقع ایک اچھی اور نیک عورت تھی اس سازش کرنی والی فرانسیسی ڈچز سے نفرت کرتی تھی اور جہان تک ممکن ہوتا تھا اُس سے کام نہ لیتی تھی - ڈچز کے کمرے محض عمدہ طور پر آراستہ ہی نہ تھے بلکہ اُنکی نفاست اور پیراستگی ایسی تھی کہ ہر حواس خمسہ پر بے انتہا اثر کرتی گوشہ کی میز دان پروزنی اور عجیب قطع کی ساخت کی سُنہری اور رُپہیلی رکابیان جو ایک بادشاہ کے فدیہ کے برابر تھین رکھی تھین - طرح طرح کے صندوقچے نہایت عمدہ ساخت کے جنکے اندر سیپ کا کام تھا موجود تھے - بہت سی پنڈ دیلیم گھڑیان جنکے ڈائل بیش بہا جواہرات سے مرصع تھے قرینہ سے رکھی تھین بڑے بڑے آئینے جنکے فریم مین رُپہیلی گلٹ کیے تجشا خون پر موم کی بتیان روشن تھین کمرے کو جگمگا رہے تھے - جاپانی الماریون مین فرانسیسی ساخت کے نہایت نفیس چینی کے برتن چُنے ہوئے تھے - چاندی کے مرصع گلدان اور شیشیان گلہاے رنگا رنگ اور عطریات سے مالامال تھین بیش بہا تصویرین مصوران رشک مانی کی کھینچی ہوئی بعض اصل اور بعض نقل جا بجا آویزان تھین کرسیان اور صفہ جنمین سونے کی منبت کاری تھی ادھر اُدھر رکھے تھے جنپر قرمزی یا سرخ مخمل کے زردوزی گدے بچھے تھے ان تمام آرایشون سے وہ کمرے ایسے آراستہ و پیراستہ تھے کہ شاید ہی دنیا کے کسی محل شاہی مین ویسے پائے جاتے - اُن تمام آسایشون پر خوش قرینگی اور نفاست مستنزاد تھی بحیثیت مجموعی یہ کل منظر ایسا تھا جسکے دیکھنے سے آنکھ کو چکاچوند ہوتی تھی خصوصاً اسوجہ سے کہ بیشمار بتیون کی روشنی آئینون اور بلور کے جھاڑون سے جو چھت مین لٹکتے تھے اور سنگ مرمر کے ستونون اور چاندی کی رکابیون

سے جو میز پر پھیلی ہوئی تھین منعکس ہوتی تھی۔

ان کمرون مین بڑا سوانگ ہونے والا تھا۔ نو بجے رات کو لوسی (ڈچز آف پورٹس موتھ)۔ اپنے پرایوٹ کمرے سے نکلکر یہان داخل ہوئی اور اپنے مہمانون کو ہاتھون ہاتھ لینے کے لیے تیار ہو بیٹھی۔ اُسکے ناک نقشہ کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہین یہان صرف اسی قدر کہدینا کافی ہو کہ اسکا سنگار اس موقع کے لیے نہایت ہی اعلیٰ قسم کا تھا اور اُسکے حسن کو دوبالا کرتا تھا۔ اسکے چہرے پر خوشی اور فتحمندی کی سرخی تھی تاہم اس کیفیت سے صحیح نسوانی ہیئت عیان نہ تھی۔ بلکہ اسمین ایک قسم کی بچون کی سی عدم کیفیتی تھی۔ اسکے ہمراہ دو خاص پیشخدمتین تھین۔ کیونکہ ایسے شریف خاندانون کی کمی نہ تھی۔ جو خوشامدخوری اور خودغرضی کی وجہ سے بادشاہ وقت کے منظورِ نظرون کے لیے اپنے کنبہ سے خواصین بہم پہونچاتے۔

کمرے جلد پُر ہونا شروع ہوگئے۔ ہر نئی سواری کے آنے پر مہمان اُٹھکر پہلے صدرنشینہ کو سلام کرتے اور پھر کمرون کے مختلف حصون مین سوانگ کی دل لگی اور مذاق مین شریک ہونے کے لیے جاتے۔ کوئی شخص ڈچز کو سلام کرتے وقت اپنا مصنوعی چہرہ نہ اُتارتا کیونکہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ قواعد کارڈ داخلہ کے کافی طور پر سخت ہین اور ہر شخص جسکو نیوتہ دیا گیا تھا شوق سے اس سے خود مستفید ہوگا بجاے اسکے کہ کسی مہمان ناخواندہ کو داخل ہونے کا موقع دے اسطرح پر مہمانون کو جلسہ کے پہلے چند گھنٹون مین تبدیل ہیئت قائم رکھنے کا پورا موقع دینے سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہنسی مذاق خوب تیز و تند رہیگا اور ظرافت اور حاضرجوابی کا جو سوانگ کی جان ہو زیادہ موقع ملیگا۔ اور حاضرین کو مختلف اشخاص کے سوانگ بننے اور ایک دوسرے کے ساتھ سوانگ کا برتاؤ کرنے سے بہت لطف ہوگا۔ دس بجے تک سب لوگ جمع ہوگئے اور ایک چھوکرے نے جو صدر دروازے پر نوید کے کارڈ مہمانون سے لیتا جاتا تھا ڈچز کے پاس اُسکی خاص پیشخدمت کے توسط سے اطلاع بھیجی کہ پانچسو

کارڈ جو جاری ہوئے تھے سب وصول ہو گئے - پس محل مین اب ایک خوشنما اور عجیب و غریب منظر تھا ہر زمانہ اور قوم کی پوشاک پہنے ہوئے لوگ موجود تھے - صرف تین شخص ابتک مصنوعی چہرے نہ لگائے تھے یہ ڈچیز اور اُسکی دونون خواصین تھین ہم ابتک کا لفظ استعمال کرتے ہین اسواسطے کہ ہنوز ایک مہمان جلد نمودار ہونے والا تھا مگر وہ ایسا مہمان تھا جس سے ہوشیار چھوکرے کو کارڈ نوید نہ مانگنا تھا - یہ خود بادشاہ چارلس تھا -

مختلف الاوضاع لباس کی نسبت ہم یہ بھی عرض کیے دیتے ہین کہ زور طبیعت نے یہ کوشش کی تھی کہ وہ بے انتہا اقسام کے ہون حتی کہ اُن مصنوعی چہرون نے بھی جو نہایت غریب یا سنجیدہ شخص بنے تھے اسکی کوشش کی تھی کہ اپنے لباس مین کسی نہ کسی قدر بھڑک رکھین وہان لوگ زوار مجاہدون کے سے لبادے پہنے موجود تھے جو کمر بیہ ڈوریون سے بندھے تھے مگر لبادے مخمل کے تھے اور ڈوریان کلابتونی یا ریشمی تھین اور بجاے اسکے کہ ٹوپی پر گھونگھا ہوا سی کے مشابہ ایک گچھا جواہرات اور بیش بہا ہیرون کا تھا - وہان ملک سوئزرلینڈ کی وضع کی بنی ہوئی دہقانی چھوکریان تھین مگر اُنکی رنگیلی پوشاک کے سینہ بند نہایت عمدہ زردوزی کام اور چمکتے ہوئے ہیرون سے جگمگاتے تھے اور ایسی قطع برید کی تھی کہ زیادہ حصہ سینہ کا برہنہ تھا جسکو عصمت مآبی شاید جائز نہ رکھتی وہان زرہ پوش نائٹ (شہسوار) - بھی تھے مگر اُنکی فولادی زرہ کے نیچے سُنہرا استر تھا اور خود ہیرون سے چمکتے تھے - ڈاکو کپتان بھی مرصع جواہرات سے جگمگا رہے تھے کہین کوئی فربہ اندام ایبٹ بیش بہا موتیون کی تسبیح اُٹھاتا ہوا دکھائی دیتا جب وہ کسی فقیر کو خیرات دیتا ہوتا جسکی پوشاک ایسی قیمتی تھی کہ اُس سے ایک محل اور عمدہ جاگیر خریدی جاسکتی تھی مگر ہم اس تفصیل کو زیادہ طوالت نہین دیتے جسقدر عرض کیا گیا ہے اُس سے ظاہر ہے کہ یہ جلسہ نہایت اعلی قسم کی بھڑک کا تھا اور مرد و عورت مہمانون کے جسم پر جو مالیت تھی اسکی مجموعی تعداد شمار نہین کیجا سکتی -

دس بجنے کے تھوڑی دیر بعد خاص سلون کمرے کا ایک بغلی دروازہ کھلا اور ایک شخص فقط ایک ہمراہی ساتھ لیے ہوے بغیر کسی سلام دعا کے داخل ہوا یہ بادشاہ تھا۔ وہ اور اُسکا ہمراہی مصنوعی چہرہ نہین لگائے تھا البتہ نہایت بیش قیمت اور خوشنما رنگیلی پوشاک پہنے تھا۔ اُسوقت بادشاہ چارلس کی عمر چون برس کی تھی اسکی قطع پیدایشی اچھی تھی اور اسکا انداز طرحدار تھا مگر اسکے بشرے سے خشونت نمایان تھی اسکا چہرہ بہئیت مجموعی بدصورت تھا گو اس سے فی الجملہ زندہ دلی اور شگفتہ خاطری عیان تھی۔ اُسکا رنگ کسی قدر سانولا تھا اور رخسارون پر ہلکا رنگ تھا۔ اُسکی آنکھین نیلی تھین۔ مونچھین چھوٹی اور سر پر کثرت سے سیاہی مائل بھورے رنگ کے مصنوعی بال تھے جنکی لمبی گھونگھر والی زلفین شانون تک پہونچتی تھین۔ مصاحب خاص جو اُسکے ہمراہ تھا لارڈ آرڈن تھا جسکی عمر ساٹھ برس کے قریب تھی مگر اُسکی نظرون سے اُسکے مزاج مین تماش بینون اور آوارہ منشون کی سی زندہ دلی معلوم ہوتی تھی جو اُسکے سے پختہ عمر کے شایان حال نہ تھی۔ اس ذی رتبہ شخص کو ایک پورے صوبہ واقع نوآبادیہاے امریکا کی جاگیر جو خاصکر ورجینیا مین واقع تھا فرمان شاہی کی رو سے تیس برس کے لیے عطا کی گئی تھی اور گو نوآبادی ہاے مذکور عرصہ تک بدنظمی بلکہ بغاوت کی حالت مین رہین (جیسا ناظرین کو باب ماسبق سے اجمالاً معلوم ہوا ہوگا:۔ لیکن لارڈ آرڈن وہان تھوڑے عرصہ تک قیام کرنے کے بعد وطن کو لوٹا اور دربار کے عیاشون مین تضیع اوقات کرنا پسند کیا بجاے اسکے کہ امریکا مین رہے اور اپنے مقبوضات کی خبر گیری کرے۔

اُس نفیس کمرے مین پہونچکر بادشاہ نے فوراً ڈچز آف پورٹس موتھ کی طرف خطاب کیا اور اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر اپنے لبون تک لیگیا ڈچز نے اس کام کے لیے اپنے ہاتھ سے دستانہ اُتار لیا تھا بعد ازان وہ اُسکے پاس تخت نما مسند پر بیٹھ گیا جہان سے ڈچز بادشاہ کو لینے کے لیے اُٹھی تھی اور فوراً خوش گپ مین مصروف ہوگیا۔ اُسکی اکثر مذاق آمیز باتین اُن طرح

طرح کے لباسون کی نسبت تھین جنپر اب اسکی نظر دوڑ گئی تھی "بادشاہ !" کے لفظ کی سرگوشی کمرون مین پھیل گئی - اور چند ساعت کے لیے اُن بڑی ہالگون مین جو اسکے آنے کے وقت ہو رہی تھین ایک قسم کا سکوت ہو گیا گویا بادشاہ کی موجودگی سے بیفکرے دل لگی بازون کو ایک گونہ خوف سا پیدا ہو گیا مگر بادشاہ نے یہ سمجھکر کہ لوگ کچھ چپ سے ہو گئے ہین بڑے زور سے کچھ مذاق کا کلمہ کہا جسکے سُنتے ہی سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور یہ امر گویا اس بات کا اشارہ سمجھا گیا کہ ہنسی مذاق بغیر روک ٹوک جاری رہے - اب کمرون مین باجا بجنے لگا کبھی نرم دلگداز آواز سے بجتا اور کبھی عمدگی اور زور سے اُٹھتا اُس تھوڑے سے سکوت کے بعد یہ معلوم ہوا کہ بادشاہ کے آنے سے ایک جدید تحریک خوشی و خرمی کو پہونچی سب سے بڑے سلون کمرے مین ناچ شروع ہوا - فی الواقع یہ بڑا جوش اور خروش دلانے والا منظر تھا - مہمان مختلف قطع و وضع کے کپڑے پہنے ہوئے بھول بھلیان کی سی پیچیدہ قطع سے اُچھل کود رہے تھے -

یہ معلوم ہوتا تھا کہ تمام دنیا کی قومون نے اپنے قائم مقام ذکور و اناث اس بڑے جشن جمشیدی مین ناچنے کے لیے بھیجے ہین - دوسرے کمرون مین ٹھٹھولی تمسخر - دل لگی - خوش مذاقی - لطیفہ سنجی جاری تھی عجب عجب طرح کی خفیہ راز و نیاز کی باتین تھین - بہت سے جوان دل اُن نازک سرگوشیون سے جو بہروپ بنے ہوئے لوگ کرتے - اور اُن بھید بھری باتون سے جو مثل ایک اقرار کے کہی جائین جسکو انکشاف کے موقع کی تلاش ہوتی دھڑکتے ہوئے ششش و پنج یا فتنہ انگیز گھبراہٹ مین رہتے تاہم اُن لوگون کے نام جو ایسا کرتے ظاہر نہوتے اور اُنکے معلوم کرنے کے لیے قیاس دوڑانا پڑتا -

واضح ہو کہ شاہ چارلس سے ڈچز آف پورٹس ہوتھ کے ایک بیٹا تھا جو اب بارہ برس کا تھا اور جو ڈیوک آف رچمنڈ قرار دیا گیا تھا - یہ لڑکا لوئی چہاردہم بادشاہ فرانس کے درباری چھوکرے کا لباس پہنے جلسہ مین موجود تھا مگر اُسکی ماں نے انتظام کر دیا تھا کہ لوگ سرگوشی سے

معلوم کر لین کہ یہ بہروپیا بچہ مصنوعی چہرہ لگائے ہوئے کون ہی کیونکہ اسکو اندیشہ تھا کہ اگر لوگ اُسکو نہ پہچان لینگے تو کہین ایسا نہو کہ اُسکے کان مین ڈچز کی عیب داری کی کچھ بھنک پہونچ جائے گو وہ ہر موقع پر ایسے ہی لوگون کو کوشش کرکے جمع کرتی تھی جنکو وہ اپنا ہوا خواہ سمجھتی تھی تاہم وہ خوب جانتی تھی کہ دوستی کے پیرایہ مین اصلی دشمنون کا چھپا ہونا ممکنات سے ہے اور اتنی بڑی جماعت مین کم سے کم چند لوگ ضرور ایسی مکاری کی قطع کے ہونگے - اسیلیے اُسنے اسکا بندوبست کر دیا تھا کہ لوگ سرگوشی کرین کہ اُسکا بیٹا کس ہیئت مین نمودار ہوگا تاکہ جب وہ قریب ہو تو وہ لوگ احتیاط رکھین جنکے دل مین ڈچز پر کچھ طعن و تشنیع کرنا ہو - چونکہ معلوم ہوگیا تھا کہ یہ لڑکا کون ہی اسیلیے سب نے اُسکی طرف توجہ مائل کی کسی نے اُسکے سر پر ہاتھ پھیرا - کسی نے میٹھ ٹھوڑی اور کسی نے لاڈ پیار کی باتین کرنا شروع کین - اس تمام عرصہ مین وہ سمجھتا رہا کہ ان لوگون کو معلوم نہین ہی کہ مین کون ہون اور وہ کھیلتا کودتا رہا اور ہر قسم کی بیہودگیان کرتا رہا جو سوانگ مین بھی زیبا نہ تھین اور جنپر شاید کسی اور چھوکرے کو سخت ملامت کیجاتی گو طمانچہ نہ جڑا جاتا -

یہ بھی واضح رہے کہ کرنیل گریم اسکاٹلینڈ کے ایک پہاڑی سردار کا سا بھیس بنائے ہوئے موجود تھا کیونکہ وہ دراصل اسکاٹی نژاد تھا - اسکی پوشاک اُسکے بلند بالا رعب دار اور خوش ترکیب جسم پر خوب مزین تھی اور فوجی نقاب جو وہ ڈالے تھا اُسکا چہرہ ایسا پورے طور پر چھپا ہوا تھا کہ کوئی شخص قیاس نکر سکتا تھا کہ وہ کون ہی - لارنس لی بھی وہان موجود تھا وہ دارالعلم سلامنکا کے طالبعلم کا سا بھیس بنائے ہوئے تھا اُسکا منھ بھی مثل دیگر اشخاص کے ایک مصنوعی چہرے سے چھپا ہوا تھا - ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ ہمارے ہیرو کو اُن لغویات سے ذرا بھی دلبستگی نہ تھی جلسے کے درمیان اُسنے اپنے تئین پایا مگر حسب قول کرنیل گریم جیسا اُسنے کپتان ولڈر سے کہا تھا ڈچز کی نوید جو محل وائٹ ہال سے بھیجی جاتی فرمان شاہی کا حکم رکھتی تھی اور لارنس بحیثیت عہدہ دار افواج شاہی عدول حکمی کی جرائت نہ کر سکتا تھا - مگر اُسنے جو بہروپ پسند کیا تھا وہ گو خوشنما اور

عمدہ تھا تاہم اُسکی وجہ سے اُسکو ایسی سنجیدگی اور متانت اختیار کرنے کی ضرورت تھی جسکی وجہ سے اُسکو مزخرفات مین شریک ہونے کی حاجت نہ تھی پس اُسکے مناسب حال تھا کہ وہ دیگر مہمانون سے علیحدہ رہے اور جہان تک اُسکے جی مین آئے ساکت اور خاموش رہے اور لوگ اسکو طالب علمانہ غور و خوض مین سمجھین۔ وہ اسکو ہزار درجہ بہتر سمجھتا تھا کہ وہ اسوقت چاندنی رات مین روتھ کے ساتھ دریاے لیا کے کنارے چہل قدمی کرتا ہوتا یا اُسکے ساتھ رالی ہوس کے اُس کمرے مین بیٹھا ہوتا جہان اسکو پہلے پہل معلوم ہوا تھا کہ وہ ملٹن کی تصنیفات کو پسند کرتی ہی اور روتھ کے خیالات خود میرے خیالات کے مماثل ہین جہانتک کہ عورت کے خیالات مرد کے خیالات کے مشابہ ہو سکتے ہین اِس کل مجمع مین جو اُن آراستہ و پیراستہ کمرون مین جمع تھا اور سُنہری روشنی کے طوفان مین اسطرح متحرک تھا جیسے خط سرطان و جدی کے روشن ممالک مین طرح طرح کے خوشرنگ اور چمکدار حشرات الارض نکل پڑتے ہین صرف لارنس لی ہی ایک شخص تھا جو سب سے الگ تھلگ تھا۔

اس مختلف الاوضاع مجمع مین ایک بلند بالا شخص مشرقی رمال کا سا لباس پہنے تھا۔ اُسکی پوشاک عمدہ قسم کی تبر کی وضع کی تھی۔ اُسکی دستار پر ایک اونچی سیاہ ٹوپی جو پتلی ہوتے ہوتے ایک نوک پر ختم ہوگئی تھی اور اُسپر سُنہرے اور رُپہلے تارون سے کچھ حروف کڑھے ہوئے تھے تلوا اسکی بیٹی کی جگہ وہ ایک ٹپکا آٹھ انچہ کا چوڑا باندھے تھا جسمین سونے اور چاندی کے تار سے آسمانی برج سینے ہوئے تھے اُسکے ایک ہاتھ مین عصا اور دوسرے ہاتھ مین اصطرلاب تھا اُسکے مصنوعی چہرے مین ایک بڑی گنجان ڈاڑھی لگی ہوئی تھی جو اُسکے سینہ پر لہراتی تھی اور اُسکے عمامہ کے نیچے نکلے ہوئے شانون پر ایک بڑے سفید کنٹوپ کے گوشے اڑتے تھے۔ نہ صرف اُسکے لباس کی بوالعجبی اور بیش قیمتی کی وجہ سے بلکہ اُسکے تناسب اعضا کی وجہ سے بھی جو اُسکی پوشاک سے چھپایا نہ تھا اور نیز اُس ہیئت کی نوعیت سے جو اُسنے اختیار کی تھی رمال کے آتے ہی ہر شخص اسکی طرف متوجہ ہوگیا۔ مگر پہلے تو اُسنے اُن ہنسی مذاق اور مصنوعی

سنجیدگیون کے فقرات کی طرف جو اُسپر کسے گئے توجہ نہ کی - نہ ان لوگون کی کچھ پروا کی جنھون نے اُس سے مباحثہ کرنا چاہا یا اُس سے اپنا زائچہ کھینچنے اور تقدیر کا حال بیان کرنے کی درخواست کی - بعد ازان اُسنے بڑی متانت کے ساتھ قدم اُٹھایا گویا وہ فی الواقع ایک فیلسوف یا حکیم تھا جسکی عقلمندی حاضرین کی سمجھ بر بالا تھی اُسنے کسی شخص کی طرف بالتخصیص توجہ نہ کی تاہم اس تمام عرصہ مین وہ اپنی نقاب کے سوراخون سے مرد بہروپیون کو غور اور احتیاط سے دیکھ رہا تھا گویا اُن بھیس بدلے ہوؤن کو پہچاننا اور منتخب کرنا چاہتا تھا جنپر اُسکا ارادہ اپنے کمال کے عمل مین لانے کا تھا اُسنے لارنس لی کو بھی دیکھا جو سلامنکا کا طالب علم بنا تھا اور سب سے علیحدہ تھا کہ نیل گریہم بھی جو اسکاٹلینڈ کے پہاڑی سردار کی وضع مین تھا اُسکی نظر سے نہین چھوٹا - کمرے کے ایک گشت مین یہ رمال اس تخت نما نشست کے اسقدر قریب پہونچا جتنا باقتضاے ادب مناسب حال تھا جسپر بادشاہ اور ڈچز آف پورٹس موتھ بیٹھی تھی اور جسکے قریب ڈچز کی دو خواصین لارڈ آرڈن سے باتین کر رہی تھین - رمال نے نہایت ادب اور سنجیدگی سے بادشاہ اور اُسکی محبوبہ کو سلام کیا بعد ازان چند ساعت تک ایک یا دونون کو اپنے مصنوعی چہرہ کے سوراخون سے گھورتا رہا - چارلس نے اُس سے یہ تمسخر خطاب کیا - رمال نے سنجیدگی سے سر ہلایا اور آگے بڑھا بعد ازان وہ دو کمرون کی درمیانی جگہ مین کھڑا ہو گیا اور اُن سوالات کا جواب دینے لگا جو اُس سے کیے گئے تھے - اُسکا لہجہ بہت عمیق اور سنجیدہ تھا اور اُس حالت کے مناسب تھا جو اُسنے اختیار کی تھی - معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو اپنے پارٹ کی کیفیت قائم رکھنے کی پوری قابلیت ہے اور چند سوالات کا جو اُس سے پوچھے گئے تھے صحیح جواب دینے سے اُس اشتیاق اور حیرت مین اور زیادہ ترقی ہوئی جو اسکے نمودار ہونے سے پیدا ہوئی تھی حالانکہ یہ جوابات اٹکل پچو دیے گئے تھے مگر اتفاق سے پوچھنے والون کے خیالات اور حالات کے کم و بیش مناسب تھے -

مسٹر نیل گریہم نے بنی ہوئی آواز سے فیلسوف منجم کی طرف خطاب کر کے

کہا "مین اپنی عمدہ تلوار کو تمھارے عصا کے مقابلہ مین بدتا ہون کہ تم میرے کان مین ایسی بات کہو جس سے مجکو تقین ہو کہ تم جانتے ہو کہ مین کون ہون" ساحر "قریب آؤ اور دیکھ لو۔ تماشائیو ذرا ہٹ جانا! - مین جو کچھ اُسنے کہون وہ اورون کے کان تک نہ پہونچنا چاہیے"

سب لوگ ہٹ گئے - جادوگر کی اس کاروائی کا نتیجہ دیکھنے کے لیے لیڈیون نے کھلکھلانا اور جنٹلمینون نے ہنسنا شروع کیا - کرنیل گریہم ساحر کے ہمراہ بیچ حلقہ مین رہا اور اُسنے چند الفاظ اُسکے کان مین جھککر کہے کرنیل بول اُٹھا "یہ تو بیشک صحیح ہی - بڑے تعجب کی بات ہی میری عقل کام نہین کرتی"

ایک نوجوان لیڈی نے جو ملک سوئزرلینڈ کی ایک دہقانی چھوکری کا سا بھیس بنائے ہوئے تھی اور جسکے سوال پر جادوگر کا بے محابا جواب صحیح نکلا تھا کہا "بھلا یہ تو بتاؤ کہ وہ سنجیدہ و فہمیدہ طالب علم کون ہی؟" فیلسوف "وہ نہین - لیڈی مین اُن اسرار کو بآواز بلند نہین بتا سکتا جنکو ہماری عالی وقار میز بانہ نے عام رونمائی یعنی مصنوعی چہرہ اُتارنے کے وقت تک پوشیدہ رکھنے کی ہدایت کی ہی لیکن اگر خود سنجیدہ طالب علم صاحب مجکو اپنے کان مین چند باتین کہنے کی اجازت دین تو مین ڈلنکے کی چوٹ کہہ سکتا ہون کہ وہ اقرار کرینگے کہ جس پوشاک سے اُنھون نے اپنے تئین چھپایا ہی وہ میری دوربینی اور شناخت کرنے کی قابلیت کی حارج نہین ہی"

بہت سی آوازین بول اُٹھین - "اچھا یون ہی سہی! - یون ہی سہی!" اور سب لوگ اُسی مقام کی طرف لپکے جہان لارنس لی سب سے علٰحدہ بیٹھا تھا -

ہمارے ہیرو کو گو یہ بات بہت کم پسند تھی کہ وہ آن واحد مین اُس شخص با البحث اور مرکز توجہ ہو گیا تاہم وہ ایسا بدتہذیب بھی نہ تھا کہ اُس مذاق مین شریک ہونے سے انکار کرتا - نہ لارنس لی کے مزاج مین ستمگر مزاجی و زود رنجی تھی اور اُسکو سوانگ کے بہروپ مین بالذات کم خوشی ہوتی تھی تاہم وہ اس بات کو کسی طرح روا نہ رکھ سکتا تھا کہ اورون کی

تفریح کو ٹھنڈا کر دے بس وہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا "میں راضی ہوں کہ مشرقی فیلسوف اپنے کمال دانشمندی کو میرے اوپر آزمائے"
ساحر "اچھا ایک بات کان میں سُنو" اور جب سب لوگ ششدر و متحیر سے حسنا موش ہو گئے تو اُسنے چپکے سے لارنس کے کان میں کچھ الفاظ کہے جس سے ہمارا ہیرو دفعۃً چونک پڑا۔ گویا برقی تار اُسکے جسم میں باندھ دیا گیا۔
لارنس نے یہ بھولکر کہ وہ کہاں ہی باآواز بلند کہا "اوہ! ۔تم کون ہو؟" اور روشنی اور جگمگاہٹ اور فوق البھڑک پوشاکون کا پرستانی سین گویا اُسکی نظروں سے غائب ہو گیا اور اُسکو سوا جادوگر کے اور کوئی نظر نہ آتا تھا اور اُسکے دماغ میں سوا اُن باتون کے اور کچھ نہ تھا جو ابھی اُسکے کان میں کہی گئی تھیں۔
منجم ۔(جلدی سے)۔خاموش!" اور پھر اُسنے جلدی سے چند الفاظ اُسکے کان میں کہے۔
لارنس لی نے منجم کا ہاتھ تھام کر کہا "بہت اچھا! ۔میں ہرگز اُسکے خلاف کوتاہی نہ کرونگا"
بہت سی آوازین بول اُٹھیں "فی الواقع یہ تو تعجب کی بات ہی" کیونکہ حاضرین جو قریب کھڑے تھے اُنھون نے اُس قوی اثر کو دیکھا جو سلامنکا کے طالب علم پر پیدا ہوتا تھا اور اُنھوں نے وہ باتین سنی تھیں جو اُسنے کہی تھیں گو دونوں کی گفتگو اُنکے کان تک نہ پہونچی تھی۔
ہنوز لارنس بحر تحیر میں غرقاب تھا کہ کمسن ڈیوک آف رچمنڈ یعنی ڈچز آف پورٹس سوتھ کا بیٹا جادوگر کے پاس آیا اور اُسکا ہاتھ بیجا باپکڑ کر کہنے لگا "او بڈھے میں تمکو لال بجھکڑ اُسوقت تک نہیں کہ سکتا جب تک تم نہ بتاؤ کہ میں کون ہوں"
شعبدہ باز نے جواب دیا۔ (کیونکہ اُسکو سرگوشیوں سے معلوم ہو گیا تھا کہ درباری چھوکرا فی الواقع کون ہی-) "صاحبزادہ تمھارا نام بتانے

کے لیے کچھ زیادہ جادوگری کی ضرورت نہین ہی" پھر جھککر اسنے دھیمی آواز سے کہا "جاؤ اور اپنی ماں سے کہدو کہ یہاں ایک عجیب و غریب جادوگر ہی جسنے تمکو بتایا ہی کہ تم ڈیوک آف رچمنڈ ہو اور وہ اسکے (ڈچز کے) کان مین بھی کچھ کہنے کا موقع تلاش کر رہا ہی"

چھوکرا۔ "بہت اچھا!" اور یہ کہکر وہ جھپٹ ہوا اس اثنا مین مہمان ہنستے رہے مگر انکو کچھ حیرت نہ تھی کیونکہ وہ جادوگر کے اس اشارے کو خوب سمجھتے تھے کہ لڑکے کا نام بتانے کے لیے زیادہ جادوگری کی ضرورت نہ تھی۔

اب خرد سال ڈیوک اُس تخت نما مسند کی طرف بڑھا جہاں بادشاہ اور ڈچز بیٹھے تھے اور اُسنے اپنی ماں کے گلے مین باہین ڈالکر کہا۔ "پیاری اماں! یہاں ایک اصل جادوگر ہی نہ مصنوعی اُسنے مجکو میرا نام بتادیا حالانکہ میرے منھ پر مصنوعی چہرہ خوب اچھی طرح پر لگا ہوا تھا اور یہاں میرے برابر کے ایک درجن لڑکے موجود ہین پس سوا سفلی عمل کے اُسکو میرا نام معلوم کرنا ناممکن تھا"

ڈچز "فی الواقع ہوگا!"۔ اور اسنے پُرمعنی نگاہ سے بادشاہ کی طرف دیکھا جو اس بات سے واقف تھا کہ سرگوشی سے تمام حاضرین کو خرد سال ڈیوک کے بھیس کی اطلاع دی گئی ہی"

لڑکے نے طفلانہ خواہشمندی اور تحیر سے کہا "ہاں ہاں!۔ مگر اسی پر بس نہین ہی اُسنے اور بہت سے اشخاص سے بھی ایسی باتین کہی تھین جس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ اُنسے واقف ہی دیکھو وہ بلند بالا پہاڑی سردار تمھارے سامنے ہی اور وہ طالب علم سیاہ مخمل کے کپڑے پہنے ہی جسکی کور اوپر اُٹھی ہوئی ہی اور سفید ساٹن لگا ہوا ہی اُسنے اُن لوگون سے ایسی باتین کہین کہ وہ چونک پڑے"

بادشاہ نے جو اسوقت نہایت بشاش تھا کہا۔ "اچھا جادوگر کو یہاں بلاؤ"

ڈیوک آف رچمنڈ "مین جاتا ہون اور اسکو لیے آتا ہون"

یہ کہکر وہ اس مقام کی طرف جھپٹا جہان جادوگر فرحان وشادان اور متوجہ اور مخاطب ہجوم کے درمیان کھڑا تھا اور اُس سے بادشاہ کے حضور مین چلنے کو کہا۔

جادوگر۔ آہستہ آہستہ اور سنجیدگی کے ساتھ اس تخت کی طرف بڑھا جہان بادشاہ مع ڈچز کے بیٹھا تھا اور جہان لارڈ آرڈن اور دو خواتین کھڑی تھین جادوگر نے زمین دوز سلام کیا اور پھر اس انتظار مین خاموش کھڑا ہوگیا کہ اُسکی طرف خطاب کیا جائے۔ بہت سے عورت اور مرد جو مصنوعی چہرے لگائے ہوئے تھے ہجوم کر آئے اور بادشاہ سے اسقدر قریب کھڑے ہوئے جتنی قریب ہونے کی آداب شاہی نے اجازت دی۔

بادشاہ۔ (ظرافت آمیز سنجیدگی سے)۔ ہان۔ بزرگ صورت حکیم تم اختر شناسی جانتے ہو؟ یہان چارون طرف ایسے ستارون کا ایک پورا مجمع ہی جو سیاہ بادلون کے اندر سے جھانک رہے ہین۔ (مصنوعی چہرہ لگائے ہوئے عورتون کی آنکھون کی طرف اشارہ ہی)۔ بھلا اُنکی چمک کو دیکھکر اپنی عجیب وغریب فہم وفراست کا کچھ ثبوت ہمکو دو"

جادوگر۔ (سنجیدہ آواز سے)۔ کس قسم کا ثبوت حضور کو مطلوب ہی؟"

بادشاہ " اُسکو تین تمھاری عقلمندی پر چھوڑتا ہون مگر چونکہ تم بڑے ہوشیار لال بجھکڑ ہو اور اُن مصنوعی چہرہ لگانے والون کے کان مین خواہ وہ مرد ہون یا عورت اُنکا ٹھیک نام بتا سکتے ہو لہذا مین جانتا ہون کہ تم اپنے عجیب وغریب علم کا کوئی عمدہ ثبوت مجکو دو مثلاً یہ لارڈ آرڈن ہین کیا تم اُنکے کان مین کوئی ایسی بات کہ سکتے ہو جس سے ثابت ہو کہ تم ایسے بھید سے واقف ہو جسکی نسبت تمکو یقین ہو کہ صرف یہی جانتے ہین؟"

جادوگر " بہت اچھا مین آزمایش کرتا ہون" اور لارڈ آرڈن کو ایکطرف تنہا لیجا کر اُسنے اسکے کان مین کچھ کہا۔

یہ امیر کبیر جو مسکراتے ہوئے چہرے سے اُسکے ساتھ گیا تھا اور

اس بات کو محض سوانگ سمجھتا تھا۔ چونک پڑا۔ زرد ہوگیا۔ پھر اُسکے چہرے پر رنگ آگیا۔ پھر زرد ہوگیا۔ اور جادوگر کا مُنھ نہایت گھبراہٹ سے دیکھنے لگا۔

بادشاہ ''اوہ!۔ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہی!۔ آرطوان تمسے اُسنے کیا کہا؟''

جادوگر ''نہین۔ حضور اُن بھیدون کو نہ دریافت کرین جو مین نے اپنے علم سے دریافت کیے ہین'' یہ فقرہ اُسنے ایسے سنجیدہ انداز سے کہا جو اُسکی ساحری کے بہروپ کے مناسب حال تھا۔

بادشاہ نے بدستور خوش مذاق سنجیدگی کے انداز سے جادوگر کی بات سے ناخوش ہوکر کہا ''اے لاثانی فیلسوف بھلا مجھسے تو کوئی ایسی بات کہو جس سے تمھاری قدرت ظاہر ہو''

جادوگر۔ بہت اچھا۔ اگر حضور کی یہی مرضی ہی تو یون ہی سہی''

اب بڑا شوق اور سکوت سب کو پیدا ہوا جب جادوگر سنجیدگی سے پھونک پھونک کر قدم رکھتا ہوا بادشاہ کے پاس پہونچا۔ بعدازان جھک کر اُسنے چند کلمات بادشاہ چارلس کے کان مین کہے۔

بادشاہ نے کہا ''اوہ!۔ یہ تو فی الواقع تعجب کی بات ہی!۔''

اور اُسکا چہرہ دفعۃً نہایت سنجیدہ ہوگیا بلکہ ایسے تردد کے آثار نمایان ہوئے پھر اُسنے جادوگر کو ازسرتاپا غور سے دیکھا گویا اُسکے قد اور ہاتھ پائون کو کسی شخص کے مطابق کرنا چاہا جسکی تصویر اُسکے ذہن مین تھی تاکہ قیاس کرسکے کہ وہ کون ہی مگر جب اُسکو قیاس دوڑانے مین ناکامی ہوئی تو اُسنے حاکمانہ لہجے سے کہا ''آؤ جی تم میرے ساتھ ایک گوشے مین آؤ اور مجکو اپنا مُنھ دیکھنے دو''

جادوگر نے بلا تامل تعمیل کی۔ بادشاہ اُسکو ایک دور کے گوشہ مین لے گیا اور جادوگر نے اپنی پیٹھ تمام حاضرین کی طرف رکھی تاکہ صرف بادشاہ ہی اُسکے چہرے کو دیکھ سکے اور نقاب منھ سے اُٹھائی۔

چارلس ''مین تمکو نہین جانتا تم وہ نہین ہو جسکو مین سمجھتا تھا۔ بس!

اپنا مصنوعی چہرہ لگالو۔ اسوقت یہ محل ہوگا کہ مین تمکو مجبور کرون کہ تم اپنے تئین بتادو رات کے کھانے کے وقت ظاہر کرنا ہوگا جب ہر شخص اپنا مصنوعی چہرہ اُتار ڈالیگا اور اپنا نام ظاہر کریگا "

چنانچہ جادوگر نے اپنا لمبی داڑھی والا مصنوعی چہرہ پھر لگایا اور بادشاہ کچھ سوچتا ہوا اپنی جگہ کو لوٹا اور اس بین پر اشتیاق کے ساتھ متحیر رہا ۔

ڈچز آف پورٹس موتھ (بادشاہ سے) ۔ جادوگر نے کیا کہا ؟ ۔ اُسنے تمسے کیا بتایا ؟ "

چارلس ۔ (کسی قدر بیرخی سے جیسی وہ اپنی محبوبہ سے برتنے کا عادی نہ تھا " کچھ نہین ۔ کچھ نہین ۔ اسنے کوئی خاص بات نہین کہی "

خردسال ڈیوک آف رچمنڈ نے اپنا مصنوعی چہرہ اُتار ڈالا جس سے اُسکا اصلی خوشرو چہرہ نمودار ہوا جو اُسکی مان کے مُنھ کے مشابہ تھا مگر بادشاہ کے خط و خال سے ذرا بھی تشابہ نہ رکھتا تھا جسکی وجہ سے لوگ بسرگوشی اس لڑکے کے صلب شاہی سے ہونے مین شک کرتے تھے ۔ چھوکرے نے کہا ۔ " اوہ امان جان ! مین یہ کہنے کو تو بھول ہی گیا کہ جادوگر تمسے بھی کچھ کہنا چاہتا ہے "

ڈچز " مجھسے " یہ کہکر وہ دماغداری سے تنی گویا یہ مطلب تھا کہ گو اُسنے سوانگ کا جلسہ کیا ہے مگر وہ اُسکے تمسخر مین شریک ہونے کو اپنی کسرشان سمجھتی ہے ۔

بادشاہ " اوہ ! ۔ جو کچھ جادوگر کہنا چاہتا ہے ۔ ضرور سُنو " کیونکہ بادشاہ کو یہ دیکھنے کا اشتیاق تھا کہ اجنبی اپنی بات سے ڈچز پر کیا اثر پیدا کرتا ہے تاکہ اُسکے کمال کی جانچ ہو جسکا ثبوت بادشاہ سے خود دیا تھا ۔

ڈچز ۔ (مشتاق ہو کر) ۔ اچھا یون ہی سہی ۔ (جادوگر کی طرف مخاطب ہو کر) آؤ جی قریب آؤ جو کوئی تم ہو (ہنسکر) ۔ چارلس تم علٰحدہ ہی رہو جو کچھ وہ مجھسے کہے اُسکو تم نہ سُنو کیونکہ جو کچھ اُسنے تمسے کہا ہے وہ مین نے نہین سُنا "

بادشاہ مسند کے سرے تک ہٹ گیا اور جادوگر ڈچز کے پاس

بھونچکی جھکا اور کچھ کلمات اُسکے کان مین کہے ڈچز پر جو اثر پیدا ہوا وہ فوری
تھا اُسکے منھ پر مردنی چھاگئی اور اُسکے چہرے پر خوف نمایان ہوا- وہ اپنی
کیفیات اندرونی کو ضبط نہ کرسکی اور بیہوش ہو کر مسند پر گر پڑی-
بادشاہ خائف ہوکر چونک پڑا اور اُسکی طرف جھپٹا کیونکہ اُسکو ڈچز
سے بہت الفت تھی- ہر طرف بدنظمی ہوگئی- لیڈیان مدد کے لیے دوڑین- چند
جنٹلمین ہوا کے آنے کے لیے کھڑکیان کھولنے کو لپکے- اور چند عطر وغیرہ کی
شیشیان تلاش کرنے لگے ڈچز کو جلد ہوش آگیا اُسوقت بادشاہ اور بہت
سے مہمان جادوگر کے لیے چلائے جسکی وجہ سے یہ سانحہ ہوا تھا- اُسکا کہین
پتہ نہ تھا وہ غائب ہوگیا-

باب ۱۸

لارڈ آرڈن کمرہ

جب ڈچز کے حواس ذرا درست ہوئے تو وہ اس رنگیلے جلسے سے
اُٹھی اور دونون خواصون کو ساتھ لیئے ہوئے اپنے تخلیے کے کمرے کو
چلی گئی- ہر شخص نے دیکھا کہ وہ بہت مضطر تھی اور اُسکا چہرہ جسمین معمولاً بچون
کی سی سادگی رہتی تھی ایک قسم کے خوف سے بھیانک تھا جسمین سراسیمگی اور
مایوسی آمیز تھی- بادشاہ بھی اس کل سین سے جسکا بانی مبانی جادوگر تھا بہت متعجب
اور پریشان تھا اور اُسکو خود بھی ان چند کلمات سے جو جادوگر نے اُسکے کان مین
کہے تھے چونکنے اور متعجب ہونے کی وجہ معقول حاصل تھی وہ فوراً ہی ڈچز آف
پورٹس موتھ کے پیچھے نہین گیا- اُسنے خیال کیا کہ ڈچز کا مع اُسکی ہمنشین خادمون کے
تھوڑی دیر تنہا رہنا مناسب ہوتا کہ اُسکے حواس پورے طور پر درست ہون
سوانگ بننے والون کا جا بجا گروہ بنگیا اور وہ اس حیرت انگیز واقعہ
پر بحث کرنے لگے جو ابھی ظہور مین آیا تھا ان واقعات کی خبر ناچ کے کمرے
مین بھی پہونچ چکی تھی- ناچ موقوف ہوگیا تھا اور ناچنے والے اُس کمرے

مین جمع ہو گئے تھے جہان ڈچز کو غش آیا تھا تاکہ اس تمام ابتری کا جو دفعۃً واقع ہوئی سبب دریافت کرین اب یہ معلوم ہوتا تھا کہ ناچ بالکل نہو گا اور سوانگ بھی بند ہو جائیگا - رات کی رنگ رلیون پر پانی سا پڑ گیا خوشی مبدل بہ سنجیدگی وحزم ومتانت ہو گئی اور قہقہے سرگوشی کی حد تک پہنچ گئے رفتہ رفتہ اہالیان جلسہ نے مصنوعی چہرے اتارنا شروع کیے گویا عام صلاح سے خوشیان موقوف کی گئیں اور بہت سے حاضرین اپنی گاڑیون مین سوار ہو کر مکان کو واپس گئے -

ڈچز آف پورٹس موتھ کے چلے جانے کے بعد بادشاہ چند ساعت تک اپنے صفہ پر متفکر ومتردد بیٹھا رہا اور جب اُسنے نگاہ اُٹھائی تو اُسنے لارڈ آرڈن کو ایک مودب فاصلہ پر کھڑا دیکھا اور اُسکو اشارے سے بلا کر کہا :- "تم بھی جادو کی بات سے بہت چونکے تھے - کیا تم اس بات کو اپنا افشاے راز سمجھو گے اگر مین تمسے پوچھون کہ چونکنے کا سبب کیا تھا - بہرحال یہ تو بتاؤ کہ اجنبی نے تمسے کیا کہا ؟"

آرڈن - (گھبرا کر) "یہ حضور کی بڑی پرورش ہو گی اگر حضور اس بارے مین مجھسے اصرار نہ کرین "

بادشاہ - خیر رہنے دو مین نے فی الواقع اچھا نہ کیا جو تمسے یہ بات پوچھی مگر کیا تمکو معلوم ہے کہ یہ شخص کون تھا ؟"

آرڈن - مجکو ذرا بھی معلوم نہین - اُسکی آواز ظاہرا بنی ہوئی تھی اور اُسکا لہجہ ایسی متانت کا تھا جو مقتضی اُسکی بنی ہوئی حالت کے تھا - مگر حضور نے تو اسکی صورت دیکھی تھی "

چارلس "مگر وہ میرے لیے بالکل اجنبی تھا - خیر اس معاملہ پر زیادہ بحث کرنا فضول ہے " یہ کہکر بادشاہ دفعۃً کمرے سے چلا گیا اور آرڈن سے اپنے پیچھے نہ آنے کا اشارہ کیا -

واضح ہو کہ لارنس لی بھی اُس بدنظمی کے بعد چلا گیا تھا جب وہ جوش کم ہونیلگا تھا جو ڈچز کے بیہوش ہونے سے پیدا ہوا تھا مگر کرنیل گریہم موجود تھا وہ اپنا مصنوعی چہرہ اُتار کر ایک محراب مین چلا گیا تھا اور وہان اس واقعہ پر جو ظہور پذیر ہوا تھا غور کر رہا تھا اگر اُسکو پورے طور پر یقین نہ تھا تاہم اُسکے

ذہن مین یہی آتا تھا کہ یہ جادوگر اسکا نیا ملاقاتی کپتان ولڈیر تھا جسکے لیے اُسنے
کارڈ بونیدی حاصل کیا تھا جسکے ذریعہ سے اُسنے اپنا مال اور نصف ہارا ہوا زر و
اور ضمانت نامہ خلوے عہدہ کرینکی پھر حاصل کیا۔ جادوگر نے جو بات اُسکے کان
مین کہی تھی وہ صرف یہ تھی کہ وہ اسکو جانتا ہی اور گو گریہم کے ذہن مین اُسی وقت
آیا تھا کہ یہ سوانگی ولڈیر ہی تاہم اُسنے اپنی صورت سے بہت استعجاب
نہ صرف اسوجہ سے ظاہر کیا کہ جلسہ کا تفریح انگیز جوش قائم رہے بلکہ اسلیے بھی
کہ کسی کو یہ خیال ہو کہ وہ بچ کے طور پر جانتا ہی کہ جادوگر کون ہی جب ڈچز گونش
آیا تو کرنیل گریہم نے خوشبو کی بوتلین اور کافوری ست وغیرہ تلاش کرنے مین
بہت مستعدی کی پس اسکو معلوم ہوا کہ جادوگر کب اور کسطرح نکل گیا۔ اُسنے
مین بعد یہ بتایا کہ اسکا شبہہ فلان شخص پر جادوگر ہونے کا ہی کیونکہ اگر وہ ایسا
کرتا تو اس سے پوچھا جاتا کہ کسوجہ سے ایسا شبہہ ہی اور زیادہ تلاش سے
ولڈیر کے داخل ہونے کے طریقہ کا پتہ لگتا اور بادشاہ اکڈچز اُس سے
سخت ناراض ہوتے کہ اُسکے ذریعہ سے ایک اجنبی محل مین داخل ہوا۔
پھر کرنیل گریہم کیون اُن واقعات کے سوچ مین تھا جو ابھی ظہور
پذیر ہوئے تھے؟ - وہ اسوجہ سے سوچ مین تھا کہ اب ولڈیر اُسکو ایک
غیر معمولی شخص معلوم ہوا اور اُسنے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ کیا یہ بات میرے
واسطے مفید ہوگی کہ مین اُس سے ملاقات بڑھاؤن! - یوم گزشتہ کی صبح
کے کھانے کے سین کے بعد گریہم نے ولڈیر کی جانب ہوٹل مین ملاقات ہونے پر
سرد مہری اور رکاوٹ کا برتاؤ کیا تھا اُسکے غرور کو دھکا پہونچا تھا اور وہ اس امر
سے پریشان تھا کہ اسکو اُن شرائط کے پورا کرنے پر مجبور ہونا پڑا جو ولڈیر نے
ٹکٹ داخلہ کے بارہ مین کیے تھے - یہی وجہ سرد مہری کی تھی مگر اب اُسنے خیال
کیا کہ مجکو اپنا ڈھنگ بدلنا چاہیے - اور حتی الامکان اُس شخص کی عمدہ رائے
اور اعتبار حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے جسکو بادشاہ کے چونکانے اور
لارڈ آرڈن سے ذی اختیار شخص کو پریشان کرنے اور بادشاہ کی منظور نظر حرم کو
بالکل بیہوش کر دینے کا اقتدار حاصل ہی - خلاصہ یہ کہ کرنیل نے یہ رائے قائم

کی کہ ولڈیران ہر سہ اشخاص کے غیر معمولی بھیدون سے آگاہی رکھتا ہی اور ولڈیر کا اپنے ساتھ ہموار نہ کرکے اُسنے خیال کیا کہ مین اُس واقفیت کو اپنے اغراض کے سر سبز کرنے اور اپنی ترقی حاصل کرنے کے لیے ضرور کام مین لا سکونگا۔

جب کرنیل اسطرح خیال کر رہا تھا تو اُسکو دفعتہً کوئی بات یاد آئی جس سے اُسکے ذہن مین کوئی اور تدبیر آگئی اور اپنی جگہ سے اُٹھکر وہ کمرے سے جانے والا ہی تھا کہ لارڈ آرڈن نے کہا "کرنیل گریہم ایک بات سُنتے جاؤ"

یہ کہکر لارڈ آرڈن کرنیل کو سب سے قریب کے سوانگ والے گروہ سے علیحدہ لیگیا اور کہنے لگا "مین سمجھتا ہون کہ تم بھی منجملہ اُن اشخاص کے ایک شخص تھے جنپر اس جادوگر نے افسونگری کی تھی یا یون کہنا چاہیے کہ تمکو باوجود تمھارے بہروپ کے پہچان لیا تھا؟"

کرنیل گریہم نے جواب دیا "ہان" اور اُسکو کسی قدر اندیشہ پیدا ہوا کہ کہین ولڈیر کے ٹکٹ داخلہ پاجانے کا حال تو نہین کھُل گیا۔

لارڈ آرڈن - کرنیل سچ سچ بتانا کیا تمکو ذرا بھی معلوم ہی کہ یہ کون شخص ہی؟ - کیا تمھارا اشتبہ کسی خاص شخص کی نسبت ہی؟ - کیونکہ اگر وہ تمکو جانتا تھا تو ممکن ہی کہ تم بھی اُسکو جانتے ہو"

کرنیل گریہم "یہ سچ ہی کہ مجکو کسی قسم کا شبہہ ہو مگر"

لارڈ آرڈن "شاید تم اسکو بیان نہ کروگے؟ - کیون یہی بات ہی نا"

پھر بلا انتظار جواب کے وہ کہنے لگا "کرنیل اب جو کچھ مین کہنے والا ہون اسکے لیے مجکو معاف کرنا مگر چونکہ مین اور تم کبھی کبھی قمار بازی کی میز پر ملے ہین اور باہم میرے اور تمھارے بہت سے معاملات روپیہ پیسے کے ہوگئے ہین لہذا مجکو کسی قدر واقفیت تمھارے حالات سے ہوگئی ہی اب مجکو اسکی سخت تلاش ہی (وجہ بتانے کی ضرورت نہین) - کہ جہانتک جلد ممکن ہو بلا توقف یہ بات متحقق ہو جائے کہ وہ کون شخص تھا - تمھاری صورت سے مجکو معلوم ہوتا ہی کہ مین ایسے شخص سے بات کر رہا ہون جس سے مجکو یہ حال معلوم ہوگا - سُنو تمکو خوب معلوم ہی کہ بادشاہ مجکو کسقدر مانتا ہی پس مجھے فوراً بتادو کہ وہ شخص فی الواقع

کون تھا اگر تمکو معلوم ہو اور اگر تمکو محض شبہہ ہو اور یقین حاصل کرنے تک اُسکا نام بتانا مناسب نہ سمجھو تو بلا توقف اسکی بابت میرا اطمینان کردو اور مین اقرار کرتا ہون کہ پوری کرینلی مع اعزاز نائٹ کے تمکو انعام مین ملجائیگی۔

گریہیم نے اپنے دل مین اندر ہی اندر اپنے تئین روک کر اور یہ ارادہ کرکے کہ ولڈیر کا نام بالفعل نہ بتاؤنگا کہا "مین آپ کی ان باتون کا شکریہ ادا کرتا ہون اور مین حتی المقدور آپ کو مدد دینے کی کوشش کرونگا مگر جہان پناہ نے تو یہ نفس نفیس اُس شخص کی صورت دیکھی ہی پس کیا آپ نہین خیال کرتے کہ بادشاہ ـــ"

آرڈن۔ (جلدی سے بات تمام کرنے کے طور پر)۔ مجکو بتا سکینگے کہ وہ کون ہی نہین۔ کیونکہ اول تو وہ شخص بادشاہ کے لیے بالکل اجنبی ہی دوسرے ظاہرا بادشاہ کو اس معاملے کی بابت گفتگو کرنے کی طرف میلان خاطر نہین معلوم ہوتا۔ اگر انکا اس طرف میلان ہوتا تو وہ ضرور اُسکا حلیہ بیان کرتے مگر اُنھون نے معاملے کو قطع کردیا اور مین بادشاہ کے مزاج سے خوب واقف ہون وہ اُسکو پھر نہ چھیڑینگے پس مین تمپر بھروسہ کرتا ہون کہ تم اس معاملے مین جہانتک ہوسکے کوشش کروگے دیکھو توقف نہ کرنا!۔ انعام تو تمکو معلوم ہی ہو چکا ہی مین نے تمسے اقرار کیا ہی اور تمھارا ہمیشہ ممنون رہونگا۔ دیکھو مین پھر کہتا ہون کہ مجکو جہانتک جلد ممکن ہو یہ معلوم کرنے کی اشد ضرورت ہی کہ وہ کون شخص ہی"

لارڈ آرڈن نے یہ گفتگو ایک بےچین اور مضطربانہ انداز سے کی حالانکہ وہ اسکی کوشش کر رہا تھا کہ اسکی کیفیات اندرونی صورت سے ظاہر نہون۔ کرینل گریہیم نے وعدہ کیا کہ وہ اسکی ہدایتون کو ذہن نشین رکھیگا اور وہان سے رخصت ہوا۔

اس اثنا مین بادشاہ چارلس اُس تخلیہ کے کمرے مین گیا جہان ڈچز آف پورٹس موتھ چلی گئی تھی۔ یہ ایک نہایت عمدہ آراستہ کمرہ تھا جو ڈچز کی خوابگاہ سے ملا ہوا تھا۔ اس کمرے کی آراستگی نہ صرف اشیا کی بیش قیمتی اور تکلف سے

ظاہر تھی بلکہ اُسکی سجاوٹ سے خوش قرینگی اور خوش سلیقگی ٹپکتی تھی چھت روغندار آئینہ کی تھی اور اُسکے ذریعہ سے کمرے مین روشنی آتی تھی - آئینہ پر روغن ہونے کی وجہ سے آفتاب نظر نہ آتا تھا مگر خوشگوار روشنی کثرت سے پہونچتی تھی - غرض کمرے مین یکسان روشنی پھیلی ہوئی تھی کسی ایک مقام پر دوسرے مقام کی بنسبت زیادہ روشنی نہ تھی اور کوئی گوشہ سایہ مین نہ تھا - عمدہ تراش کی ہاتھی دانت کی مورتین اور خوبصورت سنگ مرمر کی تصویرین ایک آبنوس کی میز پر جسمین پچیکاری کا کام تھا قرینہ سے چُنی ہوئی تھین - ایک بڑی گھڑی جسپر ملک سوئیزرلینڈ کے مرد اور عورت دہقانون کی عمدہ رنگ آمیز ایک انچہ کی اونچی تصویرین بنی تھین کارنس پر رکھی تھین جب گھڑی بجی یہ تصویرین ناچ کے لیے اپنے قرینہ سے کھڑی ہونے لگین اور جب چاندی کی گھنٹی بجی گھڑی کے اندر سے نہایت خوش آیند نغمہ کی آواز آئی یہ عمدہ راگ تخمیناً تین منٹ تک رہا اور اُسکے تال اور سُر پر چھوٹی تصویرین ملک سوئیزرلینڈ کے پہاڑون کا ایک دلچسپ ناچ ناچین - اس کمرے مین اور بھی بیش بہا نفائس و لطائف موجود تھے مگر ہم انکی تشریح کرنا فضول سمجھتے ہین - اسی قدر کہہ دینا کافی ہو کہ کُل آراستگی کسی مشہور فرانسیسی صناع کی لیاقت کا نمونہ تھی جسنے ڈچز آف پورٹس موتھ کے کمرے واقع محل وائٹ ہال سجائے تھے -

جب بادشاہ کمرے مین داخل ہوا تو اُسنے ڈچز کو تنہا پایا - ڈچز نے اپنی خواصون کو رخصت کر دیا تھا تاکہ بطور خود اپنے خیالات مین مصروف رہے جو کچھ اُسکے خیالات ہون - وہ ایک پر تکلف سرخ مخمل کی مسند پر جسمین سنہری جھالر لگی تھی نہایت غمگین بیٹھی تھی - اس مسند پر بیش بہا لیس سے منڈھے ہوئے گدے رکھے تھے تاکہ کپڑے پر سر کے بالون کے تیل کا دھبہ نہ پڑے - دروازہ قلابون پر ایسی بلے آوازی سے پھرا اور بادشاہ ایسی آہستگی سے داخل ہوا کہ لوئسی کو بادشاہ کا آنا فوراً معلوم نہین ہوا بادشاہ اُسکو ایک منٹ تک کھڑا دیکھا کیا اور سوچتا رہا کہ اجنبی شخص نے اس سے ایسی کیا بات کہی جس سے اُسپر اسقدر خوف و ہراس طاری ہوا آخرکار لوئسی نے آہستہ آہستہ نظر

اُٹھا کر بادشاہ کو دیکھا اور اُسکے چہرے پر آن واحد کے لیے کچھ بےچینی سی پیدا ہوئی گویا اُسنے بادشاہ کی مداخلت کو پسند نہ کیا - مگر چونکہ ڈچیز ہمیشہ اس بات کی خواہشمند رہتی تھی بلکہ اُسکو اسی کی فکر رہتی تھی کہ اُسکا دباؤ بادشاہ پر بنا رہے لہذا وہ ہستم بادشاہ سے ناخوش ہوتی تھی بلکہ ہر امر مین اُسکا میلان خاطر دریافت کرنے کی کوشش کرتی تھی پس اُسنے اپنے تئین فوراً سنبھالا اور زبردستی متبسم ہو کر بادشاہ کے بیٹھنے کے لیے جگہ خالی کی

بادشاہ "لوئسی آج تم نہایت غمگین رہین ظاہرا جلسہ بالکل برخاست ہو گیا ہی کیا تم وہان واپس نہ چلو گی ؟ - کیا تم کھانے مین شریک نہو گی ؟"

ڈچیز "نہین - میری طبیعت اچھی نہین ہی - مین اسوقت دعوت مین کسی طرح شریک نہین ہو سکتی - (کچھ التجا اور کچھ طنز کے لہجہ سے) - سوا اسکے کہ آپ حکم دین اُس صورت مین مین تعمیل ارشاد کے لیے تیار ہون"

بادشاہ - نہین - لوئسی مین بھلا تمکو حکم کیا دونگا - تم جانتی ہو کہ مجھسے جہانتک ہو سکتا ہی مین تمکو خوش رکھنے کی فکر مین رہتا ہون مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کیون ایسی پریشان ہو ؟ اُس جادوگر نے تمپر کیا افسون کر دیا ؟ - اُسنے کیا منتر پھونک دیا ؟ - بتاؤ تو یہ کیا بات ہی کیونکہ یہ معاملہ فی الواقع سنگین ہی"

ڈچیز "اوہ ! - اُسنے میرے کان مین بہت سخت ہولناک بات کہی وہ فی الواقع بہت ہی ہیبتناک تھی !" اور وہ تھرتھرانے لگی مگر پھر اپنے تئین سنبھالکر اُسنے کہا پیارے چارلس مین تمسے التجا کرتی ہون کہ تم اس بارہ مین اور زیادہ گفتگو نہ کرو اُسنے ایک پیشین گوئی کی اب مجکو معلوم ہوا کہ وہ صرف ایک سوانگ کا تمسخر تھا جو نامناسب انتہا تک پہونچایا گیا"

بادشاہ - (غصہ سے سرخ ہو کر) "واللہ یہ تو بہت واہیات ہی ! - کہ تم کچھ صاف نہین بتاتین - مین خیال کرتا ہون کہ وہ کوئی معمولی یاوہ بازند عام تنبیہ ہو گی جسکا اُس الطاف و مہربانی کی وجہ سے خیال پیدا ہوا ہو گا جو مین تمپر کر رہا ہون - یا دربار مین تمھارے اعلی المرتبہ ہونے کی وجہ سے سوجھی ہو گی - غالباً اسمین نظرون سے گرنے یا اس قسم کی اور کسی بات کی اطلاع دی گئی ہو گی

کیون یہی بات تھی یا اور کچھ ؟ "

ڈچز نے بادشاہ کی یہ تعبیر کرنے سے یہ خیال کرکے کہ مزید سوالات سے پیچھا چھوٹ جائیگا جلدی سے کہا "ہان - ہان چارلس یہی بات تھی مگر تم بھی تو اُسکی بات سے پریشان ہو گئے تھے ؟" اور اب ایک ساعت کے لئے بیچینی کی چمک ڈچز کی آنکھون مین دکھائی دی "چارلس یہ تو بتاؤ کیا وہ بات کچھ میرے متعلق تھی جو اُسنے تمھارے کان مین کہی تھی ؟ "

بادشاہ "نہین کچھ نہین - کیا تم سمجھتی ہو کہ مین تمکو اُسکے کمال کا تختہ مشق بنایا جانے دیتا ؟ - وہ میرے ایک راز کی بات تھی (بتانے کی ضرورت نہین) جو اُسکو کہین سے معلوم ہو گئی "

ڈچز - (قطع کلام کرکے) "اوہ ! - اب مجکو یاد آیا کہ تمنے اُسکا مُنھ بھی دیکھا تھا تمنے اُسکا مصنوعی چہرہ اُتروایا تھا "

بادشاہ " ہان - مگر وہ میرے لیے بالکل اجنبی تھا - اصل یہ ہی کہ مین اُن تمام مہمانون کو نہین جان سکتا جو اپنی خوش نصیبی سے جلسہ مین مدعو کیے گئے مگر مجکو خوب یقین ہی کہ مین نے اُس شخص کی صورت تمھارے کمرے مین کبھی نہین دیکھی - مین اقرار کرتا ہون کہ اُسکا چہرہ عمدہ اور خوبصورت تھا آفتاب کی گرمی سے کسی قدر تانبا سا ہو گیا تھا - مگر - (اپنے تئین روک کر) لاحول ولا قوۃ ! مین اپنے تئین کیون فضول پریشان کر رہا ہون ؟ - جانے دو ہم اس معاملہ کا زیادہ خیال نہ کرینگے تم جانتی ہو کہ مین ملال کو اپنے پاس نہین بھٹکنے دیتا - پس میری پیاری لوئیسی چونکہ تم کھانے کے کمرے مین نہین چلنے کو کہتی ہو اسلیے آؤ ہم تم یہین کھانا کھالین - شامپین شراب اور تمھارے تبسم لطف دینگے - بدشگون جادوگرون کو خواہ وہ اصلی ہون یا نقلی واصل جہنم کردو ! "

مگر یہان پر ہم بادشاہ اور ڈچز کو تنہا چھوڑتے ہین اور کرنیل گریہم کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسکو ہمنے اُسوقت چھوڑا تھا جب وہ لارڈ آرڈن سے بات چیت کرکے محل سے رخصت ہوا تھا - وہ اپنے دل ہی دل مین لارڈ آرڈن کے وعدون پر خوش ہو رہا تھا - کیونکہ اُسنے دیکھا کہ اگر دلڈیر سے

دوسری ملاقات ہونے پر اُسکو اُسکے یہان دخیل ہونے مین کامیابی ہوئی اور یہ معلوم ہوا کہ بہ نسبت لارڈ آرڈن کے اُس سے معاملہ کرنے مین اُسکا زیادہ فائدہ ہی تو وہ لارڈ آرڈن کی تجویز کو منظور کریگا اور پوری کرنیلی مع خطاب نائٹ کے پاجائیگا مگر اُسکے دل مین یہ بات جمی ہوئی تھی کہ ولڈیر ضرور کوئی عجیب شخص ہی پس اُسنے اُسکا اور حال دریافت کرنے کے لیے زمین اور آسمان کے قلابے ملانا شروع کیے اور ارادہ کیا کہ حتی الامکان اُسکے یہان رسوخ حاصل کرنا اور اُس سے گاڑھی دوستی پیدا کرنا چاہیے - ایک تدبیر اپنے اغراض پورا کرنے کے لیے اُسکے ذہن مین اُسی وقت آگئی تھی جب وہ لارڈ آرڈن سے گفتگو کرنے کے قبل ڈچیز کے یہان محراب مین بیٹھا سوچ رہا تھا اور اِس تدبیر کے فوراً عمل مین لانے کا اُسنے مصمم قصد کر دیا تھا -

سارے انجل مین پہونچکر کرنیل گریہم اُس کمرے پر چڑھ گیا جہان وہ رہا کرتا تھا اور اُسکا ملازم چھوکرا مسمی ہمفری جو ایک بڑی آرام کرسی پر اونگھ رہا تھا اپنے آقا کے کمرے مین داخل ہونے سے ہوشیار ہوکر فوراً اُٹھ کھڑا ہو گیا - ہم پہلے بیان کر چکے ہین کہ یہ چھوکرا ایک سمجھدار خوش مزاج اور خوش رو لڑکا تھا - اب ہم یہ بھی لکھے دیتے ہین کہ اسکی عمر تخمیناً سولہ سال کی تھی وہ بڑا خبیث اور چالاک تھا فتنہ و فساد کے لیے ہر وقت تیار رہتا اور ہر اعتبار سے کرنیل گریہم جیسے شخص کے ہاتھ مین ایک کارآمد آلہ تھا مثلاً اگر کسی خوبصورت لیڈی کو چوری چھپے کوئی پیام و سلام بھیجا جاتا تو ہمفری کانسٹیبل سے زیادہ اچھی طرح کوئی شخص اِس خدمت کو انجام نہ دیسکتا ہے - جب ہرٹ فورڈ مین یا دوسرے مقام پر جہان رجمنٹ متعین ہوتی کرنیل گریہم کسی قرضخواہ اُسکو ستاتے تو اُنکو دور کرنے کے لیے ہمفری سے زیادہ تجربہ کار کوئی شخص میسر نہ آتا ہے - خلاصہ یہ کہ اُسکی قابلیتین بیشمار تھین اسی وجہ سے اُسکے آقا نے اُسکو ایسی خدمت تفویض کرنے کا ارادہ کیا جسمین اُسکے نقصان پہونچانے کی کارگذاری کے اعتبار کا پورا موقع تھا -

کرنیل گریہم " وہ ہمفری تم جانتے ہو کہ کپتان ولڈیر کو کوئی خدمتگار

چھوکرا ملگیا ہی یا نہین کیونکہ مجکو یاد آتا ہی کہ تمنے کل صبح کو کہا تھا کہ سرا والے کو ایک چھوکرا ملازم تلاش کرنے کی فہمایش کیگئی ہو۔"

ہمفری۔" مجکو اچھے طور پر معلوم ہی کہ کپتان ولڈیر کو ابتک چھوکرا نہین ملا ہی۔"

کرنیل گرہیم۔" کیا تم خیال کرتے ہو کہ ولڈیر نے تمکو خاص توجہ سے دیکھا ہی ؟"۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اُسنے تمکو ہوٹل کے راستون مین یا صحن مین چلتے پھرتے دیکھا ہی ؟۔ خلاصہ یہ کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ کپتان ولڈیر تمکو میرا ملازم سمجھتا ہی ؟"

ہمفری۔" غالبًا ایسا نہوگا یہان سرا مین بہت سے چھوکرے بھی ایسی ہی کثرت سے پھرتے ہین جیسی کثرت سے مہمان ہین۔ پس یہ تعجب کی بات ہوگی اگر کپتان ولڈیر نے مجکو خاص توجہ سے دیکھا ہو۔"

کرنیل گرہیم۔" اچھا۔ سُنو۔ مین یقین کرتا ہون کہ تم اپنے تئین میرا احسانمند سمجھتے ہو اور میرا ایک کام کرنے کے لیے راستہ سے کچھ دور تک سفر کروگے کیون یہ بات سچ ہی نا ؟۔

ہمفری۔" ہان۔ درست ہی۔ ایسی کوئی بات نہین ہی کہ آپ حکم دین اور مین خوشی سے انجام نہ دون۔"

کرنیل گرہیم۔ مجکو بھی تمسے ایسے ہی جواب پانے کی اُمید تھی اب تم میرا کام اچھی طرح کرسکتے ہو مگر اسکے واسطے تمکو تھوڑے عرصے کے لیے اپنا آقا تبدیل کرنا ہوگا یہ تبادلہ محض عارضی ہوگا اور جب تم پھر میرے پاس آجاؤگے تو بے شبہہ مین کسی نہ کسی طرح پر ایسی حالت مین ہونگا کہ تمکو زیادہ تنخواہ دیسکون۔ سُنو میرا یہ مطلب ہی۔ کل صبح کو تمھارا پہلا کام یہ ہوگا کہ میری ملازمت کی وردی اتار کر سادے کپڑے پہننا اور بطور اُمیدوار ملازمت کے اپنے تئین کپتان ولڈیر کے سامنے پیش کرنا۔ تمکو فورًا معلوم ہوجائیگا کہ وہ تمکو پہچانتا ہی یا نہین اگر وہ تمکو پہچان جاوے تو تم صفائی سے کہدینا کہ تمنے زیادہ تنخواہ پانے کی اُمید پر میری نوکری چھوڑدی ہی لیکن اگر وہ تمکو نہ پہچانے تو تم اپنی ٹھیک چلنی کا سرا

پر حوالہ کرنا مین اسکا بندوبست کردونگا کہ وہ تمھارے موافق رائے دے
پھر کپتان والڈیر کی سلک ملازمت مین دراگرتم اُسکے حالات دریافت کرنا اُسکے
پچھلے حالات خصوصًا اس امر کی بابت کہ اُسنے کیا کیا دیکھا ہی کسطرح بر امریکا کی
نوآبادیون مین نوکری کی - آیا بادشاہ کی فوج مین یا باغیون کے جرگے
مین اب کیا باتین اُسکے ذہن مین ہین - وہ کہان کہان جاتا ہی - دوستون سے
ملتا ہی یا نہین - اگر ملتا ہی تو اُسکے دوست کون لوگ ہین - خلاصہ یہ کہ ہر بات جو
تمکو معلوم ہوسکے دریافت کرنا - اور مجکو اطلاع دینا - ہمفری میرا مطلب سمجھے؟
تمھو یہ کام تمسے ہوسکیگا ؟"

چھوکرے نے اثبات مین جواب دیا - اور کرنیل گریہم کی ہدایت کے پورا کرنیکا اقرار کیا چنانچہ دوسرے روز وہ کپتان والڈیر کے پاس حاضر ہوا جسنے اُسکو پہچانا مالک سرائے سے اُسکا چال چلن دریافت کیا گیا اور ایک گھنٹے مین وہ کپتان والڈیر کی سلک ملازمت مین منسلک ہوگیا -

باب ۱۹

چھوکرا

جب کپتان والڈیر حاضری کھا چکا تو اُسنے ہمفری سے کہا کہ بندتیار پارسل جو کرسی پر رکھا ہی اُٹھائیے اور اُسکے ساتھ چلے - چھوکرے نے تعمیل ارشاد کی اور کپتان والڈیر اُسی پوشاک فروش کی دکان کی طرف چلا جہان اُسنے لندن پہونچنے کے روز رات کو بہت فیاضی سے خریدارے یان کی تھین دکاندار اور اُسکی زوجہ نے اپنے گاہک کو اُسوقت بڑی آؤ بھگت سے لیا جب وہ دکان مین داخل ہوا اور اُسنے ہمفری سے پارسل رکھنے کو کہا -

کپتان والڈیر "لو یہ سوانگ کی پوشاک ہی جو مین نے تمسے کرایہ پر لی تھی"

پارچہ فروش "مین اُمید کرتا ہون کہ یہ آپ کے بدن پر ٹھیک اُتری ہوگی ؟ بھلا آپ کیسے لائق و فائق شخص نے جادوگر کا پارٹ خوب کیا

ہوگا خصوصًا اسوجہ سے کہ ـــــ"
یہانتک کہنے پر دکاندار کی زوجہ نے اپنے بکی شوہر کو چپ رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ ولڈیر بھی اسی قسم کے اشارے کر رہا تھا اسواسطے کہ اسکو منظور نہ تھا کہ چھوکرے کے سامنے کچھ گفتگو کیجاے ۔ چنانچہ دکاندار خاموش ہوگیا اور ولڈیر نے طرح طرح کے مال مین سے اپنے چھوکرے کے لیے پوری وردی اور سادہ کپڑون کے جوڑے پسند کرنا شروع کیے اُسنے اپنے لیے بھی کچھ اور جواہرات خریدے اور سب کا پارسل بنوا کر ہمفری کے حوالہ کیا اور وہ اپنے آقا کے پیچھے پیچھے سرا ے انجل کو آیا ۔ وہان پہونچکر ولڈیر نے چھوکرے سے نئے خریدے ہوئے جوڑون مین سے ایک جوڑا پہننے کو کہا ۔
جب ہمفری اپنے کمرے مین کپڑے پہن رہا تھا تو کرنیل کپتان ولڈیر کی نشستگاہ مین آیا ۔ ولڈیر اُس رکاوٹ کو دیکھ چکا تھا جو کرنیل نے حاضری کے سین کے بعد اُس سے برتی تھی پس اُسنے فورًا کسی قدر بدمغانہ انداز اختیار کیا جسمین ایک قسم کی آرام طلب اور تربیت یافتہ عظمت ملی ہوئی تھی ۔
کرنیل گریہم نے نہایت بےتکلفانہ انداز سے اسطرح پر کہ گویا اُسنے کپتان ولڈیر کی سردمہری کو نہین دیکھا کہا "کپتان صاحب ۔ تسلیم ۔ میرا دیر سے حاضر ہونے کا ارادہ تھا مگر مکروہات مین اُلجھ گیا تھا"
کپتان ولڈیر ۔ (متبسم ہوکر) "اور غالبًا ان مکروہات مین سے مس مبارڈ کے خلاف سازش بھی ہوگی ؟" کرنیل نے یہ دیکھ کر کہ ولڈیر کی رکاوٹ دور ہوتی جاتی ہی وہ کہا واللہ یہ تو درست ہی مین اس بارہ مین کاہل تو نہین رہا بلکہ اسکی تدبیر کی ہی کہ مجکو اُس جانب فتحمندی حاصل ہو ۔
کپتان ولڈیر (قہقہہ لگاکر) "اوہ ! تمنے بڑی جلدی کی " اب یہ معلوم ہوا کہ اُسکی رکاوٹ اور مصنوعی نخوت بالکل دور ہوگئی ۔
کرنیل گریہم ۔ جب مین کوئی ارادہ کرلیتا ہون تو مین اپنے پیر کے نیچے گھانس نہین جمنے دیتا ۔"
کپتان ولڈیر ۔ "کرنیل چونکہ تمنے اس معاملے مین مجکو رازدار قرار دیا ہی

اور چونکہ تم جانتے ہو کہ بہت سی باتون مین میرے اور تمھارے خیالات ایک سے ہین اسلیے مین خیال کرتا ہون کہ تم اپنی اُس تدبیر سے مجکو آگاہ کرنے والے ہو۔ ممکن ہی کہ تمھارا اشارہ مفید واقع ہو درصورتیکہ مجکو بھی کبھی اس قسم کی مہم پیش آئے ؛؛

کرنیل گریہم ؛؛ اجی ! مجکو تمسے کچھ پردہ نہین ہی غالبًا آپ میرے اس کہنے کو معاف کرینگے کہ مین نے آپ کے ساتھ دوستی قائم کرلی ہی ؛؛

کپتان وِلڈیر ؛؛ واللہ ۔ سچ تو یہ ہی کہ مین نے بھی تمھاری جانب ایسا ہی خیال پیدا کرلیا ہی ۔ مگر مجکو تمھارے خفا ہونے سے فی الجملہ اندیشہ تھا کیونکہ مین نے ٹکٹ داخلہ کی بابت ذرا تنگ پکڑا تھا ۔

کرنیل گریہم ؛؛ کپتان ولڈیر کا ہاتھ تھامکر) ؛؛ نہین کپتان کچھ نہین ۔ مجکو اپنے چند معاملات زرنقد کی بابت تردد و تشویش تھی اسی وجہ سے شاید مین نے اُس سے کم دوستانہ برتاؤ کیا جیسا مجکو مناسب تھا ؛؛

کپتان ولڈیر ۔ (حسب عادت صفائی سے) ۔ خیر اس سے زیادہ وجہ ظاہر کرنے کی ضرورت نہین مگر اس بڈھے ربالڈ کی چھوکری کے معاملہ کی بابت ـــ ؛؛

کرنیل گریہم ؛؛ ہان ۔ مین تو بھولا ہی جاتا ہون مین نے اپنی تدبیر قائم کرلی ہی بلکہ اُسکا بند و بست بھی کردیا ہی ۔ دو معتبر شخصون نے جنکی خدمات مین نے اس کام کے لیے حاصل کی ہین بیڑا اُٹھایا ہی کہ اُس مہ جبینہ کو اُٹھا لائینگے ۔ کل رات کو یہ کام انجام دیا جائیگا ۔ ایک رقعہ لارنس ہی کے نام سے لکھکر کل دن مین کسی وقت مس ربالڈ ۔ (روتھ) کو چپکے سے دیا جائیگا اور اُسمین اُسکی طرف سے لکھا جائیگا کہ وہ اس سے تھوڑی دیر کے لیے پُل کے پاس جو رائل ہوس کے قریب ہی ملے گر ویدہ چھوکری ضرور نو بجے رات کو اس تحریر کے مطابق وہان جائیگی اُسوقت میرے دونون کارپرداز جنکے پاس تیز رفتار گھوڑے ہونگے اُس حسینہ کو لندن اُٹھا لیجائینگے کیونکہ مجکو فی الحال تھوڑے عرصہ تک یہان رہنا ہی ؛؛

کپتان ولڈیر۔ (ہنسکر) ۔گویا اُسکو یہ مضمون بہت پسند آیا)۔ واللہ! یہ سازش تو بہت عمدہ ہی!۔ اور مین تہ دل سے تمکو کامیابی کی دعا دیتا ہون قسم روح اعظم کی (جیسا کہ شمالی امریکا کے سُرخ آدمی کہا کرتے ہین)۔ تمکو ان معاملات مین ید طولیٰ حاصل ہی۔ یہ نکتے اور سبق یاد رکھنے کے لائق ہین۔ تم جانتے ہو کہ مین لندن مین بالکل اجنبی ہون اور ناواقف محض ——"

کرنیل گریہم۔ (بات کاٹکر تمسخر سے) ”تاہم رات کے سوانگ مین تو تمنے خوب کام کیا“

کپتان ولڈیر (تحیر سے) ”مین نے!“

کرنیل گریہم ”ضرور!۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین نے عمدہ اور قیمتی دوست کپتان ولڈیر کو جادوگر کے بھیس مین نہین پہچانا جو زرد مصنوعی چہرہ لمبی ڈاڑھی سفید بال لگائے تھا اور جسکی پوشاک پر طرح طرح کے طغرے تھے؟“

کپتان ولڈیر۔ (ہنوز تحیر سے)۔ کرنیل صاحب تم تو ایسی باتون کے لیے میری تعریف کرتے ہو جو مین کسی طرح انجام نہین دیسکتا۔ یہ سچ ہی کہ مین نے سب حال دیکھا اور ویسا ہی متعجب ہوا جیسے تم اور دیگر اشخاص متحیر ہوتے تھے مگر یقیناً مین نے جادوگر کا پارٹ نہین انجام دیا کیا تمنے ایک شخص کو ملک مکسیکو کے سردار کا سا لباس پہنے ہوئے نہین دیکھا تھا؟!

کرنیل گریہم نے اس گفتگو سے کسی قدر گھبرا کر کہا ”ہان۔ مجکو یاد آتا ہی کہ مین نے اُس وضع کے ایک شخص کو دیکھا تھا لیکن اُس سردار کا قد بالکل تمھارے قد کے برابر تھا۔ مگر جادوگر کا قد بھی ویسا ہی تھا“

کپتان ولڈیر۔ بہرحال مین نے سردار مکسیکو کا پارٹ کیا تھا نہ جادوگر کا اگر آپ میری غیر حاضری کو معاف کیجیے مجکو ایک ضروری کام کرنا ہی“

کرنیل گریہم۔ معافی مانگنے کی ضرورت نہین۔ غالبًا شام کو جوے کی میز پر ہم پھر ملینگے یعنی یہ کہ اگر تم مجکو میری اُس رات کے نقصانات کا بدلہ لینے کا موقع دو گے“

کپتان ولڈیر نے جواب دیا "مین بہت خوشی سے تمکو موقع دونگا مجکو منظور ہی" اسکے بعد کرنیل گرہیم کمرے سے چلا گیا -

راستہ مین اُسکو ہمفری نئی وردی پہنے ہوئے ملا اور اُسنے ذرا ٹھہر کر جلدی سے اُسکے کان مین کہا "تم یہ بات دریافت کرنے کی فوراً کوشش کرو کہ کپتان ولڈیر جادوگر کا بھیس کر کے گیا تھا یا نہین -"

ہمفری "اس بات کا جواب تو مین اسی وقت دیسکتا ہون - اور وہ بھی اثبات مین - مگر مین زیادہ نہین ٹھہر سکتا کپتان ولڈیر میرے انتظار مین ہی"

یہ کہکر چھوکرا کپتان ولڈیر کے کمرے کو گیا اور جب کرنیل گرہیم اپنے کمرے کو چلا تو اُسنے اپنے دل مین کہا "مجکو یقین تھا کہ ضرور یہی بات ہی! - مگر یہ صاف ظاہر ہی کہ ولڈیر مجھسے نہین کھلتا - خیر ہمفری کے ذریعہ سے مجکو وہ باتین معلوم ہو جاینگی جو مین جاننا چاہتا ہون - لارڈ آرڈن کو دو ایک روز انتظار کرنا چاہیے - اُسوقت مین تجویز کر سکونگا کہ آیا میرا اسمین فائدہ ہی کہ ولڈیر کی قلعی لارڈ آرڈن سے کھولدون یا اُن باتون سے جو ہمفری مجکو بتاوے فائدہ اُٹھاکر اپنے شکار کی خود فکر کرون"

اس اثنا مین نوجوان چھوکرا اپنے نئے آقا کے سامنے حاضر ہوا اور اُسنے اُسکو چند ساعت تک دیکھا کہ وردی اُسپر کیسی معلوم ہوتی ہی اور اُسکو پسند کر کے کہا "ہمفری یہ تو بتاؤ کہ تم لندن کے مختلف محلون اور کوچون سے واقف ہو؟"

ہمفری "مجھسے زیادہ لندن سے اور کوئی واقف نہوگا"

کپتان ولڈیر "بہت اچھا مین تمھاری آزمائش کرنا چاہتا ہون - کیا تم اُس مقام سے واقف ہو جو بلیڈنگ ہارٹ یارڈ (خون چکان دل کا میدان) کے بدشگون نام سے مشہور ہی؟"

ہمفری "جی ہان - مین اُسکو خوب جانتا ہون وہ ہول برن اور فلیٹ ڈیچ کے قریب ہی"

کپتان ولڈیر "اچھا تو تم مجکو وہان لیچلو"

یہ کہکر کپتان ولڈیر نے ایک لکھنے کی میز جو اُسنے حال مین خریدی تھی کھولی - اور اسمین سے ایک چھوٹی سی تصویر - چند کا غذات اور تھوڑی سی اشر فیان نکالکر اپنی جیب مین رکھین اور اپنی پر لگی ہوئی ٹوپی سر پر رکھکر گھر سے نکلا اور سڑک پر پہونچکر ہمفری کو اسکے چلنے کو کہا چنانچہ چھوکرا اپنے آقا کو قریب تر راستہ سے بلیڈنگ ہارٹ یارڈ کی طرف سے چلا -

کپتان ولڈیر - (چھوکرے سے) - مین نے ابھی کہا ہی کہ یہ جگہ جہان ہم تم چلتے ہین بدشگون نام رکھتی ہی میرے کان ایسے مہیب اور ہولناک نامون کے بہت عادی ہین کہو تمنے شمالی امریکا کے ریڈ انڈینون کا کبھی حال سُنا ہی؟"

ہمفری - "مین نے اُنکا ذکر کتابون مین پڑھا ہی"

کپتان ولڈیر "آہا - تم پڑھے بھی ہو؟ - مجکو یہ معلوم کرنے سے بہت خوشی ہوئی عقیل و فہیم نوکر بہ جبر اچھا ہوتا ہی - تو تمنے اُن انڈین قومون کا حال پڑھا ہی جنکی طرف مین نے ابھی اشارہ کیا غالبًا تمنے کتابون مین یہ بھی دیکھا ہوگا کہ انڈین لوگ خاص مقامات کے عجیب و غریب بھیانک نام رکھتے ہین مین ایک ٹیلے پر اکثر اکیلا سویا ہون جسکا نام مقتول دوشیزہ کی پہاڑی تھا اور یہ مشہور تھا کہ وہان اُسکی روح رات کو پھرا کرتی ہی مگر مین نے اسکو کبھی نہین دیکھا - وہان ایک اور بھی مقام ہی جسکا نام سنگ دل اور خونی زمین ہی وہ بھی ایسے خوفناک کامون کی یادگار ہی جنکے محض خیال سے خون خشک ہوتا ہی - وہان بے گوشت ہاتھ کی جھیل بھی ہی جسکی نسبت روایت ہی کہ اسمین سے آدھی رات کو جب مہتاب جھیل کے پانی کو پارہ کی طرح چمکا دیتا ہی ایک سوکھا بے گوشت ہاتھ پانی کے نا نتا ہی عمق سے اُٹھتا ہی اور انگشت سبابہ آسمان کی طرف کرتا ہی مین اس جھیل کے کنارے اکثر لیٹا ہون مگر مین نے کبھی وہ خشک ہاتھ نہین دیکھا - خیر بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ جگہ جہان ہم تم جا رہے ہین کس وجہ سے ایسے ہولناک نام (بلیڈنگ ہارٹ یارڈ یعنی خونچکان دل کا میدان) سے موسوم ہوئی ہا"

چھوکرا "اس جگہ کی بابت ایک قصہ مشہور ہی جسکو وہان کے باشندے

دھیمی آواز سے گاتے ہین جب وہ تھرتھراتے ہوئے جاڑے کی پہاڑسی راتون
مین آگ کے گرد ایک دوسرے سے لگکر بیٹھتے ہین - اُس قصہ کے حالات مختصراً
یہ ہین - بہت زمانہ گزرا اس جگہ پر ایک وسیع محل اور خوبصورت باغ واقع
تھا جہان اب آباد سٹرکین - گلی کوچہ - صحن اور مختلف بد قوارہ جھونپڑے ہین
جنمین غریب غربا اور جرائم پیشہ لوگ رہتے ہین - وہ تعلقہ ہاٹن کے لارڈون
کا تھا اُس زمانے مین جسکی بابت روایت مشہور ہی یہ جاگیر ایک نوجوان
رئیس کے قبضہ مین تھی جو تھوڑے عرصہ سے سن بلوغ کو پہونچا تھا قریب
مین ایک غریب کا جھونپڑا تھا اور اُس غریب کی ایک خوبصورت لڑکی تھی
اُسنے نوجوان اور خوبصورت لارڈ ہاٹن کو دیکھا اور اُسپر عاشق ہو گئی
وہ اپنی ناچیز اور کمینی حالت پر نفرت کرتی اور اُس عمدہ جاگیر کی جو لارڈ ہاٹن
کے قبضہ مین تھی جسکو اُسنے اپنا دل دیا تھا مالکہ بننے کی خواہش کرتی
شیطان نے اُس خوبصورت چھوکری کی تمناؤن اور آرزوؤن کو معلوم
کرکے اپنے تئین بصورت انسان اُسکے سامنے پیش کیا اور اُس سے یہ کہا
کہ اُسکی تمام آرزوئین پوری ہونگی اگر وہ ایک اقرار نامے پر جسکے ذریعہ
سے اُسکو اپنا جسم و روح حوالہ کر دینا ہوگا ایک یوم معینہ پر دستخط کردے
دوشیزہ نے ایک جانب طرح طرح کی اُمیدون کے سبز باغ سے جو اُسکو
دکھایا گیا تھا چوندھیا مین آکر دوسری جانب ہولناک شرائط پر آنکھین بند کرلین
اور آدھی رات مین اُسنے اپنے خون سے اُس ہولناک معاہدے پر دستخط کیا
اور اسطرح پر عزت دولت اور محبت بائیس سال کے لیے خریدی جسکے اختتام
پر اُسکو بالکل شیطان کا ہو جانا تھا مجکو نہین معلوم کہ شیطان کس سحر و افسون
کو اپنا کام انجام دینے کے لیے عمل مین لایا کیونکہ قصہ مین اسکی بابت کچھ
روایت نہین ہی مگر یہ یقین ہی کہ لارڈ ہاٹن اُس غریب شخص کی لڑکی
پر بے اختیار عاشق ہو گیا اور تاریخ معاہدہ سے دو مہینے سے بھی کم عرصے مین
اُسنے اُسکو اپنی زوجہ بنا لیا - بڑی بڑی دعوتین اور خوشیان ہوئین
اور مہمانون اور کاشتکارون کی حیرت جلسون اور تماشون مین غائب ہو گئی

دس مہینے کے بعد ایک بیٹا پیدا ہوا۔ بہت برس گزر گئے آخر کار وہ لڑکا اکیسوین برس مین آیا پھر بڑے بڑے جلسے اور دعوتین ہوئین اور محل کے اندر آدھی رات تک جشن ہوتا رہا۔ اُسوقت لیڈی ہاٹن کے پاس ایک نوکر یہ پیام لایا کہ ایک اجنبی اس سے فوراً بات کرنا چاہتا ہے اور اُسکے انتظار مین سدا بہار کی سایہ دار روش پر جو مکان سے قریب ہی کھڑا ہے لیڈی ہاٹن زرد و لرزان مگر حتی الامکان اپنی کیفیت کو چھپائے ہوئے کمرۂ دعوت سے نکلی۔ مگر پھر واپس نہ آئی اُسکے غائب رہنے سے نہایت تشویش پیدا ہوئی اور یہ اندیشہ کیا گیا کہ اس سے کچھ دغا کی گئی یا اُسکو کوئی حادثہ پیش آیا۔ مشعلین روشن کی گئین شوہر اور بیٹا۔ مہمان اور ملازم۔ سب گم شدہ خاتون کی تلاش مین نکلے جو کچھ حال اُنکو معلوم ہوا وہ ہولناک تھا۔ سدا بہار کی روش کے بیچ مین ایک انسان کا دل خونچکان اور دو ٹکڑے کیا ہوا پڑا تھا گویا جسم کے اندر سے بیرحمی کے ساتھ نکال لیا گیا تھا۔ ہاتھ پیر اور گوشت کے لوتھڑے بھی اِدھر اُدھر باغ مین پڑے تھے اور ایک جگہ پر سنہرے بالون کا ڈھیر تھا جو لیڈی ہاٹن کی گوری گردن اور شانون پر لہرایا کرتے تھے تب تو کسی نہ کسی طرح یہ امر واقعی معلوم ہوگیا۔ دل شکستہ شوہر نے دنیا ترک کردی اور ایک خانقاہ مین جا بیٹھا علاقہ اجنبیون کے ہاتھ مین پہونچا رفتہ رفتہ اُسپر تعمیرات ہونے لگین ایک کوچہ کا نام اب تک ہاٹن گارڈن یعنی باغ ہے اور وہ میدان جو اُس مقام پر پیدا ہوگیا جہان سدا بہار کی روش تھی ٹکڑے کیے ہوئے دل کے پائے جانے کی وجہ سے بلیڈنگ ہارٹ یارڈ کے ہولناک نام سے موسوم ہے"

اس اثنا مین کہ ہمفری نے اپنا قصہ ختم کیا دونون اس جگہ پر پہونچ گئے اور ولڈیر نے اپنے چھوکرے کو رخصت کرکے اور ہوٹل کو واپس جانے کو کہکر اس شخص کے مکان کی تلاش شروع کی جس سے اُسکو ملنا تھا۔

—— ق ——

باب ۲۰

جولیا مرٹن

ایک متبذل بچھواڑے کے کمرے مین جو محلہ بلبیڈنگ ہارٹ یارڈ کے ایک مکان کے دوسرے درجے پر تھا ایک عورت نہایت غمگین بیٹھی تھی اسکی عمر فی الواقع تیس سال کی تھی مگر اسکا چہرہ ایسا بھیانک - اور اُسکا بشرہ ایسا ستردد - اور اُسکا جسم ایسا گھلا ہوا تھا کہ وہ چالیس برس کی معلوم ہوتی تھی -

اُسکے بالون مین جو کسی زمانے مین کوے کے پر کے سے سیاہ تھے اب سفید دھاریان تھین - اور اُسکی آنکھین جو کسی وقت مین نور سے معمور تھین اب روشنی کی محتاج تھین یہ ظاہر تھا کہ سخت مصیبت نے جسمین غالبًا غم والم شامل تھا اُس عورت مین اتنا تغیر کر دیا ہی جو امتداد مدت مشکل سے کر سکتا تاہم یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی وقت ایسا تھا جب وہ غیر معمولی حسن سے سرفراز رہی ہوگی اور گو اُسکی نظرین بھیانک تھین اور اُسکی پوشاک متبذل تھی تاہم اُسکا انداز ایسا تہذیب کا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے اچھے دن دیکھے ہین -

بظاہر وہ شکم پُری کے لیے کوئی پیشہ نہ کرتی تھی سلائی یا دیگر مستوراتی کام کی کوئی علامت میز پر یا اور جگہ اُس متبذل کمرے مین نہ تھی شاید اُسکو ایسے کامون کی قدرت نہ تھی - (یا شاید اُسکا دل اپنے خیالات مین بالکل ڈوبا رہتا تھا) یعنی اُسکو اپنی خفت اور غربت کا ہر وقت ایسا خیال رہتا تھا کہ اُسکا دل کسی محنت کے کام پر نہ جمتا تھا غرض ہر طرف افلاس اور محتاجی کی علامتین تھین - یقینًا یہ عورت ایسی تربیت یافتہ تھی اور اُسکو ایسے ہنر معلوم تھے کہ اگر وہ چاہتی تو اُنکو کام مین لا سکتی تھی -

دروازہ کھلا اور فربہ اندام مسن عورت جسکا چہرہ سُرخ اور سفید بال

جھبڑے تھے اور پوشاک میلی اور پھٹی تھی اندر آئی اور بھرائی ہوئی آواز سے جو شکل مردون کی آواز کے معلوم ہوتی تھی کہا "مسز مرٹن ایک جنٹلمین تمکو پوچھتے ہین"

اُواس صورت لیڈی نے جو مسز مرٹن کہکر پکاری گئی تھی پوچھا "وہ کون ہی؟ - اور اُسنے کیا نام بتایا ہی" اور وہ اپنی جگہ سے اُٹھی اور اُسکی صورت سے دفعتہً نہایت تشویش پائی گئی جسمین ظاہرا اُمیدون اور وسوسون کے خیالات جھلکتے تھے یہانتک کہ ایک لمحہ کے لیے اُسکے چہرے پر اُسکا بدتون کا گیا ہوا رنگ دمک اُٹھا اور اُسکی آنکھین گزشتہ دنون کے سے نور سے چمک اُٹھین -

مالکہ مکان "اُسنے کچھ نام نہین بتایا ہو مگر صورت ظاہری سے وہ دربار شاہی کا کوئی عمدہ شہسوار معلوم ہوتا ہی"

مسز مرٹن "اسکی عمر کیا ہوگی؟ - تمھارے اندازمین وہ کے برس کا ہوگا"

عورت "یقیناً اُسکی عمر چالیس سے زیادہ نہوگی اُسکا چہرہ سانولا ہی اور ظاہرا کسی غیر ملک کی تمازت آفتاب سے تلبنے کا سا ہوگیا ہی"

مسز مرٹن - (دفعتہً منغص ہوکر) "تو صرور وہی ہی! - یہ کہکر وہ زرا ٹھٹھر کر اپنی جگہ کو گئی مگر پھر اپنے تیئن سنبھالکر اُسنے اُس عورت سے کہا "اچھا اجنبی کو آنے دو"

مالکہ مکان اجنبی کو بلانے کے لیے بالاخانے سے اُتری اور مسز مرٹن نے اپنے ماتھے کو زور سے پکڑکر مضطربانہ لہجہ سے اپنے آپ کہا "ای دھڑکتے ہوئے دماغ خاموش ہوا - ای جگر کھانے والے خیالات قرار پکڑو - ای میری روح! - نہایت ہولناک امتحان مین داخل ہونے کے لیے تیار ہو اور اپنے تیئن نہایت تلخ ملامتون سخت طعنہ و تشنیع اور کرخت لعنتون سے مقابلہ کرنے کے لیے مستعد کر - کیونکہ وہ آگیا ہو - وہ بذات خاص اُس تاسف توبہ اور رنج کی تحریر کا جواب دینے کے لیے آیا ہی جو مین نے اُسکے پاس سمندر پار بھیجی تھی! -"

کسی شخص کے بیرون کی چاپ کی آواز سیڑھیون پر چڑھتے ہوئے معلوم ہوئی اور بدنصیب جولیا مرٹن اپنی جگہ سے اٹھکر اس نیت سے کھڑی ہوئی کہ گویا اُس شخص کے قدمون پر گرنے کے لیے تیار کھڑی ہی جو نمودار ہونے والا ہی مگر جون ہی اس آنے والے نے دروازہ کھولا اور جولیا مرٹن کو اُسکے چہرے کی پہلی جھلک نظر آئی اُسکے خیالات بدل گئے اور اُسکے دل سے اسوقت ایک بوجھ سا اُتر گیا جب اُسنے "جنرل اولیفنٹ" کا نام لیا:-

اجنبی "ہان جولیا مین ہی ہون - مین ہی تمھارے شوہر کرنیل مرٹن کا دلی دوست اور وفادار ہم پیشہ تھا۔"

جولیا- (نہایت تردد سے) "تو انھون نے تمکو میرے پاس بھیجا ہی ہے- کیا انھون نے تمکو اپنی معافی ظاہر کرنے کے لیے میرے پاس بھیجا ہی یا یہ کہنے کے لیے کہ وہ مجکو معاف نہین کر سکتے - کیون کیا بات ہی؟"

جنرل اولیفنٹ نے ایک سنجیدہ نگاہ بدنصیب عورت پر ڈالی اور گہری آواز سے کہا "جولیا تمھارے شوہر نے تمکو بستر موت پر معافی دی"

مسز مرٹن بیٹھ گئی اور منھ پر ہاتھ رکھکر چند ساعت تک اُسی حالت مین ساکت رہی جنرل اولیفنٹ اسکو ترس کی نگاہ سے جو غمگینی کی حد تک پہونچتی تھی دیکھتا رہا - اب جولیا نے آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ اپنے مُنھ سے ہٹائے اُسکا چہرہ بیشتر سے بھی زیادہ بھیانک اور مصیبت زدہ تھا - اُسنے دھیمی دردناک آواز سے کہا - "یہ تو بتاؤ کہ اُنکا کب انتقال ہوا - مجکو سب حالات بتا دو کچھ اُٹھا نہ رکھنا"

جنرل اولیفنٹ نے اپنی پر لگی ہوئی ٹوپی میز پر رکھ دی اور ایک چتائی پر بیٹھ کر وہ حال کہنے کی تیاری کی جو اُسکو ظاہر کرنا تھا-

جنرل اولیفنٹ "جولیا کیا تمکو اُس دن کے یاد دلانے کی ضرورت ہی جسکو پانچ برس کا عرصہ ہوا جب بہادر جان مرٹن تمھارے شوہر نے تمکو اسوقت گلے سے لگایا جب ہمارے گھوڑے کسے ہوئے دروازے پر کھڑے تھے اور وہ اس دلیر جرگہ کے سردار ہونے کے لیے میرے ساتھ جانے

والا تھا جنھوں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ برٹش بدنظمی کا ذلیل جوا اپنی گردن سے گرا دینگے اور صوبہ ورجینیا کو خود مختار کرا لینگے - (خوشی کے ساتھ) - اور نہ صرف ورجینیا کو بلکہ شمالی امریکا کے شمال و مغرب کی کل نوآبادیوں کو!"

جولیا مرٹن "اوہ! - مجکو وہ دن خوب یاد ہی جب تم اور میرا شوہر ساتھ ساتھ رخصت ہوئے تھے!" یہ کہکر جولیا مرٹن پچھلی باتین یاد کر کے ہاتھ ملنے لگی - بعد ازان اُسنے التجا اور اضطراب سے کہا - "مگر سنو جنرل اولیفنٹ چونکہ مین زندہ موجود ہون اور مجکو اپنی روح کو بچانا ہی لہذا مین تمسے سچ کہتی ہون کہ مین اسوقت تک بیگناہ تھی ہا - مین اپنے شوہر کو چاہتی تھی اور اُسپر دل وجان سے گرویدہ تھی تم تو ہمارے گاڑھے دوست تھے تم بھی سمجھ سکتے ہو کہ یہ بات تھی یا نہین پھر پیچھے سے جو کچھ واقع ہوا کیا اس سب الزام کی مین ہی سزاوار تھی - کیا وہ شخص جسکا نام مین مشکل سے لے سکتی ہون مگر اب لینا ضرور ہی یعنی لارڈ آرڈن اُسوقت ہمارے یہان اکثر نہ آتا تھا؟ کیا وہ ہمارے مکان مین بخوبی احتیاط اور اخفا سے نہ آتا تھا؟ - اور تمھارے اور میرے پیارے شوہر کے باغیون کی کمان کرنے کے لیے چلے جانے کے بعد کیا لارڈ آرڈن ویسی پوشیدگی سے نہین آتا رہا؟"

جنرل اولیفنٹ "ہان آتا تو ضرور رہا یہ انتظام کیا گیا تھا کہ لارڈ آرڈن تمھاری معرفت وہ مراسلات پائے جو مین اور تمھارے شوہر میدان جنگ سے بھیجتے تھے اور یہ کہ تمھاری ہی معرفت لارڈ آرڈن کا جواب ہمارے پاس پہونچے جولیا جب تمھارے شوہر کو یہ خبر پہونچی کہ تم آرڈن کے ساتھ بھاگ گیئن اور اُسکے ساتھ انگلینڈ کو چلی گیئن تو اُسنے صرف تمکو اور تمھارے آشنا ہی کو نہین لعنت ملامت کی بلکہ اپنے تئین بھی - ہان اُسنے دیوانہ وار اپنے تئین بھی بہت لعنت ملامت کی کہ اُسنے تمکو بے یار و مددگار ایک جانے بوجھے بچے کے مکر و فریب کے لیے چھوڑ دیا مگر تمھارے شریف شوہر کا دل خود مختاری کے شوق سے بھرا ہوا تھا اور وہ یہ یقین کرتا تھا کہ آرڈن بھی ورجینیا کے برٹش سلطنت سے علیحدہ کیے جانے کی اُمیدون اور خواہشون مین سچا ہی چونکہ

آرڈن کی بابت تمھارے شوہر کے خیالات ایسے بلند تھے لہذا اُسنے یہ ہرگز نہ گمان کیا ہوگا - کہ آرڈن نے ان معاملات سے مستفید ہوکر تمھاری بربادی کی فکر کی ہوگی "

جولیا "جنرل اولیفنٹ جب مین اُس زمانے کی باتون کو یاد کرتی ہون تو مجکو اپنے اوپر خود تعجب ہوتا ہی - مجکو حیرت ہوتی ہی - میرا دماغ پریشان ہوجاتا ہی اور کبھی ایسے سکتے کا سا عالم طاری ہوجاتا ہی کہ بعض وقت مین اپنے تئین اسقدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہون کہ مجکو خودکشی مناسب معلوم ہوتی ہی مگر تمکو نہین معلوم ہی کہ آرڈن نے مجکو میرے شوہر سے بے وفائی کرنے کے لیے کیسی عیاری کی مکر و فریب اور دغابازی کی باتین اور بے ایمانی کے ذریعے استعمال کیے اُسنے مجھسے یہ کہا کہ تمھارا شوہر ایک اور عورت سے لوٹ رکھتا ہی اور لڑائی کے خطردن اور مہم کی خستگیون مین ایک امریکن انڈین سردار کی دختر اُسکی تسکین و دلبستگی کا باعث ہی یہ چھوکری لاثانی حسن رکھتی ہی "

جنرل اولیفنٹ - (کبیدہ ہوکر) "جولیا یہ صریحی بہتان ہی تمھارے شوہر نے کبھی کسی سے تعلق نہین پیدا کیا"

جولیا "مجکو یہ بات ضرور معلوم ہوجاتی اور مین اُسکی غیر حاضری مین اسکی بیگناہی کی حمایت کرتی کیونکہ اُسکے خطوط سے بہت محبت ظاہر تھی مگر مجھپر افسون کا سا اثر تھا اور برے دباؤن نے اپنا کام پورے طور پر کیا - مین نے آرڈن کی بات کا یقین کیا اور اپنے شوہر کو بیوفا سمجھکر آرڈن کی باتون کو سُننا شروع کیا جو مجکو تسلی و تشفی دینے والا معلوم ہونے لگا - اوہ ! - یہ ایک خطرناک حالت ایک جوان بے یار و مددگار عورت کے واسطے تھی جنرل اولیفنٹ تمکو خوب معلوم ہی کہ آرڈن ہمیشہ اندھیرے وقت مین آتا تھا اور مجکو اُس سے خفیہ طور پر تنہا ملنے کی ضرورت تھی - غرض اپنے شوہر کو بیوفا سمجھکر اور ایسے شخص کی باتون مین آکر جسنے مجکو میرے وطن انگلستان پہونچا دینے کا اقرار کیا تھا جسکے دیکھنے کی مین خواہشمند تھی اور اُس سبز باغ سے جو اُسنے مجکو دکھایا خوش ہوکر اور بوجہ ناتجربہ کاری قوانین انگلستان

کے یہ سمجھکر کہ میرا نکاح جو مرٹن کے ساتھ ہوا ہی ایک آسان طریقے سے فسخ ہو جائیگا اور میں آرڈن کی بی بی ہو جاؤنگی میں نے اپنے تئیں اور جنییا کے گھر کو لندن کی خوشیوں شوکتوں اور تفریحوں سے سبدل کرنے کی تمنا کی - مگر جنرل اولیفنٹ یقیناً تم میرے منھ سے میرے برتاؤ کا اقرار سننے کے لیے نہیں آئے ہو؟ تم تو اسواسطے آئے تھے کہ مجھسے میرے شوہر کی وفات کا حال بیان کرتے جسکی نسبت مجکو اب بھی معلوم ہوتا ہی کہ میں نے اسکے ساتھ محبت کرنا ترک نہیں کیا گو دھوکا وہی سبب مجھسے ایک سخت خطا سرزد ہوئی جسکی تلافی اب ناممکن ہوا

جنرل اولیفنٹ - جولیا سنو اور مجکو چند حالات بیان کرنے دو کیونکہ شاید تمکو تمام بدذاتی معلوم نہیں ہی جو لارڈ آرڈن نے کی تمکو معلوم ہی کہ سنہ ۱۷۶۳ع میں کل صوبہ ورجینیا بذریعۂ فرمان شاہی لارڈ آرڈن کو دیدیا گیا تھا مگر اس سے مدتے بسے ہوئے لوگوں اور کاشتکاروں کو ایسی سخت ناراضی ہوئی کہ جب لارڈ آرڈن اپنی جاگیر پر قبضہ کرنے کے لیے گیا تو اُسنے باشندوں کو آمادۂ بغاوت پایا - تمکو یہ بھی معلوم ہی کہ لارڈ آرڈن نے یہ معلوم کرکے کہ تمھارے شوہر کا اور میرا کاشتکاروں پر بہت دباؤ ہی ہمسے خفیہ پیام وسلام پیدا کیا مگر چونکہ وہ بوجہ ہونے شاہی کمشنر کے ہمارے پاس علانیہ نہ آسکتا تھا نہ ہمکو اپنے مکان پر بلا سکتا تھا لہذا وہ بھیس بدلکر نہایت احتیاط کے ساتھ ہمارے مکان پر آتا - جولیا کیا تمکو یاد نہیں ہی کہ وہ کیسے شد و مد سے کہا کرتا تھا کہ وہ اپنے صوبہ کی خود مختاری چاہتا ہی ؟ - کیا تمکو یہ یاد نہیں ہی کہ وہ یہ کہا کرتا تھا کہ اگر بغاوت میں کامیابی ہوئی اور بادشاہ کی افواج نے شکست کھائی تو وہ پہلا شخص ہوگا جو ورجینیا کی حکومت جمہوری کا اعلان کریگا اور فرمان شاہی سے دست بردار ہوکر زیادہ معزز عہدہ اول پریسیڈنٹ خود مختار ورجینیا کا اختیار کریگا ؟ - یہ سب بیانات تمنے میری ملاقاتوں میں جنکے لیے وہ تمھارے مکان پر آیا کرتا تھا اُسکی زبان سے سنے ہونگے - پس کیا تم تعجب کروگی اگر تمھارے بہادر شوہر نے اور میں نے یقین کیا کہ اس شخص کے دل میں جوش آزادی اور اشتیاق خود مختاری کی شدت

پاک و صاف موجود ہی کہ وہ اپنے عالی خاندان رئیسانہ خطاب سے دست بردار ہونے پر آمادہ ہی اور ایک حکومت جمہوری مین سادہ شہری بننا چاہتا ہی جسکے قائم کرنے مین وہ امداد دینے والا ہی؟"

جولیا - (کسی قدر تعجب سے) "پھر کیا وہ ان بیانات مین بھی سچا نکلا؟ - کیا وہ اپنی پالسی مین بھی ایسا ہی مکار تھا جیسا مجھسے زیادہ اعتبار کرنے والی عورت کے ننگ و ناموس برباد کرنے مین؟ - کیا اسنے اپنا خزانہ تمکو اور میرے شوہر کو بغاوت کی تکمیل اور باغی فوج کے لیے رنگروٹ بھرتی کرنے کی غرض سے نہین دیا جسکے تم کمان افسر تھے؟"

جنرل اولیفنٹ - "جولیا تمھارے سوالات کے جواب دینے کے لیے مجکو انھین حالات بیان کرنے کی ضرورت ہی جنکی طرف مین نے بیشتر اشارہ کیا اور جنسے اب تک واقفیت نہین ہی - آرڈن کے دل مین بالکل اصلی صداقت - سچی محبت خود مختاری اور سچی جمہوری کیفیت نہ تھی اسکے دل مین ہوس ہی ہوس تھی - اسکا مطلب یہ تھا کہ بغاوت سے فائدہ اٹھائے اگر اسمین کامیابی ہو لیکن اگر بادشاہ کی فوج غالب آئے تو اس سے بالکل انکار کرے - اسکو ناجائز کہے - بلکہ اسکے فرد کرنے کی کوشش کرے بصورت کامیابی وہ ریسیڈنٹ جدید قائم شدہ ریپلک (حکومت جمہوری) - کا ہو جاتا اور جون ہی اسکو عنان حکومت حاصل ہو جاتی اسکا ارادہ تھا کہ وہ اپنے تیئن بادشاہ قرار دیتا اور سلطنت شخصی قائم کرتا اور امریکا کی نو آبادیون کی ایک سلطنت بناتا اور خود بانی ایک خاندان فرمانروایان ممالک آنردے بجراد قیانوس کا ہوتا اسکے یہ خیالات تھے جنکی شہادت قطعی مجکو ملگئی ہی - مگر تم جانتی ہو کہ بوجہ دغابازی امریکن انڈین قومون کے جنھون نے پہلے باغیون کی فوج سے ساز کیا تھا ہمکو سوکھے ہاتھ کی جھیل کے کنارے شکست ہوئی اور تب لارڈ آرڈن نے یہ سمجھکر کہ بغاوت ضرور فرو ہو جائیگی دل و جان سے بادشاہ کی طرفداری شروع کی اور بادشاہ کے سپاہیون کی ہمت بڑھانے کے لیے اپنا خزانہ کھولدیا

اور انہیں ایسی نظر بازی کی جیسی تھوڑے عرصے قبل ہم پر کی تھی اور اسطرح ہر ایک دغابازی کا کام کر کے وہ تمکو ساتھ لیکر انگلستان کو چلدیا - کہو جو لیا اس شخص کی بدذاتی اور مکاری کی نسبت اب تم کیا خیال کرتی ہو؟"

مسز مرٹن اپنی جگہ سے اُٹھی - اب اُسکی آنکھیں پتھرائی ہوئی نہ تھیں بلکہ دہکتے ہوئے کوئلہ کی طرح جل رہی تھیں اُسنے کہا "جنرل اولیفنٹ تم انگلستان مین ہو بس مین خیال کرتی ہون کہ تم اُس دغاباز کمینے سے ہولناک انتقام لینے کے لیے آئے ہو ارادہ! - اگر بدلہ لینے سے پہلے مجکو نقصان تھا تو اب اُن نقصانون کا خیال بدرجہا بڑھ گیا ہی اُس بدذات نے مجکو چھوڑ دیا ہی اور مجکو اپنے محل سے نکالدیا ہی گویا مین نہایت مبتذل فقیرنی تھی بجائے اسکے کہ وہ مجھسے الفت و محبت کرتا - مین بالکل مفلس قلاش ہوگئی ہون اُسی نے مجکو اس حالت مین کردیا ہی جسمین اب تم مجکو دیکھتے ہو"

یہ کہکر اسنے اپنے ناچیز کمرے کے چارون طرف اپنی بات پر زور دینے کے لیے دیکھا "بس کیا تم خیال کرتے ہو کہ مجکو بدلہ لینے کی تمنا نہین ہی؟ ابھی جب مالکہ مکان نے مجکو اطلاع کی کہ دربار کا ایک شہسوار میرے پاس آیا ہی تو میرے دل مین یہ اُمید پیدا ہوئی کہ وہ آرڈن ہوگا اور اُسنے اپنے فعل پر تاسف کیا ہوگا اور تلافی مافات کے واسطے آیا ہوگا - پھر جب مجکو معلوم ہوا کہ یہ آنیوالا آرڈن کی بہ نسبت زیادہ مسن ہی تو خیال ہوا کہ وہ میرا شوہر ہوگا پس جنرل اولیفنٹ تم خیال کرسکتے ہو کہ تمکو دیکھکر مجکو کیسی حیرت ہوئی اب یہ بتاؤ کہ تم انگلستان مین کیون آئے ہو کیا لارڈ آرڈن سے بدلہ لینا ہی؟"

جنرل اولیفنٹ "مین اس ملک مین کئی وجوہ سے آیا ہون اول یہ کہ مجکو تمھین وہ پاک پیام پہونچانا ہی جو میرے جیتے دوست اور تمہ سیف جان مرٹن نے بستر موت پر مجھسے پہونچانے کو کہا تھا - مین یہان اسواسطے بھی آیا ہون کہ لارڈ آرڈن کو اُسکی بدذاتی کی سزا دون جو اُسنے میرے ساتھ کی اور پھر اُس دغابازی کی جو اُسنے میرے متوفی دوست کے ساتھ تمھارے

خراب کرنے کے ذریعہ سے کی - میری غرض یہاں آنے سے یہ بھی ہی کہ مین کوئی جدید وجہ معیشت اختیار کرون اور اُسکے ذریعہ سے بہ تبدیل نام ممتاز اور صاحب ثروت ہو جاؤن "

جولیا " تو کیا وہ بڑے کام جو تمنے بحر اطلینٹک کے اس جانب ملکون مین کیے ہین تمھاری شہرت کے لیے کافی نہین ہین ؟ "

جنرل او لیفنٹ - معلوم ہوتا ہی کہ تمکو یاد نہین ہی یا تمنے نہین سُنا ہی کہ ورجینیا کی بغاوت کے بعد ایک قسم کی معافی اُن سب باغیون کو عطا ہو گئی تھی جو اسمین شریک تھے اور اُسی ذریعہ سے تمھارا شوہر اپنے مکان کو لوٹا تھا جہان سے تم غائب تھین ایک شخص کا نام اُس معافی نامے مین شامل نہ تھا اور وہ میرا نام تھا مین چونکہ تمام باغی فوجون کا سرغنہ تھا لہذا میرا جرم نا قابل معافی تصور کیا گیا - میرے سر کے واسطے انعام مشتہر ہوا اور مین نے اپنے تعاقب کرنے والون سے بچنے مین جو جو صدمے اُٹھائے اور تکلیفین برداشت کین اُنکو سُننے سے کوئی یقین نہ کریگا - مہینون تک بلیک ریڈ انڈین جو طرفداران شاہی کے وظیفہ خوار تھے میری تلاش مین رہے مگر مین اُن سب سے بچ گیا اور دوسرے حصۂ ملک کو بھاگ گیا جہان مین مہینون تک رہا بالآخر مین بھیس بدلکر ورجینیا کو لوٹا اور اپنے دوست مرٹن کے مکان کو میلا مین اُسوقت پہونچا جب وہ حالت نزع مین تھا مگر اُسنے آخری وصیتین مجکو کین - پس جولیا تم سمجھ سکتی ہو کہ مین جان پر کھیل کر انگلستان کو آیا ہون کیونکہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بیبناک او لیفنٹ سردار باغیان ورجینیا نے کپتان ولڈر کا نام اختیار کیا ہی تو ٹاور یعنے محبس شاہی کے دروازے مجکو اپنے اندر قبول کرنے کے لیے کھل جائینگے سولی کھڑی کیجائیگی اور جلاد شاہ چارلس کی نفرت ظاہر کرنے کے لیے میرا سر تن سے جدا کر دیگا - پس جولیا مین بذات خاص یا بغیر واسطہ مکار آرڈن سے کوئی بدلہ نہین لے سکتا - تمکو بدلہ لینا چاہیے اور اُسکے ذریعے تمکو ہم ہو بخا دیے جائینگے ! "

جولیا مرٹن "او ہو یہ تو میری خوشخبری کی بات ہے اس بدلہ لینے سے جواب ایک مقدس فرض ہو گیا ہے مجکو یہ بھی معلوم ہو گا کہ مین نے اپنے ضرر رسیدہ شوہر کی روح کو کچھ تسکین پہونچائی (مجنونانہ اضطراب سے) مگر وہ ذریعہ تو بتاؤ جس سے یہ کام ہو گا؟"

جنرل اولیفنٹ "پہلے مجکو وہ سب باتین بتا دینے دو جنکے پہونچا دینے کی متوفی جان مرٹن نے مجھسے التجا و سنجیدگی سے درخواست کی تھی" یہ کہکر اُسنے چھوٹی تصویر اور خطوط جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا نکالے "لو یہ تمھارے شوہر کی تصویر ہے جو اُسوقت اُتاری گئی تھی جب اُسکو تم سے عشق ہوا تھا اور ہنوز اُسکا نکاح تمھارے ساتھ نہوا تھا"

جولیا - (ہاتھ ملکر) "افسوس! - یہ ابہ عشق جسکو کسی وقت مین اُسنے نعمت سمجھا تھا زحمت سے مبدل ہو گیا ہو گا! - مگر (دوسرے لہجہ اور غمگین نگاہ سے) - بدلہ ضرور لیا جائیگا!"

جنرل اولیفنٹ "ہان تو یہ تصویر تمھارے متوفی شوہر کی اسوقت کی ہے جب اُسنے تمکو بستر موت پر معافی دی اُسنے وصیت کی کہ یہ تصویر تمھارے پاس پہونچا دیجاسے تاکہ جب تم اسکو دیکھو اُس سے تمکو وہ شخص یاد آئے جو تمپر شیدا تھا اور جسکو تمنے کھویا اور یہ امر تمکو آیندہ راہ نیک اختیار کرنیکی طرف مائل کرے"

جولیا - (تلخ کامی سے) "اوہ! - ایسی تحریک کی کوئی ضرورت نہین ہے!" کیونکہ جیسا میرا دل اندر مرجھا گیا ہے ویسا ہی باہر میرے حسن پر خزان آگئی ہے اور مجھ سی بدنصیب عورت کو سوا اسکے کچھ چارہ نہین ہے کہ خوشی محبت اور حرص کو خیرباد کہون اگر دوسری طرف میلان بھی ہو - اچھا مین یہ تصویر تمھارے ہاتھ سے قبول کرتی ہون اور صاحب تصویر کی قسم کھاتی ہون جو کسی زمانے مین میری نظر دن مین بہت پیارا تھا کہ تلافی مافات کرونگی جہانتک کہ اُس انتقام کے ذریعہ سے ہو سکے جو مین اپنے بہکانے والے اور عصمت و عفت کی راہ گم کرنے والے سے لونگی! - میرے

متوفی شوہر کی نسبت تمکو اور کیا کہنا ہی؟"

جنرل اولیفنٹ "اب مجکو بہت کم کہنا ہی - وہ غریبی اور شکستہ حالی مین فوت ہوا پچھلے چند سال مین اُسکی قوتون نے بالکل جواب دیدیا تھا اُسکی کاشت اُسکے قرضخواہون کے پاس رہن ہوگئی تھی اور اُسکو تمھارے واسطے معافی اور تصویر دعا کے سوا اور کچھ چھوڑنے کو نہ تھا"

جولیا - (آنسو بھر کر) "یہ اُس سے زیادہ ہی جسکی مین لائق تھی"

جنرل اولیفنٹ "خوش قسمتی سے مجکو اسکا موقع حاصل ہی کہ اپنے متوفی دوست کی تو بہ گزیدہ بیوہ کی مدد کر سکون جولیا لو یہ اشرفیان ہین" یہ کہکر اُسنے اپنی جیب میز پر جھاڑدی "مین تمھاری آیندہ کی بہبودیون کی فکر رکھونگا - مین اپنی آمدنی سے جہانتک ممکن ہوگا تمھاری امداد کرونگا جسکو مین گزشتہ برسون مین بطور بہن کے عزیز رکھتا تھا اسواسطے کہ تمھارے شوہر کو مین اپنا بھائی سمجھتا تھا اب یہ خطوط لو یہ لارڈ آرڈن کے لکھے ہوئے ہین - یہ وہ خفیہ ہدایتین ہین جو اُسنے تمھاری وساطت سے وقتاً فوقتاً میرے پاس بھیجی تھین جب مین ورجینیا کے باغیون کا کمان افسر تھا گو اُنپر اُسکے دستخط نہین ہین تاہم وہ اُنکے لکھنے سے انکار نہ کریگا - علاوہ اسکے بہت سے اشارے جو اُنمین اُسکی ذات خاص کے متعلق واقعات اور حالات کی بابت ہین اور نیز طرح طرح کی اندرونی شہادتون سے وہ بے شبہہ اُنکے تحریر کرنے سے اقرار کریگا پس یہ خطوط لو اور دلیری سے بادشاہ کے پاس جاؤ اور اُنکو بادشاہ کو ملاحظہ کراؤ"

جولیا "مگر جنرل اولیفنٹ کیا تمنے اس بات پر خوب غور کرلیا ہی کہ شاید تم خود اسطرح علانیہ لندن مین پھرنے کی وجہ سے پکڑے جاؤ؟ ممکن ہے کہ لارڈ آرڈن تمکو ٹوٹے اور تمکو پہچانے اور"

جنرل اولیفنٹ - (بات کاٹکر) "تم یقین مانو کہ ان خطوط کے بادشاہ کے ہاتھ مین پہونچنے سے ایک گھنٹے کے اندر آرڈن گرفتار ہوجائیگا اور ٹاور (محبس شاہی) مین بھیجدیا جائیگا بادشاہ جارس اُسکے

مقدمہ کی بہت جلد تحقیقات کریگا اور اُسکو جلد پھانسی دیدیگا پس وہی شخص جومجکو غالبًا راستہ مین ملے اور بچانے میرے راستے سے علٰحدہ ہوجائیگا مجکو خوب معلوم ہی کہ اسطرح اپنے وطن انگلستان کو پھرانے مین مین نے بہت سے خطرے انگیز کیے ہین مگر مین خطرات کا عادی ہورہا ہون اور مجکو انکی بہت کم پرواہی علاوہ برین میرے پاس ایک طلسم ہی جو مجکو ہر آفت سے بچالیگا اگرچہ یہ معلوم بھی ہوجائے کہ مین اولیفنٹ باغی ہون "

جولیا۔ "امریکا مین یہ مشہور تھا کہ تمھاری زندگی جادو کی ہی اور مجکو چند نہایت ہولناک خطرون سے واقفیت ہی جیسے تم بیداغ بچ آئے۔ تمنے بہت سی مہمون مین جانبازی سے جرأت کی اور اُنکو حیرت انگیزی سے انجام کو پہونچایا "

جنرل اولیفنٹ "جادو کی زندگی کی بابت مین شیخی نہین مارسکتا کہ مین ابلیس کی طرح ایسا شخص ہون جسکو چوٹ نہین پہونچ سکتی اور ہرکیولیس کی طرح مجپر کوئی غلبہ نہین حاصل کرسکتا اور بہت پرستون کے دیوتاؤن کی طرح جو شکل انسانی رکھتے ہین لافانی ہون مگر اسمین بھی کوئی شک نہین کہ مین اکثر مرتبہ بال بال بچا ہون اور بیشتر خطرون سے اسطرح محفوظ رہا ہون کہ میری محفوظی کرامات کی حد تک پہونچگئی ہی رہا طلسم حفاظت جسکا مین نے ابھی ابھی ذکر کیا صرف یہ ہی کہ مجکو بڑے آدمیون کے چند رموز معلوم ہین جنکا فشا کرنا وہ غالبًا پسند نہ کرینگے بہرحال تم مجکو میری حالت پر چھوڑو اور بیخوفی سے بے تامل اُس صلاح پر عمل کرو جو مین نے دی ہی تم دربار کے لائق کپڑے بنالو اور بادشاہ کے حضور مین حاضر ہو "

مسز مرٹن "اگر مجکو بادشاہ کے حضور مین باریابی ہوگی تو کل دوپہر سے قبل یہ نوشتے بادشاہ کے ہاتھ مین ہونگے تم مطمئن رہنا کہ تمھارے انگلستان مین آنے کا حال مین بالکل پوشیدہ رکھونگی میرے دل کا جلاد کے گرم موچنے سے نکالا جانا بہتر ہوگا۔ بنسبت اسکے

کہ مین ایسی کوئی بات ظاہر کرون جس سے تمکو نقصان پہونچے اس کلمہ سے اسقدر شکرگزاری ظاہر تھی جسقدر ظاہر کرنا میرے اختیار مین ہی مگر یہ دسوان حصہ بھی اُس مقدار کا نہین ہی جو میرے دل مین تمھاری اسوقت کی فیاضی اور سلوک کے برتاؤ کے سبب سے جوشزن ہی"

اب جنرل اولیفنٹ رخصت ہونے کے لیے اُٹھا اور مالکہ مکان جو باہر کان لگائے کھڑی تھی نہایت آہستگی سے سیڑھیون سے اُتر گئی مالکہ مکان اس وجہ سے کان لگائے تھی کہ اُسکو ایسے عمدہ شہسوار کے ایسی مصیبت زدہ اور بے یار و مددگار عورت کے پاس آنے سے جو اُسکے مکان مین مقیم تھی تعجب ہوا تھا جسکی معاش اب اسوقت سے زیور اور کپڑون کے بیچنے پر رہ گئی تھی جو اُسکے پاس لارڈ آرڈن کی مدخولیت کے زمانے کے تھے مگر اُسنے پوری گفتگو نہ سُنی تھی بلکہ زیادہ حصہ اُسکے کان تک نہ پہونچا تھا چند اکھڑے ہوئے جملے ٹوٹے پھوٹے طور پر اُسکے کان مین پہونچے تھے مگر جو کچھ مطلب اُسنے سمجھا تھا وہ آیندہ باب مین ظاہر ہوگا۔

باب ۱۲

کرنل کا فیصلہ

یاد ہوگا کہ جب کپتان ولڈر یعنی جنرل اولیفنٹ (جیسا کہ اب ناظرین کو معلوم ہوگیا ہی کہ ولڈر دراصل اولیفنٹ تھا)۔ بلینڈنگ ہارٹ یارڈ مین پہونچا تو اُسنے اپنے چھوکرے کو رخصت کر دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ ہوٹل کو واپس جائے۔ ہمفری گلنٹن اس حکم کی بجا آوری کے لیے زیادہ مستعد ہوگیا تاکہ کرنیل گریہم کو اس امر کی اطلاع دے کہ اُسکا نیا آقا اس مقبذل محلہ مین گیا ہی مگر چھوکرے کو کسی قدر تاسف تھا کہ وہ ایسے شخص کی جاسوسی کر رہا ہی جو نہایت صاف باطن اور نیک دل ہی جیسا کہ اُسکو راستہ کی گفتگو

سے جب وہ دونون ساتھ جا رہے تھے ثابت ہوا تھا - تاہم چونکہ ہمفری کلنٹن کرنل گریہم سے زیادہ اُنس رکھتا تھا اسلیے اُسنے ان شکوک کے جو اُسکے دل مین پیدا ہوتے تھے دبانے اور نیز یہ نامعقول کام کرنے کا ارادہ کیا جو کرنل گریہم نے اُسکے سپرد کیا تھا چنانچہ سراے انجل کو واپس جاکر وہ کرنل کے پاس گیا اور اطلاع کی کہ مین نے ولڈیر کو فلان جگہ چھوڑا ہے"

گریہم کو بڑا تعجب ہوا کہ اُسکا شناسا ایسے کمینے محلے مین گیا مگر کپتان ولڈیر کی بابت ہر بات کو کم و بیش اہم سمجھ کر اُسنے ارادہ کیا کہ حتی الامکان اُس کام کا پتہ لگاویگا جسکے واسطے وہ وہان گیا ہے کرنل انتظار کرتا رہا یہانتک کہ اُسنے ولڈیر کو سراے انجل کی طرف آتے ہوئے دیکھا اور بلا کسی توقف کے وہ اسطرف چل کھڑا ہوا جسطرف سے ولڈیر آیا تھا -

بلیڈنگ ہارٹ یارڈ مین پہونچکر اُسکو دریافت کرنے سے یہ معلوم کرنے مین کچھ دقت نہین ہوئی کہ فلان حلیہ کا خوش پوشاک شہسوار دو تین گھنٹے ہوئے کس مکان مین آیا تھا اور وہ مکان معلوم کرکے گریہم وہان گیا بڈھی مالکہ مکان نے دروازہ کھولا اور گریہم نے اپنی نظرون سے تاڑ لیا کہ وہ ایسی عورت نہین معلوم ہوتی ہے جو ناجائز انتفاع نہ لے چنانچہ اُسنے ایک اشرفی اُس عورت کے ہاتھ مین رکھی اور اُس سے کہا کہ مین تجھسے خاص باتین خفیہ طور سے دریافت کرنا چاہتا ہون - مالکہ مکان نے یہ خیال کرکے کہ اُسکی تھیلی کی اشرفی سے بھینٹ ہوئی تھی کرنیل کو کمرے مین بلایا جسکی حالت ایسی ناپسندیدہ اور جسکی ہوا ایسی خوشگوار نہ تھی کہ نازک دماغ گریہم دہلیز تک پہنچتے وقت ناک بھون نہ سکوڑتا مگر اُسنے جہان تک ہوسکا اپنی نفرت کو دبایا تاکہ عورت ناراض ہوجانے سے اُسکی غرض فوت نہو جاے - اور جب وہ دونون تنہا ہوئے تو اُسنے کہا "مین نے تمکو ایک اشرفی بطور بیعانہ اپنی فیاضی کے دی تھی - اب مین تمکو دوسری اشرفی دونگا اگر تم اُن سوالات کا جو مین پوچھنے والا ہون

صحیح صحیح جواب دو جو میرے کارآمد ہو"
مالکہ مکان "جناب آپ اطمینان رکھیے مین ضرور ایسا ہی کرونگی تاکہ آپکی فیاضی سے مستفید ہونے کے لائق ہون"
گریہم "اول یہ کہ کیا آج تمھارے مکان مین ایک بلند بالا خوبصورت شخص کچھ کسی قدر سانولا ہو گیا ہو لباس فاخرہ پہنے ہوئے آیا تھا کیون یہی بات ہو کہ نہین؟"
عورت "ہان جناب یہ درست ہی - مگر مین خیال کرتی ہون کہ اسمین کچھ حرج نہین ہی کیونکہ وہ جنٹلمین مجھسے ملاقات کے لیے نہین آیا"
کرنل گریہم "تمھاری بابت کسی بات مین حرج نہین اگر تم سچ بولو - وہ شخص کسکی ملاقات کو آیا تھا؟"
عورت "وہ ایک غریب عورت کی ملاقات کو آیا تھا جو میرے مکان مین رہتی ہی"
کرنیل گریہم "اسکا کیا نام ہی؟"
مالکہ مکان "مسز مرٹن"
کرنیل گریہم نے جو اس بات سے خوب واقف تھا کہ وجنیا کی بغاوت کا ایک سردار پچھلے چند سال تک اس نام سے مشہور تھا کہا "اوہ!" اور اُسکے ذہن مین یہ بات آئی کہ وہ شخص جسکی وہ فکر مین ہی ضرور باغیون سے کچھ تعلق رکھتا ہو "یا تو بتاؤ کہ مسز مرٹن تمھارے ساتھ کتنے عرصے سے رہتی ہی؟"
مالکہ مکان "تخمیناً دو برس سے - اس سے پہلے وہ یہان سے تھوڑی دور ہاٹن گارڈن مین رہتی تھی - مگر چونکہ اُسکے چند طریقے مجنونانہ ہین لہذا اُس محکمے کے نوکرون نے اسکو پسند نہ کیا اسی وجہ سے وہ میرے مکان مین اُٹھ آئی"
کرنل گریہم "مجنونانہ طریقہ سے مین کیا مطلب سمجھون؟"
مالکہ مکان "اوہ! - ابھی غریب مصیبت کی ماری کا دل ٹھیک

نہین معلوم ہوتا بعض وقت وہ تمام رات اِدھر اُدھر پھرتی ہی اور اپنے آپ نہایت جوش و خروش سے باتین کرتی ہی اور کسی سے بدلا لینے کو کہتی ہی جسکا نام نہین لیتی - یا کسی شخص کو پکارتی ہی - (جسکی نسبت مین خیال کرتی ہون کہ اُسکا شوہر ہی -) - کہ اسکو معافی دے "

کرنل گریہم "تو وہ خوشحال نہین ہی جو ایسے متبذل محلے مین رہتی ہی"

عورت "خوشحال ! - نہین ! - جب وہ ابتدا ً - میرے مکان مین آئی تھی تو اسکے پاس چند زیورات تھے اور فی الجملہ حیثیت کے کپڑے تھے رفتہ رفتہ اُسنے سب چیزین جدا کر ڈالین یہان تک کہ بالآخر وہ نہایت عسیر الحال ہو گئی اُسکے ابتداءً آنے کے وقت جو کچھ حال مجکو معلوم ہوا تھا اس سے مین سمجھتی تھی کہ اُسکے پاس ہاٹن گارڈن کے مکان مین مقیم ہونے کے وقت عمدہ عمدہ چیزین تھین مگر وہان بھی اسی ذریعہ سے یعنی اسباب بیچ بیچ کر بسر اوقات کرتی رہی "

کرنیل گریہم - (استفسار کے طور پر) "اوہ - یہی مسز مرٹن تھی جسکی ملاقات کو وہ جنٹلمین آیا تھا ؟ "

عورت "ہان "

کرنیل گریہم "اب مجھسے سچ سچ بتادو کہ تم اُس شخص کی ملاقات کی غرض سے واقف ہو یا نہین ؟ "

یہ کہکر کرنیل نے اُس عورت کو ٹٹولنے کے طور پر دیکھا - پھر یہ دیکھکر کہ اُسکی نظرون سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس بارے مین بالکل ناواقف نہین ہی اُسنے جلدی سے کہا "مین دیکھتا ہون کہ تم وہ باتین بتا سکتی ہو جو مجکو دریافت کرنا منظور ہین - پس اب جلدی کرو تاکہ تمکو دوسری اشرفی ملے "

عورت "بہت اچھا مین آپ سے سچ سچ کہتی ہون - اصل یہ ہی کہ مجکو اُنکی باتون کے دریافت کرنے کا کسی قدر اشتیاق تھا اسی واسطے ——— مگر مین خیال کرتی ہون کہ اسمین کچھ ہرج نہین ہی ؟ "

کرنیل گریہم "اگر تم یہ سچ سچ بتا دو تو کچھ بھی ہرج نہین ہی - معلوم
ہوتا ہی کہ تمنے اُنکی کچھ باتین سن لی ہین ؟"

عورت نے باظہار اقرار سر کو جنبش دی -

گریہم "مین یہ تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا بھلا یہ تو بتاؤ کہ تمنے کیا سنا ؟"

عورت "مین بہت باتین نہین سننے پائی کیونکہ دونون شخصون
مین آہستہ آہستہ گفتگو ہوتی تھی - البتہ کبھی کبھی مسز مرٹن بہت جوش سے
بولتی تھی اُسوقت کچھ الفاظ میرے کان تک پہنچ جاتے تھے - معلوم ہوتا
ہی کہ اُسکے شوہر نے حال مین کسی غیر ملک مین انتقال کیا ہی اور اسنے اسی
جنرل اولیفنٹ سے کہا کہ"

کرنل گریہم - (تعجب کرکے) جنرل اولیفنٹ ؟ - اچھا کہو کہو ! - اُسنے
اسی جنرل اولیفنٹ سے کیا کرنیکو کہا ؟"

عورت "اُسنے جنرل اولیفنٹ سے یہ کہا کہ ایک تصویر اُسکی
زوجہ کے پاس پہونچا دے اور اُسکو اُسکے شوہر کے معافی کی اطلاع دے
بعد ازان کچھ گفتگو چند اہم کاغذات اور خطوط کی نسبت اور لارڈ آرڈلن اور
بادشاہ کا نام معرض بیان مین آیا اور مین خیال کرتی ہون کہ مین ٹھیک
نہین کہ سکتی کہ خود مسز مرٹن کا ارادہ بادشاہ کے حضور مین حاضر ہونیکا تھا
اسکے بعد کچھ کاغذات مذکورہ کی بابت بات چیت ہوئی تھی - بعد ازان جنرل اولیفنٹ
نے مسز مرٹن کو کچھ اشرفیان دین - مجھکو اُنکی میز پر کھنکھنانے کی آواز اُسوقت
معلوم ہوئی - جب وہ چلا گیا مسز مرٹن نے کچھ بقایا کرایہ مکان کا ادا کیا اور
اور باہر چلی گئی - مین خیال کرتی ہون کہ کچھ چیزین خریدنے گئی ہی اور اب
تک واپس نہین آئی تھی !"

کرنل گریہم - (اشتیاق سے) "کیا تمنے اسی قدر سُنا ؟ - ذرا
سوچ لو اور غور کر لو ! - کیا تمنے اور کچھ نہین سُنا ؟ - کچھ جلدی نہین ہی -
اچھی طرح یاد کر لو مجھکو ان باتون کے معلوم کرنے کی بہت سخت ضرورت ہی"

عورت - (چند منٹ تک غور کرکے) "یہ نہین جناب مین یقین

کرتی ہون کہ مین نے اس سے زیادہ نہین سُنا"

کرنل گرہیم "اچھا لو یہ دوسری اشرفی ہے جسکے دینے کا مین نے وعدہ کیا تھا مگر یاد ہے کہ اپنی اور میری ملاقات اور اس گفتگو کا جو میرے اور تمھارے درمیان مین آئی ذرا بھی ذکر مسز مرٹن سے نہ کرنا ہے اگر تم اپنی ہی مصلحت پر عمل کرو تو تمکو کچھ نقصان نہ پہونچیگا مگر خبردار اپنی زبان کو اس ملاقات کا حال بیان کرنے کے لیے ہرگز نہ کھلنے دینا نہ اسکا ذکر کسی سے کرنا کہ تمنے جنرل اولیفنٹ اور مسز مرٹن کی گفتگو سُنی ہے"

عورت نے کرنل کی ہدایت کی پورے طور پر تعمیل کرنے کا وعدہ کیا اور کرنل دوسری اشرفی دیکر اُس مکان سے رخصت ہوا - اب اُسنے اپنے دل مین مصمم ارادہ کر لیا کہ کیا کرنا چاہیے - جنرل اولیفنٹ کے بہرکیوا سطے بہت بڑا انعام مشتہر تھا - چاہے وہ کسی حصہ ممالک محروسۂ انگلستان مین پایا جاتا خاص انگلستان مین یا دیگر ممالک مین - یہ رقم تو کرنیل گرہیم کے بڑے کام کی تھی جو بے زر ہو رہا تھا - علاوہ برین لارڈ آرڈن نے اُسکو پوری کرنیلی مع اعزاز نائٹ کے دلانے کا وعدہ کیا تھا اگر وہ یہ پتا لگا دے کہ وہ شخص کون تھا جو سوانگ مین جادوگر بنا تھا - یہ تمام فوائد اس نفع پر بہت ترجیح رکھتے تھے جو اُسکو جنرل اولیفنٹ کی دوستی سے حاصل ہوتا - پس کرنل گرہیم نے بغیر زیادہ غور کے مصمم ارادہ کر لیا کہ اپنے نئے شناسا کو پھنسا کر ترقی حاصل کریگا -

بجائے سرائے انجل کو واپس جانے کے وہ بلا توقف لارڈ آرڈن کے مکان واقع محلہ سینٹ جیمس اسکوائر کو چلا لارڈ آرڈن اُسوقت مکان مین موجود تھا کرنیل گرہیم ایک سجے ہوئے کمرے مین اُسکے پاس پہونچایا گیا جہان لارڈ مذکور کھانے کے بعد میوے اور شراب نقل کر رہا تھا جیسے ہی کرنل گرہیم آسکے سامنے پیش کیا گیا اُس پیر نے عیاش نے اُسکے چہرے سے فوراً تاڑ لیا کہ وہ کچھ ضروری بات کہنے کے لیے آیا ہے اور اُسنے بہت آؤبھگت سے لیا -

کرنل گریہم۔ (کرسی پر بیٹھ کر اور خوشرنگ شراب کا جام جو دیا گیا تھا لیکر) "حضور مین آپکے پاس اُس وعدہ کو پورا کرانے کے لیے آیا ہون جو آپ نے پچھلی رات کو ڈچز آف پورٹس موتھ کے کمرے واقع وائٹ ہال مین مجھسے کیا تھا۔"

لارڈ آرڈن۔ (نہایت اشتیاق اور خواہشمندی سے) "اوہو! تو تم اُس تفتیش مین کامیاب ہوئے جسکے لیے مین نے تمکو ہدایت کی تھی؟"

کرنل گریہم "جی ہان۔ مجکو معلوم ہو گیا ہے کہ وہ شخص کون تھا جو جاسوس بنا پھرتا تھا۔"

لارڈ آرڈن۔ (نہایت تشویش و پیچ سے) "کون تھا؟ اسکا نام تو بتلاؤ؟"

کرنیل گریہم "وہ جنرل اڈ لیفنٹ صوبہ ورجینیا کا باغی تھا"

لارڈ آرڈن "(متحیر اور خائف ہوکر) "این! اڈلیفنٹ! اور انگلستان مین! (اپنے آپ مکرر آواز سے) مجکو تو اُسکا وہم و گمان بھی نہ تھا بلکہ مین نے خیال کیا تھا کہ شاید وہ مرٹن ہو۔"

کرنل گریہم۔ (بات کاٹکر) "حضور۔ کرنیل مرٹن تو مر گیا"

لارڈ آرڈن "اوہو! تو وہ جس سے مجکو بہت خوف تھا میرے راستے سے علیحدہ ہو گیا ہے" اور اُسکا چہرہ اطمینان کی وجہ سے دمک اُٹھا۔ "کہو تمکو اور کچھ کہنا ہے؟ یہ اڈلیفنٹ کہان چھپا ہے؟"

کرنیل گریہم "جہانتک مین نے اُسکی بابت پڑھا سُنا۔ یاد رکھا ہے مین دیکھتا ہون کہ وہی ورجینیا مین ایک ایسا شخص ہے جو دلیری اور بیخوفی سے علانیہ پھرتا ہے اور بغیر کسی قسم کے اخفا کے چارنگ کراس کی سرائے انجل مین مقیم ہے۔ اُسنے صرف اپنا نام تبدیل کر دیا ہے اور ظاہرا ایسی سبیل اپنے نہ شناخت کیے جانے کی کی ہے!"

لارڈ آرڈن۔ اور وہ فرضی نام کیا ہے؟"

کرنل گریہم "اُسنے اپنا نام کپتان ولڈیر رکھا ہے۔ مین آپکو یہ بھی

اطلاع دیتا ہون کہ جنرل او لیفنٹ سے آج کسی شخص مسمی مرٹن کی زوجہ نے ملاقات کی ہی ۔۔۔“

لارڈ آرڈن ” این ! - زوجہ مرٹن سے ملاقات کی ہی یعنی جولیا سے اچھا آگے چلو -

کرنل گریہم ” وہ اُس سے ایک مبتذل مکان مین ملا ہی جسمین وہ ٹھہری ہی جو ہاٹن گارڈن کے قریب ایک میدان مین ہی اور بلیڈنگ ہارٹ یارڈ - (خونچگان دل کا میدان) کے نام سے مشہور ہی - اُنکے درمیان بہت سی خفیہ باتین ہوئی ہین -

لارڈ آرڈن - (جلدی سے) ” کیا کیا باتین ؟ “

کرنیل گریہم - اس بارہ مین مین آپ کو قابل اطمینان طور پر حال نہین بتا سکتا اس شخص نے جس سے مجکو حال معلوم ہوا ہی چند ٹوٹے پھوٹے جملے سنے ہین چند اشخاص کے نام لیے گئے تھے اور منجملہ اُنکے آپ کا اور بادشاہ کا نام تھا چند اہم کاغذات کا بھی حوالہ دیا گیا اور یہ بھی دریافت ہوا ہی کہ مسز مرٹن بہت جلد بادشاہ کے حضور مین حاضر ہونے والی ہی “

بڈھے عیاش رئیس کے چہرے پر بدلی سی چھا گئی اور یہ پہلا مرتبہ نہ تھا کہ اس ملاقات مین اُسکے چہرے پر آثار ملال نمایان ہوئے ہون - اُسنے کہا ” بھلا تمکو یہ بھی معلوم ہی کہ اُسکے بادشاہ کے یہان حاضر ہونے کو اُن اہم کاغذات سے کچھ تعلق ہی جنکی طرف اشارہ کیا گیا ہی ؟ “

کرنل گریہم ” مین ٹھیک نہین کہہ سکتا مگر مین خیال کرتا ہون کہ ضرور اسمین کچھ بات ہی اب مجکو آپ سے اور کچھ نہین کہنا ہی مگر یہ واضح رہے کہ مین اُس انعام کا دعویدار ہون جو جنرل اولیفنٹ کے سر کے لیے مشتہر ہی ۔۔۔“

لارڈ آرڈن (بات کاٹکر) ” تمکو ضرور انعام ملیگا - تم آج شام کو میرے پاس آنا اور مین وعدہ کرتا ہون کہ تمھارے واسطے روپیہ تیار رہیگا اور نیز بادشاہ کی ملازمت مین پوری کرنیلی ملیگی اور ایک دن مقرر کیا جائیگا

کہ اُس روز بادشاہ تمکو نائٹ کے اعزاز سے سرفراز فرمائینگے - اس اثنا مین تم
ان معاملات کو بالکل خفیہ رکھنا "

کرنل گریہم نے کہا " بہت خوب " اور یہ کہکر رخصت ہوا -

لارڈ آرڈن - (اپنے آپ) " او لیفٹنٹ اب میرے اور تمھارے درمیان
مجادلہ ہی ضرور تم یہ سمجھتے ہوگے کہ مین تمھارے اختیار مین ہون مگر خیر دیکھا جائیگا
یہ ظاہر ہی کہ مین اور تم دونون آزادی کے ساتھ لندن کی ہوا نہین کھا سکتے
ایک کو دوسرے کے راستہ سے علیحدہ ہونا لابدی ہی تمکو مجھسے انتقام لینا ہی
مگر مین تقدیم کر کے ایسی ضرب بہو بچاؤنگا کہ تمکو نیست و نابود کر دونگا - اوہ !
تمنے جرأت کر کے پچھلی رات کو میرے کان مین یہ الفاظ کہے " اپنے اعتبار
کرنیوالے دوست کی زوجہ کا کینہ خراب کرنے والا - او لیفٹنٹ - مرٹن -
اور ورجینیا کے دلیر بہی خواہون کا دغا دینے والا ! " یہ تلخ الفاظ ہین اور
سخت الزام - مگر تمکو اُس دلیری کا مزا چکھایا جائیگا ! - اب موقع دیر کرنیکا
نہین ہی مجکو جلد بادشاہ کے پاس جانا چاہیے "

باب ۲۲

بادشاہ کا کمرہ

چار بجے شام کا وقت تھا اور بادشاہ چارلس دوم اپنے تخلیہ کے
کمرے مین محل وائٹ ہال مین بیٹھا تھا - وہ تنہا تھا - اُسکی تنہائی اتفاقیہ
تھی کیونکہ وہ عزلت نشینی سے نفرت کرتا اور اُسوقت خوش رہتا جب
اُسکی خوبصورت حرمین یا اُسکے خوش مزاج اور آوارہ منش رفیق اُسکے
پاس ہوتے - مگر اُسوقت وہ کسی شخص کے انتظار مین تھا جسکے پاس
اُسنے ایک سوار بھیجا تھا اور لندن مین اُسوقت حاضر ہونیکا حکم
دیا تھا - قاصد یہ جواب لیکر واپس آیا تھا کہ حکم شاہی کی تعمیل ہوگی
اسی وجہ سے چارلس اُسوقت اُس شخص کے انتظار مین تھا جسکو اُسنے

بلایا تھا۔ بادشاہ کو اس شخص کے توقف کی وجہ سے کوئی بےچینی نہ تھی کیونکہ کارنس کی گھڑی مین جیسے ہی چار بجے ایک چھوکرا کمرے مین داخل ہوا اور اُسنے سر ولیم برینڈ کے آنے کی اطلاع دی۔

بادشاہ نے سر ولیم برینڈ کو کسی قدر سرد مہری اور دور اشنائی سے لیا جس سے اسکو ظاہرا بہت لحیرت اور کبیدگی ہوئی اور اُسنے بادشاہ کے قریب پہونچکر کہا۔" مین دیکھتا ہون کہ مجھسے ایسا بادشاہ ناخوش ہی جسکی مین نے ہمیشہ وفاداری سے خدمت کی اور جسکا مین ہمیشہ دلسوز رہا "

بادشاہ۔(کسی قدر سختی اور کسی قدر طنز سے) " مین خیال کرتا ہون کہ ایک امر مین (جو سب سے زیادہ اہم ہی)۔ تم اس بڑی وفاداری اور دلسوزی کے ثابت کرنے مین قاصر رہے ہو جسپر تم فخر کرتے ہو"

سر ولیم برینڈ۔" حضور کے الفاظ سے میرے خیالات خواہ مخواہ اُس بات پر جمتے ہین جس سے بہت برس ہوئے مجکو اپنی دلسوزی ظاہر کرنیکا موقع ملا تھا" یہ کہتے ہوئے سر ولیم برینڈ کی نظر گو بہت مودب تھی ایک گونہ پرمعنی ہو گئی۔

بادشاہ " ہان۔ یہی مضمون ہی جسکی طرف مین نے اشارہ کیا ہی اور جسکی بابت ہمکو زیادہ مفصل بیان کرنے کی ضرورت نہین ہی۔ کیونکہ ایسے راز کے واسطے دیوار بھی کان رکھتی ہی۔(کبیدہ ہوکر)۔ گو معلوم نہین کہ اُسکی کہانتک شہرت ہوگئی ہی۔ خلاصہ یہ کہ سر ولیم برینڈ تمنے میرے ساتھ دغا کی!"

سر ولیم برینڈ۔(زور سے) " نہین حضور۔ کبھی نہین!" اور اُسنے چارلس کی ٹٹولنے والی نظرون کو جو اُسنے اُسپر ڈالین بغیر گھبرانے کے برداشت کیا۔

بادشاہ " سر ولیم برینڈ مجکو تمھاری بابت پر شبہہ کرنے یا تمھاری راستبازی پر شک کرنے سے سخت صدمہ ہی حالانکہ کل شام تک مین تمھاری وفاداری اور ہوا خواہی کو ہر طرح برابر اور ہر اعتبار سے غیر مشکوک سمجھا تھا"

سر ولیم برینڈ "حضور میرے ساتھ بڑی بے انصافی ہو رہی ہی مین خدا کو گواہ کرکے کہتا ہون کہ ضرور یہی بات ہی!"

بادشاہ نے سر ولیم برینڈ کی مستقل نظر۔ لہجہ اور انداز سے سراسیمہ ہوکر کہا "جو کچھ ہو وہ راز طشت از بام ہوگیا ہی ضرور تمنے بے احتیاطی کرکے کوئی بات زبان سے نکالی۔ ضرور تمنے بغیر سمجھے بوجھے راز کو فاش کردیا یا سوتے مین تم باآواز برائے اور کسی نے سن لیا۔

سر ولیم برینڈ "مین حضور کو یقین دلاتا ہون کہ یہ کچھ بھی نہین ہوا مجھسے زیادہ کوئی شخص کیا احتیاط سے بات کریگا مین شرابی نہین ہون پس مین نشہ کی حالت مین ناگفتنی الفاظ زبان سے نہ نکال سکتا تھا۔ رہا خواب مین برانا یہ ہوسکتا ہی مگر مجکو خوب یقین ہی کہ اگر مین کبھی برایا بھی ہونگا تو کسی نے نہ سنا ہوگا کیونکہ مین ہمیشہ اپنے کمرے کا دروازہ رات کو بند رکھا کرتا ہون اور بندرہال کے دروازے پتلے تختون کے نہین ہین جنمین درزین وسوراخ ہون بلکہ بھاری بلوط کی لکڑی کے مضبوط اور ملے ہوئے تختون کے ہین۔ خلاصہ یہ کہ مین اطمینان کے ساتھ کہسکتا ہون کہ مین نے کبھی راز فاش نہین کیا۔"

چارلس۔ (جلدی سے)۔ تاہم مین پھر کہتا ہون کہ وہ طشت از بام ہوگیا ہی مین خیال کرتا ہون کہ ابتدا ہی سے سوائے چار اشخاص کے اور کوئی شخص اس راز سے واقف نہ تھا جنمین سے دو مرچکے ہین پس یہ راز کلیتہً میرے اور تمھارے درمیان مین ہی۔ کہین تمھاری زوجہ نے تو اسکا افشا نہین کردیا۔؟"

سر ولیم برینڈ۔ (سنجیدگی سے) "یہ خیال کرنا تو مشکل سے ممکن ہی کیونکہ اُسکو ایسا کرنے سے کچھ فائدہ نہ تھا بلکہ اسکے خلاف وجہ موجود ہی یعنی بادشاہ کی ہوا خواہی اور اُسکی ہر امر مین طرفداری اور یہ خواہش کہ اُسکی عنایت قائم رہے ان احسانات کی شکرگزاری جو بادشاہ نے کیے نہین حضور میری زوجہ نے کبھی وہ راز فاش نہین کیا اور اگر اُسنے

ایسا کیا ہوتا تو کیا اب تک حضور کو معلوم نہو جاتا کیا اس افشاے راز کی اطلاع لیڈی بربینڈ کے مرنے کے پندرہ سال بعد حضور کو بہونچتی - ؟ "

بادشاہ نے ظاہرا حیران ہوکر کہا " یہ تو سچ ہی - میرے اچھے دوست اگر مین نے تمھارے ساتھ ناانصافی کی (اور مین یقین کرتا ہون کہ مین نے ضرور ناانصافی کی) - تو مین تمسے معافی مانگتا ہون مگر یہ راز کیونکر کھل گیا؟"

سر ولیم بربینڈ " گستاخی معاف ہو - کیا حضور سے کسی نے اُسکا ذکر کیا ! - "

بادشاہ " لاحول ولاقوۃ ! عجب واقعہ ہوا - کل رات کو ڈچز آف پورٹس موتھ کے کمرے مین سوانگ کا جلسہ تھا اور ایک شخص مشرقی جادوگر بنا تھا اُسنے اپنا پارٹ ایسی چالاکی سے کیا کہ میری توجہ تخصیص کے ساتھ اُسکی طرف مائل ہوئی مین نے اسکو حکم دیا کہ اپنے کرتب کا مجھپر عمل کرے چنانچہ اُسنے میرے کان مین چند باتین کہین جس سے ظاہر تھا کہ ہمارا راز اُسکو معلوم ہی - مجکو ایسی حیرت ہوئی کہ خلاف قواعد سوانگ کے مین نے اوسکو مصنوعی چہرہ اُتارنے کو کہا مگر اوسکی صورت ایسی تھی کہ مین اُس سے بالکل آشنا نہ تھا - اُسکا چہرہ خوبصورت تھا اور گرم ملک کی تپش سے اُسکا رنگ تانبے کا سا تھا - بہرحال مین اسکو نہین جانتا اور جہانتک مین نے دریافت حال کیا مجکو نہین معلوم ہوا کہ وہ کون ہی اور وہان کیونکر آیا "

سر ولیم بربینڈ نے متحیر ہوکر کہا " یہ تو فی الواقع تعجب کی بات ہی "

بادشاہ " مصنوعی چہرہ اُتروانے کے قبل مجکو یہ خیال ہوا کہ تم جادوگر کا بھیس کیے ہوئے ہو اور مجھسے مضحکہ کررہے ہو گو قد کے اعتبار سے اسمین اور تم مین کچھ فرق نہ تھا تاہم اجنبی کے ڈیل ڈول کو دیکھکر مین سمجھ گیا کہ تم نہین ہو - خیر مین تمھاری بات پر اعتبار کرتا ہون اور تمھاری ہوا خواہی و وفاداری اور محبت پر شک کرنے کی معافی مانگتا ہون اب ہم اس بارے مین اور زیادہ گفتگو نہ کرینگے " اخیر جملہ اُسنے

ایسے مصمم انداز سے کہا کہ جیسی اُسکی عادت اُن مضامین کی بابت گفتگو موقوف کرانے کی تھی جسکو وہ پسند نہ کرتا تھا۔

اسکے بعد سر ولیم برینڈ بادشاہ سے رخصت ہوا اور اُسکے بعد فوراً ہی لارڈ آرڈن آیا اس رئیس کی صورت اُسوقت نہایت سنجیدہ تھی حالانکہ معمولاً وہ بشاش رہا کرتا تھا پس بادشاہ سمجھ گیا کہ اُسکو معمول سے کچھ زیادہ اہم بات کہنا ہی۔

بادشاہ ''کہو آرڈن۔ آج تم کیون ایسی سنجیدہ صورت بنائے ہو معلوم ہوتا ہی کہ انحطاط عمر مین دلی بننے اور محل مین پیری مریدی کا ارادہ کیا ہی؟''

لارڈ آرڈن ''مجکو حضور سے ایک ضروری اطلاع کرنا ہی اور یہ اطلاع ایسے شخص کی معرفت حاصل ہوئی ہی جسکی نسبت مین یقین کرتا ہون کہ حضور اسکو معاوضہ کافی عطا کرنے مین تامل نہ فرمائینگے علاوہ اُس انعام کے جو از روے اشتہار شاہی اس معاملے کے لیے مشتہر ہی''

بادشاہ ''وہ کیا۔ جلد کہو مجکو سُننے کے لیے اضطراب ہی۔ اور تم جانتے ہو کہ مین شش و پنج کو برداشت نہین کرسکتا''

لارڈ آرڈن ''مین حضور کو یہ اطلاع دیتا ہون کہ جنرل اولیفنٹ ورجینیا کا باغی—''

بادشاہ (بات کاٹکر) ''اجی اُسکے نام کے ساتھ توضیحی الفاظ نہ لگاؤ یہ سمجھکر کہ گویا مین اُسکے حالات نہین جانتا۔ کیا مجکو معلوم نہین ہی کہ اولیفنٹ وہی شخص ہی جسنے میری امریکا کی نوآبادیان چھین لینے کا قصد کیا تھا؟۔ مگر اُسکی نسبت کیا کہتے ہو؟۔ وہ کہان ہی؟ کیا وہ گرفتار ہوگیا؟''

لارڈ آرڈن ''نہین حضور وہ ابھی گرفتار نہین ہوا مگر یہ حضور کی رائے پر ہی کہ ایک بڑا شاہی گارد کا اُس باغی کے پکڑنے کے لیے بھیجا

جاے کیونکہ وہ ولڈیر کے نام سے بالفعل سراے انجل مین بمقام چارنگ کراس مقیم ہی ‘‘

بادشاہ ’’ این - سراے انجل مین ہی ؟ - تو واللہ اُسکو مقتل مین بھیجنا آسان ہوگا اور وہان اُسکا جلد فیصلہ ہو جائیگا - آرڈن جاؤ - اور میرے سکریٹری سے کہدو کہ وارنٹ شاہی لکھ دے -

لارڈ آرڈن ’’ حضور مجکو کچھ اور عرض کرنا ہی وہ یہ کہ اس دلیرا ور صاحب جرأت باغی نے کسی ذریعہ سے محل شاہی مین بھی بار پایا ؟ ‘‘

چارلس - (غصہ سے سرخ ہو کر) ’’ کیا یہ ممکن ہی ؟ ‘‘

لارڈ آرڈن - یہ ایسا ممکن ہی کہ فی الواقع اُسکا ظہور بھی ہو گیا اور اُس رات کا جادوگر جنرل اولیفنٹ ہی تھا -

بادشاہ ’’ اوہو - ! - تو یہ بدذات باغی مجکو قتل کرنے کے ارادے سے آیا ہوگا - ‘‘

لارڈ آرڈن ’’ بیشک - اسکے سوا اور کیا سمجھا جاسکتا ہی - مگر خدا کا شکر ہی غالبًا دبدبہ سلطانی کی وجہ سے اُس نابکار کی ہمت نہ پڑی ‘‘

بادشاہ ’’ ہان - تو وہ اولیفنٹ تھا - وہ جادوگر جسنے میرے کان مین وہ الفاظ کہے تھے ! یہ بڑے تعجب کی بات ہی اور نہایت حیرت کا مقام ہی معلوم نہین اُسکو وہ راز کیونکر معلوم ہوا ؟ ‘‘ یہ الفاظ بادشاہ نے باواز بلند اپنے آپ سے کہے اور بیقرار قدمون سے کمرے مین ادھر اُدھر ٹہلنے لگا -

لارڈ آرڈن نے بادشاہ کے کہنے کو سنکر اور اُسپر حاشیہ چڑھانے کی غرض سے) ’’ قصور معاف ہو اگر اس دغاباز بدذات نے کوئی بات ایسی دریافت کر لی ہی جو حضور کی خاطر انور پر گران ہی تو یہ بہتر ہوگا کہ اُسکی بابت فورًا کچھ تدبیر کیجاے ‘‘

بادشاہ نے جسکے مناسب مزاج یہ گفتگو تھی جوش سے ٹہلتے ہوے کہا ’’ ہان یہ سچ ہی اس سے بحث نہین کہ اس مکار باغی کو وہ

راز کیونکہ معلوم ہوا مگر اُسکو اسکا موقع نہ ملنا چاہیے کہ وہ اُسکو کسی ایسے شخص سے کہے جو اُسکو اور جگہ بیان کرے "

لارڈ آرڈن - (اپنی بات کے جلد قبول کر لیے جانے پر اندر ہی اندر خوش ہو کر) " میری تو یہ غرض ہی کہ اولیفنٹ کی گرفتاری مین ذرا بھی دیر نہ کیجائے اور وہ ٹاور کے ایک محبس مین بند کر دیا جاے جہان حضور کے کسی جاننے بوجھنے اور وفادار ہوا خواہون کے سوا اور کوئی نہ جاننے پائے اور اُس شخص سے بھی جو بطور جیلر مقرر ہو کہدیا جاے کہ اولیفنٹ کا دماغ ٹھیک نہین ہی اور اُسکے ذہن مین چند بیہودہ خیالات نے جگہ پکڑی ہی جنکو وہ اکثر بطور امر واقعی کے بیان کیا کرتا ہی "

بادشاہ " واللہ - تمنے خوب عمدہ تدبیر سوچی ہی بلکہ ہماری دانست مین جیلر سے یہ بھی سمجھا دیا جاے کہ اُسکی طرف سے کوئی زبانی یا تحریری پیام کسی شخص کو نہ پہونچائے "

لارڈ آرڈن " بجا و درست ہی ابھی اُسکے مقدمہ کی سماعت میرے نزدیک غیر ضروری ہی کیونکہ اولیفنٹ ایک مشہور و معروف باغی ہی صرف اُسکی شناخت کی بابت شہادت لے لینا چاہیے "

بادشاہ - (بات کاٹکر) " اور وہ شہادت تم بہم پہونچا سکتے ہو کیونکہ مین یقین کرتا ہون کہ ورجینیا کے قیام مین تمکو اولیفنٹ سے کسی قدر ذاتی واقفیت حاصل ہوئی ہی ؟ "

لارڈ آرڈن " ہان - کچھ خفیف سی واقفیت تو مجکو ہی اور وہ اُسکی شناخت کے لیے بہت کافی ہی "

بادشاہ " تو یہی کارروائی ہونا چاہیے - صرف اجلاس کونسل سے اجراے وارنٹ اور جلد گرفتاری سردار باغیان ورجینیا کی ضرورت ہوگی (کچھ سوچ کر) - اوہ ! - اب مین سمجھا - اُسنے تمہارے کان مین بھی اُسی وزرات کو کچھ کہا تھا جس سے تم چونک پڑے تھے بلا شبہہ وہ

کوئی بات تھی جو ورجینیا مین واقع ہوئی تھی اور ہمارے نزدیک یورپ مین لوگ اُس سے کم واقف تھے جسکے دفعتہً معرض بیان مین آنے سے تمپر ایسا اثر ہوا تھا؟"

لارڈ آرڈن "حضور نے صحیح سمجھا ہی- اصل یہ ہی کہ وہ ایک آشنائی کا خفیف معاملہ تھا جسکو مین سمجھتا تھا کہ کوئی نہین جانتا ہی-"

بادشاہ- (ہنسکر) "آرڈن تمھارا چال چلن اس بارے مین کبھی درست نہین ہوا-"

لارڈ آرڈن- (تمسخر کے انداز اور مصنوعی سنجیدگی سے سر تسلیم خم کر کے) "مین اپنے آقا- (بادشاہ)- کی قابل تعریف مثال کی پیروی کرتا ہون"

چارلس "خیر دل لگی کو تہ کر رکھو اب دیکھنا چاہیے کہ ہمکو اس معاملے مین اور کیا کہنا سُننا ہی؟- یہ تو بتاؤ کہ تمنے یہ سب حال کس سے سُنا؟- اور کون شخص اُس انعام کا دعویدار ہی جو او لیفنٹ کے سر کے لیے مشتہر ہی"

لارڈ آرڈن "وہ وفادار رعیت جسنے اس بارے مین جانفشانی کی ہی کرنل گریہم رجمنٹ ہرٹ فورڈشائر کا افسر ہی-"

بادشاہ "بیشک- یہ گریہم ایک عمدہ شخص ہی اور ہمارا اچھا ہوا خواہ ہی- اسکو تو درجہ نائٹ کا بھی ملنا چاہیے کیون؟"

لارڈ آرڈن "مجکو بھی حضور کی رائے سے اتفاق ہی بلکہ اسکو بطور ثبوت مزید اپنے بادشاہ کی شکر منت کے فوجی ترقی بھی ملنا چاہیے"

بادشاہ "بیشک- بیشک ترقی کیون نہ ملنا چاہیے- اچھا مین یہی حکم دیدونگا مگر تم جلد جاؤ اور دیکھو کہ او لیفنٹ گرفتار ہو جائے- اسکو اسی وقت گرفتار کرا لو اور آج رات کو وہ ٹاور ہی مین سوئے کل کونسل جمع ہوگی اور مین ایسی تدبیر کرونگا کہ باغی کا جلد فیصلہ ہو جائے"

لارڈ آرڈن نے سلام کیا اور رخصت ہوا- وہ نتیجۂ ملاقات پر بہت خوش تھا اور اپنے دل مین سمجھتا تھا کہ او لیفنٹ کو میری دو طرفی اور مکاری کی کارروائی کے افشا کا موقع نہ ملیگا جو مین نے ورجینیا کی بغاوت

کے معاملہ مین کی ہے۔ مگر ہنوز جولیا مرٹن کا معاملہ باقی تھا اور آرڈن سمجھتا تھا کہ وہ بھی خالی از دقت نہین ہے۔ بہر حال اولیفنٹ کے معاملے مین کامیابی ہونے سے اُسکو دوسرے معاملے مین فتحیاب ہونے سے نا اُمیدی نہ تھی ——"

باب ۲۳

وعدۂ ملاقات

اُسی شام کو چھ بجے کا وقت تھا کہ جنرل اولیفنٹ سینٹ مارٹینس فیلڈس کی طرف جو چار تنگ کر اس کے بالکل قریب ہی راہی ہوا گر جا کے قریب جو سینٹ مارٹینس کے نام سے موسوم ہے لارنس لی کسی کے انتظار مین جسنے اس سے ملاقات کا وعدہ کیا تھا ٹہل رہا تھا۔ وہ سادہ کپڑے پہنے تھا اور رومال اُسکے ہاتھو مین تھا اور یہ رومال بدست ہونا اس غرض سے تھا کہ وہ شخص جسنے اسکو وہان موجود رہنے کو کہا تھا شناخت کرلے ناظرین کو شکل سے اطلاع دینے کی ضرورت ہے کہ یہ طلبی منجانب جنرل اولیفنٹ کے تھی جسنے اُس رات کو جادوگر کے بھیس مین یہ الفاظ طالب علم سلامنکا (لارینس لی) کے کان مین کہے تھے "تم کپتان لارنس لی ہو مین تمکو اُس شخص کا واسطہ دلا کر کہتا ہون جسپر تم عاشق ہو مجھسے کل چھ بجے شام کو بمقام سینٹ مارٹینس فیلڈس ملنا۔ تم اپنے رومال کو ہاتھ مین لیے رہنا تاکہ مین تمکو پہچان سکون"

اس بات سے ہمارے دلیر ہیرو کو حیرت ہوئی تھی اور وہ فی الواقع پریشان ہو گیا تھا اور اُس وقفہ مین جو وقت معینہ تک آنے مین گذرا وہ ہر طرف قیاس دوڑاتا رہا کہ یہ کون شخص ہوگا جسنے میرے بھید کی بات کہی یہ حصہ شہر لندن کا اُس وقت مین جسکا ہم ذکر کر رہے ہین فی الجملہ کشادہ میدان تھا محلہ سوہو مین بہت تھوڑے سے مکانات تھے۔ سینٹ مارٹینس کی گلی

دونون جانب بجلے مکانات کے درختون کی قطار تھی اور لیسٹر اسکوائر کا مع اپنی بیحد ارگلیون کے اسوقت کہین پتہ نہ تھا- اُس زمانہ مین اس حصہ مین بمقابلہ اُس زمانے کے کہ زندہ موجون کا متواتر گرداب رہتا ہی بہت کم لوگ چلتے پھرتے تھے جو کوئی شخص اسطرفت سے گزرتا ہوا لارنس کے پاس پہونچتا وہ خیال کرتا کہ کہین یہی شخص جلسۂ سوانگ کے پُرجوش سینون کا ہیرو نہو- آخرکار اُسکا ششش ودپنج ختم ہوا کیونکہ جنرل اولیفنٹ نہایت خوشنما پوشاک پہنے اُسکی طرف بڑھا اور اُسکا ہاتھ تھامکر تپاک سے کہنے لگا "کیا مجکو کپتان لی سے مخاطب ہونے کا افتخار حاصل ہی"

لارنس- (کشادہ روئی سے) "ہان- میرا نام لارنس لی ہی- مین یقین کرتا ہون کہ آپ ہی نے مجھسے آج شام کو اس موقع پر ملنے کا وعدہ کیا تھا؟"

اولیفنٹ "ہان- مین ہی ہون جسنے اُس روز رات کو جادوگر کا بھیس بنایا تھا" یہ کہتے ہوئے اُسکے خوبصورت چہرے پر ایک ساعت کے لیے تبسم کے آثار نمایان ہوئے جب اُسنے اپنے اُس روز کے کرتبون کو خیال کیا "مین آپ کو اطلاع دیتا ہون کہ مین کپتان ولڈر ہون اور مین شروع ہی سے عرض کیے دیتا ہون کہ مین یہ نہین چاہتا کہ میرے اور آپ کے سوا اور کوئی شخص واقف ہو کہ مین نے مشرقی جادوگر بنکر بہت سے لوگون کو حیرت مین ڈالا تھا"

کپتان لی "منجملہ اورون کے مجکو بھی آپ نے حیرت مین ڈالا تھا کیونکہ اگر مجھسے اور آپ سے شناسائی ہوتی تب بھی مین خیال کرتا ہون کہ آپ مجکو پہچان نہ سکتے کیونکہ میرا سوانگ کا ہر روپ بھی بہت پورا تھا پس مجکو اس امر سے اور زیادہ حیرت ہی کہ مجکو ایسے شخص نے پہچان لیا جس سے پچھلی چند ساعت تک مین بالکل ناآشنا تھا"

اولیفنٹ "کپتان لی- مین نے بہت سیر وسیاحت کی ہی مین نے بہت کچھ دنیا دیکھی ہی- اور چند سال کے مخصوص حالات نے مجکو روے زمین

کے نہایت سخت قسم کے انسانون سے ملاقی رکھا ہے۔ میرا مطلب شمالی
امریکا کے ریڈ انڈینون سے ہی اور یہ تعجب کی بات ہوگی کہ کوئی شخص اُنسے
تجربہ حاصل کرے اور اُسکو اسقدر بصیرت بھی نہو کہ بہروپ کئے ہوئے
اشخاص کو پہچان سکے یا نہایت باریک حالات پر غور کرے تاکہ اصلی
نتائج اخذ کر سکے۔ مگر مین دیکھتا ہون کہ تمکو میری باتون کی طرف توجہ ہوئی
لہذا مین اپنے مطلب کو اور زیادہ توضیح سے بیان کرتا ہون۔ مثلاً تمھارا
چال چلن اور مزاج کا حال مجکو پہلے سے معلوم ہوگیا تھا اور مین سمجھ گیا
تھا کہ تم ایسے سمجھدار شخص ہو کہ تمکو سوانگ کی بیہودگیان پسند نہونگی
مجکو یہ بھی معلوم تھا کہ تم اُس جلسہ مین جو ڈچیز آف پورٹس ہوتھم نے کیا تھا
شریک ہونے والے ہو۔ مین پہلے ہی سے سوچے ہوئے تھا کہ مین تمسے
چند ساعت بات کرون تاکہ تمسے باطمینان گفتگو کرنے کے لیے کوئی وقت
اور جگہ مقرر کرا لون۔ ڈچیز کے مکان پر جاتے ہوئے کمرون مین داخل ہوکر مین نے
حاضرین مین سے اکثر کے انداز حرکات۔ سکنات۔ برتاؤ اور عام روش کو
غور سے دیکھا۔ اُنکی پوشاکون ہی سے اُنکے مزاج کی ماہیت کی کیفیت معلوم
ہو گئی کیونکہ سبک بال اور خوش مذاق لوگون نے اپنے پسند اور مزاج کے
موافق پوشاک پہنی تھی برخلاف اسکے متین اور سنجیدہ مزاج لوگون نے ایسا
بہروپ اختیار کیا جس سے ایک گونہ بردباری ظاہر تھی مگر تمام حاضرین
مین سے فقط تمھین ایسے تھے کہ سب سے علحدہ اور الگ بیٹھے تھے اور کیفیت
باعتبار تمھارے اختیار کردہ بہروپ کے بھی جو تمنے برتی تھی مین نے تمھارے
ڈھنگ کو دیکھا اور معلوم کیا کہ تم فوجی شخص ہو مجکو اس بات کے اندازہ
کرنے مین بھی کچھ دقت نہین ہوئی کہ تم نوجوان ہو اصل تو یہ ہے کہ مین تمھاری
عمر بتقریب سال بلکہ ہفتہ بیان کر سکتا تھا۔ تب مین نے اپنے دل مین کہا "یہی
کپتان لی ہی" وہان ایک اور شخص بھی موجود تھا جس سے میری پہلے سے
کچھ شناسائی تھی اور اُسکو بھی مین نے پہچان لیا یہ تمھارا کرنیل تھا"
لارنس "اوہ تم اُنکو جانتے ہو؟"

اولیفنٹ - ہان کچھ کچھ جانتا ہون - چونکہ مین اُس سے ذاتی واقفیت رکھتا تھا - لہذا مجکو تمھاری بہ نسبت کہ مین تمھاری صورت سے بالکل ناواقف تھا سوانگ والون کے ہجوم مین اُسکا شناخت کر لینا زیادہ آسان تھا کرنیل گریہیم کو مین نے ایک لمحہ مین پہچان لیا نہ محض اُسکے قد و قامت اور ڈیل ڈول سے بلکہ چند حرکات و سکنات سے جو مین نے اسکو کرتے دیکھا سوانگ کی بابت مجکو تھوڑا ہی سا کہنا ہی اور اسکے بعد مین زیادہ اہم کام کی طرف متوجہ ہونگا غالباً تمنے دیکھا ہوگا کہ جب مین نے اپنے مصنوعی بھیس جادوگر کا کام شروع کیا تو لوگ فوراً میری طرف متوجہ ہو گئے اور ہر شخص کو میری جانب اشتیاق پیدا ہوا اسکی وجہ بتانا آسان ہی - اپنا کام شروع کرنے سے پہلے مین نے حسب متذکرہ بالا خاص خاص مردون اور عورتون کی کارروائی کو دیکھا - مین نے اُنکے تمسخر اور دل لگیون کو سُنا مین نے دیکھا کہ کس جگہ پر خوش مزاجی سے کامیابی ہوگی اور کس جگہ اسکی کامیابی کی اُمید نہین - سوانگیون کے لہجہ اور انداز کو بھی جو وہ بنا ئے ہوئے تھے مین نے خوب غور سے ذہن نشین رکھا کہ آگے چلکر کام آئینگے اسطرح پر تھوڑے ہی عرصے مین مجکو بہت سے اشخاص کا حال معلوم ہو گیا پس جب مین نے اُنکے کان مین بات کہی مین نے انکی مصنوعی حالت کے مناسب فقرہ گڑھا اتفاق وقت نے بھی میری مدد کی ایک دو باتین جو مین نے اٹکل پچو کہین - وہ صحیح نکلین مگر میری کامیابی زیادہ تر اُس قابلیت کی وجہ سے تھی جو مین نے بڑے تجربہ سے علاوہ قیافہ کے اور طور پر انسان کو جانچنے کی نسبت حاصل کی ہی - کپتان لی - مین نے اکثر دیکھا ہی کہ جو شخص فقط قیافہ سے انسان کے دل کا حال بتاتا ہی وہ کبھی دھوکا بھی کھا جاتا ہی - بدنصیبی سے یہ بڑی دنیا بھی ایک سوانگ ہی جسمین بہت کم لوگ اپنے اصلی چہرے کو ظاہر کرتے ہین - اکثر مختلف مقدار کی مکاری اور بناوٹ اور طرح طرح کے دھوکے کے ڈھٹر کا روغن قاز ملے رہتے ہین -

لارنس لی نے اپنے نئے شناسا کی باتون کو نہایت شوق

سے سُنا اور اُسکو ایک قسم کا اُنس اُس سے پیدا ہوا کیونکہ جنرل اولیفنٹ مین ایک قسم کی مردانہ کشادہ خاطری اور مہذب صفائی تھی جو ایسے شخص کے دل پر اثر کرنے مین قاصر نہ رہ سکتی تھی جسمین عمدہ اور بلند خیالات بھرے ہوئے تھے -

جنرل اولیفنٹ "اب اُس کام کو سُنیے جسکے واسطے مجکو اس ملاقات کی ضرورت ہوئی مگر پہلے مجکو دو ایک سوال پوچھ لینے دو اور یقین رکھنا کہ محض بیہودہ دریافت حال کی غرض سے مین ایسا نہین کرتا ہون"

کپتان لی "اچھا کپتان ولاڑیر کہو مگر (ذرا شرم آلود تامل سے) مجکو ایک سوال تمسے پوچھنا ہی"

جنرل اولیفنٹ "مین سمجھ گیا - مین جانتا ہون کہ تم کیا پوچھو گے تمکو یہ تعجب ہی کہ مین نے تمکو اُس مہ جبینہ کا کیون واسطہ دلایا جسپر تم عاشق ہو کہ تم مجھسے آج شام کو یہان ملنا ؟ - (ہنسکر) - اسوقت مین جادوگری کا کرتب نہین کرتا ہون - پس خواہ مخواہ بھید بھری باتین نہ کرونگا اصل یہ ہی کہ کرنیل گریہم کو یہ شبہہ ہی کہ تم مس ربالڈ کو چاہتے ہو مین تمسے یہ نہین پوچھتا کہ یہ سچ ہی یا نہین نہ مین تمھارے رموز کو معلوم کرنے کی کوشش مین ہون مگر مجکو خوب یقین ہی کہ تم اُس جوان بیڈلسی پر عاشق ہو یا نہو تاہم بحیثیت ایک عالی منزلت شہسوار کے تم ضرور ایک پاجی شخص کی تدبیرون کو خاک مین ملانا اپنے ذمہ لو گے"

لارنس لی - (گریہم کی جانب شک کر کے) "اوہ ! - میری سمجھ مین کچھ کچھ آتا ہی"

جنرل اولیفنٹ (بات کاٹکر) "ذرا صبر کرو پہلے مجکو چند باتین پوچھنے دو مجکو معلوم ہی کہ تم ہرٹ فورڈ مین زیر نگرانی تھے مگر ڈچز آف پورٹس موتھ کی نویدر نے تمکو لندن مین بلا لیا کیونکہ ڈچز کی نوید جو بمنزلہ فرمان شاہی کے ہی ایک فوجی حاکم کے حکم پر بالا ہی - اب یہ بتاؤ کہ بالفعل تمھارا وقت تمھارے اختیار مین ہی یا نہین اور تم آیندہ چھتیس گھنٹے کے لیے اپنے افعال

اور حرکات پر قادر ہو؟ -"

لارنس لی "ہان مین ہر طرح پر قادر ہون ڈچز پرسون ایک اور جلسہ کرنے والی ہی میری طلبی دونون جلسون کے لیئے ہوئی ہی اسلیے مین لندن مین ٹھرا ہوا ہون -"

جنرل اولیفنٹ "اچھا استفساری حصہ گفتگو کا ختم ہوا - اب حال سُنیئے -"

لارنس لی "کہیے کہیے مین نہایت شش و پنج مین ہون "

جنرل اولیفنٹ - چند ساعت مین تمھارا تردد رفع ہو جائیگا بعدازان جنرل اولیفنٹ نے اسطرح کہنا شروع کیا - کہ ریٖنل گرہیم معمولی قطع کا بدذات شخص نہین ہی - وہ بے اصول بدمعاش ہی جسنے کبھی فوجی وردی کی بے توقیری کی اُسکی تدابیر مس ریسالڈ کے بارے مین نہایت مجرمانہ ہین -"

لارنس لی - (تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالکر) "بیشک وہ بڑا حرامزادہ ہی!"

جنرل اولیفنٹ "نہین نہین اسکی ضرورت نہین ہی کہ تم اُسکی تدبیر کو باطل کردو مگر اسطرح کرنا چاہیے کہ گویا اتفاقاً ایسا ہوا اور تمکو یہ سمجھنا چاہیے کہ گویا گرہیم کو اس سے کچھ تعلق نہ تھا بجز اسکے کہ حالات متقتضی ہوسکے ہون کہ تمکو اسکا علم ظاہر کرنے کی ضرورت ہو میری اغراض کا اقتضا یہ ہی کہ لندن کے رنگین طبع لوگون سے ملون اور مین چاہتا ہون کہ یہ نہ کہا جائے کہ کرنیل گرہیم نے ایک معاملہ آشنائی کا ذکر کپتان ولڈر سے کیا تھا جسنے اُسکو مشتہر کردیا اور گرہیم کو دھوکا دیا تم جانتے ہو کہ ایسا قصہ اگر میری نسبت مشہور ہو تو کیا اثر پیدا کریگا پس مین یہ چاہتا ہون کہ تم گرہیم کی نابکار تدبیر مین اسطرح پر عمل کرو کہ جس سے یہی معلوم ہو کہ محض اتفاق سے ایسا ہوا -"

لارنس لی - (جنرل کا ہاتھ جوش سے دباکر) "کپتان ولڈر مین

تمھارا مطلب سمجھا اور مین تمھاری شرافت اور مہربانی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور ہرگز تمھارے بتلانے سے سرمو خلاف نہ کرونگا - مین تمھاری بھی دوستی کا دم بھرتا ہون "

جنرل اولیفنٹ - (جوش سے) "ہان لارنس - اس بے تکلفی کو معاف کرنا مجکو کپتان لی کہنا چاہیے - میرے اور تمھارے درمیان ضرور دوستی ہوگی !" بعدازان اُسنے اپنے معمولی اطمینان کے انداز سے جو بیشتر ایک قسم کی نیم بے پروائی و نیم صفائی کے طور پر بیان کیگئی ہی کہا "مگر ہم سے مجکو اپنا رازدار خیال کرکے سمجھا ہی کہ اُسنے ایسے شخص سے بات کی جسکو اسکی بدمعاشی مین لطف آیا ہی "

لارنس - (تردد سے) "مگر یہ تو بتاؤ اُسکا منشا کیا ہی "

جنرل اولیفنٹ - کل کسی وقت مس رسالڈ کے پاس ایک رقعہ تمھاری طرف سے پہونچیگا اور اُسمین لکھا ہوگا کہ ۹ بجے رات کو رائی ہوس کے پل کے پاس مجھسے چند منٹ کے لیے ملاقات کرو مین اپنے تجربہ سے جانتا ہون کہ یہ رقعہ بہت دیر کو پہونچیگا یعنی جب وقت معینہ بہت قریب ہوگا تاکہ نوجوان حسینہ کو اُسپر اطمینان سے غور کرنے کا وقت نہ ملے اور وہ یہ نہ سوچ کر سمجھ سکے کہ آیا اُسکے مطابق عمل کرنا مناسب ہوگا یا نامناسب پس وہ تحریر کے مطابق ملاقات کو آئیگی اور یہی مقتضائے حال فطرت انسانی ہی موقع ملاقات کے قریب دو کہے بدمعاش تیز رفتار گھوڑے لیے ہوئے کمینگاہ مین رہینگے وہ بے شبہہ آنے والی خاتون کو پکڑ لینگے - انکو یہ ہدایت ہی یا یہ ہدایت دیجائیگی کہ اُسکو لندن کو اُٹھا لیجائین پس آیندہ تمھارے اختیار کی بات ہی اور مین یقین کرتا ہون کہ تمھاری دلیری اور شہسوارانہ ہی اُس بندش کو ناکام کریگی "

لارنس لی - (غصہ سے سرخ ہوکر) "واللہ - مین اُس کی تدبیر کو خاک مین ملا دونگا مین آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون آپ نے

میرے ساتھ بڑا احسان کیا "

جنرل اولیفنٹ "خیر اسکی ضرورت نہین مجکو ایک معنے سے خوشی حاصل ہوئی کہ اس موقع نے مجکو تم سے شخص کا دوست بنا دیا۔ کیا یہ بات سچ ہی جو گرہم نے مجھسے کہی تھی کہ تمھارا امکان نیدرہال مین ہی جو رائی ہوس سے زیادہ فاصلہ پر نہین ہی؟ "

لارنس نے "جی ہان درست ہی نیدرہال میرے چچا سر ولیم برینڈ کی ملکیت ہی مین ہی تنہا اُسکا ایک رشتہ دار ہون "

لارنس لی "میری چچی پندرہ برس ہوئے فوت ہو گئی۔

اولیفنٹ نے "پندرہ برس ہوئے فوت ہو گئی ہی" ایسے عجیب طرز سے کہا کہ لارنس کو بہت تعجب ہوا مگر پھر اپنی معمولی نظر اور لہجہ کو اختیار کر کے جنرل نے کہا "تو تم اُسوقت بہت چھوٹے ہو گے جب اُسنے انتقال کیا تم شاید سات یا آٹھ برس کے ہو گے لیکن مین تمکو اب زیادہ روکنا نہین چاہتا بلاشبہ تم اپنی قیامگاہ کو واپس جانے کی فکر مین ہو گے تاکہ ان سب باتون پر غور کرو جو مین نے کہی ہین — اچھا خدا حافظ۔ مین سرائے انجل مین مقیم ہون مگر ایک یا دو روز مین میرا ارادہ اور مکان لینے کا ہی میرا نیا پتہ تمکو سرا مین معلوم ہو جائیگا۔ مین اُمید کرتا ہون کہ تم مجھسے پھر ملو گے "

لارنس لی "یقین مانو کہ مین تمسے فوراً ملونگا تاکہ تمسے اس مہم کا حال بیان کرون جو مجکو کل شام کو درپیش ہی "

دونون دوستون نے ہاتھ ملایا اور رخصت ہوئے جنرل اولیفنٹ سرائے انجل کو گیا۔ واضح رہے کہ اس موقع پر ہمفری کلنٹن جنرل اولیفنٹ کی تاک مین نہ تھا کیونکہ لارڈ آرڈن کی ملاقات کرنے کے بعد کہ نکل گیا ہم نے انکل سے کہدیا تھا کہ اب جنرل اولیفنٹ کے افعال کی تاک جھانک کی ضرورت نہین ہی کیونکہ جو باتین معلوم کرنا منظور تھین وہ معلوم ہو گئی ہین اور زیادہ تاک جھانک سے بیفائدہ

شبہہ پیدا ہوگا اسی وجہ سے جنرل اولیفنٹ اور لارنس کی ملاقات کا حال کرنل گریہیم کو معلوم نہوا۔

آٹھ بجے رات کا وقت تھا کہ جنرل اولیفنٹ ہوٹل مین پھر داخل ہوا مگر جون ہی وہ اپنے کمرے مین جانے کے لیے زینے پر چڑھ رہا تھا شاہی گارد کے ایک پہرے نے اُسکو فوراً گھیر لیا اور کمان افسر نے اپنا ہاتھ اُسکے شانے پر رکھ کر کہا "بنام بادشاہ انگلستان مین تمکو قید کرتا ہون!"

جنرل اولیفنٹ نے بغیر کسی قسم کی گھبراہٹ یا ہراس کے کہا۔ "کس وجہ سے تم مجکو قید کرتے ہو؟"

افسر۔ اس وجہ سے کہ تمھارا نام اولیفنٹ ہی اور تمکو میرے ساتھ ٹاور کو چلنا ہوگا"

جنرل اولیفنٹ نے بےپروائی سے کہا "تبدیل مکان کے لیے جیسی اور جگہ ہی ویسا ہی ٹاور ہی۔

باب ۲۴

نوشتہ جات

اُسی روز نو بجے رات کا وقت تھا کہ جولیا مرٹن اپنے مکان مین بمقام بلیڈنگ ہارٹ یارڈ بیٹھی ہوئی اُن کاغذات کو پڑھ رہی تھی جو جنرل اولیفنٹ نے اُسکو دیے تھے۔ اس بدنصیب عورت کی پوشاک مین اب نہایت تغیر ہوگیا تھا کیونکہ اُسنے اپنے واسطے ایک اچھا جوڑا اُس روپیہ سے خرید لیا تھا جو اُسکے متوفی شوہر کے دوست نے فیاضی سے دیا تھا۔

وہ نہایت اشتیاق سے اُن کاغذات کے پڑھنے مین ہمہ تن مصروف تھی۔ اُسنے اُسکو بہت سے واقعات اور معاملات یاد آئے جو

اسوقت وقوع پذیر ہوئے تھے جب وہ ورجینیا مین رہتی تھی اور اُسکا شوہر میدان کارزار مین تھا اور لارڈ آرڈن اُسکے پاس برابر خفیہ طور پر آتا تھا - اُسنے یہ بھی دیکھا کہ جنرل اولیفنٹ نے اُن کاغذات کے اہم ہونے کی بابت کسی طرح مبالغہ نہین کیا کیونکہ اُنمین لارڈ آرڈن کی بغاوت ورجینیا مین شریک ہونے کی قطعی شہادت موجود تھی گو اُنمین سے کسی پر اُسکا دستخط نہ تھا - پس جولیا مرٹن نے دیکھا کہ انتقام لینے کے ذریعے ہین - ایسے شخص سے انتقام کے ذریعے جسنے حالات سے مستفید ہوکر نہایت کمینہ پن سے اُسکو راہ راست سے بہکایا ! - وہ اس انتقام کے لینے کے لیے اسوجہ سے اور بھی تیار تھی کہ وہ اس رئیس کو ہرگز نہ چاہتی تھی جسنے اُسکو دھوکا دیا تھا - اُسکے شوہر مین اور اوسمین اوصاف ذاتی و اخلاقی مین زمین آسمان کا فرق تھا - علی ہذا اُنکی عمر مین بھی ایسا ہی تفاوت تھا یعنی آرڈن جان مرٹن سے کم سے کم بیس برس عمر مین زیادہ تھا - جان مرٹن نہایت خوبصورت تھا اسکا قد وقامت اور طرز و انداز جنرل اولیفنٹ سے بہت مشابہ تھا - اسکا چہرہ مردانہ حسن کا مکمل نمونہ تھا اور اُس سے عالی خیالی برستی تھی : بخلاف اسکے لارڈ آرڈن کی صورت سے ظاہر تھا کہ وہ ایک لچا اوباش اور بد وتیرہ شخص ہی -

مگر پھر جولیا نے کس طرح طریق عصمت سے لغزش کی ؟ - عورت کا مزاج بعض وقت عجیب طرح کا اختلاف ظاہر کرتا ہی اور دنیا کا تجربہ بتاتا ہی کہ ایسا اکثر ہوتا ہی کہ شوہر مین ہر قسم کے ایسے اوصاف موجود ہون جس سے زوجہ اُس سے محبت کر سکے تاہم زوجہ ایک بہکانے کے واسطے جو ہر اعتبار سے اُسکے شوہر سے کم ہو اُسکو چھوڑ دیتی ہی علاوہ برین جیسا جولیا نے خود اپنا قصہ کہا ہی اُسکو خاص صورتین دام فریب مین آجانے کی پیش آئین - ایک بے اصول اوباش اُس سے خفیہ طور پر ملتا رہا جسمین باوجود زیادہ عقل نہ ہونے کے چکنی چپڑی دل لبھانے والی باتین کرنے کی عمدہ قابلیت تھی - اُسنے جولیا کے کان اُسکے شوہر کی بیوفائی کے مصنوعی قصون سے بھر کر خفیہ طور پر اُسکی عصمت کی بیخ کنی کی - وہ انگلستان سے ورجینیا کو نوجوان گئی تھی اور وہان جان مرٹن سے شادی کی تھی - اُسکو دار السلطنت انگلستان کے اسباب تفریح وتماشا یاد تھے جو اس تنہا گھر مین حاصل نہ تھے جہان مرٹن کے ساتھ عقد کرنے سے اُسکو قیام کرنا پڑا تھا - یہ مکان اُس نو آبادی کے بیچ مین واقع تھا

جو اُسکے شوہر کی محنت نے قائم کی تھی - لارڈ آرڈن نے اسکو انگلستان واپس لیجانے کا وعدہ کیا جسکی طرف اُسکی خواہشمند آنکھیں سرزمین امریکا پر قدم رکھنے کے وقت ہی سے بھری رہتی تھیں - وہ طرح طرح کی عیش و عشرت کا سبز باغ دکھاتا اور کہتا کہ تمکو حاصل ہو جائینگی اور ہر طرح کی مسرتون کی خیالی تصویرین کھینچتا اور کہتا کہ تمکو نصیب ہونگی وہ اپنے محل سرا کا ذکر کرتا اور کہتا کہ تمکو اسمین لیجا کر رکھونگا اور تم بوجہ غایت حسن کے اُسکو زیب و زینت بخشوگی - اور طرہ یہ کہ وہ اُسکی ناتجربہ کاری سے فائدہ اُٹھا کر اُسکو یقین دلاتا کہ قانون طلاق نہایت ہی آسان ہی اور تمھاری شادی میرے ساتھ فوراً ہو جائیگی - غرض جولیا دام فریب مین آگئی اور ننگ و ناموس کھو بیٹھی! - رہی اصلی محبت یہ اُسکو اُسکی جانب کبھی نہین ہوئی اور جب تھوڑے عرصے کے بعد اُسنے جولیا کو نہایت بیرحمی سے نکال دیا جو کچھ خیال جولیا کو اُس سے متعلق سیکئے رہا وہ سخت نفرت سے مبدل ہو گیا وہ انتقام کی پیاسی تھی اور بدلہ لینے پر ہر طرح سے تلی ہوئی تھی اور اب آخر کار انتقام لینے کا ذریعہ اُسکے ہاتھ مین تھا -

غرض نو بجے رات کا وقت تھا جب جولیا اُن اہم کاغذات کو پڑھ رہی تھی کہ مالکہ مکان کمرے مین داخل ہوئی! -

مالکہ مکان - (متبسم ہو کر) - مجکو نہایت مسرت ہی اور مین اپنا فخر سمجھتی ہون کہ تم سی خاتون میرے مکان مین مقیم ہو مسز مرٹن تمھارے دن پھرے ہین اور مجکو اس سے نہایت خوشی ہی - ایک رنگیلے شہسوار نے صبح کو تمسے ملاقات کی اور دوسرا اب تمھاری تلاش مین آیا ہی"

جولیا "دوسرا؟ - تمھارا کیا مطلب ہی؟"

مالکہ مکان "میرا یہ مطلب ہی کہ ایک جنٹلمین صبح والے شخص کے سے عمدہ کپڑے پہنے نیچے کھڑا ہی اور تمسے بات کرنے کا خواہشمند ہی - اُسنے مجھسے کہا ہی کہ میرے ایسے ناوقت آنے کی معافی مانگنا اور کہنا کہ اس ناوقت حاضری کا کچھ خیال نہ کرین کیونکہ مجکو ضروری کام ہی - اُسنے مجھسے یہ بھی کہا کہ یہ پیام بھی پہونچا دینا کہ مجکو اسی شخص نے بھیجا ہی جو آج صبح کو آیا تھا"

جولیا - (جلدی سے) "اچھا - تو اُسکو فوراً آنے دو!" اور جیون ہی مالکہ مکان کمرے سے باہر گئی اُسنے وہ کاغذات جو میز پر پھیلے تھے جمع کر کے

ایک دروازہ مین بند کردے اور لمپ کو تیز کرکے اس ملاقاتی سے ملنے کے لئے تیار ہوئی ۔

یہ ملاقاتی کرنیل گریہم تھا جسکے اُس روز بلیڈنگ ہارٹ یارڈ مین بیشتر آنے کا حال جولیا کو معلوم نہوا تھا کیونکہ وہ اسوقت ضروری سامان خریدنے گئی تھی پس اسکو ذرا بھی شبہہ کسی دغا باز ارادے کا نہ تھا گو اُسنے بنظر احتیاط اس نئے آنے والے کے داخل ہونے سے بیشتر کاغذات مذکور دراز مین رکھ دیے تھے - کرنیل نے تکلفانہ سلام کیا اور اُس کمرے کی ناچیز حالت پر جسمین وہ لایا گیا تھا توجہ نہ کرکے اُسنے شیرین آواز سے کہا "کیا مجکو مسز مرٹن یعنی جنرل اولیفنٹ کے بہادر شہسوار دوست کی بیوہ سے مخاطب ہونے کا افتخار حاصل ہی ؟ "

جولیا " ہان - مین مرٹن کی بدقسمت بیوہ ہون اور مین قیاس کرتی ہون کہ تم اس بہادر کمانیر کے دوست ہو جسکا تمنے ابھی نام لیا ہی ؟ "

کرنیل گریہم " مین خوش ہون کہ جنرل اولیفنٹ میری قدر کرتا ہی اور مجکو اپنا رازدار سمجھتا ہی یہی وجہ ہی کہ اُسنے مجکو اسوقت یہان بھیجا ہی - تم جانتی ہو کہ بحالت موجودہ اُسکو دربار مین کچھہ رسوخ نہین ہوسکتا بلکہ فی الحال اُسکا دربار مین جانا خطرناک ہی گو باہم فرضی دلڈیر کے خیال کیا جاتا ہی کہ اُسکے پہچانے جانے کا کم اندیشہ ہی - خوش قسمتی سے بوجہ چند وسائل کے مجکو تمھارے انجاح مرام یعنی باریابی دربار شاہی کرادینے کا اختیار حاصل ہی چنانچہ آج شام کو جب میرے دوست اولیفنٹ سے مجھسے ملاقات ہوئی تو اُسنے تمھارے واسطے میری خدمات کام مین لانے کا ارادہ کیا - وہ میرے ساتھ مجکو تمھارے سامنے پیش کرنے کے لیے آتا مگر ایک ضرورت اشد کی وجہ سے وہ کسی قدر جلدی کے ساتھ اور کہین چلا گیا ہی - پس وہ مجھسے کہ گیا تھا کہ مین فوراً تمھارے پاس حاضر ہون "

مسز مرٹن " یہ دوسرا ثبوت جنرل اولیفنٹ کی شریفانہ دوستی کا میری جانب ہی - مین تمھارا بھی شکریہ ادا کرتی ہون "

یہ کلمہ جولیا نے اسوجہ سے کہا کہ اسکو اتبک ذرا بھی شبہہ اپنے ملاقاتی

کے دغابازارادے کا نہ تھا۔

کرینل گریہم "مین یقین کرتا ہون کہ تمھارے اور جنرل اویلفنٹ کے درمیان یہ طے پایا تھا کہ تم بذات خاص بادشاہ کے حضور مین حاضر ہو مگر میرا تجربہ (جو اس بارے مین اویلفنٹ کے تجربے سے زیادہ ہی) مجکو بتاتا ہی کہ تمکو اپنا ارادہ پورا کرنے مین بہت دقتین اور توقف پیش آئینگے پس مین صلاح دیتا ہون کہ تم اپنا پیام میری معرفت بھیجو جنرل اویلفنٹ نے بھی اب یہی صلاح دی ہی اور وعدہ کرتا ہون کہ تمھارے مطلب کا پورا پورا اور ٹھیک ٹھیک انصرام کرا دونگا معاف کرنا کہ مین ایسے شخص کے نام کی طرف اشارہ کرتا ہون جو حسب قول اویلفنٹ تمھارے کانون کے لیے خوشگوار نہین ہی۔ مگر مین تمسے صاف کہتا ہون کہ مین خود لارڈ آرڈن کو پسند نہین کرتا اور مجکو اس امر سے بہت خوشی ہوگی کہ مین اس شخص کی تباہی کے استعمال کا باعث ہون"۔

جولیا سو!! اسکے کیا خیال کر سکتی تھی کہ ہر بات جو اُس سے کہی گئی بالکل صحیح ہی؟ بلا لحاظ ثبوت مزید واقفیت اُسکے حالات سے مجرد اویلفنٹ کا نام لے دینا اُسکا اعتبار حاصل کرنے کے لیے کافی تھا۔ پس اُسنے اُسی صلاح پر عمل کرنے کی آمادگی ظاہر کی جواب اُسکو دی گئی تھی۔

جولیا "کیا تم خیال کرتے ہو کہ تمکو جلد اسکا موقع ہاتھ آئیگا کہ تم اُن کاغذات کو جو میرے پاس ہین ایسے لوگون کے ہاتھ مین دو جو اُنکو جلد بادشاہ کے ہاتھ تک پہونچا دین؟"

کرینل گریہم "قبل اسکے کہ کل کا آفتاب غروب ہو نہ صرف کاغذات بادشاہ کے ہاتھ مین ہونگے بلکہ مکار آرڈن کو اسکی کارروائی کے سخت اثر کا مزہ ملجائیگا"۔

جولیا کاغذات مذکور کرینل گریہم کو دینے والی ہی تھی کہ اسکے دل مین دفعتہً یہ خیال آیا کہ یہ بڑے تعجب کی بات ہی کہ جنرل اویلفنٹ نے باوجود ایسے خاص حالات کے کوئی رقعہ یا اور نشان اس امر کے ثبوت کے لیے نہین بھیجا کہ یہ شخص فی الواقع اُسکا مرسلہ ہی یہ خیال جو مسز مرٹن کے دل مین پیدا ہوا تھا ایسا قوی نہ تھا کہ شبہہ کی حد تک پہونچتا تاہم اُسکو اب تک یہی یقین تھا کہ سب باتین درست اور سچی ہین

کیونکہ وہ خیال کرتی تھی کہ سوا اولیفنٹ کے گاڑھے دوست کے اور کون ایسا ہوگا جو اسکا نام لے سکے اور اتنے بہت سے معاملات کی طرف اشارہ کرے جو کہ نیل گریہم کو ظاہرا معلوم تھے؟ پس یہ شبہہ نہ تھا جو جولیا کے دل مین پیدا ہوا تھا بلکہ ایک احتیاط تھی جسکا کرنا وہ ضروری سمجھتی تھی غالباً جنرل اولیفنٹ اس امر سے ناخوش نہوگا بلکہ بطور تجربہ کار دنیاوار کے وہ اُسکی ہوشیاری کو پسند کریگا۔ پھر یہ خیال آیا کہ یہ ایسے کاغذات ہین جو مشکل سے اُسکے مملوکہ کہے جا سکتے ہین۔ اُنکو اُسکے متوفی شوہر کے دوست نے ایک خاص غرض کے لیے اُسکو دیا تھا۔ پس وہ سمجھی کہ اُسکو کوئی حق ان کاغذات کی بابت اور طور پر عمل کرنے کا نہین ہے۔ سوا اُسکے جیسا کہ جنرل اولیفنٹ ہدایت کرے علاوہ برین اب رات زیادہ ہوگئی تھی صبح ہونے کے قبل وہ کسی کام مین نہ آسکتے تھے۔ اور ممکن تھا کہ اول وقت صبح کو رقعہ یا دیگر نشان جنرل اولیفنٹ کی طرف سے اُسکے پاس لایا جاتا۔ پس کاغذات کو بادشاہ کے پاس بھیجنے مین ذرا بھی توقف نہوگا اور میری طرف سے بھی ہر طرح کی احتیاط ہو جائیگی"

یہ خیالات مسز ہربٹ کے ذہن مین بھر رہے تھے مگر اسطرح کے نہ تھے کہ وہ ملاقاتی کو شبہہ کی نظر سے دیکھتی اور بخیال تہذیب وہ چاہتی تھی کہ بغیر ناراض کرنے کے توقف کا موقع ہاتھ آئے۔

جولیا در جواب مین پھر کہتی ہون کہ مین آپ کی اس عنایت کی نہایت مشکور ہون۔ کل صبح کو کاغذات آپ کو یا اور کسی شخص کو جسے جنرل اولیفنٹ کے دیے جاینگے"

گریہم۔ (بالکل نہ گھبراکر) "یہ اچھا ہوتا کہ تم مجکو ایسے وقت یہ کاغذات دیدیتین کیونکہ مجکو کل وقت مناسب پر اس معاملے کی بابت اپنے معزز دوستون کے ذریعہ سے جو دربار سے وابستہ ہین فکر کرنا ہوگی"

جولیا۔ "مین تمھارے کہنے کو خوشی سے قبول کرتی مگر کاغذات مذکور میرے پاس نہین ہین اور صبح سے پہلے مین اُنکو کسی طرح بہم نہین پہونچا سکتی تم دیکھتے ہو کہ مین اسی گوشۂ عزلت مین جو مشتبہہ محلہ مین ہے رہتی ہون پھر بھلا مین ایسی اہم دستاویزات کو اپنے مکان مین کیسے رکھ سکتی تھی۔ پس مین نے ایک

معزز تاجر سے جسکے خاندان سے مجھسے کسی قدر شناسائی ہی یہ کہا تھا کہ اُنکو اُسوقت
یک امانتاً رکھے جب تک مجکو ضرورت ہو کاغذات مذکور احتیاط سے ایک سر مہر
پیکٹ مین بند ہین پس اُنکے کھو لنے اور بڑھے جانے کا کوئی اندیشہ نہین ہی"
کرنیل گرہیم (صورت سے کچھ پریشانی نہ ظاہر کر کے) - تو پھر مین کل علی الصباح
اُنکے لینے کے لیے آؤنگا"
جولیا "وہ تیار رہینگے اور شاید جنرل اولیفنٹ بھی تمھارے ساتھ آئے؟
بہر حال چونکہ وہ کاغذات اُسکے ہین نہ میرے یہ بہتر ہوگا کہ وہ کوئی نشان یا اجازت نامہ
تحریری بھیجے جس سے مین اُن کاغذات کو جدا کر سکون"
کرنیل گرہیم نے بنی ہوئی کشادہ خاطری سے کہا "بیشک یہ درست ہی"
جولیا کو ان سخت احتیاطون کی کارروائی پر افسوس ہوا اور اُسنے یہ خیال کیا
کہ بغیر ضرورت اسطرح کی احتیاط کی گئی مگر وہ بغیر جھوٹ بولے ایسا بہانہ نہ کر سکتی
تھی اور اُسنے شبہہ کرنے سے کرنیل گرہیم کی کمبیدگی کو بڑھایا - بھلا اگر جنرل اولیفنٹ
خود نہ آئے تو کسی قسم کی شہادت کی باقتضائے حالات ضرورت ہوگی؟"
جولیا "مجکو بہت شرم آتی ہی کہ مین کسی قسم کی شہادت کی شرط کرون -
مگر چونکہ تم ایسی عالی خیالی وصفائی سے میری رائے کو قبول کرتے ہو لہذا مین تمھین
بر حوالہ کرتی ہون کہ تم اس معاملے کو باحسن وجوہ طے کرو"
کرنیل گرہیم چند ساعت تک کچھ سوچتا رہا بعد ازان اُسنے جواب دیا "جنرل
اولیفنٹ کے لیے یہ امر خطرناک ہی کہ وہ کسی رقعہ پر اپنے دستخط کرے - ممکن ہی کہ باوجود
سخت احتیاط کے وہ حامل سے گر پڑے - کیا تمنے جنرل اولیفنٹ کی انگلی کی
انگوٹھیون کو یا اسکی سونے کی زنجیر کی خاص قسم کی بناوٹ کو ایسی توجہ سے
دیکھا ہی کہ اُنکو پھر پہچان سکو؟"
جولیا "ہان مجکو یاد ہی کہ مین نے وہ انگشتری دیکھی تھی جسپر صرف ایک
ہیرا تھا جو خوب چمکتا تھا"
کرنیل گرہیم "بہت اچھا اگر میرا دوست اولیفنٹ صبح کو تمھارے پاس
نہ آسکیگا تو مین تم کوئی نشانی لاؤنگا جو تمھارے سکوک کو رفع کر دیگی"

جولیا۔ (جلدی سے) "شک کا لفظ استعمال نہ کرو مجکو تمھارے یہ خیال کرنے سے رنج ہوگا"

کرنیل گریہم "معاف کرنا۔ اچھا احتیاط سہی۔ تمھاری احتیاط ایسی مناسب ہے کہ اُس سے کوئی ناخوشی نہین ہوسکتی"

مسز مرٹن نے اُسکے اس کہنے کا شکریہ ادا کیا اور وہ تکلفی سلام کر کے رخصت ہوا مگر مکان سے جانے کے قبل اُسنے سامنے کے دروازے کی دہلیز پر مالکہ مکان سے جلد جلد کچھ باتین کین اور اُسکے ہاتھ مین ایک اشرفی دیکر وہ بلینڈ ٹنگ ہارٹ یارڈ سے چلدیا۔ ہمفری کلنٹن جو لیفٹنٹ کی خدمت مین چند گھنٹے رہنے کے بعد پھر اپنے آقا کی ملازمت مین آگیا تھا تھوڑے فاصلہ پر اپنے ٹٹو پر سوار کرنیل کے گھوڑے کی لگام پکڑے کھڑا تھا گریہم سوار ہوگیا اور دونون اسقدر عجلت کے ساتھ چلے جہانتک کہ لنڈن کی اُس زمانے کی ٹوٹی ہوئی اور خطرناک سڑکون پر چلنا ممکن تھا۔ کرنیل سیدھا دارالسلطنت کے مغربی سرے کی طرف روانہ ہوا اور لارڈ آرڈن کے محل کے دروازے پر اُترا۔

لارڈ آرڈن نہایت تشویش سے اُسکے انتظار مین تھا۔ جونہی کرنیل گریہم اُس سجے ہوئے کمرے مین داخل ہوا جہان لارڈ آرڈن بےچینی سے ادھر اُدھر ٹہل رہا تھا وہ اُس سے ملنے کے لیے بڑھا اور جلدی سے کہنے لگا "کہو کیا خبر ہی؟ کیا تمکو کامیابی ہوئی؟"۔ نہین! - تمھاری صورت سے معلوم ہوتا ہی کہ تمکو کامیابی نہین ہوئی ہے"

گریہم نے لارڈ آرڈن سے اپنی اور جولیا کی ملاقات اور گفتگو کا حال بیان کیا اور تقریر کو یون ختم کیا "قبل اسکے کہ مین نے مکان کو چھوڑا مین نے مالکہ مکان سے پوچھا کہ اُسنے مسز مرٹن کے قبضہ مین بہت سے قلمی کاغذات دیکھے ہین یا نہین اور اُسنے مجھسے بیان کیا کہ جب وہ میری اطلاع کرنے کے واسطے مسز مرٹن کے کمرے مین گئی تھی تو اُسنے میز پر بہت سے کاغذات پھیلے ہوئے دیکھے تھے پس یہ ظاہر ہی کہ مسز مرٹن نے انکو ان چند منٹون مین چھپا ڈالا جب عورت مذکورہ مجکو بلانے کے لیے زینہ سے اُتری"

لارڈ آرڈن۔ (بہت خائف اور متوحش ہوکر) "تو کیا تم خیال کرتے ہو کہ مسز مرٹن کو کسی دغا بازی کا اندیشہ ہے؟"

کرنیل گریہم "نہیں حضور۔ میرا گمان تو اسکے بالکل برعکس ہے۔ یہ محض ایک احتیاط ہے جو وہ کررہی ہے اور اسپر باقتضائے حالات ہمکو تعجب نہ کرنا چاہیئے اگر کسی ذریعہ سے وہ ہیرے کی انگوٹھی اور لیفٹنٹ کی انگلی سے کل صبح کو نکل آئے اور اتنی مہلت ملجائے کہ اُسکی گرفتاری کی خبر مسز مرٹن کے کان تک پہونچے تو میں اقرار کرتا ہوں کہ میں یہ کاغذات اسکے پاس سے لاسکتا ہوں۔ ایک اور طریقہ کارروائی بھی ہے اگر آپ کے نزدیک مناسب ہو۔"

لارڈ آرڈن۔ (سراسیمہ ہوکر) "وہ کیا؟"

کرنیل گریہم "اسوقت دو سنڈے بدمعاش میرے وظیفہ خوار ہیں اور انکو میں کل شام کو ایک حسینہ کے زبردستی اُٹھا لانے کے واسطے متعین کرچکا ہوں اگر آپ کہیں تو میں ان شہدوں کو تلاش کروں اور آدھی رات کو انکو مسز مرٹن کے مکان پر لیجاؤں اور کاغذات زبردستی چھین لوں۔ ایک سبیل اور بھی ہوسکتی ہے کہ میں پھر محلہ بلیڈنگ ہارٹ یارڈ کو جاؤں اور مالکہ مکان کو کچھ نہ کچھ دے دلا کر راضی کردوں کہ اُن کاغذات کو اُسوقت چرالے جب مسز مرٹن سو جائے اس عورت کو کسی کام کے کرنے میں تامل نہو گا اگر اسکی مٹھی گرما دیجائے۔"

لارڈ آرڈن "نہیں۔ نہیں۔ یہ تدبیریں نہیں چل سکتیں تم خوب ذہن نشین رکھو کہ جولیا مرٹن نے تمھارے چلے آنے کے بعد وہی تدبیر کی ہوگی جو اسنے تمسے فرضی طور پر کرنا بیان کی۔ تم کہتے ہو کہ اُسنے اپنی تنہائی کی حالت اور اس محلہ کی بدنامی کا ذکر کیا؟ پس تم یقین مانو کہ وہ بغیر اُن کاغذات کو جدا کیے ہوئے ہرگز نہ سوئی ہوگی یہ ہماری مہم کے لیے بالکل ناکامی ہوگی اگر تمھارے بدمعاش زبردستی حملہ کریں اور پھر کاغذ بھی اسکے مکان میں نہ ملیں اور یہ بھی ایسی ہی بربادی کی بات ہوگی اگر مالکہ مکان کو رات کے وقت چوری سے کمرے میں آتے ہوئے جولیا پکڑلے۔

کرنیل گرہیم "تو آپ کے نزدیک سوا میرے کی انگوٹھی کے اور کوئی سبیل نہین ہے اور وہ قیدی اولیفنٹ سے کیونکر ملیگی؟۔ بطور ملکی قیدی کے جس پر الزام بغاوت لگا ہی وہ اپنے جسم پر قانوناً ہر چیز رکھ سکتا ہی جو گرفتاری کے وقت اُسکے بدن پر ہو تاکہ وہ جلاد کو کچھ دیسکے کہ وہ اپنی کلھاڑی ہوشیاری سے کام مین لاسکے"

لارڈ ڈارڈن "مین اُن سب دقتون کو سمجھتا ہون جو اس معاملے کے متعلق ہین مگر کوشش ہونا چاہیے۔ صبح کو مین سب سے پہلے یہ کام کرونگا کہ ایک تدبیر کو جو میرے دل مین آئی ہی عمل مین لانے کے لئے ٹاور کو جاؤنگا تم بھی ۹ بجے اُسی طرف کہین قریب رہنا تاکہ اگر مجکو کامیابی ہو تو تم فوراً بلیڈ ٹنگ ہارٹے یارڈ کو جا سکو اور مسز مرٹن سے کاغذات لے سکو"

گرہیم "اچھا مین کل صبح کو ۹ بجے کے وقت ٹاور کے مغربی پھاٹک پر رہونگا" یہ کہکر کرنیل گرہیم لارڈ ڈارڈن سے رخصت ہوا۔

باب ۲۵

ٹاور

اے زرتو خدا نئی ولیکن بخدا ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

ناظرین مین سے بہت کم لوگون کو حتی کہ اُنکو بھی جو لندن اور اسکے سوا دسے کم آگاہ ہین یہ اطلاع دینے کی ضرورت ہی کہ عمارت موسومہ ٹاور لندن دلندن کا برج فقط ایک قلعہ بند عمارت نہین ہی جیسا کہ اُسکے نام سے ظاہر ہی بلکہ عمارتون کا ایک بڑا مجموعہ ہے جنکی قطع جداگانہ ہی اور وہ مختلف زمانہ اور نیز مختلف کام کے واسطے ہین۔ شہر پیرس کا بڑا نا قلعہ بسٹیل یا شہر رومتہ الکبری کے قلعۂ انجلو یا شہر سویل (ملک اسپین یعنی اندلس کا ایک مشہور شہر جسکو عرب اشبیلیہ کہتے تھے) کے مجلس محکمہ تفتیش بدعت صفحات تاریخ مین بڑے جرمون اور ظالمانہ خونون سے ایسے منسوب نہین ہین جیسا کہ لندن کا ٹاور ہی۔ گرے شاعر نے کیا خوب نفرت انگیز جملے مین اس قلعہ کا ذکر کیا ہی "وہ بیشمار ناحق اور نیم شبی قتلون سے معمور ہی" اور وہ لوگ جو آج کل سیر و تماشا کی نظر سے اُس قلعہ مین جاتے ہین سمجھتے ہین کہ وہ شاہان انگلستان کے سبقت ناہی خونریز مظالم کی یادگار اور ہمارے وحشی اور

بہائم صفت اجداد کے مذہبی تعصب اور ظلم اور خون کے پیاسے ہونے کا نمونہ ہی
کل رقبہ مختلف عمارتون میدانون اور صحنون کا جو بارہ ایکڑ سے کم نہوگا ایک کھائی
اور بلند قلعہ کی شکل کی دیوار سے گھرا ہوا ہی مگر ہم اس جگہ پر قلعہ کے حالات کی
تشریح نہ کرینگے کیونکہ اور افسانہ نگارون نے اُسکی بابت بہت کچھ لکھا ہی پس ہم
اپنے قصہ کی طرف رجوع کرتے ہین۔

ایک چھوٹے گنبد دار کمرے مین جو ٹاور کے ایک نہایت پرانی اور
مضبوط عمارت مین تھا جنرل راڈیفنٹ مقید تھا۔ اُسکے ہاتھون اور پیرون پر
بھاری زنجیرین تھین جو انتقام کی علامت تھی نہ ضروری احتیاط کی کیونکہ دیوارین
ایسی موٹی۔ دروازے ایسے بھاری اور روشندان ایسے تنگ اور سلاخون سے
محفوظ تھے کہ قیدی دلیر و جانباز شخص کو بھی اگر اُسپر زنجیرین نہوتین نکل بھاگنا
ناممکن تھا۔ یہ محبس زیر زمین نہ تھا جہان قیدی محبوس تھا بلکہ سطح زمین پر ایک
کمرہ تھا جسکے آگے برآمدہ تھا جو کمرۂ مذکور اور سنگی زینے کے جاندہ کے درمیان
تھا۔ ایک چٹائی جو لوہے کے پلنگ پر بچھی ہوئی تھی۔ اور ایک بھنگم میز اور ایک
کاٹھ کی تپائی مع ایک طشت اور صراحی کے اس کوٹھری کا فرنیچر تھی برآمدے
مین سنتری رہتا تھا۔ یہ سنتری خاص ہدایت کے بموجب جو ٹاور کے لفٹنٹ کو
دی گئی تھی قلعہ کے عملہ مین سے اس کام کے انجام دینے کے لیے بالخصوص لائق
تصور ہوکر منتخب کیا گیا تھا۔ یہ شخص خانہ جنگی کے زمانے مین شاہی افواج کا
سپاہی تھا اسکی عمر ساٹھ برس کی تھی اُسکا چہرہ سخت اور مزاج ظالمانہ تھا اور
مشہور تھا کہ اسمین ذرا بھی نیکی اور رحم نہین ہی۔ چونکہ اُسکی شادی نہوئی تھی
لہذا اُسکو خانگی تعلقات سے واقفیت ہی نہ تھی اُسی وجہ سے وہ ہمدردی انسانی
کے اثر سے بالکل دور تھا۔ اور لشکر دلن کی قواعد اور فوج متعینہ ٹاور کے ضابطہ نے
اُسکو ڈھالکر ایک کٹھپتلی سا کر دیا تھا جس سے وہ آنکھ بند کرکے اپنے افسرون کے
حکم کی تعمیل کرتا۔ وہ کئی برس سے ٹاور مین ملازم تھا۔ اُسنے کبھی کسی قیدی سے
رشوت لیکر اُسکے ساتھ رعایت نہ کی تھی۔ قیدی کے بھاگ جانے پر چشم پوشی
کرنے کا کیا ذکر ہی۔ اسکو مخصوص حالات کی بھی کچھ فکر نہ رہتی پس وہ کبھی کسی سے گپ شپ

بھی نہ کرتا - خلاصہ یہ کہ وہ اپنے ہم صحبتون سے بھی بغیر ضرورت بات نہ کرتا اور
جب بضرورت بات بھی کرتا تو حتی الامکان مختصر الفاظ مین یہ قطع اُس شخص کی
تھی جو جنرل اولیفنٹ کی پاسبانی کے لیے تجویز کیا گیا تھا -
جنرل اولیفنٹ کی گرفتاری کے بعد آٹھ بجے صبح کو دروازے کی زنجیرین
اور بلیان ہٹائی گئین اور دروازہ کھُلا اور جیلر ایک چھوٹی روٹی اور ایک
ٹھلیا پانی لیکر کوٹھڑی مین داخل ہوا -
جب جیلر نے یہ کھانا میز پر رکھا تو جنرل اولیفنٹ نے ٹٹولنے کے طور پر
کہا "یہ تو بہت ہی تھوڑا اور حقیر کھانا ہی"
جیلر "یہ وہ کھانا ہی جسکے لانے کا مجکو حکم ہوا ہی"
جنرل اولیفنٹ "اگر مین تمکو ایک بوتل شراب لانے کے لیے ایک
اشرفی دون تو کیسا - قیمت شراب دینے کے بعد جو کچھ بچے وہ تمھارا حق ہی ؟"
یہ کہتے ہوئے جنرل اولیفنٹ نے گہری نظر سے جیلر کو دیکھا تاکہ یہ معلوم کر سکے
کہ وہ کچھ لینے دینے والا آدمی ہی یا نہین - مگر نتیجہ معائنہ قابل اطمینان نہوا -
جیلر "مین نہین جانتا - میرے نزدیک تمھارے لیے پانی شراب سے
بہتر ہی"
جنرل اولیفنٹ "کیون ؟"
جیلر "خیر - اگر تم جاننا چاہتے ہو تو جانو کہ تیز شراب پاگلون کے واسطے
عمدہ چیز نہین ہی کیونکہ مجھسے کہا گیا ہی کہ تمھارے دماغ مین کسی قدر فتور ہی"
جنرل اولیفنٹ (بے پروائی سے ہنسکر) "اوہ ! - تمسے یہ کہا گیا ہی
مگر کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین فی الواقع پاگل ہون ؟ - میری صورت دیکھو - میری
آنکھ سے آنکھ ملاؤ اور غور کرو کہ میری نظر دن مین کوئی علامت خبط یا دیوانگی
خلل دماغ یا جنون کی پاتے ہو"
جیلر نے ایسا ہی کیا - اُس جگہ سے جہان وہ کھڑا تھا ایک روشندان
کی روشنی اُسکے چہرے پر پڑی - جیلر اور اولیفنٹ نے ایک دوسرے کو غور سے
دیکھا - رفتہ رفتہ جیلر کا نقشہ جنرل کو یاد آنے لگا اور ایسا معلوم ہوا کہ اُسنے اُسکو بہت

سال ہوئے پہلے کبھی دیکھا تھا مگر اُسکی نظرون سے دیکھتے وقت ایسی کوئی بات نہ پائی جاتی تھی جس سے یہ سمجھا جاتا کہ اُسنے اُسکو پہچانا ہو۔

جنرل اولیفنٹ۔ (چند ساعت کے بعد) "کیون مین پاگل ہون؟"

جیلر "مین نہین جانتا۔ مجکو اس بارے مین دستگاہ نہین ہی جنون بعض وقت مکار و فریبی ہوتا ہی اور اپنے تئین چھپائے رہتا ہی"

جنرل اولیفنٹ۔ (بے پروائی سے) "خیر تو مین تمھارے نزدیک ایسا ہی پاگل سہی جیسا ماہ مارچ مین خرگوش ہوتا ہی۔ مگر یاد رکھنا کہ مین ایسا مجنون نہین ہون کہ تمھاری نسبت بعض باتون سے لاعلم ہون"

جیلر "شاید ایسا ہی ہو۔ مگر مین سمجھ بدتا ہون کہ تمکو میرا نام بھی معلوم نہین"

اولیفنٹ "غالبًا تمھارا نام رالف گرسٹڈ ہی"

جیلر "شاید تمنے میرا نام لفٹنٹ سے اسوقت سُنا ہی جب وہ کل شام کو تمھارے ساتھ آیا تھا اور مجکو تمھاری پاسبانی کے لیے مقرر کیا تھا؟"

اولیفنٹ "فرض کیا جائے کہ مین نے تمھارا نام لفٹنٹ سے سن بھی لیا ہو تاہم تم نہین کہہ سکتے کہ اُسنے تمھارے بھائی کا ذکر کیا تھا"

جیلر "بیشک اُسنے میرے بھائی کا ذکر نہین کیا۔ مگر ممکن ہی کہ تمنے قیاس کر لیا ہو کہ میرے بھائی ہی۔ دنیا مین اکثر لوگون کے بھائی ہوا کرتے ہین"

جنرل اولیفنٹ "سچ ہی۔ مگر ہر شخص کے بھائی کا نام لوگ نہین ہوتا جو سر ولیم بریدنڈ مالک بندرہال کا داروغہ ہی"

جیلر "پھر اس سے کیا ہوتا ہی؟ تمکو اتفاق سے اُسکا نام معلوم ہو گیا ہو گا"

جنرل اولیفنٹ "ایک بات کان مین سُنو اور پھر بتاؤ کہ وہ بھی تو مجکو اتفاق سے نہین معلوم ہو گئی"

یہ کہکر اولیفنٹ جیلر کے پاس گیا۔ جیلر دونون ہاتھ تیار رکھے تھا تاکہ اگر دفعتًا حملہ ہو تو روک سکے اور قیدی کی ہتھکڑی کو پکڑ سکے اگر اُسکو روکنا منظور ہو مگر اولیفنٹ کو یہ کچھ نہ کرنا تھا اُسنے جیلر کے کان مین چند الفاظ کہے۔

جیلر نے پیچھے ہٹکر اور جنرل کو نہایت غور سے دیکھ کر کہا تو پھر تم کون ہو؟ -
اولیفنٹ - مین کوئی نہین ہوا۔ مین صرف اولیفنٹ باغی ہوں اور یہ تمکو پیشتر ہی سے معلوم ہی - اس سے کچھ بحث نہین کہ مجکو وہ ذرا سی بات کیونکر معلوم ہوئی جو مین نے تمھارے کان مین کہی - مگر کیا تم اب بھی کہو گے کہ مین پاگل ہون ؟"
جیلر "تم تو مجکو شعبدہ باز معلوم ہوتے ہو - پس زیادہ بات کرنے سے کچھ فائدہ نہین "
اولیفنٹ "میرے اچھے دوست بہت فائدہ ہی کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ جو کچھ مین نے کہا ہی اُسنے تمھارے دل مین ایک اشتیاق پیدا کر دیا ہی اور یہ آسان کام نہ تھا - کیونکہ اس کہنے مین نہ تعریف ہی اور نہ بُرائی کہ تمھاری سرشت بہت سخت ہی مگر مزاج ہر شخص خود نہین بناتا ہی پس اسوجہ سے انسان کو اپنے مزاج کی کیفیت سُننے پر خوش یا ناخوش نہونا چاہیے "
جیلر " اس سب کا کیا نتیجہ ہی؟ "
جنرل اولیفنٹ "صرف یہ نتیجہ ہی کہ تم ایسے ہوا خواہ ہو کہ میرا کام بخوبی کر سکتے ہو "
جیلر - (درشتی سے) "نہین ہرگز نہین - مین تمھارا یہی کام کر سکتا ہون نہ کہ تمکو بھیس بدلنے کے کپڑے دون - تمھاری زنجیرین دور کر دون - باہر کا دروازہ کھولون - اور تمکو بھاگ جانے دون مگر تم میرے ہاتھ سے یہ باتین کبھی نہ حاصل کرو گے "
اولیفنٹ - مین تمسے ان باتون کا ہرگز خواستگار نہین - مین تمسے چاہتا ہون کہ تم ایک رقعہ لو اور جو کچھ کرنا ہی وہ تم کرو گے "
جیلر - اول تو مجکو یہ حکم ہی کہ تمکو کوئی رقعہ یا پیام نہ بھیجنے دون دوسرے یہ کہ بالفرض مجکو تمھارے رضامند کرنے کی طرف بھی میلان ہو تو مین اپنی جگہ کیسے چھوڑ سکتا ہون ؟"
اولیفنٹ " اول تو تم اُن احکام کی سخت پابندی نہ کرو گے جو تمکو دیے گئے ہین جب تم میری جیب کا آدھا روپیہ پاؤ گے اور تمکو یقین ہوگا

کہ بقیہ نصف اُسوقت ملیگا جب پیام کے پہونچ جانے کا یقینی ثبوت مجکو ملجا ئیگا دوسرے یہ کہ تم باہر کا دروازہ بند کر سکتے ہو اور کنجی اپنے قبضے مین رکھ کر تین یا چار گھنٹے تک غیر حاضر رہ سکتے ہو۔ اگر تمھارا جی چاہے۔ مین کھڑکیون سے نہ چلاؤنگا کہ قلعہ کے اندر کی فوج کو معلوم ہو کہ تم مجکو اسطرح بغیر محافظ کے چھوڑے جاتے ہو"

جیلر ''جنرل اولیفنٹ تم عجیب شخص ہو واللہ مین نے اپنی تمام عمر مین کسی شخص سے اتنی دیر تک بات نہین کی جتنی دیر تمسے گپ شپ کی ہی"

جنرل اولیفنٹ ''ماسٹر گرمسٹڈ غالب ہی کہ ایسا ہی ہوا ہو کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ باوجود اپنے خاص مزاج کے تمکو میری طرف توجہ ہی۔ اب اپنا ہاتھ میری جیب مین ڈالو۔ یا ٹھہر جانا مین خود نکال سکتا ہون یہ کہتے ہوئے جنرل اولیفنٹ نے اپنا ایک ہتھکڑی پڑا ہوا ہاتھ جیب مین ڈالکر بہت سے روپیے نکالے اور میز پر رکھ دیے۔

گرمسٹڈ ''مجکو انکی ضرورت نہین ہی۔ مجکو کھانے پینے کے لیے کافی روپیہ ملتا ہی اور وہی میرے واسطے بس ہی!"

اولیفنٹ۔ (رکھائی سے) ''اوہ اگر تمھارا یہ مطلب ہی کہ تم عمر بھر جیلر ہی رہو تو دوسری بات ہی۔ مگر مین خیال کرتا تھا کہ غالبا تمکو کوئی صاف سا جھونپڑا مع قطعۂ اراضی ملحقہ کے خریدکرنا مقصود ہوگا تاکہ کسی موضع مین خوشی وخرمی سے اپنا بڑھاپا بسر کرو"

گرمسٹڈ ''واللہ تم بھی کیا خوب شخص ہو تم میرے دماغ مین وہ باتین بھرتے ہو جنکو مین نے پہلے کبھی خواب مین بھی نہین دیکھا۔

اولیفنٹ۔ اب یہ باتین تمھارے دماغ مین پہونچ گئی ہین۔ اور وہ تمھارے دماغ مین متمکن رہینگی کسی شخص کے دماغ مین بعض باتین ٹھونسنے مین وقت ہوتی ہی مگر بعض باتین ایسی ہوتی ہین کہ وہ پہونچکر فوراً جگہ پکڑ لیتی ہین یہی کیفیت تمھاری ہی۔ ایک جھونپڑا مع ایک گائے اور عمدہ باغیچہ سنے غالبا نیدرہال کے قرب مین تمھارے لیے بہتر ہوگا تاکہ تم اپنے بھائی کے ساتھ پرانی

باتون کا ذکر کرسکون کیون یہ بات پُر لطف ہوگی یا نہین ؟ گر مسٹڈ یہ روپیہ اُٹھالو کیونکہ مین جانتا ہون کہ اگر تم ایسا کر دگے تو تم میرے پیام کو بھی سمجھو گے۔"

جیلر نے چند ساعت تک تامل کیا بہر کیف یہ معلوم ہوا کہ وہ ظاہرا متامل ہی مگر بھر دفعتہً روپیہ اُٹھا کر اُسنے اپنی بڑی جیب مین رکھ لیا اور کہنے لگا "اچھا کہو کیا ہی"

جنرل "ذرا قلم دوات کاغذ لاؤ اور مین تمکو ایک رقعہ لکھے دیتا ہون"

رالف گر مسٹڈ کوٹھری کا دروازہ احتیاط سے بند کرکے چلا گیا اور چند ساعت مین قلم دوات کاغذ اور لاکھ بھی لیکر آیا گو اولیفنٹ کے ہاتھون مین ہتھکڑی تھی اُسنے چند مختصر سطرین لکھین اور کاغذ پلیٹ کر مہر کر دی پھر تب لکھ کر اُسنے کہا۔ لو اسکو محل وائٹ ہال کو لیجاؤ اور ڈچز آف پورٹس موتھ کے کسی ملازم کو دیدو"

جیلر "ڈچز آف پورٹس موتھ ؟ - اور اگر وہ ناخوش ہون ؟"

جنرل اولیفنٹ "ڈچز یقیناً تمکو ایک مٹھی بھر روپیہ دینگی تاکہ تم پیام پہونچانے کی بابت خاموش رہو"

جیلر نے ایک قسم کے غیر مصنوعی تجربے سے جو اُسکی معمولی سخت مزاجی کے بالکل برعکس تھا کہا "بیشک تم عجیب و غریب شخص ہو !"

اولیفنٹ "ہان ! شاید ایسا ہی ہو اور غالباً جب تم اپنے چھوٹے جھونپڑے مین سکونت پذیر ہو جاؤ گے تو تم آج کی کارروائی کو اچھا سمجھو گے آج نو بجے رات کو مجکو اطلاع دینا کہ تمنے میرا رقعہ پہونچا دیا یا نہین اگر تم پیام پہونچا دوگے تو بقیہ روپیہ جو میری جیب مین ہی مع کسی انگوٹھی کے جسکو تم پسند کرو تمھارا ہوگا لیکن اگر تم پیام نہ پہونچاؤ گے تو یاد رکھو کہ مین حکام کو اُس معاملے سے آگاہ کرنے کا ذریعہ تلاش کر دونگا جو ابھی تھوڑی دیر ہوئی مین نے تمھارے کان مین کہا تھا - پس تمسے اور تمھارے بھائی سے جواب طلب ہوگا اور ــــــــ"

جیلر - (بات کاٹکر) "بس جنرل ! - تم دھمکیون کو استعمال نکرو ہی

انگوٹھی جو مین پسند کرتا ہون وہ ہیرے والی ہی جو خوب چمک رہی ہی"۔
او لیفنٹ "چونکہ یہ انگوٹھی تمکو پسند ہی لو ابھی لے لو" اور ہاتھ
بڑھاکر اُسنے جیلر کو انگوٹھی اُتار نے دی "اچھا اب جلد و اور وفاداری
سے خدمت مفوضہ کو انجام دو"
رالف گرمسٹڈ "تم کچھ اندیشہ نہ کرو" یہ کہکر وہ کوٹھری سے
نکلا اور دروازہ مقفل کردیا۔

باب ۲۶
رقعہ

اُسی روز جسکا ذکر ہمنے پچھلے باب مین کیا ہی پانچ بجے شام کو مس یارہ
روتھ اپنی مان کے ساتھ دریاے لیا کے کنارے ٹہل رہی تھی یہ دریا کا وہی
جانب تھا جہان سر دلیم برینڈ کے بھتیجے نے اسکو نہایت دلیری سے کرنیل گریھم
اکی گستاخی سے بچایا تھا۔ مسز رمبالڈ نے یہ خاص موقع پھرنے کے لیے پسند نہین
کیا تھا کیونکہ اسکو ایسے معاملات کی کچھ پروا نہ تھی اور وہ خیال بھی نہ کرتی کہ
وہ کدھر جارہی ہی اس راستہ کو خود روتھ نے شام کی تفریح کے لیے پسند
کیا تھا اور وہی اپنی مان کو اس خاص راستہ پر لائی تھی۔ کیا یہ بات احسان
مشکوری کی وجہ سے تھی جو اُسکو لارنس لی کی جانب تھی کہ وہ ملا قع واردات
دکھاکر مسز رمبالڈ کو اس کارنمایان کی یاد دلائے جو لارنس لی نے کیا تھا؟
یا یہ بات تھی کہ دل کے جوش کو جو زیادہ عمیق خیالات سے متحرک تھا اس
معاملے سے کچھ تعلق تھا؟ - بلاشبہہ روتھ باعتبار اپنے بھولے بھالے مزاج
کے اسکو امر اول الذکر کی وجہ سے سمجھتی تھی مگر یقیناً یہ امر دوسری بات کی وجہ سے
ظہور پذیر ہوا تھا۔ روتھ اب مرض عشق مین گرفتار تھی! ایک ہفتہ گزر چکا تھا
کہ وہ لارنس سے جدا ہوئی تھی اور اُسکی تصویر اُسکے دل مین بسی ہوئی تھی یہ فراموش
نہوا ہوگا کہ وہ کسطرح جدا ہوئی تھی۔ لارنس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسکے
باپ کو اطلاع دیگا کہ کرنیل گریھم نے اُسکے ساتھ اور کچھ سختی کی یا نہین اور

اُنھون نے ایک دوسرے پر ایسی نگاہین ڈالی تھین جو صورت حال سے کہہ رہی تھین کہ وہ ایک دوسرے سے بے پروا نہین ہین۔ مگر صریحی عشق کا اور کچھ اقرار نہوا تھا نہ لارنس لی نے اپنی زبان سے کوئی بات اُس کیفیت کی توضیح مین نکالی تھی جو روتھ نے اُسکے دل مین پیدا کر دی تھی۔

ان خیالات مین وہ ایک دوسرے سے رخصت ہو گئے تھے اور اُسوقت سے یعنی اُس ہفتہ مین جو گزر رہا تھا نہایت خوبصورت اور عقلمند کپتان لی کے تصور مین رہی۔

لارنس لی نے خط بھیجنا فراموش نہین کیا مگر ہرٹ فورڈ کو لوٹنے کے بعد وہ تین چار روز تک منتظر رہا کہ دیکھون کرنیل گریہم کچھ اور بدلہ لیتا ہے یا نہین۔ مگر کرنیل گریہم نے ایسا نہین کیا۔ ڈچز آف پورٹس متھ کی نوید جو حکم شاہی کے برابر وقعت رکھتی تھی اُسکو پہونچی اور چونکہ یہ طلبی دو مختلف جلسون کے واسطے تھی لہذا اُسنے دیکھا کہ اُسکو کئی روز تک لندن مین رہنا ہوگا۔ پس ہرٹ فورڈ سے لندن جانے کے قبل اُسنے کرنیل رمبالڈ کو ایک خط لکھا اور اسکو اطلاع دی کہ اُسکے کمان افسر نے اسکو کسی طرح پر دق نہین کیا۔ اُسنے یہ بھی لکھا کہ گو وہ فی الواقع حراست مین تھا اور اس وجہ سے اُسکو خود اختیاری حاصل نہین ہے تاہم وہ چند روز کے لیے بتعمیل حکم حکام اعلی۔ لندن کو جاتا ہے اور ہرٹ فورڈ مین واپس آکر رمبالڈ کو پھر خط لکھیگا۔ آخیر مین اُسنے مسٹر رمبالڈ کو سلام دعا لکھا۔ یہ خط گھوڑے چڑھے قاصد نے رائی ہوس مین پہونچایا۔ کیونکہ اُس زمانے مین ڈاک کا انتظام نہ تھا اور روتھ نے اس خط کو جو در اصل اُسکے باپ کے نام تھا اس بات کا عمدہ ثبوت خیال کیا کہ لارنس نے اُسکو نہین بھلایا ہے۔

نوجوان حسینہ کا پہلا پہلا عشق بہت خوشگوار ہوتا ہے!۔ دل سنجیدہ اور دبی ہوئی کیفیات لطف سے لبریز ہوتا ہے اور ایک صاف اور بیگناہ خیالات کا جائے قیام بنجاتا ہے۔ وہ چیزون کو ایک نئی لائٹ روشنی مین دیکھنے لگتی ہے دنیا جو اسکے آگے پھیلی ہوئی ہے پھولون کی خوبصورتی۔ نظرگاہون کی تازگی آفتاب کی چمک اور ستارون کی خوشگوار روشنی سے کچھ زیادہ لطف رکھتی ہے۔ اُسمین نسیم فرح بخش

چڑیون اور بہتے ہوئے چشمون کے نازک نغمہ سے جو کان تک پہونچتے ہین کچھ زیادہ کیفیت محسوس ہوتی ہی کیونکہ دل جو عشق سے معمور ہوتا ہی اس بات سے واقف ہو جاتا ہی کہ ایک اور ذریعہ مسرت کا موجود ہی جو اس سنجیدہ خوشی سے زیادہ ہی جو نیچر کی اشیا کے نظارہ یا اُنکی آوازون کے ترانہ سے حاصل ہو سکتی ہی اُسکو معلوم ہوتا ہی کہ ایک شخص ایسا ہی جسکی صورت اُسکے خیال مین بے انتہا حسن رکھتی ہی اور جسکی آواز (جسکی صدائین اُسکے کان مین اُسکی عدم موجودگی کی حالت مین بھی باقی رہتی ہین) تمام نغمون پر بالا ہی۔ اُسکو یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ گو جلوہ گاہ قدرت کے تمام مناظر غائب ہو جائین یا مبدل ہو کر ناہموار ویرانے بنجائین تاہم وہ خوش رہ سکتی ہی جب تک کہ وہ اُس شخص کی نسبت دھیان کر سکے جسکی تصویر کو وہ عزیز رکھتی ہی اور جسکی موجودگی صحرا کو اُسکی نظرون مین باغ ارم بنا سکتی ہی۔ پھول کتاب۔ اور تمام زنانہ مشاغل جو نوجوان مہ جبینہ کو خوشی و خرمی پہونچاتے تھے۔ اُسوقت زیادہ باوقعت نہین رہتے جب عشق نے اُسکے دل پر ایک تصویر کسو پرتوافگن کر دیا۔ یہی کیفیت روتھ کی تھی۔

روتھ اور اُسکی مان دریا کے کنارے ٹہل رہی تھین تھوڑی دیر مین دونون ٹھہر گئین اور روتھ نے دفعۃً اپنی مان کو روک کر بتایا کہ یہ وہ موقع ہی جہان کپتان لی نے اُسکو کرنیل گریہم کی گستاخی سے بچایا تھا۔ اگر مسز رمبالڈ دنیا کے رنگ ڈھنگ سے ذرا زیادہ واقف ہوتی اور اُسکو انسان کے دل اور اُسکی کیفیات سے ذرا زیادہ تجربہ ہوتا تو وہ ضرور اپنی بیٹی کے عشق کا راز اُس اشارے سکالمہ کی لجاجت اور کسی قدر پُرجوش اور فی الجملہ شرم آلود انداز سے جو اُسکی گفتگو مین تھا جب اُسنے موقع واردات کو بتایا تھا سمجھ جاتی مگر مسز رمبالڈ اس قسم کی عورت تھی کہ بغیر کھلے الفاظ مین کہے ہوئے کچھ نہ سمجھ سکتی تھی اسیوجہ سے اسکو یہ معلوم نہوا کہ لارنس لی نے اُسکی دختر پر کوئی خاص اثر ڈالا ہی۔ یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ روتھ نے بالقصد اپنے خیالات کو اس بارے مین اپنی مان سے چھپایا اصل یہ ہی کہ وہ خود انکو پورے طور پر نہ سمجھی تھی علاوہ برین لارنس لی نے کوئی صریحی اقرار عشق نہ کیا تھا پس روتھ کو اپنے والدین سے کچھ ظاہر کرنا یا اُنسے صلاح لینا نہ تھا۔

جب مسز رہبالڈ اور اُسکی بیٹی دریا کے کنارے ٹہل رہی تھین تو اُنھون نے مسر ولیم بریند کو گھوڑے پر سوار بیندر ہال کی جانب سے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ جب وہ قریب پہونچا تو اُسنے فی الجملہ تپاک سے اپنی ٹوپی بطور سلام کے اُٹھائی اور یہ امر باعتبار اُسکی خاموش مزاجی اور غمگین جبلت کے اسکی عادت کے خلاف ہوا۔ جو باتین اُسنے کین وہ بھی خوش مزاجی اور کشادہ روئی بلکہ زیادہ تملق کے ساتھ تھین جو اُسکے مزاج کے بالکل خلاف تھا۔ وہ اپنے گھوڑے سے اترا اور جب وہ باگ پکڑکر دونون لیڈیون سے بات کرنے کے لیے ٹھہر گیا تو اُنھون نے بھی بپاس تہذیب آگے بڑھنا مناسب نہ سمجھا۔ اسنے کہا کہ مین آج رائی ہوس کے بہت قریب پہونچ گیا تھا اور غالبًا مین تمھارے پاس جاتا اگر تم دونون مجکو یہان نہ ملجاتین اسپر مسز رہبالڈ نے ازراہ تپاک کہا کہ اب ہم آگے نہ جائینگے چلیے مکان کو لوٹ چلین تاکہ آپ کی کچھ آؤ بھگت کر سکین۔ مگر اُسنے کہا کہ مین تمھاری سیر مین خلل اندازی نہین کرنا چاہتا اور اسی طرح دس بارہ منٹ تک گفتگو کرکے وہ اپنے گھوڑے پر پھر سوار ہوا اور چلا گیا اور وعدہ کر گیا کہ جب موقع ہاتھ آئیگا تو ضرور رائی ہوس کو آؤنگا۔

روتھ اور اُسکی مان آگے بڑھین روتھ نے خیال کیا کہ سر ولیم بریند نے اُسکی جانب فی الجملہ زیادہ تپاک برتا اور جب وہ یہی بات سوچ رہی تھی تو اُسکی مان نے کہا۔ "دیکھو روتھ مالک بیندر ہال ملاقات ہونے پر بہت اچھا برتاؤ کرتا ہی یقینًا اُسکا برتاؤ رُکاوٹ کا نہین۔ اور وہ تپاک سے ایسا معرا اور پابندی ضابطہ مین ایسا سخت نہین ہی جیسا کہ ہم ابتک اُسکو سمجھا کیے ہین اور تمھارے باپ کی پالیٹکس کو ایک جانب خیال کرکے اور یہ سوچکر کہ سر ولیم بریند کو طرفداری شاہی مین کیسا غلو ہی مین خیال کرتی ہون کہ اسمین ضرور بہت سے عمدہ اوصاف ہونگے جس سے وہ ہماری جانب ایسی دوستی کا برتاؤ کرتا ہی"

روتھ "تاہم مین اُسکو پسندیدہ شخص نہین خیال کرتی۔ اسکا تپاک مصنوعی معلوم ہوتا ہی نہ اصلی اور اُسکی تہذیب مجبوری سے اختیار کی ہوئی معلوم ہوتی ہی"

مسز رمبالڈ "ہان ممکن ہی کہ ایسا ہی ہو کہ تم ایسی بات کہتی ہو کیونکہ اُسنے تمھاری تعریف مین ایک یا دو دل خوشکن کلمے کہے تھے اور گو مین ہرگز اس بات کو روا نہ رکھونگی کہ تمھارے دل مین کچھ غرور پیدا ہو تاہم مین خیال کرتی ہون کہ چونکہ یہ جملے ایک ایسے شخص نے کہے جو تمھارے دادا کے برابر تھا اسلیے تم اُسسے ضرور خوش ہوئی ہوگی"

ردتھ (سنجیدگی سے) "مین تملق اور چاپلوسی کو کسیطرف سے پسند نہین کرتی ہون اور سر ولیم برینڈ کی طرف سے تو بھلا کیا پسند کرونگی"

ردتھ سچے دل سے یہ بات کہہ رہی تھی کیونکہ جو توجہ سر ولیم برینڈ نے اُسکی جانب مبذول کی جسکی تصدیق اسکی ماں کی گفتگو سے بھی ہوئی اس سے اُسکو کبیدگی تھی گو ناخوشی کی حد تک نہ پہونچی تھی - بہر حال وہ یہ سوچتی تھی کہ کیا خوب ہوتا کہ لارنس بی کا چچا اس سے اپنے تملق اور چاپلوسی کی باتین نہ کرتا -

مسز رمبالڈ نے اُس سنجیدہ لہجہ کا جسمین ردتھ باتین کر رہی تھی نہ خیال کرکے کہا "میری یہ رائے ہی کہ سر ولیم برینڈ بہر حال ایک دوست صفت اور خوشگوار پردیسی ہو سکتا ہی اور چونکہ ہمارا اور اُسکا مکان بہت قریب ہی لہذا مین کوئی وجہ نہین دیکھتی کہ تمھارا باپ کبھی کبھی اُسکا ہم صحبت کیون نہوا کرے جسنے ظاہرا پولیٹکل اختلافات کو بھلا دیا ہی - سر ولیم برینڈ ایسا شخص معلوم ہوتا ہی جسکو مصیبتین پیش آئی ہین جہانتک مین نے سنا ہی اُسکی زوجہ ویسی نہ تھی جیسی اُسکو ہونا چاہیے تھا اور اُسکے نام کو ایک شخص مسمی فیبین برسی کے ساتھ دھبہ لگایا جاتا -"

مگر یہانتک کہکر مسز رمبالڈ چپ ہوگئی اور اُسکو دفعتہ یاد آیا کہ اُسکو ایسی بات اپنی جوان اور ناکتخدا لڑکی کے سامنے کہنا مناسب نہ تھا - فی الواقع وہ خود رفتگی کی سی حالت مین یہ سب کہہ گئی تھی اور جب وہانتک کہہ چکی تب اُسکو خیال آیا کہ اب اپنے تئین روکنا چاہیے وہ ایک نیک اور صاف باطن عورت تھی اور اُسکے اصول نہایت عمدہ تھے مگر بعض وقت وہ بات کا خیال نہ رکھتی اور جو کچھ منھ مین آتا بے سمجھے بوجھے نکال ڈالتی جبکا اتفاق

سے روتھ نے اُسکی بات نہین سُنی کیونکہ وہ ان ناخوش خیالات مین غرق تھی جو مسٹر ولیم برنیڈ کی تملق آمیز گفتگو اور متوجہ نظرون کی وجہ سے جو اُسنے اُسکی جانب مائل کی تھین پیدا ہوئے تھے بغیر اسکے کہ وہ اپنے خیالات کو اس بارے مین سمجھے اسکے دل مین ایک مبہم وسوسہ سا پیدا ہوا اور اُسنے یہ تمنا کی کہ اگر اس شخص کا چچا جسکی تصویر اُسکے دل مین بسی ہوئی تھی اُسکی جانب اسطرح خطاب نہ کرتا اور اُسکو اسطرح نہ دیکھتا تو اچھا ہوتا۔

دونون لیڈیون نے جہانتک مناسب سمجھا سیر کی بعد ازان وہ رائی ہوم کی طرف لوٹین۔ مکان پر پہونچکر مسز رجبالڈ نے کہا کہ مین تھک گئی ہون اور فوراً مکان کے اندر چلی گئی۔ مگر روتھ اپنے خیالات مین تنہا مستغرق رہنے کی غرض اور نیز شام کی خوشنمائی کی وجہ سے اور تھوڑی دیر تک باہر رہنے کی طرف مائل ہوکر سڑک نیومارکٹ کے کنارے سے کھیتون کی طرف مُڑی۔ اور اتنی دور پہونچ گئی تھی کہ درختون کی ایک قطار نے اُسکو اُن لوگون کی نظر سے اوجھل کردیا تھا جو اُسکے باپ کے دروازے پر کام کر رہے تھے کہ ایک جوان خوبصورت اور خوش پوشاک چھوکرے نے جو اس سے بات کرنے کا ظاہرا خواہشمند معلوم ہوتا تھا اُسکی طرف خطاب کیا اور اپنی ٹوپی کو نہایت ادب کے طور پر بطرز سلام اُتارکر کہا "مین خیال کرتا ہون کہ آپ مس رجبالڈ ہین"۔

روتھ نے اسکا جواب دینے مین کچھ مضائقہ نہ سمجھکر کہا ہان مین روتھ ہون اسپر چھوکرے نے اِدھر اُدھر دیکھ کر اور یہ اطمینان کر کے کہ اسکو کوئی نہین دیکھتا ہے ایک لپٹا ہوا رقعہ نکالا اور کہا "میرے آقا کپتان لی نے عرض کیا ہے کہ آپ اسکو پڑھ لین"۔

جونہین رقعہ پیش کیا گیا روتھ کا دل دھڑکنے لگا اور اسکے رخسارون پر سُرخی آگئی کیونکہ قبل اسکے کہ چھوکرا اس سے کہے کہ وہ کسکے پاس سے آیا ہے اُسکو خیال ہوا کہ لارنس لی نے رقعہ بھیجا ہوگا وہ دفعۃً ایسی گھبرا گئی کہ اسکو یہ سوچنے کی طاقت نہ رہی کہ آیا وہ مناسب عمل کر رہی ہے یا نہین اور اُسنے رقعہ کو چھوکرے کے ہاتھ سے لے لیا مگر ہنوز اسکی تھرتھراتی ہوئی اُنگلیون نے اسکو ا

اچھی طرح نہ پکڑا تھا کہ اُسنے جلدی سے چارون طرف نظر دوڑائی جیسا چھوکرے نے کیا تھا یعنی یہ دیکھنے کے لیے کہ کوئی اُسکو دیکھ تو نہین رہا ہی اور ایسا کرنے سے اُسکو خیال گزرا کہ اُسکو خفیہ طور پر رقعہ نہ لینا چاہیے مگر چھوکرا چلدیا تھا اور کھیتون کے پار ہوگیا تھا اور چند ساعت مین وہ درختون کی آڑ کی وجہ سے اُسکی نظرون سے غائب ہوگیا۔

روتھ (دل مین) "مگر یہ ناممکن ہی کہ کپتان لی نے مجکو نامناسب باتین لکھی ہون یہ ناممکن ہی کہ اُسکی جو شریفانہ مزاج رکھتا ہی سوا عمدہ اور جائز غرض کے کوئی اور غرض ہوگی! - اُسکے رقعہ کو نہ پڑھنا اُسکی نسبت بیجا شک کرنا ہوگا۔

یہ خیالات روتھ کے دل مین جلدی سے گزرے اور اُسنے رقعہ کو کھولا۔ اُسکا مضمون یہ تھا۔

"پیاری مس ریبالڈ" مین تمسے نہایت التجا سے عرض کرتا ہون کہ تم آج شام کو چند منٹ کے لیے مجھسے تخلیہ مین ملو مجکو تمسے ملنے کی اشد ضرورت ہی گو ملاقات ایک ہی لمحہ کے لیے ہو - مین اپنے ملنے کی وجہ ضبط تحریر مین نہین لاسکتا اسی قدر لکھ دینا کافی ہی کہ اُس جانب سے ایک نئی اور سنگین بات کھلی ہی جسکی بابت مین نے تمہارے باپ کو چند روز ہوئے لکھا تھا وہی بات جسکے لیے مین تمسے ملاقات کا مستدعی ہون اُس امر کی مقتضی تھی کہ ملاقات خفیہ طور پر ہو اور وہ میرے علانیہ رائی ہوس مین آنے کی مانع ہی ٹھیک ۹ بجے رات کو مین اُس پل کے سرے پر ملونگا جو تمہارے مکان سے نسبتاً زیادہ فاصلہ پر ہی۔ خدا حافظ - لارنس -

روتھ کو ذرا بھی شبہہ نہ تھا کہ یہ خط کپتان لی کا خط ہی کیونکہ اُسنے وہ تحریر دیکھی تھی جو اُسنے اُسکے باپ کو بھیجی تھی اور نشان خط بجنسہ ویسی ہی تھی اُسنے رقعہ کو لپیٹ کر اپنے کپڑے کے نیچے سینہ پر رکھ لیا اور رائی ہوس کو واپس جاکر اپنے کمرے پر چڑھ گئی -

اس اثنا مین نوجوان چھوکرا کھیتون سے پار ہوکر رائی ہوس اور سرائے کنگس آرمس سے دور نکل گیا تھا اور پادیل پر درختون کے ایک کنج

مین پہونچکر دو بدقوارہ اشخاص سے ملاجلا جو درختون کے نیچے بیٹھے پیپ پیتے اور شراب اُڑاتے تھے دو مضبوط گھوڑے اور ایک خوبصورت اچھے ہاتھ پانون کا ٹٹو درختون کے اندر ایک کشادہ مقام پر جہان گھانس جمی تھی چیہ رہے تھے۔

چھوکرے سے کے اسکے پر ایک شخص نے پوچھا "مسٹر ہمفری کہو کیا خبر ہی؟"

ہمفری کلنٹن نے جو دراصل اس رقعہ کا قاصد تھا کہا "مین اپنے حصہ کا کام کر چکا تم اُس تھوڑے وقفہ سے جسمین مین غیر حاضر رہا ہون سمجھ سکتے ہو کہ مین کام کر آیا ہون یا نہین۔ مس ربالڈ اُن کھیتون مین تنہا ٹہل رہی تھی۔ مین اُسکو خط پہونچا آیا۔ اطمینان رکھو کہ وہ ضرور وقت معینہ پر آئیگی"

اس سن بدمعاش نے جو پہلے بولا تھا کہا "کہو وہ ایسی ہی عمدہ چیز ہی جیسی کرنیل نے اُسکو بیان کیا ہی؟"

ہمفری "تم سمجھ لو کہ تمھارے سوال کا جواب اسی سے ہوتا ہی کہ وہ اس تمام تکلیف اور خرچ کی سزاوار ہی جو میرے رنگیلے آقا نے اُسکے واسطے برداشت کیا ہی۔ اب احتیاط سے کام کرو بالفعل یہین رہو اور آفتاب غروب ہونے پر کمینگاہ کو جاؤ"

بدمعاش "تم کچھ تردد نہ کرو آج گیارہ بجے رات تک ربالڈ کی دختر حوالی شہر کے اُس مکان مین پہونچ جائیگی جہان تمھارے آقا نے اُسکو ٹھہرانے کے لیے انتظام کیا ہی"

ہمفری "خدا کرے ایسا ہی ہو۔ اچھا خداحافظ" یہ کہکر وہ اپنے ٹٹو پر سوار ہوا اور کڑاتا ہوا چلدیا۔

باب ۲۷

کمینگاہ

روتھ حسب بیان صدر اپنے کمرے مین چلی گئی تھی اور وہان اپنے خیالات مین غرق تھی۔ اسکے خیالات غمگین تھے کیونکہ اُسکو معلوم ہوا کہ کرنیل گرہیم کپتان لی کو انتقام لینے کے لیے تنگ کر رہا ہی اور اُسنے سمجھا کہ یہ انتقام کسی سنگین قسم کا ہوگا بس

اُسکو نہایت خلجان تھا اور گو وہ یہ سمجھتی تھی کہ مقام مقررہ پر نہ جانے مین نہایت ناشکری ہوگی۔ (کیونکہ لارنس پر جو کچھ سختی ہوگی وہ اُسکے سبب سے ہوگی)۔ تاہم وہ یہ بھی سوچتی تھی کہ والدین کے بے صلاح ایسا کرنا نازیبا ہوگا۔ اگرچہ صاف باطن خوش اطوار چھوکری کو بغیر علم ماں باپ کے چوری سے کچھ کام کرنا پسند نہ آتا تھا تاہم اپنے شکوک کے جواب مین وہ اپنے دل سے خود بحث کرتی تھی کہ یہ خط جو میرے پاس آیا ہی نہ صرف بہت ضروری ہی بلکہ اسمین صاف لکھا ہی کہ ملاقات پرائیوٹ طور پر ہونے کی ضرورت ہی اُسنے خیال کیا کہ یہ بظاہر ہی کہ کپتان لی خاص وجوہ رکھتا ہوگا جسکی وجہ سے اُسنے لکھا ہی کہ سوا تمھارے اور کسی کو میرے اُس نواح مین آنے کی اطلاع نہو پس روتھ نے سوچا کہ اس راز کا افشا کرنا ٹھیک نہین ہی۔ پس وہ اسی حیص بیص مین تھی کہ مقام مقررہ پر جاے یا رقعہ کی کچھ پروا نہ کرے مگر کیا وہ اپنے دل کو خطرہ کی پروا نہ کرنے کی طرف مائل کر سکتی تھی؟ کیا یہ اقتضاے موقع تھا کہ وہ ایسا کرے؟ وہ لارنس پر عاشق تھی۔ وہ اُسکی احسانمند بھی تھی اُسکو اُسکے شریفانہ چال چلن اور عالی خیالی کی بابت ذرا بھی شبہہ نہ تھا پس اُسنے اُس ضروری رقعہ کی درخواست پر کاربند ہونے کا ارادہ کیا۔

روتھ کو کسی وقت اسطرح پر رائی ہوس سے باہر چلے جانے مین کوئی دقت نہ تھی کہ اسپر کوئی معترض نہو اگر اُسکو اسکے باپ کا کوئی ملازم دیکھ بھی لیتا تو کچھ تعجب کی بات نہ تھی وہ یہی خیال کرتا کہ شاید وہ موسم بہار کی شام مین نو بجے رات کو جب اندھیرا نہین ہوتا بلکہ شفق کی روشنی ہوتی ہی تو اپنے مکان کے قریب ٹہلتی ہوگی۔ پس روتھ وقت مقررہ سے چند منٹ پیشتر چپکے سے چلدی اور خندق دار احاطہ کے مشرقی اور شمالی جانب چل کر بغیر اسکے کہ اُسکو سراے کنگس آرمس کے سامنے جانا پڑے پل کے پاس پہونچ گئی۔ پل بلند تھا اور اسکی محرابین درجہ بدرجہ چھوٹی ہوتی گئی تھین۔ دوسری جانب اُتار ڈھالو تھا وہان سڑک کے دونون جانب جھاڑیان تھین اور جا بجا درختون کے جھنڈ تھے پل اور پتون کی آڑ کی وجہ سے مقام مقررہ اُن تین چار مزدورون کی نظر سے اوجھل تھا جو سراے کنگس آرمس کے سامنے شراب پی رہے تھے۔

روتھ دھڑکتے ہوئے دل سے پل پر چلی اور جھاڑیاں اور درختوں کے سایہ میں داخل ہوئی نیا دریا جو دریاے لیتا کے متوازی بہتا تھا جسپر سے اسنے ابھی عبور کیا تھا تھوڑے فاصلہ پر روان تھا انہیں دونوں دریاؤں کے درمیان دو مضبوط بدمعاشوں نے جو روتھ کے منتظر تھے اُسکو پکڑ لیا وہ درختوں کے ایک کنج سے اُسپر جھپٹے اور اُسکے مُنھ پر رومال رکھ دیا جس سے چیخ کی آواز جو اُٹھی تھی دب گئی۔

مگر اُسی وقت ایک اور شخص موقع واردات پر نمودار ہوا وہ بھی قریب کے سایہ سے نکلا اب جو کچھ واقعہ ہوا وہ چند منٹ کا کام تھا۔ اس نئے آنے والے نے اپنی تلوار کھینچکر ایک بدمعاش کے مُنھ پر وار کیا وہ اسطرح گرا کہ گویا فوراً مر گیا اور دوسرے نے خائف ہو کر مس رمبالڈ کو چھوڑ دیا اور بھاگنے کی تیاری کی مگر پھر یہ دیکھ کر کہ حملہ آور صرف ایک شخص ہی نہ کئی جیسا کہ اُسنے گھبرا کر خیال کیا تھا اُسنے جرأت کی اور تلوار کھینچکر جنگلی چیتے کی طرح لارنس پر کودا جو روتھ کے مُنھ سے رومال ہٹا کر اُسکو جلدی جلدی تسلی اور دلاسا دیتا تھا مگر کپتان لی بھی غافل نہ تھا اُسنے بدمعاش کی ضرب کو اپنی تلوار پر لیا اور ایک دو قدم پیچھے ہٹ کر ایسی چالاکی کا وار کیا کہ اُسکی تلوار ہاتھ سے نکلکر چکر کھاتی ہوئی جھاڑی پر گری پھر اُسنے اُسکو زمین پر گرا کر اور چھاتی پر چڑھ کر تلوار اُسکی گردن کے سامنے کی اور کہا "بتا تجھے یہ بیحرمتی کرنے کو کسنے کہا۔ ورنہ ابھی جان سے مارے ڈالتا ہوں"

بدمعاش "میری جان چھوڑ دو۔ میں ابھی بتاے دیتا ہوں"

لارنس "بول جلدی بول!۔ خبردار سچ بولنا"

بدمعاش "اچھا۔ کرنیل گرہیم نے"

لارنس "بس!۔ میں تجکو چھوڑے دیتا ہوں جا اپنے بھیجنے والے سے کہدے کہ اتفاق وقت سے کپتان لی اس نازک وقت میں اُسکی جہنمی تدبیر کو باطل کرنے کے لیے یہاں آگیا۔ جا اپنے ہمراہی سے مل۔ دیکھ وہ مر تو نہیں گیا! نہیں وہ اس جگہ سے اُٹھ رہا ہے جہاں میں نے اُسکو مارا تھا!۔ جاؤ حرامزادو چلے جاؤ!۔ کیونکہ میں تمکو چھوڑے دیتا ہوں مگر یقیناً جلد یا دیر میں تمھاری

جان لیگا "

یہ کہکر لارنس لی بدمعاش کے اوپر سے اُترا اور روتھ کی طرف مڑا جو یہ سب حال دیکھ رہی تھی۔

کپتان لی نے اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیکر اور محبت سے دباکر کہا "پیاری روتھ تم کچھ خوف نہ کرو" کیونکہ اُسکو اُسکے چھڑانے کی خوشی اور اُس سے ملاقی ہونے کی مسرت تھی۔ اسلیے اُسنے اسکو پیاری کے لفظ سے خطاب کیا جو بجاے خود اقرار محبت تھا۔

روتھ نے طرح طرح کے خیالات سے جو نتیجہ اُس خوف کا تھا جو اُسکو ابھی لاحق ہوا تھا جسمین اب اس بے تکلفانہ خطاب کیے جانے پر خوشی ملی ہوئی تھی تھرتھراتے ہوے کہا "اوہ! - کپتان لی تم مجھپر بڑے احسان کرتے چلے جاتے ہو!"

کپتان لی نے شفق کی روشنی مین جو اس سایہ دار مقام پر دھندھلی تھی مگر تاہم اسقدر روشنی تھی کہ روتھ اسکی نظرون کو دیکھ سکتی تھی اُسکی طرف محبت سے نگاہ کرکے کہا "احسان؟ نہین پیاری روتھ احسان کی کچھ بات نہین! لیکن اگر یہ احسان ہی تو مین اُس سے تمھارے دل پر دعوی کرنے کا فائدہ اُٹھاتا ہون۔"

لارنس لی کو روتھ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین تھرتھراتا ہوا معلوم ہوا اُسنے کچھ جواب نہ دیا مگر وہ نظر جو اُسنے شرماکر آنکھ نیچی کرنے سے قبل اُسپر ڈالی اُس اقرار محبت کا کافی جواب تھی جو اُسنے ابھی کیا تھا ہنوز یہ دونون اُس مقام سے جہان لڑائی ہوئی تھی اتنے فاصلہ پر تھے کہ دونون بدمعاش انکی بات نہ سُن سکتے تھے ایک اُنمین سے اپنے ساتھی کو زمین سے اُٹھا رہا تھا جب وہ اپنی قوت سے اُٹھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اُسپر ضرب کا بیہوش کرنے والا اثر ایسا زیادہ تھا کہ اسکو مدد کی ضرورت تھی کرینل گرہم سے دونون گرگون کے گھوڑے بہت ہی قریب تھے وہ اُنپر سوار ہوئے اور جب لارنس اور روتھ پل کے قریب پہونچے تو اُنھون نے جاتے ہوئے سوارون کے گھوڑون کی ٹاپون کی آواز سخت زمین پر پڑتی ہوئی سُنی۔

عاشق و معشوق نے جلد جلد اپنی سرگزشت کہہ سُنائی اور روتھ کو یہ

معلوم کر کے تعجب ہوا کہ لارنس نے اُسکو رقعہ نہین بھیجا وہ سراسیمہ ہو کر زار زار رونے لگی کیونکہ اُسکو یہ خیال پیدا ہوا کہ اسطرح ملنے کے واسطے آنے سے کپتان لی مجکو کم وقعتی کی نگاہ سے دیکھیگا گو مین یہ سمجھ کر بھی آئی کہ مین اُسی سے ملنے کو جاتی ہون - لارنس نے اس بارہ مین اُسکی تشفی کر دی اور وہ ساکت ہوئی -

لارنس نے نہایت دلگداز آواز سے جو جانانہ شیرینی رکھتی تھی اور رتھ کی روح کو وجد مین لاتی تھی کہا "پیاری رتھ مین اس واقعہ کی وجہ سے تمکو ذرا بھی نظر حقارت سے نہین دیکھتا ! - تم یقین کرتی تھین کہ مین نے وہ رقعہ لکھا تھا اور تمھارے یہان آنے سے ثابت ہوتا ہی کہ تم مجکو بے پروائی کی نگاہ سے نہین دیکھتین - کیا مین تمکو ایسے ثبوت محبت کے واسطے الزام دیسکتا ہون ؟ - نہین پیاری رتھ ہرگز نہین بلکہ ایکطرح کی مجکو مسرت ہی کہ یہ واقعہ ہوا اس سے مجکو اُن خیالات کے ظاہر کرنے کا موقع ملا جو تمنے میرے دل مین پیدا کر دیے ہین اور مجکو ثابت ہو گیا کہ جیسا کہ عشق مجکو تمسے ہی ویسا ہی تمکو مجھسے بھی ہی"

رتھ کو ان باتون کے سُننے سے نہایت خوشی ہوئی اور اُسکو اسوجہ سے زیادہ مسرت ہی کہ جس گفتگو سے اُسکو یہ معلوم ہوا کہ وہ خط جعلی تھا اسی سے یہ شش و پنج بھی رفع ہوا کہ کرنیل گرہم نے اس سے اپنا بخار نہین نکالا - اب اُسنے لارنس سے رائی ہوس چلنے کو کہا تاکہ اپنے والدین سے یہ سب حال صاف صاف کہہ دے اور جو کچھ کارروائی رقعہ کے موصول ہونے اور اُسکے مطابق جاے مقررہ پر ملاقات کے لیے جانے کی بابت اُسنے بغیر اُنکے علم کے کی ہی اُسکی تلافی اب کل اظہار حال کر کے پورے طور پر کر دے - لارنس نے بھی اِسکو منظور کیا دونون رائی ہوس کی طرف چلے اور اثنائے راہ مین لارنس نے رتھ سے الفت و محبت کی باتین کین واضح رہے کہ ایسے تھوڑے وقفہ مین بدمعاشون سے لڑائی ہو گئی اور یہ سب معاملہ ایسے کم شور و شغب سے ہوا کہ اُن لوگون کے کان تک آواز بھی نہ پہونچی جو سراے کنگس آرمس کے سامنے شراب پی رہے تھے -

کرنیل رسالدار اور اُسکی بی بی رائی ہوس کے ایک کمرے مین بیٹھے

تھے رمبالڈ متعجب تھا کہ روتھ کیون نہین آئی دفعتہً دروازہ کھلا اور لارنس اور روتھ ہاتھ مین ہاتھ دیے نمودار ہوئے۔

روتھ نے جھپٹ کر اور اپنے باپ کے گلے مین باہین ڈالکر اور پھر اُسی طرح اپنی ماں کے گلے لگ کر کہا ”اے میرے والدین مجھکو معاف کرنا کہ مین نے بے تمھارے علم کے آج ایک کام کیا جو غالبًا سنگین نتایج پیدا کرتا!“

کرنیل اور اُسکی زوجہ روتھ کی زبانی یہ باتین سُنکر متعجب ہوئے مگر کپتان نے رمبالڈ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لینے کے لیے بڑھکر مختصر طور پر واقعہ کو بیان کیا تاکہ انتشار دور ہوا ور سامعین مفصل حال سُننے کے لیے تیار ہون۔ روتھ نے وہ رقعہ پیش کیا جو اُسکے پاس آیا تھا اُسکے باپ نے رقعہ پڑھا اور اُسکو تعجب ہوا کہ اُسکا خط کپتان لی کی تحریر کے بالکل مشابہ تھا۔ ایک ساعت کے لیے اُسکے چہرے پر لال سا پیدا ہوا مگر وہ فوراً دور ہوگیا۔ جب لارنس نے کہا ”کرنیل رمبالڈ مین بحیثیت ایک جنٹلمین اور سپاہی کے تمسے کہتا ہون کہ یہ رقعہ جعلی ہی!“

کرنیل رمبالڈ ”اے عالی دل نوجوان شخص معاف کرنا کہ مین نے تمھاری نسبت بے اعتباری ظاہر کی۔ دو مرتبہ تمنے میری بیٹی کو بدذات گریہم سے چھڑایا ہی مین تہ دل سے تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون“

لارنس ”واللہ۔ یہ خط بالکل جعلی ہی اور نہایت ہی کمینہ اور نفرت انگیز افترا ہی کرنیل گریہم میری شانِ خط سے آگاہ ہی پس کوئی تعجب کی بات نہین ہی کہ اُسنے اُسکی نقل اُتاری ہی۔ اُسنے میرا خط اکثر دیکھا ہی اور غالبًا میری لکھی ہوئی تحریرات اُسکے پاس ہونگی شاید اُسکو معلوم ہوگیا ہی کہ مین نے تمکو خطوط لکھے ہین اور اُسنے اسی وجہ سے اُس خاص خط کی طرف اشارہ کیا ہی جو مین نے لکھا تھا مین خیال کرتا ہون کہ اُسنے وہ تحریرات جو مین نے تمھارے نام بھیجی تھین روک لین اور ایک سربمہر نوشتہ کو کھولکر پڑھ لیا اور پھر بند کرکے مکتوب الیہ کے پاس بھیجدیا۔ اب یہ بات کہنا باقی ہی کہ مین آج شام کو موقع وارِدات پر کیونکر پہونچا یقینًا کرنیل گریہم نے اپنی ترنگ مین آکر اپنے ایک شناسا سے اپنے ارادے جو مس رمبالڈ کے بارے مین تھے ظاہر کردیے۔ اُس شخص نے اس سبب سے

کہ تمھاری لڑکی ایک بدمعاش کے ہاتھ سے بچ جاے اس بھید کو مجھسے کہدیا مگر چونکہ اُسکو یہ منظور نہ تھا کہ وہ غماز اور دوست کے راز کا افشا کرنے والا مشہور ہو اُسنے مجھسے چند شرائط اس طریقہ کی بابت کین جسمین مین اسکی اس اطلاع کو استعمال کرون - مجکو اُسکے کہنے کے مطابق عمل کرنا ضرور تھا اور مین نے ویسا ہی کیا - مین نے اپنی موجودگی کو موقع واردات پر اسطرح ظاہر کیا - کہ گویا وہ محض اتفاقیہ تھی اور اسی انداز سے مین نے نابکار گریہم کے ہزیمت خوردہ آدمیون سے گفتگو کی اور اُنکو اپنے آقا سے بھی بات کہنے کی تنبیہ کی - اب کرینل گریہم یہ خیال نہ کریگا کہ اُسکا راز افشا ہوا - (دھیمی آواز سے کرینل رمبالڈ کی طرف مخاطب ہوکر) رہی اُسکی سزا اسکی بابت کل دیکھا جائیگا "

کرنیل رمبالڈ " لارنس کا ہاتھ پکڑکر اور گرمجوشی سے دباکر) " نہین میرے نوجوان دوست میرے وابستگان ہین ہے کسی کے واسطے تم اپنی جان کو خطرہ مین نہ ڈالو آج تمنے یکہ و تنہا دو بدمعاشون کو شکست دی اس سے تمھاری دلاوری مین کچھ شبہہ نہین - اگر گریہم کو سزا ہی دینا مقصود ہی تو خاتون کے ذریعہ سے ہونا چاہیئے مگر مین خیال کرتا ہون کہ مجھ ایسے شخص کو بمقابلہ ایک ہوا خواہ شاہی کے عدالت مین بھی کامیابی نہوگی پس اُس بے اصول بدمعاش کو اسی سزا پر چھوڑ دو کہ اُسکی تدبیر کارگر نہوئی اور اسکی اُمیدین خاک مین مل گیئن کپتان لی مجکو قول دو - مین تمسے یہی مہربانی چاہتا ہون کہ — "

روتھ نے زبانی جستی سے اپنے باپ اور عاشق کی گفتگو کا مطلب سمجھ کر بات کاٹ کر کہا " اور مین بھی تمسے یہی التجا کرتی ہون ! " اور اپنی مان کے پاس سے اُٹھکر وہ لارنس کے پاس منت سماجت کی نگاہین ڈالتی ہوئی گئی -

لارنس نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر روتھ کے والدین سے وہ بات ظاہر کرنے کے لیے جسکا اُنکو شبہہ تھا یا بہر کیف باپ کو تھا مان کو شاید نہو روتھ کا ہاتھ تھامکر کہا " کرنیل رمبالڈ مجکو تمھاری نازنین دختر سے سچی اور لازوال اُلفت ہی - آج شام کے واقعات نے مجکو اس اقرار کرنے پر آمادہ کیا کیا مین اُمید کرسکتا ہون کہ تم اسکو نامنظور نہ کروگے ؟ "

رسبالڈ نے نوجوان فوجی افسر کی مردانہ کشادہ روی کو نظر تحسین سے دیکھکر یون جواب دیا "اگر چند روز پیشتر مجھسے کوئی شخص کہتا کہ اپنی بیٹی بادشاہ کے ایک سپاہی کو دو تو مین اس تجویز کو حقارت کی نگاہون سے دیکھتا اور اسپر مضحکہ کرتا مگر لارنس مین تمسے کیسے انکار کر سکتا ہون کہ تمکو اسکی محبت اور ہماری شکر گزاری پر بہت سے دعوے ہین؟ - درحالیکہ تم طرفداران شاہی کے معمولی چال چلن سے بالکل علیحدہ روش رکھتے ہو - (محبت پدری نے تخالف آرائے ملکی پر غلبہ کیا) - اوہ! - روتھ مین دیکھتا ہون کہ تمھاری مسرت اسی مین ہی پس تم میرا جواب قیاس کر سکتی ہو مگر لارنس تمھارا چچا - کیا وہ منظور کریگا؟"

لارنس نے سر ولیم برینڈ کی عالی خیال محبت پر بھروسہ کر کے کہا "مین خیال کرتا ہون کہ میرا چچا تمسے اس بارے مین کچھ کم شرافت نہ ظاہر کریگا جیسی تمنے اس موقع پر ظاہر کی ہی"

روتھ ایسی خوشی سے پھولی ہوئی تھی کہ اُسکو وہ گران باری یاد نہ رہی جو سر ولیم برینڈ کے اُس روز تملق اور چاپلوسی کی باتین کرنے سے پیدا ہوئی تھی کیونکہ نوجوان دل مین عشق یقین اعتبار اور امید کے ہم معنی ہوا کرتا ہی -

باب ۲۸

قیدی اور ڈچز

اب ہم جنرل اولیفنٹ کا پھر ذکر کرتے ہین کیونکہ یہ سین جو ہم اب بیان کرنے والے ہین اُسی وقت اور اُسی شام کو واقع ہوا تھا جب سین مندرجہ باب سابق ظہور مین آیا تھا - ۹ بجے رات کا وقت تھا جب روتھ مقام مقررہ پر پل کے قریب گئی تھی اور نو ہی بجے رات کا وقت تھا جب ٹاور کا قیدی ایک شخص کے انتظار مین تھا - وہ محبس مین تنہا بیٹھا تھا جسمین صرف ایک دھندھلا لمپ جل رہا تھا اُسکے ہاتھ پانوُن مین ہتھکڑی اور بیڑی تھین - اور چراغ کی روشنی سے جو اُسکے چہرے پر پڑتی تھی کوئی خاص کیفیت ظاہر نہ تھی - اُسکی صورت سے نہ احمقانہ بیباکی ظاہر تھی

نہ بدمعاشون کی سی سختی۔ بلکہ ایک قسم کی عالی خیال دلیری اور فطرتی دلاوری جیسی ذی فہم اور سپاہیانہ منش شخص مین ہوتی ہی جو خطرہ اور موت کو دوبدو دیکھ چکا ہو اور اب اس سے بالکل خائف نہو۔ علاوہ اسکے اُس تبدیل حالت نے جو اُس ملاقات سے پیدا ہولی جسکے وہ انتظار مین تھا اُسکے چہرے پر کوئی تغیر پیدا نہین کیا نہ اُس بے یقینی نے جو اُسکو اس ملاقات کی بابت تھی کہ نہ معلوم وہ ہوگی یا نہین اسکی نظرون کی با اطمینان اور بے پروا سنجیدگی مین کچھ خلل ڈالا تھا۔

نو بجنے کے چند منٹ بعد جنرل اولیفنٹ نے بیرونی دروازے کو (یعنی برآمدے کے دروازے کو جسمین رالف گرسٹڈ تعینات رہتا تھا) قلابون پر پھرتے ہوئے سُنا اور ایک ساعت کے لیے آثار سنجیدگی اُسکے چہرے پر نمایان ہوئے مگر یہ تذبذب کی لرزہ نہ تھی اُس شخص کی رگین لوہے کی معلوم ہوتی تھین جو کانپنے کے قابل نہ تھین۔ یہ اُس قسم کی سنجیدگی نظر کی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا دل فکرمند ہونے کی صلاحیت رکھتا ہی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اس بالائی کشادگی و بے پروائی کے نیچے ایسا دل ہی جسمین اُس تاسف یا یادگارون کے اثر کے قبول کرنے کی قابلیت ہی جو حسب اقتضاے حالات پیدا ہون۔

اب مجلس کی بھاری زنجیرین ہٹائی گیئن اور دروازہ کھُلا اور رالف گرسٹڈ نے ایک عورت کو جو ازسرتا پا لبادہ اوڑھے اور مصنوعی چہرہ لگائے تھی پیش کیا یہ تعجب کی بات نہ سمجھنا چاہیے کہ سوانگ کے جلسون کے سوا بھی مصنوعی چہرے استعمال کیے جاتے تھے کیونکہ ان عورتون کے لیے اور اُمرا کی بدردگی کے زمانہ مین سڑکون پر اور روزروشن مین اپنے تئین مصنوعی چہرہ لگا کر چھپانے کا اُسی طرح دستور تھا جیسا مقامات خلوت مین یا دیگر اوقات پر۔

جنرل اولیفنٹ نے اپنی جگہ سے اُٹھ کر اور رالف گرسٹڈ کی طرف جسکی کہ یہ صورت داخل ہوتی ہوئی لیڈی کے شانون پر سے لمپ کی دھندھلی

روشنی مین دکھائی دی خطاب کر کے کہا "ہمکو تنہا چھوڑ دو اور سب سے
دور کے بیرونی دروازے پر ٹھہرو جب ہماری ملاقات ختم ہو جائیگی تو مین
دروازہ کھٹکھٹا دونگا تاکہ تم لیڈی کو نکالدو احتیاط اور اخفا کرنا اور تمھارا
بقیہ انعام تمکو ابھی ملیگا "
رالف گرسٹنڈ چلا گیا اور دونون کمرون کے درمیان کا دروازہ
کھلا چھوڑ گیا مگر باہر کا دروازہ بند کر دیا - اُن چند ساعت مین جو نقاب پوش
لیڈی کے مجلس مین داخل ہونے کے بعد گزرین وہ نہایت غور اور ٹٹولنے
والی نگاہون سے اپنے مصنوعی چہرے کے سوراخون کے اندر سے جنرل ولیفنٹ
کا مُنھ دیکھتی رہی اور جب گرسٹنڈ چلا گیا تو اُسنے جنرل کے بلند بالا جسم پر اپنی
نظر دوڑائی گویا اُسکے قد و قامت اور تناسب اعضا کو دیکھ رہی ہی مگر کیا
یہ امر اسواسطے تھا کہ وہ اپنی یاد کو مدد دیکر کوئی خاص نتیجہ ذاتی شناخت کے
بارے مین نکالے جسکی نسبت اُسکو شک تھا اور جسکے اعتبار سے اسکی یاد کی
صداقت ہوتی تھی ؟ - یا یہ امر اسواسطے تھا کہ گو وہ خوب جانتی تھی کہ یہ
شخص کون ہی مگر وہ اُس تغیر کو دیکھ رہی تھی جو امتداد زمانہ نے اُسکے بشرے
مین پیدا کیا تھا ؟ - اولیفنٹ کے چہرے پر سنجیدگی کے جو آثار نمایان ہوئے
تھے وہ رفع ہو گئے اور اُسکی نظرون سے ایک بلند خیال اور بردبار انداز
رازداری کا ٹپکتا تھا -
اُسنے اُس تپائی کی طرف جسپر سے وہ اُٹھ کھڑا ہوا تھا یہ تپاک
اشارہ کر کے کہا "آپ مہربانی کر کے اسی جائے نشست پر قناعت کرین
جو اس جگہ میسر آسکتی ہی اور مین کھڑا ہونگا "
یہ امر کہ یہ کیفیت بوجہ جوش خیالات اندرونی کے تھی جو ضبط ہو سکتے
تھے یا اسوجہ سے تھی کہ وہ اُس تپائی کو قبول کرنا باعتبار اپنے علوے مرتبت
کے شایان اور قیدی کو اپنے حضور مین ایستادہ رکھنا مناسب سمجھتی تھی ہم
نہین کہ سکتے - بہرحال لیڈی بغیر کچھ بولے تپائی پر بیٹھ گئی اور مصنوعی چہرے
کے سوراخون سے اولیفنٹ کا منھ غور سے دیکھا کی - اُسنے وہ مصنوعی چہرہ

جو وہ لگائے تھی نہ اُتارا نہ وہ لبادہ علیحدہ کیا جو وہ اوڑھے تھی کیونکہ شاید وہ سمجھتی تھی کہ یہ ملاقات لطف کی ملاقات نہین ہی بلکہ ایسی ملاقات ہی جسمین بلانے والے کی غرض سنگین اور سخت ہی۔

جنرل اولیفنٹ نے کھڑکھڑی دیوار سے پیٹھ کا سہارا لگا کر اور دونون ہاتھ سینہ پر باندھکر جہانتک کہ ہتھکڑیون نے اُسکی اجازت دی کہا "تو تُسی تم میرے ہاتھو پیر پر یہ ہتھکڑی اور بیڑی دیکھتی ہو۔ تم دیکھتی ہو کہ مین مجلس مین ہون اور مین تمھاری اطلاع کے لیے یہ بھی کہتا ہون کہ آج شام کو سکریٹری پریوی کونسل نے میری سزاے موت کا وارنٹ لفٹنٹ ٹاور کے پاس بھیجا ہی۔ آج سے تیسرا روز اسواسطے مقرر ہوا ہی کہ پھانسی کھڑی کیجاے۔ کندہ رکھا جاے اور جلاد ٹاور کی پہاڑی پر اپنی کلھاڑی تیز کرے۔ اب یہ تمھارا کام ہی کہ تم اس سب کو رد کو میری ہتھکڑی اور بیڑی ٹوٹنا چاہیے وارنٹ منسوخ ہونا چاہیے اور مجکو آزادی ملنا چاہیے تاکہ مین اُس جلسے مین شریک ہوسکون جو تم کل شام کو دینے والی ہو"

ڈچز آف پورٹس متھ نے نہایت دھیمی آواز سے جسکی لڑکھڑاہٹ سے اُسکی اندرونی بیقراری ظاہر تھی کہا "کس استحقاق سے تم مجھسے ایسی دلیری سے یہ درخواستین کرتے ہو؟"

جنرل اولیفنٹ "اگر تم مجھسے اسطرح گفتگو کرتی ہو تو تمکو چند باتین سننے کی ضرورت ہوگی جو تمکو پچھلے دردناک حالات یاد دلائینگی"

ڈچز نے زیادہ کرارہی آواز سے کہا کیونکہ غالبًا وہ اپنی کل جرأت کو کام مین لانے کی ضرورت سمجھتی تھی "اگر مجکو صحیح اطلاع دیگئی ہی تو مین خیال کرتی ہون کہ تمنے لندن مین داخل ہونے پر کپتان والڈیر کا فرضی نام اختیار کیا تھا۔ یہ معلوم ہوگیا ہی کہ ممالک امریکا مین تمھارا نام اولیفنٹ تھا مگر غالبًا دونون مصنوعی نام ہین اور ابتدائی عمر مین تم کسی اور نام سے مشہور ہوگے کیون یہی بات ہی"

قیدی نے ایک عجیب نگاہ لبادہ پوش ڈچز پر ڈالی اور حقارت اور طنز کے لہجہ سے پوچھا "کیا یہ ممکن ہی کہ تمکو ابتک قرار واقعی طور پر یقین نہین ہی کہ مین کون ہون؟ کیا اٹھارہ برس کی مدت نے میرے حلیہ کو ایسا تبدیل کر دیا ہی اور

میرے جسم کو ایسا بدل دیا ہی کہ تم مجکو نہین پہچان سکتی ہو ؟ - اگر یہ کیفیت ہی تو کیا اُن الفاظ نے جو مین نے پرسون رات کو تمھارے کان مین کہے تھے تمکو یہ یقین نہین دلایا کہ دنیا مین فقط ایک ہی شخص ایسا ہی جو تمسے اس طرح پر بات کر سکتا ہی ؟ - علاوہ برین اگر تمکو یہ معلوم نہ تھا کہ مین کون تھا - (اس سے کچھ غرض نہین کہ اب مین کون ہون) - تو کیا تم اس رقعہ کی تعمیل کر تین جسمین مین نے تمکو آج اسوقت یہان آنے کے لیے لکھا تھا ؟"

جب جنرل اولیفنٹ یہ کہہ رہا تھا تو ڈچز آف بورٹس موتھ اُسکو نہایت توجہ سے اپنے مصنوعی چہرے کے اندر سے دیکھتی رہی - مگر وہ مُنھ سے کچھ نہ بولی غالباً گزشتہ باتون کی یاد کے جوش نے اُسکے لبون پر مہر سکوت لگا دی غالباً باوجود علم و یقین کے اُسنے یہ ظاہر کرنا پسند نہ کیا کہ وہ اُس شخص سے پہلے سے واقف ہی جو اُس سے بات کر رہا ہی یا غالباً اُسنے ارادہ کر لیا تھا کہ سب کچھ سن لے جو اُسکو کہنا ہی تاکہ یہ راے قایم کر سکے کہ اُسکو کونسا طریق عمل اختیار کرنا مناسب ہی -

جنرل اولیفنٹ نے اطمینان کے انداز سے جیسی اُسکی عادت تھی اور نیز اعتبار کے ڈھنگ سے جس سے ضمناً پایا جاتا تھا کہ وہ یقیناً اس سے اپنا مطلب نکال لیگا کہا - "کیا آپ ابتک بنتی ہین اور ظاہر کرنا چاہتی ہین اور مجکو نہین جانتین ؟ یہ سچ ہی کہ چند سال ہوئے میرا رنگ ایسا گورا اور میرا چہرہ ایسا صاف تھا جیسا عورتون کا ہوتا ہی مگر گرم ملکون کی تمازت نے گو میری جلد کو تانبا سا کر دیا ہی مگر میرے ناک نقشہ کو نہین بگاڑا ہی - یہ بھی سچ ہی کہ زمانے نے اس نقشہ کو مردانہ پختگی پہونچائی ہی جسکو تم لڑکپن کے بھولے پن کی حالت مین دیکھا کرتی تھین مگر تاہم اسمین ایسا تغیر نہین ہوا ہی کہ تم پہچان نہ سکو - یہ بھی سچ ہی کہ اُس لب ٹھوڑی پر بال نمایان ہین جو بیشتر طفلی کا سبزہ شباب کی ہمواری مین مخل نہ تھا اور یہ بھی سچ ہی کہ دُبلا پتلا چھوٹا قد اب پورے مردانہ قامت کو پہونچ گیا ہی تاہم میری یہ قطع نہین ہی کہ تم مجکو بالکل نہ پہچان سکو جس سے عرصہ تک واقف رہی ہو ! - لیکن اگر مین اور قطع کا بھی ہوتا - اور جنگ جدل سے جسمین مین شریک رہا ہون ہنگام زخم میری صورت کو خراب کر دیتے اور تلوارون کے نشان میری شکل و شمایل کو بگاڑ تے اور سفیدی

میرے بالون کی سیاہی کو دور کرتی تمھارے دل نے ضرور کہہ دیا ہوگا کہ مین کون ہون جب مین نے تمھارے کان مین وہ الفاظ کہے جو اور ذی روح تمھارے کان مین نہ کہہ سکتا "

ڈچنہ بدستور ساکت رہی ایک ساعت کے لیے اولیفنٹ نے کچھ بیچینی ظاہر کی پھر کسی قدر حقارت کا تبسم اُسکے لبون پر نمایان ہوا یہ بھی عارضی تھا۔ پھر سنجیدہ ہوکر اُسنے یون کہا "لوئسی مین نہین سمجھتا کہ تمھارے اس سکوت کی کیا تعبیر کرون غالبًا تم یہ سوچنے کے لیے وقت لے رہی ہو کہ مجھسے کس طرح پر برتاؤ کرو؟ یا غالبًا تم اپنے دل مین وہی بات گھڑ رہی ہو کہ میرے ساتھ شناسائی سابقہ رکھنے سے انکار کرو اور ایام گزشتہ کے واقعات سے لاعلمی ظاہر کرو اور اُس دعوی سے انکار کرو جو مین نے تمھارے اس رسوخ پر کیا ہی جو تمکو شاہ انگلستان کے دربار مین حاصل ہی۔ خلاصہ یہ کہ یہ دریافت کرو کہ مین کس حد تک تمکو اپنے اختیار مین سمجھتا ہون اور کس مقدار تک مین اس اختیار کو کام مین لانا چاہتا ہون جو اتفاقات نے مجکو تمھارے اوپر دیے ہین۔ لوئسی تم ابتک ساکت ہو اور چونکہ تم بہت صبر کے ساتھ میری باتین سن رہی ہو لہذا مین تمسے ایک واقعہ اپنے پرانے حالات کا بیان کرتا ہون اٹھارہ برس ہوئے سنہ ۱۶۶۴ء مین ایک انگریزی جہاز جو ملک اسپین کے ایک بندر کو جاتا تھا ساحل برٹنی (واقع ملک فرانس) پر تباہ ہوگیا اس جہاز پر مین سوار تھا میری عمر اسوقت انیس سال کی تھی میرا چچا جو میرا ولی و سرپرست تھا۔ (کیونکہ میرے والدین میری صغر سنی مین فوت ہوگئے تھے) میرے ہمراہ تھا۔ میرا چچا ایک سخت مزاج شخص تھا اور مین اُس سے محبت نہ رکھتا تھا پس جب ساحل فرانس کے دیر ماہیگیر نے مجکو پنجۂ اجل سے بچایا تو مجکو معلوم ہوا کہ میرا چچا ڈوب گیا مجکو اُسکے غرق ہونے کا کچھ زیادہ رنج نہوا۔ جہاز مع تمام مال و متاع کے طعمۂ بحر ہوا اور مین مع پانچ چھ ملاحون کے بچ گیا وہ ملاح ایک اور جہاز پر سوار ہوکر روانہ ہوگئے مگر مجھ بے یار و مددگار چھوڑ گئے کا جو ساحل برٹنی پر لاوارث پڑا تھا کیا ہوتا تھا؟ - ایک غریب مگر شریف خاندان نے جو اس مقام کے قریب رہتا تھا مجھپر ترس کھایا اور مین اُسکے ناچیز مکان مین مسکن گزین ہوا جہان ہانسٹر ڈی کرولیس

اور اُسکی دو بیٹیان رہتی تھین۔ کہو اور آگے کہون ؟"

ڈچز آف پورٹس موتھ اپنی جگہ پر چونک پڑی اور اسطرح مُنھ بنایا کہ اُسکا مطلب صاف سمجھ مین نہ آسکتا تھا کیونکہ اُسکے مُنھ پر مصنوعی چہرہ تھا وہ اپنی جگہ پر پھر بیٹھ گئی مگر مُنھ سے کچھ نہ بولی۔ اُسکا جسم لرزان تھا۔ جنرل اولیفنٹ نے پھر قصہ شروع کیا۔

جنرل اولیفنٹ "مین دیکھتا ہون کہ مجکو اپنا قصہ جاری رکھنا چاہیے مانشر ڈی کرولیس رنڈوا تھا اُسکی دو بیٹیان اُسکے تاہل کا نتیجہ تھین یہ کہنا کہ دونون بہنین خوبصورت تھین اُنکی کچھ تعریف نہین ہی۔ اُنکا حسن حیطہ تحریر سے باہر ہی۔ چھوٹی لڑکی کا ذکر کرنے کی مجکو ضرورت نہین کیونکہ اُسکو اس قصہ سے بہت کم بلکہ کچھ تعلق نہین ہی جو مین اسوقت بیان کر رہا ہون۔ میرا قصہ بڑی لڑکی سے متعلق ہی جسکا نام لوسئی تھا اُسکی عمر اُسوقت سترہ برس کی تھی طرح طرح کی مصیبتون سے مانشر ڈی کرولیس کا خاندان گو اعلیٰ نسل کا تھا بالکل غریب ہوگیا تھا اور خانگی حالات نے اُسکو مع اپنی دونون خوبصورت لڑکیون کے ساحل برطنی پر ایک مبتذل مکان مین ایسے لوگون کے درمیان رہنے پر مجبور کیا تھا جو بمقابلہ فرانسیسی تہذیب کے محض وحشی تھے۔ مانشر ڈی کرولیس کو اپنے خاندان کا افلاس اپنی لڑکیون کی عمدہ جگہ شادی کرنے کے ذریعہ سے دور کرنے کی اُمید نہ تھی کیونکہ عسرت نے اُسکو ایسے موقع پر بالکل کردیا تھا جہان دولتمند نوشہ میسر نہ آسکتے تھے اور تفاخر اُسکو مع اپنی بیٹیون کے دارالسلطنت فرانس کو جانے کا مانع ہوتا تھا کیونکہ اگر اُسکو زاد راہ میسر بھی آجاتا تو بھی وہ منزل مقصود پر کورا ہو پہنچتا اور اُسکے پاس وہ سازوسامان نہوتا جو اعلیٰ درجہ کی سوسائٹی کے لیے ضروری تھا۔ غرض وہ اُس ویران ساحل پر وحشیون کے درمیان رہتا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی دونون لڑکیان دلفریب لالہ ہین جو اُس شورستان کے خس وخاشاک مین پیدا ہوگئی ہین۔ کہو لوسئی اور آگے کہون ؟"

ڈچز آف پورٹس موتھ نے نہایت بیقرار ہوکر کہا "جنرل اولیفنٹ

اگر تم خیال کرتے ہو کہ اس قصہ سے تم مجھسے کہ رہے ہو کہ ——"
قیدی نے بات کاٹکر کہا "تم مجکو اولیفنٹ کے نام سے کیوں پکارتی ہو؟ یہ وہ نام نہیں ہی جس سے تم مجکو اسوقت جانتی تھیں جب کا مین ذکر کر رہا ہون یہ وہ نام نہیں ہی جو میرا اسوقت تھا جب نہایت شریفانہ فیاضی بلکہ نہایت ہمدردی اور مردم ترسی سے تمھارے باپ نے مجکو اپنے مکان مین پناہ دی تھی"
ڈچز "مگران گزشتہ باتون کے حوالہ دینے سے تمھاری کیا غرض ہی؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اب تم مجکو ایذا پہونچاؤگے؟ - کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین بالکل تمھارے اختیار مین ہون؟"
اولیفنٹ "اگر تم سمجھتی تھین کہ میرے اختیار مین نہین ہو تو تم میرے بلانے سے کیون آئین؟"
ڈچز "سنو! - کیونکہ یہ ملاقات جلد ختم ہونا چاہیے اور مین بنا سب سمجھتی ہون کہ ہم فوراً سمجھوتہ کرلین - تم میرے محل مین نہ معلوم کس طرح داخل ہو گئے اور جادوگر کے بھیس مین تمنے چند باتین میرے کان مین کہین - اوہ! - مین اقرار کرتی ہون کہ وہ باتین ہولناک تھین اسوقت مجکو معلوم نہ تھا کہ کسنے ایسی باتین زبان سے نکالی ہونگی مین مدت سے یہی سمجھتی تھی کہ وہ شخص جو ایسی باتین کہ سکتا تھا فوت ہوگیا اور وہ راز بھی اسکے ساتھ معدوم ہو گیا ہی بعد جب مین نے پھر اسپر غور کیا تو مین یہی سمجھا کی کہ وہ مرچکا ہی اور مین اپنے دل سے یہی بحث کرتی رہی کہ شاید مرنے کے قبل اسنے اس راز کا افشا اپنے کسی دوست سے کردیا اور یہ دوست وہی شخص ہی جو سوانگ مین جادوگر بنا تھا پھر کل بڑی رات گئے مجکو معلوم ہوا کہ وہ جادوگر اور کوئی نہین ہی بلکہ جنرل اولیفنٹ ورجینیا کا باغی ہی اور گرفتار ہو گیا ہی پھر بھی مجکو یہی یقین تھا کہ وہ شخص جو ساحل برطنی پر تباہ ہوا تھا اور جو مجکو اوریقون مین جانتا تھا زندہ نہوگا - بھلا مین کیا خیال کر سکتی تھی کہ وہ دوسرے نام سے زندہ ہوگا اور وہ نام اولیفنٹ ہوگا جو تمام دنیا مین مشہور ہی؟ - آج صبح کو تمھارا رقعہ پہونچا اسمین صاف لکھا تھا کہ جنرل اولیفنٹ یعنی سوانگ کا جادوگر جواب ٹاور مین قید ہی نو بجے رات کو مجھسے محبس مین ملنا چاہتا ہی اور اس ملاقات

کے لیے اُس شخص کا واسطہ دلایا گیا تھا جو اٹھارہ برس ہوئے میرے باپ کا مہمان تھا
تمھارے رقعہ کے طرزِ عبارت سے میرے اُس یقین کی تصدیق ہوتی تھی کہ وہ شخص
جسکا تمنے مجکو واسطہ دلایا تھا بقید حیات نہین ہی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ تم مجبور وہ
اختیار عمل مین لانے کی فکر مین ہو جو تم سمجھتے ہو کہ تمکو اُس راز کے جاننے کی وجہ
سے حاصل ہی جو اُسنے اپنی زندگی مین تمپر افشا کردیا اور اسی وجہ سے مین چلی آئی! -
مین اسوجہ سے آئی کہ ٹھیک طور پر معلوم کرلون کہ میرا خیال صحیح ہی یا نہین مگر یہ تو بتاؤ
کہ تمھین وہ شخص ہو جسکو مین بہت زمانہ ہوا جانتی تھی مجکو معلوم ہوتا ہو کہ ضرور یہی
بات ہی!"

یہ پچھلے الفاظ اسطرح برادا ہوئے تھے جیسے کوئی حالت سکرات مین کہتا ہو
اور ڈچیز آف ٹورٹس ہوتھ نے اپنے مُنھ سے مصنوعی چہرہ اُتار کر رومال سے
پسینا پونچھا جو اُسکی کیفیات کے ہیجان کی وجہ سے جاری ہو گیا تھا -

جنرل ادلیفنٹ - (ڈبڈبا کر) - تو مین خیال کرتا ہون کہ مین اس سے
زیادہ متغیر ہو گیا ہون جتنا مجکو خیال تھا کہ تم مجکو میری نظر دن سے پہچان نہ سکین
اور تمکو میری زبانی شہادت کا میری شناخت کے لیے انتظار کرنا پڑا ڈچیز
کے خوبصورت چہرے کو غور سے دیکھکر) - مگر کوئی تم مین ایسا کم فرق آیا ہی
کہ اُس روز رات کو جب مین نے تمکو ناز و انداز سے کنگھی چوٹی کیئے ہوئے بیٹھے دیکھا
جب تمھارا کمرہ سنور رہا تھا -"

ڈچیز نے بیصبری سے بات کاٹکر کہا " اسوقت اس قسم کی گفتگو کا موقع
نہین ہی مین تمسے کہہ چکی ہون کہ ہمکو ایک دوسرے کو سمجھ لینا چاہیے - تھوڑی دیر ا
ہوئی تم اپنا مطلب یعنی جو کچھ تم مجھسے چاہتے ہو صاف الفاظ مین دلیری سے کہہ چکے
ہو اب میری باری ہی کہ مین بھی ویسی ہی صفائی سے جواب دون گو ویسی دلیری
سے نہو اور وہ یہ ہی کہ تم مجھسے ایسی بات کے خواستگار ہو جو ناممکن ہی"

ادلیفنٹ (خشکی سے) " لفظ ناممکن میری لغت مین کبھی موجود ہی نہین
رہا ہی نہ اب رہیگا"

ڈچیز - تم بڑے اعتماد سے بول رہے ہو"

اولیفنٹ۔ "مجکو یہ امر خوشگوار نہین ہی کہ عورت ذات کو کچھ حکم دون مین نے مردون سے بہت جنگ و جدل کی ہی اور مین اُسکو شریفانہ جنگ سمجھتا ہون مجکو عورتون سے جنگ و جدل کرنا ناپسند ہی مگر تم دیکھتی ہو کہ میری حالت نازک ہی اور تمکو مجھے اس سے نجات دینا چاہیے"

ڈچز۔ (استقلال سے)۔ "مین ایسا ہرگز نہین کر سکتی"

اولیفنٹ "اب زیادہ گفتگو کرنا فضول ہی تم یہ نہ خیال کرنا کہ اگر مجکو سولی کی سیڑھی پر چڑھنا ہوگا تو میرا پانون لغزش کریگا تم یہ ہرگز نہ سمجھنا کہ اگر مجکو لکڑی کے کندے پر جلاد کی کلھاڑی کے لیے سر رکھنا ہوگا تو میری رگین لرزان ہو نگی۔ نہین اگر مین اپنے تئین موت سے دو چار دیکھونگا تو یہی سمجھونگا کہ مین کسی بھوت کو دیکھ رہا ہون جس سے مین مُنھ پھیر چکا ہون۔ بخلاف اسکے میری زندگی لطف سے ایسی بالکل معرا نہین ہی کہ مین اُسکو برباد کر دون اگر مجکو ذریعہ اُسکے بچانے کا بلے بچاؤ کے ذریعہ تک دسترس حاصل ہی اور وہ تمھارے ہاتھ مین ہی"

ڈچز۔ (حقارت کے لہجہ سے)۔ "معلوم ہوتا ہی کہ تم مجکو ستانے پر تلے ہوئے ہو مگر مین جان کی قسم کھاتی ہون کہ تمکو میرے ستانے کا اختیار حاصل نہین ہی"

اولیفنٹ "تم بڑی غلطی پر ہو اور اگر تم ملاقات کو اسطرح پر طوالت دو گی تو تمھارا ہی قصور ہوگا۔ میری ایک لمحہ کی غیر حاضری کو معاف کرنا" یہ کہتے ہوئے اُسنے لمپ اُٹھا لیا اور قریب کے کمرے مین جاکر باہر کے دروازے کو کھٹکھٹایا رالف گرسٹڈ جو دوسری طرف پتھر کے زینے پر بیٹھا تھا فوراً آیا اور دروازہ کھولکر اُسنے خیال کیا کہ وہ لیڈی (جسکو وہ قیاس سے ڈچز آف پورٹس موتھ سمجھا تھا) جانے کے لیے تیار ہو گئی۔

اولیفنٹ "مجکو لکھنے کے سامان کی ضرورت ہی جاؤ لے آؤ"

جیلر "تمکو سب سامان اُس الماری مین ملیگا صبح کو جب تم لکھ چکے تھے مین نے قلم دوات کاغذ وہین رکھ دیا تھا"

اولیفنٹ "اچھا۔ ہماری ملاقات ابھی ختم نہین ہوئی ہی تم ذرا اور تامل کرو"

اسکے بعد اُسنے دروازہ بند کردیا جسکی زنجیر گرمسٹڈ نے باہر سے کھولدی تھی اور دوات قلم کاغذ الماری سے لیکر وہ پھر اندرونی کمرے مین گیا جہان اُسنے ڈچز کو چھوڑا تھا۔

جب اُسنے کاغذ قلم دوات ڈچز کے پاس میز پر رکھدیا ڈچز نے پوچھا "انکا کیا ہوگا؟"

اولیفنٹ "تمکو میرے لکھانے کے مطابق ایک اقرار پر دستخط کرنا ہوگا"

ڈچز نے نہایت جوش سے کہا "مین ہرگز دستخط نہ کرونگی" اور اُسکا چہرہ جس سے معمولاً کوئی کیفیت ظاہر ہوتی تھی استقلال سے دمک اُٹھا کیونکہ اُسکے رخساروں سے سرخی زائل ہوگئی تھی اور وہ زرد رنگ کے ہوگئے تھے۔

اولیفنٹ "اچھا دیکھا جائیگا" اور وہ پھر اُسی طرح ناہموار دیوار سے سہارا لگاکر کھڑا ہوگیا۔

باب ۲۹
ملاقات کا اختتام

اب محبس کے کمرے کے اندر عجیب منظر تھا دھندھلا لمپ زرد رنگ مگر مہ جبین ڈچز آف پورٹس متھ اور اولیفنٹ کے مسی رنگ چہرے پر اپنی شعاعین ڈال رہا تھا ڈچز کے چہرے پر بدستور استقلال تھا بخلاف اسکے قیدی کی نظر سے نتیجۂ ملاقات کے حسب مراد ہونے کی بابت سکوت کے ساتھ اطمینان تھا۔ ایک منٹ سے زیادہ کے لیے اُن سخت جملون کے بعد جو پچھلے باب کے اخیر مین لکھے گئے ہین بالکل خاموشی تھی بعدازان ڈچز نے اپنی جگہ سے دفعۃً اُٹھکر کچھ غرور اور کچھ استفسار کے انداز سے کہا "مین یقین کرتی ہون کہ جنرل اولیفنٹ (کیونکہ مین تمکو اور کسی نام سے پکارنا نہین چاہتی!) تم اُس ناموری پر جو تمنے بطور بڑے بزدا قزاق کے حاصل کی ہی ایک بے یارومددگار لیڈی کے جانے مین جبر اًمزاحم ہونے سے دھبا نہ آنے دوگے؟"

اولیفنٹ "میڈم۔ تم یہان سے جاسکتی ہو تمھارے جی مین آئے تو ابھی

چلی جاؤ لیکن اگر تم میری درخواست کو منظور نہ کروگی تو کل تمام لندن مین اور چند روز کے عرصہ مین تمام انگلستان مین اُس راز کا ڈھنڈھورا پٹ جائیگا جو ڈچز آف پورٹس ہتھ کی گذشتہ زندگی سے تعلق ہی"

ڈچز "مین اسکو انگیز کرونگی" یہ کہکر وہ دروازے کی طرف بڑھی مگر اسطرح تامل سے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس دھمکی کو پسند نہین کرتی ہی جو اسکو دیگئی اور چاہتی ہی کہ جنرل اولیفنٹ اپنی عالی خیالی کو کام مین لاکر اُس سے دست بردار ہو۔

اولیفنٹ اُسی طرح دیوار سے ٹکا کھڑا رہا اور اُسکو جانے سے ذرا بھی نہ روکا اور کہنے لگا "لوئسی مین جانتا ہون کہ تمھارے دل مین کیا گذر رہا ہی۔ مگر میری ایسی حالت ہی کہ مین اس سے کم کوئی شرط کرہی نہین سکتا جو بیان کرچکا ہون۔ اگر مین ایسا کرون تو یہ گویا اُن ذریعون کو چھوڑ دینا ہی جو مجکو اپنی جان بچانیکے لیے حاصل ہین۔ یہ مت خیال کرو کہ مین خواہ مخواہ راہ راست چھوڑ کر تمھارے راز کا افشا کرونگا وہ راز بہت ہولناک ہی تمھارا جرم ایسا خوفناک ہی کہ خیال کرنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہین مگر میرا کام انتقام لینا نہین ہی درحالیکہ مین اُس لغزش کا شریک تھا جس سے جرم مذکور وقوع پذیر ہوا! - نہین - مین اُسکو ظاہر کرنا نہین چاہتا۔ بلاشبہہ خود تمھارے کانشنس کو تاسف سے بہت صدمہ پہونچا ہوگا اور تمکو کافی سزا ملگئی ہوگی مگر یہ خیال کرنا بیہودہ ہی کہ مین اسلیے مرنے پر راضی ہوجاؤن کہ تمکو تھوڑی سی تکلیف شاہی وارنٹ موت کی منسوخی حاصل کرنے مین گوارا نہ کرنا پڑے"

ڈچز آف پورٹس ہوتھ۔ (تلخی سے) - تم ناحق عمدہ باتون کو فرض کرکے پناہ لینا چاہتے ہو اور بیرحمی سے ایک بدنصیب عورت کو ستانے کی کوشش کررہے ہو جسکی محبت اور لغزش نے اُسکو تمھارے اختیار مین کردیا ہی۔ مین پھر کہتی ہون کہ یہ سب بیفائدہ ہی کیونکہ جب تم آزاد تھے اور گرفتار نہوئے تھے تو میرے مکان مین داخل ہوئے اور تمنے وہ ہولناک الفاظ میرے کان مین کہے - اور کس غرض سے ؟ - بلاشبہہ بطور تمہید چند باتون کے جنکا مجھسے قبول کرانا تمکو مقصود تھا"

اولیفنٹ "لوئسی مین تمسے صاف طور پر کہتا ہون - سترہ برس ہوئے کہ ہم تم برٹنی مین جدا ہوئے تھے اِس عرصہ مین تمھارا نام (یعنی لوئسی) میرے

کانون تک نہین پہونچا مگر صرف چند روز ہوئے مین نے اُسکو سُنا ہی - میرے لندن مین آنے پر ایک بے اصول قمار باز نے دربار شاہی اور اُسکی کارروائیون کا حال بیان کرنے مین ٹوئیسی کا بھی ذکر کیا اُسوقت مجکو یہ معلوم کر کے نہایت تعجب ہوا کہ یہ ٹوئیسی اور مشہور و معروف ڈچز آف پورٹس ہو تھ ایک ہی عورت ہی تب تو مجکو صلاح اور اقتدار کا ایک آسان ذریعہ نظر آیا اور مین نے اُس سے فائدہ اُٹھانے کا ارادہ کیا کیونکہ مین ایسا شخص ہون جسنے دنیا کی لہرون پر ایسے جھونکے کھائے ہین اور تقدیر کے ایسے نشیب و فراز دیکھے ہین کہ مجکو معلوم ہوتا ہی کہ اب اُن سب کے ختم ہونے کا وقت آگیا ہی - خلاصہ یہ کہ میری یہ غرض ہی کہ مین اپنے واسطے کوئی نیا ذریعہ معاش پیدا کرون - میرا تجربۂ زندگی ایسا رہا ہی کہ مجکو اُن ذریعون کی کچھ زیادہ پروا نہین ہی جو استعمال کرون ورنہ شاید مین تمسے سابقہ نہ کرتا - یہ صاف صاف بات ہی کہ میری طرف سے غیر ضروری ناتراشیدگی نہین ہی - ٹوئیسی جسقدر جلد تم اس ملاقات کو ختم کرد اُتنا ہی بہتر ہوگا کہین ایسا نہو کہ محل مین تمھاری تلاش ہوا اور تم غیر حاضر پائی جاؤ - پس بیٹھ جاؤ اور جو کچھ مین کہتا ہون وہ لکھ دو"

ڈچز - (تمکنت سے) "نہین ایسا نہوگا" مگر اُسنے دروازے کی طرف قدم نہ بڑھایا -

جنرل او لیفنٹ - "تم ابتک انکار کیے جاتی ہو مگر چونکہ تم مہربانی کر کے میرے پاس موجود ہو لہذا مجھپر فرض ہی کہ حتی الوسع تمکو خوش کرون پس مین اُس قصہ کا پھر سلسلہ چھیڑتا ہون جو مین نے ابھی شروع کیا تھا اور جسکے ختم ہونے پر تم قبول کرو گی کہ دنیا کے واسطے ایک عمدہ داستان پر درد محبت اور سیہ کاری سانحہ کی ہی - مین نے کہان سے قصہ چھوڑا تھا ؟ - ہان مجکو یاد آ گیا ! - مین اُس جگہ کا حال بیان کر رہا تھا جب بعد تباہی جہاز اور اپنے چچا کے کھونے کے (جو سب سے قریب کا رشتہ دار میرا دنیا مین تھا) - مجکو مانشر ڈی کرولیس نے اپنے مہمان نواز مکان مین لیا اب کہ میری صورت مین ایسا بڑا تغیر پیدا ہوگیا ہی یقیناً اس کہنے مین کچھ تفاخر نہوگا کہ اسوقت جب مین صرف اُنیس برس کا تھا تو مین ایک خوبصورت نوجوان شخص تھا مین یہ پہلے ہی کہ چکا ہون کہ ٹوئیسی بھی حسن کی فرشتہ تھی پس

جس بات کی اُمید ہو سکتی تھی وہ فی الواقع وقوع مین آئی - یعنی ہم دونون ایک دوسرے پر عاشق ہو گئے - اوہ ! - وہ خوشی اور مسرت کے دن تھے جب ہم ہاتھ مین ہاتھ دیے یا بازو مین بازو ڈالے سمندر کے کنارے یا ناچیز مکان کے اِدھر اُدھر کے گھنے باغون مین پھرا کرتے تھے وہ زمانہ میرے وجود کا اسطرح گزرا تھا کہ گویا مین فردوس برین مین تھا - جب مہ پارہ لُوسئی کی کمر مین ہاتھ ڈالکر مین اُسکی آنکھ سے آنکھ ملاتا اور اُنکو بادۂ عشق سے سرشار پاتا - ظاہرا اُسکے باپ کو یہ شبہہ بھی نہین ہوا کہ یہ چھوکرا جسکا چہرہ ہنوز ریش و بروت سے پاک ہی ایسا دل رکھتا ہوگا جسمین ایسے مردانہ نفوس حیوانیہ کی قابلیت ہوگی یا شاید وہ اپنے بیشمار آلام مین ایسا غرق تھا کہ اُسکو اس بات کے سوچنے کی طرف میلان نہ تھا یا اسوجہ سے ہو کہ اُسنے دفعتہً اپنی بڑی لڑکی کو کانونٹ مین داخل کرنیکا ارادہ کر لیا اگر تم چاہتی ہو کہ مین اپنے قصہ کو مع تمام تفصیلات کے بیان کر دون تو مجکو کہنا چاہیئے کہ ایک دولتمند عورت نے جو اُسکی رشتہ دار تھی اور پیرس مین رہا کرتی تھی اور جسنے ظاہرا اپنے ساحل برطنی کے کنبہ والون کو بالکل فراموش کر دیا تھا دفعتہً مانشر کرویلس سے خط و کتابت کی اور چھوٹی لڑکی کو متبنیٰ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا - یہ تجویز ایسی پرمنفعت تھی کہ اُس سے انکار نہو سکتا تھا پس چھوٹی لڑکی جو پانزدہ سالہ مہ جبین تھی چند عورتون کے ساتھ دارالسلطنت فرانس کو راہی ہوئی - اُسکے جانے کے چند ہفتہ بعد مانشر کرویلس نے لُوسئی سے کہا کہ وہ قریب کے کانونٹ سینٹ میری مین فوراً داخل ہونے کی تیاری کرے اور اپنی بقیہ زندگی عبادت الٰہی مین صرف کرے - افسوس ! - بدنصیب لُوسئی کے لیے یہ کیسا جانکاہ صدمہ تھا ! - جسنے اُسکے ہر رگ وپے کو سرد کر دیا کیونکہ وہ اس نوجوان پر عاشق تھی جسکو تباہی جہاز نے ساحل برطنی پر ڈال دیا تھا وہ اُسکا شوہر ہو چکا تھا کیونکہ اُسکا عشق لغزش انسانی سے خالی نہ تھا اور لُوسئی حاملہ تھی ! "

ڈچز آف پورٹس موتھ نے نہایت بھرائی ہوئی آواز سے درحالیکہ اُسکے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی کہا " بس - بس ! "

اولیفنٹ نے ایسی آہستگی سے جو خوفناک تھی کیونکہ وہ اسیدہ اصرار سے

باز نہ آتا تھا کاغذ کی طرف اشارہ کر کے کہا "تو بیٹھ جاؤ اور لکھ دو"
ڈچز نے نہایت جوش میں آکر کہا "نہیں - نہیں - میں ہرگز نہ لکھونگی
میں نہیں لکھ سکتی تم مجکو نہ ستاؤ -" اور اُسنے اپنا پیر زمین پر دے مارا -
اولیفنٹ "تو میں قصے کا سلسلہ پھر شروع کرتا ہون" اور یہ کہکر اُسنے
اُسی طرح کہنا شروع کیا "اب کیا ہو سکتا تھا ؟ - دونون عاشق و معشوق کو
سخت رنج تھا اور اُسکا چھپانا نہایت دشوار تھا تعجب ہی کہ بانشر کرولیس کو اُسکا
حال معلوم ہوا - انھون نے ہزارون تدبیرین سوچین مگر انکو دنیا کے رنگ
ڈھنگ کا تجربہ نہ تھا نہ ایک حبہ پاس تھا - پھر وہ کیا کر سکتے تھے ؟ - وضع حمل کا
ہولناک دن پہونچ گیا اور کسی تدبیر پر رائے نہ جمی نہ کچھ کیا گیا - لوئسی کو جرأت ہوئی
کہ اپنی محبت کا راز اپنے باپ پر کھولے اس خیال سے کہ اُس اُسکے حاملہ ہونے کا راز
طشت ازبام ہو جائیگا - پس وہ کانونٹ کو چلی گئی مگر چونکہ نقاب لینے کے لیے ایک
سال وہان رہنے کی قید تھی اسوجہ سے وہ آزادی سے بالکل محروم نہ تھی بس
وہ طرح طرح کی چالون اور ترکیبون سے کبھی کبھی چوری چھپے اپنے عاشق سے
ملتی رہی اُسکا چاہنے والا ہنوز بانشر کرولیس کے ساتھ رہتا تھا جسکو ظاہرا اپنی
لڑکیون کے چلے جانے کے بعد اُس نوجوان کی رفاقت سے فی الجملہ تسکین ہوتی
اب لوئسی کی حالت ایسی ہوئی کہ اُسکا چھپانا دشوار تھا پھر عاشق و معشوق نے
ہزارون طرح کی تدبیرین سوچین مگر وہی امور اُنکے عمل میں لانے کے حائل ہوئے
لوئسی اب میں ایک خاص رات کا ذکر کرتا ہون جو نہایت ہولناک تھی اور جسمین
ایسے خوف تھے جو" ——————

ڈچز (متوحش ہو کر) "نہین - نہین - کوئی لفظ کوئی کلمہ زبان سے
نہ نکالنا ! - مین بہت دیر تک تمھارا قصہ سُن چکی - مگر نہین - مین نے نہین سُنا !
میرا دماغ چکرا رہا تھا جب مین بیکر تصویر کی طرح یہان کھڑی تھی - بس - بس
خدا را اب موقوف کرو !"
اولیفنٹ اُسی طرح کے اطمینان اور مستقل اصرار سے "تو پھر لکھ دو"
ڈچز - (دیوانہ وار) "نہین - نہین ! - یہ لکھنا تو گویا اپنی بےحرمتی کے

سار ٹیفکٹ پر دستخط کرنا ہی"

اولیفنٹ "اچھا تو ذرا ٹھہرو اور آگے کا قصہ سُنو۔ اُس رات کو جسکا مین نے ذکر کیا ہی مین معمولی وقت پر اپنے کمرے کو گیا میرے دل مین طرح طرح کے تردداتھے اور مین تھک کر سو گیا کسی شخص نے میرے شانے پر ہاتھ رکھا اور میری آنکھ کھلی کھڑکی سے چاند کی روشنی آرہی تھی اور ۱۸۶۲ع کے موسم سرما کا زمانہ تھا ماہتاب کی کرنین زرد تھین مگر نہ اُس عورت کے چہرے سے زیادہ جو میرے پلنگ کے قریب کھڑی تھی۔ وہ لوسی تھی!۔ وہ کسی ترکیب سے جھیکر کا نونٹ سے نکل آئی تھی اور پوشیدہ طور پر اپنے باپ کے مکان مین داخل ہوئی تھی اور دوسری دنیا کی روح کی طرح اس کمرہ مین پہونچی تھی جسمین مین سو رہا تھا ہم دونون کے درمیان دھیمی سرگوشی سے جلد جلد اور بیقراری کے ساتھ باتین ہوئین۔ اُسنے مجھسے اپنے ساتھ بھاگ چلنے کو کہا۔ خدایا۔! مین اسپر کیسا مرتا تھا مجکو اُسپر کیسا ترس آتا تھا اور مین اُسکے ساتھ کیسا پھوٹ پھوٹ کر روتا تھا۔ مین نے اُس سے کہا کہ بھاگنے کا ذکر کرنا فضول ہی مین تمکو اس کڑاکے کے جاڑے مین بے زر۔ بے مکان بے آب ودانہ و بے یار و مددگار کہان لے چلون وہ مایوسی کی وحشت کے ساتھ میری طرف دیکھنے لگی مجکو اُسکی وہ نظر کبھی نہ بھولیگی وہ ایسی نظر تھی جو مین نے کبھی کسی انسان کے چہرے پر نہ دیکھی تھی نہ ویسی نظر کے دیکھنے کی اُمید ہی۔ (دفعۃً خاموش ہو کر) او ہ!۔ اسوقت مین اُس نظر کو دیکھ رہا ہون!۔

فی الواقع یہ نہایت ناقابل بیان مایوسی کی نگاہ تھی جو ڈجرا اولیفنٹ پر جمائے تھی۔ ایک ساعت کے لیے اولیفنٹ کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایان ہوئے اسکا نہایت خوبصورت سبز رنگ چہرہ ایک قسم کے تشنج سے کمھلا گیا اور اس ذرا دیر کے وقفہ مین اُسکے دل کے تمام مقاصد پر پانی پھر گیا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اُسکے لب خود اُسکی موت کا حکم دینے والے ہین اور وہ دلیری سے پھانسی پر چڑھ جانا چاہتا ہی بجاے اسکے کہ وہ اپنے تئین اُس عورت کے ستانے سے بچائے جسپر وہ بہت عرصہ ہوا دل وجان سے شیدا تھا۔ مگر نہین۔ یہ وقفہ بشریت کا گذر گیا اور اُسکا چہرہ مثل سابق کے سنجیدہ اور ارادہ مستقل اور مستحکم ہو گیا۔

اُسنے سابق کی بہ نسبت زیادہ دھیمی اور گہری آواز سے کہا "لوئسی بیٹھ جاؤ اور میرے بتانے کے موافق لکھ دو کہ تم ان شرائط کو قبول کرتی ہو جو ابھی مین تمسے بیان کر چکا ہون"

لوئسی نے نہایت مایوسی کی وجہ سے ہمت باندھ کر کہا "اوہ! - تو تم بیرحم بے تاسف اور بے ترس ہو؟ - تمپر کسی بات کا اثر نہین ہوتا! - پس تم مین اور مجھ مین جنگ ہونا چاہیے - جاؤ - جو کچھ تمھارے جی مین آئے کرلو - (پر جوش متوحش لہجہ سے) جب جلاد تمھارا سر قلم کر چکیگا اسوقت اُس قصہ پر کون اعتبار کریگا جو تم اپنے پیچھے چھوڑ دوگے؟ - ڈچیز آف پورٹس موتھ کی نسبت بھلا ایسے قصہ کا کسی کو کیا اعتبار ہوگا؟"

اولیفنٹ "تمام دنیا یقین کریگی - کیونکہ تمھارے بہت سے دشمن ہین جو تمھارے خلاف ذراسی بات پاکر فوراً گرفت کر لینگے اور تمھارا کوئی سچا دوست نہین ہی جو تمھاری صفائی کریگا حتیٰ کہ خود بادشاہ متنفر اور خائف ہوکر اس سے باز رہیگا"

ڈچیز - (خوشی کے لہجہ اور فتحمندی کی نظرون کے ساتھ) "نہین! میری سلطنت بادشاہ کے دل پر ایسی مستحکم ہی کہ جنبش نہین کر سکتی - برباد ہونے کا کیا ذکر ہی مجکو تمام دنیا کے لگائے ہوئے افضیحتہ یا بہتان کی کیا پرواہی جب تک میری سلطنت انگلستان کے شاہ کے دل پر قائم ہی؟"

اولیفنٹ "ایسی کمزور خود اعتباری پر بھروسہ نہ کرو بھلا تمھارے نزدیک بادشاہ کیا کہیگا اگر یہ قصہ جو مین ابھی بیان کر رہا تھا مع اُسکے نتیجہ کے بادشاہ کو سُنایا جاے؟ - کیا وہ ساحل برطنی پر تحقیقات نہ کرائیگا جہان تم رہتی تھین اور کیا ایسے واقعات دریافت نہونگے جو اس قصہ کے امور اہم کی تائید کرین ہے!"

ڈچیز کے دل مین دفعۃً کچھ خیال آیا اور اُسنے کہا "ہان - ہان - یہ سچ اور تمھارے پاس لکھنے کا سامان موجود ہی اور شاید تم اس قصہ کو ضبط تحریر مین لاؤ مگر تم اُسکو بادشاہ کے ہاتھ تک - کیونکر پہونچاؤگے؟ - کیا تمکو یہ معلوم نہین ہی

کہ بادشاہ کا حکم ہی کہ تمھاری طرف سے کوئی تحریر یا پیام یہان سے کوئی نہ لیجائے اور اگر تم سولی پر بھی کوئی کاغذ کسی شخص کو اس غرض سے دو کہ بادشاہ کو پہونچائے تو وہ اسکے لکھی نہ کسی ہوا خواہ کے ہاتھ مین پہونچے گا اور وہ اُسکو چاک کرکے پھینکدیگا ؟ - مزید برآن یہ خبر مشہور ہی کہ تمھارے حواس درست نہین ہین اور تم مجنون ہو اگر تم یہ قصہ اپنے جیلر سے کہو اور وہ کسی اور سے بیان کرے تو لوگ مضحکہ کرینگے کہ وہ ایک فاترالعقل کے دماغ کی گڑھت ہی"

ڈچزآف پورٹس موتھ شاید اور کچھ کہتی مگر اُسنے دیکھا کہ جنرل اولیفنٹ پر اُسکی باتون کا کچھ اثر نہوا سوا اسکے کہ اُسکے مغرور لب خاموش حقارت کے تبسم سے جنبش مین تھے پس اُسکو یقین ہوا کہ اُسکے ستانے کا کوئی ذریعہ حاصل ہی جو اُسکو معلوم نہین ہی -

اولیفنٹ - لوئسی مین تمھاری باتین توجہ سے سُنتا رہا سو جہ سے کہ (بجز چند استثنا کے) - تم اس ملاقات مین میری باتین بھی سُنتی رہین مگر مجکو جو کچھ تھوڑا سا اور کہنا ہی وہ سُنو سوا اسکے کہ تمکو اُس قصہ کے ختم ہونے کی خواہش ہو جو مین نے شروع کیا ہی ! -

ڈچزآف پورٹس موتھ نے سر ہلایا اور اُسپر ویسا ہی خوف طاری ہوا جیسا پہلے ہو چکا تھا -

اولیفنٹ "خیر مین قصہ کو ناتمام چھوڑتا ہون مگر سُنو سوانگ کی رات کو تمھارے کمرے مین داخل ہونے سے پیشتر مین نے یہ کل قصہ ابتدا سے انتہا تک کاغذ پر لکھدیا اور سر بمہر لفافہ مین کرکے ایک دوست کو دیدیا ہی اور سخت حکم دیا ہی کہ جب فلان صورت ہو تو ملکہ کے حضور مین حاضر ہونے کی فکر کرے - "

لوئسی - (زرد ہو کر) "ملکہ ؟" کیونکہ وہ جانتی تھی کہ چارلس کی زوجہ خفیہ طور پر اُسکی جانی دشمن ہی اور اُسکو دشمن ہونے کی وجہ معقول بھی حاصل ہی ! اگر یہ کاغذ اُسکے ہاتھ مین پڑگیا تو وہ اُسکے مندرجات کی شہادت تائیدی بہم پہونچانے مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیگی -

اولیفنٹ " ہان - ملکہ کے حضور مین حاضر ہونے کی فکر کرے ! - اُس

تحریری قصہ کے ضمیمہ مین اُن ذرائع کی مفصل تصریح ہو جنسے اُس قصہ کی صداقت ہوسکتی ہو لوئسی اب بیٹھ جاؤ اور لکھد و"

ڈچیز آف بورٹس موتھ نے یہ اطمینان کرنے کے لیے کہ وہ اپنے اصرار پر بدستور قائم ہو ایک نگاہ اولیفنٹ پر ڈالی - یہ اُسکی آخری ضعیف اُمید تھی - وہ ندارد ہو گئی اُسنے دیکھا کہ اُسکو ایسے شخص سے کام پڑا ہو جو اپنے ارادے مین پکا ہو پس وہ میز کے پاس بیٹھ گئی اور اُسنے قلم اُٹھایا اور اولیفنٹ کے کہنے کے مطابق تھرتھراتے ہوتے ہاتھ سے لکھو دیا - جب وہ لکھ چکی تو اُسکی اندرونی کیفیات نے تاب کھایا اُسکی آنکھون سے بے اختیار آنسو روان ہوئے وہ غم و غصہ سے روتی رہی اُسکا درد تلخ اور پرجوش تھا آخر کار اُسنے کوشش کرکے اپنے تیئن ضبط کیا اور آنسو پونچھکر مصنوعی چہرہ اپنے منھ پر لگایا -

اُسنے دھیمی گہری آواز سے اُس کاغذ کی طرف جو اُسنے بہ ثبت اپنے دستخط کے لکھا تھا اشارہ کر کے کہا "اگر یہ سب ہو جاے تو تم مجکو چھوڑ دینا اور تمام معاملات کو نسیًا منسیًا کر دینا ہا"

اولیفنٹ "ہان - یہ معاملہ کی بات ہو اور مین اقرار کرتا ہون کہ اُسکو ضرور پورا کرونگا -

لوئسی نے پھر کچھ نہ کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھی - جنرل اولیفنٹ اُسکے پیچھے چلا اور رالف گرمسٹڈ کو خبردار کرنے کے لیے دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ ڈچیز کو باہر نکالدے چند ساعت مین وہ جدا ہو گئے اور اُنھون نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہ کی اور نہ ایکنے دوسرے پر نگاہ ڈالی - غرض وہ دونون ایک دوسرے سے اجنبی طور پر رخصت ہوئے حالانکہ اُنھون نے زمانہ گزشتہ مین ایک دوسرے سے نہایت چاہ پیار برتا تھا -

باب ۳۰

ڈچز کا دوسرا جلسہ

واقعات متذکرۂ ابواب سابق کے دوسرے روز شام کو محل وائٹ ہال

مین ڈچز آف پورٹس موتھ کے سجے ہوئے کمرے رنگ برنگ کی روشنیون سے جگمگا رہے تھے اس مرتبہ مصنوعی چہرون کا سوانگ نہ تھا بلکہ نغمہ و سرود و رقص اور تاش کے کھیل کا جلسہ تھا چنانچہ اسی لحاظ سے کمرون کی آراستگی بڑی نفاست اور خوش سلیقگی سے کی گئی تھی - ایک کمرے کے وسط مین ایک بڑی میز بچھائی گئی اور چھوٹی چھوٹی تاش کھیلنے کی میزین چارون طرف رکھی تھین - قریب کا سلون کمرہ تفریحون کے واسطے نامزد کیا گیا اور ایک تیسرا کمرہ مہمانون کے آرام کے لیے تھا تاکہ وہ لوگ جو اور کھیلون مین شریک ہوتے تھے اسمین تفریح طبع کرین - اُس کمرے مین بلند نشستگاہین تھین جو بادشاہ ڈچز - اور اُن خاص مہمانون کے واسطے تھین جنکو بادشاہ اور ڈچز کے حضور مین زیادہ تر رسوخ حاصل تھا ایک اندرونی کمرہ جسکے دروازے بالفعل بند تھے رات کے کھانے کے واسطے مقرر کیا گیا تھا - جب پہلے تین کمرون مین طرح طرح کی تفریحات مین لوگ مصروف تھے تو ایک بڑی دعوت کی تیاری اس آخرالذکر حصۂ مکان ڈچز مین ہو رہی تھی -

مہمان تقریباً آٹھ بجے آنا شروع ہوئے اور سب سے پہلے آنے والون مین سے سر ہکٹر گریہم (جسنے اُسی روز نائٹ کا خطاب پایا تھا) - اور لارڈ ڈارڈن تھے - گریہم اُس ڈراگون رجمنٹ کی نہایت نفیس وردی جسکی اُسکو پوری کرنیلی ملی تھی پہنے تھا اسکی فوجی ترقی بھی ہو گئی تھی اور خطابی اعزاز بھی مل چکا تھا بس لارڈ ڈارڈن کے وعدے پورے طور پر ایفا ہو چکے تھے بلکہ گریہم کو بہت سا روپیہ بھی مل چکا تھا جس سے اُسکا بہت سا قرضہ ادا ہو چکا تھا - لارڈ ڈارڈن پورا درباری لباس پہنے تھا مگر باوجودیکہ اُن تدبیرون مین کامیابی ہو چکی تھی جنمین گریہم نے اُسکی مدد کی تھی اور جسکے صلہ مین اُسکو معقول معاوضہ ملا تھا تاہم لارڈ ڈارڈن کے چہرے پر گونہ بےچینی کے آثار نمایان تھے وہ ڈچز کے کمرے مین سویرے پہونچا تھا - جب صرف بیس مہمان جمع ہو چکے تھے تھوڑی دیر کے بعد سر ہکٹر گریہم ملاقات کے کمرے مین داخل ہوا اور ڈارڈن اُس سے بات کرنے کے لیے بڑھا - مگر واضح رہے کہ اب تک ڈچز آف پورٹس موتھ نہ آئی تھی اور نہ بادشاہ کے حواشی مین سے کوئی شخص نمودار ہوا تھا -

لارڈ ارڈن نے کرنیل کو ایک بردہ پڑے ہوئے حجرے مین جہان وہ بے تکلف باتین کر سکتے تھے لیجا کر جلدی سے کہا "میرے پیارے سرہکٹر کہو تمنے وہ عجیب افواہ بھی سُنی جو چند گھنٹے سے مشہور ہو رہی ہی؟"

کرنیل گرہیم "ہان - مین نے سنا ہی کہ اولیفنٹ کا قصور معاف ہو گیا مگر مجکو اسکا یقین نہین - آپکو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ خبر کہانتک اعتبار کے لائق ہی"

لارڈ ارڈن "آج محل مین ڈیوٹی پر رہنے کی میری باری نہین ہی اور مجکو بادشاہ کے پاس تک پہونچنے کا کوئی حیلہ ہاتھ نہ آیا مگر مجکو معلوم ہوا ہی کہ آج پانچ بجے شام کو کسی قدر عجلت کے ساتھ ایک تخلیہ کی کونسل جمع ہوئی اور اُسکے اجلاس برخاست کرنے کے بعد فوراً ہی لفٹنٹ ٹاور کے پاس کچھ اطلاع بھیجی گئی - افواہ مشہور ہی کہ وہ اولیفنٹ کی معافی کی نسبت تھی اور کسی وجہ سے اُسکو پوری معافی دیدی گئی"

سرہکٹر گرہیم "یہ تو بڑے تعجب کی بات ہی میری سمجھ مین کچھ نہین آتا - بلاشبہہ جنرل اولیفنٹ معمولی شخص نہین ہی! - مگر آپکے کان تک یہ افواہ کیونکر پہونچی؟"

لارڈ آرڈن "تم پچھلے ایک دو گھنٹے مین کہان تھے - کیا تمنے اس معاملے کی گفتگو اُن لوگون مین نہین سُنی جو تمام سڑکون کے کنارون پر جمع ہو کر بات چیت کرتے رہے"

سرہکٹر گرہیم "واللہ! - اب آپ نے اُسکا ذکر کیا مجکو بھی خیال آیا کہ جب مین سارے انجل سے محل کی طرف سوار چلا آتا تھا تو جا بجا تھوڑے آدمیون کے بہت سے جھرمٹ تھے - مگر مین سمجھتا تھا کہ یہ لوگ آج رات کے جلسہ کے معائنہ کو گاڑیون ہوادارون - اور گھوڑون پر جاتے ہوئے تماشا دیکھتے ہین"

لارڈ آرڈن "نہین - یہ بات نہین ہی وجہ یہ ہی کہ وہ افواہ جسکا مین نے ذکر کیا ہی چارون طرف پھیل گئی ہی اور جب مین چارنگ کراس کے قریب جاتا تھا تو مین نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سُنا - تین نعرۂ مسرت دلیر جنرل اولیفنٹ

کے لیے جو آزادی کا غازی مرد ہی! - اُسپر وہ گروہ جو جمع تھا چیخنے اور چلانے لگا -

سر ہکٹر گریہیم "اگر یہ بات سچ ہی تو کیون اور کس اثر سے بادشاہ نے ایسا کیا ہوگا ؟ - اوہ! - مجکو یاد آیا! - وہ بھید بھری سرگوشیان "

لارڈ آرڈون "بیشک یہی بات ہی - تمکو ضرور یاد ہوگا کہ بادشاہ کیسا چونکا تھا اور کسطرح جادوگر کو گوشہ مین لے گیا تھا - اور خود ڈچز کو کیسا غش آیا"

سر ہکٹر گریہیم - (اپنے آپ) "بیشک اس سب معاملہ مین کچھ بھید ہی! مگر بجمیع الوجوہ اس سے آپ کو کیا مطلب ہی ہیرے کی انگوٹھی جو آپ نے بہو بچائی تھی مسٹر مرٹن سے کاغذات لادیے اور وہ سب آپ کے قبضہ مین محفوظ ہین "

لارڈ آرڈن - (پر مطلب نگاہ سے) "اُنمین سے ہر ایک تلف کردیا گیا آج صبح کو تمھارے چلے جانے کے بعد پانچ ہی منٹ مین مین نے سب کاغذات جلادیے سچ تو یہ ہی کہ جب تک اخیر ٹکڑا جلکر خاکستر نہین ہو گیا مین نے آزادی سے سانس نہین لی اس بارے مین تو ادلیفنٹ سے مقابلہ ہو سکتا ہی تاہم سر ہکٹر گریہیم میرے دل مین طرح طرح کے وسوسے ہین مین اُس شخص کو بالکل پسند نہین کرتا ظاہرا اُسکو دربار مین کوئی غیر معمولی اختیار حاصل ہی بشرطیکہ یہ صحیح فرض کرلیا جاے کہ اُسکو معافی دی گئی ہے - رہا اُسکا استقلال کسی بات کے حاصل کرنے کی بابت اس سے مین خوب واقف ہون - ادلیفنٹ کے لغت مین لفظ ناممکن شکل سے موجود ہی اُسنے خود کئی مرتبہ یہ کلمہ میرے سامنے کہا ہی اور انصاف کی بات تو یہ ہی کہ اُسنے محض لاف وگزاف نہین کیا "

سر ہکٹر گریہیم "مگر آپ بھی تو بڑے چال اور ترکیبون کے آدمی ہین - مثلاً اُس انگوٹھی کا حاصل کرنا!"

لارڈ آرڈن - (بات کاٹکر) "یہ تو ایک معمولی ترکیب تھی لفٹننٹ ٹاور میرا بڑا دوست ہی اُسنے کل علی الصباح اُس شخص سے جو ادلیفنٹ پر بطور جیلر کے تعینات تھا کہدیا تھا کہ ہیرے کی انگوٹھی واجبی یا غیر واجبی ذریعہ سے ضرور ہاتھ آجاے چنانچہ وہ شخص اُسکو لے آیا اور اسطرح وہ میرے پاس پہونچ گئی - اس کارروائی مین میری کوئی تعریف نہین ہی اور مین صاف صاف کہتا ہون کہ اگر میرے اور ادلیفنٹ کے

درمیان جنگ ہو تو مین کسی طرح پر اُسکا مدمقابل نہین - اور کرینل تم بھی یاد رکھو کہ اگر اُسکو تمھاری یہ حرکت معلوم ہو گئی کہ تمنے اپنے چالاک چھوکرے کو اُسکی کارروائیون کے دیکھنے کے لیے تعینات کیا اور اسطرح پر تمکو اُسکا حال معلوم ہو گیا تو وہ تمسے سخت انتقام لیگا۔"

سرہکٹر گریہیم - (غرور سے تنکر کیونکہ اُسکی دلاوری مین کچھ شبہہ نہ تھا) "جناب والا میری عمدہ تلوار میرے پاس ہی اور مین اُسکو کام مین لانا چاہتا ہون۔"

لارڈ آرڈن "یہ سچ ہو اور مجکو اسکی نسبت کچھ شبہہ بھی نہین مگر بہادر سے بہادر شخص ورائٹرون سے اپنے تئین محفوظ نہین رکھ سکتا اور اگر یہ افواہ جو مشہور ہی فی الواقع صحیح ہو اور لیفٹنٹ کو آزادی مل گئی ہی تو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ غیر معمولی زور کا نتیجہ ہی جو اُسکو بادشاہ اور نیرڈ چیز پر حاصل ہی۔ مین صاف صاف کہتا ہون کہ وہ اس اختیار کو اُس شخص کے برباد کرنے مین ضرور کام مین لائیگا جسکو وہ اپنا دشمن تصور کرے۔"

یہ کہکر لارڈ آرڈن نے سرہکٹر گریہیم کی طرف دیکھا تاکہ یہ معلوم کرے کہ اُسکی گفتگو نے اُسپر کیا اثر پیدا کیا۔ ظاہرا کرینل ان بدشگون پیشینیون کو جو اُسکے سامنے کی گیئین بہت کم پسند کرتا تھا اور چند ساعت تک وہ از خود رفتگی کے انداز سے کچھ سوچتا رہا پس اُسنے نہین دیکھا کہ لارڈ آرڈن اُسکو کیسے غور سے دیکھ رہا ہے۔

لارڈ آرڈن نے بردہ پڑے ہوئے تجربے سے یہ اطمینان کرنے کے لیے کہ کوئی سننے والا نہین ہی جھانکا اور کہا "کیا تمنے مجھسے نہین کہا کہ وہ بدمعاش ہماری ملازمت مین ہین؟"

گریہیم نے دفعۃً چونک کر کہا "یہ سوال کیون پوچھتے ہو؟" کیونکہ ایک ساعت مین اُسکو اس سیہ کار اشارہ کا مطلب معلوم ہو گیا۔

لارڈ آرڈن - (کرینل کے کان مین) "کیونکہ اگر ہمارا قیاس صحیح نکلا۔ اور اولیفنٹ نے ذرا بھی دشمنی ظاہر کی تو ہم اُسکو قتل کرڈالینگے۔"

سرہکٹر گریہیم پھر چونکا گو وہ بکا لچا اور بے اصول شخص تھا تاہم قتل

کے خیال سے اسکے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ وہ ایسا بد نہ تھا کہ اس تجویز کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا۔

گرہیم۔ (جلدی سے) "مگر وہ دونون شخص جنکی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے بڑے بزدل نکلے۔ مین خیال کرتا ہون کہ مین نے آپ سے ابھی کہا تھا کہ مین نے اُنکو ایک نوجوان خاتون کے اڑالانے کے واسطے مقرر کیا تھا جسکے حسن خداداد نے مجکو اُسپر فریفتہ کردیا ہے۔ مگر کسی وجہ سے (نہ معلوم محض اتفاق سے یا کسی اطلاع کی وجہ سے جو کسی دغابازی سے دی گئی)۔ اُسکا ایک اور چاہنے والا اُسی وقت موقع پر آگیا اور یہ بزدلے بھاگ نکلے پس جب مین موضع اسلنگٹن کے ایک جھونپڑے مین اُنسے ملا جہان مین نے اُس حسینہ کے اُٹھالیجانے کا انتظام کیا تھا تو بجاے اُسکے کہ مین اُسکو چھاتی سے لگاؤن مجکو مجبوراً اپنے دونون گرگون کی شکست کا حال سُننا پڑا۔ بلاشبہہ یہ نامرد بدمعاش شرمندگی کی وجہ سے مجکو اپنی صورت نہ دکھاتے مگر وہ کافی خیرگی سے اپنی تکلیف اور تضیع اوقات کا معاوضہ لینے کے لیے حاضر ہوئے (طنز اور نفرت سے)۔ بیشک وہ انعام کے مستحق تھے کیونکہ وہ اپنے شکست دینے والے کی طرف سے یہ پیام لائے کہ وہ اتفاق سے اُنکی سازش کو ہزیمت دینے کے لیے وہان ٹھیک وقت پر پہونچا تھا۔ پس آپ دیکھتے ہین کہ ایسے افراد پر کچھ بھروسہ نہین ہوسکتا کیونکہ جب وہ لارنس ای سے ناچیز شخص سے شکست کھا گئے تو بھلا اس بیباک لیفٹنٹ کے مقابلہ مین کیا تلوار اُٹھائینگے۔"

لارڈ آرڈن نے جو اس گفتگو کو بےصبری سے سُن رہا تھا کیونکہ اُسکو اُس سے کوئی واسطہ نہین تھا کہا "مگر ہمارے اس شہر مین تمھارے دونون گرگون کی نسبت جنھون نے تمھارا کام ایسے اناڑی پن سے کیا زیادہ دلاوری اور جرأت کے لوگ موجود ہین۔"

گرہیم "بہت اچھا۔ ہم بلحاظ حالات کام کرینگے۔ اب یہ کمرے بھر گئے ہین مہمان بھی اُترتے جاتے ہین پس یہ تعجب خیز لطیفہ ہوگا کہ مجکو اور آپ کو کوئی شخص یہان تنہائی مین باتین کرتے دیکھے علاوہ برین ولیعہد اور بادشاہ کے تشریف لانے کا وقت بھی قریب پہونچ گیا ہے۔"

لارڈ آرڈن - "تم سچ کہتے ہو اچھا چلو مہمانون کے پاس چلین مگر مین تمسے پھر کہتا ہون کہ تم ان اہم معاملات کو جنکی نسبت ہمنے بحث کی ہو بھول نہ جانا - یہ خیال رکھنا کہ اگر ہمارے شکوک صحیح نکلے تو اوس لیفٹنٹ یقیناً ایسا دشمن ثابت ہوگا جسکو حقیر اور بیچارہ نہ سمجھنا چاہیئے"

لارڈ آرڈن اور نئے خطاب یافتہ نائٹ - (کرنیل گریہم) - اُس حجرے سے نکل جسکے پردے نصف کھلے ہوئے تھے اور جدا ہوکر کمرے کے مختلف حصون مین پھرنے لگے - اب لارنس لی اُس نوبد کی پابندی سے جو حسب مذکورۂ بالا شاہی فرمان کا حکم رکھتی تھی نمودار ہوا - اُسنے گذشتہ شب رائل ہوٹس مین بسر کی تھی - کیونکہ کرنیل رمبالڈ نے اصرار کیا تھا کہ میری بیٹی کو بار ثانی نمایاں تر مدد دینے کے بعد تمکو میری مہمان نوازی قبول کرنا چاہیے - اور نیز اس لحاظ سے کہ اب وہ اُسکی دختر سے نکاح کرنیکا باضابطہ خواستگار تسلیم کر لیا گیا تھا - مگر لارنس علی الصباح لندن کو لوٹا اور سر ولیم بریندلے سے بمقام ہینڈرہال ذرا دیر کے لیے بھی ملنے کو نہ ٹھہر نہ اپنے راستہ سے ایک میل علیحدہ تجاوز کیا کیونکہ اصل بات یہ تھی کہ لندن چھوڑنے اور رائل ہوٹس کو کرنیل گریہم کی ناپاک تدبیر کے رائیگان کرنے کے لیے جانے سے لارنس نے اُس حراست کی خلاف ورزی کی تھی جو اسپر عائد کی گئی تھی - جسکا منشا یہ تھا کہ وہ ڈچز کے دوسرے جلسہ تک لندن کے اردگرد رہے اور اسکے بعد فوراً ہرٹ فورڈ کو جائے اور وہان پارکون کی حدود کے اندر رہے جب تک کہ وہ حراست قائم رکھی جاے پس اُسکو یہ منظور نہ تھا کہ اسکے چچا کو معلوم ہو کہ اُسنے اپنی حراست کو توڑا جب تک اُسکو مفصل حال بیان کرنے کا موقع ہاتھ نہ آئے - اسوجہ سے وہ ہینڈرہال مین ٹھہرنے کے لیے نہ راستہ سے علیحدہ ہوا اور لندن کو واپس گیا نہ اُس روز اُس سے اور اسلیے کمان افسر سر ہکٹر گریہم سے ملاقات ہوئی کیونکہ جانتا تھا کہ اس سے شام کو محل مین ملاقات ہوگی چنانچہ یہ قیاس اُسکا غلط نہین نکلا کیونکہ سب سے پہلا شخص جس سے وہ ملاقات کے کمرے مین ملاقی ہوا نیا خطاب یافتہ نائٹ تھا -

لارنس لی - اپنے رسالہ ڈراگون کے کپتان کی وردی پہنے تھا اور

گو وہ سادہ کپڑون مین خوبصورت معلوم ہوتا تھا لیکن اُسکی فوجی وردی نے اُسکے حسن کو دوبالا کر دیا اب کرنیل گریہم کی جانب اُسکو کیا انداز برتنا تھا؟ اُسکو مدبرانہ سردمہری کرنا تھی دو وجوہ سے وہ اپنے کمان افسر کو کسی علانیہ فعل سے اشتعال نہ دینا چاہتا تھا۔ اول یہ کہ ایسا کرنا قواعد فوجی کے مطابق بہت بڑا جرم تھا بغیر لحاظ اسکے کہ اشتعال دینے کے اسباب کچھ بھی ہون۔ دوسرے یہ کہ اُسنے اپنی پیاری روتھ اور اُسکے والدین سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس بارے مین احتیاط کریگا۔ مزید برآن کپتان لی کو اُمید تھی کہ جب وہ انسانی واقعات کو جنکی وجہ سے اُسکو کرنیل گریہم کی شیطانی تدبیر کے خلاف کرنا پڑا بالتصریح سر ولیم برینلڈ سے بیان کریگا تو ایسا انتظام ہو جائیگا کہ وہ دوسری رجمنٹ کو بدل دیا جائے اور اسطرح براپنے کمان افسر کے ظالمانہ اختیار سے آزاد ہو جائے پس کپتان نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ کرنیل گریہم کی جانب اپنے برتاؤ پر پورا اختیار رکھے۔

واضح رہے کہ کسی چھوکری کا اُٹھا لیجانا یا اُسکا اقدام کرنا اُس زمانے مین جسکا ہم ذکر کر رہے ہین اُمرا کے نزدیک بالعموم ایسا ہی کم سنگین جرم خیال کیا جاتا تھا جیسا اس زمانے مین کسی میرکا سرہنگ کو ڈھکیل کر فرار اختیار کرنا یا اہلکار پولیس کو مارنا۔ اور جب وہ عورت جسکا لے بھاگنا مقصود ہوتا کسی بیوہ رنیٹن کی دختر ہوتی تو یہ کام نہایت ہی قابل تعریف سمجھا جاتا اور اگر اسمین کامیابی ہوتی تو بڑی تعریف ہوتی اور علی الرغم اسکی ناکامی پر تاسف ہوتا چنانچہ شاہ چارلس دوم کے فضیحت اور نفرت انگیز زمانہ سلطنت کے اسی قسم کے خراب اخلاق اور نامعقول خیالات تھے۔ پس سر ہکٹر گریہم کو دراصل پبلک کی رائے کا خیال تھا اور نہ اعلیٰ عہدہ داران فوجی کا خوف تھا۔ یہی وجوہ تھے کہ کرنیل نے ایسی دلیری سے اب ہمارے بہادر نوجوان ہیرو سے اسطرح خطاب کیا جیسا مندرجۂ ذیل تقریر سے واضح ہوگا۔

جونہی لارنس منور سیلون مین داخل ہوا سر ہکٹر گریہم نے اُسکو اشارہ کرکے ایک جانب کو بلایا اور اُس حجرے مین جہان اُس سے اور لارڈ آرڈن سے باتین ہوئی تھین لیجاکر درشتی سے کہا "کپتان لی تمنے اپنی حراست کو شکست کیا"

لارنس لی "مین اس سے انکار نہین کرتا۔ مین ایسا کرنے کی وجہ کے خیال سے تمام نتایج کو بخوشی انگیز کرونگا"

کرنیل نے چین بہ جبین ہوکر غصہ سے کہا "یہ سخت کلامی گستاخی کی حد تک پہونچی ای"

لارنس لی "میرا مطلب تونا فرمانی سے نہین ہو مین قانون فوجی کی سختی کو جانتا ہون جب تک مین بادشاہی سپاہی کی وردی پہنتا ہون مین اُن تمام فرائض کو پورے طور پر انجام دونگا جو اُس سے عائد ہوتے ہین اگر ایسا نہوتا۔۔۔"

گریہم ۔ (خبیث صورتی سے) "تم رک کیون گئے اپنے فقرے کو ختم کیون نہین کرتے؟"

لارنس لی ۔ (بردبارانہ استقلال سے) "مین نے اسوجہ سے اپنے فقرے کو ختم نہین کیا کہ جو الفاظ میری زبان سے نکلنے والے تھے اُنکی تعبیر دھمکی کے ساتھ کیجاتی ۔ اب مجھکو یہ یقین دلانے کی اجازت دیجیے کہ چند مصلحتون سے مین اپنے برتاؤ کو سنبھالے ہوئے ہون تاہم ہر صبر و شکیبائی کی انتہا ہوتی ای اگر آپ مناسب سمجھتے ہین کہ حرمت شکست کرنے کی علت مین مجھپر کورٹ مارشل کرادین تو ایسا کیجیے ۔ اور مین صاف صاف وجہ ایسا کرنے کی بیان کردونگا اور اپنے تئین ججون کی راے پر چھوڑ دونگا۔"

کرنیل ۔ (طنزیہ اور خباثت آمیز تبسم سے) "نہین جناب ۔ مین آپ کو موقع نہ دونگا کہ آپ اپنے تئین ستم رسیدہ بیگناہ چھوکری کا بہادرانہ بچانے والا اور میرے ظلم کا شکار ظاہر کرسکین ۔ یہ تو کرید الفاظ ہین جو ایسی حالت مین استعمال ہوسکتے ہین مگر مین یہ حکم صادر کرتا ہون کہ کل صبح طلوع آفتاب کے وقت تم ہرٹ فورڈ کو واپس جاؤ اور وہان اپنی نظربندی پر قائم رہو ۔ بس! ۔ اور کچھ نہین! ۔ اور اب ہم جدا ہوتے ہین "

کپتان لی نے اپنے افسر کی طرف سر کو ذرا خم کیا اور کمرے کے دوسرے حصہ کی طرف بڑھکر بردبارانہ بشرے سے فوجی جنٹلمینون کے ایک گروہ سے جا ملا جنسے اُسکی شناسائی تھی ۔

بس اسکے بعد فوراً ہی ملاقات کے کمرے کا دروازہ کھلا اور چوبدار نے بادشاہ کے آنے کی خبر دی۔

باب ۳۱

ایک اور مہمان

بادشاہ چارلس اپنی معمولی عظمت کے انداز سے داخل ہوا اور تپاک سے داہنے بائیں سر کی جنبش سے مہمانوں کے مؤدب سلام کا جواب دیتا رہا۔ اسکے داہنے جانب ڈچز آف پورٹس متھ تھی اور بائیں جانب ڈچز آف کلیولینڈ۔ یہ دوسری لیڈی یعنی ڈچز آف کلیولینڈ تاریخ کے پڑھنے والوں کو بربرہ ویلیرس یا لیڈی کاسلمین کے نام سے معلوم ہے۔ یہ نہایت عمدہ عورت وابستگان دربار شاہی سے تھی۔ اسکی عمر بیالیس برس کی تھی مگر حسن نوجوانوں کا سا تھا۔ اُسکا چہرہ نہ صرف رنگ و نمک ہی سے درست تھا بلکہ وہ نہایت خوبصورت تھا اور اسی وجہ سے وہ لوئیسی کے طفلانہ حسن اور بھولے پن سے ناز و کرشمہ کے برعکس تھا۔ اُسکے لب لعلین سے غمزہ و غرور عیاں تھا جسمیں عیش پرستی بھی ملی ہوئی تھی اُسکے سیاہ بالوں کی کاکلیں بے پروائی سے اُسکے خوشنما سر سے لٹکتی تھیں اور بیشمار زلفیں اُسکی گوری گردن اور ڈھلے ہوئے شانوں پر بکھری تھیں۔ اُسکی آنکھوں میں جو جھکے ہوئے پپوٹوں سے دیکھ رہی تھیں جنکے سہرے پر خمدار سیاہ پلکوں کی جھالر تھی ایک عجیب آمیزش قوی بیباک عورت کی بے حیائی اور نفس پرست عورت کے تعیش کی تھی۔ اُسکا جسم جو ڈچز آف پورٹس متھ کے بدن کی طرح مائل بہ فربہی تھا بہت خوش ترکیب تھا مگر کسی قدر بلند بالا تھا اور اسمیں شاہانہ انداز زیادہ تھا۔ اگر لوئیسی کی صورت زیادہ پیاری تھی تو بربرہ ویلیرس زیادہ حسین تھی لوئیسی اس لائق معلوم ہوتی تھی کہ بادشاہ کے دل بہلانے والی سلطنت جو چالاک عورت کر سکتی ہے کرے اور بربرہ اُسکے دل پر اپنا قبضہ اپنے مزاج کی تندی کے ذریعہ سے قائم رکھنے کے قابل تھی۔ چنانچہ یہی کیفیت فی الواقع تھی۔ ڈچز آف پورٹس متھ نے نہایت مشکل مقاصد دلفریب دم جھانسے سے حاصل کرتی اور ڈچز آف کلیولینڈ غیظ و غضب سے۔ لوئیسی کی آغوش میں بادشاہ اسطرح عمر عزیز ضائع کرتا گویا پھولوں کے بچھونے پر

ملکہ بے پروہ کی بغل مین وہ یہ سمجھتا کہ وہ کوہ آتش فشان کی چوٹی پر لیٹا
ہی جسکے ہر وقت آتشبار ہونے کا احتمال ہی۔
پس یہ آسانی سے خیال کیا جاسکتا ہی کہ چونکہ ان دونون مین بادشاہ کے
دل کی نسبت یہ رقابت تھی لہذا دونون ڈچزون کے درمیان کچھ زیادہ الفت نہ تھی
مگر انکو اُس کینہ کے چھپانے کا جو ہر ایک کے سینہ مین تھا نہایت شوق تھا چنانچہ وہ ایک
دوسرے سے ملاقات کو جایا کرتین کیونکہ ڈچز آف کلیولینڈ محل وائٹ ہال مین نہ رہتی
تھی بلکہ برکلی ہوس مین سکونت رکھتی تھی جو خاص اُسی کے لیے خریدا گیا تھا۔ اور
جب وہ دونون بادشاہ کے حضور مین موجود ہوتین تو ہر ایک اُس رنج
کو چھپاتی جو اُسکو بادشاہ کے دوسری کے ساتھ مہربانی کرنے سے ہوتا۔ ڈچز آف
پورٹس موتھ کے لیے ایسے بناوٹ کا برتاؤ قایم رکھنا کچھ دشوار نہ تھا کیونکہ وہ عیاری مین یدطولی
رکھتی تھی مگر ڈچز آف کلیولینڈ کے واسطے جسکی ہر قسم کی کیفیات ناقابل ضبط تھین یہ کم آسان تھا
علاوہ برین پچھلے چند سال مین لوئسی کا اختیار بادشاہ پر بہ برہ دلیر کسل کے اقتدار کی
بہ نسبت زیادہ مستحکم ہوگیا تھا۔ فی الواقع لوئسی اب ہر طرح کا اختیار رکھتی تھی وہ دراصل
انگلستان کی ملکہ تھی۔ مزید برآن وہ خودسر فرمانروا تھی کیونکہ بادشاہ سب باتون
مین اس سے صلاح لیتا تھا۔ ڈچز آف کلیولینڈ کے بے انتہا غرور یا یون کہنا چاہیے
کہ نخوت نانہ و ناغداری نے اُسکو یہ دیکھنے کی اجازت نہ دی یا بہر کیف اُسنے اپنے دل مین
اس بات کو قبول نہ کیا کہ وہ چند سال گزشتہ سے اپنی رقیب ڈچز کے مقابلہ مین رفتہ رفتہ
کم قدر ہوتی جاتی ہی۔ اور اسی خیال نے کہ بادشاہ اُسکو بدستور چاہتا ہی اُسکو علانیہ کسی فعل
کے کرنے یا غیظ و غضب مین آنے سے روکا جس سے ثابت ہوتا کہ وہ سمجھتی ہی کہ لوئسی
نے اُسکو گہن مین ڈالدیا ہی۔
اب ہم اُن حسینون مین سے جو اس موقع پر جمع تھین ایک اور لیڈی کو ناظرین
کی خاص توجہ کے لیے پیش کرتے ہین۔ یہ کونٹس آف پمبروک ڈچز آف پورٹس موتھ کی
بہن تھی۔ وہ لوئسی سے دو برس چھوٹی تھی اور اُسکا حسن اُسی قطع کا تھا جیسا لوئسی کا
مگر اُسمین لوئسی کا سا دلفریب ناز و کرشمہ نہ تھا۔ اُسکی صورت بھی چھوکریون کی سی
بھولی بھالی تھی اور انداز بھی ویسا ہی سادہ تھا مگر لوئسی کی دلفریبی اُسکی چھوٹی بہن

سے کہین زیادہ تھی تاہم ڈچز کی یہ واقفیت اسکی بہن کے مقابلہ مین ایسی کم تھی کہ
لوئسی جب اُسکے ساتھ ہوتی تو وہ اُس سے کم حسین نہ معلوم ہوتی تھی۔ اور
انگلستان کے دربار کی ایک نہایت نمایان زیور سمجھی جاتی وہ کئی سال سے انگلستان مین
تھی اسکی بہن لوئسی نے اسکو پیرس سے بلایا تھا جب اُسکے قدم دربار مین جم گئے تو اُسنے
ارل آف پمبروک سے شادی کر لی تھی جو ایک تندمزاج شخص تھا اور جسکے ساتھ وہ
بہت مسرت سے نہ رہتی تھی مگر ظاہرا یہ بات نہ تھی کہ اُسنے اپنے برتاؤ کی وجہ سے
اپنے شوہر کو اپنی جانب سخت بلکہ کبھی کبھی بیرحم کر دیا ہو۔

اب ہم اپنے قصہ کا سلسلہ پھر شروع کرتے ہین جب بادشاہ ڈچز آف پورٹس موتھ
کو داہنی جانب اور ڈچز آف کلیولینڈ کو بائین طرف لیے ہوئے نمودار ہوا تو نفیس کمرے
مہمانون سے بھرے۔ وہ کمرۂ ملاقات کی بلند نشست کی جگہ پر گئے اور ہمراہی لارڈ
اور لیڈیان مودب فاصلہ سے اُنکے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ جیسے ہی یہ سب لوگ
بیٹھے دربان چھوکرے نے کونٹس آف پمبروک کی اطلاع کی اور لوئسی بادشاہ کے
پاس سے اُٹھکر اپنی بہن کے لینے کے لیے جھپٹی۔ فوراً پھر لارڈ اور لیڈیان
ڈچز کو جانے کے لیے جگہ دینے کو ہٹ گئے اور جب وہ کونٹس کو لے آئی تو وہ اپنی
بہن کو ایک کھڑکی کی طرف تخلیہ مین لے گئی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو معمولی
مہمانون کی بنسبت اپنی بہن سے زیادہ بیباک کی کچھ بات کہنا ہی۔

لوئسی۔ (کھڑکی کی محراب مین پہونچکر دھیمی آواز سے) "کیا تمکو میرا
رقعہ نہین پہونچا؟"

کونٹس آف پمبروک "بہن۔ اُسوقت تک نہین۔ جب تک مین
یہان آنے کے لیے کپڑے پہن رہی تھی تب تک نہین پہونچا مین نے ارل کی مان کے ساتھ
کھانا کھایا تھا اور سہ پہر کا وقت اُنہی کے ساتھ گزرا تا ورنہ یقین مانو کہ مین تمھارے
بلانے کے مطابق فوراً تمھارے پاس آتی۔ مگر تمنے مجھکو ایسی عجلت سے کیون
بلایا تھا؟"

ڈچز آف پورٹس موتھ (جلدی سے) "چند سنگین باتین واقع ہوئی
ہین مجکو اسوقت اُنکی تفصیل بیان کرنے کی فرصت نہین۔ اسی قدر کہدینا کافی ہوگا

اپنے تئیں بادشاہ کے ساتھ وابستہ رکھنے کی غرض سے مین نے اپنے گزشتہ حالات کا تمام بوجھ مجبوراً تمھارے کاندھون پر ڈال دیا ہی۔ تم کچھ تردد نہ کرنا کچھ بات نہین ہی بادشاہ راز کو افشا نہ کریگا مگر تم یہ کرنا کہ موقع حاصل کر کے بادشاہ کے کان مین اُس بڑی عنایت کی بابت جو اُسنے تمپر کی ہی شکریہ ادا کرنا۔"

کونٹس آف پمبروک نے متعجب ہو کر کہا۔ "عنایت؟ میرے اوپر عنایت؟"

لوئسی۔ (جلدی سے) "ہان۔ ہان تم یہی کہہ دینا اس سے کچھ مطلب نہین کہ اسکا کیا منشا ہی۔ مین تمسے پھر بیان کرونگی۔ (سنجیدہ نظر اور نہایت دھیمی اواز سے) ایک بات اور سنو آج رات کو شاید یہان ایک شخص ہو جسکو تم پہچان نہ سکو اُسکی صورت بہت بدل گئی ہی یہانتک کہ مین بھی اسکو نہ جان سکی۔ لیکن اگر (تمھارے) یہ کیفیت نہ بھی ہو تو مین تمکو اطلاع دیے دیتی ہون کہ تم کوئی تحیر ظاہر نہ کرنا جسکو حاضرین تاڑ لین اُس سے تپاک کا برتاؤ کرنا۔"

کونٹس نے جسکا تحیر شروع ہی سے بڑھتا جاتا تھا کہا "وہ کون ہی؟ یقیناً تم اُس شخص کی طرف اشارہ تو نہین کرتی ہو جسکو ہم مردہ خیال کرتے ہین۔؟"

لوئسی "ہان وہی ہی! میری پیاری بہن میرے لیے ذرا ہوشیار رہنا!"

یہ باتین کر کے لوئسی کونٹس آف پمبروک کو لیے ہوئے کھڑکی کی محراب سے نکلی اور یہ دیکھ کر کہ ڈچز آف کلیو لینڈ اپنی چند گاڑھی دوست لیڈیون سے باتین کرنے کے لیے بادشاہ کے پاس سے اُٹھ آئی ہی اور بادشاہ بلند صفہ پر تنہا بیٹھا ہی لوئسی مع اپنی بہن کے پہونچی۔ چارلس نے اپنا ہاتھ کونٹس کی طرف بڑھایا اور اس تپاک کے فعل کے ساتھ کسیقدر پر مطلب نگاہ ڈالی اور کونٹس نے اپنی بہن کے کہنے کے مطابق دھیمی آواز سے کہا "مجکو اُس عنایت کے لیے جو حضور نے مجھپر کی ہی حضور کا شکریہ ادا کرنا ہی۔"

چارلس۔ (دبی آواز سے) "واللہ تمھاری بہن نے ایسی خوش بیانی سے تمھاری سفارش کی کہ مین انکار نہ کر سکتا تھا پس مین نے تخلیہ کی کونسل جمع کی اور

جو کچھ ضروری تھا کر دیا- علاوہ برین یہ بہتر معلوم ہوا کہ ایسے شخص کو اپنا ہوا خواہ کر لیا جائے ا- پس اس بارے مین اور زیادہ گفتگو کی ضرورت نہین- آؤ لوسی ناچ شروع کرا دین ـ"

کونٹس آف پمبروک اتنی ہوشیار تھی کہ اُسنے ان الفاظ سے کچھ تعجب ظاہر نہ کیا جو اُسکے لیے بھید بھرے تھے گو اُسکو یہ معاملہ جسکا ذکر اُسکی بہن نے کیا تھا کسیقدر معلوم ہو چکا تھا- اشارہ دینے پر باجا شروع ہوا اور ناچ شروع ہونے والا تھا کہ مانشر وڈھی برلین سفیر فرانس نے جو اُسی وقت آیا تھا کونٹس آف پمبروک کے ساتھ ناچنے کی درخواست کی اور بادشاہ نے ڈچز آف پورٹس موتھ کا ہاتھ ناچنے کے لیے تھاما- سر ہکٹر گریہیم ڈچز آف کلیولینڈ کا ساتھی تھا- بہت سے لارڈ اور جنٹلمینون نے ان حسینون کے جھرمٹ سے جو جمع تھین لیڈیان اپنے ساتھ ناچنے کے لیے منتخب کر لین اور پرانا انگریزی ناچ جو برنٹل کہلاتا ہے شروع ہوا جب یہ ناچ ہو چکا تو بادشاہ ڈچز آف کلیولینڈ کے ساتھ ناچا بعد ازان لوسی کے پاس بیٹھ گیا پھر بادشاہ اور لوسی دوسرے ناچ مین شریک نہوئے مگر ڈچز آف کلیولینڈ اور کونٹس آف پمبروک ناچتی رہین اسوجہ سے بادشاہ کو ڈچز آف پورٹس موتھ سے تنہا باتین کرنے کا موقع ملا-

بادشاہ- (دھیمی آواز سے محبت لوسی کی طرف جھک کر) "ہان- میری پیاری محبوبہ تو تمھاری بہن اس بات سے خوش ہے اور مین نے تمھاری سفارش منظور کر لی ہی؟ ـ"

لوسی- (دو بارہ بازبیار کی نگاہ سے) "وہ بھلا خوش کیون نہوتی؟ حضور نے اُسکو ذلت سے بچایا کیونکہ ادیفنٹ یقیناً اُسکے بھانڈا پھوڑنے کا ذریعہ بنجاتا ـ"

بادشاہ- "اور یہ تمھارے لحاظ سے بہت افسوس کی بات ہوتی کیونکہ بدنام کرنے والے ایک شخص کے عیب کو اُسکے کل خاندان پر عائد کرتے ہین- مگر کیا تمھاری بہن کو اُسوقت ادیفنٹ سے بہت الُفت تھی؟ ـ"

لوسی "حضور اسی سے اندازہ کر لین کہ اُس سے لغزش وقوع مین آئی ـ"

بادشاہ "اوہ لغزش۔ مین عشق کو لغزش نہین کہتا اگر ایسا ہی تو مین سب سے زیادہ لغزش کرنے والا بندہ اُن سلاسل مین ہون جو تمنے میرے اوپر ڈالے ہین ہان تو جو الفاظ اس لیفٹنٹ نے جادوگر کے بھیس مین اُس روز دیاتا کو تمسے کہے تھے اُنکا منشا یہ تھا کہ وہ وہی شخص ہی جسپر اٹھارہ برس ہوئے تمھاری بہن مرتی تھی۔؟ بیشک میری دلربا یہ تعجب کی بات نہین ہی کہ تمپر ایسا اثر ہوا کچھ حیرت کی بات نہین ہی کہ تمکو غش آ گیا کیونکہ تمکو ایک ہولناک فضیحت کے طشت ازبام ہونے کا اندیشہ تھا؟"

لوئسی "پیارے چارلس یہی بات ہی۔ کیا تم مجکو اس راز کے محفوظ رکھنے کی معافی دوگے جب تم میرے کمرے مین آئے اور میری تسلی و تشفی کرتے رہے؟ کیونکہ تم مجھے معاف کردوگے کہ مین نے اسوقت کسی قدر تصنع کیا اور تمکو یہ سمجھنے دیا کہ بہروپیے جادوگر نے میری نسبت بُری پیشین گوئی کی ہی"

بادشاہ "معافی کا کیا ذکر کرتی ہو تم مجکو کبھی ناراض نہین کر تین تمھارا اپنی بہن کی عیب پوشی کرنا مقتضائے حال تھا تمکو اسوقت معلوم نہ تھا کہ ادلیفنٹ کی گرفتاری ایسی قریب ہی اور وہ تمھاری بہن کو ایک ہولناک انکشاف کی دھمکی دیگا"

لوئسی "ہان مجکو اُسوقت خیال نہ تھا اور یہ معلوم نہ تھا کہ میری بہن کا اُس زمانہ کا چاہنے والا موجودہ جنرل ادلیفنٹ ہی"

بادشاہ "تو جب تمھاری بہن اُسپر عاشق تھی اُسکا کچھ اور نام تھا؟"

لوئسی "ہان اور نام تھا۔ مگر پیارے چارلس مجکو اُس بڑی مہربانی کا پھر شکریہ ادا کرنے دو جو تمنے کی ہی!"

بادشاہ "لوئسی شکریہ کی کوئی ضرورت نہین! مجکو تمھارے کہنے کے مطابق کام کرنے مین ہمیشہ خوشی ہوتی ہی اور آج جنرل ادلیفنٹ کی بابت جو تمکو مجھسے معمول سے زیادہ کہنا پڑا تو یہ اسوجہ سے نہ تھا کہ مین تمھارا کام نہ کرنا چاہتا تھا بلکہ اسکی وجہ یہ تھی کہ مجکو اندیشہ تھا کہ میثران شاص کو اپنی رائے سے متفق کرنے مین کہین دقت نہو بہرحال مین نے انسے یہ کہا کہ ادلیفنٹ کیسے شخص کو اپنا ہوا خواہ

بنالینا اس سے بہتر ہو کہ اُسکو پھانسی دیجاے۔ ایک لاش سے کچھ فائدہ بھی نہوگا اگر وہ نقصان نہین پہونچاسکتی۔ مگر وہ زندہ پردازما جسکی دلاوری کی نسبت کچھ شبہہ نہین اور جسکی بہادری تمام دنیا مین مشہور ہو اُسکا قائم رکھنا حقیر چیز بانا نہین ہی۔ کونسل نے منظور کیا اور تمھارے کہنے کے مطابق سب کچھ کردیا گیا۔ پس اولیفنٹ کی جان بچ گئی۔ تمھاری بہن کی عزت بھی بچگئی اور اُسکے شوہر کو بھلا حال معلوم نہوگا۔ (دفعتہً متوجہ ہوکر) مگر دیکھو لوئسی دیکھو وہ کیسا خوبصورت نوجوان شخص ہی۔ وہ ذرا کون افسر؟"

لوئسی۔" وہ کپتان لی ہی"

چارلس۔ (چونک کر) "اہا! - وہ لی ہی۔ لارنس لی تمنے کہا نہ۔ جسنے تمکو اُن ناتراشیدہ مزدوروں سے بچایا جو رائی ہوس مین تمھاری توہین کرنے والے تھے واللہ یہ تو کچھ بھی نہوا کہ اُنکو سزا نہ دیگئی"

لوئسی۔ (بات کاٹکر)۔ مگر یہ زیادہ افسوس کے لائق بات ہوگی کہ ایسا فعل کیا جاے جس سے اُس کارروائی کو اور زیادہ شہرت ہو جو میرے خلاف تھی"

لیکن اگر ان الفاظ کی صحیح تعبیر کیجاے تو انکے اور زیادہ صاف معنی ہونگے یعنی یہ کہ ڈچز آف پورٹس موتھ اُس بے انتہا ناراضی کی تشہیر نہونا چاہتی تھی جو عام رعایا کو اُسکی جانب ہی۔

بادشاہ نے جواب تک لارنس لی کو دیکھ رہا تھا کہا "خیر جیسی تمھاری مرضی ہو واللہ کیا عمدہ جوان شخص ہی! - بہت عمدہ شخص ہی! - مہذب اور خوش ترکیب واہ - نہایت عمدہ جوان ہی!"

لوئسی نے ایک عارضی بیچینی سے بادشاہ کی طرف دیکھا کیونکہ اُسنے دیکھا کہ بادشاہ کی نظر در بچہ عجیب ہی اور اُسکو اندیشہ ہوا کہ کہین اُسکو سر ولیم بر ینڈ کے بھتیجے کی طرف بدگمانی نہو۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ڈچز اُسکے ساتھ رائی ہوس سے نیندر ہال تک تہ خانے مین تنہا ہی تھی پس لوئسی یہ خیال کرتی تھی کہ بادشاہ یہ تعریفین طنزیہ کر رہا ہی۔

چارلس ۔" ہان ۔ کیا خوب نوجوان شخص ہی! ۔ لوئسی یہ تو تمھارے مردانہ مہمانون مین جو آج یہان جمع ہین سب سے زیادہ خوبصورت ہی! ۔ اچھا اسکو آنے دو ۔"

یہ کہکر بادشاہ نے اپنے ایک لارڈ کو اشارہ کیا کہ کپتان لی کو حضور مین لائے چنانچہ فوراً تعمیل کی گئی اور لارنس اُس صفحہ کے قریب آیا جہان بادشاہ مع ڈچیز کے بیٹھا تھا اُسنے نہایت شایستہ اور مودب طریقہ سے بادشاہ کو سلام کیا اور پھر لوئسی کی طرف سرخم کیا لوئسی کچھ نہ بولی بلکہ اُسکے سلام کو بھی کسی قدر سرد مہری سے لیا کیونکہ وہ بادشاہ کے منشا کو جو نوجوان ڈراگون افسر کی نسبت تھا ٹھیک طور پر سمجھی تھی مگر اسکو جلد معلوم ہو گیا کہ اُسنے غلطی کی اور اُسکا شک بادشاہ کی بدگمانی نکے بارے مین فضول ہی کیونکہ بادشاہ نے نہایت مہربانی سے لارنس کی طرف خطاب کیا اور اُسکا ہاتھ تھامکر کہا ۔ "ہمارا شکریہ اس مدد کے لیے قبول کرو جو تمنے دس روز ہوئے ڈچیز آف پورٹس موتھ کو دی تھی ۔"

لوئسی نے اب بغیر تامل متبسم ہوکہ کہا ۔" کپتان لی مین تمھارا خیر مقدم کہتی ہون مرحبا ۔"

لارنس نے اُسکے جواب مین پھر بادشاہ اور اُسکی محبوبہ کی طرف سرخم کیا ۔

بادشاہ ۔" ہان ۔ تو تم ہمارے بہادر ہرٹ فورڈ شائر کے ڈراگونون مین ہو میر وردی خوب زیب دیتی ہو مگر تم اُس سے زیادہ وردی کو زیب بخشتے ہو ۔ ہان تمھارا کمان افسر بڑی گریہیم ہی جسکو مین نے آج نائٹ کا خطاب دیا ہی ؟ ۔ گریہیم ہمارا پکا ہوا خواہ ہی مین اس سے تمھاری سفارش کرونگا ۔ اور تمپر نظر عنایت رکھونگا ۔ تمنے ڈچیز آف پورٹس موتھ سے جو سلوک کیا ہی وہ اس سے زیادہ مراحم خسروانہ کے لائق ہی ۔ کہو اس موقع پر تمھارا ارادہ ہماری دار السلطنت مین زیادہ عرصے تک رہنے کا ہو گیا ؟ ۔"

لارنس ۔" حضور مین بہ تعمیل دو پیغامات نوید کے جنسے مجکو افتخار بخشا گیا ڈچیز صاحبہ کے جلسہ مین شریک ہونے کے لیے حاضر ہوا ہون ۔"

بادشاہ ۔" مگر تم ایسے قلیل عرصہ تک کیون رہو ؟ ۔ یقیناً تمسے عمدہ نوجوان

جنٹلمین کو دارالسلطنت کے جلسون و تماشون سے پرہیز ہوگا؟ بتاؤ تو تم ایسے قلیل عرصہ تک کیون رہنا چاہتے ہو! کیا تمھارا کمان افسر کچھ سخت ہی؟ کیا اُسنے حکم دیا ہی کہ تم جلد واپس جاؤ؟"

لارنس "سر ہگبرٹ گریہیم کا صاف حکم ہی کہ مین طلوع آفتاب کے وقت ہرٹ فورڈ کو لوٹ جاؤن"

چارلس "طلوع آفتاب کے وقت! اُسوقت تک تو جلسہ پورے طور پر ختم بھی نہوگا اچھا اسکی نسبت دیکھا جائیگا لوئسی انھون نے تمھارے اوپر احسان کیا ہی مین چاہتا ہون کہ اب جو ناچ ہونے والا ہی اُسمین تم انکے ساتھ ناچو"

لوئسی "چونکہ حضور کی یہی مرضی ہی لہذا مین خوشی سے منظور کرتی ہون" یہ کہتے ہوئے اُسنے اپنا ہاتھ لارنس کی طرف بڑھایا اور لارنس ہاتھ تھام کر اُسکو ناچ کے کمرے مین لے گیا۔

اس اثنا مین یہ خبر مشہور ہوئی کہ جنرل اولیفنٹ ورجینیا کے باغیون کے نامی سرگروہ کو جسکی گرفتاری نے بہت جوش پیدا کر دیا تھا بادشاہ نے معافی دیدی یہ بھی سرگوشیان ہونے لگین کہ جادوگر جسکی موجودگی کی وجہ سے پچھلے سوانگ مین ایسے عجیب واقعات ہوئے تھے۔ یہی جنرل اولیفنٹ تھا اور اب سنہرے کمرون مین یہ بات بھی مشہور ہوئی کہ اس شخص پر جسکا نام سرگوشی سے ہر شخص کے لب پر تھا بادشاہ ایسا مہربان ہوگیا ہی کہ کچھ بعید نہین ہی کہ اُسکو دربار مین کوئی اعلیٰ عہدہ یا فوج مین کوئی منصب جلیلہ عطا کرے۔

ایک لیڈی نے ایک جنٹلمین سے جسکے ہاتھ پر وہ سہارا دیے تھا کہا "مین اُس رات کے جلسۂ سوانگ مین شریک تھی اور مین نے وہ عجیب اثر جو جادوگر کی باتون سے پیدا ہوا دیکھا تھا۔ مجکو جنرل اولیفنٹ کی صورت دیکھنے کا بڑا اشتیاق ہی"

جنٹلمین "مین سمجھتا ہون کہ وہ ایک مہیب صورت ڈاکو کی قطع کا شخص ہوگا جسکے چہرے سے شیطنت برستی ہی"

لیڈی "نہین۔ نہین۔ مین نے تو سُنا ہی کہ وہ نہایت عمدہ اور حسین شخص ہی"

اور یہ کہتے ہوئے اُسکے رخساروں پر سُرخی آگئی کیونکہ اُسنے خیال کیا کہ اُسنے یہ کلمہ کسی قدر زیادہ جوش دل سے کہا۔

اسی قسم کی گفتگو کمرے کے اور حصوں مین ہورہی تھی۔

ڈچز آف کلیولینڈ نے جو رنگیلے کرنیل گریہم کے ساتھ دوسری مرتبہ ناچ رہی تھی کہا "یہ تو بتاؤ کہ یہ جنرل اولیفنٹ کس قطع کا آدمی ہی جسکا ہر شخص ذکر کررہا ہی؟ - کیونکہ مین نے سُنا ہی کہ تمسے اور اُس سے کسی نامی سرا مین ملاقات ہوئی تھی"

کرنیل گریہم "اگر آپ اُسکو دیکھینگی تو آپ کو بہت مایوسی ہوگی کیونکہ وہ ایک بدقوارہ کمینہ اور بدرعب شخص ہی"

ایک لیڈی نے جو اسوقت قریب کھڑی تھی اور ڈچز آف کلیولینڈ کی گاڑھی دوست تھی کہا "دیکھو ہر شخص کی پسند بھی کیسی جداگانہ ہوتی ہی۔ ابھی ابھی ایک شخص نے جو سرا ے انجل مین جنرل اولیفنٹ سے ملا تھا جہان اسکا نام کپتان والڈ یر تھا مجکو یقین دلایا کہ وہ ایک نہایت رعب دار خوش قامت اور خوبصورت شخص ہی"

کمرے کے ایک اور حصہ مین ایک نوجوان شانزدہ سالہ مہ جبینہ نے لارڈ آرڈن سے خطاب کرکے کہا "یہ تو بتایئے کہ کیا اولیفنٹ ویسا ہی خوفناک دیو صورت شخص ہی جیسا کہ میری بڈھی چچی لیڈی سنگلٹن نے اسکو ابھی بیان کیا ہی - آپ تو جنرل اولیفنٹ کو امریکا سے جانتے ہین میری چچی کہتی تھین کہ وہ ایک عفریت ہی اُسکا چہرہ ایسا نفرت انگیز ہی کہ اس سے بہادر سے بہادر شخص بھی ڈرجائیگا یہ تو بتایئے کہ یہ سچ ہی؟ کیونکہ گو آپ جانتے ہین کہ مین باغی کو نظر تحسین سے نہین دیکھ سکتی تاہم ظاہرا اس شخص کے چال چلن مین ایسا بہادرانہ پن اور علو ہمتی ہی کہ سننے والا اُسکو کسی فسانۂ دلچسپ کا ہیرو سا سمجھتا ہی"

لارڈ آرڈن "میری پیاری نوجوان لیڈی مین اندیشہ کرتا ہون کہ وہ ایسا ہی ہی جیسا تمھاری اچھی چچی لیڈی سنگلٹن نے بیان کیا ہی اگر جنرل اولیفنٹ دفعتہً تمھارے سامنے کھڑا ہوجاے تو تمھارے افسانے مثل خیالات بالکل منتشر

ہو جا ئینگے۔

جیسے ہی یہ الفاظ ختم ہوئے داخلہ کا دروازہ کھلا اور ہمراہی چھوکرے نے بآواز بلند جنرل اولیفنٹ کے آنے کی اطلاع دی۔

باب ۳۲

جنرل اولیفنٹ

اُس شخص کے اسطرح دفعۃً نمودار ہونے سے جسکا نام اسوقت ڈچز آف پورٹس موتھ کے سلون کمرون کے بہت سے مہانون کی زبان پر تھا بہت جوش پیدا ہوا۔ جنرل اولیفنٹ کی طرف سب کی آنکھیں اُٹھ گیئن اور بہت سی عورتون کے دل فوراً اُسکی طرف مائل ہوئے۔ وہ نہایت عمدہ فیشن کے خوشنما اور قیمتی کپڑے پہنے تھا اور اسطرح کے پر اطمینان اور بردبار انداز سے داخل ہوا تھا جیسا مہذب جنٹلمینون کا ہوا کرتا ہی۔ اُسکے خوبصورت جسم۔ مردانہ حُسن کا نقشہ۔ اعضا کے عمدہ تناسب۔ سپاہیانہ انداز کے بانکپن۔ خندہ روئی اور کشادہ پیشانی اور علوے مرتبت کے وقوف نے بہ اعلیٰ درجہ کی فوجی ناموری کے مردون اور عورتون کے ایک بڑے مجمع پر بہت غیر معمولی اثر پیدا کیا۔

جنرل اولیفنٹ کمرے مین بڑھا اور ڈچز آف کلیولینڈ نے سرہکٹر گریہم پر ایک کبیدگی اور نفرت کی نگاہ اس معنی سے ڈالی کہ اُسنے اُس سے پیشتر جھوٹ کہا اور دھیمی آواز سے کہنے لگی ”بجاے بدقوارہ کمینہ اور بدرعب ہونے کے جنرل اولیفنٹ ایسا شخص ہی جو تنگ دل لوگون کے حسد کو برانگیختہ کر سکتا ہی“

اس فقرۂ طنزیہ سے جو ڈچز نے اُسپر کسا تھا سرہکٹر گریہم سُرخ ہو گیا مگر یہ کلمہ ایک عورت نے کہا تھا اور وہ عورت بھی کون ڈچز آف کلیولینڈ بادشاہ کی محبوبہ جسکا اختیار ڈچز آف پورٹس موتھ سے اُتر کر تھا۔ پس اگرچہ ہم سے گو وہ غصہ اور خفت سے برافروختہ تھا کچھ کرتے نہ بن پڑا۔ ڈچز آف کلیولینڈ اسکو اور زیادہ ذلیل کرنے کے واسطے مدمغانہ انداز سے اسکے پاس سے چلی گئی اور اسطرح پر اُس ناچ کو ختم کرنے سے جو اُسنے شروع کیا تھا گویا انکار کر کے ہزیمت خوردہ کرنیل کو اور

زیادہ صدمہ پہونچایا جو کوئی عورت مرد کو پہونچا سکتی ہی۔
اُس نوجوان لیڈی نے جسنے لارڈ آرڈن سے اولیفنٹ کا حلیہ دریافت کیا تھا کہا "لارڈ آرڈن تمنے مجکو سخت دھوکا دیا اگر یہ شخص میری چچی کے بیان کے مطابق خوفناک عفریت صورت ہی جسکی تمنے بھی تصدیق کی تو مین نہین جانتی کہ تم اپنے تئین کیا کہتے ہو یقیناً تم پورے راجھس ہو گے!"
یہ کہکر نوجوان خاتون لارڈ آرڈن کے پاس سے چلی گئی اور اُسکو ویسا ہی خفیف کر گئی جیسا ڈچز آف کلیولینڈ نے مسٹر گریہم کو ذلیل کیا تھا۔
ان دونون خفیف واقعات کو جنکا ابھی ذکر ہوا اُس طریقہ کا نمونہ سمجھنا چاہیے جسمین جنرل اولیفنٹ کے نمودار ہونے کے وقت عام رائے تیزی سے اُسکے موافق ہوگئی اور خلاف بیانیون پر جو تعصب۔ نا واقفیت۔ یا حسد سے اُسکی بابت کی گئی تھین سُننے والون نے یقین نہ کیا۔ اس اثنا مین خود جنرل اولیفنٹ سلون کمرون مین ہوتا ہوا اُس خاص کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جہان بادشاہ بیٹھا تھا یاد ہوگا کہ لارنس ویسے ہی ڈچز آف پورٹس موتھ کو ناچ مین لیگیا تھا جو شروع ہوگیا تھا پس جب اولیفنٹ کی اطلاع ہوئی تو ڈچز آف پورٹس موتھ نے کسی قدر جلدی سے کہا۔ "کپتان لی مجکو اپنا ہاتھ دو۔ مجکو اُس نئے مہمان کو لینا چاہیئے"
لارنس نے فوراً تعمیل کی کیونکہ اُسکو اولیفنٹ کی جانب پیشتر ہی سے میلان خاطر پیدا ہو چکا تھا اور وہ اُسکے برتاؤ کو نظر تحسین سے دیکھتا تھا بلکہ اسوجہ سے اُسکا احسانمند بھی تھا کہ اُسنے روتھ کے لے بھاگنے کی سازش کو ظاہر کر دیا تھا پس وہ ڈچز کو جلدی سے ملاقات کے کمرے مین لے گیا اور جب جنرل اولیفنٹ پہونچا تو ڈچز ویسے ہی بادشاہ کے پاس جا کر بیٹھی تھی۔
سلام جو جنرل اولیفنٹ نے بادشاہ کے سامنے ادا کیا نظر عمیق سے دیکھنے والے کے نزدیک ایک عمدہ اور متین جنٹلمین کے سے مہذب بیباک اور فوجی شخص کے سے درست قواعد اور رجحان بخشی پانے والے کے سے ممنون انداز کا تھا۔ چارلس کے کامون پر وطرح کے اثرون کا غلبہ رہتا تھا۔ ایک

اسکی حرمون کا اثر اور دوسرا اُسکی خودغرضانہ پالیسی کا اثر - یہ دونون اثر اب اولیفنٹ کے موافق تھے - ڈچز آف پورٹس موتھ نے ظاہرا اپنی بہن کے پاس خاطر سے اُسکی سفارش کی تھی گو فی الواقع اپنے ہی واسطے تھی - بہرحال نتیجہ ایک ہی ہوا یعنی معافی یافتہ باغی پر اُسکی حفاظت کی سپر اور اُسکے الطاف وکرم کی روشنی پڑی بخلاف اسکے بادشاہ کی پالیسی نے اُسکو یہ تحریک کی کہ حتی الامکان ایسے شخص کو اپنا ہواخواہ بنالے یا کسی نہ کسی طرح پر اسکو اپنی سلک ملازمت مین درلالے جسکی دوستی نہایت قیمتی ہوسکتی ہے اور دشمنی نہایت خطرناک - ایک وجہ یہ بھی تھی جسکے سبب سے چارلس اولیفنٹ پر الطاف خسروانہ کرنے کی طرف مائل تھا اور وہ یہ تھی کہ جنرل اولیفنٹ کو کسی نہ کسی طرح بادشاہ کا ایک بھید معلوم ہوگیا تھا جسکا وہ کسی طرح افشا نہ چاہتا تھا - غرض جب چھوکرے نے جنرل اولیفنٹ کی اطلاع کی تو چارلس نے ارادہ کرلیا کہ اُسکی اچھی طرح آؤ بھگت کریگا اور جب باغیان ورجینیا کے معافی یافتہ سردار نے سلام کیا تو بادشاہ نے نہایت خوش خلقی سے جو وہ ہر موقع پر ستعدی سے برتتا تھا بڑھا کر کہا "جنرل اولیفنٹ تمھارے خیر مقدم کرنے مین میری یہ خواہش ہے کہ جو کچھ بُرا بھلا ابتک ہوچکا وہ فراموش کردیا جائے"

جنرل اولیفنٹ کشادہ روئی سے مگر باہم آداب سلطانی کا پہلو لیے ہوئے

"معاملات امریکا مین جو کچھ پارٹ مین نے لیا مجھکو خوب معلوم ہے مجھکو حضور نے جان بخشی دی ہے مین نہین چاہتا کہ حضور ایک لمحہ کے لیے یہ خیال فرمائین کہ مین نے جو اطلاع جنرل کے لقب سے کرائی تو یہ بلحاظ اُس مرتبہ کے تھا جو مجھکو ورجینیا مین حاصل تھا کیونکہ ایسا کرنا بیفائدہ اور نامناسب تھا"

چارلس "مین جانتا ہون بلکہ تمام دنیا اس سے واقف ہے کہ تمنے میکسیکو کی فوج مین بہت ناموری سے کام کیا اور لڑ کے جنرل کا رتبہ حاصل کیا مگر شاید ایسا ہوسکتا ہے کہ میری ملازمت مین لقب جنرل کے ساتھ اولیفنٹ کا نام اور زیادہ ناموری حاصل کریگا"

سردار باغیان ورجینیا نے سر تسلیم خم کیا اور صرف یہ کہا کہ "مین ایک اقبال مند سپاہی ہون - میری تلوار ہی فقط میری دولت ہے اگر مجھکو کوئی

عزت کی خدمت عطا کیجائے تو مین اُسکو شکوری سے قبول کرونگا اور ایمانداری سے خدمات مفوضہ کو انجام دونگا"

وہ ڈچز آف پورٹس متھ کو سلام کر چکا تھا جنے اُسکے سلام کا جواب اُسی قدر تپاک سے دیا تھا جو اُسکے واسطے مناسب تھا اور کوئی شخص حتی کہ غائر نظر سے دیکھنے والا بھی یہ شبہہ نہ کرسکتا تھا کہ اُن لوگون کے درمیان سنگین اور اہم راز ہین سوا اسکے کہ اسکو پہلے سے واقفیت ہوتی۔ واضح رہے کہ جنرل اُسنے ظاہرا کپتان لی کو نہین پہچانا نہ لارنس اسکی طرف بڑھا۔ ہمارا جوان ہیرو اس تجاہل عارفانہ کا سبب جو اولیفنٹ نے کیا تھا بخوبی سمجھا تھا یہ ناآشنائی دو وجہ سے تھی اول یہ کہ بادشاہ کو بہت تعجب ہوتا کہ شاہی فوج کے ایک افسر نے ایسے شخص سے ملاقات کی جو پچھلے چند گھنٹے تک باغی سمجھا جاتا تھا دوسرے یہ کہ سرہکٹر گریہم تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا اگر وہ اولیفنٹ اور لارنس کے درمیان شناسائی کی علامت دیکھتا تو اُسکو فوراً شبہہ ہوتا کہ اولیفنٹ نے رو تھ کی بابت اسکی کارروائی کا حال لارنس سے کہدیا مگر جب شاہی قلعہ مین عام طور پر بات چیت ہونے لگی تو لارنس لی بھی اُسمین شامل ہوگیا اور اسی امر نے اولیفنٹ اور اُسکے درمیان تعارف کا کام دیا۔ واضح رہے کہ صرف گریہم ہی ایسا شخص نہ تھا جو مودب فاصلہ سے کھڑا ہوا موجودہ سین کو بجنبہٖ اور حسد کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ بلکہ لارڈ آرڈن کے بھی ایسے ہی خیالات تھے اور جب لارڈ آرڈن نے دیکھا کہ چارلس لی معافی یافتہ باغی پر بہت عنایت کی تو اُسکے کان کھڑے ہوئے اور وہ سمجھا کہ گو پھنسا دینے والے خطوط جو جولیا مرٹن سے لیے گئے تھے جلادیے ہین مگر مین محفوظ نہین ہون۔

اولیفنٹ کے آنے کے بعد یاؤ گھنٹہ تک ناچ موقوف رہا مگر بادشاہ کے اشارہ کرنے پر اب پھر جاری کیا گیا۔ کپتان لی پھر ڈچز آف پورٹس متھ کو اپنے ساتھ ناچنے کے واسطے لے گیا اور بادشاہ نے ڈچز آف کلیولینڈ سے اولیفنٹ کے ساتھ ناچنے کو کہا جو ایک اور ثبوت بادشاہ کی عنایت کا سمجھا گیا۔ اولیفنٹ نے سرہکٹر گریہم اور لارڈ آرڈن کی طرف کچھ توجہ نہ کی۔ اُسنے

انکی طرف کوئی آوازہ نہ کسا ایسی کارروائی اُسکی بلند خیالی کے شایان نہ تھی اور وہ اسکو
کمینہ اور ذلیل انتقام خیال کرتا۔ اُسنے ایسی صورت بنائی کہ گویا اُسنے انکو بالکل نہین
دیکھا اور اگر وہ دوسری کارروائی کرتا تو اُسکا یہ اندازہ اُنکے لیے زیادہ جگر
خراش تھا۔ مگر جب ڈچز آف کلیولینڈ کو ناچ کے کمرے کی طرف لیے جاتا تھا
تو لوئسی کی بہن لیڈی پمبروک اُس سے دوچار ہوئی۔ دونون نے رسم
سلام ادا کی۔ ڈچز آف کلیولینڈ کو تعجب تھا کہ اولیفنٹ اور لیڈی پمبروک
سے کیونکر بیشتر ملاقات ہوئی مگر اولیفنٹ نے اسکا کچھ ذکر نہ کیا اور ڈچز نے
دیکھا کہ وہ اس قسم کا شخص ہی کہ جو بات وہ اپنے تک رکھنا چاہتا ہی اُسکو باریک
سوالون یا چست فقرون سے ظاہر نہین کرتا۔ اس باشان و شوکت ڈچز کو اپنے
شریک رقص پر بڑا ناز تھا گو وہ شاہی خواتین سے مانوس تھی اور باغی کو معمولاً
جلاد کی کلھاڑی یا سولی کے لائق عفریت سمجھتی تھی تاہم اس موقع پر
اُسکے خیالات اور طرح کے تھے۔ خوبصورت۔ نامور۔ اور مہذب اولیفنٹ
پر جو قاعدہ کلیہ سے مستثنیٰ تھا ہر شخص کی نگاہ تھی بادشاہ کی اُسپر نہایت
مہربانی تھی۔ پس ڈچز کو ناز تھا کہ اُسکا شریک رقص ایسا شخص ہی اُسکو معلوم نہ تھا
کہ ڈچز آف پورٹس موتھ نے چارلس سے اولیفنٹ کی سفارش کی ہی ورنہ شاید
وہ یہ خیال کرتی کہ اُسکی رقیبہ کا اولیفنٹ پر احسان ہی اور اس صورت مین شاید
اُسکو اولیفنٹ کے ساتھ ناچنے مین ویسی مسرت نہوگی۔

ناچ کچھ عرصہ تک ہونے کے بعد موقوف ہوا اور جو لوگ اسمین
شریک تھے سلون کمرون کے مختلف حصون کو چلے گئے۔ ڈچز آف پورٹس موتھ
اپنی ایک دوست لیڈی کے پاس گئی اور اُس سے کہنے لگی کہ اولیفنٹ
رنگیلے جلسہ ہاے احباب کے لیے عمدہ شخص ہی اور اُسکے مہذب برتاؤ اور قوت تقریر
کی تعریف کرتی رہی۔ ڈچز آف پورٹس موتھ نے بہت سی ناز و کرشمہ کی نگاہین
لارنس لی پر ڈالین اور بہت بڑی کوشش کی کہ اسکو ایسی جرأت ہو جیسے کوئی رنگیلا
شہسوار ایسے موقع پر کرتا مگر کچھ سود مند نہوا اسلیے وہ کبیدہ خاطر تھی کہ لارنس لی
محض ٹھنڈا تپاک کرتا رہا مگر اپنی کیفیات کو چھپا کر وہ بادشاہ کے پاس صفہ پر

بیٹھ گئی۔ اب جنرل اولیفنٹ کمرے میں پھرنے لگا اور کپتان لی کو ذرا علیحدہ کھڑا دیکھ کر اُس سے کہنے لگا۔

اولیفنٹ۔ (نہایت دھیمی آواز سے) "کہو کیا نتیجہ ہوا؟"۔

لارنس۔ (اولیفنٹ کا مطلب سمجھ کر) "پوری کامیابی ہوئی۔ مین پھر تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون ——"

اولیفنٹ "میرے پیارے دوست (کیونکہ مین تمکو دوست ہی کہونگا) اسکی ضرورت نہین ہے اگر ابھی ابھی مین نے تمھاری جانب عدم واقفیت ظاہر کی تم اسکے خاص وجوہ سمجھ سکتے ہو"

لارنس "مین وجہ عدم اظہار واقفیت سمجھ گیا تھا مین نے دیکھا کہ اسمین دو مطلب تھے اور مین نے ایک وجہ کو جو بخصوص مجھسے متعلق تھی پسند کیا"

اولیفنٹ "پس تم دیکھتے ہو کہ اگر مین نے فوراً ہی تمھاری طرف ہاتھ بڑھایا ہوتا جیسا کہ میرا دل چاہتا تھا تو بادشاہ کو تعجب ہوتا کہ ہم کیونکر کہان اور کب پہلے ملے ضرور سوالات شروع ہو جاتے اور ہم دونون کو یہ بات ناگوار گزرتی"

لارنس "مجکو اُسوقت نہایت رنج ہوا جب مین نے تمھاری گرفتاری کے حال کے ساتھ یہ سُنا کہ تم وہی شخص ہو جسنے مجکو ایک پاجی کی تدابیر کے شکست دینے کے لیے قیمتی اطلاع دی تھی۔ واللہ مجکو بہت رنج ہوا اور میرا نہایت دل دُکھا جب میرے کان مین یہ چونکانے والی خبر افواہاً پہونچی کہ سوانگ کا جبا دیگر۔ کپتان ولڈیر اور جنرل اولیفنٹ تینون درحقیقت ایک ہی شخص ہین مگر اس کُل مجمع مین یہان کوئی ایسا دل نہین ہے جسکو تمھاری تقدیر کے پلٹا کھانے پر میرے دل سے زیادہ اصلی خوشی ہو"

جنرل اولیفنٹ "یہ تو مین جانتا ہون اسکے کہنے کی ضرورت نہین" اور پھر چند ساعت تک نہایت غور سے کچھ سوچکر اُسنے ایسی نگاہ سے جو محض تردد نہ تھی بلکہ اُسمین عجیب طرح کا رنج پایا جاتا تھا کہا "لارنس تمکو معلوم نہین ہے کہ مجکو تمسے کیون زیادہ اُنس ہے تم نہین جانتے کہ مین تمسے اُسوقت واقف تھا جب تم بچہ تھے"

لارنس - (متحیر ہو کر) - تم مجھسے واقف ہو!"
اولیفنٹ "ہان - مین تمکو اسوقت جانتا تھا جب تم بچہ تھے مگر تمکو یاد نہین ہی - اس سے زیادہ مین اسوقت اور کچھ نہین بتا سکتا - (اپنے آپ) - شاید وقت آجاے تاہم مین نہین جانتا کہ وہ آئیگا یا اسکو آنا چاہیے - بہر حال ممکن ہی کہ ایک دن آئے جب مین تم سے کوئی بھید چھپا نہ رکھونگا! - یہ چند باتین جو مین نے ابھی کہی ہین انکو اپنے دل مین محفوظ رکھنا - اور کہین انکا ذکر نہ کرنا! - لارنس مجھسے ایک راز متعلق ہی میری پچھلی زندگی کے واقعات بھید بھرے ہین - مگر خیر! - جو کچھ مین نے کہا ہی اسکا خیال دور کر دو!"

اسطرح برابر تین دفعہ رک رک کر جنرل اولیفنٹ نے ہمارے ہیرو کا جلدی سے ہاتھ دبایا اور آن واحد مین اپنے معمولی اطمینان کا انداز اختیار کر کے خراماں خراماں کمرے کے دوسرے حصے کو چلا گیا اور لارنس کو ان مبہم عقدہ صفت باتون سے جو اسنے کہی تھین حیران و پریشان چھوڑ گیا -

ظاہراً یہ معلوم ہوتا تھا کہ جنرل اولیفنٹ پھر کسی خاص غرض سے منورکروڈ مین نہین گیا تاہم وہ گیا ضرور تھا - یہ دیکھ کر کہ لارڈ آرڈن کچھ سوچ مین تنہا بیٹھا ہی اسکو وہ موقع ہاتھ آگیا جسکا وہ اسوقت متلاشی تھا اور اسکو مخاطب کر کے اسنے اسکو حاکمانہ سختی سے کہا "مین آپ کے کان مین ایک بات کہنا چاہتا ہون"

لارڈ آرڈن اسوقت آنکھ نیچی کیے ہوئے تھا اسنے اولیفنٹ کو آتے نہین دیکھا تھا آنکھ اٹھاتے پر وہ چونک پڑا مگر اسکی آنکھین اولیفنٹ کے سامنے نہوتی تھین جو ٹٹولنے کی نگاہین اسپر ڈال رہا تھا -

اولیفنٹ - (گفتگو کی طرف مائل کرنے کے با اطمینان انداز سے) - لارڈ آرڈن کوئی کیفیت ظاہر نہ کرو ورنہ تمھاری طرف نامناسب توجہ ہوگی - (طنزیہ تبسم سے) اب کہ مجکو معافی مل گئی ہی یہ مناسب موقع ہی کہ مین اور تم بات چیت کرون کیونکہ تمام دنیا جانتی ہی کہ ہم تم پہلے ملے ہین اور کسی شخص کو تعجب نہوگا - بحالات موجودہ تم مجھسے بات چیت کر لو پس اطمینان کی صورت بنائے رہو اور مین تمکو ان باتون کی نسبت حکم دونگا جو تمکو کرنا ہین -"

لارڈ آرڈن نے کسی قدر خوف اور کسی قدر تمکنت کو لیے ہوئے کہا "حکم!"

اولیفنٹ ۔ (سرد مہری سے) "ہان ۔ حکم ۔ تم خوب جانتے ہو کہ مین ایسا شخص نہین ہون جو بغیر علم کافی قوت یا اختیار کے سخت الفاظ استعمال کرون بس جو کچھ مجکو کہنا ہی وہ سنو اور میرے حکم کے بموجب عمل کرو"

لارڈ آرڈن پھر جھجکا مگر اُسنے کچھ نہ کہا ۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُسکو ایسے شخص سے معاملہ درپیش ہی جسنے اپنے اقتدار کو ٹھیک طور پر بیان کیا ہی ۔ اور محض بیہودہ دھمکیان دینے کا عادی نہین ہی ۔

اولیفنٹ "کل گیارہ بجے دن کو تم مجھسے موضع اسلنگٹن کے گرجا کے پاس ملنا ۔ دیکھو اسمین قصور نہو"

لارڈ آرڈن "کسواسطے ۔"

جنرل اولیفنٹ "مین اپنا مطلب اُسی وقت اور وہین بتاؤنگا"

لارڈ آرڈن نے یہ دریافت کرنے کے لیے کہ اُس قوت کی مقدار اور نوعیت کیا ہی جو اولیفنٹ سمجھتا ہی کہ مجھپر اثر انداز کر سکیگا ۔ کہا "اگر مین تمھاری درخواست کی تعمیل نہ کرون تو کیا ہوگا ؟"

جنرل اولیفنٹ "یہ میری درخواست نہین ہی بلکہ یہ حکم ہی ۔ رہا تمھارے سوال کا جواب وہ جلد ہو سکتا ہی کیونکہ اگر تمنے میرے حکم کی تعمیل نہ کی تو چند گھنٹے مین تم اپنے تئین وہین پاؤگے جہان کل رات کو مین سویا تھا"

لارڈ آرڈن ۔ اوہ ! ۔ ٹاور مین ! ۔ اور کس بنیاد پر ؟"

جنرل اولیفنٹ (طنزیہ تبسم سے) "اپنے بادشاہ سے نمک حرامی کرنے کی بنیاد پر"

لارڈ آرڈن کو فوراً خیال گزرا کہ جنرل اولیفنٹ کو علم نہوگا کہ جولیا مرٹن سے تمام کاغذات اور نوشتے لے لیے گئے ہین اُسنے کہا "مگر ثبوت ؟"

اولیفنٹ کے لبون پر پھر تیسری مرتبہ حقارت کا تبسم نمایان ہوا اور اُسنے اپنے داہنے ہاتھ سے آہستہ سے دستانہ اُتار کر اطمینان اور لاپروائی کے انداز سے اپنی اُنگلیان اپنے سر کے بالون مین چلائین مگر اُنمین سے ایک

انگلی پر لارڈ آرڈن نے ہیرے کی انگوٹھی دیکھی جو دغا بازی سے اولیفنٹ سے حاصل کی گئی تھی اور جسکے ذریعہ سے کاغذات مسز مرٹن سے لیے گئے تھے پس لارڈ سمجھ گیا کہ جنرل اولیفنٹ اُس کارروائی سے واقف ہی جو جو دیا کی نسبت اختیار کی گئی تھی کیونکہ یہ ظاہر تھا کہ اُسنے سہپر گوٹا ورسے رہا ہونے کے بعد جودیا سے ملاقات کی یا اُسکے پاس کوئی پیام بھیجا ورنہ انگوٹھی اسکو کیونکر ملتی ؟"

اولیفنٹ "ہاں تو تم ثبوت پوچھتے ہو۔کیا میں تمکو پھر یاد دلاؤں کہ میں ایسا شخص نہیں ہوں جو کسی اقتدار کو اختیار کرتا ہو اور اُسکو اُسکے قایم رکھنے کی قوت نہیں ہوتی مگر یہ زیادہ توضیح حال کا موقع اور وقت نہیں ہی۔ دیکھ بے پروائی اور کچھ بدمطلبی سے ہیرے کی انگوٹھی کی طرف دیکھ کر۔تم دیکھتے ہو کہ میں تمھاری عالی کی دغابازی سے اجنبی نہیں ہوں تم خیال کرتے ہو کہ تمنے اپنے تئیں خطرے سے بچالیا ہی مگر تم غلطی پر ہو دیکھو کل ضرور آنا اُسوقت تمکو اور حال معلوم ہوگا "

یہ کہکر جنرل اولیفنٹ مڑا اور پھر دستانہ پہنکر اُسی طرح کمروں میں پھرنے لگا صورت حال سے اسکی کوئی خاص غرض نہ معلوم ہوتی تھی مگر وہ فی الواقع سر ہکٹر گریم سے چند کلمہ کہنے کا موقع تلاش کر رہا تھا یہ موقع بھی جلد ہاتھ آگیا اور اُسنے گریم کو مخاطب کرکے کہا "میں آپ سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں "

سر ہکٹر گریم خوب تنا اور مقابلہ کے طور پر بڑی تمکنت کا اظہار کیا مگر مُنھ سے کچھ نہ بولا۔

اولیفنٹ۔(مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے)"سر ہکٹر گریم میں ایسا شخص نہیں ہوں کہ مجھپر تمھاری نخوت بال برابر بھی اثر کرے۔دیکھو تم چاہے بادشاہ کی فوج کی وردی پہنو۔چاہے تمھاری تلوار تمھارے پاس ہو۔چاہے تم نائٹ کے خطاب پر غرور کرو مگر یہ تمام اعزاز تمھارے چال چلن کے اُس بدنما دھبے کو نہیں دور کرسکتے جو تمنے اپنے چھوکرے کو میری کارروائیوں کی نگرانی کرنے کے لیے متعین کرنے سے ظاہر کیا اور اپنے تئیں ایک پاجی لارڈ کی بدذاتیوں کا نامعقول آلہ بنایا "

گریہیم ان طعن و تشنیع سے مردہ کی طرح زرد ہو گیا اور یہ اچھا ہوا کہ اُسوقت اُسکی پشت قریب کے مہمانون کی طرف تھی ورنہ اُسکی صورت سے اُسکا اندرونی جوش ظاہر ہو جاتا۔

اولیفنٹ "تم دیکھتے ہو کہ مجکو تمھارے خفیہ برتاؤ کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ بلا میرے الفاظ جو مین نے کہے ہین کافی سزا ثابت ہون۔ لیکن اگر تمکو اپنی سرکشی سے زیادہ سخت سزا لینا منظور ہی تو اطمینان رکھو کہ وہ بھی موجود ہی"

یہ کہکر جنرل اولیفنٹ نے اپنا ہاتھ اپنی تلوار پر اسطرح رکھا جسکا مطلب سر ہکٹر گریہیم تو سمجھ گیا مگر قریب کے دیکھنے والون کو جو اُن دونون کی گفتگو سے ناواقف تھے غالبًا محض اتفاقی اور بیساختہ فعل معلوم ہوا ہو۔ اسکے بعد وہ چلا گیا اور گریہیم کو بے انتہا غصہ۔ کینہ اور بغض کا شکار چھوڑ گیا۔

ذرا دیر کے بعد کھانے کے کمرے کے دروازے کھول دیے گئے اور مہمان اندر جاکر نفیس کھانون سے چنی ہوئی میز پر بیٹھ گئے۔ جنرل اولیفنٹ ڈچز آف کلیولینڈ کو وہان لے گیا اُسکے آگے بادشاہ لوئیس کا ہاتھ تھامے تھا۔ کھانے مین بادشاہ نے معافی یافتہ باغی پر خاص عنایت کی اور اُسکی طرف عام طور پر ہر شخص کو توجہ رہی۔

باب ۳۳

خفتین

جدید

سر ہکٹر گریہیم نے سر سے انجل کو واپس جاکر اپنے خادم چھوکرہ ہمفری کلنسٹن کو حسب معمول اپنے انتظار مین بیٹھا پایا مگر جب اُسکے آقا نے اُسکی طرف دیکھا تو اُسکے چہرے پر فی الجملہ بیچینی پائی گئی۔

سر ہکٹر گریہیم۔ (جلدی سے) ہمفری کیا ہوا؟۔ سچ بتاؤ۔ مین جانتا ہون کہ ضرور کچھ ہوا ہی! کیا جنرل اولیفنٹ نے تمسے کچھ کہا؟"

چھوکرا "ہان حضور یہی بات ہی" پھر زار و زار رو کر اُسنے درد ناکی سے کہا "معاف کیجیئے!۔ معاف کیجیئے!۔ مین کچھ نہین کر سکتا تھا اُسنے

مجکو جان کی دھمکی دی!"

کرنیل گریہم نے یہ خیال کر کے کہ معافی دینے سے جھوکرا جلد حال بتادیگا کہا "ہان مین تمکو معاف کرتا ہون اچھا صاف صاف حال بتاؤ۔ اُسنے سب حال اُس سے کہدیا۔ یہی بات ہے نا؟ ۔ کیون نہین جھوکرے بتاتے کیون نہین کچھ تامل نہ کرو جو کچھ ہوا ہے سب مجکو بتا دو تاکہ مین اسکے مطابق کارروائی کرسکون"

ہمفری کلنٹن۔ "بہت اچھا مین سچ سچ کہونگا۔ مین نے یہی ارادہ کرلیا تھا کیونکہ آپ سب حال جانتے ہین اور مجکو یقین ہے کہ آپ مجکو معافی دینگے"

کرنیل گریہم۔ (حتی المقدور اپنی بےچینی کو ضبط کر کے تاکہ جھوکرا زیادہ خائف نہو) "مین تم سے معافی کا وعدہ کرہی چکا ہون مگر جلد کہو اب چار کا عمل ہے اور مین خستہ ہون"

یہ کہتا ہوا وہ ایک کرسی پر دراز ہوگیا اور جھوکرے کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کر کے اُسکی گفتگو سُننے لگا۔

جھوکرا۔ "آج شام کو جب آپ محل کو چلے گئے تو مین ہوٹل کے زینہ سے اتر رہا تھا کہ جنرل اولیفنٹ سے دوچار ہوگیا جس سے مجکو بہت حیرت اور پریشانی ہوئی۔ پہلے تو مین یہ سمجھا کہ وہ پھانسی پا چکا ضرور یہ اُسکی روح ہے۔ پھر میرے ذہن مین یہ خیال آیا کہ وہ شاید بھاگ آیا ہے کیونکہ میری سمجھ مین نہ آتا تھا کہ اُسکو معافی ملگئی ہے اُسنے مجھپر آنکھ جمائی اور اپنے مطمئین انداز سے مجھسے پوچھا کہ یہ وردی جو تم پہنے ہو کسکی ہے اور وہ جو مین نے دی تھی کیون اُتار ڈالی؟ ۔ مین ایسا گھبرا گیا کہ کچھ جواب نہ دیسکا وہ سکوت کے ساتھ مڑا اور ہوٹل کے ایک ملازم سے جو کمرے کو جارہا تھا پوچھا کہ یہ کسکی وردی ہے جو جھوکرا پہنے ہوئے ہے؟ ۔ اُس شخص نے جواب دیا کہ سر کرنیل گریہم کی ہے جنرل اولیفنٹ کی صورت مین ذرا بھی تغیر نہوا ظاہرا یہ معلوم ہوا کہ اُسنے چند ساعت تک کچھ سوچا پھر مجھسے پیچھے ہو لینے کو کہا۔ مین ایسا خوف زدہ ہوگیا تھا کہ اگر وہ مجھسے زینے سے کود پڑنے کو کہتا تو

شاید مین ویسا ہی کرتا۔ غرض مین اُسکے پیچھے گیا وہ مجکو اپنے کمرے مین لے گیا جسمین وہ اسطرح داخل ہوا کہ گویا بجاے دو رات اور دو دن ٹاور مین قید رہنے کے وہ محض ایک گھنٹہ کی گلگشت کے بعد وہان آیا ہو۔ اُسنے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر ایک بکس کھولکر اُسنے ایک پستول نکالا اور اُسکو بھر کر اُسپر رنجک رکھی۔ پھر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور سارے بدن مین عرق آ گیا مجکو یقین ہو گیا کہ میرا اخیر وقت آ گیا تاہم مین نہ چلا سکا نہ کوئی منت سماجت کا لفظ بول سکا کہ وہ میری جان بخش دے۔ پھر نہایت اطمینان سے اسطرح کہ گویا وہ معمولی کام کر رہا تھا وہ میرے مقابل ایک کرسی پر بیٹھ گیا مگر اسقدر قریب کہ جب اُسنے اپنی ٹانگین پھیلائین تو وہ میری ٹانگون سے مل گئین پھر پستول سے اسطرح کھیل کر کہ گویا وہ کوئی کھلونا یا نہایت بے ضرر شی دنیا کی تھی اُسنے کہا۔ چھوکرے اب کل حال اپنی مکاری کا بیان کرو ورنہ مجکو یہ غیر خوشگوار ضرورت ہوگی کہ تمھارا بھیجا اُڑا دونگا“ یہ کہکر اُسنے پستول کی نال میری طرف کی اسطرح کہ گویا اُسکو معلوم بھی نہوا کہ وہ اُسکو میری طرف سیدھا کیے ہوئے ہی ایک چیخ میرے لبون تک آئی مگر جنرل اوئیفنٹ نے جو ظاہرا ہر شخص کے خیالات وحرکات کو پیشتر سے سمجھ لیتا ہو پستول کی نال پھیر دی اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے مجھسے کہا جلدی کرو اور تجویز کرلو کہ آیا سب حال بتاؤگے یا بیجان ہوکر میرے بیرون کے پاس دراز ہو جاؤگے۔ بھلا پھر مین کیا کرسکتا تھا؟ میرے پیارے آقا تم مجھے کبھی معاف نہ کروگے!“

گرہیم نے نہین۔ نہین۔ مین تمکو معافی دے چکا ہون علاوہ برین جو کچھ نقصان ہونا تھا وہ ہو چکا۔ تو تمنے سب حال کہدیا کیون؟“

چھوکرا۔ (ذبی زبان سے) ہان مین نے کہدیا۔ کہہ کیا دیا اُسنے مجھسے زبردستی کہلوا لیا۔ اوہ! مین نے بے رضامندی سب حال کہا! مگر اُسنے مجھسے تفصیل وار سب حال کہلوا لیا!“

گریہیم ”تو وہ جانتا ہی کہ بیشتر تم میری ملازمت مین تھے یہ تو وہ جانتا ہی ہوگا! تمنے سب حال کہہ دیا۔ یہ بات تو اُن لفاظ سے بھی ظاہر ہی جو اُسنے چند گھنٹہ ہوئے میرے کان مین کہے تھے۔ کیا تمنے یہ بھی کہ دیا کہ تمنے مجھے خبر دی تھی کہ وہ بلیڈ نگ ہارٹ یارڈ کو گیا تھا؟۔ مگر خیر۔ مجکو تمھاری صورت سے ظاہر ہوتا ہی کہ تمنے کچھ بھی غیر افشا شدہ نہین چھوڑا!۔ تمنے مجکو اُس شخص کی نظر ون مین نہایت کمینہ اور حقیر کر دیا۔ تاہم مین تمکو معافی دیتا ہون کیونکہ تمنے اُس دہشت کی وجہ سے ایسا کیا جو اُسنے تمکو دلائی تھی۔ اچھا پھر تمھاری ملاقات کیونکر ختم ہوئی؟“

چھوکرا ”وہ اُسنے کوئی کلمہ ملامت کا نہین کہا مین خیال کرتا ہون کہ جنرل اوفیٹ ایسا شخص نہین ہی جو میرے سے چھوکرے کو بلحاظ اپنے علوے مرتبت کے ملامت کریگا خصوصاً ایسی حالت مین کہ وہ مجھسے نفرت کرتا تھا۔ جب مین اُس سے سب حال بتا چکا تو اُسنے مجھسے باآہستگی چلے جانے کو کہا جس سے مین یہ سمجھا کہ وہ مجکو پھر نوکر رکھنا نہین چاہتا۔“

اسکے بعد سرہکٹر گریہیم کچھ نہین بولا اور اُسکو رخصت کرکے سونے کے لیے چلا گیا تھوڑی دیر تک اُسکو نیند نہ آئی مگر جب خواب نے اُسپر غلبہ کیا تو وہ خوب بیخبر ہوکر دن چڑھے تک سوتا رہا۔ دس بجے دن کو اُسکی آنکھ کھلی اور اُسکے تھوڑی دیر بعد ہفری حاضر ہوا اور آٹھ بجے سے بار بار کمرے مین آکر دیکھ جاتا تھا کہ اُسکا آقا بیدار ہوا ہی یا نہین مگر یہ دیکھکر کہ غافل سو رہا ہی اُسنے اُسکو نہ جگایا۔

آخرکار جب اُسنے کرنیل کو بیدار پایا تو اُسنے کہا ”بادشاہ کے پاس سے ابھی ایک قاصد آیا ہی اور آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہی“

گریہیم نے یہ خیال کرکے کہ اولیفنٹ اُسکی سزا دلانے کی فکر کر رہا ہوگا اور اُس رسوخ سے متمتع ہوتا ہوگا جو اُسکو بادشاہ چارلس کے حضور مین حاصل ہوا ہی کہا! ”این!۔ بادشاہ کے پاس سے قاصد۔ اچھا اُسکو نشستگاہ مین لیچلو مین ابھی آتا ہون“

بستر سے اُٹھ کر سر ہکٹر نے ایک عمدہ لباس پہنا اور قریب کے کمرے کو گیا جہان محل کا ایک عرض بیگی اُسکا منتظر تھا۔

عرض بیگی "بادشاہ نے مجکو حکم دیا ہے کہ تمسے سویرے ملاقات کرون تاکہ چند احکام کی اطلاع دون جو بادشاہ کو کل رات ہی کو تمھین دینا تھے مگر جلسہ کے ہلڑ مین بادشاہ انکو بھول گیا بادشاہ نے مجکو یہ پیام پہونچانے کو کہا ہے کہ تم جہانتک ممکن ہو کپتان لی پر مہربانی کرنا اور اُسپر دوستانہ توجہ مبذول رکھنا"

گریہم کو ایک معنی سے تعجب ہوا مگر دوسرے معنی سے اُسکے دل سے بوجھ سا اُتھر گیا تعجب اس بات کا تھا کہ بادشاہ کو لارنس کی طرف دلچسپی ہوئی اور بوجھ اس خوف کا دل سے اُتر گیا کہ جنرل اولیفنٹ اس سے بدلہ لینے والا تھا۔

قاصد "ہان یہی حکم شاہی ہی اور مجکو یہ اطلاع دینے کی ہدایت ہوئی ہی کہ اسکی تخصیص اور احتیاط کے ساتھ پابندی ہو بادشاہ ایک دلیر نوجوان افسر سے چشم پوشی نہین کرنا چاہتا تھا جسنے چند روز ہوئے ڈیوک آف یورک سے ہمقسم کی عمدہ خدمات کی تھی پس بہتر ہوگا کہ آپ کپتان پر عنایت رکھین اور اسکو کسی طرح پر نہ ستائین اور ان چھوٹی چھوٹی تقصیرات سے درگذر کرین جو نوجوانون کے چال چلن مین ہوتی ہین جنسے وہ ہر طرح پاک ہی۔ اگر وہ کچھ عرصہ تک لندن مین ٹھہرنا چاہے یا اور طرح پر تفریح کا خواہشمند ہو تو آپ اُسکو رخصت دینے سے انکار نہ کرین بس اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت نہین مجکو یقین کامل ہی کہ آپ بادشاہ کے احکام کی پوری پوری تعمیل کرینگے"

گریہم نے بہت دقت سے اپنی کبیدگی کو چھپا کر کہا "بہت اچھا ویسا ہی ہوگا" مگر قاصد نے اسکی اس کیفیت کو نہین دیکھا اور سلام کر کے رخصت ہوا یہ سر ہکٹر کے لیے مزید خفت کی بات تھی وہ بادشاہ کے حکم کی خلاف ورزی نہ کر سکتا تھا۔ اُسنے قلم اُٹھا کر ایک رقعہ لارنس لی کو اس مضمون کا لکھا کہ مین تمکو اُس حراست سے بری کرتا ہون جو تمپر عاید کی گئی تھی اور اُمید کرتا ہون کہ جو کچھ ہو چکا ہی اس سے میری اور تمھاری آیندہ دوستی مین خلل نہ واقع ہوگا۔

بہتر ہوگا کہ گزشتہ باتون کو بالکل فراموش کردو۔ یہ رقعہ کرنیل نے ہمفری کلنٹن کے ہاتھ اُس ہوٹل مین بھیجا جہان وہ جانتا تھا کہ لارنس لی ٹھہرا ہوا ہی۔ بیس منٹ مین چھوکرا یہ جواب لایا کہ کپتان لی سویرے ہی ہرٹ فورڈ کو روانہ ہوگی۔

کرنیل گرہیم نے یہ دیکھکر کہ اُسنے ڈچز کے جلسہ مین رات کو جو حکم لارنس کو دیا تھا اسکی اُسنے پوری تعمیل کی اور یہ خیال کرکے کہ اگر بادشاہ کو یہ معلوم ہوگا کہ لارنس ستایا گیا جسکی اُسنے ممانعت کی تھی تو وہ ناخوش ہوگا کہا کہ "تو تم گھوڑا لے لو اور ہیڈکوارٹر کو چلے جاؤ مگر قبل اسکے کہ تم روانہ ہو ذرا یہ دریافت کرد کہ جنرل اولیفنٹ اب تک اس ہوٹل مین مقیم ہی؟"

ہمفری نے جواب دیا۔ "مین نے جنرل اولیفنٹ کو گھوڑے پر جاتے ہوئے اُسوقت دیکھا تھا جب مین یہ رقعہ کپتان لی کے نام لیکر چلا تھا۔"

سرہکٹر گرہیم چند ساعت تک کچھ سوچا اور پھر جلدی سے کہا "اچھا تم ہرٹ فورڈ کو بھاگتے ہوئے چلے جاؤ!" (چھوکرے کے جانے کے بعد از خود) مجکو اس نابکار اولیفنٹ کے پاس پیام بھیجنا چاہیے کہ مجھسے جنگ منفردہ کرے پھر چاہے جو کچھ ہو!"

باب ۳۴

میدان گرجا

جس زمانے کا حال ہم لکھ رہے ہین اُسوقت اسلنگٹن دارالسلطنت سے علٰحدہ اور اُس سے کسی قدر فاصلہ پر ایک جداگانہ موضع تھا جو سبز کھیتون اور گنجان درختون کے درمیان واقع تھا شہر لندن اور اس موضع کے درمیان کا رقبہ ایسا غیر آباد تھا کہ اسمین رہزن اور ٹھگ کثرت سے رہا کرتے تھے۔ پس غروب آفتاب کے بعد یکہ و تنہا مسافر کے واسطے وہ مقام نہایت غیر محفوظ تھا اکثر دن کو بھی ڈکیتی کی وارداتین ہوجاتین مگر یہ غیر معمولی دلیری کی ہوتین۔ یہ موضع خوب آباد ہوکر بہت بڑا ہوگیا ہی اور سلطنت کے بہت سے قصبون سے بڑا ہو زمانۂ سلطنت شاہان خاندان اسٹوارٹ مین

تھوڑے سے مکانون پر محدود تھا جو سوا تین یا چار شرفا کے مکانون کے جو کنارے پر تھے - اور سب متبذل تھے - اسلنگٹن مین گرجا تھا مگر نہ یہ جو اسوقت موجود ہے غالبًا اسی گرجا کے موقع پر بیشتر والا کلیسا تھا -

گیارہ بجے دن کا عمل تھا جب جنرل اولیفنٹ بغیر کسی ہمراہی کے گرجا کے پھاٹک پر اپنے گھوڑے سے اُترا اور جنگلے مین لگام اٹکا کر احاطہ کے اندر داخل ہوا اُس تنگ پگڈنڈی پر جسکے دونون طرف قبرین تھین گزر کر وہ گرجا کے اندر گیا اور دو عورتون کو عمارت کے اندر بیٹھا دیکھکر اُسنے شناسائی کے انداز سے اُنکی طرف سر کو جنبش دی اور پھر باہر چلا آیا اب اُسنے لارڈ آرڈن اور اُسکے چھوکرے کو گھوڑے پر سوار اُسی موقع کی طرف آتا ہوا دیکھا جہان اُسنے اپنا گھوڑا چھوڑا تھا - اُس موقع کی طرف پھر اپنے معمولی انداز اطمینان سے جاکر گویا اُسکا کوئی خاص مطلب تھا جسکی بابت وہ جانتا تھا کہ اُسکو جوش آئیگا اُسنے آرڈن کی طرف ایک نہایت خفیف سی جنبش سر کو سلام کے طور پر دی اور معمولی بے پروائی کے انداز سے کہا " آپ اپنے چھوکرے کو گھوڑون کے پاس چھوڑ دیجیے یہ ضرور ہی کہ مین اور آپ تنہا کچھ گفتگو کرین "

چنانچہ آرڈن گھوڑے سے اُترا اور گرجا کے احاطہ مین داخل ہوا اولیفنٹ اُسکو ایک پُرانے خشک بے برگ درخت یو کی طرف لے گیا اور وہان ٹھہر کر اور عظیم الشان خشک تنۂ درخت کا سہارا لگا کر یون ہمکلام ہوا " اچھا اب ہم سلسلۂ تقریر پھر وہین سے شروع کرینگے جہان ہمنے کل رات کو ڈچیز آف پورٹس موتھ کے کمرے مین قطع کیا تھا "

آرڈن بے پروا دھمکی کے انداز سے ایسا نہ تشخص کو لیے ہوئے " جنرل اولیفنٹ مین تمھارے کہنے کے مطابق آیا اسواسطے کہ "

اولیفنٹ - (بات کاٹکر) " اسواسطے کہ تم غیر حاضری کی جرأت نہ کر سکتے تھے " یہ کہکر اُسنے اپنی سیاہ آنکھین خوفناک سختی سے آرڈن پر جمائین گویا آرڈن کو یاد دلایا کہ جب وہ چاہے علاوہ کشادہ خاطری اور

ساکت بے پروائی کے اور انداز بھی اختیار کر سکتا ہے۔

لارڈ آرڈن۔ (اولیفنٹ کی تیز نظروں سے جھجھک کر) "خیر فضول وقت ضائع نہ کرو چلو وہیں سے گفتگو شروع کریں جہاں وہ کل رات کو قطع ہو گئی تھی جیسا تمنے ابھی کہا"

اولیفنٹ۔ "خیر یہی سہی۔ لارڈ آرڈن تمنے یہ سمجھا ہو کہ تمنے اپنی دغاباز حرامکاری کے بدنصیب شکار سے ایک کمینہ اور نفرت انگیز چال کے ذریعہ سے چند کاغذات حاصل کر کے اپنے تئیں بالکل محفوظ اور مامون کر لیا ہے مگر تم غلطی پر ہو حسن اتفاق نے اب تک تمکو میرے اختیار میں رکھا ہے۔ اور یہ اُس دھوکا کھائی ہوئی اور ضرر رسیدہ عورت کے ذریعہ سے ہے۔ کیونکہ قطع نظر اپنے خیالات کے وہ اپنے متوفی شوہر کے گاڑھے دوست کی صلاح کے مطابق عمل کریگی"

لارڈ آرڈن نے یہ اطمینان کرنے کے لیے اِدھر اُدھر دیکھا کہ کوئی اور تو نہیں سُنتا ہے اُسنے خشک درخت کی بے برگ شاخوں کی طرف بھی دیکھا اور اطمینان کیا کہ اُپر کوئی نہیں ہے بعدازاں مخالفت کے انداز سے کہا "جنرل اولیفنٹ میں انکار نہیں کرتا ہوں کہ ان کاغذات سے میری قلعی کھل جاتی ہے"

اولیفنٹ۔ (بات کاٹکر)۔ ہاں اُسنے یہ ثابت ہوتا کہ ایک وقت میں تمنے بادشاہ سے دغا کی جسکے تم ملازم تھے۔ اور روپیہ سے ہماری مدد کی۔ اور میری فوج میں شامل ہونے سے پیشتر تم میرے اور کرنیل مرٹن متوفی کے ساتھ اُسکے مکان پر رات کو خفیہ طور پر کمیٹی کیا کرتے تھے بعدازاں تم اُس مکان کو اُن مراسلات کے لینے کے واسطے جایا کیے جو میں مقام جنگ سے بھیجتا رہا۔ اور وہیں سے اُن خطوط کا جواب لکھتے رہے۔

آرڈن نے اِدھر اُدھر دیکھکر اور یہ اطمینان کر کے کہ کوئی سُنتا تو نہیں ہے کہا "ان باتوں کا کیوں اعادہ کرتے ہو"

اولیفنٹ (حقارت سے) "کیوں اعادہ کرتا ہوں۔ اسواسطے اعادہ کرتا ہوں کہ تمکو تمھاری سب نالائق دغابازیاں یاد دلاؤں۔ میں ایسے

شخص کی عزت کر سکتا ہون جو کسی ایک جانب کا خیر خواہ اور وفادار رہے جسکو وہ اختیار کرے - چاہے وہ جانب میری رائے مین خراب ہی کیون نہو مگر مین اُمید کرتا ہون کہ مین ایسا فیاض نہین ہون کہ اس بارے مین ہر شخص کو رائے قائم کرنے کا حق عطا کرون - اگر تم ورجینیا مین بحیثیت بادشاہ کے معتمد علیہ کے سختی سے اُسکے ہوا خواہ رہتے تو مین تمکو نظر تحسین سے دیکھتا مین تمکو ایک ذی عزت اور قابل قدر دشمن سمجھتا ! - مگر یہ صورت نہ تھی تمنے نہایت سخت دغا بازیان کین پہلے تو اپنی غرض پوری کرنے کے لیے ہماری طرفداری کی اور اُمید کی کہ ہماری کامیابی تمکو اُس حکومت جمہوری کا پریسیڈنٹ بنائیگی جسکا قائم کرنا ہمکو منظور تھا - پس جب تمکو عنان حکومت ہاتھ آجاتی تم شاید اپنے سر پر تاج رکھتے اور بلاد امریکا مین اپنے خاندان شاہی کے بانی ہوتے "

آرڈن نے پھر ادھر ادھر دیکھ کر کہا " مین تمسے یہ پوچھتا ہون کہ ان باتون کے اعادہ کی کیا ضرورت ہی ؟ - وہ ثبوت جسکا تم ذکر کر رہے ہو تلف ہو چکا ہی مین نے اُسکو خاکستر کر دیا اب اُسکا وجود باقی نہین ہی نہ تم یہ کہہ سکتے ہو کہ جولیا نے اُن کا غذات مین سے کوئی دستاویز دبا رکھی کیونکہ وہ شخص جسکو مین نے اُن کاغذات کے بہم پہونچانے کے لیے مقرر کیا تھا -

اولیفنٹ - (حقارت کی نگاہ سے) - میری ہیرے کی انگوٹھی کے ذریعہ سے "

آرڈن - ہان مین اس سے انکار نہین کرتا کیونکہ جب انسان ایک دوسرے سے جنگ کرتا ہی خواہ فرداً فرداً ہو یا بطور فوج کے تو ہر چال اور ترکیب روا ہوتی ہی "

اولیفنٹ - (معمولی بے پروائی سے) " واہ وا ! - تمام چالین روا ہوتی ہین - ہان مین بھی تمسے اتفاق کرتا ہون مجکو خوشی ہوئی کہ تمھاری یہ رائے ہی مگر مین تمسے پوچھتا ہون کہ کیا تم اُن باتون سے ایک شمہ برابر انکار کر سکتے ہو جنکے اعادہ پر تمنے بیچینی ظاہر کی ہی ؟ "

آرڈن " مین کسی بات سے انکار نہین کرتا مگر مین تمسے پھر کہتا ہون

کہ ثبوت ساقط الوجود ہوگیا ہی"

اولیفنٹ "اور تمھارے گرگے سرکمر گریہم کو بلاشبہہ جولیا نے یہ یقین دلایا ہی کہ ہر ایک کاغذ جو مین نے اُسکے سپرد کیا تھا اُسنے گریہم کو دیدیا؟"

آرڈن "جولیا نے صرف اطمینان ہی نہین دلایا بلکہ اُن کاغذات کی ایک فہرست تمھارے ہاتھ کی لکھی ہوئی ملگئی اور کاغذات اندراج فہرست کے مطابق تھے - اوہ! - مین تمھارا مطلب سمجھا مجکو یہ یقین دلانے کا خیال کیا کہ جولیا مرٹن نے ایک نوشتہ رکھ چھوڑا اسلیے اسکے پاس اب تک میری کارروائی صوبہ ورجینیا کا کچھ ثبوت ہی ــــ"

اولیفنٹ (بات کاٹکر) "اور اُس ثبوت سے تم اسکے اختیار مین ہوگئے کیون یہی بات ہی نا؟"

آرڈن "بیشک - مین اس سے کیون انکار کرون؟ - مگر اس تمام گفتگو کا کیا نتیجہ ہی"

اولیفنٹ "دیکھو نتیجہ نکلا آتا ہی - تم جانتے ہو - مگر نہین تمکو شاید معلوم ہوگا کہ کرنیل مرٹن نے اپنے بستر موت پر مجھسے وصیت کی کہ حتی الامکان اُسکا بدلہ تمسے لون اور بدلہ کی نوعیت کا تجویز کرنا باقتضاے حالات میری راے پر چھوڑا"

آرڈن "اگر تمنے مجکو اسواسطے بلایا ہی کہ میری تمھاری تلوار بازی ہو تو مین تمکو یاد دلاتا ہون کہ گرجا کا میدان اسکے لیے مناسب موقع نہین ہی"

اولیفنٹ نے دہکتی ہوئی آنکھون اور حقارت بھری آواز سے ۔
"اوہو! - تم - جسنے تمام مراسم مہمان نوازی کو شکست کیا ہی خاص کامون کے لیے جگہ کے مناسب یا نامناسب ہونے کی بابت وعظ کہنے کے لائق ہو! بہرحال مین نے اس کام کے لیے تمکو یہان نہین بلایا - جب مین نے اول اول سرزمین انگلستان پر قدم رکھا تو میرا یہ خیال تھا کہ سب سے مناسب انتقام جو تمسے لیا جاے یہ ہوگا کہ جو دغابازی تمنے

بادشاہ کے ساتھ کی ہی وہ ثابت کیجائے اسی نظر سے تمھارے مجرم ٹھہرائے جانے کے کاغذات مین نے سر مرٹن کے حوالہ کردیے تھے تمنے اُنکو ایک پاجی شخص کے ذریعہ سے لے لیا اور اُس پاجی نے اُسکے صلہ مین درجہ نائٹ کا پایا۔ (طنز سے) بیشک تمنے اُنکو ایسے شخص کی معرفت اور ایسے فریب کے ذریعون سے حاصل کیا جو تمھارے نزدیک اُسوقت روا اور واجبی ہین جب انسان ایک دوسرے سے جنگ کرتا ہی۔ مین یہ نہین کہتا کہ اسطرح پر کل کاغذات تمھارے ہاتھ نہین آئے بیشک کُل کاغذات تمکو مل گئے تاہم تم بدستور جولیا مرٹن کے پنجہ مین ہو!"

لارڈ آرڈن۔ (قطع کلام کرکے)۔ جنرل اولیفنٹ کیا یہ ممکن ہی کہ تم مجکو محض لفظون سے ڈرانا چاہتے ہو؟۔ یقیناً کل رات کو مین سمجھتا تھا اور آج صبح کو بھی مجکو یقین تھا بلکہ ابھی چند ساعت ہوئے یہی خیال تھا کہ تمکو مجھپر حملہ کرنے کا کوئی جدید ذریعہ ہاتھ آگیا ہی لیکن اگر تم خیال کرتے ہو کہ کوئی تہمت جو جولیا مرٹن مجکو لگائے اور اسمین تمھاری بھی تائید ہو جس سے بادشاہ میرے ساتھ دوستی کے خلاف برتاؤ کرے تو تم نہایت غلطی پر ہو۔ ثبوت تحریری یا کسی غیر متعلق گواہ کی شہادت لسانی طلب ہوگی اور اُنمین سے کوئی موجود نہین ہی!۔ پس مین یقین کرتا ہون کہ اب ہماری ملاقات ختم ہوئی۔"

اولیفنٹ۔ (بڑے درخت کے تنہ پر بدستور سہارا دیے ہوئے)

"نہین یہ بات نہین ہی۔ اسکا وقت ہی کہ مین اپنے پیارے ہمپیشہ جان مرٹن کا عوض اپنے ڈھنگ سے تمسے لون۔ یقین مانو کہ مجکو اب اس امر سے نہایت خوشی ہوئی کہ تمنے فی الواقع اُن کاغذات کو پالیا کیونکہ اس سے مجکو اور طریقہ سے انتقام لینے کی تحریک ہوئی ہی یہ گھنٹہ جو گزر رہا ہی اُسی مین اُسکا ظہور ہو جائیگا اور تمھاری سرنگونی سے تمھاری بدنصیب مظلومہ کو بہت فائدہ پہونچیگا یہ نہایت انصاف کا بدلہ ہی جو لیا جاسکتا ہی اور اگر رہروان ملک عدم کی روح کو پھر اس دنیا مین آنے کی اجازت ہو

تو یقیناً میرے متوفی دوست جان مرٹن کی روح اُس فعل پر جو ابھی کیا جائیگا نادیدنی تبسم کریگی!"

آرڈن "مین تمھارا مطلب نہین سمجھا" اور یہ کہکر وہ خائف اور متوحش ہوکر دیکھنے لگا کیونکہ اولیفنٹ نے ان پچھلے الفاظ کو نہایت سنجیدگی سے ادا کیا تھا اور جہانتک وہ اُسکے عجیب وغریب انداز اور اُسکے دلیر اور جانباز طریقے اور مستقل مزاجی کو جانتا تھا اُسکو یاد آیا کہ اولیفنٹ کبھی فضول لاف زنی نہین کرتا۔ اور کبھی ایسی بات کی دھمکی نہین دیتا جسکو وہ نہ کرسکتا ہو نہ ایسی حکومت اختیار کرتا ہی جسکے قایم رکھنے پر وہ قادر نہو۔

اولیفنٹ "مجکو خوشی ہوئی کہ وہ کاغذات تلف کردیے گئے اور مین نے اپنے دماغ کو زور دیکر جان مرٹن کی وفات کی بابت بدلہ لینے کا اور طریقہ پیدا کیا جو اب میرے ذہن مین ہی (سنجیدہ بختی سے)۔ جناب من اگر یہ جگہ جنگ منفردہ کے لیے مناسب نہین ہی جیسا ابھی آپ نے کہا تھا تو عقد نکاح کے لیے تو ضرور مناسب ہی!" یہ کہتے ہوئے اُسنے گرجا کی طرف اشارہ کیا۔

آرڈن۔ (بدستور خوف سے) "عقد نکاح؟"

اولیفنٹ "ہان۔ عقد نکاح۔ دیکھو گرجا کا دروازہ کھلا ہوا اُسکے اندر جولیا مرٹن مع ایک خادمہ کے جسکو اُسنے نوکر رکھا ہی بیٹھی ہی۔ پادری کو بھی اطلاع دی گئی ہی چند ساعت مین وہ بھی آجائیگا۔ کابین نامہ اور دیگر مراتب ضروری کی بھی فکر کرلیگئی ہی! (گھڑی دیکھ کر۔) دوپہر سے قبل تم جولیا مرٹن کو ایک گرست عورت بنادُگے!"

آرڈن۔ (نکاح کے خیال سے خشمگین ہوکر) "نہین!۔ بھلا مین ایسی عورت کو زوجہ بناؤنگا جسکی آشنائی سے سیر ہوکر مین نے اُسکو نکال دیا"۔

اولیفنٹ۔ (جوش مین آکر)۔ واللہ اگر تم اپنی ناپاک بدکاری کو اپنی نفرت انگیز فتحمندی کا موجب فخر بناؤگے تو ہم تم فی الواقع قبل اسکے کہ یہان سے علحدہ ہون شمشیر بازی کرینگے۔ (ٹھنڈا ہوکر۔)۔ مگر نہین ایسا نہونا چاہیے

بیرنا بالغ! - کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے سوا تلوار کے اور کوئی ذریعہ تمکو جو لیا مرٹن سے سلوک کرنے کے لیے مجبور کرنے کا حاصل نہین ہی اب اپنے دل مین تجویز کر لو کہ میرے ساتھ گرجا مین چلکر اپنی مظلومہ کے برابر آلٹر کے پاس جھکو گے یا آج کی رات ٹماور مین خواب استراحت کرو گے "

آرڈن نے یہ خیال کر کے کہ شاید اولیفنٹ ستانے کے لیے محض دھمکی ہی دیتا ہو اور خلاف معمول اس تدبیر کو فی الواقع عمل مین لانے کا اسکا ارادہ نہو ہمت باندھکر کہا "ایں! - پھر یہ دھمکیان درحالیکہ تمام ثبوت جس سے تم مجھپر الزام لگا سکو نابود ہو گیا ہی!"

اولیفنٹ "ہان تحریری ثبوت نابود ہو گیا ہی لیکن اگر کوئی گواہ موجود ہو تو؟"

آرڈن - (ادھر ادھر دیکھ کر) - ہماری موجودہ گفتگو کا گواہ - نہین کوئی بھی گواہ نہین ہی!"

اولیفنٹ "اچھا دیکھا جائیگا" پھر درخت سے تین چار قدم آگے بڑھکر اُسنے کہا "نکل آؤ!"

اور اُس پرانے درخت کے تنہ کے جوف سے ایک سر ایک بڑے سوراخ سے نمودار ہوا - یہ سوراخ اُس مقام سے جہان گرہ دار جڑین چارون طرف پھیلتی ہوئی متحجر سانپون کی طرح زمین مین چلی گئی تھین تقریبًا پانچ فیٹ پر تھا - لارڈ آرڈن جانتا تھا کہ یہ چہرہ رالف گرینسٹڈ کا ہی جسکو اُسنے اکثر ٹماور مین دیکھا تھا جب وہ اپنے دوست لفٹنٹ قلعۂ مذکور سے ملنے کے واسطے جایا کرتا تھا - گرینسٹڈ بد سلیقگی اور بھدے پن سے بڑے ریچھ کی طرح درخت کے اندرونی جوف سے اوپر چڑھا یہان تک کہ شاخون تک پہونچکر وہ اُسکے بے برگ جسم سے جھولا اور زمین پر کود پڑا -

لارڈ آرڈن پھیا تک صورت تھرتھراتا ہوا پیچھے کو ہٹا اُسنے دیکھا کہ اولیفنٹ کی باتون مین اُسنے بہت خطرناک اقرار کر دیے اور معلوم کیا کہ وہ اس اقرار سے جو اُسنے ورجینیا مین اپنی باغیانہ کارروائی کی بابت کیا تھا

کیسا پھندے مین آگیا ہی - وہ ایک قبر کے پتھر سے ٹیک گیا اور صورت سے نہایت خستہ اور بیدم معلوم ہوتا تھا اولیفنٹ اسطرح اطمینان سے کھڑا رہا کہ گویا کوئی غیر معمولی بات نہین ہوئی ہی اور رالف گرسٹڈ منحوس اطمینان سے دیکھتا رہا تب بدنصیب آرڈن کو اولیفنٹ کے بار بار یہ کہنے کا مطلب سمجھ مین آیا کہ "جب آدمی جنگ کرتے ہین تو تمام حیلے اور ترکیبین جائز اور واجبی ہوتی ہین"

اب ایک معزز صورت پیر مرد جو پادریون کی سی پوشاک پہنے تھا گرجا کے میدان مین داخل ہوا اور ڈیوڑھی کی طرف گیا اُسکے پیچھے فاصلہ پر ایک اور شخص تھا جو ظاہرا اُسکا منشی تھا -

اولیفنٹ "(آرڈن سے) لیجیے پادری حاضر ہی - یہ نامناسب ہوگا کہ اس اچھے شخص کو دیر تک ٹھہرایا جاے"

آرڈن کو اسکے جواب مین کچھ رد وکد کرنے کی جرأت نہوئی اُسکو زیادہ تامل کے اظہار کی بھی ہمت نہ پڑی وہ بالکل شکست کھا گیا تھا اور دب گیا تھا اُسنے اپنے تئین بالکل اولیفنٹ کے اختیار مین دیکھا جسکے وسایل اپنا ارادہ پورا کرنے اور اپنی تدابیر کے عمل مین لانے کے بے انتہا معلوم ہوتے تھے - بس آرڈن گرجا کی طرف بڑھا اُسکی صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ سولی پر چڑھنے کے لیے جارہا ہی نہ عروسی آلٹر کو -

اولیفنٹ نے تھوڑے فاصلہ پر آرڈن کے پیچھے پیچھے چلکر دھیمی آواز سے گرسٹڈ کی طرف خطاب کرکے کہا "اس معاملے مین تونے میری پوری پوری خدمت کی پس میری انگوٹھی لیجانے مین جو دغا بازی تمنے کی اُسکا معاوضہ پورا ہوگیا مین تمکو معافی دیتا ہون بلکہ انعام بھی دونگا - لو یہ تھیلی لو یہ علاوہ اس رقم کے ہی جو تم مجھسے پیشتر پاچکے ہو اسکے ذریعہ سے تم اپنے جھوپڑے کے متعلق اُس سے زیادہ بڑا قطعہ اراضی خرید سکوگے جسکا ذکر مین نے ناور کے مجلس مین تمسے کیا تھا - سچ تو یہ ہی کہ یہ بہت اچھا ہوا کہ وہ عورت جسکو مسٹر مرٹن کام کے واسطے لائی ہی اسلنگٹن کی رہنے والی ہی اُسکی نشاندہی کے بغیر ہم پھنسنے کی جگہ بفایدہ تلاش کرتے اور ایسے موقع کی جگہ نہ ملتی جیسا اس درخت کا جوف ہی اچھا اب

تم گرجا کی ڈیوڑھی مین ٹھہرو تاکہ تم قریب رہو اگر تمھاری موجودگی کے خوف کی اس تھالی پر کے بیگن یعنی آرڈن کو ڈرانے کے لیے ضرورت ہو۔ مگر جب تم دیکھو کہ عروسی پارٹی نکل آئی ہے اور تمکو معلوم ہو جاے کہ کل کاروائی ختم ہو گئی ہی تو تمکو اختیار ہی جہان چاہو چلے جاؤ۔"

رالف گرینسلڈ۔ "اوہ! جنرل اولیفنٹ تم تو عجیب شخص ہو مین اس تھیلی کی بابت تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون مگر قبل اسکے کہ ہم جدا ہون مجھے ایک بات تو بتادو یہ اتنی مدت کا واقعہ تمکو کیونکر معلوم ہوا؟۔ یا کیا تم خود۔"

اولیفنٹ۔ (بات کاٹ کر) "بس!۔ اس بارے مین اور کچھ نہ پوچھو (متبسم ہو کر) کیا تم نہین دیکھتے کہ عروسی پارٹی کو میری وجہ سے انتظار کرنا پڑے گا؟"

یہ کہتے ہوئے وہ گرجا مین داخل ہوا جسمین لارڈ آرڈن پہونچ چکا تھا اور گرینسلڈ ڈیوڑھی مین کھڑا رہا اور اپنے دل مین کہنے لگا "مگر یہ وہ شخص نہو گا۔ تاہم۔ تاہم"

ہم اس شخص کے خیالات کی طرف زیادہ متوجہ نہین ہوتے ہین بلکہ ناظرین کو گرجا کے اندر مائل کرتے ہین جہان پادری آلٹر پر پہونچ گیا تھا اور آرڈن دھیمے اور لڑکھڑاتے قدم سے مقام نشست کی طرف جارہا تھا اور اولیفنٹ اُسکے پیچھے لپکا جاتا تھا۔

جولیا مرٹن لباس فاخرہ پہنے مع ایک خوش پوشاک خواص کے جسکو اُسنے شب گزشتہ کو نوکر رکھا تھا اپنی جگہ سے اُٹھی اور ساکت عظمت سے اُس شخص کے پہونچنے کی منتظر کھڑی رہی جسنے اُسکو اُسکے شوہر سے برگشتہ کیا تھا اور جواب اُسکے قریب آلٹر کے پاس گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہونے والا تھا اُس شخص نے مجرم کے سے فریادی انداز سے اُسکی طرف سر خم کیا گویا اُسنے صورت حال سے ظاہر کیا کہ اولیفنٹ اور جولیا کے اسطرح اختیار مین آگیا ہی کہ اُس سے سوا اُسکے کچھ نہ بن پڑا کہ اپنے تئین اُسکی مرضی پر چھوڑ دے کیونکہ وہ نہ جانتا تھا کہ اور کونسے ذریعے ستانے کے اُسکی بابت کام مین

لائے جائینگے۔

اولیفنٹ (آرڈن کے کان مین) "اگر تم اس سے محبت نہین کر سکتے جواب تمھاری زوجہ ہونے والی ہو تو کم سے کم تم اُسکے ساتھ عزت کا برتاؤ تو ضرور کروگے کیونکہ وہ مجھسے ہمیشہ بھائی کی سی مدد اور ہمدردی پائیگی۔ اسواسطے کہ اُسکا شوہر اور مین سگے بھائیون کی سی الفت رکھتا تھا!"

آرڈن نے کٹھپتلی کی طرح اپنا ہاتھ جولیا کی طرف بڑھایا اور اُسنے اُسکو تھام لیا مگر اُسکو بہت رقت طاری ہوئی غرض یہ سب لوگ آلٹر کی طرف بڑھے اور خطبۂ نکاح شروع ہوا اور چند ساعت مین جولیا مرٹن جو مدتون سے ستم رسیدہ افلاس زدہ اور رنج و محن کی تصویر تھی لیڈی آرڈن ہو گئی۔

باب ۳۵

نوٹ بک

اب ہم ناظرین کی توجہ سراے انجل کے اُس سجے ہوئے کمرے کی طرف پھر رجوع کرتے ہین جہان اولیفنٹ نے پہلے پہل کرنیل گریہم سے شناسائی پیدا کی تھی اور اُس سے بہت سا روپیہ جیتا تھا۔

اُسی روز جسکا ہم ذکر کر رہے ہین تین بجے کا عمل تھا کہ جنرل اولیفنٹ ٹہلتا ہوا اُس کمرے مین گیا اور ایک ملازم سرا کو کچھ کھانا لانے کا حکم دیا ڈنر (کھانا) کھانے کے لیے فی الجملہ دیر ہو گئی تھی کیونکہ اُس زمانے مین ڈنر دوپہر کو یا ایک بجے کھایا جاتا تھا مگر سرا مین لوگ ہر وقت کھانا کھایا کرتے تھے یہی صورت اُسوقت بھی تھی دو تین اور جنٹلمین بھی کھانا کھا رہے تھے بعض صرف مینوشی مین مصروف تھے اور بیفکرون کا ایک گروہ تھا جو صرف گپ شپ مین وقت گزار رہا تھا۔

جب جنرل اولیفنٹ آیا تو ایک قسم کا جوش سا پیدا ہو گیا کیونکہ تمام شہر اس سے واقف تھا کہ اُسکو بادشاہ کے حضور مین نہبت رسوخ حاصل ہو گیا ہی۔ اس سے کچھ بحث نہین کہ اسکے پچھلے حالات کیسے تھے۔ (گو بدترین بات

جو اُسکی نسبت کہی جا سکتی تھی یہ تھی کہ وہ باغی ہی)۔ غرض ہر شخص اس نجم بازغ یعنی طلوع ہوتے ہوئے ستارے کی پرستش کرنے کا دلدادہ اور آرزومند تھا علاوہ برین چند فوجی شخص بھی موجود تھے اور گو وہ جنگجو طرفداران شاہی تھے تاہم اُنمین اسقدر عالی خیالی تھی کہ وہ دلاوری کو نظر وقعت وتحسین سے دیکھ سکتے تھے کیونکہ اولیفنٹ کا نام اس بارے مین تمام دنیا مین مشہور تھا۔ اُسکی امریکا کی کارگزاریون نے جب وہ ورجینا کے باغیون کا کمان افسر تھا اور نیز اسوقت کے کار نمایان نے جب وہ فوج مکسیکو کا میر عسکر تھا اُسکو اُس زمانے کے نامور بہادرون کا ہمپلہ کر دیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب وہ اُسوقت قہوہ خانے مین داخل ہوا تو ہر شخص کی نظر اُسی پر تھی۔

بعض جنٹلمین جنکو اُسنے اس جگہ پایا وہی تھے جنسے وہ اس روز رات کو ملا تھا جب اُسنے کرنیل گرہیم سے روپیہ جیتے تھے۔ ان لوگون سے اسوقت کی شناسائی کی تجدید کی غرض سے اُس نے باتین کرنا شروع کین اُسنے اپنی عادت کے موافق کشادہ روئی اور تپاک سے اُنکی باتون کا جواب دیا اور نہایت مہذب شخص کی طرح گفتگو مین شریک ہو کر بہت جلد ثابت کر دیا کہ وہ اُس بارے مین ویسا ہی کامل تھا جیسا فن جنگ مین ماہر تھا۔ کچھ یہ بات نہ تھی کہ وہ اپنی خوش بیانی کا مغرورانہ اظہار کرنے کے لیے مکالمے مین شریک ہوا تھا اُسکا مطلب اپنا حال ظاہر کرنے اور دوسرے کا حال معلوم کرنے سے تھا۔ وہ پکا دنیادار تھا اور چونکہ وہ اپنے وطن سے عرصہ تک غیر حاضر رہا تھا لہذا اُسکی یہ خواہش تھی کہ لوگون کی عادات۔ مشاغل اور رویہ کے اُن تغیرات کو معلوم کرے جو اس عرصے مین ہو گئے ہین۔

کھانا جو اُسنے طلب کیا تھا فوراً حاضر کیا گیا۔ ملازمان بلکہ اور تمام لوگ اس بات کے خواہشمند تھے کہ ایسے مہمان کی خوب مدارات کیجائے جسکا نام ہر شخص کی زبان پر ہی۔ کھانے کے اثنا مین جب وہ حاضرین سے باتین کر رہا تھا تو اولیفنٹ نے دیکھا کہ سر گلبرٹ گرہیم کمرے مین داخل ہوا۔ جنرل نے فقط ایک چست نظر سے جو اُسنے دروازے کی طرف ڈالی اور جسکو مشکل سے کسی نے

دیکھا یہ بات معلوم کر لی مگر سرہکٹر کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کرے وہ اپنے معمول کے موافق کشادہ روئی اور بے پروائی سے گفتگو کرتا رہا۔ گریہم کا کینہ یہ دیکھکر کہ اولیفنٹ سب کی نظرون مین جھکا رہا ہی اور زیادہ ہوا اور اُسنے دل مین وہی الفاظ کہے جو صبح کو اولیفنٹ کی جنگ سنفردہ کے پیام کی بابت کہے تھے۔

میجر لمبٹن متعلقہ کولڈ اسٹریم گارڈس نے جسکو ذرا بھی معلوم نہ تھا کہ گریہم کو اولیفنٹ سے عداوت ہی کہا۔ "سرہکٹر آؤ اور شریک صحبت ہو" کیونکہ یہ بات عام طور پر مشہور رہنوئی تھی کہ سرہکٹر ہی نے اولیفنٹ کو گرفتار کرایا تھا اور اس صلہ مین نائٹ کا اعزاز پایا تھا۔

کپتان ہنی وڈ آف رائل آکسفورڈ بلوز "ہان۔ آؤ اور ہمارے شریک ہو واللہ ہم خوش وخرم اور بشاش لوگ ہین اور اُسکے ساتھ ہی ذی ہوش بھی ہین کیونکہ ہمکو جنرل اولیفنٹ کی خوش بیانی سے بہت سی باتین معلوم ہو رہی ہین۔

سرہکٹر گریہم (نخوت سے) "مین دغا باز باغیون سے کبھی صحبت نہین کرماتا" اور یہ کہکر وہ کمرے کے دوسرے سرے پر چلا گیا۔

سب کی آنکھین جنرل اولیفنٹ کی طرف اُٹھ گئین ہر شخص نے یہ اُمید کی تھی کہ جنرل اولیفنٹ چونک پڑیگا اور اس سخت کلامی پر آویزش کریگا مگر جنرل اولیفنٹ ایسی صورت بنائے رہا کہ گویا اُسنے کچھ سنا ہی نہین اُسنے نہایت اطمینان سے اپنی نوٹ بک نکالکر اُسکے ایک ورق پر کچھ لکھا اور اُسکے بعد اُسکو جیب مین رکھ لیا حاضرین نے ایک دوسرے پر تعجب کی نگاہ ڈالی ہر شخص کو حیرت تھی کہ جنرل اولیفنٹ سے بہادر شخص نے ایسی گستاخی کو کیونکر سکوت کے ساتھ گوارا کیا مگر ظاہرا معلوم ہوا کہ اُسنے حاضرین کی نگاہون کو بھی نہین دیکھا اور پھر ویسے ہی اطمینان سے گفتگو کرنے لگا گویا اُسکی باتون مین کچھ خلل ہی نہ پڑا تھا۔

لفٹنٹ بلیھون۔ کیا آپ کے نزدیک مکسیکو والے اچھے سپاہی ہین"

اولیفنٹ "ہان۔ نہایت عمدہ سپاہی ہین۔ مین نے اُنکو دیکھا ہی"

سرہکٹر گریہم۔ (کمرے کے سرے سے)۔ وہ لمبی کمانون سے تیر چلاتے

ہین ——"

سب کی آنکھین پھر اولیفنٹ پر جم گئین مگر اُسکے چہرے کے ایک پٹھے کو ذرا بھی جنبش نہوئی - اسنے اپنی بات کو اسطرح ختم کیا گویا کسی نے بیچ مین دخل نہین دیا پھر اپنی نوٹ بک کو نکالکر اُسنے پنسل سے چند سطرین لکھین۔ حاضرین نے ایک دوسرے کو پھر تعجب سے دیکھا گویا ایک دوسرے سے پوچھتے تھے کہ یہ کیا بات ہی؟ - اولیفنٹ کو کیون غصہ نہین آتا ہی؟"

جنرل اولیفنٹ (نوٹ بک جیب مین رکھکر اور اطمینان سے شراب کا گھونٹ پیکر) - مکسیکو کے سپاہیون کا ذکر آجانے سے مجکو ایک قصہ یاد آگیا جو اُس قوم کے ایک جوان افسر کے لیے نہایت قابل تعریف ہی ——"

گرہیم - (کمرے کے سرے سے) - یہ بالکل جھوٹ ہی!"

اب تو سب لوگ جو اس میز کے گرد جمع تھے جہان اولیفنٹ بیٹھا تھا چونک پڑے ہر شخص یہ خیال کرتا تھا کہ یہ ایسی سخت کلامی ہی کہ اگر اولیفنٹ کو غصہ نہ آیا تو وہ ضرور بزدل ہی اور اسکی نسبت شبہہ کرنا چاہیے کہ وہ پکا مکار اور کمینہ شخص ہی - سب کی آنکھین پھر اُسپر جم گیئن اور تحیر نفرت کی حد تک پہونچتا جاتا تھا - جب اولیفنٹ نے اس سخت کلامی کو بھی مثل سابق کے گوارا کیا تو اُسنے نوٹ بک نکالکر پھر کچھ لکھا میجر لمبٹن اپنی جگہ سے اٹھا اور ہٹکر کہنے لگا

"واللہ یہ تو بڑا ہی نامرد ہی!"

کپتان اینی ووڈ - (جلسہ سے اُٹھکر اپنے دل مین) "ہان - نہایت ہی بزدل!"

لفٹنٹ بلیون - (اپنی جگہ سے اُٹھکر دل مین) - یہ کسی طرح قابل اعتبار نہین!"

غرض اسمین شک نہین کہ جنرل اولیفنٹ چند ساعت مین شاید بالکل تنہا رہ جاتا اگر وہ آہستگی سے نہ اُٹھتا - وہ نوٹ بک کو جیب مین رکھکر نہایت سکوت اور اطمینان کے انداز سے اُس مقام کی طرف گیا جہان سر ہکٹر گرہیم ایک میز کے سرے پر سہارا دیے ہوئے کھڑا تھا -

اولیفنٹ ’’معلوم ہوتا ہو کہ تمکو اب مجھسے شمشیر بازی کی خواہش ہو‘‘
کرنیل گریہم نے (جو اولیفنٹ کا سلوک دیروزہ یاد کرکے غصہ سے بے اختیار ہورہا تھا جو اُسنے ہمفری کلنٹن کا ساتھ کیا تھا کہا -) ’’ہاں میری یہی خواہش ہو‘‘
جنرل اولیفنٹ ’’تو مجکو تمھین اُس سزا کے دینے مین ذرا بھی عذر نہین ہو جسکے تم کئی وجوہ سے مستوجب ہو‘‘
سرہکٹر گریہم - (طنز سے) ’’اوہ! - آخرکار - مین نے تمکو آمادہ ہونے پر مجبور کیا تعجب ہو کہ نامور جنرل اولیفنٹ کو اسقدر کریدنے کی ضرورت ہوئی‘‘
اولیفنٹ (نہایت اطمینان سے گویا وہ معمولی باتین کہہ رہا تھا) ’’تاتون کو جانے دو اب تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھو‘‘
گریہم ’’وقت اور جگہ مقرر کرو اور یقین مانو کہ مین ضرور آؤنگا گو مجکو تمھارے اس بزدلانہ تامل سے شبہہ ہوتا ہو کہ شاید تم پابند وقت نہوگے بس وقت اور جگہ مقرر کردو!‘‘
اولیفنٹ نے ایسے اطمینان اور دلجمعی سے کہ گویا طوفان کا خاموش سمندر پر بغیر پیدا کرنے کسی لہر کے گزر جانا ممکن تھا کہا ’’مین یہی وقت اور یہی جگہ مقرر کرتا ہون!‘‘
حاضرین نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا - اس مرتبہ باہمی نظربازی اولیفنٹ کی تعجب خیز نرمی پر حیرت ظاہر کرنے کے لیے تھی - وہ خوب سمجھتے تھے کہ اس دلجمعی کے ساتھ یقیناً نہایت دلاوری ہوگی -
اُس زمانے مین جنگ منفردہ کا سرِ مین واقع ہونا کوئی غیر معمولی بات نہ تھی بس دیکھنے والے کچھ تنبیہ اور تہدید بھی نہ کرتے - سرہکٹر گریہم نے جو حسب مذکرۂ صدر ایک دلیر شخص تھا اس تجویز کو فوراً منظور کرلیا -
سرہکٹر گریہم نے ایک جنٹلمین کی طرف خطاب کرکے کہا ’’آرمیٹج تم بطور میرے حکم کے کام کرو -
میجر لمبٹن ’’جنرل اولیفنٹ اگر تم اجازت دو تو مین تمھاری طرف سے

بطور حکم کے کام کرنے کو اپنا فخر سمجھونگا"
اولیفنٹ "مین شکوری سے اسکو قبول کرتا ہون" اور اپنی تلوار کی پٹی کھولکر اُسنے لمبٹن کو دی۔
لمبٹن نے تلوار نکالی اور سر ہکٹر گریہم کی تلوار سے جو آرمیٹیج نے نیام سے نکال لی تھی مقابلہ کیا۔
میجر لمبٹن "سر ہکٹر کی تلوار جنرل اولیفنٹ کی تلوار سے ایک انچہ لمبی ہی"
اولیفنٹ "خیر یہ امر کچھ زیادہ قابل لحاظ نہین ہی اسکا جھگڑا جانے دو"

حاضرین نے کہا نہین ایک فریق کو دوسرے پر اس قسم کا فائدہ نہ حاصل ہونا چاہیے مگر اولیفنٹ نے اس اثنا مین اپنا کوٹ اُتار کر تلوار میجر لمبٹن کے ہاتھ سے لے لی اور کہا "بس کرو۔ آؤ مقابلہ شروع کرین"
میز کمرے کے وسط سے ہٹا لی گئی۔ سر ہکٹر گریہم نے بھی اپنا بالائی لباس اُتار ڈالا تھا۔ اور متقابلین ایک دوسرے سے چند قدم کے فاصلہ پر اپنی اپنی جگہ پر کھڑے ہوگئے تلوارین بطور سلامی کے ملائی گئین اور بعد چند پینترون کے سر ہکٹر گریہم نے اولیفنٹ پر حملہ کیا مگر اولیفنٹ نے سکوت کے ساتھ تلوار کو پھیر کر وار خالی دیا اور اپنے دشمن کے بائین بازو کو زخمی کیا۔ سر ہکٹر اس ضرب سے غیظ وغضب مین آیا اور اُسنے اولیفنٹ پر اور حملہ کیا مگر اولیفنٹ نے نہایت قابل تعریف ہوشیاری اور حیرت انگیز سہولت سے اُسکو پیچھے ہٹایا ایک سکنڈ سے بھی کم عرصہ مین گریہم کو دوسرا زخم پہونچایا اسکے بائین شانے پر تھا۔

اب گریہم پیچھے ہٹ گیا اور ظاہرا اُسقدر سکوت کو کام مین لایا جو ممکن تھا پس پانچ منٹ تک دونون مین خوب پٹہ بازی سی ہوتی رہی مبصرین نے دیکھ لیا کہ اولیفنٹ فن شمشیر بازی مین نہایت ماہر ہی اور دو تین موقع پر اگر وہ چاہتا تو اپنے دشمن کی جان لے سکتا تھا۔ ظاہرا معلوم ہوتا تھا کہ وہ

اپنے ہتھیار کو بیساختہ بغیر کسی نمایان کوشش کے چلاتا ہی اُسکے چہرے پر ایک قطرہ بھی پسینے کا نہ تھا بخلاف اسکے دشمن کے چہرے سے بڑے بڑے قطرے ٹپک رہے تھے۔ جنرل اولیفنٹ سے زیادہ سکوت اور اطینان کبھی کسی نے ظاہر نہین کیا۔ نہ اُسپر استقلال سے قائم رہا تھوڑی دیر کے لیے سر ہکٹر گریہم نے بھی اُسکی پیروی کی مگر رفتہ رفتہ پلہ صبر اُسکے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اُسکے زخمون مین سوزش ہونے لگی اور اُسکے کرتے کی بائین آستین خون سے تر ہو گئی اُسنے دیکھا کہ اُسکے دشمن نے فی الواقع تین مرتبہ اُسکو اُسکی جان بخش دی ایسے شخص سے ایسی عطوفت ہونے پر اسکو اور بھی صدمہ تھا اور اُسکا غصہ اس امر سے اور بھی بڑھتا گیا کہ وہ ذرا سا خراش بھی اُسکے بدن پر نہ کر سکا اصل تو یہ ہی کہ اُسنے جنرل کو مس بھی نہین کیا ظاہرا معلوم ہوا کہ تین یا چار مرتبہ اولیفنٹ عمدا غافل ہو گیا تھا تا کہ یہ ظاہر کرے کہ وہ کیسی برق صفت تیزی سے ہوشیار ہو جاتا ہی اور کیسی دوربینی سے اپنے دشمن کے ارادون کو سمجھ لیتا ہی اور کیسی چستی اور قادر اندازی سے اُسکو نیچا دکھا سکتا ہی آخر کار سر ہکٹر نے پھر ایک وار نہایت جوانمردی سے اولیفنٹ کے دل پر کیا ہر شخص جو موجود تھا اُمید کرتا تھا کہ اولیفنٹ تلوار ٹہرے سے گر جائیگا کیونکہ وہ اسوقت بہت ہی غافل تھا بلکہ اُسنے مجنونانہ بیخبری سے اپنے تیئن اپنے دشمن کے رحم پر ڈالدیا تھا مگر ایک قدم پیچھے ہٹے بغیر اولیفنٹ نے برق صفت تیزی سے اپنی تلوار کو وار بچانے کے لیے گھمایا اُسکی تلوار گریہم کی تلوار سے لڑ کر جھنجھنا گئی اور گریہم کا داہنا بازو چشم زدن مین کہنی سے شانہ تک زخم سے کھل گیا۔

سر ہکٹر گریہم کی تلوار گر پڑی اور وہ اپنے حکم کی گود مین گرا اولیفنٹ نے خاموشی سے اپنی تلوار رومال سے صاف کر کے بیجز المبٹن سے نیام لیکر اُسمین رکھ دی اُسکے ایک خراش بھی نہ تھا نہ اُسکے چہرے پر ایک قطرہ پسینے کا تھا نہ ذرا بھی علامت غیر معمولی حرارت کی بشرے پر تھی وہ بالکل خاموش بساکت اور مجتمع الحواس تھا حتی کہ اُسکی ایک رگ کو بھی جنبش نہ تھی جس سے غیر معمولی جوش پایا جاتا۔ دیکھنے والے سب متحیر تھے وہ جنرل اولیفنٹ کے گرد جمع ہو گئے

اور اُسکو فتحمندی پر پُرجوش مبارکباد دینے لگے۔
ہر ہکٹر گرہیم کے زخموں پر بہ عجلت پٹیان باندھی گئین لوگ اُسکو اُسکے کمرے مین جہان وہ سرائین ٹھہرا تھا لے گئے اور اُنھون نے جراح کو بلوایا۔
جب لیجانے والے کرنیل کو اُٹھا لے گئے اور دروازہ بند ہوگیا تو اویفنٹ نے کہا "مجکو یقین ہی کہ اُسکے زخمون کی حالت زیادہ تشویشناک نہین ہی - بہت سے لوگ بول اُٹھے - اگر تم چاہتے تو "کیا تم اُنکو زیادہ سنگین کر سکتے تھے" اور وہ سمجھتے تھے کہ ضرور اُسکو ایسی قدرت حاصل ہی۔
جنرل اولیفنٹ نے اس گفتگو کی کچھ پروا نہ کی اور اتفاقیہ کچھ یاد کرکے کہا۔ "لمبٹن ذرا مہربانی کرکے یہ عبارت تو پڑھو جو مین نے اپنی نوٹ بک مین لکھی تھی"
میجر لمبٹن نے نوٹ بک اولیفنٹ سے لی اور جب حاضرین نہایت اشتیاق سے چارون طرف جمع ہوگئے تو لمبٹن نے یہ تین اندراج زور سے پڑھے :-
"پہلی گستاخی کے لیے مین اُسکے بائین بازو پر زخم پہونچاؤنگا"
"دوسری گستاخی کے لیے مین اُسکے بائین شانے پر چرکا دونگا"
"تیسری گستاخی کے لیے مین اُسکے داہنے بازو کو بیکار کردونگا مگر مین اُسکی جان نہ لونگا"
سامعین ان تین پیشینگوئیون سے جنمین سے ہر ایک لفظاً بلفظ پوری ہوئی کلمات تحیر زبان پر لائے مگر جنرل اولیفنٹ نے نوٹ بک لیکر بے پروائی کے انداز سے کہا "آؤ اب پھر بیٹھین اور اپنی شراب اور گپ شپ سے لطف اُٹھائین"

باب ۳۶

تمول کی بنیاد

واقعات متذکرۂ صدر کو گذرے ہوئے تخمیناً تین مہینے ہوچکے تھے

اب ہم جنرل اولیفنٹ کو ایک پرتکلف محل واقع محلہ لنکنس ان فیلنڈس مین جو اسوقت دارالسلطنت کا ایک نہایت وضعدار حصہ تھا پاتے ہین - یہ مکان خوب بجا ہوا تھا - بہت سے خوش پوشاک چھوکرے داخلہ کے کمرے (ڈیوڑھی) مین جمع تھے - گاڑیخانہ مین گاڑیان اور اُسکے قریب اصطبل مین بہت سے عمدہ گھوڑے تھے - غرض مکان کی صورت ظاہری اور اُسکے لوازمہ سے مالک کی دولتمندی ظاہر تھی - جنرل اولیفنٹ نے یہ محل ٹاور (نام محبس) سے رہائی پانے کے کچھ عرصہ کے بعد لیا تھا اُسنے اس مکان کو ایسی عجلت کے ساتھ سجایا جیسی اُسکی دولتمندی نے اجازت دی - اس امر کی ہر شخص کو حیرت اور فکر تھی کہ اُسکے پاس روپیہ کہان سے آتا ہی - یہ خیال کیا جاتا تھا کہ جب اُسنے لندن مین پہلے پہل قدم رکھا تو اسکی حالت ابکی بہ نسبت بہت مختلف تھی پس لوگون کو اس تمول سے جو وہ اب ظاہر کرتا تھا نہایت استعجاب تھا یہ بات نہ تھی کہ اسکا انداز مدمغانہ یا اُسکا طرز زندگی بناوٹی تھا نہین - ظاہرا اسباب وہ ایسے کمینہ خیالات سے بہت دور تھا بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسنے کسی نہ کسی طرح پر بہت سی دولت پائی ہی اور اُس سے لطف اُٹھاتا ہی - بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ اُسنے خفیہ طور پر ضرور جوا کھیلا ہی - اور اسمین بہت سا روپیہ جیتا ہی مگر وہ لوگ جنھون نے سرڑے انجل مین اس سے شناسائی پیدا کی تھی بیان کرتے تھے کہ سوا ایک مرتبہ کے یعنی اُس رات کو جب وہ سر ہگر گریم کے ساتھ جوا کھیلا تھا اُسکو کسی نے کبھی کعبتین یا تاش کو ہاتھ لگاتے نہین دیکھا بعض کا گمان تھا کہ وہ بادشاہ سے کچھ مدد خرچ پاتا ہی جسکے مزاج مین اسکو بہت دخل ہو گیا ہی مگر اور لوگ جو بادشاہ کے حالات سے زیادہ واقفیت رکھتے تھے یقین کرتے تھے کہ بادشاہ ایسا مسرف ہی کہ شاید وہ خود مقروض ہوگا وہ دوسرے کو کیا دیگا غرض جنرل اولیفنٹ کے تمول کی بنیاد نامعلوم تھی مگر یہ امر یقینی تھا کہ اُسکے پاس روپیہ کی کمی نہین ہی اور وہ اسکو نہایت فیاضی سے استعمال کرتا ہی -

ایک روز صبح کو میجر لمبٹن - جسنے جنرل اولیفنٹ کی گریم کے ساتھ

لڑائی مین معاونت کی تھی اور اُسوقت سے اُسکے ساتھ نہایت دوستانہ برتاؤ رکھتا تھا) ۔محل کے دروازے پر گھوڑے سے اُترا اور فوراً اس سجے ہوئے کمرے مین پہونچایا گیا جہان اولیفنٹ اُسکے لینے کے لیے بیٹھا تھا۔

معمولی سلام دعا کے بعد اولیفنٹ نے کہا " میرے پیارے لمبٹن مین نے تمکو اسوقت اسلیے بلایا ہی کہ تم میرا تھوڑا سا کام کر دو "

لمبٹن۔(گرمجوشی سے) " مین تمھارا ایسا ممنون ہون کہ نہایت خوشی سے تمھارا کام انجام دونگا ـــــ "

اولیفنٹ۔(بات کاٹ کر) " مین تکلفانہ الفاظ نہین چاہتا میرے اور تمھارے درمیان دوستی ہو گئی ہی پس ایسی ظاہرداری کے الفاظ کی ضرورت نہین۔ اب امر واقعی سُنیے مجکو دنیا کی راے معلوم نہین مگر مین نے اُڑتی ہوئی خبر سُنی ہی کہ لوگ مجکو وظیفہ خوار شاہی سمجھتے ہین اسواسطے اسکی تکذیب کرنا چاہتا ہون "

لمبٹن " اسکی کچھ ضرورت نہین۔ جو شخص ہمارے رنگیلے بادشاہ کے حالات سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہی وہ ایسی خبر پر ہرگز اعتبار نہ کریگا "

اولیفنٹ " تاہم مین چاہتا ہون کہ اُسکی تکذیب کر دیجاے اور چونکہ مین اسکے بطلان کے لیے تمام لندن مین مارا مارا نہین پھر سکتا۔ مین خیال کرتا ہون کہ اگر تم موقع مناسب پر چند حالات کسی پبلک جگہ پر بیان کر دو تو تمکو کچھ عذر نہوگا؟ "

مسٹر لمبٹن نے اس کام کے انجام دینے پر مستعدی ظاہر کی۔ چند ساعت مین ایک چھوکرے نے آکر اطلاع کی کہ مسٹر رابرٹسن آئے ہین۔

جنرل اولیفنٹ " اچھا۔ فوراً آنے دو۔" اور چند ساعت مین چھوکرے نے ایک بڈھے جنٹلمین کو جو نہ محض معزز بلکہ متبرک صورت بھی تھا حاضر کیا۔

اولیفنٹ نے نہایت دوستانہ تپاک سے مسٹر رابرٹسن سے ہاتھ ملایا اور مسٹر رابرٹسن نے بھی ویسی ہی گرمجوشی ظاہر کی۔

اولیفنٹ - (رابرٹسن سے) - یہ میرے دوست میجر لمبٹن ہین جنکی نسبت مین نے آپ سے کل کہا تھا کہ اُس غرض کے لیے جو مین نے بیان کی تھی مین انکو آج صبح بلاؤنگا"

رابرٹسن "(اولیفنٹ سے) - بیشک وہ ایک نہایت واجبی غرض ہی - (میجر لمبٹن سے) خصوصًا ایسے عالی خیال شخص کے لیے جیسے ہمارے دوست جنرل اولیفنٹ ہین جنکو محض اس خیال سے کہ وظیفہ خوار بادشاہ سمجھے جاتے ہین بچینی ہی"

اولیفنٹ "میجر لمبٹن "مسٹر رابرٹسن اُس نامور بینک کے شریک اعلیٰ ہین جو اُنکے نام سے لمبارڈ اسٹریٹ مین جاری ہی"

لمبٹن نام سے فورًا پہچان گیا کیونکہ رابرٹسن انگلستان کا بڑا نامی مہاجن تھا جب مسٹر رابرٹسن بیٹھ گئے تو اولیفنٹ نے یون کہنا شروع کیا - "اُٹھارہ برس ہوئے جب مین تیس سال سے کم عمر کا نوجوان شخص تھا اپنے چچا مسٹر اولیفنٹ کے ساتھ ایک جہاز پر سوار ہو کر ملک اسپین کی ایک بندرگاہ کو روانہ ہوا جہان میرے چچا کو کچھ تجارتی کام کرنا تھا کیونکہ وہ تجارت پیشہ شخص تھا مسٹر اولیفنٹ میرے ولی و سرپرست بھی تھے کیونکہ میرے والدین نے میری صغرسنی ہی مین انتقال کیا تھا چونکہ میرا چچا ایک خاموش اور سخت مزاج شخص تھا اسلیے اُسنے مجکو میرے معاملات کی بابت بالکل لاعلم رکھا اور گو مین یقین کرتا تھا کہ میرے والدین نے کچھ قلیل جائداد چھوڑی ہی جو بالغ ہونے پر مین وراثتًا پاؤنگا مگر مجکو ذرا بھی معلوم نہ تھا کہ اُسکی مالیت یا نوعیت کیا ہی اور وہ کہان واقع ہی یا کسکی تحویل مین ہی اب تک میرا چچا مجکو محض لڑکا سمجھتا تھا اور گو میری عمر اُسوقت اُنیس سال کی تھی جب مین اُسکے ساتھ سفر دریا مین تھا لیکن اُسنے مجکو اس قابل نہ سمجھا کہ مجھسے کچھ کھلے یا دل کی بات کہے - کچھ یہ بات نہ تھی کہ اُسکا ارادہ میری جانب دغابازی کا تھا"

مسٹر رابرٹسن "نہین - مجکو یقین ہی کہ مسٹر اولیفنٹ ایسا شخص نہ تھا وہ پکا ایماندار تھا گو کسی قدر سخت اور درشت - تنک مزاج اور کم گو - خودرا ے

اور ھندی تھا - مگر خیر آگے چلیے اور اپنے دوست میجر لمبٹن کو سب حال سنایئے "

جنرل اولیفنٹ - "مین اپنے قصہ کو غیر ضروری طوالت نہ دونگا بلکہ عجلت سے کہے دیتا ہون کہ وہ جہاز جسمین مین اور میرا چچا سوار تھے ساحل فرانس پر تباہ ہوگیا بہت سی جانین تلف ہوئین - جہاز مع مال و متاع کے غرق ہوگیا اور میرا چچا بھی شل اور اشخاص کے آبی قبر کو سدھارا مین اُن چند لوگون مین سے تھا جو جانبر ہوئے تھے - سال بھر تک مین ایک مہمان نواز خاندان مین رہا جسنے مجکو قبول کیا تھا "

یہان پر جنرل اولیفنٹ نے چند ساعت تک تامل کیا مگر چند ہی ساعت تک اور اس درمیان مین اُسکے خوبصورت چہرے پر پچھلی یادآوری کے آثار رنج والم نمایان ہوئے -

دفعتہً اُسنے اپنا قصہ پھر اسطرح شروع کیا کہ گویا بیچ کا بہت سا حال چھوڑ گیا وہ تھوڑے عرصہ کے بعد مین انگلستان کو لوٹا میرا متوفی چچا مسٹر اولیفنٹ رنڈوا تھا اُسنے ایک بیٹا چھوڑا جو اُسوقت صرف چھ سات برس کا تھا اور اُس بڑی دولت کا وارث تھا جو اُسکے باپ نے تجارت سے پیدا کی تھی کیونکہ مسٹر اولیفنٹ ایک بڑا مالدار شخص تھا - اُسکے کاغذات مین ایک نوشتہ پایا گیا جس سے مجکو پہلی مرتبہ اپنی مقدرت کی ٹھیک حالت معلوم ہوئی معلوم ہوا کہ میرے والدین نے میرے لیے دو ہزار پونڈ چھوڑا ہی - یہ رقم مسٹر رابرٹسن نے جو اسوقت موجود ہین اور جنکے پاس میرے متوفی چچا کا روپیہ جمع تھا میرے بالغ ہونے پر مجکو باضابطہ حوالہ کی "

جنرل اولیفنٹ پھر چند ساعت کے لیے ٹھہرا گویا اُسکی توجہ کسی اور ضروری واقعات پر تھی جو اُسکی زندگی کے اُس زمانے مین ظہور پذیر ہوئے تھے مگر جنکو وہ اسوقت اڑا جانا چاہتا ہی جیسا پہلے کر چکا ہی -

اُسنے پھر دفعتہً کہنا شروع کیا " دو برس بعد مین نے انگلستان کو چھوڑا اور امریکا کو چلا گیا - لمبٹن تم جانتے ہو کہ ابھی مجکو واپس آئے ہوئے پورے تین مہینے نہین گزرے ہین - اُس پندرہ برس کے طولانی

وقفہ مین میری زندگی خطرات اور مہمون - جنگ آور آویزشون سے بھری ہوئی تھی - خیر - مین پھر انگلستان کو آیا اور ٹاؤر سے رہا ہونے کے بعد مین نے اپنے اُس چچا زاد بھائی کی تلاش کا خیال کیا جسکو مین نے اخیر مرتبہ صغیر سن دیکھتا تھا اور جو میرے چچا مسٹر اولیفنٹ کا وارث تھا مین مسٹر رابرٹسن سے ملا اسنے مجکو نہ پہچانا نہ وہ مجکو میرے حال کے نام سے جانتا تھا کیونکہ لمبٹن مین تمسے صاف کئے دیتا ہون کہ اولیفنٹ میرا اصلی نام نہین ہے یہ وہ نام ہے جو مین نے پندرہ برس ہوئے انگلستان چھوڑنے کے وقت باقتضائے حالات اختیار کیا تھا اور اسوجہ سے اس نام کو پسند کیا تھا کہ وہ میری ماں کا کنوارپن کا نام تھا۔

مسٹر رابرٹسن ”ہان جسوقت تم مجھسے ملنے آئے تو تم مجکو بالکل یاد نہ تھے کیونکہ جب مین نے مدتیں گزرین تمکو پچھلی مرتبہ دیکھا تھا تو اُسوقت تم ایک خوشرو جوان شخص تھے اسکے بعد گرم ممالک کی تمازت نے تمھارے چہرے کو تانبا سا کر دیا مین یہ قیاس بھی نہ کر سکتا تھا کہ نامور جنرل اولیفنٹ وہی شخص ہے جسکو مین اسکے جوانی کے ایام اور گزشتہ زمانے مین اور نام سے جانتا تھا“

جنرل اولیفنٹ - (بجبر لمبٹن سے) - غرض مین نے اپنا نام اور پتہ مسٹر رابرٹسن کو بتایا مگر مجکو امید سے زیادہ حیرت ہوئی - معلوم ہوا کہ میرے انگلستان چھوڑنے کے چند ماہ بعد جسکو پندرہ سال کا عرصہ گذر چکا ہے میرا کم عمر چچا زاد بھائی فوت ہو گیا اور مین اسکے متوفی باپ یعنی اپنے چچا مسٹر اولیفنٹ کا وارث ہوا جو ساحل برطانیہ پر غرق ہو کر فنا ہوا تھا - مسٹر رابرٹسن نے اُسوقت میری بہت تلاش کی مگر کچھ پتہ نہ ملا اور یہ خیال کر کے کہ کبھی نہ کبھی وہ مجھسے ملاقی ہونگے انھون نے تمام دولت جو اسطرح میری ہو گئی تھی اپنی تحویل مین رکھی انھون نے ایمانداری اور خیر خواہی کر کے سود اور سود در سود جو زمانہ حاصل سے حاصل ہوا جمع رکھا اور جب مین نے اپنے تئین ثابت کر دیا کہ مین کون ہون تو انھون نے کل روپیہ مجکو فوراً دیدیا - ان امور کی تصدیق کے لیے مسٹر رابرٹسن موجود ہین - کہو پیارے لمبٹن اب تمکو میرے ذریعہ تمول سے

آگاہی ہوئی"

مسٹر رابرٹسن "میجر لمبٹن مین تمکو یقین باور کراتا ہون کہ ہمارے دوست جنرل اولیفنٹ نے بالکل سچ کہا ہی"

میجر لمبٹن - (مسٹر رابرٹسن سے) "آپ کے یہ فرمانے کی زیادہ ضرورت نہین (جنرل اولیفنٹ سے) اور آپ کو مین اس خوشحالی اور سرسبزی کی مبارکباد دیتا ہون جو اتنے سال کے خطرات اور مہمون کے بعد حاصل ہوئی ہی اور وعدہ کرتا ہون کہ مین اُن بداندیشون کی زبان بند کرنے مین ہرگز تساہل نہ کرونگا جو آپ کی دولت کو ایسے ذریعے سے منسوب کرتے ہین جس سے اُسکا حاصل ہونا قرین قیاس نہین ہی۔

اولیفنٹ نے شکریہ ادا کیا - بعد ازان مسٹر رابرٹسن اور میجر لمبٹن رخصت ہوئے اُنکو گئے ہوئے بہت منٹ نہ گذرے تھے کہ ایک چھوکرے نے داخل ہو کہ میجر لی کی اطلاع کی -

جنرل اولیفنٹ نے ہمارے ہیرو کا نہایت تپاک سے خیر مقدم کرکے کہا "او مسٹر لارنس آخر کار تم مجھسے ملنے کو آئے ہین تمھاری ترقی کی تمکو مبارکباد دیتا ہون مین نے چند ہفتہ ہوئے تمھاری ترقی کا حال سُنا تھا یقین مانو کہ مجکو اس سے بہت خوشی ہوئی - مین تو تمکو اپنی خوشنودی لکھنے والا تھا مگر ہر روز انتظار رہتا تھا کہ تم خود آتے ہو گے ہمنے تمسے ڈچز آف پورٹس موتھ کے دوسرے جلسے کے وقت سے ملاقات نہین ہوئی"

لارنس نے بھی نہایت گرمجوشی سے جواب دیا "جنرل اولیفنٹ تم یہ خیال نہ کرنا کہ مین اُن عنایتون کو بھول گیا ہون جو تمنے مس رمبالڈ کی بابت کی ہین (یہان پر ایک قسم کی غمگینی کے آثار میجر لی کے چہرے پر نمودار ہوئے) نہ اُس اظہار دوستی کو مین نے فراموش کیا ہی جو تمنے اُس رات کو کیا تھا جب ہم پچھلی مرتبہ محل مین ملے تھے نہین - مجکو اکثر تمھارا خیال رہا میرا ارادہ خط لکھنے کا تھا مگر مجکو بذات خاص شرف ملازمت حاصل کرنے کی اُمید تھی لیکن اتفاقات کی وجہ سے مین آج سے پیشتر ایسا نہ کرسکا مین ہرٹ فورڈ مین اپنی رجمنٹ مین حاضر تھا

اور میرے دل کو فی الجملہ پریشانی تھی "

جنرل اولیفنٹ - (نہایت دوستانہ انداز سے) "پیارے لارنس بیٹھ جاؤ اور مجھسے اپنے درد دکھ کا حال کہو - یقین مانو کہ مجھسے زیادہ دنیا مین تمھارا کوئی ہمدرد نہین نہ کوئی ایسا شخص ہی جو مجھسے زیادہ تمکو نیک صلاح یا مدد تمھاری ضرورت کے وقت دیگا "

لارنس "بیشک! بیشک! اسی وجہ سے مین اسوقت تمھارے پاس آیا ہون - مین تمکو یہ بھی اطلاع دیتا ہون کہ اُس رات کو جب ڈچز آف پورٹس موتھ نے دوسرا جلسہ کیا تھا تو سر ہکٹر گریہم نے مجکو علی الصباح لندن چھوڑنے اور رجمنٹ کو جلد جانے کا حکم دیا تھا - مین نے تعمیل حکم کی مگر میرے ہرٹ فورڈ پہونچنے کے چند گھنٹے بعد سر ہکٹر گریہم کے ایک قاصد نے ایک رقعہ پہونچایا جسکا یہ مضمون تھا کہ تمکو حراست سے رہائی دی گئی اور میری یہ خواہش ہی کہ ہم تم آیندہ کے لیے صفائی کرکے اچھے دوست ہو جایئن - مجکو خوب معلوم ہی کہ سر ہکٹر گریہم نے ضرور بادشاہ کے حکم سے ایسا کیا ہوگا کیونکہ بادشاہ نے اُس جلسہ کی رات مین مجھپر عنایت کرنے کا وعدہ کیا تھا پس مجکو معلوم تھا کہ کرنیل گریہم کا میرے ساتھ دفعۃً برتاؤ تبدیل کرنا بالادست کے دباؤ کی وجہ سے تھا نہ از خود - بہرحال مین نے اپنی رہائی سے متمتع ہوکر فوراً لندن کا راستہ لیا اور اپنے چچا سر ولیم بریڈ سے ایک ایسے امر کی بابت ملاقات کرنے کی فکر کی جو میری مسرت کے متعلق تھی -

جنرل اولیفنٹ "مین سمجھا تمنے اپنی عادت کے موافق سر ولیم برینڈ سے اُس عزت دار محبت کا ذکر کیا جو تمکو مس ربیا لڈ سے ہی؟ - تمکو اپنے چچا کا جواب بتانے کی ضرورت نہین - مجکو تمھارے بشرے سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے انکار کیا "

لارنس "پہلے تو میرے چچا نے انکار کیا - سر ولیم برینڈ نے میری باتین توجہ سے سنین بلکہ مہربانی سے کیونکہ وہ میرے اوپر ہمیشہ عطوفت بزرگانہ رکھتے ہین مگر جب مین اپنی گفتگو ختم کرچکا تو انھون نے کہا کہ گو انکاری جواب دینا مجکو نہایت گران ہی تاہم مجکو ایسا ہی جواب دینا لازم ہی مین نے اُسنے بہت

خوشامد کی کہ اپنی رائے کو تبدیل کرین یا اقل مرتبہ اسپر غور کر لین اور مجکو یا بوسی اور نا فرمانی پر مجبور نہ کرین - مین نے یہ بھی کہہ دیا کہ مین نے مس رسبالڈ سے اپنی محبت کا اقرار کیا ہی اور مس رسبالڈ بھی مجکو چاہتی ہی اور اُسکے والدین کو بھی ہمارا عقد منظور ہی بشرطیکہ میرا چچا بھی راضی ہو - سر ولیم برنیڈ پر ظاہرا اسکا اثر ہوا حالانکہ اُنکا سمجھنا ذرا مشکل بات ہی کیونکہ اُنکا برتاو بہت رکاوٹ کا ہی اور مزاج مین بہت سکوت اور اطمینان ہی اور شاذ کسی قسم کا جوش ظاہر ہوتا ہی اُنھون نے غور کیا اور دن بھر مین جواب دیا وہ جواب یہ تھا کہ تم فوراً اپنی رجمنٹ کو چلے جاؤ اور دو تین مہینے تک مس رسبالڈ کے دیکھنے کی کوشش نہ کرو اور حتی الامکان اپنے اس عشق کو روکو اور اگر کچھ عرصے کے بعد تم اپنے عشق کو دور نہ کر سکو تو مین اس بارے مین پھر غور کرونگا - مین نے انکا شکریہ ادا کیا کیونکہ اسمین مجکو امید کی گنجایش تھی مگر مین نے اُنسے کہہ دیا کہ مین اپنا دل مس رسبالڈ کو دیچکا اور اب واپس نہین لے سکتا اور خوب سمجھ بوجھ کر اسکو اپنی معشوق قرار دیچکا ہون اور بطور معزز شخص کے اپنے قول سے پھر نہین سکتا حتی کہ اگر میری محبت اُس سے کم مستحکم ہو جتنی مین محسوس کرتا ہون "

جنرل اڈ لیفنٹ "تمنے خوب کہا - مین یقین کرتا ہون کہ تمنے اپنے چچا کے حکم کی فوراً تعمیل کی اور رجمنٹ کو واپس گئے ؟ "

لارنس "ہان - مین نے ایسا ہی کیا - مین راستہ مین بھی رائی ہوس مین نہ ٹھہرا مگر مین نے ہرٹ فورڈ سے کرنیل رسبالڈ اور روتھ کو خط لکھا اور اسمین سب حال اپنی اور اپنے چچا کی گفتگو کا قلمبند کیا اور یہ اُمید ظاہر کی کہ شاید وہ بالآخر راضی ہو جائے اسکے تھوڑے عرصے کے بعد مجکو میجر کے درجے پر ترقی ملی اور چونکہ سر ہکٹر گریہم ان زخمون کی وجہ سے جو اُسنے بھوڈگی سے تمھارے ساتھ جنگ منفردہ مین کھائے تھے لندن مین رہا - رجمنٹ کی کمان مجکو ملی اسی وجہ سے مین ہرٹ فورڈ سے جنبش نہ کر سکا اور آپ کے سلام کے لیے حاضر نہو سکا کئی ہفتے گذر گئے اور میرے پاس کئی خط روتھ کے اور دو تین اسکے باپ کے آئے اُنسے مجکو معلوم ہوا کہ میرا چچا سر ولیم برنیڈ اکثر رائی ہوس کو جاتا ہی اور روتھ کی طرف

زیادہ التفات کرتا ہی اکثر اس سے باتین کرتا رہتا ہی اور حتی المقدور اُسکے مزاج اور لیاقت کو دیکھتا ہی - پہلے تو مین نے خیال کیا کہ میرے چچا کے سے محتاط شخص کے لیے ایسا برتاؤ بہت قرین قیاس ہی تاکہ وہ اس بات کا یقین کرے کہ نوجوان لیڈی جسکو اُسکا بھتیجا اپنی زوجہ بنانا چاہتا ہی اُسکی بہو ہونے کے لائق ہی یا نہین مگر آخر کار دو یا تین ہفتے ہوئے مجکو مس رمبالڈ کے خط مین ایسی باتین نظر آنے لگین جنسے میرے دل مین بےچینی پیدا ہوئی اُسنے لکھا کہ سر ولیم برینڈ کو میری طرف نہایت التفات ہی اور یہ التفات ایسا ہی کہ مجکو پسند نہین تاہم مین نے اُس شبہہ کو دبایا جو میرے دل مین پیدا ہوا اور مین نے اپنے تئین اپنے چچا کو رقیب خیال کرنے پر الزام لگایا - مین نے اپنے آپ سوال کیا کہ کیا یہ بات قرین قیاس ہی کہ میرا چچا اس سن مین جو ساٹھ سال کے قریب ہی اور گو وہ رنڈوا ہی ایک نوخیز دُلھن بہم پہونچانے کی فکر کریگا؟ یا یہ ہوسکتا ہی کہ وہ اپنے خیالات کو دبا کر اور میری غمگینی کو مکمل کرکے ایسے خاندان سے سلسلہ مناکحت پیدا کریگا جو کرامول کے وقت سے ریپبلکن (جمہوریہ) مشہور ہی؟ ان دلیلون سے مین نے اپنے شکوک کو دبایا اور اندیشون کو روکا -

یہان پر لارنس پی پریشان ہوکر چپ ہوگیا اور جنرل ادیلفنٹ نے کچھ کلمات تسلی و تشفی کے کہے اور کہا "اب مین سمجھا تو اِن شکوک اور اندیشون کی تصدیق ہوئی ہی"

میجر پی "ہان - انکی تصدیق ہوئی - ایک ہفتہ ہوا مین نے اپنے چچا کو خط لکھا تھا اور یاد دلایا تھا کہ جب اُنھون نے مجکو اپنی رجمنٹ مین شریک ہونے کا حکم دیا تھا تو اُسوقت سے بہت عرصہ گذر گیا ہی اور مین نے انکے حکم کی پوری تعمیل کی اور رائی ہوس جانے سے احتراز کیا - مین نے یہ بھی لکھا کہ مجکو مس رمبالڈ سے ویسا ہی تعشق ہی جیسا پہلے تھا اور التجا کی کہ میرا نکاح اُسکے ساتھ ہونے کی اجازت دیجیے اُنھون نے یہ مختصر سا جواب دیا کہ چند روز مین مین اپنی رائے سے اطلاع دونگا کہ جب تک میری رائے کا اظہار ہو ہرٹ فورڈ مین رہو - سر ولیم برینڈ کے خط سے مجکو نہایت پریشانی ہوئی

اسکی عبارت سخت تھی اور اسمین وہ مہربانی نہ تھی جیسی انکے خطوط مین ہوا کرتی تھی - اُسی وقت میرے پاس ایک رقعہ رد تھ کا پہونچا جسمین صاف صاف اشارہ اُن توجہات کی طرف تھا جو میرا چچا اُسکی طرف کرتا تھا - تین چار روز تک مین نہایت شش و پنج مین رہا آخرکار میرے چچا کا جواب آیا - وہ کل رات کو پہونچا خوا اشمندی سے تھرتھراتے ہوئے لفافہ مین نے چاک کیا اُسمین انکار لکھا تھا مضمون خط مختصر - حاکمانہ - اور قطعی تھا - اُسمین لکھا تھا کہ مس ربہا الڈ کا خیال چھوڑ دو اور اپنی رجمنٹ مین رہو اور اپنی سخت ناخوشی کی دھمکی تھی اور ذکر تھا کہ اگر تمنے عدول حکمی کی تو عاق کر دیے جاؤ گے اسمین مختصر طور پر وہ احسانات بھی درج تھے جو میرے چچا نے مجھپر کیے تھے اور یہ کہ مجکو انھون نے کس درجے پر پہونچا دیا ہے اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر تم مجکو ناخوش کر دگے تو مین اپنی جائداد کسی اور کو وصیتا دیدونگا اس خط سے میرا دل پاش پاش ہو گیا تاہم مین نے ایک لمحہ مین اپنی راے قائم کرلی گو یہ خیال کرنا نہایت دردناک تھا کہ مین اُن سب عنایات کا کفران نعمت کرنے والا سمجھا جاؤنگا جو میرے چچا نے مجھپر کی ہین - تاہم مجکو یہ سب کرنا گوارا تھا مگر اپنی پیاری روتھ سے بیوفائی منظور نہ تھی - علاوہ برین مین نے خیال کیا کہ مجکو ایسے اہم معاملے مین جیسا کہ معاملہ نکاح ہے اپنی مسرت کے لحاظ رکھنے کا پورا استحقاق ہے اور یہ ثابت ہو کہ میرا چچا دغا بازی کرکے خود روتھ کے ساتھ شادی کرنے کی فکر مین ہے تو مجکو اُسکی عدول حکمی پر تاسف کرنے کی ضرورت نہین - رہی اسکی دولت اور جائداد وہ بمقابل روتھ کی دلفریب محبت کے میرے کس کام کی ہے ؟ - واللہ کچھ نہین - اس لائق بھی نہین کہ ایک لمحہ کے لیے اُسپر خیال کیا جاے ! - گو میجر کی تنخواہ سے میری دولتمندی نہین ہو سکتی تاہم اُس سے آسودہ حالی ممکن ہے اور یہ سر ولیم بریند مجھسے نہین چھین سکتا - اپنے چچا کا خط جو کل رات کو آیا تھا پڑھکر مین نے اُس طرح بحث کی ؎

جنرل اولیفنٹ " تمھاری بحث درست اور شریفانہ تھی رہی تمھاری

مالی حالت ——"

لارنس - (دردناکی سے) "اوہ! یہ خیال مجکو تکلیف دہ نہین ہی اگر مین غریب سے غریب ہوتا تو روتھ میرے افلاس مین شریک حال ہونے سے انکار کرتی! جو کچھ تنخواہ مجکو ملتی ہی گو وہ محدود ہی دو کے واسطے ویسی ہی کافی ہی جیسی ایک کے لیے - نہین - نہین یہ بات نہین ہی جو مجکو تکلیف دے رہی ہی بلکہ اسی وقت رات کو جب میرے چچا کا خط پہونچا ایک اور خط بھی آیا جو یہ ہی دیکھو!"

یہ کہکر لارنس لی نے ایک خط نکالا اور جنرل اولیفنٹ کو دیا جسکا مضمون یہ تھا -

رائی ہوس کاسل ہرٹ فورڈ شائر
۲۲ - ستمبر ۱۶۸۲ء

میرے پیارے ہیجرلی -

مین نہایت رنج والم مین بیٹھا ہون اور مجکو نہایت کبیدگی ہی کہ مجکو تمھین چند واقعات کی اطلاع دینا ہی جنکو تم بیجا یا سمجھو گے - مین انکو بغیر کسی غیر ضروری تمہید کے یاد دلاتا ہون کہ میرا روزگار بطور بوزہ گر کے گو بڑا ہی تاہم اسمین اب تک بہت کم فائدہ ہوا ہی اور مجکو وقتاً فوقتاً مجبور ہوکر چند رقوم قرض لینا پڑی ہین - کچھ عرصہ ہوا مین نے مسٹر پارٹرج لندن کے ایک اٹرنی سے دو ہزار پونڈ قرض لیے تھے اور اُسکی ضمانت مین اپنی کل جائداد رہن کردی تھی اور دستاویز مین یہ شرط تھی کہ قرضہ ایک خاص تاریخ پر ادا ہو جاے تو دائن کو جائداد کے قرق کرنے کا اختیار ہوگا تین مہینے ہوئے مجکو اول ہی مرتبہ یہ بات معلوم ہوئی کہ مسٹر پارٹرج اصل دائن نہ تھا جیسا مین خیال کرتا تھا بلکہ سر ولیم برینڈ کا کارپرداز تھا بہرحال تمھارے چچا نے مجکو ہر طرح کی اُمید دی کہ اگر قرضہ کے ادا ہونے مین دقت ہو تو وہ اسپر زیادہ اصرار نہ کرینگے اور مجکو کافی و وافی مہلت دینگے چنانچہ اسکا ذکر مین نے اُسی وقت تمسے کیا تھا اور یہ وہ دن تھا جب تمنے نہایت جوانمردی سے

میری لڑکی کو کرنیل گریہم کی گستاخیون سے بچایا یہ مراتب مین تمکو یاد دلانے کی نظر سے لکھتا ہون "

تم جانتے ہو کہ سر ولیم برنیڈ پچھلے تین مہینے مین اکثر رائی ہوس مین آیا کیا اسکا ذکر مین نے اکثر تمکو خطوط مین لکھا ہی اور روتھ نے بھی اپنی چھٹیون مین اسکا تذکرہ کیا ہی مین اس خیال مین تھا کہ تمھارا چچا تمھاری نسبت منظور کرنے سے قبل میری بیٹی کا انداز ومزاج دیکھنے کے لیے آیا کرتا ہی۔ دو ہفتہ یا عشرہ سے مجکو شبہہ پیدا ہوا کہ اسکا اور کچھ ارادہ ہو۔ مجکو خوف پیدا ہوا اور مین نے اسکی نگرانی شروع کی اور مین نے دیکھا کہ اسکی توجہ روتھ کی طرف اس قسم کی ہی جس سے میرے شکوک اور بھی ترقی پذیر ہوئے۔ کیا یہ کہنے کی ضرورت ہی کہ اُسکے التفات کو روتھ نے نہایت ناپسند کیا؟۔ تاہم وہ اُنکو کیونکر نامنظور کر سکتی تھی؟۔ وہ بغیر اس امر کے تیقن کیے ہوئے کہ سر ولیم برنیڈ کا فی الواقع ایسا ہی بیہودہ ارادہ ہی کیونکر اپنی ناخوشی ظاہر کر سکتی تھی؟

آخر کار سر ولیم برنیڈ کھلا۔ آج شام کو وہ رائی ہوس مین آیا اور مجھسے تخلیہ مین گفتگو کی اُسنے مجھسے کہا کہ مین تمھاری لڑکی کو بے پروائی سے نہین دیکھتا اور مین اُسکو اپنی دُلھن بنانا چاہتا ہون۔ مین نے اُسکو اُسکے مکار برتاؤ پر سخت ملامت کی اور اس سے صاف صاف کہہ دیا کہ یہ نہایت بیجا حرکت ہی کہ تم اپنے بھتیجے کی جگہ لینا چاہتے ہو جسکی تمنے حوصلہ اور اُمید دلانے سے کم و بیش پشت پناہی کی ہی۔ سر ولیم برنیڈ سخت سکوت کے ساتھ سُنتا رہا اور جب مین اپنی بات ختم کر چکا تو اُسنے خاموشی اور استقلال سے مجکو یاد دلایا کہ اس مہینے کی ۱۲ تاریخ کو یعنی پرسون بارہ کی سوگری پڑے پر تمکو میرے دو ہزار پونڈ مع بقایا سود کے ادا کرنا ہی۔ اُسنے یہ بھی کہا کہ تم اگر اپنی لڑکی کا میرے ساتھ نکاح کر دینے پر راضی نہو گے تو مین اپنا روپیہ وصول کر لونگا مین نے اس سے بہت عرض و معروض کی اور کہا کہ میرے پاس روپیہ نہین ہی نہ اسکا عشر عشیر میرے اختیار مین ہی مین ایسی بیرحمی اور سفاکی سے اپنی دختر کو تصدق نہین کر سکتا جو کچھ تمھارے جی مین آئے کرو۔ مجکو فقیر ہوجانا

اور اپنی زوجہ اور دختر کو مصیبت مین دیکھنا گوارا ہی مگر تمھاری ظالمانہ تجویز منظور نہین ہوا پیر اُسنے کہا کہ ۲۴ - تاریخ کو ٹھیک دوپہر کے وقت مین ہائی ہوس کو آونگا اور مسٹر ایڈمنی بارٹریج اور عالمان قانون قرقی کرینگے اور تمکو اور تمھارے گھروالون کو بیدخل کردینگے کیونکہ سرخط مکان کا بطور ضمانت مزید کے بارٹریج کے قبضہ مین ہی"

میرے پیارے ہیجرلی مین ان واقعات کی تمکو اطلاع دینا ضروری سمجھتا ہون روتھ اور مسٹر رمبالڈ اور میری بہن - ان سب حالات سے واقف ہین جب سر ولیم برنیڈ چلا گیا مین نے یہ حال اُن لوگون سے جنکا تعلق ہی کہا سب لوگ نہایت ہی پریشان ہین اور اُنھون نے اپنے تیئن تقدیر الٓہی پر چھوڑ دیا ہی چنانچہ مین نے روتھ سے بھی سر ولیم برنیڈ کے پاجی پن کا حال کہہ دیا ہی اور اسکو یقین دلایا ہی کہ مین کسی طرح اسکی اس نفس پرستی کے خیال کو پسند نہین کرتا - تمھارا چچا چاہے جو کچھ کرے مین اب اس سے بحث نہ کرونگا - منت و سماجت کا کیا ذکر ہی - پس غالب ہی کہ پرسون ہم سب ہائی ہوس کو چھوڑ دینگے اور لندن کو چلے جائینگے وہان سے مین تمکو پھر خط لکھونگا"

"تمھارا دوست رچرڈ رمبالڈ"

جنرل اولیفنٹ نے خط پڑھنے کے بعد کہا " مجکو نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ تم مجھسے صلاح لینے آئے ہو - ذرا ٹھہر و اور کچھ اندیشہ نہ کرو"

لارنس " نہین - نہین - مین ٹھہر نہین سکتا مجکو فوراً ہائی ہوس کو جانا ہی مین ضرور ہرٹ فورڈشایر کو واپس جاؤنگا اور کرنیل رمبالڈ کے خط کا جواب بذات خود دونگا ! اب مجکو اُن لوگون کے لیے مکان تلاش کرنا ہی جنکو میرا ظالم چچا کل صبح کو بے خانمان کردیگا"

اولیفنٹ - (مہربانی کے لہجہ سے) " اچھا تو جاؤ - فوراً چلے جاؤ - مگر مین پھر کہتا ہون کچھ اندیشہ نہ کرو"

باب ۳۷

۲۴ - ستمبر

دوسرے روز یعنی ۲۴ - ستمبر کو دوپہر کے قریب تین چار بدقوارہ شخص گنگس آرمس کے شراب خانے مین جورائی ہوس کے متصل تھا پیادہ پا پہونچے اور انھون نے عمارت مذکور کے سامنے بنچ پر بیٹھ کر کھانا طلب کیا - شیپرڈ مالک سرا کو جو اُنمین سے ایک کو پہچانتا تھا کہ وہ کاونٹی - (صوبہ) کے شرف - (ناظر) کا ایک اہلکار ہی فوراً شبہہ ہوا کہ اسکے پڑوسی کرنیل رمبالڈ کی خیر نہین ہی کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ رمبالڈ کو اُسکے کاروبار مین کسی طرح سرسبزی نہین ہی - پس وہ اُن لوگون کو طعام مطلوبہ دیکر رمبالڈ کو اُنکے آنے کی اطلاع دینے کے لیے جھپٹا - رمبالڈ یہ سنکر کہ شیپرڈ اُس سے کچھ کہنا چاہتا ہی فوراً اپنے کمرے سے نکل آیا اور یہ حال معلوم کرکے اُسنے اپنے خیر اندیش مخبر کی تکلیف اور ہمدردی کا شکریہ ادا کیا

شیپرڈ - تکلیف اور ہمدردی ! - مین تمھارے واسطے تکلیف نہ گوارا کرونگا تو پھر کسکے واسطے تکلیف اُٹھاؤنگا درحالیکہ مین تمھارے نام کی عزت کرتا ہون اور تمھارے پالیٹکس کے ہمخیال ہون ؟ - رہی ہمدردی وہ مین تمسے عمدہ پڑوسی کے سوا اور کس سے کرونگا ؟ - اب غرض یہ ہی کہ میری زوجہ کے پاس کچھ قلیل اندوختہ ہی اگر وہ کسی لائق ہو تو ——

رمبالڈ - (بات کاٹکر) - میرے اچھے دوست مین پھر تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون مگر مشکل تو یہ ہی کہ جو روپیہ مجکو ادا کرنا ہی اُسکی تعداد بہت زیادہ ہی اور اسکے لیے قلیل اندوختہ ایسا ہوگا جیسے سمندر کے لیے قطرہ - علاوہ برین اگر مین تمھارا روپیہ لون تو یہ صاف بے ایمانی ہوگی کیونکہ خدا جانتا ہی کہ مین اسکو ادا نہ کرسکونگا !"

شیپرڈ - پھر کیا کرنا چاہیے ؟ - کیا تم اپنے تئین ان درجن قدآور بونہ گر نہ سمجھوگے کہ ان بدمعاشون کو دریا مین ڈبو دین ؟ "

رمبالڈ "نہین - کچھ زبردستی نہ کرنا چاہیے ورنہ مین اور زیادہ دقتون مین پھنسونگا - عاملان قانون کو اپنی طرفداری شاہی کی عداوت میرے پورٹن نفس پر نکالنے کا موقع ملیگا - مگر مین نے اُمید بالکل ساقط نہین کر دی ہی گو مین اسوقت نہین بتا سکتا کہ وہ کیا ہی اور نہ مین اُسکو خود ٹھیک طور پر سمجھتا ہون یا یون کہنا چاہیے کہ مجکو نہین معلوم کہ کونسے ذریعے اپنے اور اپنے خاندان کے بچانے اور دشمنون کو سرگردان کرنے کے لیے کام مین لانا چاہیے مگر یہ امر یقینی ہی کہ میرے دل مین اُمید موجود ہی اور تھوڑی دیر مین بلکہ شاید ابھی وقت یہ معلوم ہو جائیگا کہ وہ اُمید پوری ہوگی یا نہین "

اسپر شیرڈ اپنی سرا کو واپس گیا مگر بظاہر وہ نہایت تامل کے ساتھ کرنیل سے جدا ہوا اُسکا دل بے اختیار اس طرف مائل تھا کہ شرف کے اہلکار اور اُسکے پیادون کو دریا کے لیا مین خوب غوطہ دے۔

کرنیل رمبالڈ اپنے کمرے کو واپس گیا جہان لارنس مع رودتھ اور اُسکی مان کے بیٹھا تھا - وہ پچھلے روز شام کو رائی ہوس مین پہونچا تھا اور اُسنے اُس تمام گفتگو کا تذکرہ کیا جو اُس سے اور جنرل اولیفنٹ سے ہوئی تھی اُسنے یہ بھی کہا کہ جنرل اولیفنٹ نہایت ہی شریف باطن اور ذی حوصلہ شخص ہی اور اُسنے کرنیل اور اُسکے گھر والون کو یقین دلایا کہ جنرل کی طرف سے ہر طرح کی اُمید ہی لارنس رات بھر رائی ہوس مین رہا تھا - اور اب اس غرض سے مقیم تھا کہ اپنے چچا کا سامنا کرے اور دیکھے کہ اونٹ کس کل بیٹھتا ہی اگر اُسکو روپیہ بہم پہونچانے کا ذریعہ حاصل ہوتا تو وہ اُسکے بہم پہونچانے کے لیے نہایت خوشی سے ہر طرح کی نفس کشی کرتا مگر ایسا کوئی ذریعہ موجود نہ تھا - کہ وہ اپنی نوکری بھی بیچتا - (جو ناممکن تھا) تو بھی اُس سے کافی روپیہ حاصل نہوتا اسی وجہ سے اُسنے اولیفنٹ کا خیال کیا اور یقین کیا کہ جنرل اولیفنٹ اس بارے مین کچھ سبیل کریگا مگر بارہ بجے کا وقت قریب تھا اور اولیفنٹ نہ آیا نہ اُسنے آدمی بھیجا -

ناظرین کو اس امر کی اطلاع دینے کی بہت کم ضرورت ہی کہ تقریباً

تین مہینے کی جدائی کے بعد لارنس اور روتھ کی ملاقات نہایت محبتانہ تھی خصوصًا
ان جدید اور دردناک حالات کی وجہ سے جو حال مین وقوع پذیر ہوئے تھے۔
لارنس لی نے روتھ کے کان مین شد و مد سے اپنے عشق کے نہ کم ہونے کا اقرار کیا
اور یہ ایسی بات تھی جسکو کوئی دوشیزہ بغیر دل کی مسرت اور چہرہ کی رنگت
کے نہ سُنتی تاہم روتھ نہایت غمگین تھی نہ محض اپنے کنبہ کے خیال سے بلکہ
لارنس کے لحاظ سے بھی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ لارنس اور اُسکے چچا کے درمیان
علانیہ جھگڑا ہونے والا ہی اور اُسکے ساتھ وفاداری کرنے کی وجہ سے اُسکی
تمام سربسبزی کی اُمیدین جو اُسکے چچا کے اختیار مین ہین ساقط ہوجائینگی
پھر ہمارے ہیرو نے روتھ سے بھی اُن تمام باتون کا اعادہ کیا جو اُسنے
او لیفنٹ سے کہی تھین اور اس سے کہا کہ مین تمھاری محبت کے خزانے کو اُس
تمام زرِ سُرخ اور لمبے چوڑے علاقہ پر ترجیح دیتا ہون جسکی نسبت میرے چچا کو
وصیت کرنے کا اختیار ہی اور اقرار کیا کہ مین اپنی بقیہ عمر تمھارے ساتھ افلاس مین
بسر کرنا بہ نسبت اسکے کہ اُس روپیے سے رنگ رلیان کرون جو تمسے جدا
ہونے کی وجہ سے حاصل ہونا پسند کرونگا۔ مگر اس نفس کشی کا اُسکو عوض
اُس گرم دلگداز نگاہ سے ملگیا جو روتھ نے اپنی گہری نیلی آنکھون سے اُسپر
ڈالی اور نیز اُسکے نازک ہاتھ کے نرم دباؤ سے جو اُسکے ہاتھ مین تھا پھر جب
اُسنے جوش عشق سے اُسکے ناز و کرشمہ کو دیکھا۔ اور اُسکی سیاہی مائل بھوری
زلفون کو اُسکے خوشنما شانون پر لہراتے ہوئے نظارہ کیا اور اُسکی آنکھون کو
جو نیکی اور پاکدامنی کے نور سے معمور تھین مشاہدہ کیا تو اُسکو معلوم ہوا کہ ایسی
عورت کے لیے جسکا حسن بے پایان اور جسکی نیکی یقینی ہی اور جسکا دل مجھسے
ملا ہی کوئی نفس کشی بڑی نہین ہی۔
سر رینلڈ رمبالڈ نے بھی مردانہ وار صفائی سے لارنس سے کہا کہ اب
میری زندگی کا نہایت نازک موقع آگیا ہی اور تمھارا اپنے چچا اور روتھ کے
درمیان فیصلہ کرنا گویا تمول اور عسرت کے درمیان انتخاب کرنا ہی
اُسنے یہ بھی کہا کہ اگر بحالت موجودہ تم مناسب اور مصلحت وقت سمجھو تو روتھ

کے ساتھ جو اقرار نکاح کیا ہی اُس سے دست بردار ہوجاؤ مین کسی طرح پر تمکو وعدہ خلاف یا بے عزت شخص نہ سمجھونگا چہ جائیکہ اس سبب سے تمسے کینہ رکھون مگر ہمارے ہیرو نے فوراً کرنیل رمبالڈ کی بات کاٹ دی اور اس بارے مین غور کرنے کے مجرد خیال کو نفرت سے دیکھا اور نہایت سنجیدگی سے کہا کہ جمعیتؔ دل کے افلاس اُس دولت کی نسبت قابل ترجیح ہی جو بغیر اُسکے ہو۔

اب ہم اپنے قصہ کا سلسلہ اُس جگہ سے پھر شروع کرتے ہین جب بلز کے وقت رمبالڈ شیر ڈسرا والے سے چند ساعت باتین کرکے اور یہ کہکر اپنے کمرے کو لوٹا تھا کہ ناظر کے اہلکار بڑہ وس مین پہونچ گئے ہین (جس سے روتھ اور اُسکی ماں گھبرا گئین)۔ اُسنے ہمارے ہیرو سے کہا۔ "پیارے لارنس یہ وقت مناسب ہی کہ مین تمھاری ملاقات اپنے خاندان کے ایک شخص سے کرادُن جسکا ذکر کرتے ہوئے تمنے مجکو ایک یا دو مرتبہ سُنا ہوگا مگر جسکو تمنے اب تک نہین دیکھا ہی میرا مطلب اپنی بہن مس رمبالڈ سے ہی تم جانتے ہو کہ وہ بہت خستہ حال ہی۔ مین تمسے کنایۃً کہہ چکا ہون کہ اُسنے اپنی زندگی مین بہت سی مصیبتین جھیلی ہین اور ماہ جون گزشتہ سے جب سے وہ ہمارے یہان آلئی ہی وہ شاذ و نادر اپنے کمرے سے باہر نکلی ہی۔ روتھ تم اپنی پھوپھی کے پاس جاؤ اور اُنکو بلا لاؤ۔ بیچری کا حال جو کچھ مین نے اُس سے کہا ہی اُسکی وجہ سے وہ اُنسے شناسائی پیدا کرنا چاہتی ہی"

روتھ کمرے سے جانے والی ہی تھی کہ ایک نوکر نے آکر اطلاع کی کہ۔ "سر ولیم برینڈ مع مسٹر پارٹرج کے ابھی آیا ہی"

کرنیل گریہم کے مُنھ سے صرف "اوہ!" کا لفظ نکلا جس سے معلوم ہوا کہ وہ سمجھتا ہی کہ اُسکی قسمت کا نازک وقت پہونچ گیا۔ اُسنے کہا "روتھ اسوقت اپنی پھوپھی کو تکلیف نہ دو۔ بیچری جونکہ تمھاری خواہش ہی کہ تم میری اور اپنے چچا کی ملاقات کے وقت موجود ہو۔ چلو ہم تم دفتر کے کمرے مین چلین (نوکر سے)۔ سر ولیم برینڈ اور مسٹر پارٹرج کو محافظ کے کمرے مین لے آؤ"

روتھ محبت آمیز بزدلی سے درحالیکہ نور عشق غم والم کی بدلی سے جو اُسکے چہرے پر چھائی ہوئی تھی چمک رہا تھا۔لارنس کے پاس آئی اور اپنا ہاتھ اُسکے بازو پر نزاکت سے رکھکر۔دھیمی آواز سے کہنے لگی "تم ایک بڑے دردناک امتحان مین جانیوالے ہو اور وہ میرے واسطے ہی"

ہمارے ہیرو نے اُسکو کھڑکی کی محراب کی طرف لیجاکر کہا "پیاری روتھ مین بغیر خوف وخطر اُس امتحان کو جاتا ہون مگر تم یہ نہ سمجھنا کہ مین اُسکو جانکاہی سمجھتا ہون نہین۔نہین!۔یہ خیال کہ تمھارا عشق میرا ہوگا۔اور تم میرے عقد نکاح مین آجاؤ گی ایسا پُرمسرت ہی کہ اُسکے مقابلہ مین اور خیالات کی کوئی ہستی نہین"

روتھ نے دھیمی گہری آواز سے جو محبت کی ہوا کے ذریعہ سے کان تک پہونچکر دلگداز نغمہ پیدا کرتی ہی کہا "لارنس مین کہتی ہون کہ شکریہ نہین بلکہ میری تمام زندگی کی محبت تمھاری ہوگی مین بھی معاوضہ اُس نفس کشی کا کرسکتی ہون جو تم کرنے والے ہو۔اچھا اب جاؤ میرا باپ تمھارا انتظار مین ہی"

لارنس نے روتھ کے ابرو پر بوسہ دیا یہ بوسہ گویا تعشق کا اقرار تھا جسکے دینے مین روتھ کے والدین کے سامنے بھی اسکو تامل نہوا نہ روتھ نے تصنع کو کام مین لاکر اپنا منھ ہٹایا۔وہ شرماکر روتی ہوئی اپنی مان کی طرف چلی گئی اور لارنس جلدی سے کرنیل رہبالڈ کے پیچھے کمرے سے چلا گیا۔دونون "کمرۂ محافظ" کو چڑھ گئے جواب دفتر کا کمرہ کہلاتا تھا اور پھاٹک کے اوپر تھا اور وہان اُنھون نے سر ولیم برینٹ اور مسٹر پارٹرج کو بیٹھا ہوا پایا پارٹرج ایک مس۔پست قد۔کمینہ صورت خشن ہیئت زرد رنگ شخص تھا جسکی صورت سے بدمعاشی برستی تھی بہیئت مجموعی وہ سر ولیم برینٹ کے سے آقا کے لیے مناسب آلہ تھا۔

سر ولیم اپنے بھتیجے کو رائی ہوس مین پانے کے لیے غیر تیار نہ تھا اور وہان پہونچنے پر یہ معلوم کرکے کہ لارنس مقیم ہی اُسنے لارنس کی ملاقات

آمیز اور متنفر نگاہون کو برداشت کرنے کے لیے ٹھنڈی خشونت اختیار کی مگر لارنس نے بلند پایہ عظمت کے انداز سے اپنے چچا کو مخاطب کرکے خاموشی سے کہا۔ "کیا تم اس بے انصافی کو انجام کو پہونچاؤ گے؟"

سر ولیم برینڈ۔ (نہایت سرد بیحسی سے) "مختصر لفظاظ مین سمجھ لو کہ اگر تم اسوقت اس جگہ سے جہان تمکو مداخلت کرنے کا کوئی استحقاق نہین ہی نہ چلے جاؤ گے تو تم مجھسے کسی بات کی اُمید نہ رکھنا"

لارنس نے نہایت شریفانہ بردباری سے جنمین نفرت آمیز تھی جواب دیا۔ "مین اُن درخشان اُمیدون کے لیے جو چچا جان تم دکھا سکتے ہو اپنے موجودہ کام سے دستکش ہونے پر نفرت کرتا ہون"

سر ولیم برینڈ۔ (چین بجبین ہو کر) "تم مجکو اپنا چچا نہ کہو آج کی تاریخ سے ہم ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہین (مسٹر رمبالڈ کی طرف مخاطب ہو کر) یہ دوپہر کا وقت ہی کہو تمنے کیا رائے قرار دی ہی؟"

رمبالڈ۔ (سینہ پر ہاتھ باندھکر خشن بردباری سے) "جو کچھ تمھارے جی مین آئے کرو اگر مین نان شبینہ کو بھی محتاج ہوتا تو تمھاری شرائط پر اُسکو نہ خریدتا۔ رہی میری دختر مین اُسکو بہ نسبت اسکے کہ تمھارے ساتھ آلٹر کو جائے فاقہ کرتے ہوئے دیکھنا پسند کرونگا"

سر ولیم برینڈ۔ (حاکمانہ لہجہ سے) "مسٹر بارٹرج اپنا کام کرو۔"

بارٹرج مقنن نے آنکھ کو جنبش دیکر گویا یہ خیال کرکے کہ یہ معاملہ اُسکے لیئے فائدہ بخش ہی کہا۔ "مسٹر رمبالڈ مین تمسے اپنے موکل سر ولیم برینڈ کی جانب سے دو ہزار ایک سو بیس پونڈ کا حسب صراحت دستاویز ہذا مطالبہ کرتا ہون" یہ کہکر اُسنے لپٹے ہوئے کاغذون مین سے جو اسکے پاس تھے ایک کاغذ نکالا "کہو تم اس قرضہ کے ادا کرنے کے لیے تیار ہو"

رمبالڈ۔ (استقلال سے) "نہین۔ مین تیار نہین ہون"

لارنس۔ (اپنے دل مین) "خدایا!۔ اولیفنٹ نے کیون ایسا توقف کیا۔ اس غفلت اس خاموشی کے کیا معنی؟"

سر ولیم برنیلڈ۔ مسٹر پارٹرج تین مرتبہ سوال کرو تاکہ مسٹر رمبالڈ کو دونوں باتوں مین سے ایک بات اختیار کرنے کے لیے چند ساعت سوچنے کا موقع مل جائے ''

رمبالڈ۔ (کبیدگی سے) ''مجکو کسی مہلت کی ضرورت نہین ''

پارٹرج ''تاہم مین سوال کو تین بار کہتا ہون لو پہلی مرتبہ یہ ہی کیا تم مطالبہ کا فیصلہ کر سکتے ہو ؟ یا تم میرے موکل کا کہنا مانو گے ؟ ''

رمبالڈ'' نہین ! ''

پارٹرج۔ پھر دوسری مرتبہ مین وہی سوال کرتا ہون ''

رمبالڈ۔'' نہین۔ دس ہزار مرتبہ نہین ! ''

پارٹرج۔ تیسری مرتبہ مین پھر پوچھتا ہون کہ کیا زرقرضہ موجود ہی ؟ ''

دروازے کے باہر سے جو کھلا ہوا چھوڑ دیا گیا تھا بڑے زور سے آواز آئی ''ہان روپیہ موجود ہی '' اور جنرل ادیفنٹ کمرے مین داخل ہوا۔

باب ۳۸

جنرل ادیفنٹ رائی ہوس مین

جیسے ہی جنرل ادیفنٹ اپنی عادت کے موافق ساکت اور مطمئن انداز سے اسطرح داخل ہوا سیجر لی اسکی طرف بڑھا اور اُسنے اُسکا ہاتھ تھام کر اور بہ گرمجوشی سے دبا کر کہا ''جنرل ادیفنٹ مرحبا خوش آمدی ! مین جانتا ہون کہ تم نیک کام کے لیے آئے ہو اور عین وقت پر۔

کرنیل رمبالڈ قیاس سے سمجھا کہ خوش پوشاک اور خوش صورت شخص جو اسطرح بیحابا کمرے مین داخل ہوا ہی اور لارنس لی کے نام لینے سے سر ولیم برنیلڈ اور مسٹر پارٹرج کو بھی معلوم ہوا کہ یہی نامور جنرل ادیفنٹ ہے سر ولیم برنیلڈ کے چہرے پر جو معمولاً کوئی کیفیت ظاہر کرتا تھا ایک خفیف

تحقیر آمیز تبسم نظر آیا کیونکہ وہ کسی طرح خیال نہ کر سکتا تھا کہ جنرل اولیفنٹ اس رقم کثیر کو جو کرنیل رمبالڈ کو دینا ہی اپنی گرہ سے دیگا۔ پست قد وکیل نے گردن اٹھا کر اپنی تیز سانپ کی سی آنکھیں نئے آنے والے پر جمائیں گویا اسکی صورت سے یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ وہ کس غرض سے آیا ہی رہا خود اولیفنٹ اسنے لارنس ہی کے ہاتھ کو گرمجوشی سے دبایا اور کرنیل رمبالڈ کی طرف پھر کر کہا مجھے حاضرین مین سے کسی کے بتانے کی ضرورت نہین ہی کہ مالک رائی ہوس کون ہی مین جانتا ہون کہ تم ہی ہو۔

یہ کہتے ہوئے اسنے سچی سپاہیانہ صفائی خاطر سے اپنا ہاتھ بڑھایا اور رمبالڈ نے بلحاظ جنرل کی فوجی ناموری کے اسکے ہاتھ کو تپاک سے تھام لیا اسکا یہ فعل اس خیال سے نہ تھا کہ وہ بطور دوست کے اسکے آڑے وقت مین کام آنے کے لیے آیا ہی۔ بلکہ اسوقت رمبالڈ اس خوشی مین کہ اس سے دینا کے ایک بڑے نامور برد آزما سے ملاقات ہوئی تھی اپنے ذاتی حالات کو بالکل بھول گیا۔ ناظرین کرنیل رمبالڈ کی اس خوشی کی کیفیت کو بخوبی سمجھ سکتے ہین جب انکو یاد دلایا جائے کہ اولیفنٹ نے سلطنت جمہوری کے قایم کرنے کے لیے ورجینیا کے باغیون کی سرداری کی تھی۔ اس سے بحث نہین کہ یہ بات کہان ہوئی رمبالڈ کے خوش ہونے کے لیے یہی کافی تھا کہ وہ اسکا ہم خیال تھا۔

رمبالڈ سے ہاتھ ملا کر اولیفنٹ نے پھر چارون طرف دیکھا مگر اس مرتبہ کی بہ نسبت جب وہ پہلی مرتبہ کمرے مین داخل ہوا تھا فی الجملہ آہستگی کے ساتھ۔ اسکی نظر چند ساعت کے لیے مقفن سا کی منحوس صورت پر پڑی۔ بعد ازان ذرا دیر تک سر ولیم برینڈ کے چہرے پر جسکے خیالات کا پتہ قیافہ سے نہ چلتا تھا۔ مگر یہ امر کہ جنرل اولیفنٹ سر ولیم کا کچھ حال مثل عامہ خلایق کے قیافہ سے کچھ نہ سمجھ سکا یا یہ بات تھی کہ اسکو ایسے شخص کے سامنے ہونے سے کچھ سخت صدمہ تھا جسنے چاہا ہو کر رہ تھی کی ا بت کھینچے سے ایسی کمینہ اور لائق نفرت چال کی ہم بالفعل نہین کہہ سکتے مگر یہ امر یقینی ہی کہ

جنرل اولیفنٹ جو خود اسکا عادی نہ تھا کہ اپنے اندرونی خیالات کو صورت سے ظاہر کرے ایک ساعت کے لیے فی الواقع متردد سا معلوم ہوا جب اُسکی نظر سر ولیم بریڈ پر پڑی یا اگر اُسکو تذبذب نہیں ہوا تو بہر کیف اُسکے دل مین کوئی سخت خیال پیدا ہوا۔ مگر یہ کیفیت جو اُسکے چہرے سے عیان ہوئی ایسی عارضی تھی کہ وہ فوراً جاتی رہی اور حاضرین نے اُسکو نہ دیکھا۔

جنرل اولیفنٹ۔ (اپنے معمولی مطمئن کشادہ رو اور مہذب انداز سے ایک کرسی پر بیٹھکر) "ہان تو لاؤ اس چھوٹے سے معاملے کو فوراً طے کر دین"

سر ولیم بریڈ۔ (ابرو کو سکوڑکر) "جنرل اولیفنٹ کیا تمھارا یہ مطلب ہی کہ تم اُس قرضے کو ادا کرنا چاہتے ہو جو مجکو کرنیل رسیالڈ سے پانا ہی؟ - یا وہ کلمہ جو تمنے دروازے مین کہا اُس تعداد کثیر کی لاعلمی کی وجہ سے ہی جسکا ذکر میرے وکیل نے کیا تھا؟"

جنرل اولیفنٹ۔ "سر ولیم اپنے وکیل سے کہو کہ ایک مرتبہ تعداد زر مطلوبہ کو پھر بتا دے اور وہ اُسی وقت حاضر کیجائیگی" مگر یہ کہتے ہوئے اُسنے سر ولیم کی طرف اُس سادگی کے انداز سے نہیں دیکھا جیسا مخاطب سے بات کرنے کے وقت اُسکا معمول تھا۔

زرکش یار ٹرج نے جسکو اپنے محنتانہ کی فکر تھی اور اسکی کچھ پروا نہ تھی کہ وہ کس سے لیگا کہا "رقم مطلوبہ دو ہزار ایک سو اکیس پونڈ ہی"

جنرل اولیفنٹ "بہت اچھا! (رسیالڈ کی طرف پھر کر) چونکہ تمنے اُسی نامور پیشہ مین ملازمت کی ہی جس سے مین خود تعلق رکھتا ہون۔ پس مین خیال کرتا ہون کہ تم اس تعداد کا قرضہ مجھسے لینے مین تامل نہ کروگے مدت ادائے قرضہ بیس سال ہوگی اور سود کچھ نہ لیا جائیگا"

رسیالڈ "جنرل اولیفنٹ یہ ظاہر ہی کہ تم ایک احسان کر رہے ہو اور وہ بھی ایسی خوش عنوانی سے جس سے یا بندہ کی شکوری اور زیادہ ہوتی ہی اور احسان بار نہین معلوم ہوتا۔ خلاصہ یہ کہ میرے سے پرانے سپاہی کو تمھارے سے

شخص سے عنایت قبول کرنے مین مسرت اور فخر ہی"

جنرل اولیفنٹ نے اس تعریف کے جواب مین تپاک سے سر کو نیچے کی طرف جنبش دی اور میجر لی کی طرف پھر کر کہا "مہربانی کر کے کھڑکی کھٹکھٹائیے تاکہ میرا چھوکرا حاضر ہو"

چنانچہ لارنس لی کھڑکی کی طرف گیا اور اُسکو کھٹکھٹایا اور دیکھا کہ جنرل کا ایک ملازم دو خوبصورت گھوڑے اُٹھنے والے پُل کے قریب لیے ہوئے کھڑا ہی۔ چھوکرے نے گھوڑون کی لگام ایک موٹے تازے بوزہ گر کو جو قریب کھڑا تھا دیدی اور اپنے گھوڑے کی کاٹھی سے دو تھیلیان نکال کر پھاٹک کی طرف چلا اور چند ساعت مین کمرۂ محافظ مین آکر تھیلیان میز پر رکھدین اور چلا گیا۔

جنرل اولیفنٹ "میجر لی تم اور وکیل دونون شخص زر مطلوبہ شمار کر لو"
یہ کہکر جنرل اولیفنٹ اپنی جگہ سے اُٹھا اور ایک کھڑکی کے پاس کھڑا ہو کر منظر کا نظارہ کرنے لگا لیکن اگر کوئی شخص اسوقت جنرل اولیفنٹ کی صورت دیکھتا تو اُسکو معلوم ہوتا کہ وہ خدا کی طرف دیکھ رہا ہی اور حالت از خود رفتگی مین ہی جو اُسپر بہت کم دیکھنے مین آتی ہی اُسکی پشت حاضرین کمرہ کی طرف تھی جب تک میجر لی اور وکیل روپیہ گنتے رہے وہ اسی حالت سے کھڑا رہا۔ اس وقفہ مین کرنیل رمبالڈ سینہ پر ہاتھ باندھے دیوار کے سہارے سے کھڑا رہا مگر اُسکے خیالات جیسا کہ ناظرین خیال کر سکتے ہین اچھے تھے کیونکہ جنرل اولیفنٹ کے آجانے سے وہ اور اُسکے گھر والے روے زمین پر بے خانمان پھرنے کی زحمت سے بچگئے تھے۔ رہا مسٹر ولیم برنیڈ وہ ایک کرسی پر بیٹھا تھا اور روپیہ کے شمار کی کارروائی کو اسطرح پر دیکھ رہا تھا کہ اُسکے خیالات کا سمجھنا ناممکن تھا اگر قیاس کیا جاوے تو شاید یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہی کہ اُسکی ہوس زر دختر کے پانے کی روپیہ کی محبت سے زیادہ تھی اور شاید اُسکا یہ ارادہ تھا کہ رمبالڈ کی دختر کو زبردستی حاصل کرتا نہ کہ اپنا روپیہ بیباق کراتا۔

غرضکہ زر مطلوبہ تھیلیون کے باقیماندہ روپیہ سے جنمین ہنوز کئی سو روپیہ

باقی تھا علٰحدہ کیا گیا - پارٹرج نے رسید دستخط کر کے حوالہ کی اور معاملہ ختم ہوگیا

سر ولیم برینڈ نے رخصت ہونے کے لیے اُٹھکر اور حاکمانہ انداز سے خطاب کر کے کہا "لارنس میرے ساتھ ہینڈ رہال کو چلو"

میجر لی نے استقلال مگر ادب سے "مین سہ پہر تک آؤنگا مین ایک دو گھنٹہ یہان اور ٹھہرنا چاہتا ہون"

سر ولیم برینڈ - (سختی سے) "چلو - اگر نہین چلنا ہی تو پھر کبھی نہ آنا! ضرور"

لارنس (مناسب عظمت سے) "چچا مجھکو اسطرح تنگ نہ کرو"

سر ولیم برینڈ - (رسبالڈ سے) "جناب مین تمکو خوب سمجھتا ہون یہ میجر لی کو اپنے مکان مین پناہ دینے کے نتیجہ کو سمجھ لینا مگر یہ تمھارے واسطے اور زیادہ خطرناک ہوگا کہ تم اُسکو پھسلا کر اُس سے اپنی لڑکی کی شادی کرو"

رسبالڈ - (مدمغانہ اور درشت سکوت سے) "سر ولیم برینڈ تم میجر لی کے چچا ہو اور اس حیثیت سے چاہے جو کچھ کہو کیونکہ مین تم کو کچھ نقصان نہین پہونچا سکتا مگر کوئی اور زندہ شخص مجھ سے ایسی بات نہین کہہ سکتا ہی"

سر ولیم برینڈ کے ہونٹون پر پھر حقارت آمیز تبسم نمایان ہوا اور وہ بغیر کچھ بولے کمرہ سے چلا گیا - اُسکے پیچھے پیچھے وکیل بھی روپیون کی تھیلی لیے ہوئے رخصت ہوا - جب یہ لوگ نشست سیڑھیان اُتر گئے اور اُنکے پیرون کی آواز سنائی دینا موقوف ہوئی تو اولیفنٹ اُس کھڑکی سے جہان وہ دس یا پندرہ منٹ سے کھڑا تھا لوٹا - ظاہرا یہ معلوم ہوا کہ اُسنے سر ولیم برینڈ لارنس لی اور رسبالڈ کی گفتگو کو نہین سنا یا اگر اُسنے سنا بھی تو اسمین دست اندازی کرنا مناسب نہین سمجھا -

رسبالڈ "جنرل اولیفنٹ مین پھر تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون کہ تمنے نہایت شرافت اور فیاضی سے میرا کام نکالا آؤ اب مین تمکو اُنسے ملاؤن جنکو تمنے روے زمین پر بے خانمان پھرنے سے بچایا ہی"

اولیفنٹ نے سر تسلیم خم کر کے اُسکو منظور کیا اور رسبالڈ راستہ

بتا کر اُسکو کمرۂ نشست مین لیگیا لارنس بھی پیچھے پیچھے ہولیا روتھ اور اُسکی ماں کو معلوم ہو چکا تھا کہ جنرل اڈلیفنٹ آگیا ہی اور یہ بھی خبر ہو گئی تھی کہ سر ولیم برنیڈ اور وکیل چلے گئے ہین اس سے اُنھون نے خیال کیا کہ روپیہ ادا ہو گیا ہے۔ رمبالڈ کو اس بارہ مین کچھ کہنے کی چندان ضرورت نہ تھی اُسکے بشرہ اور لارنس کی صورت سے روتھ اور اُسکی ماں کو معلوم ہو گیا کہ ہمکو جنرل اڈلیفنٹ کو اپنا بچانے والا سمجھنا چاہیئے۔ دونون لیڈیون نے شکریہ کے آنسو بہا کر اپنے مافی الضمیر کو ظاہر کیا مگر جوش اندرونی کیوجہ سے اُنکی آواز گھٹ گئی یہ سین فی الواقع نہایت دردناک تھا۔ جہاندیدہ رمبالڈ کی آنکھ سے بھی بے اختیار آنسو ٹپک پڑے۔

سب نے جنرل اڈلیفنٹ سے اصرار کیا کہ کھانے کے وقت تک وہان ٹھہرے۔ جسکو اُسنے آخرکار منظور کیا۔ بیشتر اُسنے اسوجہ سے تامل کیا تھا کہ اُسکے قیام کی وجہ سے لارنس کو روتھ کی ہم صحبتی کا اسقدر موقع نہ ملیگا جتنا اُسکے لیجی مین ہوگا۔

جنرل نے صاف باطن تبسم سے کہا "مین اس شرط پر ٹھہرتا ہون کہ کھانے کے بعد تم دونون ہم بڈھون کو تنہا چھوڑ دو اور خود ٹہلنے کو چلے جاؤ کیونکہ مجھکو خوب معلوم ہی کہ تمکو ایک دوسرے سے بہت کچھ کہنا ہوگا۔" روتھ کے رخسارون پر شرم و حجاب کی سُرخی آگئی اور لارنس اُسکو ایک کھڑکی کی محراب مین لیگیا کیونکہ دونون اس بات کے خواہشمند تھے کہ دوپہر کے واقعہ کی بابت خوش گپ کرین اور اپنے پرجوش خیالات جنرل اڈلیفنٹ کے برتاؤ کے بابت زبان پر لادین۔

رمبالڈ (جنرل اڈلیفنٹ سے) "مجکو یہ سُننے سے ہنسی آتی ہی کہ تم اپنے تیئن بڈھون مین شمار کرتے ہو ابھی تو تمھاری عمر پوری چالیس سال کی بھی نہو گی تاہم تمنے اسقدر ناموری حاصل کی! میرے واسطے یہ فخر کا دن ہی کہ مجھکو جنرل اڈلیفنٹ سے مصافحہ کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔"

دونون سپاہی معاملات فوجی پر باتین کرنے لگے یہانتک کہ

کھانا چنا گیا روتھ اپنی پھوپھی کے کمرہ کو یہ پوچھنے کے لیے چڑھ گئی کہ وہ بھی اُتریگی
اور جنرل اولیفنٹ اور میجر لی سے ملاقات کیجیگی یا نہین۔
ہنریاٹا نے بحالات موجودہ خیال کیا کہ خاندان کے بچانے والے کا
شکریہ نہ ادا کرنا اور اپنی بھتیجی کے منگیتر سے تعارف نہ کرنا بے موقع ہوگا۔
پس اُسنے کھانے مین شریک ہونے پر رضامندی ظاہر کی اور اب پہلی مرتبہ لارنس
نے ریبالڈ کی بہن کو دیکھا۔ ظاہرا اُسنے ہمارے ہیرو کو نظر تحسین سے دیکھا اور
نہایت گرمجوشی سے اُس سے ملاقات ہونے کی خوشنودی ظاہر کی بیشک
اُسکو بہت مسرت تھی دجہان تک کہ اُسکے پژمردہ اور غمزدہ دل کو خوشی
ہو سکتی تھی) کہ اُسکی قرۃ العین بھتیجی روتھ نے ایسے خوشرو شریف صورت اور
نیک خصال نوجوان سے دل ملایا ہے اور کھانے کے اثنا مین وہ اُسکو بزرگانہ
تحسین اور محبت کی نگاہون سے دیکھتی رہی۔ اُسنے جنرل اولیفنٹ کا بھی مثل
دیگر اشخاص خاندان کے شکریہ ادا کیا اور غالبا یہ سب سے زیادہ خوشی
کا وقت تھا جو بدقسمت ہنریاٹا کو مدتون کے بعد نصیب ہوا تھا۔
کھانے کے بعد وہ اپنے کمرہ کو چلی گئی اور جنرل اولیفنٹ نے لارنس
اور روتھ کو اُن شرائط کی یاد دلائی جو اُسنے کی تھین اور اصرار کیا کہ وہ دونون
گلگشت کے لیے چلے جاوین۔ بعد ازان مسٹر ریبالڈ کے چلے جانے پر اُسنے
کرنیل ریبالڈ سے کہا کہ وہ اُن چند سو روپیون کو بھی اپنے صرف کے لیے لیلے
جو تھیلی مین باقی رہ گئے ہین اور جب ریبالڈ نے اولیفنٹ کی اس مزید
فیاضی پر ردو قدح کی تو اُسنے چالاکی سے عنان تقریر فوجی معاملات کی طرف
پھیردی اور بات کو ٹال دیا۔
ریبالڈ نے تھوڑے سکوت کے بعد جو گفتگو مین واقع ہوا تھا
کہا "جنرل اولیفنٹ مین تم سے یہ پوچھتا ہون کہ کیا بالکل لندن مین قیام
کرنے کا تمھارا ارادہ ہے یا تم اپنی تلوار کو دنیا کے کسی اور حصہ مین کسی اچھے کام
مین استعمال کروگے ؟"
اولیفنٹ "کرنیل ریبالڈ اگر مین اپنی تلوار کو کسی اچھے کام مین استعمال

کرسکتا تو یقیناً مین اس موقع کو ہاتھ سے نہ دیتا تین مہینہ ہو چکے ہین کہ مین نے پندرہ برس کی غیر حاضری کے بعد ساحل انگلستان پر قدم رکھا ہی اور اس عرصہ مین بادشاہ چارلس نے مجھکو بڑے بڑے پیام دیئے ہین اُسنے مجھکو اس ملک مین رفیع المرتبت فوجی کمان دینے کو کہا ہی اور وعدہ کیا ہی کہ اُسکے بعد جلد امیر الامرا کا خطاب دیگا مگر اس خطاب سے مین نفرت کرتا ہون - یہی فوجی کمان اُسکو مین بلحاظ دیگر افعال اپنی زندگی کے اور نیز بلحاظ اپنے اصول کے قبول نہین کرسکتا - تاہم ایک صورت ایسی ہی جسمین بادشاہ کی نوکری کرنے مین مین اپنے ہمجنس انسانون کو فائدہ پہونچا سکتا ہون اور اس خاص نوکری سے مین کنایتاً کہہ چکا ہون کہ مین انکار نہ کرونگا اگر مجھکو دیجاوے ''

رسبالڈ کا چہرہ جنرل کے شریفانہ خیالات سے پہلے تو بشاش ہو گیا مگر پھر جنرل اولیفنٹ کے اخیر کلام کی شرائط کو ناپسندیدہ خیال کرکے اُسکے چہرہ پر بدلی سی چھا گئی اور اُسنے کہا '' تمھارا کیا مطلب ہی ؟ ''

اولیفنٹ '' میرا یہ مطلب ہی کہ اگر مجھکو نوآبادی ہاے امریکہ کی گورنری غیر محدود اختیارات کے ساتھ دیجاے تو مین اس سے انکار نہ کرونگا مین یہانتک ذمہ داری کرونگا کہ ان نوآبادیون کو انگلستان کے تابع رکھون کیونکہ اُن تدابیر سے جو مین اختیار کرونگا باشندون کی فلاح وبہبود مین بہت ترقی ہوگی یہ ظاہر ہی کہ مین اس بڑی کمان کی امید نہین کرسکتا سوا اسکے کہ مین حلفاً اپنے پہلے خیالات امریکہ کی نوآبادیون کو سلطنت جمہوری بنانے کی بابت بالکل چھوڑ دون اور غالباً مین یہ وعدہ کرونگا تاکہ نوآبادیون کے باشندون کو فائدہ پہونچانے کا ذریعہ ہاتھ آوے بہ نسبت اسکے کہ باریک موشگافی سے اُنکو غلامی کی ذلت اور مصیبت کی حالت مین جسمین وہ اب گرفتار ہین چھوڑ دون ''

رسبالڈ '' مین تمھاری بحث کو سمجھا اور اُسمین کچھ گرفت نہین کرسکتا بہتر ہی کہ نصف نیکی کرنے کا موقع ہاتھ سے نہ دیاجاے بہ نسبت اسکے کہ وہ بالکل نکلجاے اور کچھ بھی نیکی نہو سکے مگر ذرا بنی کرسی اولیفنٹ کے قریب کرکے سرگوشی

کی آواز سے) کیا اِس ملک مین کچھ نیکی نہین ہوسکتی ہ؟ - تم اپنے بڑے نام اور بانی دلیری اور کارنمایان کے ذریعہ سے -"

اولیفنٹ (بات کاٹ کر اور غمگینی سے سر ہلا کر) "نہین - کرنیل انگلستان مین انقلاب کی کوشش کرنا پاگل پن ہو! تم خود بھی سمجھتے ہوگے کہ یہی صورت ہو"

رمبالڈ - "نہین - میری رائے اِس سے مختلف ہو - مین اتفاق نہین کرتا! - یہان کے باشندون مین ہزارون لاکھون ایسے حامیان سلطنت جمہوری ہین جو آتش فساد پھیلا دینگے اور لوگون کو برانگیختہ کرسکتے ہین "

اولیفنٹ (قطع کلام کرکے) "کرنیل رمبالڈ - دیکھو اِس ملک مین تین چار گوسفند صورت مگر گرگ سیرت امرا رشل لارڈ ولیم رسیل کے ہین جو اپنے مقاصد پورا کرنے کے لیے ہردل عزیز ہونے کی فکر مین رہتے ہین اور اپنے دل مین عام باشندون اور جمہوری خیالات سے ایسی ہی نفرت سمجھتے ہین جیسے کوئی شہ سوار جو بکا طرفدار شاہی ہو - ایسے لوگ ہر چیز کو برباد کردینگے وہ لوگون کو دھوکا دینے کے لیے اپنی طرف مائل کرلینگے اور اگر وہ ان ہر دل عزیز ذرایع سے اقتدار کو پہونچینگے تو جسوقت وہ بلندی پر پہونچ جا دینگے وہ اُس سیڑھی کو پھینک دینگے جسکے ذریعے سے وہ چڑھے تھے - یہ افسوسناک حالت اس ملک کی ہو - پس ایسی کوشش کرنا جیسا تمنے کہا وہ محض جنون ہو"

ظاہرا کرنیل رمبالڈ کے دل پر جنرل اولیفنٹ کے دلائل نے کچھ اثر کیا مگر تاہم اُسنے اُنسے پورے طور پر اتفاق نہ کیا - اُسنے غور و تعمق کیا اور ایک قسم کے تحت استغراق سے سوچ بچار کرنے لگا جس سے ظاہر تھا کہ وہ موجودہ حالات سے راضی نہین ہو - آخرکار گفتگو پھر شروع ہوئی مگر ہم اُسکا ضبط تحریر مین لانا ضروری نہین سمجھتے کیونکہ اِس قصہ کے متعلق ناظرین کی دلچسپی کے لائق کوئی بات معرض بیان مین نہین آئی -

رات کے چھ بج چکے تھے کہ جنرل اولیفنٹ نے رخصت چاہی -

لارنس بی اور روتھ کچھ عرصہ ہوا گلگشت کر کے واپس آ گئے تھے اور مسز رمبالڈ بھی کمرہ مین شریک صحبت تھی۔ ہمارے ہیرو نے بھی قصد کر لیا تھا کہ بید رہال کو نہ جاویگا جب تک اُسکے چچا کی کوئی تحریر نہ آوے اُسنے بھی رخصت ہونے کی درخواست کی کہ دفعتاً ایک ملازم سنے دوڑتے ہوے کمرہ مین آ کر اطلاع کی کہ ایک گروہ مسلح شاہی سواران گارڈ کا لندن سے رائی ہوس کی طرف آ رہا ہے۔ مسز رمبالڈ اور روتھ گھبرا گئین اور کرنیل رمبالڈ۔ اولیفنٹ اور لارنس کی سمجھ مین نہ آیا کہ اس اظہار مخالفت کا اگر وہ فعل فی الواقع اظہار مخالفت ہو کیا باعث ہے۔

اُنکو دیر تک ششش و پنج مین نہین رہنا پڑا کیونکہ نصف درجن سوار جو آتے ہوے دیکھے گئے تھے گھوڑے کو واتے ہوے رائی ہوس کے اوٹھنے والے پل تک آ پہونچے اور کمان افسر نے گھوڑے سے اُتر کر اپنے آدمیون کو باہر ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور خود عمارت مین داخل ہوا۔ پھاٹک مین۔ کرنیل رمبالڈ۔ جنرل اولیفنٹ اور لارنس نے اُس سے ملاقات کی۔ روتھ اور اُسکی مان چند قدم پیچھے تھین۔

افسر "مسٹر بی مین افسوس کرتا ہون کہ مین ایک ناخوش کام کرنے پر مجبور ہون یعنی یہ کہ بنام بادشاہ انگلستان مین تجھکو گرفتار کرتا ہون!"

قریب تھا کہ روتھ دوڑ کر اپنے عاشق سے لپٹ جاوے مگر اُسکی مان نے نہایت استقلال سے جو اُسکے لیے غیر معمولی تھا اُسکو روکا اور اُن سوارون کی طرف جو پل کے سرے پر کھڑے تھے اشارہ کر کے اُسکے کان مین کہا "پیاری بیٹی تم اِن سفاک سپاہیون کے سامنے نہ جاؤ۔"

لارنس نے بھی سمجھا کہ روتھ کو بہت صدمہ ہے اسلیے اُسنے روتھ کی طرف ایک التجا کی نگاہ اُٹھائی جسکا یہ مطلب تھا کہ وہ کچھ تردد نہ کرے بعد ازان اُسنے دلیرانہ اور بُردبارانہ انداز سے افسر کی طرف خطاب کر کے کہا "براہ عنایت اپنی سند دکھایئے اور اس کارروائی کی وجہ بیان کیجیے؟"

کپتان نے (کیونکہ وہ کپتان کا عہدہ رکھتا تھا) جسکی عمر قریب تیس سال کے تھی اور جو خوش صورت اور خوش خلق تھا جواب دیا "بیچر لی مین بڑا افسوس کرتا ہون کہ مجھکو ایک نہایت دردناک کام انجام دینا ہی مجھکو نہین معلوم کہ کس بنیاد پر یہ کارروائی کی گئی ہی مگر یہ وارنٹ شاہی ہی جو دو گھنٹہ ہوے مجھکو دیا گیا تھا۔ مجھکو یہ ہدایت ہوئی ہی کہ تمکو ٹاور (مجلس شاہی) کو لیجاؤن۔ اب یہ تجویز کرنا تمھارا کام ہی کہ تم کس طرح پر وہان چلوگے۔ اگر تم قول دو کہ تم بھاگ نہ جاؤگے تو ہم تم تنہا چل سکتے ہین اور میرے سپاہی اسی راستہ سے لندن بجا سکتے ہین"

لارنس "مجھکو قول دینے مین ذرا بھی تامل نہین ہی۔ مجھکو ایک ساعت کی مہلت دیجیے کہ مین اپنے دوستون سے کچھ بات کر لون"

کپتان "تمھارا قول و قرار ہو گیا اچھا جاؤ بات کر لو مین ٹھہرا ہون"

یہ کہکر اُس افسر نے حاضرین کو سلام کیا اور ہٹ کر محل کی دوسری طرف چلا گیا اور اپنے گھوڑے کی لگام ایک سپاہی سے جو اسکو پکڑے تھا لیکر اُسنے اپنے آدمیون کو حکم دیا کہ اپنے گھوڑون کو سراے کنگس آرمس مین چارہ دین اور لندن کو لوٹ جاوین۔ کرنیل رمبالڈ نے اپنے سائیس کو ہدایت کی کہ افسر کا گھوڑا اصطبل مین باندھے اور اُسکے دانہ گھاس کا بندوبست کردے اور خود کپتان کو پیام بھیجا کہ میرا مکان حاضر ہی اندر آکر ایک جام شراب نوش فرمایئے مگر افسر مذکور نے ایسا کرنا مناسب نہ سمجھا اور اِدھر اُدھر ٹہلتا رہا جب تک کہ اُسکا قیدی ساتھ چلنے کے لیے تیار نہوا۔

اس اثنا مین لارنس اور اُسکے دوست نشستگاہ کے کمرہ کو واپس آئے اور لارنس نے روتھ کی تسلی و تشفی کی۔

لارنس "مین یقین کرتا ہون کہ کسی نہ کسی طرح پر میرا چچا اس سب کارروائی کا بانی ہے۔ دوپہر کے کچھ دیر بعد وہ رائل ہوس سے گیا تھا اور اب سات کا عمل ہی اُسکو لندن جانے کے لیے کافی وقت ملا معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے بادشاہ سے کچھ قصہ گڑھ کر کہا اور یہ وارنٹ جاری کرایا۔ مگر تعجب ہی

کہ بادشاہ دفعتاً میرے خلاف ہو گیا حالانکہ اُسنے میرے ساتھ بہت مہربانی کی تھی جب تین مہینہ ہوئے اُسنے سر کھٹر گرہم کو میرے چھوڑ دینے کا حکم دیا تھا اور اُسکے بعد مجھکو ترقی بھی دی "

ردتھ نے آنسو بہاکر کہا "پس ظاہر ہی کہ بادشاہ کو تمھین کوئی شدید نقصان پہونچانا مقصود نہین ہی کیون لارنس تمھارا دل کیا بولتا ہی۔

لارنس "ہان۔ یہی بات ہی!"

اولیفنٹ "اور میری بھی یہی رائے ہی۔ مگر لارنس کچھ خوف نہ کرو مجکو بعض امرا کے یہان درخور حاصل ہی اور مین اُسکو تمھارے واسطے کام مین لاؤنگا۔ مین اُسی بات کا وعدہ کرتا ہون جسکے کرسکنے کا مجھکو یقین ہوتا ہی۔ یہ ۲۴ ستمبر ۷ بجے رات کا وقت ہی تم اطمینان رکھو کہ ۲۶ تاریخ کی شام کو اسی وقت رہا ہو جاؤگے اس سے پہلے شاید نہو سکو!"

اس بات سے حاضرین کو ڈھارس ہوئی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس شخص نے یہ بات کہی ہی وہ بلا سمجھے بوجھے کوئی بات نہین کرتا اور اُسکو عجیب و غریب طلسمی قوت ہر بات کے انجام دینے کی حاصل ہی جسکو وہ کرنا چاہتا ہی۔ پس لارنس الم دردناک خیالات کے ساتھ ردتھ سے جدا ہوا اور اُسکے والدین اور جنرل اولیفنٹ سے رخصت ہوا چونکہ کپتان نے لارنس سے کہا تھا کہ ہم تم تنہا لندن کو چلینگے۔ جنرل اولیفنٹ نے اُسکے ساتھ جانا مناسب نہ سمجھا گو اُسکو بھی اُسی طرف جانا تھا۔

باب ۳۹

ٹاور مین ایک سین

دوسرے روز یعنی ۲۵ ستمبر کو شام کا وقت تھا اور میجر لی لفٹنٹ ٹاور کے مکان مین ایک سجے ہوئے کمرہ مین بیٹھا تھا اسکے ساتھ نہایت رعایت سے برتاؤ ہوا تھا اور وہ قلعہ مین پہونچنے پر اس کمرہ مین رکھا گیا تھا جہان ہم اب اُسکو دیکھتے ہین محبس کی کوئی کوٹھری اُسکے لیے نہین کھلی نہ اُس

کمرہ کا دروازہ جسمین وہ سکونت پذیر تھا بند یا مقفل کیا جاتا تھا۔ وہ اپنے اقرار کی حاضر ضامنی پر قیدی سمجھا جاتا تھا اور یہ بھی اطلاع ملی تھی کہ اسکو پوری آزادی ملتا ورثے حدود کے اندر سیر کرنے کی رہی۔ لفٹنٹ کا ایک ملازم چھوکرا اُسکی خدمت کے لیے متعین تھا اُس کمرہ مین عمدہ عمدہ کھانے پہونچتے تھے اور اُسکو باادب یہ اطلاع دیگئی تھی کہ جس چیز کی اُسکو ضرورت ہو اُسکے واسطے فوراً حاضر کی جائیگی مگر اُسکو یہ حکم تھا کہ کوئی خط یا پیام نہ بھیجے یا اپنے باہر کے دوستون سے پیام وسلام کی کوشش نہ کرے یہ شرائط اُسکے قول مین جسکی بنیاد پر وہ نظر بند تھا شامل تھے۔

شام کا وقت تھا جیسا ہم کہ چکے ہین اور لارنس اپنے کمرہ مین بحالت استغراق بیٹھا تھا جس قدر زیادہ اُسنے صورت حالات پر غور کیا اُسی قدر اُسکو یہ یقین ہوا کہ اُسکا چچا اس تمام فساد کا بانی ہوا اور اس کارروائی کا اصل مقصد یہ ہی کہ اُسکی شادی مس رمبالڈ (ورتھ) سے نہو سکے۔ لارنس نے ارادہ کر لیا تھا کہ چاہے جو شخص اس امر مین مخل ہو وہ اپنے ارادہ پر مستقل رہیگا۔ اُسنے اپنے دل مین عہد کر لیا تھا کہ چاہے وہ کتنے ہی عرصہ تک قید رہے اور چاہے قید مین کتنا ہی تشدد ہو ورتھ کو عقد نکاح مین لانے کی امید کو نہ چھوڑیگا۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ وہ کسی سنگین الزام کے بابت گرفتار نہین کیا گیا ہی بھلا بدخواہی بادشاہ کا کیا ذکر تھا حالانکہ اُسنے اپنا کام نہایت ایمانداری سے انجام دیا تھا۔ مگر ہمارے ہیرو کو اس بات سے البتہ کسی قدر پریشانی تھی کہ بادشاہ نے کیونکر سر ولیم برنیلا سے موافقت کی کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ گویا بادشاہ چارلس کو اپنے ایک عہدہ دار کے حامی سلطنت جمہوری کی دختر سے شادی کرنا کیسا ہی نا پسند ہو تاہم یہ قیاس مین نہ آتا تھا کہ وہ نکاح کو زبردستی روکے گا گو وہ جانتا تھا کہ دربار نے بہت سی صورتون مین بیجا ظلم کیا ہی تاہم وہ اس انتہا کو نہ پہونچا تھا کہ خانگی انتظامات اور خاندانی عہد وپیمان مین دست اندازی کرے۔

جب وہ اس کارروائی پر غور کر رہا تھا جسکا بانی وہ اپنے چچا کو یقین کرتا تھا تو لارنس نے اُن تمام عجیب و غریب واقعات پر غور کیا جو تین مہینہ ہوئے ینڈر ہال مین واقع ہوئے تھے - یعنی بند کمرون کی عجیب و غریب مہم جو اُسوقت وقوع پذیر ہوئی تھی جب ڈچز آف پورٹس متھ اور وہ تہ خانہ سے نکلی تھی سر ولیم برینڈ کے ہاتھ سے لمپ کا گرنا اور زنجیر کی آوازون کا آنا - اندھیرے مین دو آدمیون کا چوری سے چلنا پھرنا جنکو وہ سر ولیم برینڈ اور لوک گرسٹنڈ سمجھتا تھا پھر جمنون مین پیرون کے نشان پائے جانا اور رات کو باغ کے آلات کا استعمال کیا جانا اور کھوپڑی کا واقعہ جو بڈھے کلارک باغبان نے منیز پر رکھی تھی - اب ان سب واقعات پر ہمارے ہیرو نے غور کرنا شروع کیا اُسنے بار بار اُنکو سوچا اور سمجھا اور اُن شکوک پر نظر ثانی کی جو اُسکو اُسوقت اپنے چچا کی بابت پیدا ہوئے تھے اور جنپر اُسنے اپنے تئین نفرین کی تھی - یہ امر مقتضائے وقت تھا کیونکہ پچھلے دو تین دن مین اُسنے باقتضائے حالات سر ولیم برینڈ کے چال چلن کو اُس سے کم تحسین کی نگاہ سے دیکھا جیسا ابتک دیکھتا رہا تھا - سر ولیم کا برتاؤ خاندان رمیا لڈکیجانب نہایت مکاری کا تھا اور خود ہمارے ہیرو کی جانب نہایت فرومائیگی کا پھر کیا اُسکا چچا فی الواقع ایک بیباک اور بے اصول شخص تھا - گو ہمارا ہیرو نہایت نیک باطن تھا اور کسی کی بدی کی طرف خیال جلد قائم نہ کرتا تھا تاہم اُن عجیب و غریب واقعات نے جو تین مہینہ ہوئے ینڈر ہال مین گذرے تھے اُسکے ذہن مین ایک سنگین اور بد شگون صورت پائی جنکو وہ بروقت وقوع ایسا نہ سمجھتا تھا -

وہ اپنے خیالات مین مستغرق تھا کہ کمرہ کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم نے جو اُسکی خدمت کے لیے نامور تھا داخل ہوکر کہا یہجرلی دربار کا ایک جنٹلمین تمسے ملنا چاہتا ہی -

ایک لبادہ پوش شخص کے داخل ہونے پر جسکی بڑی ٹوپی سے

اُسکا مُنھ ڈھکا تھا ہمارا ہیرو اپنی کرسی سے اُٹھا - ملازم فوراً چلا گیا اور اُس شخص نے جو اِسطرح داخل ہوا تھا اپنی ٹوپی اُتاری - لارنس تعجب سے چونک پڑا اور چیخ اُٹھا "این! بادشاہ!"

چارلس نے لبادہ اُتار کر اور ایک کرسی پر متمکن ہو کر کہا "ہان سمجھ لو یہ تمھارا بادشاہ ہو جسکو تمھاری فلاح و بہبود مین ایسی دلچسپی ہو کہ اُسنے ایسا کام کرنے مین تامل نہ کیا جسمین تمکو بلاشبہہ تعجب ہوا ہوگا -"

لمپ کی روشنی سے جو میز پر جل رہا تھا معلوم ہوا کہ بادشاہ کا چہرہ کسی قدر زرد اور برافروختہ ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ اپنی کیفیات کو حتی الامکان ضبط کر رہا ہو -

ہمارے ہیرو نے نہایت ادب سے جواب دیا "جہان پناہ مجھکو حضور کے مراحم خسروانہ کی قدر کرنے کا اتفاق ہو چکا ہو - اب مین یہ معلوم کرنے کا نہایت خواہشمند ہون کہ مجھ پر کیون عتاب سلطانی نازل ہو"

چارلس (ناک بھون چڑھا کر) "کیا یہ کچھ بات نہین ہو کہ ایک نوجوان شخص جس سے ہمکو دلچسپی ہو ایک بدخواہ پیورٹن کی چھوکری پر اپنے تئین گرانے کا بیہودہ خیال اپنے دماغ مین پکائے؟"

لارنس (استقلال مگر ادب سے) "حضور والا ملاحظہ فرما سکتے ہین کہ حضور کے خاندان کا نہایت سچا اور پکا ہوا خواہ برعکس خیالات کے خاندان مین شادی کر سکتا ہو بغیر اسکے کہ اپنے ایمان - رائے - یا وفاداری مین ذرا بھی خلل ڈالے"

بادشاہ "ہش! یہ محض لن ترانی ہو - تم دو آقاؤن کی ایک وقت مین خدمت نہین کر سکتے - یہ نہین ہو سکتا کہ تم اپنے بادشاہ کی بھی خدمت کرو جو قائم مقام دودمان اسٹوارٹ ہو اور اُسکے ساتھ ہی صنم عشق کی بھی پرستش کرو جس نے اِس خاص صورت مین ایسے گھر مین جگہ پکڑی ہو جو میرے خاندان کا قسم خوردہ

دشمن ہے۔

لارنس "میری عرض یہ ہے کہ کرنیل رمبالڈ کے جو کچھ حالات ماضیہ ہوں۔ مگر اب وہ بیابندی قوانین زندگی بسر کرتا ہے۔ اور امن و امان کے تجارتی مشاغل مین مصروف ہے۔"

چارلس "ہان۔ گو سانپ بیچندہ اور ساکن ہو مگر کبھی حملہ کرنے کے موقع کو ہاتھ سے نہین دیتا مگر مین یہان اسلیے نہین آیا ہون کہ تم سے کرنیل رمبالڈ کی عذرخواہی سنون نہ میرا خفا ہونے کا مطلب ہے۔ تم خوب جانتے ہو کہ مین نے تمپر تمھارے چچا کے لحاظ سے مہربانی کی جو ہمیشہ میطرح کا ہوا خواہ رہا ہے اور شاید خود تمھارے لحاظ سے بھی۔"

لارنس "بیشک حضور نے مجھ پر بہت مہربانیان کین۔"

چارلس "پھر تم کیون ناشکری کرتے ہو؟ مین تم سے کہے دیتا ہون کہ مین ایسا کوئی اعلی رتبہ کا افسر فوجی نہین چاہتا (اور یہ اُسی کی خطا ہوگی اگر وہ اور زیادہ بلند پایہ رتبہ حاصل نہ کرے) جو اپنے تئین ایسے لوگون مین شادی کے ذریعہ سے پھنسائے جنکو مین اپنا دشمن سمجھتا ہون۔"

لارنس "مگر حضور میری مسرت۔"

بادشاہ "اوہ! تمھاری مسرت کیا۔ ہا مین نے اُسکا اہتمام اپنے ذمہ لیا ہے۔ وہ میرے اختیار مین ہے۔ مین اُسکا بعنوان مناسب خیال رکھونگا۔"

لارنس "مین اس دلچسپی کا جو حضور کو میری جانب ہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون مگر بعض حالات ایسے ہوئے ہین جنمین ہر شخص اپنی خوشی کو خود ہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔"

بادشاہ "اگر مجھکو خفگی کی طرف میلان ہوتا تو مین تمھاری اِن باتون کو گستاخی سمجھتا۔"

لارنس (نہایت ادب سے مگر تاہم مردانہ بہادری اور

استقلال سے) "میری کیا مجال ہی کہ گستاخی کرون"

چارلس "ہان - ہان - مین ایسا ہی سمجھتا ہون" بعدازان وہ چند ساعت تک متامل رہا کہ سلسلہ سخن کو کیونکر جاری کرے - پھر اُسنے دفعتاً کہا، "لارنس میری صلاح پر عمل کرو - مین تمھارا دوست ہونا چاہتا ہون - اور تم سے پہلے ہی ظاہر کر چکا ہون کہ میری یہی خواہش ہی ورنہ مین کیون اتنی دور آنے اور تم سے بحث کرنے کی تکلیف اُٹھاتا بحیثیت بادشاہ کے مین تمکو حکم دلیکتا ہون اور تمپر اسکی تعمیل کرنا فرض ہوگی - مگر مین تم سے دوسرے طور پر خطاب کرتا ہون - مین تم سے پھر کہتا ہون کہ مین تمھارا دوست ہون اور مجھکو تمھاری فلاح اور بہبود کی فکر ہی - مرد آدمی تمھاری تقدیر میرے ہاتھ مین ہی - مین دولت عزت - اور خطابون کا تم پر مینھ برسا سکتا ہون - اور مین یہ سب کرونگا اگر تم میری بات کو مانوگے"

لارنس - "مین امید کرتا ہون کہ حضور مہربانی فرماکر چند ساعت کے لیے میری معروض کو بھی سماعت فرمادینگے - مین مس رسبالڈ پر عاشق ہون وہ ایک نوجوان لیڈی ہی"

چارلس "ایک باغی اور بوزہ گر کی دختر! - ایسی عورت سر ولیم بریبنڈ کے بھتیجے کے ہرگز لائق نہین جو ہماری ملازمت شاہانہ مین میجر کا رتبہ رکھتا ہی اور جسکو ہر طرح کی عزت و توقیر بخشنے کا اینجانب کو خیال ہی"

لارنس (بردباری و نخوت سے تن کر) "حضور والا سوائے آپ کے میری موجودگی مین اور کوئی شخص مس رسبالڈ کا ذکر تحقیر کے ساتھ نہین کرسکتا - مین بچہ نہین ہون کہ اپنی کیفیات اور مسرت کے سمجھنے کی قابلیت نہین رکھتا رہے کلمات اہانت آمیز جو اُس نوجوان خاتون کی نسبت کہے جاوین"

بادشاہ (خفا ہوکر) "مین نے اہانت آمیز کوئی کلمہ استعمال

نہین کیا - مجکو اُس چھوکری کے چال چلن کا حال معلوم نہین "
لارنس - "شاید سر ولیم برمنڈ نے حضور سے کہا ہوگا کہ اُنکا خیال مس رمبالڈ کی بابت اچھا ہی کہ اُنھون نے اُسکے ساتھ خود اپنی شادی کرنے کی فکر کی - اور جب اُنکی آرزو پوری نہوئی تو غصہ مین آکر مجھکو اسطرح ستانا شروع کیا "

بادشاہ (قہقہہ لگاکر) "اوہ - وہ تو بڑا مکار چالیا نکلا - اُسنے مجھسے اِسکا ذکر کبھی نہین کیا! - خیر بڈھے لوگ کبھی کبھی بیہودہ باتین کیا کرتے ہین جن سے جوانون کو رکنا چاہیے - اپنے چچا کی بیہودگی کو رفت گذشت کیرد - ہم تمھاری بابت ذکر کر رہے ہین (سنجیدہ اور سخت لہجہ سے) اچھا تو میجر لی ایک بات بتادو کہ تمکو کون بات پسند ہی اپنے بادشاہ کی عنایت یا مس رمبالڈ کی محبت؟ - ان دونون مین سے ایک بات پسند کر لو کیونکہ یقیناً تم ایک کو یا دوسری کو اختیار کروگے "

لارنس "مین اسوقت اپنے خیالات ظاہر کرنے کی جرائت نہین کر سکتا ورنہ ——"

بادشاہ (غصہ سے بات کاٹکر) "مین تمھارا مطلب سمجھا تم کہوگے کہ مین ظالم ہون اور تمپر تشدد کرتا ہون - اور بیرحمی سے ستاتا ہون کیون یہی بات ہی نا؟ "

لارنس نے کچھ جواب نہ دیا - بادشاہ نے ٹھیک وہی معنی اُن الفاظ کے سمجھے جو وہ کہتا اگر اُسکو جرائت ہوتی اور اُسنے بھی اس منشا کے ہونے سے انکار نہ کیا "

چارلس (کشیدہ اور متردد ہوکر کہ کس طرح عمل کرے) "تو تمھاری اپنے بادشاہ کی نسبت یہی راے ہی؟ - (نہایت مہربانی کے لہجہ سے) اجی لارنس اس سین کو جلد ختم بھی کرو تمھارا بادشاہ خوشامد کرتا ہی کہ تم اُسکا ایک کام کرو - وہ تمھارا ایسا بکا ہوا خواہ کھونا نہین چاہتا - وہ اپنا اختیار ظالمانہ طور پر عمل مین لانا نہین چاہتا - وہ تم سے ایک عنایت کا

خواستگار رہی جو دیلیل اور محبت سے اُسکو حاصل ہوئی اور جسکو وہ حاکمانہ طور پر حاصل کرنا ناپسند کرتا ہے"

لارنس "اگر مجھکو حضور کے واسطے اپنی جان تصدق کرنا پڑتی تو بھی اُسکو نہایت خوشی سے منظور کرتا مگر حضور مجھ سے فرماتے ہین کہ مین اپنی مسرت کی تمام امید سے دست کش ہو جاؤن - آپ یہ چاہتے ہین کہ مین مصیبت اپنے ہاتھون مول لون - آپ کی خواہش ہے کہ مین وعدہ کر کے اُسکا ایفا نہ کرون اور اپنی قسم کو توڑ دون ——"

بادشاہ (اپنی جگہ سے اُٹھکر اور پیر زمین پر دے مار کر) "اوہ یہ سب لونڈون کی سی واہیات ہے - تم کوئی نتھے ناہوش شخص نہین ہو"

لارنس (بات کاٹ کر) "حضور مین پاکبازی سے محبت رکھتا ہون اور ایک خوش اطوار - خوشرو - اور اعتبار کرنے والی نوجوان خاتون کے ساتھ ہرگز بیوفائی نہ کرونگا"

چارلس (تذبذب اور سراسیمگی سے نہ غیظ و غضب سے) "تو تم مجھکو ناخوش کروگے؟ ذرا غور کر کے خوب سوچ سمجھ لو - تم مجھکو تدابیر سخت پر مجبور کر دوگے"

لارنس "حضور مین اُس تمام ناانصافی اور ناسزاوار سختی کو جو مجھپر کیجاوے انگیز کرونگا"

بادشاہ نے اپنے ہونٹھ چبائے اُسکا چہرہ زرد تھا اور اُسکی نظرون سے آثار تکلیف کے ظاہر تھے - وہ چند ساعت تک ساکت کھڑا رہا اور اس کشش و پنج مین تھا کہ کیا کرے -

آخرکار اُسنے دھیمی اور بھرائی ہوئی آواز سے کہا "کیا تمکو معلوم ہے کہ سر ولیم برینڈ کو نہ صرف تمکو اپنی جائداد سے محجوب الارث کرنے کا اختیار ہے بلکہ اپنے خطاب بیرن سے بھی"

لارنس "مین نہین جانتا کہ خطاب کی بابت یہ کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ وہ موروثی ہے اور مین سمجھتا ہون کہ مین سر ولیم برینڈ کا قریب ترین

رشتہ دار اہل ذکور سے ہون مگر خیر یون ہی سہی جیسا حضور فرماتے ہین مین حضور کی سلطنت کی ایک عمدہ نوابی کی امید سے دست بردار ہو جاؤنگا - مگر ایک خوش اطوار نوجوان لیڈی سے ہرگز بدعہدی نہ کرونگا جو میری مسرت کے لیے خودکشی کا حکم رکھتی ہی!"

بادشاہ (غمگین سختی کی نگاہ سے) "تو یہی تمھارا قصد ہی!"

لارنس "جی ہان مین اسی راے پر قائم ہون"

بادشاہ "اچھا تو دیکھا جاویگا" یہ کہکر اُسنے اپنا بڑا لبادہ اوڑھا اور ٹوپی سر پر سنڈھ کر کمرہ سے چلدیا نہ لارنس سے پھر کچھ کہا نہ اسکی طرف پھر نگاہ اُٹھائی -

باب ۴۰

ڈچز اور جنرل

جب سین متذکرہ باب سابق ٹاور مین ہو رہا تھا تو ایک اور معاملہ جو ہمارے قصہ کے لیے اُس سے کم ضروری نہین ہی محل وائٹ ہال مین واقع ہو رہا تھا - ڈچز آف پورٹس موتھ اپنے خوشنما کمرہ مین بیٹھی تھی جس کمرہ کا حال ہم بیشتر بیان کر چکے ہین وہ دو لیڈیون سے جو اُسکی ہمنشین تھین باتین کر رہی تھی - اُسکی پوشاک حسب معمول عمدہ تھی کیونکہ بادشاہ تھوڑی دیر ہوئی اُسکے پاس تھا اور وہین سے خفیہ طور پر ٹاور کو گیا تھا مگر اُسنے ڈچز سے نہ بتایا تھا کہ وہ کہان جاتا ہی نہ کوئی کلمہ لارنس لی کی قید کی بابت کہا تھا یہ بات نہ تھی کہ اُسکو اس بات کا شبہہ ہو کہ لوئسی کو لارنس کی طرف کچھ بھی رجحان ہی بلکہ کسی خاص مصلحت سے اُسنے ضرورت سے زیادہ ہمارے ہیرو کا کچھ ذکر نہ کیا جیسے جائیگا یہ کہتا کہ اسکو لارنس کی نسبت ایسی دلچسپی ہی کہ وہ یہ بات دریافت کرنے کی فکر مین ہی کہ لارنس کسکے ساتھ شادی کرنے والا ہی بس ڈچز کے پاس سے جانے پر اُسنے کچھ حیلہ کر دیا اور کنایتاً بھی لارنس کی جانب اشارہ نہ کیا -

لوئسی فی الجملہ خوش مذاقی سے اپنی دونون خواصون سے باتین کر رہی تھی کہ ایک جوان خوش پوشاک چھوکرا کمرہ مین داخل ہوا اور کہنے لگا "حضور جنرل اولیفنٹ اُس اجازت سے حصول ملازمت سے مستفید ہونا چاہتا ہی جو حضور نے شبستان عشرت کے روز مرحمت فرمائی تھی"

جنرل اولیفنٹ کا نام سُننے سے لوئسی کے چہرہ پر دفعتاً رنگ جھلک آیا مگر اُسنے اپنے تیئن فوراً اسطرح سنبھالکر کہ خواصون کو یہ بات معلوم نہوئی کہا "اچھا جنرل اولیفنٹ کو گول کمرہ مین بٹھاؤ مین آتی ہون"

چھوکرے نے سر تسلیم خم کیا اور چلا گیا - ناظرین کو واضح رہے کہ ڈچز آف پورٹس ہوتھ فوراً سمجھ گئی کہ اولیفنٹ کسی ایسے مطلب کے واسطے آیا ہی جسکی بابت اُس سے لوگون کے سامنے ملاقات کرنا مناسب نہوگا - وہ یہ بھی خوب جانتی تھی کہ بلحاظ اُن حالات کے جو اُسکے اور اولیفنٹ کے درمیان ہین وہ بجز کسی خاص ضرورت کے دیدہ دانستہ اُسکے پاس نہ آیا ہوگا جس کمرہ مین وہ بیٹھی تھی وہ تخلیہ کا کمرہ تھا اگر وہ اولیفنٹ سے وہان ملتی تو بدگمان سرگوشیون کا اندیشہ تھا سوا اسکے کہ اُسکی خواصین ملاقات کے وقت موجود ہوتین - بخلاف اسکے وہ دوسرے کمرہ مین اُس سے مل سکتی تھی جو کسی طرح پر بے موقع نہ تھا اسوجہ سے اُسنے یہ انتظام کیا تھا -

چنانچہ ڈچز گول کمرہ مین گئی اور کمرہ مین داخل ہونے پر اُس نے جنرل اولیفنٹ کو لباس فاخرہ پہنے متانت کے اطمینان سے آتشدان کے پاس کھڑا دیکھا - دروازہ کھلنے کی آواز سُنکر وہ اپنی جگہ سے ہٹا اور چند قدم بڑھ کر اُسنے ڈچز کی طرف ایسے تپاک سے کہ گویا وہ محض معمولی شناسا سی تھے سلام کے طور پر سر کو خم کیا تاہم اُسکے انداز مین گو نہ رکاوٹ اور سرد مہری تھی گو سخت لفظی نہ تھی جس سے ضمناً یہ پایا جاتا تھا کہ وہ اِس بات کو سمجھتا ہی کہ اُسکے اور ڈچز کے درمیان بڑا سمندر حائل ہو گیا ہی اور گو اُسکی ابتدائی عمر کی تمام محبت اسکی جانب پھر مشتعل ہو جاوے مگر وہ اسکے اعادہ محبت

کو قبول نہین کر سکتا نہ اپنے تئین اُسکے تعشق کا مورد بنا سکتا ہی جنرل کی جانب
یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو کیسی ہولناک اور اہم راز کا علم ہی جس سے وہ
ڈچیز کو ایک قسم کی سرور و نگے ٹکھڑے کرنے والی نفرت سے دیکھتا ہی۔
ہوشی نے بجواب سلام سر کو خفیف جنبش دی مگر زرد ہوگئی اور اُسکے لب
ایک ساعت کے لیے سکڑ گئے بلکہ ایک خفیف تراہٹ جو نظر آسکتی تھی اُسکے
تمام جسم پر معلوم ہوئی گویا وہ سمجھ گئی کہ جنرل کے دل مین کیا باتین آرہی آین
اور اُسنے ٹھیک طور پر اُسکے خیالات معلوم کر لیے ہین جنکے ساتھ وہ اُسکو دیکھتا
ہی اور جسکی وجہ سے اُسکا معمولاً کشادہ رو چہرہ سرد مہری کے ساتھ دہشت
ہو گیا ہی۔

ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے جسکو ادلیفنٹ نے فوراً لے لیا
ڈچیز دوسری کرسی پر تھوڑے فاصلہ سے بیٹھ گئی اور دھیمی اور کسی قدر تھرتھراتی
ہوئی آواز سے کہنے لگی "تم کیون آئے ہو؟"

ادلیفنٹ "ایسے کام کے لیے جو آپ میرے واسطے کر سکتی ہین
اور جو ۲۴ گھنٹہ سے بیشتر ہونا چاہیئے"

یہ جواب ایسی تہذیب سے دیا گیا کہ زبردستی سناٹے کی کیفیت
بالکل جاتی رہی اور اُسکے حاکمانہ انداز مین کمی ہوگئی مگر جواب مذکور کے الفاظ
ایسے لہجہ سے ادا کیے گئے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کہنے والا اسکی تعمیل
کرانے پر تلا ہوا ہی اور جانتا ہو کہ اُسکو اسطرح حکم دینے کا اختیار ہی۔

ڈچیز (کچھ نخوت اور کچھ ملامت کے انداز سے) "جنرل ادلیفنٹ
مین سمجھتی تھی کہ جب مین نے تمکو خدا در سے رہا کرا دیا اور تمھاری جان بچا دی
تم سمجھتے ہوگے کہ مین نے اُس تمام دعوے کو جو تمکو مجھپر ہی انجام دے کر
اتمام کو پہونچا دیا اور اُسکے بعد سے تمکو مجھے نہ ستانا چاہیئے تھا"

ادلیفنٹ "اگر مین نے ایسا کوئی وعدہ کیا تو بے سمجھے بوجھے کیا
مگر مجھکو یاد نہین کہ مین نے کبھی ایسا وعدہ کیا جو کچھ وعدہ مین نے کیا تھا
وہ صرف اسقدر تھا کہ تمھارا راز محفوظ رکھا جائیگا"

ڈجیز۔ "اور مین یہ سمجھتی تھی کہ زمانہ گذشتہ کے حالات جو تمنے بیان کیے تھے اور جو تمنے ایک دوست کو تفویض کر دیئے تھے کہ بصورت خاص حالات کے ملکہ کو پہونچا دیئے جاوین اُس دوست سے لیکر تلف کر دیئے جاوینگے مین تمسے پوچھتی ہون کیونکہ مجھکو ابتک اس بات کے پوچھنے کا موقع نہین ملا کہ تمنے وہ وعدہ وفا کیا؟"

اولیفنٹ۔ "مین اس بارہ مین تمھاری پوری تشفی کر سکتا ہون وہ حالات کبھی ضبط تحریر مین نہین آئے اور نہ کسی دوست کو تفویض کیے گئے اسوقت اس بڑی دارالحکومت مین میرا کوئی دوست نہ تھا۔ پس میرا کوئی معتمد علیہ نہ تھا جسکو مین ایسے نازک کام کے انجام دینے کے لیے مقرر کرتا مگر چونکہ اُس رات کو جب تم مجھسے ملا اور مین ملی تھین مجھکو صاف معلوم ہو گیا تھا کہ تم مجھکو میری تقدیر پر چھوڑ دو گی اگر تم خیال کرتین کہ تم ایسا کر سکتے ہو لہذا مین ایک چال چلا جو اُسی وقت میرے ذہن مین آگئی تھی تاکہ تمسے معاملہ طے ہو جاوے"

ڈجیز (پریشان ہو کر)۔ "اور اب تم مجھسے یہ سب حال کہہ رہے ہو تاکہ مجھکو یقین ہو جاوے کہ تم اپنی غرض پوری کرنے کے لیے کیسی کیسی عیاریان کیا کرتے ہو"

اولیفنٹ (بے پروائی سے)۔ "شاید یہی میرا مطلب ہو بہر حال تم سمجھ سکتی ہو کہ مین ایسا شخص نہین ہون جو کسی بات مین جسکا کرنا مجھکو منظور ہو آسانی سے حیلہ حوالہ مین آجاؤن"

ڈجیز (تلخی سے)۔ "یہ تو عمدہ تمہید کسی نئی عنایت کی معلوم ہوتی ہے جو تم مجھسے چاہتے ہو۔ جنرل اولیفنٹ! دغا تو تمکو بہت عالی خیال سمجھتی ہے مگر تمھاری جانب سے کیا یہ شرافت اور مردانگی ہے کہ تم مجھ پر ایسا ظلم کرتے ہو؟"

جنرل اولیفنٹ۔ "سنو مین تمسے کوئی ایسی درخواست نہین کرنے والا ہون جسکو تم خود آسانی سے منظور نہ کرو اور اُس شخص سے نہ پوری

کرانا چاہو جس سے تمکو درخواست کرنا ہوگی "

ڈچیز " او ہ بادشاہ سے! کیا مجھکو پھر تمھارا نام بادشاہ کے حضور مین لینا ہوگا! - کیا تم نہین خیال کرتے کہ اس سے مجھکو سخت نقصان پہونچیگا؟ پس تم میری بربادی کی قرار واقعی تدابیر کر رہے ہو "

اولیفنٹ " نہین یہ بات نہین ہی - مجھکو تم سے کوئی عداوت نہین ہین تم پر ترس کھاتا ہون تم نے مجھکو ناراض نہین کیا تمکو اپنے خدا سے انتقام یا معافی کی امید کی تمنا کرنا چاہیے "

ڈولیسی (لجاجت سے) " خدارا یہ بات نہ کہو! " اور یہ کہکر اُس نے نہایت زرد بھیانک صورت سے اِدھر اُدھر متردد نگاہین ڈالین کہ کوئی سُننے والا تو قریب نہین ہی -

اولیفنٹ " اچھا تو مطلب کی بات سنو - تمکو بادشاہ سے ایک اور قیدی کی بابت سفارش کرنا ہی جو ٹاور مین نظر بند ہی "

ڈچیز نے متعجب ہو کر اور یہ خیال کر کے کہ جنرل اولیفنٹ کسکی بابت کہتا ہی کہا - " اور قیدی؟ - وہ کون ہی؟ "

اولیفنٹ " وہ شخص ایسا ہی جو نہایت ناانصافی سے قید کیا گیا ہی اور جس نے تمھارے ساتھ بھی سلوک کیا ہی جیسا کہ مین نے کل سُنا ہی - میرا مطلب میجر لی سے ہی "

ڈچیز (چونک کر) " میجر لی! میجر لی ٹاور مین ہی! "

اولیفنٹ " ہان وہ مقید ہی وہ کل قید کیا گیا ہی مین نے اقرار کیا ہی کہ وہ کل رات تک آزاد ہو جاویگا - مین نے اسوجہ سے زیادہ مہلت لی ہی کہ تمکو بادشاہ سے سفارش کرنے اور حکم رہائی حاصل کرنے کے لیے کافی وقت ملے "

ڈچز آف پورٹس متھ کو حیرت ہوئی جب اُسکو یاد آیا کہ بادشاہ نے دوسرے جلسے کی رات کو میجر لی پر کیسی عنایت کی تھی اور اُسنے کہا - " میجر لی ٹاور مین ہی! مگر یہ تو بتاؤ کہ تمنے کہان سُنا کہ اُسنے میرے ساتھ

سلوک کیا؟"

اولیفنٹ "میں نے اُسی جگہ سُنا جہاں اُسنے سلوک کیا تھا۔ کل
میں رائی ہوس میں موجود تھا جب میجر لی گرفتار کیا گیا۔"

ڈچیز (جلدی سے) "مگر وہ کیوں گرفتار ہوا؟" کیونکہ اُسکو یہ
خیال گذرا کہ کہیں بادشاہ کو میرے بارہ میں اُس سے رقابت کا خیال
تو نہیں پیدا ہوا۔ حالانکہ دوسرے جلسہ کے وقت سے اُسنے میجر لی کو
پھر نہ دیکھا تھا نہ اُس سے اظہار محبت کرنے کا موقع ہاتھ آیا تھا۔

اولیفنٹ "سبب گرفتاری؟ اصل تو یہ ہے کہ خفیف بلکہ کچھ بھی
سبب نہیں ہے جہاں تک میری سمجھ میں آیا ہے۔ سوا اسکے کہ اُسکے چچا سر ولیم برینیلڈ
نے اُس پر نجا نکالا ہے خلاصہ یہ کہ میجر لی ایک خوش سیرت۔ خوبصورت اور
پاکباز۔ نوجوان لیڈی سے شادی کرنا چاہتا ہے جسکے ساتھ سر ولیم برینیلڈ
نے خود نکاح کی درخواست کی مگر کامیاب نہوا۔"

ڈچیز نے اپنی کیفیات حسد کو اسطرح ضبط کر کے کہ جنرل اولیفنٹ
ایسی تیز نظر بصر کو بھی اسکا حال معلوم نہوا کہا "اور وہ نوجوان لیڈی
کون ہے؟"

اولیفنٹ "روتھ دختر کرنیل ریبالڈ مالک رائی ہوس۔ تمنے تو
اُسکو دیکھا ہے تم خود سمجھ سکتی ہو کہ وہ فی الواقع ویسی ہی ہے یا نہیں جیسا میں نے
بیان کیا۔ بہرحال یہ واقعات ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ تم لارنس لی کی
رہائی کی فکر کرو میں تمسے کہہ چکا ہوں کہ تمکو اس امر میں کوشش کرنا مناسب
بھی ہے کیونکہ تم میجر لی اور خاندان ریبالڈ کی احسانمند ہو۔"

ڈچیز آف پورٹس متھ ایک منٹ سے زیادہ تک ساکت رہی
اور کچھ سوچا کی۔ اُسکو خوبصورت لارنس کی طرف فی الجملہ زیادہ میلان طبع
تھا مگر اب یہ میلان مبدل بہ نفرت ہوگیا جب اُسکو معلوم ہوا کہ وہ دوسری
عورت کو چاہتا ہے اور یہ نفرت روتھ کی طرف بھی ہوئی جسکو وہ اپنی کامیابی
رقیبہ سمجھنے لگی پس یہ خیال اُسکے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکنے لگا کہ اس شخص

کی آزادی کی اُسکے ذریعہ سے فکر کی جاتی ہی جس نے اُسکے اظہار محبت کی سبکی کی اور اُس سے اُسکی رقیبہ روتھ کی مسرت پوری کرائی جانے کی درخواست کیجاتی ہی مگر وہ جنرل اولیفنٹ کی اس درخواست کو کیونکر نا منظور کر سکتی ہی جسکے وہ بالکل قبضۂ قدرت مین ہی؟ مگر یقیناً وہ اس درخواست کی تعمیل کرانے مین امر آخر اختیار نہ کریگا؟ معاملہ زیر بحث ویسا نہین ہی جیسا خود اُسکی حراست کا تھا جب اُسکی نسبت یہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ جانباز شخص ہی اور اپنے سر کو جلاد سے بچانے کے لیے سب کچھ کر گذریگا۔

اولیفنٹ "تو تمنے میجرلی کی گرفتاری کا حال پیشتر نہین سنا تھا؟"

ڈچز "نہین - مین نے ابھی وقت یہ حال سُنا ہی مگر جنرل اولیفنٹ تم یہ نہ خیال کرو کہ مین بادشاہ کی اس کارروائی مین کسی طرح دست اندازی کر سکتی ہون"

اولیفنٹ "میجرلی کا احسان تمکو دست اندازی کرنے پر مجبور کر سکتا ہی"

ڈچز "یہ ناممکن ہی"

اولیفنٹ (معمولی اطمینان کے انداز اور استقلال کے لہجہ سے) "یہ ایسا ممکن ہی کہ تم ضرور کرو گی"

ڈچز نے یہ معلوم کرنے کے لیے کہ جنرل اولیفنٹ کی کوشش اس بارہ مین کس بنیاد پر مبنی ہی تاکہ وہ اندازہ کر سکے کہ وہ اس بات کے پورا کرانے مین کہانتک اصرار کریگا کہا - "مگر تمکو میجرلی کے بارہ مین کیون اسقدر دلچسپی ہی؟"

اولیفنٹ "اوہ - مجھکو تمھین اس امر کے اطلاع دینے مین کچھ تامل نہین ہی کہ مجھکو میجرلی سے سچی دوستی ہی (سنجیدہ انداز اور نگاہ سے) مین اس سے اُسوقت سے واقف ہون جب وہ بچہ تھا"

ڈچز "اوہ! اور یہ قبل یا بعد اسکے تھا کہ ______"

اولیفنٹ "بعد اسکے کہ ہم تم فرانس مین جدا ہوئے" اسکے بعد معلوم ہوا کہ جنرل اولیفنٹ غمگینی کے ساتھ کچھ سوچتا رہا مگر پھر دفعتاً سر اُٹھا کے

اُسنے کہا "اس گفتگو کو طوالت دینا ہمارے لیے فضول ہی۔ کہئے کل کس وقت
مین اُس کاغذ کو لینے آؤن جس پر بادشاہ کا یہ حکم ہو کہ میجر لی ٹماورسے رہا
کیا جاوے"

ڈچز (نہایت استقلال سے دل مضبوط کرکے) "جنرل اولیفنٹ
یہ نہین ہوسکتا۔ بادشاہ کو حیرت ہوگی کہ ————————"

اولیفنٹ (بے پروائی سے) "تم ایک شریف باطن نوجوان
شخص کیجانب خیالات احسانمندی رکھتی ہو جو تمھاری ایک سخت مشکل مین
آڑے آیا ہی اگر بادشاہ دوسرون کے عمدہ خیالات کی قدر دانی نہین کرتا
تو یہ تمھارا کام ہی کہ اُسکو اس بارہ مین سبق دو۔"

ڈچز "نہین۔ مین ایسا نہین کرسکتی۔ مین اپنے تیئن اس طرح
بکھیڑے مین نہ ڈالونگی!"

اولیفنٹ "مین افسوس کرتا ہون کہ مجھکو سخت الفاظ استعمال
کرنا ہونگے۔ مگر تم مجھکو جانتی ہو جب مین کسی بات پر اصرار کرتا ہون تو
میرا مطلب یہ ہوتا ہی کہ وہ بات ہوجاوے"

ڈچز "مگر تم سرد و گرم زمانہ کا دیکھے ہوے ہو۔ تم ضرور سمجھ سکتے ہو کہ
بادشاہ نے اہم وجوہ سے یہ طریقہ اختیار کیا ہوگا"

سر ولیم برینلر "ہمیشہ سے بادشاہ کا ہوا خواہ رہا ہی ————"
اولیفنٹ "مجھکو یہ معلوم ہی اور بلا شبہہ بادشاہ نے اُسکی خدمات
گذشتہ کے صلہ مین اُسکے بھتیجہ کی نسبت یہ کارروائی کی ہی۔ سر ولیم اپنی
غرض پوری کرنے مین سخت اور اپنے برتاؤ مین مستحکم ہی ————"

ڈچز (از خود نہ خاص طور پر اولیفنٹ کی بات کے جواب مین) "اور
غالبًا خطرناک بھی۔ بہرحال اُسکی باتین بہت مبہم ہین"

اولیفنٹ (ڈچز پر ایک خاص ٹٹولنے کی نگاہ جماکر) "خطرناک اور
مبہم؟ تمھارا کیا مطلب ہی؟ بولو! تمھارے دل مین ضرور کوئی بات ہی۔ کیا تم اُس سے
بہتر کوئی دلیل بتا سکتی ہو جو تم میجر لی کی بابت سفارش نہ کرنے کی ظاہر کرچکی ہو؟"

ڈچز نے یہ خیال کر کے کہ اولیفنٹ کی بات کا جواب نہ دینا پڑیگا اور اِسطرح یہ لارنس کا جس سے اب وہ نفرت کرتی تھی اور ردتھ کا جسکو وہ رقیبہ سمجھتی تھی مطلب نہ نکلیگا کہا "ہاں - مین تم سے کہہ دیتی ہون کہ بادشاہ اور سر ولیم بریڈ کے درمیان جو کچھ خفیہ معاملات ہون اُنمین دست اندازی نہین ہوسکتی - سر ولیم اِس قسم کا شخص ہی کہ اُسکا خیال کرنے سے مین کسی نہ کسی وجہ سے تھرا اُٹھتی ہون اور کچھ مجھسے نہ پوچھو!"

اولیفنٹ (بدستور ٹٹولنے والی نگاہ ڈچز پر جما کر) "نہین - مگر کوئی وجہ ضرور رہی جب تو تمنے ایسے الفاظ استعمال کیے ہین - تو یہی بتاؤ! اگر وہ کوئی راز ہی جو تمکو چھپانا ہی تو مین قسم کھاتا ہون کہ مین اُسکا افشا نہ کرونگا"

ڈچز نے اُن دلائل پر زیادہ زور دینے کے لیے جو اُسنے اولیفنٹ کی درخواست نہ منظور کرنے کے لیے بیان کی تھین جواب دیا "ہان وہ ایک راز ہی مین نے میجر لی سے اقرار کیا تھا کہ مین اُسکا افشا نہ کرونگی اور اُسی کے ذریعہ سے سر ولیم بریڈ سے بھی کہلا بھیجا تھا کہ مین اُسکو مخفی رکھونگی - مین نے اُسکا ذکر بادشاہ تک سے نہین کیا ہی"

اولیفنٹ "تم وہ راز مجھ سے بتاؤ یا نہ بتاؤ جیسا تمھارا جی چاہے مگر جہانتک کہ میری درخواست سے غرض ہی مین اُسکو ضرور پورا کراؤنگا - کہو کل کس وقت -"

ڈچز نے جسکا ابتدا ہی سے اُس راز کے بتا دینے کا ارادہ تھا مگر جو ظاہر اسقدر غیب بلکہ اصرار ہونا چاہتی تھی تاکہ وہ اور زیادہ اہم سمجھا جاوے کہا - "تو تم مجھکو اُس راز کے فاش کرنے پر مجبور کرتے ہو؟"

اولیفنٹ (بے پروائی سے) "اچھا اگر تمھارے جی مین آوے تو بتا دو بہر حال ہمکو کسی طرح پر یہ معاملہ طی کرنا چاہیے"

ڈچز "تمکو رائی ہوس اور رینڈ رہال کے درمیان والے زیر زمین راستہ کا واقعہ معلوم ہی کیونکہ تمنے ابھی اُسکی طرف اشارہ کیا تھا - جب تمنے کہا تھا کہ میجر لی نے میرے ساتھ بہت سلوک کیا جسکی بابت مجھکو شکور ہونا چاہیے

پس تم واقف ہو کہ میجر لی (جو اسوقت کپتان لی تھا) مجھکو اُس زیرِ زمین راستہ مین چند ماہ ہوئے لیگیا تھا مگر بظاہر معلوم ہوتا ہی کہ تمکو معلوم نہین ہی کہ اس تہ خانہ سے بندہال کے ایک بند کمرہ مین نکلنے پر کیا واقعہ ہوا- اوہ وہ واقعہ تو افسانہ مثال خوف سے بھرا ہوا ہی- مین نے اُسپر اکثر خیال کیا ہی اور حیرت اور دہشت سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہین یہ نہ سمجھنا کہ مین افسانہ نگار کی طرح واقعات مین نمک مرچ ملا رہی ہون- مین اُنکی بابت اُس سے زیادہ رنگ آمیزی نہین کر رہی ہون جو فی الواقع اُنمین ہی خلاصہ کلام جب مین تہ خانہ سے اُس بند کمرہ مین نکلی تو پہلی چیز جو مین نے دیکھی یہ تھی کہ ایک شخص (جو پیچھے سے سر ولیم برینڈ معلوم ہوا) روشنی لیے ہوئے تھا- مگر خیال کی تیزی کیطرح ایک اور دروازہ دفعتًا کھل پڑا اور اُسمین سے کسی نے نکلکر سر ولیم کے ہاتھ سے چراغ گرادیا اور ہیبت ناک آواز یا یون کہنا چاہیے کہ مجنونانہ قہقہہ سے اُس جگہ کو جھنجھنا دیا"

اولیفنٹ "اوہ! پھر کیا ہوا؟"

ڈچز "اُس قہقہہ کے بعد ہیبت ناک چیخنے چلانے کی آواز آئی جسکے ساتھ کچھ دھینگا مشتی معلوم ہوئی گویا کوئی شخص کسی کو زبردستی گھسیٹے لیے جاتا ہی بعد ازان دروازہ دفعتًا بند ہو گیا اور بالکل خاموشی ہو گئی"

اولیفنٹ "مگر وہ کون شخص تھا تم ایسے مبہم الفاظ کیون بولتی ہو"

ڈچز "مین ایسے بھید بھرے شخص کا اور کسطرح ذکر کر سکتی ہون جسکی صرف ایک جھلک مین نے اسطرح دیکھ پائی جیسے بجلی کی چمک مین کوئی چیز نظر آجاتی ہی اور پھر غائب ہو جاتی ہی- لمپ ایسی ہی تیزی سے گل ہو گیا تھا"

اولیفنٹ "مگر اس فوری نظر سے تمکو یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ شخص مرد تھا یا عورت تھی؟"

ڈچز "نہین- وہ صورت- لمبا- سیاہ- جھولدار لباس پہنے تھی جسمین اُسکا سارا جسم لپٹا ہوا تھا- مگر پھر غور و تعمق کرنے سے مجھکو یہ یاد آتا ہی کہ گو اُسکا سر بھی ایک پوشش سے چھپا ہوا تھا- اُسکی صورت ایسی بھیانک

تھی جیسے مردہ کی ہوتی ہی!"

اولیفنٹ (سنجیدگی سے) "یہ تو عجیب طرح کا قصہ ہی"

ڈچز (راست بازی کی نگاہ اور انداز سے) "یہ قصہ نہیں ہی امر واقعی ہی واللہ اسمین ذرا بھی جھوٹ نہیں۔ مین قسم کھاتی ہون کہ یہ میرا چشم دید واقعہ ہوا"

اولیفنٹ "پھر تمنے سر ولیم برنیڈ یا اُسکے بھتیجے سے کچھ نہ پوچھا؟"

ڈچز "بھلا مین سر ولیم برنیڈ سے کیسے پوچھ سکتی تھی جبکی مین ایسے خاص حالات مین مہمان تھی؟ رہا بھتیجا ظاہر وہ بھی ایسا گھبرایا اور پریشان ہوا جیسے مین ہوئی تھی۔ پس جنرل اولیفنٹ تم سمجھ سکتے ہو کہ سر ولیم برنیڈ ایسا شخص ہی جسکے معاملات مین مین حتی الامکان بہت کم دخل دینا چاہتی ہون"

اولیفنٹ (استقلال سے) "سر ولیم برنیڈ تمکو کچھ نقصان نہین پہونچا سکتا یہ قصہ تو عجیب ہی مگر واقعات ایسے نہین ہین کہ تم خواہ مخواہ ڈرو نہ یہ کوئی دلیل میری بات کے انجام نہ دینے کے لیے ہو سکتی ہی اب مہربانی کرکے بتادو کہ کل کتنے بجے مین بادشاہی حکم لینے کے لیے آؤن۔ یا تم مجھکو میرے مکان پر بھیجدوگی؟"

یہ کہکر جنرل اولیفنٹ اپنی جگہ سے اُٹھا اُسکے انداز سے ظاہر تھا کہ وہ اپنی بات کو ضرور پورا کرادیگا اور اُس سے ہرگز دستکش نہوگا اور ڈچز کو زیادہ رد و کد کرنا فضول ہی وہ بھی اُسکے مزاج سے خوب واقف تھی اور جانتی تھی کہ جب وہ کسی بات کا ارادہ کرلیتا ہی تو اُسکو اُس سے باز رکھنے کی کوشش کرنا فضول ہوتا ہی اور اِس دردناک خیال سے کہ وہ بالکل اُسکے پنجۂ قدرت مین ہی اُسے دیکھا کہ متابعت کرنا ضرور ہی"

ڈچز "اگر مین اس مرتبہ تمھارا کہا مان لون تو کیا مجھکو امید کرنا چاہیے کہ ہر دوسرے تیسرے مہینہ تم میرے پاس آیا کروگے"

اولیفنٹ "نہین۔ اس مرتبہ مین تمسے یکا وعدہ کرتا ہون کہ پھر کبھی تمھاری مرضی کے خلاف تمسے کسی بات کی درخواست نہ کرونگا (بے پروائی سے) مجھکو ذرا بھی شک نہین کہ تم چاہتی ہوگی کہ مین کسی طرح انگلستان سے دفع ہون پس اگر تم کسی موقع مناسب پر بادشاہ سے کہدو کہ اگر

نو آبادی ہائے امریکا کی گورنری مجھکو دیجائے تو مین اُس سے انکار نہ کرونگا تمھارے لیے
یہ عمدہ تدبیر مجھہ سے پیچھا چھڑانے کی ہوگی۔ اچھا اب جلدی سے بتادو
کہ کل کسوقت ــــــ

ڈچزؔ۔ مین ٹھیک وعدہ نہین کر سکتی مگر اتنا کہ سکتی ہون کہ چھہ بجے شام تک
میجر لی کی رہائی کا حکم تمھارے ہاتھہ مین ہوگا"

اولیفنٹ "یہ وقت تو اچھا ہی مگر چھہ بجے کے بعد میرے پاس حکم
نہ پہونچے کیونکہ مین وعدہ کر چکا ہون کہ جیسے ہی سانٹ جیمس کی موگری گھنٹہ پر پڑیگی
لارنس لی آزاد ہوگا ــ"

بعد ازان اولیفنٹ نے سلام کیا اور رخصت ہوا مگر اسنے مصافحہ
کے لیے ہاتھہ نہ بڑھایا۔ اثنار مکالمہ مین جو اُسنے ڈچز سے کئی مرتبہ اُسکے
مسیحی نام سے خطاب کیا تو یہ بوجہ بے تکلفی یا الفت کے نہ تھا بلکہ محض اسوجہ
سے کہ وہ سمجھتا تھا کہ وہ بالکل میرے پنجۂ اختیار مین ہی اسی وجہ سے اُسنے
اُسکے عالی منزلت خطاب (ڈچز) کو متروک کیا۔

باب ۱۴

شاہی کمرہ

دوسرے روز ۲۶ ستمبر کی صبح کو گیارہ بجے کا عمل تھا کہ سر ولیم برنیٹ
محل وائٹ ہال کے ایک پرائوٹ دروازہ پر اپنے گھوڑے سے اُترا اُسکے
ساتھہ ایک سوار چھوکرا بھی تھا اُسنے سر ولیم کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی۔ سر ولیم
نے ڈیوڑھی کے ایک عرض بیگی کو اپنا نام بتایا اور اُسنے اُسکو نہایت ادب سے
سلام کیا کیونکہ یہ بات معلوم تھی کہ اُسکے بلانے کے واسطے ایک خاص قاعدہ
اُسی روز صبح کو بدل گیا تھا اور یہ حکم تھا کہ جسوقت سر ولیم آئیے فوراً
بادشاہ کے تخلیہ کے کمرہ مین بار پائے چنانچہ عرض بیگی نے اُسکو وہان پہونچا دیا
اور چند ساعت مین بادشاہ اور وہ تخلیہ مین ہو گئے "
جب عرض بیگی سر ولیم کو وہان پہونچا کر چلا گیا اور کواڑ بند ہو گئے

تو بادشاہ نے کہا "واللہ! اِس ضدی لونڈے نے تو مجھکو بہت تکلیف دی ہی مگر میرے اچھے دوست یہ بتاؤ کہ تمنے اِس سے زیادہ ہوشمندی کی کارروائی کیون نہین کی ؟"

سر ولیم برنیڈ "حق تو یہ ہی کہ حضور مین نے اپنے مقدور بھر لارنس اور روتھ کی عاشقانہ آمد و رفت کے روکنے مین کمی نہین کی جیسا مین نے حضور کو برسون یقین دلایا تھا جب مین عجلت کے ساتھ حضور کی دستانداز حاصل کرنے کے لیے بھاگا ہوا آیا تھا۔"

بادشاہ (بے صبری سے) "ہان - ہان - جو کچھ تمنے کہا تھا وہ سب مجھکو یاد ہی مگر مین خیال کرتا ہون کہ تمنے اُس چھوکرے کو ٹاور مین بند کرنے مین نا سمجھی اور عجلت کی بجاے اِسکے کہ اُسکو تکلیف پہونچتی نتیجہ برعکس پیدا ہوا - اُسکا جوش زیادہ ہو گیا ہی اور اس سے اُسکا تمرداور بڑھ گیا ہی"

سر ولیم برنیڈ "تو حضور کو اطلاع پہونچی ہی ——"

بادشاہ "اطلاع ؟ نہین کوئی نہین - مین اس معاملہ کو خود سمجھ سکتا ہون کیونکہ مین کل رات کو لارنس کے پاس گیا تھا۔"

سر ولیم برنیڈ "حضور نے خود تکلیف کی ——————"

بادشاہ "تکلیف کی ؟ بیشک یہ عمدہ تکلیف تھی درحالیکہ یہ نہایت ضروری تھا کہ مین حتی المقدور اس نکاح کو روکون - واللہ! مین تو سب کچھ کرنے کے لیے موجود ہون کہ لارنس رمبالڈ کی دختر پر گر کر اپنی اوقات خراب نہ کرے - علاوہ برین شاید اس سے - مگر خیر! برنیڈ تم میرا مافی الضمیر جانتے ہو"

سر ولیم برنیڈ "جی حضور مجھکو معلوم ہی مگر کیا یہ ممکن ہی کہ لارنس پر اُس بحث اور شاید دھمکی کا کچھ اثر نہوا جو حضور نے از راہ ہوشمندی عمل مین لانا مناسب تصور فرمایا ؟"

بادشاہ "بحث - اور دھمکی سے کچھ فائدہ نہوا مین تم سے کہے دیتا ہون کہ وہ روتھ پر مرتا ہی - مین نے کنایتاً یہ بھی کہا کہ تمکو اُسے خطاب

وجائداد سے محروم الارث کرنے کا اختیار ہی مگر وہ اپنے ارادہ پر قایم رہا۔ میرے دل مین تھا کہ اُسکو جیلخانہ مین رکھون تاکہ وہ وہان کا آب ودانہ دو ایک مہینہ تک چکھے مگر نہین مین ایسا نہیں کرنا چاہتا اور فائدہ ہی کیا ہی جبر وتشدد سے وہ اپنے ارادہ سے باز نہ آویگا۔ وہ بات کا بڑا پکا ہی!"

سر ولیم برینڈ:" جی ہان۔ حال مین اُسنے ایسا ہی ثابت کیا ہی مگر اب حضور کی کیا رائے ہی؟"

بادشاہ:" اس امر کے مشورہ کے لیے تو مین نے تمکو بلانے کو تڑکے ہی قاصد بھیجا تھا (کسی قدر تبسم سے) مگر پرسون تم ایک خفیف واقعہ بیان کرنا بھول گئے جسکا بیان کرنا بہتر ہوتا اگر تمکو یاد رہتا کیونکہ اُسکے علم سے ایک مبہم سی تدبیر پیدا ہوئی ہی جو اسوقت میرے دل مین پھر رہی ہی"

سر ولیم برینڈ:" کون واقعہ؟"

بادشاہ:" یہی بات کہ تم انحطاط عمر مین دوسری زوجہ کرنا چاہتے ہو اور تمنے اسکے لیے اُسی حسینہ کو پسند کیا جسنے لارنس ڈی پر جادو ڈالا ہی تمنے اس بات کو ایسا خفیہ کیون رکھا؟ اسمین کچھ ہرج نہین ہی بڑا نا خون جوش عشق سے گرما سکتا ہی اگر مین بڑھاپے تک جیا تو اسمین کچھ شک نہین ہی کہ موتی چور آنکھین۔ لب لعلین۔ اور در دندان تا دم مرگ مجھکو کرشمہ دکھاینگے"

سر ولیم برینڈ:" یہ سچ ہی کہ مین نے رمبالڈ کی دختر سے نکاح کی درخواست کی تھی مگر یہ اسوجہ سے تھا کہ لارنس اُس بلا سے بچ جائے"

چارلس فوراً سمجھ گیا کہ یہ نہایت۔ کرہ آمیز جھوٹ ہی مگر اُسنے دیکھا کہ سر ولیم نے خوب صورت بنائی کیونکہ یہ کہتے وقت اُسکے چہرہ کی کسی رگ کو ذرا بھی جنبش نہوئی۔ بادشاہ اپنی آرام کرسی مین لیٹ گیا اور بڑے زور سے قہقہہ مار کر ہنسنے لگا اور سر ولیم برینڈ بدستور سنجیدہ صورت بنائے رہا۔

بادشاہ (ہنستے ہوے):" واللہ تمنے خوب تدبیر کی تم کیسی جانکاہی کے لیے تیار تھے! تمھاری عمر کے شخص کے لیے سترہ اٹھارہ برس (یا جو کچھ اُسکی عمر ہو) کی زوجہ کرنا کیسی سخت تکلیف کی بات تھی یقیناً تمکو اسقدر دلیری

کرنے مین بہت دقت اُٹھانا پڑیگی ہوگی "

سر ولیم برینڈ (سنجیدگی کے لہجہ سے) "مین خیال کرتا ہون کہ وہ ناچیز خدمات جو مین نے اپنے بادشاہ کی ہین وہ مجھکو ہدف تمسخر نہ بنادینگی "

بادشاہ (پھر زور سے قہقہہ لگاکر یہان تک کہ آنسو نکل پڑے)۔

" اوہو! ذرا ہاتھ لاؤ - برینڈ مین تمھارے خیالات کو صدمہ نہین پہونچاتا بلکہ شاید اسکے جواب مین مین یہ کہ سکتا ہون کہ تمھارے عرض اپنے بادشاہ کو تھوڑی تفریح کا مصالحہ بہم پہونچانے کی ہی جو واللہ نہایت پسندیدہ تغیر اُن کبیدگی کے خیالات سے ہی جو ھنڈی کونلارے کی وجہ سے مجھکو لاحق ہوئے - (سنجیدہ ہوکر) اور دوست پھر غور و تعمق سے بحث کرین - یہ مان لیا گیا ہی کہ تمنے رد تھ پر آنکھ ڈالی اب اسکے ینڈرہال کی مالکہ ہونے مین کونسا امر حارج ہی "

سر ولیم برینڈ "ہر امر مین حارج ہی - اول تو وہ مجھکو ناپسند کرتی ہی اور بہ مقتضاے حال بھی ہی دوسرے اُسکا باپ راضی نہین ہوتا وہ ایک ضدی سخت مزاج بیورٹن ہی "

بادشاہ (بیچینی سے بات کاٹ کر) "ہش! تم یہ بحث کرتے ہی چلے جاؤگے یہانتک کہ نمبر تو نمبر ہوگئے کہ مان راضی نہین ہی یا ایسا ہی کچھ بیہودہ بکوگے میرے نزدیک سوا اسکے لارنس کو اس سے بچانے کی کوئی سبیل نہین ہی کہ تم رد تھ سے شادی کرلو - (اور آنکھ دباکر) چونکہ تم از راہ مہربانی اُسکو (لارنس کو) اپنے تیئن بیوقوف بنانے سے بچانے کے لیے اپنے اوپر جفا کرنے پر راضی ہو تو بہتر ہوگا کہ ایسا ہونے دو یہ بات ہو جانا چاہیے "

سر ولیم برینڈ "آپ اسکی سبیل بتایئے - میری تو سمجھ مین نہین آتا کہ "

بادشاہ "کیا مین نے نہین کہا کہ اس خفیف واقعہ کے علم نے جسکو بیان کرنا تم بھول گئے (یہان پر بادشاہ پھر ہنسا) مجھکو اس امر کے بابت سوچ مین ڈالا ہی؟ - تم دیکھتے ہو کہ لارنس کو تاور مین رکھنا بالکل ناممکن ہی - اسلیے دست پوچھنا شروع کرینگے کہ اُسنے کیا کیا ہی - اور منجملہ اُن دوستون کے جیسا تمنے مجھ سے کہا تھا جنرل اڈلیفنٹ بھی آتا ہو جو ایک راز کے جاننے کی وجہ سے

(تم یہ مطلب سمجھ گئے ہوگے) مجھکو لارنس ہی کے رہا کرنے پر مجبور کریگا علاوہ برین یہ میری سرشت کے خلاف ہی کہ ایک نوجوان کو بلا وجہ قلعہ مین بند رکھون پس اُسکو رہا ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر مس ربالڈ لیڈی بریندٹ ہوجاوے تو لارنس کی بابت تمام تردوات کا خاتمہ ہوجاوے"

سر ولیم بریندٹ" مگر یہ تو فرمایئے کہ اِن باتون کے ہوجانے کا کیا ذریعہ ہی؟"

بادشاہ" اوہ ذریعہ کیا۔ مین خیال کرتا ہون کہ تمکو تھوڑی سی معمولی قسم کی بدمعاشی کرنا پڑیگی جیسی پرانے افسانون مین لکھی ہی اور جسکی وجہ سے زمانہ سابق مین سپہ گری رنگیلے کارہائے نمایان کی خوب ترقی ہوئی۔ میرا مطلب یہ ہی کہ تم کو اُڑا لانا چاہیئے۔ بلاشبہہ تمھارے محل بیندرہال مین ایک گرجا ہی وہان ایک پادری کو تیار رکھنا اور بلا تامل نکاح پڑھا لینا"

سر ولیم بریندٹ" لیکن اگر مس ربالڈ گلا پھاڑ پھاڑ کر کہے (اور بلاشبہہ وہ ایسا کریگی) کہ یہ شادی اُسکی خلاف مرضی کے ہی تو کسی پادری کو جرأت نہوگی کہ عقد نکاح باندھے؟"

بادشاہ" ہان۔ یہ تو سچ ہی یہ البتہ وقت کی بات ہی! (چند ساعت تامل کرکے) اچھا اسکا انصرام مین اپنے ذمہ لونگا۔ مین نکاح کے وقت موجود رہونگا اور تمھارے رعب مین آجائیگی۔ وہ زیادہ بحث نہ کریگی نہ اپنے بادشاہ کے حکم مین زیادہ ردوکد کریگی مگر واضح رہے کہ ایسی صورت مین پروٹسٹنٹ پادری کو رسم نکاح عمل مین لانا چاہیے۔ تم اپنے کیتھولک سلوک کو بالائے طاق رکھنا۔ مس ربالڈ پروٹسٹنٹ ہی اور وہ اسکو اچھا سمجھیگی کہ تم اسی کے مذہب کے پادری کو بلاؤ گے علاوہ اسکے میرے واسطے یہ مناسب نہوگا کہ یہ بات مشہور ہو کہ مین ایسے نکاح مین شریک تھا جو رومن کیتھولک پادری نے پڑھا تھا (سنجیدہ چہرہ اور دھیمی آواز سے تیزی سے صلیب کا نشان انگلی سے بناکر) میرے عمدہ دوست تم جانتے ہوکہ دل مین مین کلیسائے روم روما کا ایسا ہی معتقد ہون جیسے تم ہو۔ مگر تم یہ خوب جانتے ہوکہ مین دنیا کے سامنے اسکا

اقرار نہین کرسکتا اگر مین ایسا کرون تو بھڑون کا چھتا میرے کان کے پاس آجائیگا یعنی لوگ بہت بڑبڑائینگے - بہرحال مین نفس مطلب کی طرف عود کرتا ہون جسے مین نے کسی قدر تجاوز کیا ہو آؤ اپنی تدبیر کو اچھی طرح قرار دے لین روتھ کو اٹھوا منگانا چاہیے یہ کام تم کرنا یقیناً وہ دن کے خوشگوار حصہ مین ہوا خوری کو نکلتی ہی - تم دو تین مضبوط نفر جنکی وفاداری پر بھروسہ ہو اور انکے مزاج مین شک کم ہو اس کام کے لیے مقرر کرنا - مگر واضح رہے کہ اگر وہ کسی مرد یا عورت کے ساتھ ٹہلتی ہو تو اسکو بھی اٹھا منگانا چاہیے اور اُس وقت تک حراست مین رکھنا چاہیے جب تک کہ نکاح نہو جاے ورنہ اس کارروائی کے باتون کا پتہ چل جائیگا شور و غل مچ جائیگا اور معاملہ خراب ہو جائیگا سمجھے ؟"

سر ولیم برنیڈ " جی ہان مین خوب سمجھا - چونکہ مجھکو آپ کے راے کی تقویت ہی اور آپ نکاح کے وقت تشریف لانے کا وعدہ کرتے ہین پس مجھکو کوئی خوف ناکامی نہین ہی "

بادشاہ " بہت اچھا اب تم ینڈرہال کو واپس جاؤ اور اس تدبیر کے عمل مین لانے کا بندوبست کرو - آج سب کام کر لینا بلاشبہہ کل تک روتھ تمھارے قبضہ مین آجائیگی جب وہ تمھارے ہاتھ آجاوے تو ایک تیز رفتار قاصد میرے پاس بھیجدینا - میرا محل صرف دو گھنٹہ کی راہ پر ہی -

دو تین گھنٹہ کے بعد مین خود ینڈرہال مین پہونچ جاؤنگا - مین اپنے ساتھ اپنے پادری ڈاکٹر ڈارٹن کو لاؤنگا جسکو بلاشبہہ مذہب پروٹسٹنٹ مین بہت غلو ہی اور شراب وکباب مین اُس سے بھی زیادہ - وہ خاص لیسنس عقد نکاح وغیرہ کا تیار لائینگے - پس رسم نکاح بطور جائز عمل مین آنے کی کوئی بات مانع و مزاحم نہ رہیگی - کہو مین نے اس عمدہ تدبیر کی پوری تفصیل کردی یا نہین ؟"

سر ولیم برنیڈ " کیا کہنا ہی آپ کی اعلیٰ دانشمندی نے ایسی تدبیر نکالی ہی کہ اُن تمام تکلیفون اور دقتون کا خاتمہ ہو جائیگا جو لارنس کے تمرد نے پیدا کیے ہین "

بادشاہ۔ لارنس کا ذکر آجانے سے مجھکو یاد آگیا کہ اسکو بھی فوراً آزاد کر دینا بہتر ہوگا مگر حکم آزادی کے ساتھ یہ بھی تاکید ہو جانا چاہیے کہ ٹاور سے نکلنے پر دو گھنٹہ کے اندر وہ اپنی رجمنٹ مین شامل ہو جاوے اسطرح پر اسکو اقتان دجیزان جانا پڑیگا اور راستہ سے تجاوز کرنے اور رائل ہوس تک جانے کا موقع نہ ملیگا۔"

سر ولیم برینڈ۔"کیا یہ بہتر نہوگا کہ تا اختتام اُس معاملہ کے جسکا ابھی آپ نے انتظام بتایا ہی اسکو قید رکھا جاوے؟"

بادشاہ۔"نہین۔ یہ بے فائدہ ہی اگر اسکو رائل ہوس مین جانے اور روتھ کی صحبت مین پھرنے اور اس تدبیر کے خراب کرنے کا موقع نہ ملے تو کچھ حرج نہین ہی اسکا ہرٹ فورڈ یا ٹاور مین رہنا یکسان ہی سوا اسکے ہر گھنٹہ جو اُسکی قید کا گذرتا ہی اُسکے دوستون کو اور زیادہ چوکنا کریگا اور انکو اس بات کے دریافت کرنے پر آمادہ کریگا کہ اس قید کے کیا معنی ہین۔ ان وجوہ سے اُسکو جلد رہا ہو جانا چاہیے اب تم فوراً جلد وا و راپنے انتظامات مین دیر نہ کرو۔"

سر ولیم برینڈ بادشاہ سے رخصت ہوا۔ اور بادشاہ کو کارنس پر کی گھڑی سے معلوم ہوا کہ جلسہ پریوی کونسل مین ضروری معاملات مملکت کے واسطے جانے کا وقت آگیا ہی دو گھنٹہ اسی طرح گذر گئے اور دو بجے تک بادشاہ کو اپنی خاص تفریحون کا موقع نہ ملا۔ کپڑے بدل کر وہ ڈچز آف کلیولینڈ سے ملنے گیا۔ پس وہ پانچ بجے محل کو لوٹا بعد ازان وہ ڈچز آف پورٹس موتھ کے مکان کو گیا مگر اُسکے کمرہ مین داخل ہونے پر اُسکو معلوم ہوا کہ ڈچز اُوداس ہی اور اُسکا مُنھ غصہ سے پھولا ہوا ہی"

بادشاہ (ڈچز کے پاس صفحہ پر بیٹھکر)۔"میری حسینون کی سرتاج تمکو کس بات کی تکلیف ہی؟"

ڈچز (بدستور مُنھ پھلائے ہوئے مگر تاہم بہت آن بان سے)۔"مین خیال کرتی ہون کہ آپ کو اُس پیام کی طرف توجہ کرنا چاہیے تھی جو مین نے کونسل کے کمرہ مین بھیجا تھا۔"

چارلس "پیام؟ مین اپنی عظمت وجلال کی قسم کھاتا ہون کہ وہ میرے پاس نہین پہونچا۔ جس بدذات کی زبانی تم نے پیام بھیجا وہ شاید اُسکا پہونچانا بھول گیا۔ مگر وہ پیام کیا تھا؟"

ڈچز (الفت کی نگاہ اور خوش آیند عشوہ سے) "وہ پیام یہ تھا کہ مین آپ سے چند ساعت کے لیے ملنا چاہتی تھی لیکن اگر تمھارے پاس فی الواقع پیام نہین پہونچا تو مجھکو کوئی وجہ شکایت کی نہین رہی وہ غرض جسکے واسطے مین نے آپ کو بلایا تھا یہ ہی کہ مین آپ سے اُس شخص کی بابت سفارش کرون جس نے کچھ عرصہ ہوا میرے ساتھ سلوک کیا تھا اور اسی وجہ سے آپ اُس سے راضی ہوئے تھے"

بادشاہ "یقیناً تم لارنس کی بابت کہ رہی ہو"

ڈچز (بادشاہ کے گلے مین باہین ڈالکر اور خوشامد کے چہرہ سے)۔ "ہان۔ ہان مین اُسی کا ذکر کرتی ہون۔ غالباً تم ناخوش نہوگے کہ مین نے اتفاقیہ مجبری کے ٹاور مین مقید ہونے کا حال سُن پایا اور اب تم سے اُسکی سفارش کر رہی ہون مین اُسکے حسن سلوک اور جوانانہ عالی خیالی کے برتاو کو فراموش نہین کر سکتی"

بادشاہ (ڈچز پر ٹٹولنے والی نگاہ ڈالکر) "سچ بتانا کہ تمکو یقین ہو کہ تمھارے دل مین اُسکی جانب سوا شکریہ کے اور کوئی خیال نہین ہی؟"

ڈچز نے شاطر مکار کی طرح ملائمت اور کبیدگی کے انداز سے کہا "چارلس پر تم مجھپر کیا غضب ڈھاتے ہو؟"

بادشاہ "بس۔ بس! مین دیکھتا ہون کہ اندیشہ بلکہ فوری خیال جو میرے دل مین آیا وہ تمھارے مضر تھا۔ اچھا معاف کرو معاف کرو مجھ سے غلطی ہوئی بارہا یہ نوجوان شخص اُسکی بابت مین نے پہلے ہی سے یہ ارادہ کر لیا ہو کہ اُسکو رہا کردونگا۔ بہتر ہوگا کہ تم ہی اُسکو رہائی کی خبر سناؤ تاکہ اُسکا بار احسان تمھارے سر سے اُتر جاوے۔ اور جو کچھ سلوک اُس نے تم سے کیا ہی اُسکا معاوضہ ہو جاے۔ قلم دوات کاغذ لاؤ۔ مین تو اُسکے آج رہا کرنے کے ارادہ

کو بھول گیا تھا!"

بادشاہ ایک میز پر لکھنے کے لیے بیٹھ گیا اور اُس نے لفٹنٹ ٹاور کے نام حکم لکھا کہ میجرلی کو فوراً چھوڑ دے اور دوسرا پرچہ اُس نے خود میجرلی کے نام لکھا اور اُسمیں سخت تاکید کی کہ ٹاور سے نکلنے پر جسقدر جلد گھوڑا تمکو لیجا سکے ہرٹ فورڈ مین اپنے مقام پر حاضر ہو اور یہ بھی تحریر کیا کہ تاصدور حکمنامے وہین رہو۔ ڈچز آف پورٹس مُوتھ جس نے عمداً اُنھیں بھولا رکھا تھا تاکہ اُسکی درخواست کو بادشاہ فوراً قبول کر لے اِس بات سے نہایت متعجب اور خوشی ہوئی کہ جس بات کی اُس نے درخواست کی تھی وہ پہلے ہی سے بادشاہ کے ذہن مین تھی مگر اُس نے کوئی سوال نہین کیا اور دونون کاغذ بادشاہ کے ہاتھ سے لیکر کمرہ سے نکلی اور ایک معتمد چھوکرے کو بلا کر حکم دیا کہ دونون کاغذ جنرل اولیفنٹ کے مکان پر محلہ لنکنس ان فیلڈس کو لیجاوے۔

باب ۴۲

دونون گرفتار ہو گئے

جس روز واقعات مندرجۂ باب سابق ظہور مین آئے تھے اُسکے دوسرے روز شام کا وقت تھا اور ۲۷- ستمبر تاریخ تھی- ستمبر کا مہینہ ملک انگلستان مین معمولاً بہت خوشگوار ہوتا ہی اور جب وہ قریب اختتام کے ہوتا ہی تو صحرا- جنگل اور باغون پر ابتدائی رنگ چھوڑتا ہی جنکی پختگی آنے والا مہینہ خزان کے عمدہ اور گرم رنگون مین کرتا ہی- سال کا یہی زمانہ ہوتا ہی جب بڑے درختون کے پتے اپنی آخری فوق البھڑکی کو اختیار کرتے ہین گویا اُنکا ارادہ اخیری بھاری لباس پہننے کا ہوتا ہی تاکہ منظر کو جاتے ہوئے رونق بخشین قبل اسکے کہ پہونچنے والا سرما اپنا پالا مارنے والا اور ٹھٹھرانے اور منتشر کرنے والا اثر اُن پر کرے جسطرح شہر غرناطہ کے اخیر مسلمان بادشاہون نے جب نصرانی دلیرون نے اُن پر غلبہ کیا اور اُنکے پھاٹکون پر گرجنے لگے تو عمدہ عمدہ پوشاکین پہنی تھین اور اپنے اقتدار کے آخری دنون کو فوق البھڑکی سے بسر کیا

تھا وہی حالت درختوں کی ہوتی ہی یہ جنگل کے شاہ موسم خزان کے قریب ہونے پر طرح طرح کے رنگین لباس پہنکر آراستہ ہوتے ہین قبل اسکے کہ دسمبر کا سرد مہینہ اُن پر فتح پاکر اُنکو بالکل مغلوب کرے۔

ماہ ستمبر کی اس شام کو جس کا ہم بالخصوص ذکر کر رہے ہین ہوا گرم تھی کھیت لہلہا رہے تھے اور درختون اور باغون مین فی الجملہ خزان کی زردی پھیل چلی تھی۔ پس جنرل اولیفنٹ جب ہرٹفورڈشایر کے اُتار چڑھاؤ کے میدانون مین جا رہا تھا تو وقتاً فوقتاً اپنے گھوڑے کی باگ کھینچتا اور کسی ٹیلہ کی بلندی یا وادی کی پستی مین نیچر کی عمدگی دیکھنے کے لیے ٹھہر جاتا تاہم اُسکے خیالات زیادہ تر سنجیدہ تھے اور جب وہ راستہ طی کر رہا تھا تو گھنٹون تک اُسکا دھیان قدرت کی خوشنمائیون سے جنکے درمیان اسکا راستہ واقع تھا علیحدہ رہتا۔ اسوقت آفتاب مغربی حدنگاہ سے اپنی آخری تارشعاعی ڈال رہا تھا جب جنرل اولیفنٹ پیندرہال کے سامنے پہونچا جسکی عمارت اور پھاٹک کے برج باغ کے درختون اور کھائی کے باہر کے تناور اشجار کے اوپر نظر آتے تھے۔ تین چوتھائی میل کا فاصلہ اسوقت رہ گیا تھا جب جنرل اولیفنٹ کو عمارات کی چوٹیان نظر آنے لگین وہ اپنے گھوڑے سے اُتر پڑا اور اسکو سبزہ پر چرنے کے لیے چھوڑکر اپنے خیالات مین مصروف ہوگیا۔

جب وہ اسطرح پر سوچ مین تھا تو اُسکی آنکھین پیندرہال کی عمارت کیطرف تھین اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عمارت کو خاص تعلق ان خیالات سے تھا جو اُسوقت اُسکے دل مین بھر رہے تھے۔ اُسکے چہرہ پر گونہ حزن و ملال تھا جو پیشتر کبھی نہین دیکھا گیا اور وہ دیر تک رہا گویا مستقل طور پر قائم ہوگیا تھا بعض اوقات پر جیسا کہ ناظرین کو معلوم ہوچکا ہی خاص حالات اور اشارات سے اُسکے مردانہ چہرہ پر عارضی اضمحلال آجاتا تھا جسکے واسطے ہم حسن کا زنانہ لفظ نہین استعمال کرسکتے۔ مگر وہ ملال جب کبھی لاحق ہوتا فوراً رفع ہوجاتا اور اسکا چہرہ حسب معمول خندہ اور مطمئن نظر آتا مگر اب جو اُداسی قائم تھی وہ اُس وقت تک رفع نہوئی تھی جب وہ منڈیر پر نیم دراز پیندرہال کی طرف

غور سے دیکھ رہا تھا۔ آفتاب کی اخیر کرنین ٹمٹماتی ہوئی مغرب کی طرف غائب ہوگئین اور تاریکی اور سنہری قرمزی اور سرخ رنگ جو مقتضائے غروب آفتاب موسم خزان کی تھی بڑھتی ہوئی دھندلاہٹ بلکہ شفق کی نیم تاریکی سے غائب ہوتی جاتی تھی کہ ایک سرپٹ گھوڑے کی ٹاپون کی آواز سڑک پر جاتے ہوئی اسکو معلوم ہوئی وہ بیکر تصویر کی طرح نہ کسی خاص غرض سے سڑک کی طرف دیکھنے لگا اور یہ پہلا مرتبہ تھا کہ پچھلے پاؤ گھنٹہ مین اُسنے اپنی آنکھ بنیدر ہال کی بلند چوٹیون سے پھیری تھی ہنوز اسقدر روشنی تھی کہ اولیفنٹ نے اپنی دوربین نظر سے اُس تنہا سوار کو پہچان لیا جو ظاہرا بنیدر ہال کیطرف چلا جارہا تھا۔ اولیفنٹ نے کھڑے ہوکر زور سے آواز دی "کون! رالف گرمسٹڈ ٹھہرو!"

چنانچہ سوار نے گھوڑا ٹھہرایا اور جنرل اپنے گھوڑے کو اسی طرح مرغزار کے سبزہ پر جہان شام کی دھندلاہٹ دھوان کے مرغولہ کی طرح اُٹھنا شروع ہوگئی تھی چھوڑکر سڑک کی طرف جھپٹا۔

رالف گرمسٹڈ نے اُسی طرح کے کرخت لہجہ سے جو بوجہ عہدہ دار وغیرہ مجلس کے اسکا معمولی ہوگیا تھا کہا "اوہ۔ جنرل! تم ہو؟ کیا تم راستہ بھول گئے ہو؟ کیا تم گھوڑے سے گر پڑے ہو؟ یا تمکو یہان کچھ کام ہے؟"

جنرل اولیفنٹ "مین راستہ نہین بھولا کیونکہ مجھکو یہان کی ہر انچہ زمین سے پوری واقفیت ہے۔ نہ مین اپنے گھوڑے سے گرا ہون کیونکہ مین بلا تفاخر کے پورے اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہون کہ جو گھوڑا مجھکو اپنی پیٹھ سے گرادیگا وہ چل بھی نہ سکیگا۔ رہا تیسرا سوال اسکا جواب مین اثبات مین دیتا ہون مجھکو ان اطراف مین کام ہے"

گرمسٹڈ "کیا یہ کام بنیدر ہال مین ہے؟ یا شاید رائی ہوس مین ہوگا کیونکہ مجھکو معلوم ہوا ہے کہ تم وہان تین چار روز ہوے گئے تھے"

اولیفنٹ (معمولی خوش مذاق تبسم سے) "اب تم سوال نہ کرو بلکہ مجھکو کچھ پوچھنے دو۔ کہو تمنے اپنی نوکری ٹاور کی چھوڑدی؟"

رالف گرمسٹڈ "معاف کرنا مجھکو اسوقت اشد ضرورت ہے دینا

مین کوئی شخص ایسا نہین ہی جسکے کہنے سے مین دو تین منٹ ٹھہرتا جیسا مین نے کیا ہی مگر تم نے میرے ساتھ مہربانی اور نیکی کی تھی۔"

اولیفنٹ (مسکراکر)، "مہربانی اور نیکی سے تمھارا یہ مطلب ہی کہ مین نے تم پر متوسط درجہ کی دریا دلی کی - ہان! اور مین نے تمکو اُس مکاری کے بابت معافی دی جسکے ذریعہ سے تم نے میری ہیرے کی انگوٹھی حاصل کی تھی۔ ٹھیک اُسی وقت جب تم میرا کام کرنے کا اقرار کر رہے تھے - مگر خیر ان باتون کو جانے دو یہ بتاؤ کہ اسوقت تمکو اسقدر جلدی کیون ہی - تم کسی ضروری کام کے لیے ایسے تیز جا رہے ہو ؟"

گر مسٹڈ "مین ایک پیام لیکر وائٹ ہال کو گیا تھا اور اب اسکا جواب لیکر وہین جاتا ہون جسکا سر ولیم ہربرٹ منتظر ہی اُسنے لندن تک پہونچنے کا وقت بہت احتیاط سے شمار کیا اور نیز وہ قصہ جو مجھکو واپس آنے مین لگیگا اور آدھ گھنٹہ مجھکو آرام کرنے اور کھانے کے لیے دیا ہی بس تم سمجھ سکتے ہو کہ مین ٹھہر نہین سکتا - مبادا سر ولیم ناخوش ہوا ور سزا دے۔"

اولیفنٹ "بالفعل تم پانچ منٹ اور ٹھہر سکتے ہو - اس عرصہ مین تمھارا گھوڑا بھی دم لے لیگا اور باقی پون میل - (کیونکہ اس سے زیادہ فاصلہ نہوگا) چشم زدن مین طی ہو جائیگا - ذرا بتاؤ تو کہ ایسی کیا آفت کی ضرورت ہی اور تم کیا پیام لیے جاتے ہو ؟ -

گر مسٹڈ "پیام کا حال تو مین کچھ بھی نہین جانتا نہ مین اُسکی تفصیل بتا سکتا ہون - واضح رہے کہ مین عنقریب ایک صاف ستھرا مختصر مکان سر ولیم کے علاقہ مین خریدنے والا ہون اور اُسی کے طی کرنے کے لیے اپنے بھائی لوگ کے ساتھ ہنیڈرہال مین ٹھہرا ہون اسی وجہ سے سر ولیم نے مجھ سے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہی اور چونکہ مجھکو بھی اپنا مطلب اُس سے نکالنا ہی مین اُسکو ناراض نہین کر سکتا۔"

اولیفنٹ (معمولی کشادہ رو انداز سے) "مین سمجھا - تاہم مین امید کرتا ہون کہ تم مجھکو رازدار بنانے سے انکار نہ کروگے کیا تمھارے اور سر ولیم کے

درمیان زرِ ثمن کی بابت بحث ہی یعنی اُسمین جو وہ طلب کرتا ہی اور جو تم مکان کی بابت دیتے ہو؟ دیکھو رالف مجھکو اس معاملہ سے دلچسپی ہی کیونکہ مین نے ہی پہلے پہل تمھارے ذہن مین مکان خریدنے اور آتشدان کے پاس بآرام بیٹھنے کا خیال پیدا کیا ہی تا کہ تم اُسکو اپنا کہہ سکو اور یہ میرا ہی کیسہ تھا جسنے تمکو مکان خریدنے کا ذریعہ بہم پہونچایا۔"

رالف گرمسٹڈ "ہان جنرل یہ بیشک سچ ہی اور مین اُسکو نہین بھولا ہون - واللہ تم بھی عجیب شخص ہو - تم مجھ سے وہی کراتے ہو جو تمھارے جی مین آتا ہی اور مین یقین کرتا ہون کہ ہر مرتبہ جب مجھ سے تمسے ملاقات ہوتی ہی مین چند منٹ مین اسقدر بک جاتا ہون جتنا دیگر اوقات پورے دن بھر مین بھی نہین بولتا"

اولیفنٹ "مگر قیمت کی کیفیت تو بتاؤ؟-

رالف گرمسٹڈ "میرے اور سر ولیم کے درمیان صرف دس اشرفیون کا جھگڑا ہی کیونکہ تم جانتے ہو کہ سر ولیم ذرا ٹیڑھا آدمی ہی وہ مجھکو کئی ہفتہ سے آرے بے مین رکھے ہوئے ہی اور کوئی بات قطعی طور پر طی نہین کرتا - اسی وجہ سے مین نے خیال کیا کہ اگر مین اُسکا کام بہ عجلت ٹھیک وقت پر کردونگا تو شاید وہ مجھکو دس اشرفیان معاف کر دے۔"

اولیفنٹ (جیب سے مٹھی بھر اشرفیان نکالکر اور رالف گرمسٹڈ کے سامنے رکھکے) "لو یہ اشرفیان ہین"

رالف گرمسٹڈ (اپنے آپ) "عنایت بر عنایت! اور مہربانی بر مہربانی!) باواز بلند جنرل مین تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون اور اس فیاضی کو قبول کرتا ہون اب مجھکو سر ولیم کی کنجوسی سے استغنا ہی"

اولیفنٹ "اور یہ کام کیا تھا جسکے واسطے تم لندن کو گئے تھے؟"

کیونکہ اولیفنٹ کے دل مین شبہہ تھا کہ یہ کام غالبًا کسی نہ کسی طرح پر خاندان مبالڈ یا لارنس سے متعلق ہی اور یہ ایسا شبہہ تھا جسکے لیے اُسکو خود عمدہ وجوہ معلوم تھے جو ناظرین کو صاف طور پر سمجھ مین نہین آسکتے اسواسطے کہ یہ شبہہ اُس راز کے

علم کی وجہ سے پیدا ہوا تھا جو اُسنے سوانگ کی رات کو بادشاہ کے کان مین کہا تھا۔

رالف گرمسٹڈ "یہ تمھارا میرے اوپر فی الجملہ احسان ہی۔ جو کچھ مین جانتا ہون اُسکے بتانے پر نیم راضی ہون صرف مجھکو ذرا سا خوف ہی کیونکہ تم خاندان رمبالڈ کے دوست ہو اور اُسکا قرضہ سر ولیم برنیڈ کو ادا کردیا ہی تم شاید دست اندازی کرو۔"

اولیفنٹ (بات کاٹ کر) "نہین مین ایسا نہ کرونگا کہ تمکو مضرت پہونچے تم یقین مانو کہ مین ایسا ہرگز نہ کرونگا کیا مین نے اپنے تیئن کئی مرتبہ تمھارا دوست نہین ثابت کیا ہی!"

رالف گرمسٹڈ "بیشک تمنے ایسا کیا ہی۔ اگر تم مجھکو سر ولیم برنیڈ کی عنایت سے محفوظ رکھو تو مجھکو اُس تمام حال کے بتانے مین تامل نہین ہی جو ہو رہا ہی اصل یہ ہی کہ مس رمبالڈ اور ایک اور لیڈی جو اُسکی مان نہین ہی۔"

اولیفنٹ "خیر اس سے مطلب نہین کہ وہ کون ہی۔ مگر یہ بتاؤ کہ ان دونون کی بابت کیا ہوتا ہی؟"

رالف گرمسٹڈ نے دُھندھلا ہوتے ہوئے شفق مین چارون طرف دیکھا گویا یہ اطمینان کیا کہ کوئی اور سُننے والا نہین ہی اور پھر کاٹھی سے جھککر دھیمی آواز سے کہا "مس رمبالڈ اور دوسری لیڈی جسکا مین ذکر کرتا ہون بندر ہال مین قید ہین۔"

اولیفنٹ (بے پروائی اور بے تعلقی کے انداز سے) "بندر ہال مین قید ہین؟ مگر یہ تو بتاؤ کہ وہ کب اور کسطرح قید کی گئین؟"

رالف گرمسٹڈ "آج شام کو قید ہوئی ہین۔ وہ رائی ہوس سے کچھ فاصلہ پر ٹہل رہی تھین اور سر ولیم کے جاسوس تاک مین لگے ہوئے تھے چنانچہ دونون لیڈیان یعنی جوان اور بڑھیا بغیر زیادہ دقت اور شور کے بندر ہال مین اُٹھا کر پہونچا دیگئین۔"

اولیفنٹ "مین قیاس کرتا ہون کہ تمنے بھی اُس چھوٹے سے دل لگی کے کام مین مدد دی ہوگی؟ - رالف بتانے مین کچھ تامل نہ کرو مجھکو

تمھارے منصف یا اتالیق ہونے کا کوئی استحقاق نہین ہی لیکن اگر تمنے خیال کیا کہ تم سر ولیم سے اپنا کام نکال رہے تھے تو تم پر کچھ الزام نہین ہی کیونکہ دنیا کی یہی چال ہی "

رالف گرمسٹڈ " ہان یہ سچ ہی کہ میری بھی اسمین کچھ شرکت تھی "

ادلیفنٹ " مین پہلے ہی سمجھتا تھا - مگر یہ نیڈیان کسواسطے لائی گیئن ہین ؟ "

رالف گرمسٹڈ " جنرل صاحب یہی تو اصل بات ہی جسکو مین بالکل نہین سمجھتا نہ یہ بات میری سمجھ مین آتی ہی کہ بادشاہ کیون آرہا ہی "

ادلیفنٹ (بدستور بے پروائی کے انداز سے مونچھون پر ہاتھ پھیرتے ہوئے) " اینہ ! بادشاہ آرہا ہی ؟ تو مین خیال کرتا ہون کہ تم لندن کو گئے تھے "

رالف گرمسٹڈ " ہان ایک خط لیکر گیا تھا جو سر ولیم نے بادشاہ کے نام بھیجا تھا مین نے بادشاہ کو ایک کمرہ مین تنہا پایا اور مجھ سے غریب شیطان کے لیے بادشاہ کے حضور مین کھڑا ہونا خوب بات ہی ! "

ادلیفنٹ " بیشک ! خوب بات ہی - مگر یہ تو بتاؤ کہ قابل قدر عمدہ بادشاہ نے تم سے کیا کہا ؟ "

رالف گرمسٹڈ " اوس نے مجھ سے صرف یہ کہا کہ تم بلا توقف ینڈرہال کو بھاگتے ہوے جاؤ اور سر ولیم کو اطلاع دو کہ مین خود (یعنی بادشاہ) ٹھیک ساڑھے نو بجے ینڈرہال مین پہونچونگا اور اب مین یہان کھڑا ہون اور بجاے اسکے کہ بادشاہ کے حکم کی تعمیل کے لیے جلد سفر کرون وقت ضائع کر رہا ہون - اوہ ! مین نے بادشاہ کی ایک اور بھی عدول حکمی کی کیونکہ بادشاہ نے مجھکو سخت تاکید کی تھی کہ سواے سر ولیم برنیڈ کے اور کسی سے اس پیام کا حال نہ کہنا "

ادلیفنٹ " خیر جانے دو دو دس اشرفیان تمھارے کانشنس کی جراحت کے لیے مرہم کا کام کرینگی - کہو بادشاہ نے تمکو کیا دیا ؟ "

رالف گرمسٹڈ - واللہ ایک خرمہرہ بھی نہین ! اونھون نے صرف یہ کہا

کہ تم بڑے معتمد شخص ہو مین تمکو ایک گنی اپنی صحت کا جام شراب پینے کے لیے دیتا ہون جب یہ کام طی ہو جاے تو شراب پینا مگر جیب ٹٹول کر اُنھون نے کہا۔ لاحول ولا قوۃ! میرے پاس اسوقت ایک گنی بھی نہین ہو۔ پس بجاے گنی کے بادشاہ نے میری پیٹھ ٹھونکی اور کہا تم بڑے عمدہ شخص ہو مین تمکو کبھی نہ بھولونگا۔

ادلیفنٹ "اچھا اب مین تمکو ایک لمحہ بھی نہ روکونگا مگر یہ تو بتاؤ کہ تم نے سر ولیم برینڈ سے اُس بات کا ذکر تو نہین کر دیا جو میرے اور تمھارے درمیان طاور مین ہوئی تھی اور جو مین نے تمھارے کان مین کہی تھی"

رالف گر مسٹڈ "نہین۔ واللہ نہین! مین نے ایک لفظ بھی اُسکی بابت نہین کہا!"

ادلیفنٹ "اور اپنے بھائی لوک سے؟ سچ سچ کہنا"

رالف گر مسٹڈ "لوک کی اور بات ہو مین نے اُس سے سب حال ضرور کہدیا ہو"

ادلیفنٹ "تو مجھکو تمھارے بھائی لوک سے بات چیت کرنا چاہیے میرا مطلب اُسکو کچھ نقصان پہونچانے سے نہین ہو نہ تمکو۔ مگر میرا ایک مطلب ہو اور تم جانتے ہو کہ جب میرا مطلب ہوتا ہی مین کسی طرح اُس سے باز نہین آتا۔ بھلا دیگر اشخاص کا تامل و تذبذب مجھکو کیا روکیگا پس تم اپنے بھائی لوک سے کہدینا کہ وہ مجھ سے گھنٹہ بھر کے بعد چھوٹی شراب کی دوکان مین جو نیدر ہال کے قریب ہی ملے۔ مین کچھ نام نہ بتاؤنگا اُسکو صرف اسقدر کہنا چاہیے کہ جو جنٹلمین یہان مقیم ہی مین اُس سے ملنا چاہتا ہون اب تم جلد و۔ خبردار میرے بتانے کے مطابق عمل کرنا ورنہ مین مجبور ہو کر نیدر ہال کا پھاٹک کھٹکھٹاؤنگا اور وہین لوک سے گفتگو کرونگا"

رالف گر مسٹڈ نے جنرل ادلیفنٹ کا پیام پہونچانے کا وعدہ کیا اور گھوڑے کو مہمیز کر کے شام کی گھڑی ہوتے ہوتے تاریکی مین غائب ہو گیا۔ جنرل ادلیفنٹ آہستہ آہستہ مرغزار کی طرف لوٹا اور اپنے گھوڑے کو آواز دی گھوڑا آگیا اور وہ اُسکو سڑک پر لیگیا۔ ادلیفنٹ سوار ہو لیا اور آہستہ آہستہ اطمینان

کے ساتھ بنیدرہال کیجانب روانہ ہوا۔

بنیدرہال سے تخمیناً سو گز کے فاصلہ پر ایک چھوٹا شراب خانہ تھا وہان اد لیفنٹ اترا گھوڑے کو شراب خانہ کے سائیس کے سپرد کرکے وہ شراب خانہ مین داخل ہوا اور ایک تخلیہ کے کمرہ کی درخواست کی اس شراب خانہ مین صرف ایک کمرہ تھا وہان تین چار مزدور شراب پی رہے تھے پس مالک دوکان نے اطلاع کی کہ تخلیہ کا کمرہ جو مین دیسکتا ہون وہ خوابگاہ ہی اد لیفنٹ نے اُسی کو منظور کیا اور اُس کمرہ مین جاکر سب سے عمدہ شراب کا ایک گلاس طلب کیا اس چھوٹی سرا کا مالک (اگر اُسکو سرا کہنا چاہیے) ایسے مہمان کے آنے سے بہت خوش ہوا اور اُسکے تعمیل ارشاد کے لیے اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔

جب دوکان والا کمرہ سے جارہا تھا تو اد لیفنٹ نے کہا کہ ایک بات سُنتے جاؤ مجھکو ان اطراف مین کچھ خانگی کام ہی پس یہ بہتر ہوگا کہ تم اپنی دوکان کے نیچے کے درجہ کے گاہکون سے یا اور آنے والون سے کچھ نہ کہنا کہ تمھارے یہان ایسا ایسا مہمان آیا ہی لوگ گرمسٹر سرویلیم برنیڈ کا داروغہ۔ خانسامان بلکہ سب کچھ ابھی آویگا مین اُس سے تخلیہ مین ملاقات کرنا چاہتا ہون تم سب طرح بر زبان بند رکھنا اور لو یہ میری فیاضی کا زر بیشگی ہی"

یہ کہکر اد لیفنٹ نے چند اشرفیان مالک دوکان کو دین اور وہ زمین دوز سلام کرکے شراب لانے کے واسطے چلا گیا اور شراب لاکر کہا کہ یہ نہایت عمدہ قسم کی شراب ہی اور اپنے گاہک کے اول جام پینے تک منتظر کھڑا رہا۔ اد لیفنٹ نے اُسکو نہایت بدمزہ پایا مگر مالک دوکان کو خوش کرنے اور اسکو علنحدہ کرنے کے لیے کہدیا کہ وہ نہایت عمدہ ہی۔

جنرل اد لیفنٹ کو یہان آئے ہوئے آدھ گھنٹہ بھی نہ گذرا تھا کہ سیڑھی کی جانب زینہ کے اوپر آتے ہوئے معلوم ہوئی اور مالک سرا نے لوک گرمسٹر کو پیش کیا۔ اد لیفنٹ نے سرا والے کو چلے جانے کا اشارہ کیا اور وہ چلا گیا لوک نے جھک کر سلام کیا پھر اپنی کنجیان لٹکتی ہوئی ابرو کے نیچے سے ٹٹولنے کے طور پر اد لیفنٹ کو دیکھنے لگا گویا وہ اُسکے بشرہ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا

تھا جس سے اُسکے شبہہ کی تصدیق یا تکذیب ہوتی جو اُسوقت اُسکے دل مین جاگزین تھا مگر اُسکی نظرون سے ظاہر تھا کہ اُسنے جنرل ادلیفنٹ کی صورت کو اسطرح نہین پہچانا کہ گویا اُسنے اُسکو پہلے کبھی دیکھا تھا۔ ادلیفنٹ نے بھی اُس پست قد دبلے شخص کو جسکے بال سفید اور بھوین جھبری اور سیاہ تھین اور اُنکے نیچے آنکھین سانپ کی آنکھون کی طرح چمک رہی تھین جس سے اُسکا چہرہ بہت منحوس معلوم ہوتا تھا غور سے دیکھا۔ یہ نظارہ طرفین سے قبل اِسکے کہ دونون مین سے کوئی کچھ بولے ایک منٹ تک رہا۔

ادلیفنٹ (ایک مونڈھے کی طرف اشارہ کرکے اور دوسرے پر خود بیٹھکر کیونکہ اُس کمرہ مین بستر کے علاوہ صرف دو ہی مونڈھے تھے) "ماسٹر گرمسٹڈ بیٹھ جاؤ ہم تم کچھ باتین کرینگے مگر پہلے یہ اطمینان کرلینا چاہیے کہ کوئی کان لگانے والا تو نہین ہی"

یہ کہکر ادلیفنٹ اپنی جگہ سے اُٹھا اور دروازہ پر جاکر اُسکو کسیقدر بے تحاشگی سے کھولا۔ لمپ کی روشنی سے جو کمرہ کی میز پر جل رہا تھا اُسنے دیکھا کہ دوکان والا زینہ کی چاندھ پر کھڑا ہی۔ اُسنے اُسکا ہاتھ پکڑکر پوچھا "یہ کیا تم کیون کھڑے ہو؟"

دوکان والا (گھبراکر اور اسطرح خفیہ طور پر سُنتے ہوے پکڑے جانے سے نادم ہوکر) "مین۔ مین تو منتظر تھا کہ شاید کچھ اور فرمایش ہو"

ادلیفنٹ (سرد بے پروا انداز سے) "اوہ! تم نے خوب کیا تمھاری بڑی مہربانی ہی کہ تم نے اسقدر زیادہ آدبھگت کی مگر بہتر ہوگا کہ مین تمکو ایک بات سے اطلاع دون تم دیکھتے ہو کہ مین اُس جگہ بیٹھنے والا ہون اور وہ دروازہ کے سامنے ہی۔ (ٹھہراتے ہوے دوکاندار کے سامنے پستول نکال کر) یہ پستول ہی اسمین دو گولیان بھری ہین۔ یاد رکھنا کہ یہ میرا خاصہ ہی کہ کبھی کبھی اسکو دروازہ کی طرف چلا دیتا ہون۔ یہ بات محض تفریح طبع کے لیے ہوتی ہی مگر تاہم چونکہ دروازہ زیادہ دلدار نہین ہی اور گولیان یقیناً پار ہوجائینگی لہذا یہ بہتر ہوگا کہ کوئی شخص دروازہ کے دوسری طرف نہ رہے۔ سمجھے؟"

دوکاندار نے از سرتا پا تھرتھراتے ہوے کہا "مین خوب سمجھ گیا!"
اور لوک گرمسٹڈ بھی پستول کو دیکھکر کسی قدر گھبرایا-
اولیفنٹ "اچھا تو اب زینہ کے نیچے چلے جاؤ اور خبردار کسی سے نہ بتانا کہ تمھارے یہان کون آیا ہی اور پستول کے متعلق جو نصیحت مین نے کی اسکا بھی ذکر کسی سے نہ کرنا"
شراب فروش کو چلے جانے کے لیے دوبارہ کہنے کی ضرورت نہ تھی وہ فوراً چلا گیا اور اولیفنٹ نے لوک گرمسٹڈ سے کہا "مین خیال کرتا ہون کہ اب ہم بلا اندیشہ کان لگانے والون کے باتین کرسکتے ہین"
لوک گرمسٹڈ نے جو ہنوز خائف تھا پوچھا "جناب والا وہ کیا کام ہی جو اسقدر اہم ہی؟ کیونکہ میرا وقت بہت قیمتی ہی"
اولیفنٹ "ہان تمھارا وقت قیمتی ہوگا- اسی طرح میرا بھی ہی- لوک گرمسٹڈ مین تم سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہون کہ چند باتین میرے علم مین آئی ہین"
لوک گرمسٹڈ (تھرتھراتے ہوے) "جی ہان- جی ہان- میرے بھائی نے جو کچھ کہا ہی وہ مجھکو معلوم ہی- مگر مین آپ سے پوچھتا ہون کہ آپ کو اِس واقعہ کی کیسے اطلاع ہوئی"
اولیفنٹ نے ایک عجیب نگاہ سے جو کچھ نفرت اور جو کچھ تکلیف کی تھی اور جس سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ اس واقعہ سے جسکی طرف اشارہ کیا گیا اسکو بہت سی باتین یاد آگیئن کہا- "بھاگ جانے کا؟ خیر جانے دو مجھ سے سوال نہ کرو- یہ کہنے سے کہ چند باتین میرے علم مین آئی ہین میری غرض اُس واقعہ کی طرف اشارہ کرنے سے نہ تھی- سنو! اینڈرہال مین چند کمرے ایسے ہین جو بالکل بند پڑے ہین اور جنکی نسبت عام طور پر خیال کیا جاتا ہی کہ اُنمین کوئی نہین رہتا"
لوک گرمسٹڈ "اوہ!" کہکر رہ گیا اور اب اُس نے ایک عجیب نگاہ جنرل اولیفنٹ پر ڈالی مگر یہ نگاہ ایسی تھی جسمین تعجب اور خوف ملا ہوا تھا-
اولیفنٹ "اور ان کمرون مین کوئی بدنصیب مخلوق رہتا ہی"
لوک گرمسٹڈ (اسطرح تھرتھراتے ہوے کہ گویا دل پر پالا پڑ گیا ہو)

"مجھ سے کچھ نہ پوچھیے! آپ کو مجھ سے یہ سوال کرنے کا کیا استحقاق ہی؟ مین جانتا ہون کہ آپ ایک نامور شخص ہین - مین یہ بھی جانتا ہون کہ آپ نے میرے بھائی رالف کے ساتھ بہت فیاضی کی ہی مگر اس سب کی وجہ سے آپ مجھ سے اسطرح دریافت حال نہین کر سکتے!"

جنرل اولیفنٹ (سختی سے) "لوک گر مسٹر مجھکو تم سے دریافت حال کرنے کا ہرطرح کا حق ہی اور یہ حق اسوجہ سے ہی کہ مجھکو بہت سی اہم راز کی باتین معلوم ہین بڈھے سن تو میرے اختیار مین ہی اور تجھکو میرے کہنے کے مطابق کرنا ہوگا - اگر تو نے انکار کیا تو کل ہی ایک مجسٹریٹ تجھکو ایک شخص کی بابت جوابدہی کرنے کے لیے طلب کریگا جسکو تو نے پندرہ برس ہوے مارا تھا۔"

لوک گر مسٹر کا چہرہ زرد ہوگیا اور اس نے کہا "خاموش! خدارا اسکا ذکر نہ کرو! آخر تمھارا حکم کیا ہی؟ تم مجھ سے کیا چاہتے ہو۔"

اولیفنٹ "مین تم سے دو باتین چاہتا ہون - خبردار! مین عذر نہ کرنا اگر تم عذر کروگے تو اپنا بیش قیمت وقت ضائع کروگے اول یہ کہ یہ بتاؤ کہ مس رمبالڈ اور ایک لیڈی (جو میرے دانست مین اسکی اچھی ہی) کیون گرفتار اور رینڈر ہال مین قید کی گئی ہین؟"

لوک گر مسٹر نے اور زیادہ گھبراکر کہا "خدا کی پناہ! ضرور رالف نے تم سے یہ حال کہا ہی"

اولیفنٹ "اس سے کچھ مطلب نہین کہ کس نے یہ حال کہا خبردار اپنے بھائی رالف کو اسکی بابت ملامت نہ کرنا - اب میری بات کا جواب دو"

لوک گر مسٹر "مگر مین اپنے آقا سر ولیم برنیڈ کی نظرون سے بالکل گر جاؤنگا اور بالکل برباد ہو جاؤنگا!"

اولیفنٹ "اگر تم میرے سوالات کا جواب نہ دوگے تو تم اور زیادہ برباد ہوگے"

لوک گر مسٹر "او بادشاہ جو آرہا ہو - خدایا! کیسی پیچیدہ دقتین

ور تشویشین پیش آئی ہین!"
اولیفنٹ "بولو۔ بولو ابین تمکو بچا بھی سکتا ہون اور اسقدر انعام دسیکتا
ہون کہ تمکو تمھارے آقا کی کچھ پروا نہ رہے"
لوک گر مسٹڈ (کسی قدر بشاش ہوکر) "ہان۔ یہ دوسری بات ہی اخیر
جناب والا آج شام کو نیندرہال مین ایک شادی ہونے والی ہی"
اولیفنٹ "اخاہ! شادی؟ سر ولیم برنیڈ اور مس ربالڈ کی کیون
یہی بات ہی نا؟"
لوک گر مسٹڈ "جی ہان۔ یہی بات ہی۔ واللہ میرا پہلے ہی ماتھا ٹھنکا
تھا کہ اسمین خیریت نہین ہی"
اولیفنٹ (بعد کسی قدر سکوت کے) "بیشک ایسے افعال بغیر سزا کے
نہونے پائینگے۔ اچھا اب مین تم سے اور سوالات نہ کرونگا مگر تم فوراً وہ کام کرو
جو مین بتانے والا ہون (حاکمانہ انداز سے) تم مجھکو بلا توقف نیندرہال کے اس
بند کمرہ مین لیچلو اور اُس شخص کے سامنے پیش کردو جو وہان خفیہ طور پر مقید ہی"
لوک سراسیمہ ہوکر پیچھے کی طرف جھکا اگر اسکے مونڈھے کے پیچھے دیوار
نہوتی تو وہ یقیناً زمین پر گر پڑتا۔
اولیفنٹ "تم اپنا دل مضبوط رکھو مین اپنی اس درخواست کی اہمیت
کو خوب سمجھتا ہون مگر مین تم سے پھر اقرار کرتا ہون کہ مین تمکو بچا لونگا اور
انعام بھی دونگا"
لوک گر مسٹڈ (تھرتھراتے ہوے) "مین تمھارے رحم پر ہون لیکن
اگر تمھاری یہی مرضی ہی تو خیر یون ہی سہی"
بعد ازان لوک گر مسٹڈ اور جنرل اولیفنٹ ساتھ ساتھ شرابخانہ سے نکلے

باب ۳۴

نیندرہال کا گرجا

پورے دس بجے کا وقت تھا جب چار سوار نیندرہال کے پھاٹک کو آتے

ہوے نظر آئے۔ آگے کے دونون سوار نقاب ڈالے تھے اور جھکی ہوئی ٹوپیان جنسے انکا چہرہ چھپا تھا پہنے تھے۔ اور پچھلے دو سوار نوکرون کی سی سادہ پوشاک مین ملبوس تھے مگر ظاہرا کسی دولتمند اور ذی رتبہ شخص کے نوکر معلوم ہوتے تھے۔ کیونکہ وہ قریبا درجہ مین جنٹلمین کے برابر تھے سر ولیم برینڈ پھاٹک کی دہلیز پر ان آنے والون کے انتظار مین کھڑا تھا وہ انکے لینے کے لیے بڑھا دو ملازم مشعلین لیے ہوئے تھے اور سائیس پیچھے پیچھے ہمراہ تھے۔

پہلے شخص نے جو گھوڑے سے اترا اور جسکو سر ولیم نے طرز گفتگو سے پہچان لیا کہ بادشاہ ہی تم کہا "لاحول ولا قوۃ! کیسی سخت مسافت ہی البتہ ہم مین خیال کرتا ہون کہ ہمکو اسوقت کی بہ نسبت زیادہ دیر نہین ہوئی ہی جو مین نے تمھارے درشت صورت قاصد سے کہلا بھیجا تھا"

سر ولیم برینڈ نے جو مشعل کی روشنی مین اپنی عادت کے موافق پھٹے کپڑے پہنے ہوے نہین دکھائی دیا بلکہ کسی قدر اچھے کپڑے پہنے تھا کہا "حضور صرف پاؤ گھنٹے کی دیر ہوئی ہی"

بادشاہ "اپنے نفرون سے کہو کہ گھوڑے تھام لین اور میرے دو جنٹلمینون کے لیے ایک تخلیہ کا کمرہ دے دو اور مجھکو اپنی نشستگاہ مین لیچلو تاکہ مین دیکھون کہ تیند رہال کی شراب سترہ اٹھارہ میل کے لمبے سفر کے بعد خوشگوار معلوم ہوتی ہی یا نہین۔ دیکھیے ڈاکٹر صاحب (یعنی عالم نہ طبیب) یہ ہمارے قابل قدر میزبان سر ولیم برینڈ ہین اور سر ولیم یہ ہمارے لائق پادری ڈاکٹر ڈارٹن ہین"

رالف گرمسٹڈ اور دو تین اور شخص گھوڑون کے تھامنے کے لیے تیار تھے ایک پیادہ کو جو مشعل لیے ہوے تھا بادشاہ کے دونون رفقا کو ایک کمرہ مین لیجانے کی ہدایت ہوئی جو پہلے سے ایسی ہی ضرورت کے لیے تیار رکھا گیا تھا اور سر ولیم برینڈ بادشاہ چارلس اور ڈاکٹر ڈارٹن کو سلون یعنی صدر کمرہ مین لیگیا اسکا بھدا فرنیچر خوب صاف کیا گیا تھا اور بھاری سیاہ دیوار گیریون کی گرد دور کر دی گئی تھی چاندی کے ذرنی شمعدانون کی بتیون سے کافی روشنی پھیلی ہوئی تھی اور وسط کی میز پر طرح طرح کے کھانے اور شرابین چنی ہوئی تھین۔ سر ولیم نے بادشاہ کے بیٹھنے

کے لیے لیک کر ایک کرسی بڑھائی اور ٹوپی اور لبادہ جو اُسنے اُسکی طرف بڑھایا
ادب سے لیا۔ بعدازاں اُسنے ایک جام کسی عمدہ فرانسیسی شراب سے بھرا اور
گھٹنے ٹیک کر بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔ بادشاہ نے اُسکو لیکر سر ولیم کو اُٹھنے کا
اشارہ کیا۔

اِس اثنا میں ڈاکٹر ڈارٹن نے بھی اپنے لبادہ اور ٹوپی کو اُتارا۔ اور دیکھنے
سے معلوم ہوا کہ وہ ایک پست قد مضبوط خاموش شخص ہی جبکا چہرہ سُرخ اور
کسی قدر گُھاسہ دار ہی اور آنکھیں شرابی اور ناک اسطرح کی جس سے ظاہر ہی کہ اُسکو
شراب سے بہت شوق رہی۔ وہ بہت حقیر صورت تھا اور گو اُس زمانہ کے پروٹسٹنٹ
پلوریون کی سی پوشاک پہنے تھا مگر اُسکی صورت بدمست حتمی شراب خانہ سے
زیادہ تر مشابہ تھی نہ مثل پیشوائے دین کے۔ ہمکو یہ بھی کہدینا چاہیے کہ گو وہ فی الواقع
پادری تھا لیکن اُسکا چال چلن اور مزاج اس عہدہ کے بالکل مطابق نہ تھا وہ بندۂ
وقت بے اصول اور بے دھڑک شخص تھا اور ضرورت کے وقت شاید اپنے ایمان
تک کو بدل دیتا یعنی اپنی غرض حاصل کرنے لیے پروٹسٹنٹ سے کیتھولک اور
کیتھولک سے پروٹسٹنٹ ہوجاتا۔ نمایش کے لیے یہ ضرور تھا کہ بادشاہ چارلس
اپنے گھر میں ایک پروٹسٹنٹ پادری رکھے اور اس کام کے لیے ڈاکٹر ڈارٹن
سب سے زیادہ مناسب تھا کیونکہ وہ مذہبی نصیحتوں سے کبھی اُسکی سمع خراشی
نہ کرتا اور جب بظاہر نماز پڑھانے کے لیے اُسکے کمرہ مین جاتا تو گپ شپ۔
ہنسی۔ مذاق۔ فسانہ گوئی اور شراب خواری مین وقت کاٹ دیتا۔

بادشاہ (جام شراب جو سر ولیم نے دیا تھا پی کر)۔ ڈارٹن مین دیکھتا
ہون کہ تمھارے لبون مین تمھاری آنکھون سے زیادہ پانی بھر آیا ہی اسلیے
مین اپنی برگنڈی شراب کیطرف تمھاری خاص توجہ مائل کرتا ہون۔ بہ نیند
تم جام بھرنے کی تکلیف نہ اُٹھاو ڈاکٹر ڈارٹن اس کام مین خود اُستاد ہین"
اور فی الواقع یہی کیفیت تھی کیونکہ شاہی پادری نے میز کے پاس
بیٹھکر سب سے قریب کا شیشہ شراب لیا اور ایک جام لبریز بھر کر ایک سانس
مین غٹ غٹ پی گیا جسمین قریب آدھ سیر کے شراب ہوگی —

ڈاکٹر طوارٹن (جام شراب ختم کر کے اور بڑی زور سے سانس لیکر) حضور عمدہ شراب انگوری کے بڑے ماہر ہین مجھکو اس شراب برگنڈی کا ذائقہ پسند ہی اور اسی وجہ سے اُسکی خوشبو تھی۔ مگر جب تک دوسرا جام نہین پیا جاتا عمدہ شراب کی ٹھیک کیفیت معلوم نہین ہوتی " یہ کہکر اُسنے دوسرا جام بھرا اور علی الاتصال غٹ غٹ پیکر پسندیدگی کی لمبی سانس لی اور بھرائی ہوئی آواز سے کہا " بیشک یہ نہایت عمدہ شراب ہی مگر تیسرے جام سے پینے والے کی راے ہمیشہ پختہ ہوا کرتی ہی " یہ کہکر اُسنے پھر جام پُر کیا اور اُسکو چڑھا کر کہا " اب مین پورے وثوق کے ساتھ بحیثیت انسان اور عیسائی کے کہ سکتا ہون کہ یہ نمونہ یندر ہال کے گودام شراب کا نہایت عمدہ ہی "

چارلس نے پادری کی کارروائی پر زور سے قہقہہ لگایا بعدازان سر ولیم برینڈ کی طرف مخاطب ہو کر کہا " ہان برینڈ تو وہ تمھاری حراست مین محفوظ ہی ؟ اچھا تو پھر دیر نہ کرنا چاہیئے مین آج ہی رات کو لندن واپس جانا چاہتا ہون گو ڈاکٹر ڈارٹن نے بہت التجا کی ہی کہ اُسکو دوہرے سفر کی تکلیف اور خستگی سے معافی دیجا وے پس سر ولیم تمکو انکے واسطے شب باشی کا بندوبست بھی کرنا ہوگا "

سر ولیم برینڈ " مین بسر وچشم حاضر ہون حضور کے آرام کے واسطے بھی ایک کمرہ تیار ہی اگر حضور رات بھر کے لیے یندر ہال کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمانا چاہین "

بادشاہ " ہش! محل مین لوگ کیا کہینگے ؟ نہین یہ نہین ہو سکتا! مین حسب دعدہ صرف عقد نکاح کی رسم دیکھونگا اُسکے بعد چلا جاؤنگا۔ مجھکو دوہرے سفر کی پروا نہین ہی۔ (سنجیدگی سے اُس تعاقب کی طرف اشارہ کر کے جو کرامول سرغنہ سلطنت جمہوری کے سپاہیون نے بادشاہ کا کیا تھا) برینڈ تم جانتے ہو کہ ایام گذشتہ مین مجھکو گھوڑے پر زیادہ سخت اور تیز سفر کا بہ نسبت اسکے جیساکہ آج رات کو کرنا پڑیگا اتفاق ہو چکا ہی۔ (کھڑے ہو کر) مگر اُٹھو چلو گرجا کو چلین "

سر ولیم برنیٹ "جیسی مرضی مبارک ہو"
بادشاہ "ڈارٹن اب یہ تمھارا پانچوان جام ہی اور یہی اخیر جام ہونا چاہیئے جب تک کہ نکاح خوانی نہو جاے ورنہ تم بجاے خطبہ نکاح کے شاید خطبہ جنازہ پڑھنے لگو گے اور سب کے دیون پر پالا ڈالدوگے (سر ولیم برنیٹ کی طرف مخاطب ہوکر) ہان یہ تو بتاؤ کہ ردتھم نے قید کو کسطرح برداشت کیا اور کس حالت مزاج مین وہ آلٹر کو آویگی؟"
سر ولیم برنیٹ "حضور اُسکے یہان آنے پر مین اُسکے پاس گیا پہلے تو اُسنے ایسے جلال سے مجھکو ملامت کی جیسا اُسکے ضدی سخت دل باپ نین ہی مین نے اُسکے مُنھ مین جو کچھ آیا بکنے دیا ——"
بادشاہ "عورتون کے ساتھ یہی طریقہ ہمیشہ بہتر ہوا کرتا ہی مگر پھر کیا ہوا"
سر ولیم برنیٹ "مین نے اُس سے کہا کہ بادشاہ سلامت کی یہی مرضی ہو کہ تم میرے ساتھ نکاح کرو اور یہ بھی کہا کہ بادشاہ خود نکاح کے وقت تشریف لاوینگے"
ڈاکٹر ڈارٹن (شیشہ شراب کی طرف خواہش کی نگاہ ڈالکر) "اس اعزاز کی تو اُسنے بلاشبہہ قدر کی ہو گی"
سر ولیم برنیٹ "مس رمبالڈ نے صرف خبر کہا تھا بعد اسکے وہ خاموش ہو گئی مین نے اُسکو رام کرنے کے لیے بہت کچھ کہا۔ مین نے اپنے اعزاز کا ذکر کیا اور کہا کہ یہی اعزاز مین تمکو اب بخشنا چاہتا ہون اور دولت کا بھی مذکور کیا کہ اُس سے تمھارے باپ کو مالامال کر دونگا اور مکرر یقین دلایا کہ یہ نکاح بادشاہ کی راے کے مطابق ہوتا ہی خلاصہ یہ کہ"
بادشاہ (قہقہہ لگا کر) "تو تم نے خواستگار ازدواج کا پورا کام کیا مین خیال کرتا ہون کہ وہ مجھ سے فریاد کریگی مگر مین اُسکو انگوٹھے سے کاٹ دونگا کہو ڈارٹن کاغذات سب تیار ہین۔ اجازت نامہ خاص یعنی سارٹیفکٹ نکاح جسکی خانہ پُری ہوتی ہی"
پادری نے اپنی جیب سے کاغذات کا ایک ٹھا نکالکر کہا "جی ہان

کاغذات موجود ہین" اور نیم مخمور طور پر اُنکو دیکھکر اُسنے وہ کاغذات میز پر رکھے جنکی بالخصوص ضرورت تھی۔

بادشاہ (پھر قہقہہ لگاکر) "مین شرط بدتا ہون کہ ان کاغذات مین شرابخانہ کے بہت سے غیر مودی بل ہونگے کیون ڈاکٹر یہی بات ہی نا؟"

ذلیل مکار پادری "میرے پیشہ کا تقدس مجھکو جھوٹھ بولنے کی ممانعت کرتا ہی"

بادشاہ "اچھا اگر سب کچھ تیار ہی تو گرجا کو چلین آہا! مگر یہ تو بتاؤ کہ دُلھن کی دایہ کون بنیگی؟"

سر ولیم بربینڈ "میرے یہان خانسامن کے سوا اور کوئی عورت نہین ہی کیونکہ مین خیال کرتا تھا کہ نہایت اخفا کے ساتھ رسم نکاح ہوگی"

بادشاہ "بیشک! مین خیال کرتا ہون کہ یہ خانسامن ماما حوا کی ہمعصر ہوگی؟"

سر ولیم بربینڈ "جی ہان ایسی ہی ہی مگر مین کیا کر سکتا ہون؟"

چارلس "کرنا کچھ نہین ہی وہ اُسی طرح کام دیگی جیسا کوئی اور عورت کام دیتی۔ یہ رسم ایسی ہی جسکی وجہ سے کل کاربدٹی قابل پابندی ہی نہ وہ لوگ قابل گرفت ہین جو اُسمین شریک ہون مگر خیر آؤ چلو؟"

سر ولیم بربینڈ نے دو شمعین اٹھالین اور ایک کمرہ کی طرف چلا جو زمانہ سابق مین گرجا کا کام دیتا تھا اور جسکا سامان بدستور باقی تھا۔ اس موقع کے لیے اُسکی صفائی کر دیگئی تھی اور رومن کیتھولک کے علامات دور کر دیے گئے تھے کیونکہ نکاح حسب عقائد پروٹسٹنٹ ہونے والا تھا۔ پس آلٹر کی تبدیل صورت کر کے گرجا کی میز کی شی قطع کر دیگئی جسکے سامنے چند کرسیان رکھی تھین اس گرجا مین روشنی پہلے ہی سے تھی جو شمعین سر ولیم بربینڈ لایا تھا وہ صرف بادشاہ اور ڈاکٹر وارٹن کے راستہ دکھانے کے لیے تھین۔

چارلس (چارون طرف دیکھکر) "دُلھن کہان ہی؟"

سر ولیم بربینڈ۔ مسز گرسٹڈ میری خانسامن دیکھ رہی تھی اور اس سے

یہ کہدیا گیا تھا کہ جب برآمدہ مین روشنی جاتے ہوے دیکھے تو مس ربالڈ کو یہان لے آوسے "

اس اثنا مین ڈاکٹر ڈارٹن میز کے پاس بیٹھ گیا اور ایک خاص قسم کا سفید پادریانہ لباس جو وہ اپنے ساتھ لایا تھا پہن لیا اُسنے عینک بھی لگالی اور دعا کی کتاب کھولکر خطبہ نکاح نکالنے لگا۔ سر ولیم برنیڈ بظاہر ساکت زمین کیطرف نگاہ کیے ہوے کھڑا تھا اُسکی اندرونی کیفیت جو کچھ ہو وہ معلوم نہین اور بادشاہ گرجا کے دروازہ کی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا کیونکہ وہ ایک پری تمثال کے دیکھنے کا مشتاق تھا جیسی مس ربالڈ اُس سے بیان کی گئی تھی ۔

گرجا کا دروازہ کھلا اور مسز گرہ مسٹڈ ایک بڈھی بدشکل عورت جو اس موقع کے لیے عمدہ پوشاک پہنے تھی روتھ کو ہمراہ لیے ہوے نمودار ہوئی ۔ روتھ ہوا خوری کا کل لباس سوا ٹوپی اور فرغل کے پہنے تھی اُسکا چہرہ زرد بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ سفید تھا مگر اُسکی مستحکم اور باتمکنت نگاہ سے کامل استقلال ٹپکتا تھا یہ ظاہر تھا کہ اُسکی پختہ دلی نے اُسکو نہین چھوڑا بلکہ بخلاف اسکے اُسکا تحمل اقتضائے اُسکی خاص نازک حالت کے زیادہ ہو گیا تھا تاہم اُسکا انداز دلیری کے ساتھ مستحکم نہین کہا جاسکتا اسلیے کہ اُسکی فطرتی بجاہٹ اپنا پرتو ڈال رہی تھی اور اُسکی معصومیت اُسکے گرد ہالہ تھی اُسکا حسن بادشاہ کے نقش دل ہو گیا یہ ایسا حسن تھا جسکو کسی طرح کا نقصان نہ پہونچا تھا۔ بلکہ اُس بے انتہا زردی سے جو اُسکے رخسارون پر تھی اُسکی جانب اور زیادہ اشتیاق پیدا ہو گیا تھا وہ خوب سمجھ سکتا تھا کہ اگر اُسکے چہرہ پر اصلی رنگ ہوتا تو وہ کیسی معلوم ہوتی اُسکے ایک رُخ کی تصویر نے جو حسن مین ہر طرح پر مکمل اور بے عیب تھی شمعون کی روشنی پڑتے ہی بادشاہ کے دل پر اثر کیا اور اُسکے تناسب قدرعنا مین جو نایاب تولکر ڈھلا تھا پری تمثال اور ملائک فریبی کوٹ کوٹ کر بھری معلوم ہوئی

بادشاہ نے پیش بندی کرکے اور اس ارادہ سے کہ مس ربالڈ اُس سے جو کچھ فریاد کرے اُسکو فوراً قطع کردے اُسکی طرف چند قدم بڑھائے اور جب وہ پہونچا تو مسز گرہ مسٹڈ نے اُسکے کان مین کہا ۔ نوجوان حسینہ یہ

تمھارا بادشاہ ہو!"

روتھ نے پہلے کبھی بادشاہ کو نہ دیکھا تھا اور بھدی تصویروں سے جو اُس زمانہ کے بطئی الصنعت مصوروں نے بادشاہ کی کھینچی تھی وہ اُسکو پہچان نہ سکتی تھی۔ وہ بادشاہ کے پاؤن کے پاس گھٹنے ٹیک کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی "جہان پناہ مجھکو یقین ہی یا بہرکیف مین امید کرتی ہون کہ حضور کو میرے خیالات کی بابت دھوکا ہوا کہ آپ اس موقع پر تشریف لائے"

بادشاہ نے تپاک آمیز خندہ روئی اور عظمت و جلال سے جو وہ خاص مواقع پر اختیار کر لیا کرتا تھا کہا "نوجوان خاتون اُٹھو (ہاتھ پکڑ کر اُٹھا کے) بادشاہ رعایا کا باپ ہوتا ہی اور بحیثیت باپ کے مجھپر اُنکی فلاح و بہبود کی فکر واجب ہی اسی اعتبار سے مین تمکو ایک شوہر دینے کا ارادہ رکھتا ہون جو تمھاری مسرت کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھیگا"

روتھ نے مستقل آواز سے (گو اُسکے چہرہ پر بہ نسبت پیشتر کی بہ نسبت زیادہ مردنی چھا گئی تھی) کسی قدر تھرتھراہٹ کے ساتھ جواب دیا "حضور والا مین کسی شوہر کو قبول نہین کر سکتی درحالیکہ مین اپنے والدین کی حفاظت سے بجبر علحدہ کی گئی ہون اور میرے والدین رضامندی ظاہر کرنے کے لیے موجود نہین ہین"

بادشاہ (کسی قدر ملامت کے لہجہ سے اکڑ کر) "مگر مین بحیثیت بادشاہ کے تمھارے والدین کی جگہ موجود ہون بلکہ اُنسے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہون یہ میری شاہانہ مرضی ہی کہ تم سر ڈیلم برینڈ کو بطور اپنے شوہر کے قبول کرو"

جون جون بادشاہ کا انداز مستحکم ہوتا گیا روتھ کی جرأت نے جواب دینا شروع کیا مگر اُسنے کہا "مین اُسکو ہرگز قبول نہ کرونگی!"

بادشاہ (ترش نگاہ سے) "لڑکی نا چیز یہ جواب اور مجھکو؟ (غصہ کو بے موقع سمجھکر اور مصالحت کو کارگر خیال کر کے) آؤ بھی مین تمکو آئرڈ کو بحلو انسا (؟) یہ ایسی عزت ہی جو کسی رعایا کو آج تک نصیب نہین ہوئی۔ یہ ایسے تفاخر کی بات ہی کہ تم آیندہ اسکا ذکر کیا کروگی اور یقین رکھو کہ اُس شخص پر جسکی تم

زوجہ ہونے والی ہو اُن القابون سے زیادہ درجہ کے خطاب برسائے جائینگے جو بالفعل اُسکو حاصل ہین "

روتھ (تھرتھراتی ہوئی آواز سے) "حضور یہ ناممکن ہی کہ آپ اس ہتک عزت کو روا رکھین!"

چارلس (پھر خفا ہو کر) "نہین - نوجوان خاتون تمکو میری مرضی پر چلنا ہوگا اور اُسپر عمل کرنا چاہیے!" یہ کہکر اُسنے روتھ کی کلائی پکڑ لی اور اُسکو آلٹر کی طرف لیچلنا چاہا -

روتھ نے اُسکا ہاتھ زور سے جھٹک دیا اور دروازہ کی طرف بھاگنے کے لیے پھری مگر دیکھا کہ وہ بند تھا پس لغیر اسکے کہ وہ اُسکو کھولنے کی کوشش کرے اُسکے دلمین یہ جگر خراش خیال پیدا ہوا کہ یہ باب فرار اُسپر بند ہی -

روتھ (بادشاہ کی طرف پھر کر اور بھیانک لہجہ سے) "حضور والا میری بات سُنئے مین التجا کرتی ہون کہ جو کچھ مین عرض کرون اُسپر کان دھریے یہ نہ خیال کیجیے گا کہ چونکہ مین خاموشی سے بالارادہ اس جگہ داخل ہوئی ہون یا جب مجھ سے یہان آنے کے لیے کہا گیا تو مجھکو ذرا بھی ایسے بڑے فضیحت کے گوارا کرنے کا خیال تھا نہین حضور! مین آپ سے اس شخص کے خلاف داد انصاف کی دہائی دینے کے لیے آئی جس نے قانون کو بالاے طاق رکھدیا اور جس نے مجھکو اپنے ناپاک گرگون سے گرفتار کرا منگایا ہی اور مجھکو قید کیے ہوے ہی مین طالب انصاف ہوکر آئی تھی اور اس شخص کے ہاتھ سے جسپر مظلومون کی دادرسی کرنا فرض ہی !"

بادشاہ (سختی سے) "نوجوان خاتون اس تمام بک بک سے کچھ فائدہ نہوگا - مین نے اپنا ارادہ مصمم کر لیا ہی تمکو سر ولیم بریڈ کی زوجہ بننا ہوگا ! دیکھو تم یہان موجود ہو اجازت نامہ حاصل ہو گیا ہی سارٹیفکٹ نکاح تیار ہی اور پادری آلٹر کے پاس کھڑا ہی جو خطبۂ نکاح حسب دستور فرقہ پروٹسٹنٹ پڑھیگا یہان سے بھاگنا ناممکن ہی اگر ہو سکے تو اپنے حواس درست رکھو ورنہ باحواس یا بےحواس ہوشیاری یا غشی مین جو کچھ تمھاری حالت ہو نکاح ضرور ہوگا -

تمہارا بادشاہ گواہ ہے تم چاہو جو کچھ کہتی پھرو نکاح کے صحیح اور اثر پذیر ہونے کی بابت کسکے منہ میں دانت ہیں کہ کلام کریگا؟ ڈاکٹر ڈارٹن شروع کرو!" یہ کہکر بادشاہ نے پھر روتھم کا ہاتھ پکڑ لیا اور جب وہ اُسکو ایک جانب پکڑے تھا مسٹر گرمسٹڈ نے اُسکو دوسری جانب سنبھالا کیونکہ بیچاری چھوکری کی جرأت اب بالکل جاتی رہی تھی۔ بادشاہ کی گفتگو سے اُسکو اپنی واقعی حالت کا ہولناک یقین ہو گیا تھا اور اُسکے ہوش فرد ہوتے جاتے تھے اس حالت میں وہ آلتر کیطرف گھسیٹی گئی اور ڈاکٹر ڈارٹن نے خطبہ نکاح پڑھنا شروع کیا۔ اور سر ولیم برینڈ نے اپنی جیب سے نکاح کی انگوٹھی جو اُسنے رکھ چھوڑی تھی نکالی۔

روتھم غش کھا کر گرنے والی ہی تھی کہ دفعتاً اُسکی جسمانی قوتوں نے عود کیا اور اُسنے ایک جانباز جھٹکے سے اپنے تئیں بادشاہ اور مسٹر گرمسٹڈ سے چھڑا کر کہا "خبردار خطبہ نہ شروع کرنا! میں اِس نکاح پر راضی نہیں ہوں! اے خدائے لایزال کیا تیری پاک شریعت کی اصطلاح ہے تو تیری ہو گی؟"

گرجا میں بڑے زور سے آواز آئی "نہیں!" اور اُسکے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور جنرل ادلیفنٹ نمودار ہوا۔

اِسکے ساتھ ہی ایک اور صورت نمودار ہوئی یہ ایک عورت تھی جو بہت کچھ اوڑھے پہنے تھی اُسکا چہرہ بھیانک اور زرد تھا اور اسپر مردنی چھائی ہوئی تھی مُنھ پر جھریاں تھیں اور بشرہ سے مصیبت عیاں تھی۔ اُسکے بال بالکل سفید تھے اُسکی آنکھیں بالکل پتھرائی ہوئی اور وہ نہایت اضطراب کی حالت میں تھی۔ بہیئت مجموعی وہ دوسری دنیا کی مخلوق معلوم ہوتی تھی۔

بادشاہ نے اُس گھبراہٹ کو بتانے کے لیے جو ادلیفنٹ کے دفعتاً نمودار ہونے سے پیدا ہوئی تھی غضبناک ہو کر کہا "اسکے کیا معنی؟"

روتھم نے دیوانہ وار خوشی سے ادلیفنٹ کی طرف جھپٹکر کہا "او خدا نے تمکو میرے بُرے وقت پر آڑے آنیکے لیے بھیجا ہے!"

اِسکے ساتھ ہی اُس عورت نے جو روح سی معلوم ہوتی تھی آلتر کی طرف بڑھ کر کہا "میں اس شادی کو روا نہیں رکھ سکتی! میں اُسکی ممانعت

کرتی ہون اس شخص کا پہلے نکاح ہو چکا ہی اور مین اُسکی زوجہ ہون"
جب اُس عورت نے سر ولیم برنیڈ کی طرف سوکھے ہوئے ہاتھ سے
جسمین صرف پوست و استخوان رہ گیا تھا اشارہ کیا تو سر ولیم ٹھٹک کر دیوار سے
ٹک گیا اور اُسکے منھ پر بوجہ قصوروار ہونے کے مُردنی چھا گئی۔
بادشاہ تصویر حیرت بنکر رہ گیا۔ ڈاکٹر ڈارٹن کے ہاتھ سے کتاب
اگر پڑی اور مسز گرمسٹڈ لیڈی برنیڈ کو دیکھکر خوف سے چیخ اُٹھی مگر اب خیال
کی نہی سرعت سے ایک اور واقعہ اس یادگار شام کی مہم مین ایک چونکانے
والا پہلو پیش کرنے والا تھا۔ کیونکہ ایک اور عورت چلاتی ہوئی دوڑی "روتھ
پیاری رد تھ! تم کہان ہو؟"
یہ معلوم کرکے کہ گو وہ خوشی سے نیم غشی کی حالت مین ہی مگر جنرل
اولیفنٹ اُسکو سنبھالے ہوے ہی ہنریاٹا نے (کیونکہ یہ ہنریاٹا ہی تھی) اس
سین کے حالات دیکھنے کے لیے چارون طرف نگاہ ڈالی اور جب اُسکی نظر
بادشاہ پر جمی تو وہ زور سے چیخی "وہ یہی ہی! وہ یہی ہی! جارج فٹز ولیم یہی ہی!"
اور غش کھاکر زمین پر گر ری۔

باب ۴۴

اولیفنٹ اور بادشاہ

اب نیدرہال کے گرجا کے اندر ایک عجیب پرجوش اور قابل دید واقعہ
نظر آیا سر ولیم برنیڈ کی مدت سے مفقود زوجہ کے دفعتًا نمودار ہونے سے اُسکی
یہ حالت تھی کہ کاٹو تو بدن مین لہو نہین۔ ڈاکٹر ڈارٹن نے کتاب رکھکر نہایت
سنجیدگی سے اپنے دل مین سوچنا شروع کیا کہ جو کچھ اُسنے دیکھا اور سُنا وہ
واقعی تھا یا کثرت مے نوشی کی وجہ سے اُسکے دل مین واہمہ پیدا ہوا ہی۔ مسز
گرمسٹڈ جھجک کر دروازہ کی طرف ہٹی اور اُسکی سمجھ مین نہ آیا کہ وہان رہنا
یا بھاگ جانا چاہیے۔ لیڈی برنیڈ اور رد تھ ہنریاٹا کو فرش پر بیہوش گرتے
دیکھکر اُسکی مدد کے لیے دوڑین اور بادشاہ نے اُس گھبراہٹ سے سنبھل کر

جو اُسکی اور جارج فنڈ ولیم ہنریاٹا کی بہکانے والی کے ایک ہی شخص بتائے جانے سے پیدا ہوئی تھی جنرل اڈلیفنٹ کی طرف بڑھکر کہا "تمنے یہ کیون کیا؟"

جنرل اڈلیفنٹ (سنجیدہ تمکنت سے) "حضور مین اُن نتائج کا ذمہ دار قرار نہین پا سکتا جو جہان پناہ کی ٹیڑھی تر چھی تدبیرون سے پیدا ہوئی ہین مین یہان گلو خلاصی کرنے کیواسطے آیا ہون - اولاً سر ولیم برنیڈ کی مدت سے مقید زوجہ کی شناید کرنل رمبالڈ کے خاندان کی دو عورتون کی جو دغا بازی سے اُٹھا لائی گئی ہین لیڈی برنیڈ کو رہا کرنے کے بعد مین نے اُن لوگون کو جو اس مکان مین میرے معین ہین حکم دیا کہ ہنریاٹا کو بھی اس کمرہ سے آزاد کر دین جہان وہ مقید تھی اور یہ فطرتی بات تھی کہ وہ اپنی بھتیجی کے زبردستی نکاح کے روکنے کے لیے دوڑی آئی تھی"

بادشاہ نے فرط غضب سے اپنے ہونٹھ جو سفید ہو رہے تھے چبا لیے اور سر ولیم برنیڈ کی طرف بڑھ کر اور اُسکا ہاتھ زور سے پکڑ کر دھیمی مگر خشمگین آواز سے کہا "تمنے مجھ سے کیون نہ بتایا کہ ہنریاٹا بھی تمھارے مکان مین تھی؟"

سر ولیم برنیڈ (تھرتھراتے ہوئے) "حضور مین نے اُسکو غیر ضروری سمجھکر عرض نہین کیا مین سمجھا تھا کہ وہ اُس کمرہ مین محفوظ ہے جہان وہ بند کی گئی تھی اور وہ یقیناً وہان محفوظ رہتی اگر یہ دست اندازی کرنے والا اڈلیفنٹ نہ آجاتا جو ہر معاملہ مین حائل ہوتا ہے اور سب کام خراب کر دیتا ہے"

بادشاہ (دبی زبان سے) "بیشک وہ دست اندازی کرنے والا ہے! مگر کچھ تو ہونا چاہیے مجھکو تمھارے معاملات کی دیکھ بھال کی پروا نہین تم اپنی زوجہ کے واسطے عمدہ سے عمدہ انتظام جو کچھ کر سکتے ہو کرو مگر - (سختی سے) تمنے یہ کمال ہی کیا کہ مجھکو روتھ کے ساتھ عقد کرنے کا گواہ بنانا چاہا حالانکہ تمھاری پہلی زوجہ زندہ تھی"

سر ولیم برنیڈ (لجاجت سے) "حضور معاف فرمایئے مگر خدمات سابقہ پر نظر رکھیے"

بادشاہ (بات کاٹکر) "خیر - خیر - اور کچھ نہ کہو اپنی زوجہ کی خبر لو" پھر

دفعتاً مڑکر وہ اُس جگہ پر گیا جہان روتھ اور لیڈی برینڈ ہنریاٹا کو جواب تک بیہوش تھی ہوش مین لانے کی کوشش کر رہی تھین اور کہا۔ "اسکو ایک کمرہ مین اُٹھا لیجلو اور روتھ جب یہ ہوش مین آوے تو حتے الامکان اُسکی تسلی اور تشفی کرو اور اگر ہو سکے تو آج شام کو جو کچھ ہوا ہے اُسکی بابت مجھکو معافی دو۔"

روتھ نے کچھ جواب نہ دیا اُسکو کئی وجوہ سے بادشاہ سے ایسی نفرت تھی کہ اُسنے اُسکی طرف نظر بھی نہ اُٹھائی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ آنکھ اُٹھانے سے بادشاہ اُسکی نظر تحقیر کو دیکھ لیگا اُسکو یہ معلوم کرنے سے نہایت حیرت ہوئی کہ چارلس اور جارج فٹز ولیم ایک ہی شخص ہین پس جب اُسکو وہ بدسلوکیان یاد آئین جو بادشاہ نے اُسکی پھوپھی سے کی تھین اور یہ خیال آیا کہ اُسی نے ستا کر مجھکو اس نقلی شادی کا شکار بنایا ہے تو اُسکی نفرت بادشاہ کی جانب واجبی تھی۔

غول سے ہٹکر بادشاہ نے مسٹر گریسٹڈ کو اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا اور کہا۔ جاؤ تم روتھ کے ساتھ بیہوش خاتون کو کسی کمرہ مین لیجاؤ۔ (ولیم برینڈ کی طرف مخاطب ہو کر) مسٹر ولیم تم اپنی زوجہ کی طرف متوجہ ہو جیسا مین حکم دیچکا ہون اور اُس سے اسطرح مصالحت کرو کہ آج شام کی کارروائیون سے افشاء راز اور فضیحت نہو۔ ڈاکٹر ڈارین تم کھانے کے کمرہ مین جاؤ اور خوب دل کھولکر شراب پیو اس نیت سے کہ جو کچھ تمنے آج سُنا یا دیکھا ہے اُسکو فراموش کر دو۔ جنرل اولیفنٹ مین تمسے چند باتین تخلیہ مین کرنا چاہتا ہون۔"

لیڈی برینڈر اولیفنٹ کی طرف بدحواسی سے بھاگ کر) "نہین نہین! مہربان اجنبی تم جو کوئی ہو مجھکو اُس شخص کے اختیار مین نہ چھوڑو!" یہ کہکر اُسنے تھرتھراتے ہوے اپنے شوہر کی طرف دیکھا" وہ مجھکو مار ڈالیگا وہ۔"

اولیفنٹ "تم کچھ خوف نہ کرو!۔ (زور سے) تم ہرگز نہ ڈرو جب تک مین اس مکان مین ہون تمھارا ایک بال بھی بیکا نہوگا اور یقین مانو کہ جب تک مین اس بات کی تنقیح نہ کر لونگا کہ آیندہ تمھارے ساتھ کس شرائط سے برتاؤ ہوگا مین یہان سے نہ جاؤنگا۔

لیڈی برینڈر نے گھبراہٹ کے انداز اور جھلکتی ہوئی آنکھون سے جس سے

ظاہر تھا کہ اُسکی عقل کسی قدر نادرست ہی کہا ”بشرائط! اب مجھکو آزادی حاصل ہوگئی ہی مجھکو شرائط کرنا چاہیے! اچھا مین شرائط بتاتی ہون!“ یہ کلمہ اُسنے زور سے کہا جب اُسنے اپنی دھمکی کی نگاہین اپنے مایوس شوہر پر ڈالین ”ورنہ مین ایک راز افشا کرتی ہون۔“

سر ولیم برنیڈ (اپنی زوجہ کی طرف بڑھکر) ”خدارا ذرا حواس درست کرو! جو کچھ تم کہوگی اُسکی تعمیل ہوگی! مین قسم کھاتا ہون کہ تمکو میرے ہاتھ سے اور کسی بات کا خوف نہ کرنا ہوگا!“

بدنصیب عورت اپنے شوہر کے قریب آنے کیوجہ سے چند ساعت کے لیے تذبذب اور خوف مین پڑگئی مگر ادیلفنٹ نے کہا ”تم اِنکے پاس رہو اور جو کچھ یہ کہتی ہین سنو اگر ممکن ہو تو ایسی صلح کرلو مگر کچھ خوف نہ کھاؤ مین تمکو نہ چھوڑونگا مین ابھی آتا ہون (بادشاہ کی طرف مخاطب ہوکر) ہان حضور فرمائیے۔“

اس اثنا مین مسز گرہ سٹڈ اور روتھ ہنریا ٹاکو گرجا سے اُٹھالیگئین اور ڈاکٹر ڈارٹن حسب ایما بادشاہ کے شیشۂ شراب کی طرف متوجہ ہوا کیونکہ پادری کو اسکی کچھ پروا نہ تھی کہ اور جگہ کیا ہورہا ہی جب تک کہ وہ پیچیدگیون اور دنگون سے علیحدہ رہتا اور اپنے ذاتی آرام کا موقع پاتا لیڈی برینڈ جنرل ادیلفنٹ کے آخر جملہ کے بھروسہ پر اپنے شوہر کے ساتھ گرجا مین رہی اور جنرل ادیلفنٹ اور بادشاہ باہر چلے گئے برآمدہ مین ایک ملازم نیدر ہال کا نظر آیا انھون نے اُس سے کہا کہ ہمکو ایک کمرہ بتاؤ جسمین ہم تنہا بیٹھ سکین چنانچہ ملازم نے کمرہ بتادیا۔

جب بادشاہ اور جنرل ادیلفنٹ تخلیہ کے کمرہ مین پہونچے تو بادشاہ نے کہا ”جنرل ادیلفنٹ مین تم سے پوچھتا ہون کہ تمھارا اور کیا کارروائی کرنے کا ارادہ ہی؟ یقیناً تم یہ بات بتانے سے انکار نہ کروگے کیونکہ تم میرے احسانمند ہو کہ مین نے تمھاری جان بخشی کی۔“

جنرل ادیلفنٹ (ساکت عظمت سے تاہم ادب کا پہلو لیے ہوے)

"بجا ہی حضور نے میری جان بخشی کی - مگر اسلیے کہ مین آپ کے سوالات کا پورا جواب دیسکون "
بادشاہ (بات کاٹ کر) "مین سمجھا مجھکو اور زیادہ وضاحت سے پوچھنا چاہیے - اچھا یہی سہی تم اِن تمام پیچیدگیون کو سمجھتے ہو جو اب پیدا ہو گئی ہین مگر جو پیچیدگی مجھ سے متعلق ہی وہ ہنریاٹا کی بابت ہی "
اولیفنٹ "آپ نے جیسا کچھ برتاؤ اُس بدنصیب عورت سے کیا وہ آپ کی کتاب وجود کا کچھ زیادہ عمدہ باب نہین ہی " یہ کلمہ اولیفنٹ نے سپاہیانہ بلند خیالی سے کہا اور بادشاہ کی علوے مرتبت کا کچھ خوف نہ کیا -
مگر دفعتاً اُسکا انداز بدلا اور جب گذشتہ باتون کی یاد اُسکے دل مین آئی تو اُسکے چہرہ پر بدلی سی چھا گئی پھر ایک لمحہ مین اُسنے اپنے تئین سنبھالکر اپنے دل مین کہا "مین خود راہ راست سے ٹھیک چکا ہون مجھکو زیبا نہین کہ دوسرون کو اخلاق کا سبق دون!"
جنرل اولیفنٹ کی زبان سے کلمہ ملامت سُنکر بادشاہ غصہ سے سُرخ ہو گیا مگر پھر یہ دیکھکر کہ خود اولیفنٹ کا رنگ بدل گیا اور اُسکی وجہ نہ سمجھکر نہ اُن لفاظ کو سُنکر جو اولیفنٹ نے اپنے آپ کہے تھے بادشاہ نے یہ خیال کیا کہ جنرل اولیفنٹ نے سمجھا کہ وہ بہت کچھ کہ گیا اور اپنی اس دلیری پر کسی قدر ڈر گیا ہی بس بادشاہ نے اُسکی بات پر کچھ زیادہ لحاظ نہ کیا نہ کچھ خفگی ظاہر کی کیونکہ اُسکو یہ منظور تھا کہ جہانتک ہو سکے اُسکو راضی کرے -
بادشاہ "جنرل اولیفنٹ ہنریاٹا نے مجھکو معلوم کر لیا ہی اور مجھکو پہچان گئی ہی - یہی تعجب کی بات ہی کہ اُسنے ابتک مجھکو نہین پایا اور نہ پہچانا تھا بہر حال جو کچھ خرابی ہونی ہی اسی قدر ہوئی ہی اور اُسکا بادشاہ سے نفرت کرنے والا پیورٹن بھائی چند گھنٹے مین سب حال جان جاویگا مگر ابھی ایک اور راز ہی - تم سمجھے کہ مین کس راز کی طرف اشارہ کرتا ہون وہ راز جو تم نے سوانگ کی رات کو میرے کان مین کہا تھا "
اولیفنٹ "مین سمجھا - اچھا آگے فرمایئے "

بادشاہ۔ "کئی وجوہ سے مین یہ چاہتا ہون کہ اُسکا افشا نہو۔ افشا سے کچھ عمدہ کام نہ نکلیگا بلکہ اُن تردداتِ اور دقتون مین جو میرے گرد جمع ہو رہی ہین ترقی ہوگی "

جنرل اولیفنٹ ایک ساعت تک کچھ سوچتا رہا۔ بعد ازان اُسنے کہا "آپ صحیح فرماتے ہین اُس راز کے افشا ہوجانے سے کچھ عمدہ کام نہ نکلیگا بہتر ہوگا کہ یہ معاملہ ایسا ہی رہے جیسا ہے مگر مین صاف کہنے والا ہون اور مجھکو باقتضاے حالات مجبوراً حاکمانہ حالت اختیار کرنا پڑتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ مین آپ کے راز کو مخفی رکھونگا مگر آپ چند شرائط کو جو مین بتانے والا ہون قبول کرین "

جب اولیفنٹ نے حاکمانہ حیثیت اختیار کرنے کا ذکر کیا اور بادشاہ نے اپنا ہونٹھ چبا لیا اور مدعیانہ انداز سے تن گیا مگر بلاشبہہ یہ دیکھکر کہ وہ باعتبار اُس راز کے جو اہم تھا اولیفنٹ کے اختیار مین ہے اُسنے ضرورت کی متابعت کی اور حتے الامکان اپنے تیور درست کرکے کہا "اچھا جنرل اولیفنٹ اپنے شرائط بیان کرو "

جنرل اولیفنٹ نے بردبارانہ استقلال کے انداز سے جسمین اُسکی معمولی صاف گوئی آمیز تھی مگر جسمین اس بات کا غرور شامل نہ تھا کہ اُسکو بادشاہ پر دباؤ حاصل ہے کہا "مجھکو دو شرطین کرنا ہین۔ اول یہ کہ آپ ولیم بریٹ کو حکم دین کہ سیجرلی کو پوری معافی دے دیوے اُسکو پھر اپنا وارث تسلیم کرے "

بادشاہ (جلدی سے) "اچھا یہ ہوجاویگا۔ اور دوسری شرط ؟ "

جنرل اولیفنٹ "دوسری شرط یہ ہے کہ آپ سیجرلی اور ردتھ کے نکاح مین اور کچھ حارج نہ ڈالین اور سر ولیم بریٹ کو حکم دے دین کہ وہ اُسکو منظور کرے "

بادشاہ چارلس کے چہرہ پر بدلی سی چھا گئی اور اُسنے کہا "یہ مشکل ہے۔ (دھیمی اور سوچنے کی سی آواز سے) شاید یہ مناسب ہو ہان اس سے کچھ تلافی ہوجائیگی اچھا اولیفنٹ یہی سہی تم اُن لوگون کو خبر پہونچا دو جنکا اُس سے تعلق ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ مجھ سے جو یہ کہا گیا ہے کہ تم میری ملازمت مین ایک خاص قسم کا عہدہ

قبول کرلوگے صحیح ہی یا نہین کہو تمکو نوآبادی ہاے امریکہ کی گورنر جنرلی منظور ہی؟
اولیفنٹ نے سپاہیانہ عظمت سے تنکر کہا "اگر یہ گورنر جنرلی مجھکو بطور رشوت کے دیجاتی ہی تاکہ مین آپ کے راز کو زیادہ احتیاط کے ساتھ مخفی رکھون تو مجھکو منظور نہین ہی آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ جو شرائط مین نے ابھی بیان کیے ہین وہ کسی طرح پر مجھ سے تعلق نہین رکھتے - لیکن اگر آپ کی فی الواقع یہ راے ہو کہ بعض حالات مین میری خدمات بطور مناسب حاصل کی جا سکتی ہین اور بطور ثبوت اپنی اس راے کے آپ مجھکو اختیارات کلی اُس عہدہ کے عطا فرمادین جو آپ مجھکو دینا چاہتے ہین تو مجھکو منظور ہی"
چارلس "جنرل اولیفنٹ مجھکو یہ یقین کرنے کی ہر طرح پر وجہ حاصل ہی کہ تم ایک عزت دار شخص ہو اور تم قسم کو ناقابل شکست تصور کرکے اُسکے پابند رہوگے جس روز تم گورنر جنرل نوآبادی ہاے امریکہ کے مقرر ہوگے تمکو اپنے بادشاہ کی اطاعت کا حلف اُٹھانا ہوگا جسکا یہ مطلب ہی کہ تم اُسکے ممالک محروسہ کے کسی حصہ کو اُسکی سلطنت سے جدا کرنے کی کوشش نہ کروگے"
جنرل اولیفنٹ "اس شرط کے لیے مین بالکل تیار تھا پس مین اُسکو منظور کرتا ہون مگر واضح رہے کہ گو مین کسی نوآبادی کو آپ کی سلطنت سے علحدہ کرنے کی کوشش نہ کرونگا مین اس بات کی ہر طرح پر سعی کرونگا کہ ہر طرح کی برائیون اور خرابیون کو دور کردون اور آپ کی مقبوضات امریکہ کے انتظام کو عیوب سے پاک کردون"
بادشاہ "اچھا منظور ہی ہمارے تمھارے فیصلہ ہوگئی اب مین جاتا ہون اور تمکو تنہا چھوڑتا ہون کہ تم اُن خراب خیالات کو جو پچھلے گھنٹہ کے مختلف واقعات کی وجہ سے پیدا ہوے ہین حتے الامکان اپنے دل سے نکالو واللہ جب مین یہان آیا تھا مجھکو ذرا بھی خیال نہ تھا کہ مین ان دقتون مین پھسونگا مگر نتیجہ بہ نسبت اُسکے زیادہ قابل اطمینان ہی جسکا ——"
اولیفنٹ (بات ختم کرنے کے طور پر) "جسکے آپ سزاوار تھے آپ قبول کرینگے کہ آپ نے اُس بھولی چھوکری یعنی روتھ کو سر ولیم بریڈ کے ساتھ

زبردستی بیاہ دینے مین بڑا ظلم کیا یہ نکاح ہرگز عقد صحیح نہوتا۔
بادشاہ نے پھر اپنا ہونٹھ چبا کر کہا "جنرل اولیفنٹ تم اپنے اختیار کو اپنے بادشاہ پر طعن وتشنیع کرنے سے بہت بیجا طور پر استعمال کرتے ہو حالانکہ ہمارے تمھارے قابل اطمینان سمجھوتا ہو گیا ہی۔"

اولیفنٹ (عالی خیال جوش سے) "کیا خوب ہوتا کہ مین بادشاہ کو دیکھتا کہ وہ اپنی رعایا کی بہبود مین ساعی ہی۔ اُنکے فوائد کو دریافت کرتا ہی انصاف کو انصاف کے راستہ پر چلاتا ہی اور خود بے انصافی نہین کرتا ہی جس سے دوسرون کے لیے بری مثال ہو جو اپنے بادشاہ کے طریقۂ عمل کی تقلید کرتے ہین اور اسکے عیوب کو اپنے عیوب کا نظیر دیتے ہین"

بادشاہ نے اپنی پریشانی چھپانے کے لیے قہقہہ لگایا اور کہا اچھا جنرل مجھکو اخلاقی وعظ سننے کی فرصت نہین ہی مجھکو جلد جانا ہی واللہ مین نے ینڈہال کو کافی طور پر دیکھ لیا ہی میرا باوری میرے حکم کی بجاآوری مین اسقدر شراب پی گیا ہو گا کہ اُسکو مجرم کی طرح کاٹھی پر رسیون سے باندھنا ہو گا اچھا جنرل اولیفنٹ خدا حافظ اب مین رخصت ہوتا ہون"

یہ کہتے ہوے بادشاہ نے سر کو بیباک سے نیچے کی طرف جنبش دی اور کمرہ سے چلا گیا اولیفنٹ چند منٹ تک وہان تنہا رہا اور تمام واقعات کو سوچتا رہا اور آتشدان کی کارنس پر کہنی رکھکر اور سر کو ہاتھ کا سہارا دے کر اپنے خیالات مین مستغرق رہا اُسکے چہرہ پر پھر ملال کی بدلی چھا گئی جیسا پچھلے چند گھنٹہ مین کئی مرتبہ ہوا تھا اگر کوئی دیکھنے والا اسوقت قریب ہوتا تو وہ اپنے دل مین ضرور خیال کرتا کہ اس شہسوار سر آزما کو جسکے بشرہ پر عموماً عالی خیالی اور رصانت دلی رہتی تھی اور جسکا انداز بیباکانہ اور بے پروائی کا تھا تکلیف کے مخفی وجوہ ہین اور گذشتہ باتون کی یاد اسکے دل پر سخت اثر پیدا کرتی ہی دروازہ کے کھلنے سے جنرل اولیفنٹ چونکا اور دونون گریسٹاک موجود ہوے بڑے بھائی لوک کے چہرہ پر آثار تردد نمایان تھے اور رالف کے سخت چہرہ پر اشتیاق کے سوا اور کچھ کیفیت معلوم ہوتی تھی۔
لوک نے حسب معمول چپکے سے آکر اور آہستہ سے سلام کر کے کہا جنرل صاحب میری مداخلت کو معاف کیجیگا مگر یہ تو بتائیے کہ اب کیا کیا جاوے؟ میرا آقا مجھ سے ناراض ہو گا ———"

اولیفنٹ (بات کاٹ کر) "تم دونون مطمئن رہو سر ولیم برنیڈ آج شام کے واقعات کی بابت تمھارے خاموش رہنے کو بہت غنیمت سمجھیگا لو یہ تھیلی ہے اسکا روپیہ باہم تقسیم کرلو اور اپنے آقا کی خفگی کا کچھ اندیشہ نہ کرو۔ بادشاہ رخصت ہوگئے یا نہین ہ؟"

لوگ (تھیلی لیکر) "ہان جناب وہ تو چلے گئے۔ مین آپ کی فیاضی کا شکریہ ادا کرتا ہون"

رالف "مین بھی شکریہ ادا کرتا ہون آپنے مجھپر کیسے کیسے احسان کیئے ہین! ہان بادشاہ کی رخصتی کا حال بیان کرنے مین پادری صاحب کا حلیہ بیان کرنا تو رہا ہی گیا اُنکی صورت دیکھکر ہنسی آتی تھی اُنھون نے حسب قرارداد سابق رات بھر رہنے کے لیے بہت کچھ کہا مگر بادشاہ نے چلنے پر اصرار کیا جیسے ہی مین نے انکو اٹھا کر ایک طرف سے گھوڑے پر بٹھالا وہ دوسری طرف لڑھک کر زمین پر جارہے مگر گرنے کی وجہ سے اُنکے ہوش کسی قدر درست ہوے پھر گھوڑے پر بٹھا کر ہم نے اُن تقدس مآب کو تسمون سے خوب کس دیا"

اولیفنٹ (نہایت کبیدہ ہوکر) "اور وہ شرابی بدذات بدنام کنندۂ جامۂ رہبانی انگلستان کے بادشاہ کا رفیق ہے!"

جنرل اولیفنٹ کے اشارہ کرنے پر دونون گرمسٹڈ چلے گئے اور اولیفنٹ گرجا کی طرف بڑھا جہان اُسنے سر ولیم اور لیڈی برنیڈ کو چھوڑا تھا۔

باب ۴۵

سر ولیم اور لیڈی برنیڈ

لیڈی برنیڈ دراصل اپنے شوہر سے بہت چھوٹی تھی گو کہ قید اور اذیت نے اُسکے حسن کو جو کسی وقت تھا ایسا زائل کردیا تھا اور اُسکی شکل و شمائل مین ایسا بڑا تغیر کردیا تھا کہ وہ عمر واقعی سے بہت زیادہ سن کی معلوم ہوتی تھی۔ گرجا کے اندر کے بیم اور رستوا تر واقعات کے جوش اور گھبراہٹ مین ہمکو اس لیڈی کے حلیہ کا مفصل طور پر بیان کرنے کا موقع نہین ملا ہم یہ لکھ چکے ہین کہ اسکا

چہرہ بھیانک تھا۔ اُسکے بال بالکل سفید اور اُسکی نظرین ہکابکا اور دیوانون
کی سی تھین تاہم سننے یہ بھی کہا ہو کہ اُسکی ہیئت روح کی سی تھی اور اُسکے سخیف اور
لاغر جسم پر ایک لنبا ڈھیلا کپڑا تھا جو سب طرف لپٹا ہوا تھا۔ یہ قطع سر ولیم برنیڈ کی
مدت سے زندہ درگور زوجہ کی تھی! جنرل اولیفنٹ نے اُسکو ایک چھوٹے کمرہ مین
بیٹھا پایا تھا جو اُس کمرہ سے ملا ہوا تھا جسمین تہ خانہ کا دروازہ کھلتا تھا جہان
ڈیوک آف پورٹس موتھ اور لارنس بی کے آنے کے وقت لمپ دفعتًا اور عجیب وغریب
طرح پر گرا دیا گیا تھا اندرونی کمرہ جسمین لوگ گرمسٹڈ اولیفنٹ کو لیگیا اُسمین کچھ زیادہ
آرائش نہ تھی گو ضروری چیزین موجود تھین۔ دوسرا کمرہ خوابگاہ کا کام دیتا تھا
اسمین دو کوچ بچھے تھے ایک لیڈی برنیڈ کے واسطے اور دوسرا ایک بڑھیا
کے واسطے جو اُسکی محافظ تھی۔ تمام کھڑکیون مین دوہرے چوبی کواڑ تھے جنکی
وجہ سے چلانے کی آواز باہر نہ جا سکتی تھی کچھ دھندلی روشنی دل کی شکل کی سوراخون
سے جو کواڑون مین تھی آتی تھی ان سوراخون مین دلدار آئینہ لگے تھے جنکی غرض
یہ تھی کہ اندر کی آواز باہر نہ جانے پاوے محافظ ایک یجیم خشن صورت اور طاقت ور
عورت تھی جو حفاظت کے کام کی پوری لیاقت رکھتی تھی قیدیہ یہان پندرہ برس
تک رہی اور اُسکی محافظ بھی پندرہ برس تک اُسکے ساتھ محبوس رہی کیونکہ یہ عورت
اس قسم کی تھی جسکو آزادی کی صاف ہوا سے لطف اُٹھانے کی پروا نہ تھی اُسکے
لیے کھانے اور شراب کا ملتا جانا کافی تھا علاوہ برین وہ گرمسٹڈ کی زوجہ کی
رشتہ دار تھی اور سر ولیم برنیڈ کی نہایت ہوا خواہ۔

اسی کمرہ اور اسی لمبی قید سے جنرل اولیفنٹ نے بدنصیب لیڈی برنیڈ
کو خلاصی دی تھی ہمکو یہ کہنے کی چندان ضرورت نہین ہو کہ اِس لیڈی کی خوشی
بھی مجنونانہ قسم کی تھی جب اُسکو یہ یقین دلایا گیا کہ وہ آزاد ہی اور اب اُسکو
اپنے شوہر کے ظلم کا خوف نہ کرنا چاہیے۔ اسوقت پندرہ برس کے زمانہ مین
اُسنے اپنے قیدخانہ کی دہلیز کو دوسری مرتبہ نانگھا تھا۔ مگر یہ پہلا مرتبہ کب تھا!
صرف تین مہینے گذرے تھے جب سر ولیم برنیڈ کے ہاتھ سے لمپ گرا دیا گیا تھا
تاہم اُس واقعہ کو بیان کرتے ہین۔ واضح ہو کہ لوک گرمسٹڈ اور اُسکی زوجہ اُسوقت

قید خانہ کے کمرہ مین تھے اور محافظہ سے بات کرنے کے لیے ٹھہر گئے تھے کہ لیڈی برینڈ
نے دیکھکر کہ دروازہ دفعتاً کھل گیا ہی اُسنے اسکی طرف جست کی اور حالت جوش
جنون مین اپنے شوہر پر جھپٹی جب اُسنے اُسکو دیکھا ایسی حرکت کی وجہ سے جو
دفعتاً اور بلا امید واقع ہوئی ملیب گل ہو گیا مگر اُسکے بعد محافظہ لوک گرمسٹڈ اور
اُسکی زوجہ نے لیڈی برینڈ کو پکڑ لیا اور قریب کے کمرہ مین گھسیٹ لیگئے جیسا
بیشتر ناظرین کو اطلاع دیگئی یہ بھی واضح رہے کہ جب یہ بدنصیب لیڈی اول اول اس
خوفناک قید مین بھیجی گئی تھی وہ بالکل صحیح العقل تھی مگر پندرہ برس کی قید کے
لمبے زمانہ نے اُسکی عقل کو معطل کر دیا تھا اور گو اُسکو پچھلی باتین یاد تھین
اُسپر اکثر دورہ جنون اور فتور عقل کا ہوا کرتا تھا۔

جنرل اولیفنٹ کو اس بدنصیب لیڈی کے دیکھنے سے جو فی الواقع
روح سی ہو رہی تھی نہایت صدمہ ہوا۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس عورت مین
پوست و استخوان کے سوا کچھ نہین ہی اور گوشت بالکل ندارد ہو گیا ہی اسی وجہ سے
اُسکا چہرہ بھیانک زرد اور ڈراونا تھا جب اُسنے اپنی جھولدار گون کی
ڈھیلی آستین سے ایک ہاتھ نکالا یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ محض ٹھاٹھ ہی اس
تباہی انسانی کے منظر کو دیکھکر جو کچھ رقت خیز اثر جنرل اولیفنٹ پر طاری ہوا اُسنے
اُسکو اپنی صورت سے ظاہر نہین ہونے دیا۔ اُسی اُسنے اُسکو یہ یقین دلا کر کہ وہ
آج سے آزاد ہی اور اُسکو اپنے شوہر کے ظلم کا کچھ اندیشہ نہ کرنا چاہیے اُسنے اُسکو
جلدی سے یہ سمجھایا کہ ایک رسم کے رد کرنے کے لئے تمھارے گرجا چلنے کی ضرورت
ہی جو بحالات موجودہ اتمام کو پہونچ جانے پر بھی ڈھکو سلا فریب و دغا ہوگی
اب ہمکو گرجا کی طرف متوجہ ہونا چاہیے جہان ہمنے سرولیم اور
لیڈی برینڈ کو تنہا چھوڑا تھا درحالیکہ لیڈی برینڈ کو جنرل اولیفنٹ نے تسکین
دے دی تھی کہ اب اُسکا کوئی بال بیکا نہوگا یہ مقتضائے موقع تھا کہ اُسکو جس نے
اتنی مصیبت جھیلی تھی اور اس لمبی اور ہولناک قید مین رہی تھی اپنے شوہر
کے سامنے اپنی حالت کا پورا پورا یقین نہوتا تھا یہانتک کہ اس شخص نے
اُسکو قوی طور پر ڈھارس دلائی جس نے اُسکو قید سے رہا کیا تھا اُسنے اپنے

شوہر کو اس پندرہ برس کے زمانہ مین کئی مرتبہ دیکھا تھا وہ کئی مرتبہ اُسکے کمرہ مین اُسکی مصیبت کو دیکھکر شیطانی مسرت حاصل کرنے کے لیے داخل ہوا تھا کیونکہ اس شخص کے دل مین تمام پلید خیالات مجتمع تھے گو اُسکی زوجہ نے اُسکی بڑی بے حرمتی کی تھی اور اُسکو قرار واقعی ثبوت اُسکی بدکاری کا پہونچ گیا تھا تاہم جو سزا اُسنے اُسپر عاید کی تھی نہایت ہولناک تھی اور یہ اُسکی جہنمی شیطنت تھی کہ وہ اُسکے قید خانہ مین اُس قید کے بھلانے والے اثر کو دیکھنے کے لیے آتا جس قید کی نسبت اُسنے ارادہ کر لیا تھا کہ حبس دوام ہوگی۔ مگر اب انکی ایک دوسرے کے مواجہہ مین مختلف حالت تھی زوجہ آزاد تھی اور اُسکو معلوم تھا کہ اُسکا بچانے والا قریب ہے اور شوہر زوجہ کے سامنے جس نے اُسکو بے حرمت کیا تھا خوف سے بھیگی بلی بنا بیٹھا تھا۔

جب اولیفنٹ اور بادشاہ گرجا سے چلے گئے اور دروازہ بند ہو گیا لیڈی نے کہا "ہم چند شرائط کے طے کرنے کے لیے تنہا چھوڑے گئے ہین۔ یہ کہکر اُسنے اپنا لاغر بے گوشت ہاتھ اپنے ابرو پر اپنے خیالات مجتمع کرنے کے لیے پھیرا مگر یہ امر زیادہ تر بوجہ عادت کے تھا نہ بوجہ ضرورت کے کیونکہ یہ اُسکی صحیح العقلی کا وقت تھا۔"

سر ولیم برینڈ "ہان۔ شرائط۔ مین تم سے کہہ چکا ہون کہ جو کچھ شرائط تم بتاؤگی وہ مجھکو منظور ہین اور اب مین اس اقرار کا پھر اعادہ کرتا ہون مگر نا واجبیت کل ایک جانب نہین ہے!"

لیڈی برینڈ۔ (جوش سے) "نہین نہین مین جانتی ہون کہ یہ بات نہین ہے خدا گواہ ہے کہ مجھکو ایسا جاننا پڑا! لیکن اگر میرے سے قصور کے واسطے موت سے کوئی کم سزا کافی متصور ہو سکتی ہے تو یقینا مین اپنے جرم کے عوض مین پوری سزا بھگت چکی ہون میری طرف دیکھو! ۔دیکھو میری کیا حالت ہوگئی ہے؟۔ مادہ حیات تک خشک ہو گیا ہے مین صرف ڈھانچا ہی ڈھانچا رہ گئی ہون زندگی یہ کیا ہے صرف سانس باقی ہے اتنا ہے مین صرف سایہ اُس حالت کا رہ گئی ہون جو کسی زمانہ مین میرے سے (ابرو پر ہاتھ پھیر کر) اوہ! مین نے

ہولناک قید کے پندرہ سال پہاڑ سے بھگتے ہین! اور تمھارا دل نہ پسیجا تم اپنی آنکھون
کو میرے جسمانی زوال اور دماغی غم پر آنکھین ٹھنڈی کرنے کے واسطے کبھی کبھی
آتے تھے اوہ یہ محض سزا نہ تھی جو مین نے بھگتی یہ اُس سے بھی زیادہ تھی یہ
انتقام تھا جسکی مین شکار ہوئی!"

سر ولیم برنیڈ "صبر کرو۔ ہم کو اپنے دل مین اُن باتون پر غور کرنا
چاہیے جن پر بحث کرنے کے لیے ہم یہان چھوڑے گئے ہین پچھلا ڈھکڑا لگانا
فضول ہو"

لیڈی برنیڈ (پھر جوش مین آکر) "اوہ! اگر پچھلا ڈھکڑا میرے
واسطے اذیتین رکھتا ہے تو تمھارے واسطے بھی خوف رکھتا ہوگا تمنے اُسکو
مار ڈالا ——"

سر ولیم برنیڈ چونک پڑا اور اُسنے کہا "نہین نہین نہین مین نے نہین
مارا" اور وہ چارون طرف خوف زدہ نظرین ڈالنے لگا "تم نہین کہہ سکتی ہو
کہ مین نے اپنے ہاتھ سے مارا!"

لیڈی برنیڈ "نہ مارا ہوگا مگر تمھارے نفرت خیز انتقام کے باجی
کارکنون نے یہ سیاہ کار کام کیا اور پھر تم فرحان وشادان میرے پاس یہ کہنے
کے لیے آئے کہ اُسکا خاتمہ ہوگیا اور وہ اُسی جگہ زمین مین دفن ہے یعنی اُس کمرہ
کے نیچے جسمین تمھارے انتقام نے مجھکو فوراً قید کردیا!"

سر ولیم برنیڈ "چونکہ تم اُن واقعات کو پھر تازہ کراتی ہو ذرا ٹھہرو
اور اُس اشتعال پر غور کرو جو دیا گیا فیبین برسی پندرہ سال ہوئے مین بطور مہمان
کے آیا تھا مین نے اُسکو پسند کیا اور اُس سے اکثر آنے کو کہا اور وہ ٹھہرا
مگر کس لیے۔ میرے ننگ وناموس کو خاک مین ملانے کے لیے۔ اوہ اُس
روز جب مین نے تمھاری اور اُسکی بات چیت سنی جب مین نے دیکھا کہ تم
اُس سے صرف محبت ہی کی باتین نہین کر رہی ہو بلکہ تم نے اُس سے وہ
تمام راز بتا دیئے جو ہمارے نہ تھے بلکہ بادشاہ کے اور اسلیے اُنکی پوری
حفاظت ہونی چاہیے تھی تو کیا یہ اشتعال اور صدمہ عظیم کی بات نہ تھی؟"

بدنصیب عورت نے اب اسطرح غمگین ہوکر کہا کہ گویا اسکی مجنونی کیفیت زائل ہوگئی اور آنکھیں ٹھنڈی اور تیھریلی ہوگئیں "ہان یہ صحیح ہے بیشک مین نے تمکو بہت صدمہ پہونچایا!"

سر ولیم برنیڈ "اسی وجہ سے تو مین نے سزا بھی ایسی ہی سخت دی مگر ابھی تمنے مجھکو منتقم مزاج کہا ذرا اپنے برتاؤ پر تو غور کرو اور دیکھو کہ اسمین انتقام تھا یا نہین۔ مین خدا کو گواہ کر کے کہتا ہون کہ شروع مین جب مین نے تمکو محبوس کیا تو میرا مستقل ارادہ ہمیشہ کے لیے قید کرنے کا نہ تھا۔ اگر تم پشیمان ہوتین۔ اگر تم میرے قدمون پر گرتین اگر تم مجھ سے معافی مانگتین تو مین درگذر کرتا۔ مین اسوقت کہتا کہ چونکہ ہم تم پھر ایک ساتھ نہین رہ سکتے اور چونکہ تمھارے فوت ہوجانے کی خبر مشہور ہوچکی تھی اگر تمکو منظور ہو تو کسی دور گوشۂ عافیت کو چلی جاؤ اور اس شرط پر مین تمکو آزادی دے دیتا۔ مگر نہین جب جب مین تمھارے پاس آیا تمنے مجھکو خونی کے خطاب سے پکارا تم غیظ و غضب مین آئین اور تم نے کہا کہ آزاد ہونے پر مین سب سے پہلا کام یہ کرونگی کہ حکام کو اطلاع دے کر تم پر قتل کا جرم قائم کراؤنگی بیسیون مرتبہ تمنے گرمسٹڈ اور اپنی محافظہ سے یہی کہا کہ میرے واسطے وہ دن نہایت مسرت کا ہوگا جب مین اسپر قاتل سفاک ہونے کا دھبہ دیکھونگی!"

بدنصیب لیڈی لڑکھڑا کر دیوار سے ٹک گئی اور اپنے شوہر کی تیز نظرون سے دبکی رہی اور کہا "بیشک یہ سچ ہے!" مگر پھر اسکے دل مین کچھ خیال آیا وہ آگے بڑھی اور بڑے جوش سے کہنے لگی "مگر تم اپنے تئین بھی رحم دل نہ سمجھو رحم تم مین کبھی نہ تھا یہ بالکل۔ مکر اور جعل ہے! تمھاری باتین متناقض ہین تمھارے افعال اُن ارادون کے بالکل خلاف تھے جنکی نسبت تم کہتے ہو کہ اُسوقت تمھارے دل مین تھے! تمھارا کبھی ارادہ مجھکو آزاد کرنے کا نہ تھا جب اُس ہولناک کمرہ کا دروازہ بند ہوا تمھارا ارادہ مجھکو دیدہ و دانستہ زندہ درگور کردینے کا تھا! ورنہ یہ مشہور کردینے کی

کیا ضرورت تھی کہ مین مرگئی ؟ تم نے نقلی تجہیز و تکفین کیون کرائی ؟ تابوت مین مٹی دسپھر بھر کر اسکو قبرستان کیون لے گئے ؟ - ہائے ! مجھکو خوب یاد ہی کہ تم کیسے انتقام سے بھرے آتے تھے اور مجھ سے یہ حالات بیان کرتے تھے مجھکو یہ باتین ایسی یاد ہین کہ گویا کل ہوئی ہین ! - اور اب تم ظاہر کرتے ہو کہ تمکو رحم کے خیالات تھے ؟ - نہین نہین ! شاید تم مجھکو بھی مار ڈالنا گوارا کرتے بجائے اسکے کہ مجھکو آزاد کرتے ! ضرور میری قید میری زندگی تک ہونا تھی ! اُسکا اختتام میرے مرنے ہی سے ہوتا ! - اور یہ تمھارے بدلا لینے کے واسطے تھا اور نیز اسواسطے کہ فیبین پرسی کے قتل کا حال نہ کھلے ! "

سر ولیم بر نیڈ " اگر یہ کیفیت بھی تھی تو تم مجھ پر کیونکر الزام قائم کر سکتی ہو مین پھر کہتا ہون کہ تم خود بجائے نادم ہونے کے خم ٹھوکتی ہین کیا تم نے ابھی اپنے بادشاہ اور جنرل اولیفنٹ کے سامنے فخر سے نہین کہا کہ مین شرائط بتاؤنگی ؟ اور کیا تمنے فیبین پرسی کے مارے جانے کا راز ظاہر کرنے کی دھمکی نہین دی ؟ "

لیڈی بر نیڈ نے متاسف ہوکر کہا " ہان بیشک مین نے ایسا کیا بیشک مین بدلا لینے پر آمادہ تھی مگر خدایا ! کیا میرے ساتھ کچھ بھی رعایت ہوتی کیا یہ نہ خیال کیا جا سکتا تھا کہ پندرہ برس کی سخت اور ہولناک قید مجھکو جان بازی پر آمادہ کر دیگی ؟ اوہ ! وہ ایک لمبی ہولناک رات تھی ! مگر میری قوت زائل ہوتی جاتی ہی اور مین ہانپی جاتی ہون ! "

یہ کہتی ہوئی لیڈی بر نیڈ ایک کرسی پر جو البرٹ کے سامنے رکھی تھی بیٹھ گئی اور کراہنے لگی وہ سر نیچا کیے تھی اسلیے اُسنے اپنے شوہر کی شیطانی نفرت اور خباثت کی ہولناک نگاہ جو اُسنے اسپر ڈالی نہ دیکھی -

سر ولیم بر نیڈ نے چند ساعت کے سکوت کے بعد کہا - " جنرل اولیفنٹ نے واپس آنے کا وعدہ کیا ہی اس اثنا مین ہمکو آیندہ کے لیے چند شرائط طے کر لینا چاہیے ستو " مگر جب لیڈی نے کچھ جواب نہ دیا تو اُسنے کہا - " سُنتی ہو یا نہین ؟ "

لیڈی بربنیڈ (دھیمی گہری آواز سے) "ہان ہان سنتی ہون کہو۔"

سر ولیم بربنٹد۔ "تمھارے لئے یہ مناسب ہوگا کہ کسی دور مقام کو چلی جاؤ ـــــــ"

لیڈی بربنیڈ (آہ بھر کر) "فرانس مین کسی کانونٹ کو جہان مین اپنی بقیہ زندگی خدا کی عبادت مین صرف کر دون۔"

سر ولیم بربنیڈ "ہان۔ تم اپنے ساتھ کافی روپیہ لیجانا تاکہ وہان اچھی طرح داخل ہو جاؤ اور اگر تم وجود فانی کے ایسے مقدس حصہ مین داخل ہونا چاہتی ہو تو بہتر ہوگا کہ تمام خیالات تنعم کے ختم کئے جلو مین اگر مین معاملات گذشتہ کی بابت تم کو معافی دون تو کیا تم اقرار کروگی کہ فیبتن سی کا راز اپنے دل مین محفوظ رکھوگی۔"

لیڈی بربنیڈ "ہان مین اقرار کرتی ہون کہ ایسا ہی کرونگی خدا جانتا ہے کہ میری روح کو بہت کچھ اذیت ہو چکی اب اُسمین انتقام جاگزین نہوگا تم مجھکو معافی دو اور گذشتہ پر خاک ڈالو۔"

یہ کہکر لیڈی بربنیڈ اپنے شوہر کے پانون کے پاس گھٹنے ٹیک کر کھڑی ہو گئی۔ کیونکہ شام کے واقعات کے جوش و خروش کے بعد اُسکا دل بالکل موم ہو گیا تھا اور حالات گذشتہ کے اعادہ نے اُس کو اُسکی لغزش پر بہت نادم کر دیا تھا وہ نہایت منفعل تھی اور اس صحیح العقلی کے وقفہ مین اُسکے شوہر نے اُسپر پوری فتح پائی جیسا کہ اُسکو منظور تھا۔ اُسنے علو عاد کرتا مصالحت کے لہجہ سے کہا "مین تمکو معافی دیتا ہون۔" مگر اپنی نفرت کو اسقدر نہ دبا سکا کہ ہاتھ بڑھا کر اُس بیچاری مصیبت کی ماری کو ٹھنڈے سنگی فرش سے جہان وہ گھٹنے ٹیکے کھڑی تھی اُٹھاتا۔"

لیڈی بربنیڈ کی آنکھون سے آنسو جاری ہو گئے۔ اور اُسنے نہایت دھیمی آواز سے جو مشکل سے سُنائی دیتی تھی کہا "تو مجھکو معافی دیتے ہو اور مین یہان خدا کی آلٹر کے سامنے گھٹنے ٹیکے ہوئے اقرار کرتی ہون کہ میری زبان سے کوئی لفظ ایسا نہ نکلیگا جس سے تمھارے نام کو دھبہ لگے!"

اب دروازہ گرجا کا کھلا اور جنرل اولیفنٹ نمودار ہوا بدنصیب عورت اُٹھی اور اولیفنٹ کی طرف بڑھکے کہنے لگی "شریف اجنبی (کیونکہ تم میرے لیے اجنبی ہو گئے تمھارا نام میرے سامنے کئی مرتبہ لیا گیا ہی) اجازت دو کہ مین تہ دل سے تمھارا شکریہ ادا کرون

جو اپنے رہا ہونے پر جوش خیالات کی وجہ سے مین نے اچھی طرح ادا نہین کیا"

ادلیفنٹ نے دھیمی گہری آواز سے جس سے اُسکی رقت ظاہر تھی حالانکہ وہ نہایت مضبوط دل شخص تھا کہا۔ "لیڈی میرا کچھ شکریہ ادا نہ کرو مین نے صرف وہ کام کیا ہے جو ہر شخص کو اپنے ہم جنس سے کرنا چاہیے" (سر ولیم برہنٹ کی طرف خطاب کرکے) "کیا مین امید کرون کہ تم دونون مین پورے طور پر سمجھوتا ہو گیا ہے - اور باآشتی ——"

یہانتک کہکر وہ دفعتاً ٹھہر گیا۔

سر ولیم برہنٹ "میری زوجہ کل فرانس کو جانے والی ہے تاکہ وہان کانونٹ مین داخل ہو جاوے یہ خود اُسکی مرضی ہے"

لیڈی برہنٹ "ہان میری ہی مرضی ہے (بعد تھوڑے سکوت کے) میرے شوہر نے مجھکو معافی دے دی ہے اب مجھکو خدا کی درگاہ مین منت وزاری کرنا ہے!"

جنرل ادلیفنٹ نے یہ دیکھکر کہ لیڈی برہنٹ بہت بدحال ہو رہی تھی سر ولیم سے کہا "بہتر ہوگا کہ آپ لیڈی برہنٹ کو معقول نوکرون کے سپرد کرین" یہ کلمہ اُسنے کسی قدر آواز کو زور دے کر کہا اور نگاہ بھی پُرمطلب ڈالی گویا یہ منشا تھا کہ چونکہ مین اُسکا خلاصی دہندہ ہون مین اب بھی اپنے تئین لیڈی کے فوائد کا محافظ سمجھتا ہون

سر ولیم نے سر تسلیم خم کیا اور گرجا کے دروازہ کی طرف جاکر ایک خادمہ کو پکارا اور لیڈی برہنٹ کو اُسکے سپرد کیا۔ لیڈی برہنٹ نے گرجا سے جانیکے قبل پھر جنرل ادلیفنٹ کا شکریہ ادا کیا۔

جنرل ادلیفنٹ (لیڈی برہنٹ کے چلے جانیکے بعد سر ولیم برہنٹ سے) "مین خیال کرتا ہون کہ یہ کہنا فضول ہے کہ مین اس بات کی خبر رکھونگا کہ لیڈی برہنٹ اپنا ارادہ بلا تمہارے ستانے یا ایذا پہونچانے کے پورا کرسکے مجھکو یہ حال معلوم کرنیکا ذریعہ حاصل ہے ——"

سر ولیم برہنٹ (طنزیہ تبسم سے) "بیشک تیرے نوکرون کو ناجائز لالچ دے کر ذریعہ حاصل ہوا ہوگا"

ادلیفنٹ (برہمی سے) "یہ کلمہ طنزیہ اسطرح کہا گیا ہے جیسا تیر بیکان ... گرا ہو اتفاق سے مجھکو تمہاری زوجہ کے مقید ہونے کا راز معلوم ہو گیا اور تو کس طرح ... گھر سے نکلوا دیا کر مین نے اسکو اپنے کام کے لئے ہموار کر لیا تم جانتے ہو کہ یہ تمہارے شایان

جال نہین ہے کہ تم اُس سے یا اُسکے بھائی سے لڑو اگر تم ایسا کروگے تو یقیناً انکو اتنی استطاعت حاصل ہے کہ اپنے تئین تم سے علیحدہ کرلین - اچھا اب مین اُن دونون لیڈیون کو رائی ہوس پھونچانے کے لئے جاتا ہون - جنکو تم نے مکاری سے اُٹھا منگایا تمھارے اصطبل سے انکی سواری کے لئے گھوڑے لینا چاہئیے میرا گھوڑا موجود ہے "

یہ کہتا ہوا جنرل اولیفنٹ لوٹ پڑا اور گرجا سے چلدیا -

باب ۴۶

جنرل کی صلاح

ناظرین خیال کرسکتے ہین کہ کرنیل رمبالڈ اور اُسکی زوجہ - سنریاٹا اور روتھ کے دفعتاً غائب ہو جانے پر کیسی سخت غمگین اور پریشان ہونگے اتفاق سے یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ کرنیل کی بہن یعنی ہنریاٹا نے رائی ہوس مین پہونچنے کے وقت سے گھر کے باہر قدم نکالا تھا تین مہینے سے زیادہ عرصہ تک وہ اپنے کمرہ مین بالکل عزلت نشین رہا تھی وہ اپنے رشتہ دارون کے ساتھ بہت کم کھانا کھاتی اور ہوا کھانے کے لئے باغ کو شاذو نادر جاتی یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکے دل پر بہت بڑا بوجھ ہے جو کسی طرح برا ٹھ نہین سکتا اور اسکی روح پر ایسا سخت صدمہ ہے جسکا دور کرنا کسی طرح ممکن نہین مگر پچھلے چند روز مین یعنی اُسوقت سے جبکہ وہ روپیہ ادا کیا گیا تھا جو کرنیل رمبالڈ سر ولیم بربنڈ کا چاہتا تھا اور ہنریاٹا کی ملاقات جنرل اولیفنٹ اور لارنس لی سے کرائی گئی تھی اُسکی حالت مین کسی قدر ترقی ہوئی تھی گو اُسکے خیالات اب بھی غمگین تھے تاہم اُس روز کے مسرت خیز واقعات نے ظاہرا اُس مین عمدہ تحریک پیدا کی تھی اور اُس روز جسکا حال ہم پچھلے باب مین لکھ چکے ہین اُسکی روتھ کے ساتھ چہلقدمی کے لئے ہمانے سے اُسکے تمام رشتہ دار متعجب تھے نیک دل حمیدہ اوصاف روتھ نے خیال کیا کہ تازی ہوا اُسکی پھوپی کو فائدہ پہونچاویگی اور بہار کی فضا اُسکی روح کو فرحت بخشیگی اسی وجہ سے اُسنے اصرار کیا تھا کہ تم چہلقدمی کے واسطے ضرور چلو مگر سر ولیم بربنڈ کے گرگے تاک مین تھے اور اُنکو قطعی حکم تھا کہ روتھ کو لو نیز اور کسی شخص کو جو اُسکے ہمراہ ہو اُٹھا لاؤ ان احکام کی ایسی پوری تعمیل کی گئی کہ دونون لیڈیان بیدین کسطرح بدحال کو اُٹھا لائی گئین اور اس واقعہ کو کسی نے نہ دیکھا رائی ہوس مین

اطلاع کرتا دوپہر کا وقت تھا جب یہ واقعہ ہوا مگر گھنٹہ پر گھنٹہ گذرنے لگا اور نہ ریاٹا اور
روتھ نہ لوٹین اور کرنیل رمبالڈ اور اسکی زوجہ کی بیچینی زیادہ ہونے لگی رمبالڈ گھوڑے پر
سوار ہوا اور انکی تلاش مین نکلا مگر کچھ پتہ نہ ملا وہ بعد تلاش بیسود کے واپس آیا اور
اپنے بوزہ گر ادھر ادھر تلاش کے لئے بھیجے اور پھر خود بھی جستجو کے لئے نکلا اسکو ذرا بھی
خیال نہ تھا کہ سر ولیم برنیڈ کی تحریک سے یہ دغا بازی ہوئی ہے وہ یہی سمجھا تھا کہ اسکی بہن
اور بیٹی کو کچھ حادثہ پیش آیا اس نے دریا کے ہر چہار جانب غور سے دیکھا اور نیچے اور
دونون کنارون پر کہ شاید وہ پانی مین گر گئی ہون مگر انمین سے کوئی نظر نہ آئی جب اندھیرا
ہو گیا اسنے تلاش موقوف کی اور نہایت حیرانی پریشانی اور مایوسی کی حالت مین اپنی زوجہ کے
پاس آیا جو اسکی مصیبت مین شریک تھی فی الواقع انکو بہت غم تھا کیونکہ ایک بہن ایک دختر
نامعلوم طریقہ سے غائب ہو گئی تھین گویا زمین پھٹ گئی اور وہ اسمین سما گئی تھین —
جب تاریکی زیادہ ہوئی اور گھنٹہ پر گھنٹہ گذرتا گیا مسز رمبالڈ ایسی بیچین ہوئی کہ اس کے
شوہر نے اسکو سو رہنے کی ہدایت کی مگر گو وہ اپنے شوہر کی ذرا سی بات کی بھی حکم قانون
کی طرح پابندی کیا کرتی تھی اس وقت اس نے اسکی صلاح پر عمل نہ کیا اسکو ایسی گھبراہٹ
اور بیچینی تھی کہ نیند کا آنا ناممکن تھا کرنیل رمبالڈ نے اسکی بہت کچھ تسلی اور تشفی کی مگر کچھ فائدہ نہوا
وہ بیچارہ کیا بتا سکتا تھا؟ دونون ہزارون طرح کی باتین انکی غیر حاضری کی بابت سوچتے
رہے کہین ایسا نہو کہ دونون بہت دور نکل گئی ہون اور راستہ بھول گئی ہون — شاید وہ کسی
جھونپڑہ مین آرام کرنیکے لئے ٹھہر گئی ہون اور وہان کسی مریض یا محتاج سے ہمدردی کرنے
مین مصروف ہو گئی ہون مگر نہین یہ بات نہوگی اگر وہ راستہ بھول جاتین تو کوئی رہنما
ضرور ملجاتا اور اگر وہ کسی کی مصیبت مین شریک ہونے کے لئے ٹھہر گئین تو وہ اتنی دیر تک
کبھی نہ ٹھہرتین کہ گھر مین ایسا سخت تردد پیدا ہوتا غرضکہ انکی کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا کہ کیا افتاد
پڑی بجز اسکے کہ یہ خیال کرین کہ دریا مین گر کر مر گئین گو دریا مین گرنے کا کچھ نشان نہین ملتا —
اسطرح پر رائی ہوس مین کئی گھنٹے گذر گئے گیارہ بجے کے بعد گھوڑون کی ٹاپ کی آواز
کرنیل رمبالڈ اور اس کی زوجہ کے کان مین پہونچی جواب تک بیٹھی ہوئی تھی دو تین ۳
بوزہ گر خوشی سے چیخ اٹھے اور ایک بوزہ گر جو بیفائدہ تلاش کے بعد سب سے
اخیر مین واپس آیا تھا کمرہ کے اندر گھس پڑا رمبالڈ اور اسکی زوجہ خوشی بھری ہوئی امید سے اٹھ

کرسیون سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور پھاٹک سے نکلے دو گھوڑے کھینچے والے اور گھوڑے پر ایک گھوڑے سے اتر کر اپنے کپتان والدین کے سینہ سے لگ گئی دوسرے گھوڑے پر جنرل اولیفنٹ ہنریاٹا کو لئے بیٹھا تھا اور اسی طرح پر بیدیہ ہال سے لایا تھا کیونکہ وہ اُس دیر پا غشی کے اثر سے جس سے وہ بہت وقت سے ہوش مین آئی تھی ہنوز بہت کمزور اور نقیہ تھی۔

ہم اِس دل گداز ملاقات کی تفصیل کو قلم انداز کرتے ہین اور جنرل اولیفنٹ کی بابت بھی صرف اسی قدر لکھتے ہین کہ کرنیل رسبالڈ اور اُسکی زوجہ نے تہِ دل سے جنرل کا شکریہ ادا کیا مگر ہم اُس جوش تحیر اور نفرت کو اِسطرح جلدی سے نہین چھوڑ سکتے جو روتھ کے والدین کو یہ معلوم کرنے سے پیدا ہوا کہ کس کے اغوا سے اُسکی دختر روتھ اور اُسکی پھوپھی کو بدنہاد شخص اُٹھائے گئے تھے اور کس غرض سے خاص روتھ کی موجودگی کی بیدیہ ہال مین ضرورت تھی اور کس طرح بادشاہ اس بڑی بدعت کے روا رکھنے اور اسمین مدد دینے کے لئے آیا تھا۔ مگر ایک اور وجہ بھی کرنیل رسبالڈ اور اُسکی زوجہ کے جوش مین آنے کی تھی اور جنرل اولیفنٹ نے اس غرض سے کہ ہنریاٹا تخلیہ مین ایسا اہم راز اپنے رشتہ دارون سے کہے اُس کمرہ کو چلا گیا جو اُسکے واسطے درست کر دیا گیا تھا اب ہنریاٹا نے اپنے بھائی اور بھاوج سے ظاہر کیا کہ وہ شخص جس نے اُسکے ننگ و ناموس کو خاک مین ملایا اور اُسکی دنیاوی خوشی کی امیدون پر پانی پھیر دیا۔ اور اُسپر ظلم کیا اور کمینہ پن سے اُسکو چھوڑ دیا۔ وہ شخص جسکو وہ جارج فٹز ولیم کے نام سے جانتی تھی اُسکے سوا اور کوئی نہ تھا جو تاجدار سلطنت انگلستان تھا!۔

چند ساعت تک کرنیل رسبالڈ ساکت تحیر سے اپنی بہن کا مُنھ دیکھتا رہا اُسکے بعد دفعتاً اُٹھکر اُسنے زرد خشمگین چہرہ دبے ہوے لبون اور پُر غیظ و غضب بشرہ کے ساتھ کمرہ مین اِدھر اُدھر ٹہلنا شروع کیا وہ اپنے ہاتھ سینے پر باندھے تھا اور اُسکے مزاج دان لوگ اُسکے انداز صورت اور نظر سے سمجھتے تھے کہ اُسکے دل پر کیسا سخت صدمہ ہے۔

تینون لیڈیان اُسکو بےچینی سے دیکھنے لگین وہ سب سمجھین کہ کوئی ہولناک تدبیر انتقام کی اُسکے دل مین پیدا ہو رہی ہے مگر اُسوقت کرنیل رسبالڈ کی صورت ایسی ڈراونی ساکت اور سنجیدہ تھی کہ اُسکی زوجہ بہن بلکہ بیٹی کو بھی جرأت نہو ئی کہ اُسکے پاس جاوین آخر کار ہنریاٹا نے

اُسکی طرف خطاب کیا اور اُسکے پاس گھٹنے ٹیک کر کھڑی ہوگئی اور لجاجت سے کہنے لگی "رچرڈ
رمبالڈ تم میرے واسطے اپنے تئین خطرہ مین نہ ڈالنا! میرے واسطے اپنی زوجہ اور دختر کی خوشی
کو معرض خطر مین نہ ڈالنا جو تمکو ایسی عزیز ہین اور مجھکو بھی!"

اپنی بہن کے اسطرح خطاب کرنے سے رمبالڈ ٹھہر گیا اور اُسکو اُٹھا کر کہنے لگا
"ہنریاٹا تم میرے سامنے اسطرح فروتنی نہ کرو! - اُٹھو اُٹھو! تم بہت کچھ مصیبت جھیل
چکی ہو مگر اس رات کو ایک اور خنجر تمھارے دل مین بھونکا گیا کیونکہ اب تمکو یقین ہوگیا کہ
وہ شخص جسکو تم برسون تک چاہتی رہین تم کو راہ مذلت پر لیگیا اور اُسکا ارادہ تمکو زوجہ
بنانے کا ہرگز نہ تھا!"

اب مسز رمبالڈ اور روتھ کرنیل کے پاس آئین اور تینون اپنی التجا کی
نگاہون سے ظاہر کرنے لگین کہ جوکچھ تدبیر انتقام کی بادشاہ کے سے طاقتور
شخص کے مقابلہ مین سوجھی ہو اُس سے درگذر کرنا چاہیے -

رمبالڈ "اب رات مین اس بارہ مین ہم کچھ گفتگو نہ کرینگے - رات زیادہ
ہو گئی ہے اور تم تینون ایسی تکلیف مین رہی ہو کہ تمکو آرام کی ضرورت ہے روتھ
تمھاری مان پر بڑی اذیت گذری ہے"

روتھ اپنی مان سے لپٹ گئی اور اُسکا مُنھ دیکھنے لگی بعد ازان سب لوگ
اپنے اپنے کمرہ کو چلے گئے اور رائی ہوس مین خاموشی ہوگئی - صبح کو سب سے
سویرے اُٹھنے والے جنرل اڈلیفنٹ اور کرنیل رمبالڈ تھے یہ دونون حاضری
کھانے سے قبل ٹہلنے کو چلے گئے تاکہ پچھلی رات کے واقعات پر گفتگو کرین
رمبالڈ نے پھر جنرل اڈلیفنٹ کا شکریہ اپنی بہن اور بیٹی کی خلاصی دینے کی بابت
ادا کیا مگر قطع نظر اُسکی گرمجوشی کے اُسکا انداز سخت اور کرخت تھا اور اُسکے
طرز سے کوئی مستقل اور مستحکم ارادہ پایا جاتا تھا -

جنرل اڈلیفنٹ نے اُن واقعات کی چند تفصیلات بیان کرنے کے بعد جو
شب گذشتہ کو سرسری طور پر بیان کیے گئے تھے کہا "میرے پیارے دوست اب
تمکو حالت معاملات سکوت کے ساتھ دوبدو دیکھنا چاہیے مین اُنکی صورت بیان
کرتا ہون اول یہ کہ سر ولیم برینڈ کے پاس بادشاہ کا حکم ہوگا کہ وہ لارنس کی کو

اپنا وارث تسلیم کرے اور اس بات پر راضی ہو کہ وہ تمھاری بیٹی کے ساتھ نکاح کر سکے دوسرے یہ کہ مین امید کرتا ہون کہ تم نکاح کے حتی الامکان جلد ہونیکی اجازت دوگے کیونکہ مین انگلستان سے جلد جانے والا ہون اور مجکو اس سے نہایت خوشی ہوگی کہ اس خوبصورت جوڑے کی دعوت نکاح مین اُنکی صحت وخوشنودی کا جام پیون جس سے مجھکو ایسی دل بستگی ہی تیسرے یہ کہ تم سرولیم برینڈ یا بادشاہ سے بدلا لینے کا خیال اپنے دل سے بالکل نکال دو سرولیم برینڈ کی کافی سزا ہو چکی ہی اُسکی جائداد تیرین بربادہو چکی ہین اُسپر بدنامی کا دھبہ لگا ہی کہ اُسنے پندرہ برس تک اپنی زوجہ کو ہولناک قید مین گرفتار رکھا (دھیمی آواز اور مطلب کے انداز سے) جسکو ہر سخت سے سخت مہذب شخص بھی شدید سزا کہیگا گو زوجہ کی لغزش کیسی ہی بڑی ہو رہا بادشاہ سے انتقام لینا اُسکا خیال فضول ہی اُسکی کوشش الٹی تمھارے سر جائیگی ؟

کرنیل رمبالڈ بلا کچھ بولے اپنے دوست کی گفتگو سنتا رہا اور جب اُسکی تقریر ختم ہوئی اُسنے چند منٹ تک غور کیا۔

آخرکار اُسنے کہا ” بہرحال سرولیم برینڈ سے بدلا لینے کے خیال کو دور کرنا چاہیے نیک دل لارنس لی کے خیال سے درگذر ہی مناسب ہی مجھکو اسمین شبہہ ہی کہ لارنس لی اپنے چچا سے صلح کرنے پر راضی ہو مین یقین کرتا ہون کہ وہ اس بارہ مین دوسری جانب کی سیادت کو نفرت اور حقارت سے نامنظور کریگا مگر اُسکو اِن سب باتون سے اطلاع بھی تو دینا چاہیے “

جنرل اولیفنٹ ” میرا ارادہ ہے کہ آج شام کو ہرٹ فورڈ کو جاؤن اور لارنس سے سب حال کہدون کیونکہ گو ایک اعتبار سے یہ بڑی خبر ہو پہنچانا ہی یعنی اس بیحرمتی کی جو اُسکی محبوبہ روتھ کی کی گئی تاہم اُسکے سے پرجوش عاشق کو دوسرے اعتبار سے نعم البدل بھی ہی مین اُس سے اپنا اطمینان ظاہر کرونگا کہ اُسکی اور روتھ کی شادی مین جو امور

خارج تھے وہ سب دفع ہو گئے مگر تم نے میری اس بات کا کچھ جواب نہ دیا
کہ بادشاہ سے بدلہ لینے کا خیال بھی قابل در گذر کرنے کے ہی میں دیکھتا
ہوں کہ اِس خیال نے تمھارے دل میں گہری اور تاریک جگہ پکڑی ہی
کرنل رمبالڈ "تم نے مجھ پر اور میرے خاندان پر اتنی کثرت سے
احسان کیے ہیں کہ مجھکو تمھاری صلاح کو باوقعت نظروں سے دیکھنا لازم
ہی میں تمھاری خواہش کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرونگا یعنی
بہرکیف اپنے تئیں ایسا کرنے پر مجبور کرونگا مگر میں کوئی پکا وعدہ نہیں
کر سکتا کیونکہ یہ کام مشکل ہی - اوہ! جب مجھکو خیال آتا ہی کہ میرے خاندان
کی دو عورتوں کو اس بدذات تاجدار کے ہاتھوں سے کیسے صدمے
پہونچے ہیں تو ـــ جنرل اولیفنٹ اس تمام کارروائی سے جو کل رات کو
ینڈرہال کے گرجا میں ہوئی جسکا حال تم نے مجھ سے بیان کیا تم نے
خود سمجھا ہو گا کہ ـــ"

اولیفنٹ (بات کاٹ کر) "میں تمھارا مطلب سمجھا بیشک
میں جانتا ہوں کہ تمھاری بہن ہنریاٹا کو بادشاہ کے تئیں بالی دینا
بھر کی مصیبتوں کا سمجھنے کی وجہ حاصل ہی"

کرنل رمبالڈ "اگر تمکو اپنی بہن کی بے حرمتی کا حال معلوم ہو تو
تم کیا کروگے؟ اگر تمکو معلوم ہو کہ یہ بہن بیس برسوں تک شکار
آلام مبتلائے مصیبت اور مایوسی کی مجسم تصویر رہی ہی تو تم کیا کروگے؟
میں پھر کہتا ہوں کہ اگر تم اُس بدذات کو دیکھو اور دفعتاً معلوم کرلو کہ
اُسنے ایک تر و تازہ پھول کو توڑا اور پھر بیرحمی سے اُسکو پانوں سے
کچل ڈالا تو تم کیا کروگے"

جنرل اولیفنٹ (اطمینان سے) "ایسے سوال کا کوئی عام جواب
نہیں دیا جا سکتا اگر میری یہ حالت ہوتی جیسا تم نے بیان کیا ہی اور
میں بطور بھائی کے ایسی مصیبت زدہ بہن رکھتا ہوتا اور مجھکو اُسکا مصیبت
پہونچانے والا ملجاتا تو میں بلا تامل اُس سے انتقام لیتا"

ریمبالڈ (جنرل کا ہاتھ گرمجوشی سے تھام کر) "آہ! مجھکو ایسے ہی جواب پانے کی امید تھی"

اولیفنٹ "سچ ہی - مگر سنو مین اسوجہ سے بدلا لیتا کہ مین ایک مجرد شخص ہون اسواسطے کہ اگر مین مرتا تو میرا کوئی رشتہ دار یا دوست مصیبت مین نہ ٹھہرتا میری کوئی محبت والی زوجہ نہین جو بیوہ ہو جاتی نہ صاحب الفت دختر ہی جو یتیم ہوتی پس اس صورت مین جو تمنے فرض کی ہی مین بہن کے نقصانات کو بہت باتون پر رکھتا اور اُنکا بدلہ لینیکے لیے ہر خطرہ کو انگیز کرتا - کیا تمھاری یہی حالت ہی؟ اگر تم سولی پر چڑھائے جاؤ تو کیا نتیجہ ہوگا؟ یہ سچ ہی کہ تم سولی دے دیے جاتے اور بہن کی بدسلوکیون کا انتقام ہو جاتا مگر کیا تم بیوہ اور یتیم اپنے پیچھے نہ چھوڑتے جو تمھارے واسطے طوفان اشک بپا کرتے اور بوجہ مصیبت اور غم کے جلد قبر کو سدھارتے کیا بہن کے بدلا لینے کا اطمینان بیوہ اور یتیم بچون کی مصیبت کے خیال پر بالا ہوتا یا بہن کا کام زوجہ اور دختر کے خیال پر فوق رکھتا پس خیال کرو کہ تمھاری حالت میری حالت سے بہت مختلف ہوتی اگر میری بہن پر ایسی افتاد پڑتی؟ بس تمکو خیال کرنا چاہیے کہ جو طریق عمل مین اختیار کرتا وہ تمھارے برتاؤ کے واسطے ٹھیک نہین ہو سکتا"

ظاہرا جنرل اولیفنٹ کی دلیل نے کرنیل ریمبالڈ پر بہت اثر کیا اور چند ساعت کے غور و تعمق کے بعد اُسنے جنرل کا ہاتھ تھام کر کہا "واللہ تم بڑے عالی خیال شخص ہو! تمھاری فہم و فراست ویسی ہی زیادہ ہی جیسی تمھاری شریف باطنی! مجھکو تمھاری دوستی پر فخر و ناز ہی!" اسکے بعد اس بارہ مین کچھ اور گفتگو نہوئی جنرل اولیفنٹ نے خیال کیا کہ اُسکی تقریر نے کرنیل ریمبالڈ پر ایسا اثر کیا ہی کہ وہ اُنکو فراموش نہ کریگا چنانچہ وہ دونون پھر راؤی ہوس مین داخل ہوئے اور انھون نے روتھ اور اسکی مان کو جاعزی کے کمرہ مین اپنا منتظر پایا مگر ہنریاٹا جو پچھلی رات کے واقعات کی وجہ سے بہت ضعیف اور متغیر ہو گئی تھی اپنے ہی کمرہ مین رہی جب صبح کا کھانا ہو چکا جنرل اولیفنٹ نے اپنے گھوڑے کے کسے جانیکا حکم دیا کیونکہ اسکا ارادہ فوراً ہرٹ فورڈ کے جانیکا تھا اس ارادہ کے ظاہر ہونے سے روتھ کے رخسارہ ولب پر حجاب کی سرخی آگئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ مسٹر ولیم برینیڈ اسکے اور لارنس کے نکاح ہونے پر راضی ہو چکا ہی اور بادشاہ بھی

اب تعرض نہ کریگا یہ باتین اُسکو اولیفنٹ نے شب گذشتہ کو عبب وہ بیندرہال سے رہائی ہوس کو آئی تھی بتائی تھین -

باب ۷۴

لارنس اور اُسکی ملاقاتی عورت

میجرلی اب تک اپنی رجمنٹ متعینہ ہرٹ فورڈ کی کمان کر رہا تھا کیونکہ سر کھرٹ گریم اُن زخموں سے پورے طور پر آرام ہوا تھا جو تین مہینے ہوئے اُسکو جنگ منفردہ مین پہونچے تھے اسی وجہ سے اُسنے اپنے کام کا چارج نہ لیا تھا مگر لارنس کئی وجوہ سے دل برداشتہ تھا بحیثیت افسر فوج کے وہ اپنے تئین حکام بالا کے ہاتھ مین کٹھ پتلی سمجھتا تھا اور اُسکو کم و بیش بادشاہ کے واہمہ اور ظلم کی پابندی کرنا پڑتی تھی ٹاور سے رہائی پانے پر اُسکو سخت حکم ملا کہ فوراً اپنی رجمنٹ کو چلا جاوے اور اس حکم کے الفاظ جو خاص دستخطی بادشاہ کا تھا ایسے تھے جنکا یہ منشا تھا کہ وہ راستہ سے ذرا بھی نہ ہٹے اور رائی ہوس کو نہ جاوے اُسنے ہرٹ فورڈ مین پہونچکر ردتھ کو ایک خط لکھا اور اُسمین تحریر کیا کہ جنرل اولیفنٹ کی سفارش سے وہ آزاد ہوا اور چونکہ وہ ۲۶ ستمبر کی شام کو اپنے مقام پر بدیر پہونچا تھا اُسنے یہ رقعہ ایک قاصد کو دیکر ہدایت کی تھی کہ وہ صبح کو تڑکے رائی ہوس کو سوار ہو کر چلا جاوے اسوجہ سے ۲۷ ستمبر کو کہ اُس روز بیندرہال مین واقعات عجیبہ ظہور پذیر ہوئے تھے خاندان رمبالڈ کو لارنس کی رہائی کی خوشخبری حاضری کے وقت پہونچی تھی اُس خط مین اُس حکم کے سخت طرز کا بھی ذکر تھا جو بادشاہ نے اُسکو رجمنٹ مین حاضر ہونے کیلئے بھیجا تھا اور لکھا تھا کہ مین اسوجہ سے خود آکر اپنے آزاد ہونے کا یقین نہ دلا سکا -

۲۸ ستمبر کو یعنی رہا ہونے کے دوسرے روز میجرلی چھاؤنی کے کمرہ مین بیٹھا ہوا اپنی بے اطمینان حالت پر غور کر رہا تھا - وہ دل مین سوچ رہا تھا کہ اگر مین فوج کی نوکری چھوڑ دون تو پھر کوئی بڑے سے بڑا حاکم میرے اور ردتھ کے جلد شادی ہو جانے مین حارج ہوگا سر ولیم برینڈ کی مرضی کا خیال اُسنے بالکل چھوڑ دیا تھا وہ یہی سوچ رہا تھا کہ فوج کے عہدہ سے فوراً استعفا دینا چاہیے پھر اُسکے دل مین

یہ سوال پیدا ہوا کہ نوکری چھوڑنے پر مین کیونکر بسراوقات کرونگا؟ وہ جانتا تھا کہ رعبالدکی حالت ایسی سرسبزی کی نہین ہو کہ وہ اپنی بیٹی کو کچھ جہیز دیسکے اور اگر اُسکو ایسا موقع بھی ہوتا تو لارنس ایسا عالی ظرف تھا کہ اُسکو خسر کا دست نگر ہونا گوارا نہوتا اُس زمانہ مین جیساکہ فی الحال بہی ہو کسی نوجوان کیواسطے گو وہ کیساہی پڑھا لکھا ہونا ایک پیشہ چھوڑکر دوسرا ہاتھ آنا آسان نہ تھا اُسی وجہ سے ہمارا نوجوان ہیرو استعفا دینے کے خیال پر رک جاتا۔

وہ انھین خیالات مین مستغرق تھا کہ اُسکے چھوکرے نے اطلاع کی کہ ایک لیڈی جو کچھ نام نہین بتاتی ملاقات کے لیے آئی ہو پہلا خیال جو لارنس کے دل مین پیدا ہوا یہ تھا کہ وہ روتھ ہوگی جو بوجہ فرط محبت کے یہ اطمینان کرنے کے لیے آئی ہوگی کہ مین فی الواقع آزاد ہوگیا ہون یا نہین اور جو خط مین نے رائی ہوس کو بھیجا ہو وہ محض فرضی اور تسکین دینے کے لیے تو نہین ہو اس خوشی اور جوش مین اُسکو غور کرنے کی فرصت نہ ملی حالانکہ اگر وہ چند منٹ غور کرتا تو اُسکو معلوم ہوجاتا کہ روتھ کی عفت و حیاداری اُسکو اس امر پر کبھی آمادہ نہ کریگی کہ وہ اپنے عاشق کو تنہائی مین اکر دیکھے پس اُسنے چھوکرے کو حکم دیا کہ لیڈی کو آنے دو اور چند ساعت مین ایک عورت جو سادی زین سواری کے کپڑے پہنے اور چہرہ پر نقاب ڈالے تھی کمرہ مین داخل ہوئی۔ اُسکو فوراً معلوم ہوگیا کہ یہ روتھ نہین ہو مگر اور ہنوز اُسنے نقاب نہ اتاری تھی کہ اُسکو یقین ہوگیا کہ یہ ڈچز آف پورٹس موتھ ہو پس اُسکی نظر دفعتاً سخت ہوگئی اور خوشی کا تبسم جو اُسکے چہرہ پر ایک منٹ قبل تھا فوراً مبدل بہ استعجاب و حقارت ہوگیا وہ تنکر سنبھل بیٹھا اُسکے تناسب اعضا کی خوبصورتی اُسکی عمدہ وردی سے نمایان ہوگئی غرضکہ اُسکے کل انداز سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اِس ملاقات سے بہت کم خوش ہوا حالانکہ کوئی اور نوجوان شخص اُسکو مناسب تپاک اور فخر کی بات سمجھتا۔

ڈچز آف پورٹس موتھ نے نقاب ہٹائی اور خشتگی سے ایک کرسی پر بیٹھ کر کہا "میجر لی تم میرے اسطرح آنے سے بیشک بہت متعجب ہوے ہوگے"

لارنس نے کرخت لہجہ سے جواب دیا "میڈم تعجب تو بہت خفیف اور

ضعیفت المعنی لفظ اس کیفیت کے ظاہر کرنے کے لیے ہو جو تمھارے آنے سے مجھکو پیدا ہوئی ہے۔"

ڈچز اُسکا اصلی مطلب سمجھنے کے لیے اُسکا مُنھ دیکھنے لگی کیونکہ اُسکے الفاظ ذو معنی تھے گو اُسنے ذو معنی غرض سے نہ کہے تھے ۔ اور اُسنے یہ سمجھا کہ شاید اس سے مراد اقرار مسرت و محبت ہو حالانکہ اُسکا لہجہ اور انداز اُسکی گفتگو کے بالکل بر عکس تھا۔

لارنس لی" میڈم میری حالت تمھارے یہان آنے سے متعجب ہونے سے بھی کچھ زیادہ ہو مجھکو اس سے نہایت کبیدگی ہو کہ تم یہ خیال کرتی ہو کہ مین تمھاری تملق اور چاپلوسی مین آجاؤنگا اور مجھکو تمھاری بدکار مباورت پر حیرت ہے۔ میڈم عورت کے نیے مرد کی زبان سے یہ الفاظ نہایت سخت ہین مگر وہ نہایت واجبی ہین اور تمھارے فعل کی وجہ سے اُنکے استعمال کی ضرورت ہے۔"

ڈچز پہلے تو سُرخ اور پھر سفید ہو گئی گو باعتبار حالات سابق کے وہ بہت زیادہ سرد مہری کو ضبط کرنے کے لیے تیار تھی اور آمادہ تھی کہ اپنے عشوہ و ادا کو فتحمند ہونے کے لیے کام مین لاوے اُسکو ایسی سخت ملامت کی بالکل امید نہ تھی اُسکی سمجھ مین نہ آیا کہ کیا جواب دے آیا اُسکو ناک بھون چڑھا کر تنک مزاجی سے چلا جانا چاہیے یا ناز و انداز اور کرشمہ و ادا کام مین لانا چاہیے ؟ اُسکی سی ذہین اور حسین عورت کے لیے جو ہر وقت خوشامد سننے کی عادی تھی اسطرح ذلت سے شکست کھانا بہت سخت تھا حالانکہ وہ اپنے زعم مین یہ سمجھکر آئی تھی کہ فتحمندی حاصل کریگی کیا یہ نہ ہو سکتا تھا کہ وہ اُس گفتگو اور انداز پر جس سے اُسکے ساتھ کلام کیا گیا تھا خفگی ظاہر کرے بہر حال اُسنے سوچا لاؤ پہلے نسوانی مکر کام مین لاؤن اور یہ ارادہ کر کے چند منٹ کے غور کے بعد اُسنے اپنی نظرون مین الفت اور سرور عشق کو حتی الامکان بھرا"

ڈچز (ٹھنڈی سانس بھر کر)" ہنری لی تم بڑے ستمگر ہو کہ مجھ سے ایسا برتاؤ کرتے ہو ۔ کیا تم نہین سمجھ سکتے کہ میری الفت تم سے بہت ہی زیادہ ہو گی جسکی وجہ سے مجھکو یہان آنا پڑا مین تمکو دیکھنے کے لیے صرف ایک ہمراہی ساتھ لیکر افتان و خیزان آئی ہون ۔"

لارنس (بات کاٹ کر) لیڈی مین ایسی باتین نہین سُن سکتا نہ تم ایسی باتین کرو! مہربانی کرکے چلی جاؤ۔ اگر تم فوراً چلی جاؤ تو بحیثیت جنٹلمین اور سپاہی کے مین اقرار کرتا ہون کہ مین تمھارے یہان آنے کے راز کو مخفی رکھونگا "

ڈچز (جوش سے) نہین نہین مین تمکو اسطرح نہ چھوڑونگی لارنس مین تمپر عاشق ہون اُسی وقت سے جب ہم تم رائی ہوس مین ملے تھے "

لارنس (بات کاٹ کر) " رائی ہوس کے نام سے مجھکو یہ بات اور زیادہ یاد آتی ہے کہ ہر لمحہ جو مین بحالات موجودہ تمھارے سامنے گذار رہا ہون ایک دایاک بے حرمتی میرے تصور جانان کی ہے جسکو مین اپنا دل وجان دے چکا ہون پس اگر تمکو کچھ بھی پاس عورت ہونے کا ہو اور کچھ بھی لحاظ محرم کا ہو تو میرے پاس سے چلی جاؤ! "

ڈچز کچھ کبیدگی اور کچھ آرزو پوری نہونے کی وجہ سے آنسو بہا کر " بیچر لی تم بڑے ظالم ہو جو تم مجھ سے ایسا برتاؤ کرتے ہو مین جانتی ہون کہ یہ فعل جو مین نے کیا ہے اُس سلئے تم مجھکو ناپسند کرتے ہو اور اپنے نزدیک مجھکو کم وقعت سمجھتے ہو مگر مین تمپر عاشق ہون ۔ لارنس مین تمپر جان دیتی ہون اور تمھارے قدمون کے پاس گھٹنے ٹیک کر تم سے رحم کی التجا کرتی ہون کہ مجھ پر عنایت کرو " یہ کہکر ڈچز آف پورٹس مؤتھ یعنی وہ عورت جسکے قدمون پر بادشاہ نثار تھا اور جسکی تمام امرا اور اراکین خاطر کرتے تھے ۔ وہ عورت جو ملکہ سے بھی زیادہ ملک مین دباؤ رکھتی تھی ایک گمنام فوجی افسر کے قدمون پر پڑی تھی ۔

لارنس نے جوش تنفر سے اُس ماہوش پر جو اُسکو اپنے دام مین لانا چاہتی تھی رحم نہ کرکے کہا " میڈم اُٹھو مین حکم دیتا ہون کہ اُٹھ کھڑی ہو اور میرے پاس سے چلی جاؤ ورنہ مین بلا توقف خود چلا جاؤنگا "

ڈچز (سراسیمگی اور غصہ سے) " اللہ اللہ تم مجھکو حکم دیتے ہو اور مجھکو متابعت کرنا ہے بیشک تم یہان اپنے مکان کے اندر اور اس حالت مین کہ مین دلوانگی سے تم پر فریفتہ ہون حکم دے سکتے ہو مگر ایک لمحہ کے لیے میری بات سنو اور مین خفا ہوتی ہون (تلخی سے) کچھ اندیشہ نہ کرو کہ مین محبت کے کلمات زبان پر لاؤنگی کیونکہ

تمنے مجھسے نفرت کی اب مین پھر وہ کلمات استعمال نہ کرونگی!"

یہ کہتی ہوئی ڈچز اُٹھی اور لارنس کے سامنے کھڑی ہوگئی اُسکے رخسارون کا رنگ تیزی سے اُترتا اور چڑھتا تھا اور اُسکا سارا جسم تھرتھرا رہا تھا۔

ڈچز۔ سنو مین ابھی تم سے کہہ چکی ہون کہ مین تم پر اُسی وقت عاشق ہوگئی جب ہم تم رائی ہوس مین ملے تھے واللہ مین تم پر پچھلے چند روز تک دل وجان سے مرتی تھی مگر پھر یہ معلوم کرکے کہ تم ربیالڈ کی چھوکری کو چاہتے ہو مین نے تم سے نفرت کرنے کا ارادہ کرلیا اور یہ ارادہ کرنا آسان تھا مگر اُسکا پورا کرنا کام رکھتا تھا مین عشق سے سرشار تھی مین نے اپنے دل مین کہا۔ اگر مین اُسکے پاس جاؤن اور اپنے سچے اور پرجوش عشق کا ثبوت دون تو وہ ایسا سخت دل ہوگا کہ نہ پسیجے۔ اسطرح مین نے اپنے دل سے گفتگو کی اور اُس نفرت کو دور کیا جو پیدا ہوگئی تھی اور فوراً تمھارے دیکھنے کا ارادہ کیا۔ کیا مین خیال کرسکتی تھی کہ جو خطرہ مین انگیز کر رہی ہون اور جو فروتنی اور جانکاہی گوارہ کر رہی ہون اُسکے انعام مین ایسی سخت ناشکری پاؤنگی پس اب محبت پھر کافور ہے اور نفرت نے اسکی جگہ لی ہے مین تمکو پھر حقارت سے دیکھتی ہون۔ تمھاری روتھ سے مجھکو ہمیشہ جلن رہی ہے آج سے تم مجھکو اسکا جانی دشمن سمجھنا اور اپنا بھی! مین ضرور بدلا لونگی واللہ بغیر انتقام لیے نہ رہونگی۔ لارنس لی اس نفرت سے جو تم نے پیدا کردی تھی ڈرو!"

یہ جملے اُسکی خشک زبان سے سنسناتے ہوئے نکلے کیونکہ وہ بے قراری کی وجہ سے ہانپ رہی تھی اُسکی آنکھون سے آگ برستی تھی۔ اُسکے ابرو سکڑے ہوئے تھے اور بجمیع وجوہ اُسکی نظرون مین وحشیانہ سختی تھی لارنس لی خاموش رہا اور کچھ نہ بولا وہ چاہتا تھا کہ جسطرح ہوسکے ملاقات ختم ہو اور سمجھتا تھا کہ اگر مین نے کچھ جواب دیا تو یہ اور بھبلی گی۔ ڈچز مارے غصہ کے اس وجہ سے اور بھی تھرتھرا رہی تھی کہ لارنس کچھ جواب نہ دیتا تھا وہ ایسی غیظ وغضب مین تھی کہ اگر اُس سین کو اور زیادہ طوالت ہوتی تو شاید اُسکو غش آجاتا۔ وہ لارنس سے نہایت ناخوش تھی اور اپنے اوپر بھی جھلا رہی

تھی کہ اُسنے ایسا خطرناک اور جانبازی کا کام کیا اور اُسکی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ بلا کسی قسم کی فتح حاصل کئے ہوے کیونکر جاوے - وہ دروازہ کی طرف مڑ رہی تھی کہ دفعتاً دروازہ کھل گیا اور جھوکرے نے جنرل اڈلیفنٹ کو مار دیا۔

ڈچز آف پورٹس موتھ ہانپتی کانپتی ایک کرسی پر بیٹھ گئی اور جنرل اُسکو کمرہ مین دیکھکر فوراً استعجاب سے چونک پڑا مگر اُسکو لارنس ہی کی طرف کچھ بدگمانی ہوئی ایک ساعت مین وہ سب کچھ سمجھ گیا اور اُسنے دیکھا کہ لارنس پر لیڈی کا ناجائز میلان تھا۔

لارنس "جنرل صاحب آپ خوب موقع پر آسئے آپ کے آنے سے ایک ملاقات کا انقطاع ہوگیا جوکچھ نہایت ناپسند تھی مین اپنی صفائی کے لیے یہ کلمہ کہنے پر مجبور ہون "

جنرل اڈلیفنٹ (لارنس کا ہاتھ تھامکر) "تمھارے یہ کہنے کی ضرورت نہین (ڈچز سے) میڈم اگر تم چاہتی ہو کہ ہم دونون بھول جاوین کہ تم یہان آئی تھین تو تم بھی اُن وجوہ کو فراموش کرو جنکی وجہ سے تم نے ایسا خطرناک کام کیا "

ڈچز نے نہراسیمہ ہوکر کہا "مین اپنے تیئن تم دونون کی عالی ظرفی پر چھوڑتی ہون "

اڈلیفنٹ "ہم عورتون سے جنگ نہین کرتے بجز اسکے کہ وہ ہمکو مقابلہ کرنے پر برانگیختہ کرین تمکو کچھ خوف کرنے کی حاجت نہین اگر تم خود ایسا برتاو آیندہ رکھو کہ ہم تمھارے راز کو مخفی رکھین "

ڈچز آف پورٹس موتھ نے جلدی سے نقاب منھ پر ڈالی اور کمرہ سے چلی گئی اسکے چلے جانے کے بعد ہیجرلی نے اپنے دوست سے سب حال بیان کیا اور اُن دھمکیون کو بھی بیان کیا جو اُسنے دی تھین مگر بوجہ اِسکے کہ اُسکا راز اڈلیفنٹ پر فاش ہوگیا تھا یہ ظاہر تھا کہ اُسکے کینہ سے کچھ اندیشہ نہین رہا بہرحال دونون دوستون کا یہ حال تھا۔

اب جنرل اڈلیفنٹ نے لارنس سے وہ سب حال بیان کیا جو

پچھلے روز بند رہال مین گذرا تھا ناظرین خیال کر سکتے ہین کہ ہمارے ہیرو کو کیسی نفرت ہوئی ہوگی جب اُسنے سُنا کہ اُسکے چچا کے گرگے ردتھ اور اُسکی پھوپھی کو اُٹھا لے گئے تھے اور اُسکو کسقدر حیرت ہوئی ہوگی اور کیسا طیش آیا ہوگا جب اُسکو معلوم ہوا کہ خود بادشاہ اِس مجوزہ شادی کے انصرام کے لیے موجود تھا اُسکو سکتہ سا ہوگیا جب اُسنے سُنا کہ اُسکی چچی ابتک زندہ ہی اور وہ پندرہ برس سے بند کمرہ مین مقید ہی جسکا اُسکو کبھی گمان بھی نہ ہوا اُسکو اور بھی حیرت ہوئی جب ادلیفنٹ نے اُس سے یہ بیان کیا کہ ہنریاٹا نے اپنا برباد کرنے والا پالیا اور وہ بادشاہ ہی اور اب پہلی مرتبہ لارنس کو اُس بدنصیب لیڈی کے پچھلے حالات معلوم ہوے -

یہ بیان کرنا مشکل ہی کہ ادلیفنٹ کی گفتگو نے نوجوان کے دل مین کیسی کیسی مختلف کیفیتین پیدا کین مگر جیسا جنرل نے سوچا تھا ان سب کیفیات کا بدل اِس تذکرہ سے ہوا کہ اب اُسکی ردتھ کے ساتھ شادی ہونے مین کچھ وقت باقی نہین رہی اور کرنل ربالڈ نے وعدہ کیا ہے کہ جلد نکاح ہو جائیگا لارنس نے جنرل کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جیسا اڈی ہوس مین سب نے ادا کیا تھا - بہرحال کچھ دیر تک ہمارا ہیرو ایسے جوش و خروش مین رہا کہ وہ اطمینان سے بات نہ کر سکا کیونکہ اُسکو اپنے چچا پر سخت غصہ تھا جسمین اُسکے پچھلے احسان یاد کرکے فی الجملہ کمی بھی ہو جاتی تھی مگر بادشاہ پر اُسکو نہایت ہی طیش آیا -

لارنس "یہ ناممکن ہی کہ مین اب یہ وردی پہنے رہون تم مجھکو اُس طریقہ عمل سے باز نہ رکھو گے جسکا تمھارے آنے سے پیشتر مین نے ارادہ کیا تھا اور جسپر اب میری راے بلحاظ اُن حالات کے جو تمنے بیان کیے پکی ہوگئی ہو میری غرض استعفا ملازمت فوجی سے ہی"

ادلیفنٹ "مین افسوس کرتا ہون کہ یہ ایسی بات ہی جسکے کرنے پر تم مجبور ہو مگر صاف صاف تو یہ ہی کہ مین نہین دیکھتا کہ تم اُسکے خلاف کیونکر کر سکتے ہو"

لارنس "اب رہلیہ اچھا مین اُسکا کوئی احسان نہ لونگا مین بند رہال مین ایک مرتبہ سے زیادہ قدم نہ رکھونگا اور یہ محل ہوگا تاکہ مین اپنی چچی کو دیکھون جس سے تنے گویا مازہ

زندگی باقی ہی!"

اولیفنٹ "تم اُسکو نہ دیکھو گے کیونکہ دو آج ہی ایک کانونٹ کے گوشۂ عزلت کو روانہ ہو جائیگی اور یہ بہتر بھی ہو کہ تم اُسکو نہ دیکھو کیونکہ ایسے دل کو جس پر بہت سے صدمے گذر چکے ہین اور جو پاش پاش ہونے کے قریب ہو پچھلے واقعات کا یاد دلانا بہتر نہین ہو"

لارنس "تمھاری رائے پر ہر امر مین عمل کرنا ضرور ہی کیونکہ تمکو صلاح دینے کا حق حاصل ہی تم نے اپنے تئین نہ صرف میرا بلکہ اُنکا جنسے مجھکو دلچسپی ہو نہایت اچھا دوست ثابت کیا ہی مین تمھارے کہنے پر پورا عمل کرونگا"

اولیفنٹ لارنس کا ہاتھ گرمجوشی سے تھام کر "بہت اچھا مین خوش ہون کہ تم ایسا اقرار کرتے ہو اچھا تو مین اسکی ابھی جانچ کرتا ہون۔

لارنس "بھلا ایسا ہو سکتا ہو کہ جو کچھ تم کہو اُسپر مین عمل نہ کرون"

اولیفنٹ "بہت اچھا تم بادشاہ کی ملازمت فوجی چھوڑنے والے ہو اور یہ گویا اپنے ذریعہ معاش کا چھوڑنا ہو کیونکہ تم نے اپنے چچا پر بھروسہ کرنے کے خیال کو بھی چھوڑ دیا ہو مین اس رائے کی وجہ سے تمھاری عزت کرتا ہون یہ ایک شریف مردانہ بات ہو مین اسکو بہت پسند کرتا ہون مگر چونکہ مین اُن باتون کو پسند کرتا ہون جو تم نے تجویز کی ہین تم مجھکو اجازت دو کہ مین تمھاری آیندہ وسیلہ معاش کا ذمہ دار ہون پھر وہ پھر وہ بات نہ کا تو تمکو یاد ہوگا کہ مین نے کچھ عرصہ ہوا تم سے کہا تھا کہ مین تمکو لڑکپن سے چاہتا تھا اور مجھکو تم سے دوستی بلکہ محبت تھی پس تم میرے ہاتھ سے جو عطیہ پہونچے اسکے لینے سے انکار نہین کر سکتے اور یہ عطیہ ہی کیا ہو یہ تو باہمی خدمت ہو جو ہم ایک دوسرے کی کر سکتے ہین مین تھوڑے عرصہ مین انگلستان چھوڑنے والا ہون مجھکو بطور گورنر جنرل نو آبادیہاے امریکا کے جانا ہو میرے پاس بہت مال و دولت ہو میرا ایک محل بھی لنکنس ان فیلڈس مین ہی جسمین کسی شخص کو رہنا چاہیے تاکہ اُسکی خبر گیری ہو سکے مین اپنی آمدنی اور مکان سب تمھارے سپرد کرتا ہون میرے روپیہ کا سود تم لیتے رہنا جب تک کہ مین پھر لوٹون تمکو اسپر راضی ہونا چاہیے کیونکہ

میرا کوئی نہین ہی جس پر مین تمھاری طرح بھروسہ کرسکون اچھا آؤ اب بیٹھین اور
تمھارے استعفا کا مسودہ کرین مین خود اسکو لندن لیجاؤنگا اور بنا سب جگہ
پیش کردونگا کل تم کو اسکی منظوری کی ضابطہ کی اطلاع ملجاویگی مین یہ بھی کام
تمھارے واسطے کردونگا (تبسیم ہوکر) کل تم آزاد شخص ہوجاؤگے اور رائی ہوس
کو جاسکوگے جہان تم چاہتے ہوکہ تمھاری بڑی آؤ بھگت ہوگی؟

باب ۴۸

سامع پس پردہ

واقعات متذکرہ صدر کو گذرے ہوئے ایک مہینہ ہوچکا تھا اور
اب اخیر مہینہ اکتوبر کا تھا ہمکو ڈچز آف پورٹس موتھ کے پرتکلف کمرہ مین پھر
داخل ہونا چاہیے اور ہم دو بجے دن کے وقت اُسکو تنہا متردد بیٹھے ہوئے
پاوینگے مگر وہ اس حالت استغراق مین کبھی کبھی چونک پڑتی تھی اور اُسکے
خوبصورت چہرہ پر حقارت اور غصہ کے آثار نمودار ہوتے تھے پھر فوراً ہی
اُسکا چہرہ درست ہوجاتا تھا اور نظرون سے معمولی انداز کے سوا کوئی بات
نہ پائی جاتی تھی۔ اگر کوئی شخص کسی جھیل کے کنارہ جسکا پانی بالکل ساکت ہو
ٹہل رہا ہو تو وہ کسی ڈوبے ہوئے کی نعش دفعتاً عمق سے سطح آب پر آتی
ہوئی دیکھکر جھجکے اور ڈریگا یہی حالت کسی دیکھنے والے کی ہوتی اگر وہ ڈچز آف
پورٹس موتھ کے کمرہ مین ہوتا وہ اُسکے بیکار خیالات کی علامتون سے
جو ڈچز کے دل کی گہرائی سے اُسکے سنجیدہ چہرہ پر آتے تھے دیکھکر چونکتا۔
مگر ڈچز آف پورٹس موتھ کیون ایسی متردد اور متفکر تھی؟ پچھلے
دو تین ہفتہ مین اُسنے دیکھا تھا کہ اسکی بڑی رقیبہ ڈچز آف کلیولینڈ دل و جان
سے اسکی کوشش کررہی تھی کہ بادشاہ پر بڑا اختیار حاصل کرے اور بہت
سی باتون سے اُسکو یہ یقین ہوگیا تھا کہ اُسکے حریف کی تدبیرین کسی قدر
کارگر ہوئی ہین پس ڈچز آف پورٹس موتھ کو ڈچز آف کلیولینڈ کیجانب مثل
سابق کے نہایت سخت نفرت تھی اس نفرت کی کیفیت دفعتاً فوقتاً اُسکے

چہرہ پر پرتو ڈالتی تھی جب وہ ظاہرا بحالت سکوت استغراق مین تھی وہ سوچ رہی تھی کہ کیا تدبیر کرنا چاہیے جس سے اُسکا گیا ہوا اقتدار پھر حاصل ہو جاوے اور اُسکا اختیار اسکی رقیبہ کے دباؤ پر فوق لیجاوے مگر جب اُسکی صورت سے وہ ہولناک خیالات جو اُسکے سینہ مین جوش زن تھے ظاہر ہوتے تھے تو اُسکی وجہ یہ تھی کہ وہ اس اختیار کے حاصل کرنے کی فکر مین تھی جس سے وہ اُن لوگون کو برباد کرسکتی جنکی جانب اُسکو حسد یا خوف تھا۔

لوئسی یعنی ڈچز آف پورٹس موتھ ایسی عورت نہ تھی جو بحالت ضرورت اُن لوگون سے صلاح لیتی جو اُسکے مشورہ دینے کے لائق تھے غالبًا یہ اسوجہ سے تھا کہ وہ جانتی تھی کہ اُسکا کوئی اصلی دوست نہین ہے۔ رشتہ دارون مین صرف اُسکی بہن یعنی کونٹس آف پیمبروک تھی مگر اُسکا دل دربار کی سازشون کی بندشون اور پیچیدگیون کے مناسب حال نہ تھا کونٹس اپنی بڑی بہن سے محبت رکھتی تھی وہ اُسکا دُکھ درد سن سکتی تھی اُسکو تسکین و دلاسہ دیسکتی تھی مگر صلاح دینے کی قابلیت نہ رکھتی تھی اسی وجہ سے لوئسی نے اس سے مشورہ نہ کیا پس ان وقتون اور سیاہ کار خیالون کے وقت ڈچز کی عادت تھی کہ اپنے کمرہ مین تنہا بیٹھتی خواصون کو رخصت کردیتی اور اپنے دل سے خود صلاح کرتی بالکل اپنے وسائل پر بھروسہ کرتی۔

ابتک ڈچز آف پورٹس موتھ خاص ذریعہ اُن چند ناشائستہ معاملات کے طے ہونے کا تھی جو دربار فرانس کے ساتھ ہوتے تھے جنکے ذریعہ سے چالاک لوئی چہار دہم بادشاہ فرانس نے فرمانروائے انگلستان کے ضروریات زر نقد سے فائدہ اُٹھاکر بہت سے ملکی فوائد بعوض چند ہزار پونڈ کے جو چارلس کے خزانہ کو وقتًا فوقتًا دیئے جاتے تھے حاصل کئے تھے جب کبھی بادشاہ انگلستان کو روپیہ کی بابت مشکلات پیش آئین لوئسی اُسکے لیے خزانہ فرانس سے روپیہ بہم پہنچاتی یہی وجہ تھی کہ بہت سے ملکی اسرار کی واقفیت سے جو بادشاہ چارلس کی عظمت پر موثر تھے اُسنے بہ حیثیت اپنے عشوہ و ادا کے بادشاہ پر بہت زیادہ قابو حاصل کرلیا تھا مگر پچھلے دو تین ہفتہ مین اُسکو معلوم ہوا تھا کہ ڈچز آف کلیولینڈ

بادشاہ کو بہت سا روپیہ دیا ہی اور اسی وجہ سے اُسکی نظرون مین بہت با وقعت ہوگئی
ہی مگر یہ بات نہ تھی کہ بمبرا ولیرسن (ڈچز آف کلیولینڈ) نے ایک پیسہ بھی اپنی خاص
اندوختہ سے دیا ہو۔ اُسنے اپنے گنج کے روپیہ سے بادشاہ کو کچھ بھی نہ دیا تھا وہ روپیہ
کو عیاش بادشاہ پر برباد حاصل کرنے کی بہ نسبت زیادہ پسند کرتی تھی بلکہ اُسکے
بہت سے حواشی تھے جو اُسکا اختیار کم ہوجانے کیوجہ سے نقصان مین تھے اُنھون
نے اپنی اغراض حاصل کرنے کے لیے صلاح کی تھی کہ ایسی تدبیر کرنا چاہیے کہ
ڈچز آف کلیولینڈ ایک مرتبہ پھر اسی پایہ پر پہونچ جاوے جو اُسکو پیشتر
حاصل تھا پس اُنھون نے اپنا روپیہ جمع کیا تھا تاکہ اُسے ڈچز کو بادشاہ کی فضول
خرچیون کے پورا کرنے کے لیے دین اور یہ بات اُنھون نے اسوجہ سے کی تھی
کہ وہ خوب جانتے تھے کہ اگر اُنکو کامیابی ہوئی تو اس روپیہ سے اُنکو بہت کچھ فائدہ
ہو رہیگا اور جدید منصب پنشن اور اعزاز اور خطابون سے وہ بہت کچھ پیدا
کر لینگے ۔

یہ سازشین دربار مین ہو رہی تھین جنکی کچھ تفصیلات لوسی کے کان تک
پہونچی تھین یہی وجہ اُسکے اسوقت کے تردد اور انتشار کی تھی جسکا ہم ذکر کر رہے
ہین یہی وجہ اُسکے گہرے استغراق کی تھی اور نیز ان تاریک خیالات کی جنکا
پرتو اُسکے چہرہ پر بار بار نظر آتا تھا وہ جانتی تھی کہ اُسکی بڑی رقیبہ بمبرا ولیرسن
کے دوست اور ہوا خواہ اُسکے سخت دشمن ہین اُسکی ایک خادمہ نے اُسکو یہ
بھی اطلاع دی تھی کہ ایک فہرست اُن لوگون کی جنکو منصب دیئے جانے کی
اُسکی رقیبہ نے درخواست کی ہی بادشاہ کو دی گئی تھی اگر اُسکو وہ فہرست
ایک نظر دیکھنے کے لیے ملجاتی تو وہ معلوم کر لیتی کہ وہ کون لوگ ہین جنسے اُسکو
اس نازک وقت مین ڈرنا چاہیے اگر اُسکو یہ بات معلوم ہوجاتی تو وہ ڈچز آف
کلیولینڈ کی تدبیرون کو شکست دینے کے لیے فکر کرتی اور اپنی رقیبہ کی طرف سے
اُن لوگون کو علیحدہ کر لیتی جنکو اپنا ہوا خواہ کرنا منظور تھا
مگر وہ فہرست کیونکر دیکھنے کو ملے ؟ اثنائے استغراق مین اسکو دفعتاً کچھ
خیال آگیا اور اُسنے فوراً صدرت ٹائم پیس (گھڑی) کو جو آتشدان کے کارنس پر

رکھی تھی دیکھا دو بج چکے تھے - اُسکے چہرہ پر ایک ساعت کے لیئے آثار اطمینان کے نمودار ہوئے پھر اپنے چہرہ کو بالکل درست کرکے اُسنے ایک چاندی کی گھنٹی بجائی - ایک خادمہ فوراً حاضر ہوئی اور یہ مکالمہ ہوا -

لوئسی "اگر مین غلطی نہین کرتی ہون تو میرا خیال ہی کہ یہی دن اور یہی وقت معینہ جنرل اولیفنٹ کے بادشاہ اور دربار کے روبرو پیش ہونے اور بطور گورنر جنرل نوآبادیہائے امریکا کے معمولی حلف لینے کا ہی"

خادمہ "ہان یہی وقت ہی بادشاہ مع وزرا کے کونسل کے کمرہ مین ہین اور جنرل اولیفنٹ بھی ابھی آئے ہین"

لوئسی "یقیناً اِس رسم حلف دینے مین گھنٹہ بھر ضرور صرف ہوگا؟"

خادمہ "مجھکو نہین معلوم مگر مین خیال کرتی ہون کہ اس سے کم وقت نہ لگیگا حضور جنرل اولیفنٹ نہایت خوشرو شخص ہین! - ابھی مین نے اُنکو بڑے زینہ پر مع نئے مقرر شدہ اسٹاف عہدہ داران اور گروہ چھوکردن کے دیکھا ہی وہ سب زرق برق پوشاک پہنے تھے مگر صورت مین کوئی بھی اپنے آقا کے ہم پلہ نہ تھا"

لوئسی (بے پروائی اور از خود رفتگی کے انداز سے) "ہان وہ خوبصورت ہی" کیونکہ اُسکے خیالات کسی اور بات پر پہنچے ہوئے تھے -

خادمہ نے جو اس قسم کی گپ شپ کی بڑی شوقین تھی کہا "جنرل اولیفنٹ کا انداز بالکل شریفانہ اور سپاہیانہ ہی جنرل صاحب جو زرہ پہنے ہین اُس سے اُنکے تناسب اعضا مین کچھ فرق نہین آتا اور لہراتا ہوا پر لگا ہوا خود اُنکے سر پر نہایت سجتا ہی اور اُنکے ہاتھ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہی اُس تلوار کے چلانے کے لائق ہین جو اُنکی کمر مین لٹکتی ہی"

ڈچز "تو بہتر ہوگا کہ تم جاؤ اور جلوس کو نکلتے ہوئے دیکھو کیونکہ اُس جلوس کا سردار تمھاری آنکھون مین کھُب گیا ہی مجھکو بالفعل تمھاری ضرورت نہین ہی" خادمہ نے سر خم کیا اور چلی گئی لوئسی اپنی جگہ سے اُٹھی اور ایک میز کی دراز سے گچھا کنجیون کا لیکر کمرہ سے نکلی وہ مستقل انداز سے ایک خالی برآمدہ

مین جو بہت لمبا تھا گذری اور بغیر اسکے کہ اُسکو کوئی دیکھے ایک جا ندہ پر پہونچی جہان سے بہت سے کمرہ کھلتے تھے اُسنے ایک کمرہ کا دروازہ کھولا اور اُسمین داخل ہو کر اُسکے برابر والے کمرہ مین گھُسی یہ بادشاہ کے تخلیہ کا کمرہ تھا کمرہ کی وسط مین ایک میز بچھی تھی ایسر بہت سے کاغذات بے ترتیب پڑے تھے مگر ڈچیز خوب جانتی تھی کہ وہ کاغذ جسکو وہ دیکھنا چاہتی ہو اُنمین نہو گا اگرچہ بادشاہ بہت سے معاملات مین نہایت بے پروا اور غافل تھا وہ ہر بات مین جو اُسکی حرمون سے متعلق ہو تین نہایت احتیاط کرتا کیونکہ اُنکے باہم حسد اور نفاق سے اُسکو بہت پریشانی اور تکلیف ہوتی تھی پس لوئسی جانتی تھی کہ اگر اس قسم کی کوئی فہرست بادشاہ کے قبضہ مین ہی جسکا حال اُسنے سُنا ہی تو وہ کسی محفوظ جگہ پر احتیاط سے مقفل ہو گی شاہی کمرہ مین بچ کے کاغذات کے لیے دو تین ڈکس اور بہت سے بکس تھے اُنھین کے کھولنے کے لیے ڈچیز اپنا گچھا کنجیون کا لائی تھی وہ خیال کرتی تھی کہ اگر ان کنجیون سے ڈکس اور بکس نہ کھلے تو تعجب کی بات ہو گی اور یہ راے صحیح تھی کیونکہ اُس زمانہ مین قفل سازی مین کچھ بہت ترقی نہوئی تھی۔

چنانچہ لوئسی کا خیال صحیح نکلا کئی کنجیان لگانے کے بعد آخر کار پہلا ڈکس کھلا تلاش سے وہ کاغذ نہ ملا جسکی اُسکو جستجو تھی بعد ازان اُسنے اور ڈکس اور بکس یکے بعد دیگرے کھولے اور اُنکے اندر کی چیزون کو دیکھا اتفاق سے وہ کاغذ جسکے واسطے اُسنے اتنا درد سر کیا تھا سب سے آخر کی ڈکس مین نکلا جو خبر اُسنے سنی تھی وہ بالکل صحیح تھی اُس فہرست مین ایک درجن نام تھے اور ہر ایک کے مقابل مین اُس خاص نشین۔ عہدہ۔ منصب۔ یا ترقی کا ذکر تھا جسکا ہر شخص خواہشمند تھا اور جسکی ڈچیز آف کلیولینڈ نے بھر اختیار حاصل کر لینے کی وجہ سے سفارش کی تھی اُن نامون مین سر اَٹھر گرہم کا بھی نام تھا۔

یہ یاد ہو گا کہ کپتیل گرہم کے ڈچیز آف کلیولینڈ کو ڈچیز آف پورٹس مُوتھ کے دوسرے جلسہ کی رات کو جنرل اولیفنٹ کی بابت خلاف بیانی کر کے کسی قدر بدر کر دیا تھا مگر اُسکا نام درج فہرست ہونے سے ناظرین کو یہ نتیجہ اخذ کرنا چاہیے

کہ اُسنے ڈچز آف کلیولینڈ سے صلح کرلی تھی اور اس سازش کرنے والی لیڈی نے اسی مین اپنا فائدہ سمجھا تھا کہ ایسے شخص سے صلح کرلے جو بہت بڑی فوجی کمان رکھتا ہی۔

ڈکسون اور بکسون کے کھولنے اور اُنکے اندر کے کاغذات دیکھنے مین بہت وقت صرف ہوا۔ جیسے ہی ڈچز آف پورٹس مُوتھ نے وہ فہرست اُس جگہ رکھی جہان سے اُٹھائی تھی اور بکس پھر بند کیا کہ اُسکو بیرون کی چاپ اور بولنے کی آواز معلوم ہوئی۔ یہ آواز بادشاہ اور جنرل اولیفنٹ کی تھی اور اسمین کچھ شک نہین کہ وہ کمرہ مین داخل ہونے والے تھے ایک ساعت کے لیے لوئسی پر یاس کا عالم طاری ہوگیا مگر چشم زدن مین وہ سنبھل گئی جس جگہ وہ کھڑی تھی اُسکے قریب محراب مین ایک دروازہ تھا جو ایک چھوٹے اندرونی دروازہ سے لگا ہوا تھا جہان ضروری کاغذات ملکی کی نقولیں رکھی رہتی تھین اور اس محراب پر مخمل کا پردہ پڑا تھا جسمین سنہری جھالر ٹکی تھی اور جو زمین تک لٹکتا تھا۔ وہ فوراً ایک پردہ کی آڑ مین ہوگئی اور جیسے ہی پردہ کی جنبش موقوف ہوئی بادشاہ مع جنرل اولیفنٹ کے داخل ہوا پردہ کے ایک چھوٹے سوراخ سے لوئسی کو معلوم ہوگیا کہ یہ دونون شخص تنہا ہین وہ اپنی نازنین گاؤدم انگلیون سے پردہ کو بند کیے رہی اور ذرا بھی جنبش نہ کی بلکہ سانس بھی مشکل لیتی تھی۔

بادشاہ نے ایک کرسی پر بیٹھکر اور اولیفنٹ کو دوسری کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرکے کہا "ہان تو جنرل صاحب تم اپنے بلند پایہ عہدہ پر باضابطہ مقرر ہوگئے اور تمکو اُس حلف کا یاد دلانا جو تم نے سنجیدگی سے اُٹھایا ہی گویا تمھاری ہتک کرنا ہی"

جنرل اولیفنٹ "اگر ہتک نہین ہی تو بہر کیف غیرضروری ہی مگر میرا ارادہ اُس حلف پر قائم رہنے کا نہوتا تو مین اُسکو نہ لیتا حضور یقین رکھین کہ مین اس پالسی (حکمت عملی) پر قائم رہونگا جو مین نے بتائی ہی اور باشندگان نوآبادی کی اصلاح حالت کرکے اُنکو خوشحال و مرفہ الحال کردونگا ایام گذشتہ مین جو مین نے اُنکو حکومت انگلستان سے علیحدہ کرنیکی فکر کی تو اُسکی یہ وجہ تھی کہ وہ ناقابل

برداشت مظالم برائیون اور خرابیون کے بوجھ سے دبے جاتے تھے اورگو مین حضور سے صاف صاف اقرار کرتا ہون کہ میرے اُنکے واسطے اب بھی اُسی صورت کی گورنمنٹ کی راے ہی جسکے حاصل کرنے کی مین نے اُسوقت کوشش کی تاہم بحالات موجودہ مین اُس سے اچھی عمدہ شکل کی گورنمنٹ پر قانع ہون "

بادشاہ (ناخوشی سے چونک کر) "اوہ! تم اب بھی صاف طور پر کہہ رہے ہو جس سے مین یہ سمجھتا ہون کہ تم ابتک دل مین حامی سلطنت جمہوری ہو!"

جنرل اولیفنٹ (ساکت اور بردبار لہجہ سے) "اور اس صاف گوئی سے آپ کو یقین کرنا چاہیے کہ مین اُس حلف کی پوری پابندی کرونگا جو مین نے لیا ہی "

بادشاہ "اچھا اچھا مین تمھارے اوپر اعتبار کرتا ہون اگر ایسا نہوتا تو یہ رسم جو ابھی ختم ہوئی ہی عمل مین نہ آتی - کہو تمھارا ارادہ کب جانے کا ہی؟ "

جنرل اولیفنٹ "پرسون "

بادشاہ "کیون کل کیون نہین گو ایک دن کی کمی بیشی سے کچھ بڑا فرق نہین ہوتا "

جنرل اولیفنٹ (عارضی تبسم سے) "مین بھی ایسا ہی خیال کرتا ہون" کیونکہ وہ خوب سمجھتا تھا کہ بادشاہ کا مطلب اُسکو یہ عہدہ دینے اور اُسکے جلد چلے جانے کی بابت کیا تھا -

اصل یہ ہی کہ بادشاہ چارلس اس شخص سے بہت ڈرتا تھا جو ظاہرا بہت سے وسائل رکھتا تھا - جسکی ناموری بہت زیادہ تھی - جسکی دلیری مین کچھ شک نہ تھا - اور جسکے استقلال مین کبھی کمی نہوتی - وہ خیال کرتا تھا کہ خدا جانے ریپبلکین (حامی سلطنت جمہوری) اولیفنٹ خدا جانے کیسا داؤ باشندگان انگلستان پر عمل مین لاوے اگر اُسکے جی مین آوے - چونکہ چارلس کو اُسکے معدوم کرنے پر دسترس نہ تھا اُسنے جنرل اولیفنٹ کو گورنر جنرل نو آبادیہاے امریکا کا مقرر کرکے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا تھا -

چارلس "خیر تو تم پرسون لیورپول کو جاؤ گے جہاں ایک جہاز تمکو تمھاری دارالحکومت کو پہونچانے کے لیے تیار ہی۔ مگر ایک بات اور سنو کیونکہ مین نے اُس معاملہ مین اور زیادہ دست اندازی نہین کی جب سے ایک مہینہ ہوا پنڈرہال مین وہ ناخوش واقعات ظہور مین آئے تھے۔ کیا اُس قیدی نوجوان شخص کا ابتک ارادہ ہی کہ پورٹن (رمبالڈ) کی دختر کو آئٹر کی طرف لیجاوے (یعنی عقد نکاح مین لاوے)؟"

جنرل اولیفنٹ "مین نہین سمجھتا کہ اس بارہ مین بناوٹ یا اخفا کی کیا ضرورت ہی مین اسی وجہ سے پرسون جاؤنگا کہ کل لارنس لی اور روتھ کا نکاح ہی اور مین نے دعوت نکاح مین ایک جام شراب پینے کا وعدہ کیا ہی"

بادشاہ (پریشان ہوکر) "اوہ یہ باتین تو سب ہوئی جاتی ہین جسمین امداد ہمارے ذی رتبہ افسر کی ہی حالانکہ اُسکو معلوم ہی کہ یہ بات اینجانب کو بہت کم پسند ہی"

جنرل اولیفنٹ (معمولی کشادہ روانداز سے) "تو اگر میرا اس عہدہ کا قبول کرنا مجھکو میری مرضی کے موافق دوستانہ کام انجام دینے کے ناقابل کرتا ہو تو مین اس سے فوراً استعفا دیتا ہون"

چارلس (جلدی سے) "نہین نہین ایسا نہ ہونا چاہیے!" اور وہ جنرل اولیفنٹ کے خوف کی وجہ سے ایسا گھبرایا کہ جلدی مین اپنی عظمت شاہانہ کو بھی بھول گیا تھا کہ کسی خراب خیال کو جو اُسکے پہلے کلمہ سے پیدا ہوا ہو دور کرے "ہان تو یہ شادی کل ہونے والی ہی؟ خیر ہونے دو مین نے پنڈرہال مین اقرار کیا تھا کہ مین انھین اور زیادہ مزاحمت نہ کرونگا اور تم دیکھتے ہو کہ مین اپنے قول پر قائم ہون"

اولیفنٹ "درست ہی جو بادشاہ امید کرتا ہی کہ اُسکے تابعین اُس حلف پر قائم رہینگے جو انھون نے بادشاہ کی فرمانبرداری کی غرض سے لیا ہی اُسکو خود بھی ایسی ہی مثال قائم کرنا چاہیے کہ جو اقرار وہ خود رعایا سے کرے آپ پر قائم رہے"

چارلس "ہان یہ تو بتاؤ کہ لارنس لی اور سر ولیم برینڈ مین کچھ صفائی ہوئی یا نہین کیونکہ مین نے اِس بارہ مین کچھ دریافت حال نہین کیا جیسا ابھی تم سے کہہ چکا ہون"

جنرل اولیفنٹ "حضور کی ہدایت کے موافق سر ولیم برینڈ نے میجر لی کو بھیجا"

چارلس (بے صبری سے) "اب وہ میجر لی نہین ہی اُس خودسر نالائق ضدی شخص نے اپنی ملازمت فوجی سے استعفا دے دیا ہی جو تمکو خوب معلوم ہی"

اولیفنٹ (سکوت اور اطمینان کے انداز سے) "اُسنے میری صلاح سے استعفا دیا ہی۔ آپ دیکھ سکتے ہین کہ بنظر جملہ حالات کے اسکے لیے فوجی ملازمت مین رہنا کیسا ناممکن تھا قطع نظر اُن وجوہ کے جو چند رہال کے واقعات کے سبب سے پیدا ہوئین ایک اور وجہ بھی ہی جس سے لارنس مس رمبالڈ کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد رجمنٹ مین نہ رہ سکتا تھا"

بادشاہ "وہ وجہ کیا ہی؟"

جنرل اولیفنٹ "اس معاملہ مین بناوٹ یا اخفا کی ضرورت نہین سر ہکٹہ ڈگمہہم جو کرنیل اس رجمنٹ کا ہی اُسکو ایک نامعقول میلان روتھ کیجانب ہوگیا تھا دو مرتبہ اُسنے اُسپر نامناسب حملہ کیا ایک مرتبہ بذات خاص اور دوسری مرتبہ بذریعہ مسلح بدمعاشون کے جنکو اُسنے روتھ کے اُٹھالانے کے واسطے متعین کیا تھا۔ دونون مرتبہ لارنس لی نے روتھ کو بچایا پس ایسی حالت مین لارنس کے لیے یہ ناممکن تھا کہ اپنے ہیڈکوارٹر کو اُس زوجہ کو لیجاتا جسکی رجمنٹ کے کمان افسر نے دو مرتبہ بے حرمتی کی تھی مین حضور کے سامنے ان واقعات کو سر ہکٹر گمہہم کی برائی کی غرض سے نہین بیان کرتا مین بلا تفاخر کے کہہ سکتا ہون کہ مین عیب جو نہین ہون خصوصًا اس وجہ سے کہ مجھکو خود سر ہکٹر گمہہم کو بابت چند گستاخیون کے جو اُسنے میرے ساتھ کی تھین سزا دینے کا اتفاق ہوا ہی اور جب اُسکو سزا ملگئی تو وہ لڑائی بھی جو اُسنے چھیڑی تھی ہمارے درمیان مین ختم ہوگئی مین ان واقعات کو حضور کے سامنے اسوجہ سے عرض کرتا ہون تاکہ

حضور اُن وجوہ سے لاعلم نہ رہیں جنکی وجہ سے لارنس لی نے ملازمت فوجی سے استعفاد یا ہی۔"

بادشاہ "مگر ہم سر ولیم برینڈ کا ذکر کر رہے تھے اور آپ کچھ حال بتانے والے تھے۔

اولیفنٹ "ہاں مجھکو یاد آیا میں یہ کہنے والا تھا کہ سر ولیم برینڈ نے ینڈہال کے واقعات کے بعد لارنس لی کو اس مضمون کا فوراً خط لکھا کہ اُسنے اُسکی اور مس مبالڈ کی شادی ہونے کی منظوری دے دی ہی اور لارنس کو پھر اپنا وارث تسلیم کرلیا ہی اور اپنی زندگی میں لارنس کے اخراجات کا کفیل رہیگا۔"

بادشاہ "اور لارنس نے کیا جواب دیا۔ کیا وہ اس پیام صلح کو منظور کرنے کے لیے خود گیا؟"

اولیفنٹ "نہیں بالکل نہیں لارنس لی نے سر ولیم برینڈ کو ایک خط لکھا جسکے مضامین کو میں نے بھی پسند کیا اُسمیں لکھا تھا کہ میں آپ کی پچھلی مہربانیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں بعد ازاں مناسب الفاظ میں یہ تحریر کیا تھا کہ اب میں آپ کا کوئی احسان لینا گوارہ نہیں کر سکتا۔"

بادشاہ (حقارت سے) "ہش! اُسنے بڑی خودسری کی! تو اب اُسنے اپنے تئیں مفلس قلاش کر دیا ہوگا! اُسنے نوکری چھوڑ دی سر ولیم برینڈ کے احسان لینے سے انکار کیا اور جہانتک مجھکو معلوم ہی وہ مالک رائی ہوس (مبالڈ) کے کیسہ پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتا۔"

اولیفنٹ "میں حضور کو یقین دلا سکتا ہوں کہ لارنس مفلس نہیں ہی کیونکہ گو اُسکو اُن وسائل سے بہت کچھ نہیں ملتا جنسے فطرتاً و استحقاقاً ملنا چاہیے تھا اُسکا ایک دوست ہی جو اُسکے شریف برتاؤ نیک مزاج اور سچے دل کو تحسین کی نظر سے دیکھتا ہی۔"

بادشاہ "اور وہ دوست جنرل اولیفنٹ ہی۔ مگر مجھکو کچھ حال اس کل کی شادی کا بتاؤ تم خیال کرو کہ مجھکو اُس سے دلچسپی ہی۔"

اولیفنٹ "جو کچھ حال مجھکو معلوم ہی میں اُسکے بتانے پر تیار ہوں

آج شام کو مین اپنے محل واقع لنکنس ان فیلڈس کو جانے والا ہون تاکہ وہان سے رائی ہوس کو روانہ ہون اور میرے اہالی موالی مع پہ تلی کے گھوڑون کے ہرٹ فورڈ کو جاوینگے کل گیارہ بجے ہوس ڈن کے گرجا مین نکاح ہوگا بعد اسکے رائی ہوس مین دعوت ہوگی یہ انتظام کیا گیا ہو کہ دو بجے جلسہ برخاست ہو لارنس نلی اپنی دلھن کو لندن لیجاویگا اور وہان میرے محل پر قبضہ کریگا اور مین ہرٹ فورڈ سے اپنے آدمیون کو ساتھ لیکر لیورپول کو چلا جاونگا تاکہ اُس جہاز پر سوار ہون جو مجھکو امریکا لیجائیگا یہ میرا پروگرام کارروائی کا ہی آپ دیکھتے ہین کہ مین صاف صاف بیان کر رہا ہون اور مجھکو پورا اطمینان ہو کہ آپ اپنے اقرار عدم دست اندازی پر قائم رہینگے "

بادشاہ (تلخی سے) " اوہ مین اُن معاملات مین کافی دست اندازی کر چکا جنسے تمھارا تعلق تھا اور اب چونکہ مجھکو تمھاری تقریر سے معلوم ہوگیا ہی کہ جو کچھ وقت تم انگلستان مین بسر کروگے اُسمین تمکو فرصت نہ رہیگی مین تمکو زیادہ روکنا نہین چاہتا اچھا خدا حافظ "

یہ کہکر چارلس اُٹھا اور اولیفنٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا جسکو بہ پابندی ضابطہ اولیفنٹ نے بوسہ دیا مگر اسطرح پر کہ اولیفنٹ کے لب نے بادشاہ کے ہاتھ کو مس نہ کیا۔ اولیفنٹ نے سلام کیا اور رخصت ہوا اسکے بعد بادشاہ اُس کمرہ سے چلا گیا اور لوئیسی (ڈچز آف پورٹس مُوتھ) بہت خوش ہوئی کہ اُسکو کسی نے نہ دیکھا وہ اپنی پوشیدگی کی جگہ سے نکلی اور اپنے کمرہ مین پہونچ گئی۔

باب ۴۹

سیہ کارسازش

رائی ہوس سے تخمیناً تین چار میل نیو مارکیٹ روڈ پر ایک خوبصورت دیہاتی مکان تھا جو کریولن منر کے نام سے مشہور تھا۔ یہ مکان لیڈی ڈریڈلشم

ارل آف پمبروک کی چچی کا تھا- وہ بیوہ اور لاولد تھی اُسکی عمر زیادہ تھی کبر سنی سے وہ ایسی ضعیف ہو گئی تھی کہ مشکل سے اپنے مکان سے باہر نکلتی وہ اپنے بھتیجے یعنی ارل کو بوجہ اُسکے متکبر مزاجی اور خشونت کے اور نیز بوجہ بدسلوکی کے جو وہ اپنی خوبصورت زوجہ یعنی لوسی (ڈچز آف پورٹس مُوتھ) کی بہن سے کرتا نہایت ناپسند کرتی تھی کونٹس آف پمبروک کی جانب لیڈی پٹریشم نے حال مین بہت محبت ظاہر کی تھی اور کنایتاً کہا تھا کہ اُسکو وارث اپنے مال و دولت کا کر یگی یہ ضعیف لیڈی ہواخواہ خاندان اسٹوارٹ (فرمان روایان انگلستان) کی تھی اور اس بارہ مین ایسے اندھے پن سے اپنی رائے پر قائم تھی کہ وہ یقین کرتی تھی کہ بادشاہ کوئی بُری بات نہین کر سکتا اسی وجہ سے وہ بادشاہ کی حرام کاریون کو برائی کی نظر سے نہ دیکھتی یا بہرکیف یہ سمجھتی کہ اُس سے اُنکی بابت اعتراض نہین ہو سکتا پس خیال کیا جا سکتا ہو کہ یہ لیڈی بادشاہ کی حرمون کو بھی نظر بد سے نہ دیکھتی ہوگی اِسلیے اُسکا میلان کونٹس آف پمبروک کیجانب اِس بنیاد پر موقوف یا کم نہین ہوا کہ اُسکی بہن ڈچز آف پورٹس مُوتھ (بادشاہ کی آشنا) تھی بلکہ اُسنے ڈچز سے ملاقات کی خواہش کی تھی اور لوسی نے اطلاع پانے پر رضامندی ظاہر کی تھی کہ ایک دو دن کے لیے کریون منیر مین آویگی چنانچہ وہ وہین سے واپس آ رہی تھی جب اُسکی گاڑی رائی ہوس کے قریب لوٹ گئی جیسا پچھلے کسی باب مین ذکر کیا گیا ہو-

اب ہم تھوڑی سی اور توضیح بھی کرتے ہین- جب لوسی نے ارادہ کر لیا تھا کہ لارنس لی سے ہرٹ فورڈ کی چھاؤنی مین ملاقات کرے وہ علی الصباح اپنی گاڑی مین سوار ہو کر کریون منیر کو لیڈی پٹریشم سے ظاہرا ملاقات کرنے کے لیے روانہ ہوئی تھی وہان پہونچنے کے ایک گھنٹہ بعد اُسکو زین سواری کا جوڑا پہنا اور ضعیفہ کا گھوڑا جو اُسنے نمائش نہ کرا استعمال کے واسطے رکھ چھوڑا تھا لے لینا آسان تھا- وہ ایک وفادار ملازم کو ساتھ لیکر بسرعت اُسی ہرٹ فورڈ کو چلی گئی جو کہ کریون منیر سے چھ سات میل کے فاصلہ پر تھا مگر اُسنے لارنس لی سے یہ ظاہر کیا کہ وہ سیدھی لنڈن سے گھوڑے پر سوار ہو کر

اُسکے پاس آئی ہی اِس سے ایک تو اُسکا یہ مطلب تھا کہ لارنس یہ سمجھے کہ اُسنے اُسکے واسطے بہت تکلیف اٹھائی دوسرے یہ کہ لیڈی ٹریشیم کو بھی کچھ حال معلوم نہو لارنس سے ملاقات کا جو کچھ نتیجہ ہوا وہ پیشتر نذر ناظرین ہو چکا ہی۔

اب ہم اپنے قصہ کا پھر سلسلہ شروع کرتے ہین۔

بادشاہ کے تخلیہ کے کمرہ مین سے مخملی پردہ کی آڑ سے نکل کر لوئسی پھر اپنے کمرہ کو چلی گئی اور اپنی ایک خادمہ کو بلا کر اُسنے گاڑی کے تیار کئے جانے کا حکم دیا وہ ایسی خود مختار تھی کہ اُسکو اس فوری سفر کی اطلاع بادشاہ کو دینے کی ضرورت نہ تھی مگر اُسنے بادشاہ کی اطلاع کے لیے ایک رقعہ چھوٹا سا حسین لکھ دیا تھا کہ وہ ایک دو روز کے لیے لیڈی ٹریشیم سے ملاقات کرنے کے لیے جاتی ہی یہ رقعہ اُسنے معمولی محبت کے الفاظ مین لکھا تھا گویا کہ اُسکو اپنے گھٹتے ہوے اقتدار کا کچھ شبہہ نہ تھا جسکی نگہبانی اُسکی رقیبہ ڈچز آف کلیو لینڈ کر رہی تھی

چار بجے شام کا وقت تھا جب ڈچز آف پورٹس مُوتھ اپنی منظور نظر فرانسیسی خادمہ کو ساتھ لیکر گاڑی مین سوار ہوئی مگر اُس زمانہ مین گھوڑا گاڑی کا سفر بہت سُست ہوا کرتا تھا اور اوسط رفتار پانچ سے چھ میل تک فی گھنٹہ طے ہوا کرتی تھی کیہ بون منیر کا فاصلہ اکیس میل کا تھا پس آٹھ بجے رات کو لوئسی منزل مقصود کو پہونچی ہم کیہ بون منیر یا اُسکی ضعیف مالکہ کا حال بیان کرنے کے لیے نہ ٹھہرینگے کیونکہ دونون کا تعلق ہمارے قصہ سے بہت کم ہی اور اُنکے تفصیل حال بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین اسی قدر کہہ دینا کافی ہی کہ لیڈی ٹریشیم اپنی عزت افزائی سے بہت خوش ہوئی اور چالاک ڈچز نے اُسکو ایسا رام کیا کہ لیڈی ٹریشیم سرکتھبرٹ گرہم سے جلد ملاقات کرنے پر آمادہ ہو گئی اُسی وقت اُسنے کرنل گرہیم کو ایک رقعہ لکھا اور صبح کو اپنے مکان پر حاضری کھانے کے لیے بلایا اِس رقعہ کے الفاظ لوئسی کے بتانے کے موافق ایسے رکھے گئے تھے کہ گرہیم سمجھ گیا محض تکلفی نوید سے کچھ زیادہ غرض بلانے کی ہی اور یہ رقعہ اُسی وقت لیڈی ٹریشیم کے ایک سائیس کے ہاتھ چھاؤنی ہرٹ فورڈ کو بھیجا گیا اور جب تک آدمی نہ لوٹ آیا لوئسی نے استراحت نہ کی۔ آدمی جو جواب لایا وہ

اُسکی امیدون اور خیالون کے مناسب تھا اُسنے سر ہکٹر گراہم کو ہرٹ فورڈ مین بلایا
اور اُسنے دوسرے روز آٹھ بجے صبح کو کریون منیر مین پہونچ جانیکا وعدہ کیا
وقت معینہ پر کرنل مع اپنے وفادار چھوکرے ہمسفری کلنٹن کے پہونچا
اُسکو یہ دیکھکر تعجب ہوا کہ ڈچز آف پورٹس مُوتھ وہان موجود ہے اور اُسنے
سمجھا کہ ڈچز ہی نے اُسکو بلایا ہے نہ کہ لیڈی ٹریشم نے اُسکو فی الجملہ پریشانی
ہوئی کیونکہ وہ طرفدار ڈچز آف کلیولینڈ کا تھا مگر پھر اُسکے جی مین آیا کہ کہین
ڈچز آف پورٹس مُوتھ کا اُسپر دل نہ آیا ہو اور اُسنے اپنے اظہار تعشق کیلیے
اِس ترکیب سے بلایا ہو اگر یہ بات تھی تو بے اصول اور تھالی پر کا بیگن
کرنل گراہم ایک ڈچز کو چھوڑ کر دوسرے کو پکڑنے کے لیے بالکل تیار تھا بالخصوص
اس وجہ سے کہ اُسکا تعلق بربرا ویرسن (ملقب بہ ڈچز آف کلیولینڈ) سے
آشنائی کا نہ تھا بلکہ محض باہمی پالیسی اور خودغرضی کا۔

حاضری کھانے کے بعد ڈچز آف پورٹس مُوتھ نے سر ہکٹر گراہم سے کھانے
کے کمرہ کے پاس والے کمرہ مین چلنے کو کہا۔ اور لیڈی ٹریشم کھانے ہی والے
کمرہ مین رہی لوئیسی نے دونون کمرون کے درمیان کا دروازہ کھلا رکھا کیونکہ
اُسنے اپنی ناموس کو سر ہکٹر گراہم کے سے بے اصول بچہ کے رحم پر چھوڑنا پسند نہ کیا
اور جب اُسنے یہ دیکھا تو اُسکی اُمیدین جو اُسکے بدو تیرہ مزاج نے اُسکے دل مین
پیدا کی تھین کسی قدر سرد ہو گیئن ڈچز خوب سمجھ رہی تھی کہ اُسکے دل مین کیا
آرہا ہے مگر چونکہ وہ اُسکو انتقام لینے کا آلہ بنایا چاہتی تھی اُسکا مطلب اُسکو
خجل یا خفیف کرنے کا نہ تھا پس اُسنے نہایت ملنساری اور خوش خلقی کے
انداز سے جو وہ حسب دلخواہ بنا لیا کرتی تھی اُسکو اپنے پاس کی کرسی پر بیٹھنے کا
اشارہ کیا اور فوراً گفتگو چھیڑ دی کیونکہ فرصت بہت کم تھی۔

ڈچز آف پورٹس مُوتھ "سر ہکٹر گراہم مجھکو ایسے حالات معلوم ہوے
ہین جو ایک گونہ ہمارے اور تمھارے خیالات اور ارادہ کو یکسان کر سکتے ہین
تم متحیر معلوم ہوتے ہو لہذا مین تمھاری تشویش کو دور کرنے کے لیے جلدی سے
کہتی ہون کہ میرا مطلب اُن بے حریفون سے ہے جو ایک شخص مسمی کیپتان

لارنس لی نے تمھاری کین اسوجہ سے کہ تم اپنی الفت سے اُس معصوم صورت بیورٹن چھوکری کو سرفراز کرنا چاہتے تھے جسکو وہ اپنی زوجہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہی"

فی الواقع سر ہٹر گیرہم کو لوسی کے اسطرح خطاب کرنے سے حیرت ہوئی اور اُسنے خیال کیا کہ جن امیدون کی اُسنے ایک ساعت کے لیے اپنے دل مین جگہ دی تھی بالکل بے بنیاد ہین مگر تاہم اُسکے بالکل قیاس مین نہ آتا تھا کہ ڈچز آف پورٹس مؤتھ کو اس معاملہ سے کیا تعلق ہوگا جسکا اُسنے ذکر کیا ہی۔

ڈچز آف پورٹس مؤتھ "مجھکو دو ایک سوال پوچھنے دو مین امید کرتی ہون کہ تم اُنکا جواب جلد دوگے کیونکہ اگر یہ جواب اُس قسم کے ہونگے جنکو مین سوچے ہوے ہون تو محبت اور نفرت دونون کے پورا کرنے کی تدابیر جلد کرنا ہونگی"

گیرہم ہنوز بحر تحیر مین غرق تھا اُسنے کہا "فرمایئے فرمایئے یقین جانیئے کہ مین آپ کو جلد اور صاف جواب دونگا"

ڈچز آف پورٹس مؤتھ "اول یہ کہ اگر تم ایک ذرا سے کام کے لیے روتھ کو اپنے قبضہ مین لاسکو تو کیا تم اس تکلیف کو گوارہ کر دگے؟"

کرنل گیرہم نے تکلفانہ جنبش سر اور پر معنی رنگیلے تبسم سے کہا "اگر مین اسکے جنس کی نہایت حسین عورت کے سامنے نہوتا تو شاید مین اس سوال کا جواب اثبات مین دیتا"

ڈچز آف پورٹس مؤتھ "تو مین تمھارے جواب کو اثبات مین سمجھتی ہون مگر براہ عنایت اسوقت تملق اور چاپلوسی کو تہ کر رکھو اسوقت مجھکو ایسا شخص تصور کرو جو ایک بڑے اہم معاملہ کی بابت مصروف بحث ہو اور یاد رکھو کہ وقت بہت کم ہی"

کرنل گیرہم "بہت خوب"

ڈچز آف پورٹس مؤتھ "دوسرا سوال جو مجھکو تم سے پوچھنا ہی یہ ہی کہ کیا تم مین بحیثیت مرد کے ایسی حرارت ہی کہ تم لارنس لی سے بدلا لینے کے موقع کو ہاتھ سے نہ دوگے جسنے تمھاری بہت بے عزتی کی ہی؟"

سر ہکٹر گریہم "اس سوال کا جواب ایسی آسانی سے نہین ہو سکتا جیسا پہلے کا جواب تھا اول تو یہ کہ جو کچھ میرے ذاتی خیالات ہون مین اس بارہ مین بے دست وپا ہو گیا ہون گو مسٹر لی نے ملازمت شاہی سے استعفا دے دیا ہی مجھکو نہین معلوم کہ بادشاہ کی عنایت اُسپر کسقدر تھا تک ہو اور مجھکو ایک خاص حکم کا بھی خیال ہی جو ہمارے بادشاہ عالیجاہ نے چند ماہ ہوے مجھکو مسٹر لی کی جانب برتاؤ کرنے کی بابت دیا تھا مگر ابھی برخاتمہ نہین ہی مین اُسکے چچا سر ولیم بریبنیڈ کا مقروض ہون اور گو موسم بہار سے اسوقت تک میرے ہاتھ مین بہت سا روپیہ آیا مین آپ سے اقرار کرتا ہون کہ وہ ہاتھ کے میل کی طرح قمار خانہ مین نکل گیا اور قرضہ ادا نہوا جسکی اُسوقت تنگ طلبی نہ تھی بلکہ سر ولیم بریبنیڈ نے مجھکو واسطے تصفیہ قرضہ کے بلایا بھی ہی"

ڈچز آف پورٹس مُوتھ نے جسنے یہ تقریر کسیقدر بے صبری سے سُنی کہا "مین تمھارا ان دونون امور کی بابت اطمینان کیئے دیتی ہون - بادشاہ اب چند وجوہ سے جو مجھکو معلوم نہین اور اسی وجہ سے مین اُنکو بیان نہین کر سکتی لارنس لی سے خوش نہین ہی اور اُسکے اور روتھ کی شادی ہونے کے بالکل مخالف ہو پس جو شخص اس شادی کو روکے اُس سے بادشاہ یقیناً خوش ہوگا رہا سر ولیم بریبنیڈ اُس سے اور اُسکے بھتیجے سے بالکل کھٹ پٹ ہی پس جو کچھ تم لارنس لی کی بابت کرو اُس سے اُسکا چچا ہرگز ناخوش نہوگا مزید بران اگر تم مجھکو اپنا مہاجن قرار دو تو ایک ہفتہ بھی نہ گذریگا کہ تمھارے ذمہ کا قرضہ سر ولیم بریبنیڈ کو ادا ہو جائیگا"

کرنل نے اسکو تائید غیبی سمجھکر جواب دیا "مین کس زبان سے آپ کی عنایت اور مہربانی کا شکریہ ادا کرون؟" گو اُسنے ارادہ کر لیا تھا کہ جب روپیہ ہاتھ مین آویگا تو شاید بہت کم سر ولیم بریبنیڈ کے ہاتھ تک پہونچیگا۔

ڈچز آف پورٹس مُوتھ "شکریہ کی کچھ حاجت نہین اب یہ بتاؤ کہ کیا تمکو لارنس لی کو اُن گستاخیون کی بابت سزا دینے کی طرف میلان ہی جو اُسنے تمھارے ساتھ کی ہین؟"

کرنل گریہم "اگر اُس سزا دہی سے مین کوئی عملی جواب آپ کے پہلے

سوال کی بابت ڈیسکون یعنی مس ربالڈ کی بابت تو آپ مجھکو اس مہم کی تکلیف یا خطرہ کو انگیز کرنے کے لیے ہمہ تن آمادہ پاوینگی!"

ڈچیز آف پورٹس مؤتھ "بہت اچھا!" پھر اُسنے کسی قدر تامل سے کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہ مضمون ذرا نازک ہی کہا "اور اگر تم ان مقاصد کو محض پورا نہ کر سکو بلکہ اُسکے ساتھ ہی اپنے ایک اور دشمن یعنے جنرل ادلیفنٹ کو بھی صدمہ پہونچاؤ تو۔"

سر ہکٹر گرہم کے چہرہ پر دفعتًا بدلی سی چھاگئی اور اُسنے کہا "ہان! یہ امر بھی قابل خواہش ہی!"

لوسئی نے اس کامیاب طریقہ پر جس سے اُسنے اُس بے اصول شخص کے جذبات اور خیالات اور آرزو اور کینہ ور نفرت پر عمل کیا تھا دل مین خوش ہوکر کہا "تو سنو! تمکو واضح رہے کہ مجھکو اسکی بذات خاص کچھ بھی پروا نہین کہ مسٹر لی اور مس ربالڈ کی شادی خوشی خوشی ہو یا اُنکی اُمیدین خاک مین ملجا دین مگر بادشاہ کے پاس اس شادی کے خلاف ہونے کی سخت وجوہ ہونگی شاید یہ وجہ ہو کہ اُسکو ایک نفرت کی گئی پیورٹن خاندان مین ایسے شخص کی شادی ناپسند ہوگی جو اُسکے شاہی خاندان کا ہوا خواہ رہا ہی مگر خیر ہمکو اس سے کچھ مطلب نہین کہ بادشاہ کے کیا وجوہ ہین یہ ظاہر ہی کہ اُسکو ناراضی ہی اور مجھکو اتنا ہی جاننا کافی ہی پس مین بادشاہ کو خوش کرنے کے لیے یہ تدبیر کر رہی ہون مگر مین نہین چاہتی کہ اُسکو میری کارگذاری معلوم ہو بلکہ تمھارے اور میرے درمیان یہ پکا عہد و پیمان ہونا چاہیے کہ اگر اس معاملہ کی جو مین تجویز کرتی ہون اور جسکا انصرام تم کروگے کچھ پوچھ کچھ ہو تو تم تنہا بطور غازی مرد اس مہم کے کھڑے ہوجانا میلز نام بالکل چھپا ڈالنا یقین مانو کہ تمکو وافر انعام ملیگا نہ محض اُس ناچیز امداد سے جو لندن واپس جانے پر مین روپیہ کی طرف سے تمکو دونگی بلکہ تمھاری وقعت بادشاہ کی نظرون مین بہت زیادہ ہوجائیگی۔"

گرہم نے اس سبز باغ سے خوش ہوکر کہا "کہیے کہیے ایسی کوئی بات

نہین ہے جسکو آپ کہین یا جسکا آپ حکم دین اُسکو مین اپنے ذمہ نہ لون اور حتےالامکان انجام کو نہ پہونچاؤن "

لوسی " اچھا سنو! آج گیارہ بجے لارنس لی اور ردتھ رسبالڈ کا نکاح حسب قاعدہ پروٹسٹنٹ ہاؤس ڈن کے گرجا مین ہونے والا ہی مین یقین کرتی ہون کہ لارنس کا مذہب رومن کیتھولک ہی کیونکہ اُسکے چچا سر ولیم برینڈ نے اُسکو اسی مذہب پر تربیت کیا ہے اور یہ بات ہی تو عشق نے اُسکو مرتد کردیا ہی جو ایک اور وجہ اُسکو سزا ملنے کی ہی مگر خیر اسکو جانے دو شادی آج گیارہ بجے ضرور ہوگی اور وہان جنرل اولیفنٹ بھی موجود ہوگا گرجا سے اہالیان جلسہ رائی ہوس کو واپس جائینگے جہان دو بجے تک کھانا پینا رہیگا ذرا ان لفظون کو خوب سمجھتے جانا! دو بجے مہمان ضرور رخصت ہونگے اُسوقت دولھا اپنی دُلھن کو لندن لیجائیگا مگر اُنکو منزل مقصود تک نہ پہونچنا چاہیے کیا اس سے زیادہ کہنے کی ضرورت ہی؟ "

کرنل گرہم نے جواب دیا " مین آپ کا مطلب کسی قدر سمجھا مگر ابھی پورے طور پر نہین سمجھا ہون ردتھ کو اُٹھالے بھاگنے سے مین اپنے دل کو ٹھنڈا کرسکتا ہون اور لارنس لی کو صدمہ پہونچا سکتا ہون کیونکہ وہ ردتھ پر عاشق ہی اور جنرل اولیفنٹ کو بھی جو دونون سے دوستی رکھتا ہی مگر نکاح ہوجانے کے بعد دوسرے کی زوجہ کو زبردستی لے بھاگنا ذرا سنگین بات ہی "

لوسی (تحقیر سے) " سنگین! سنگینی کیا ہوگی جب تمکو میرے دباؤ اور بادشاہ کی عنایت سے اُن نتائج کی بابت جو وقوع مین آوین خفیہ طور پر مدد ملیگی! اب میرا مطلب سمجھ لو تم ایک پوری رجمنٹ کے کمان افسر ہو یقیناً تمھاری فوج مین ایک درجن دلیر سپاہی ہونگے جو تمھارے اغراض کیجانب کافی ہوا خواہی رکھتے ہونگے "

گرہم (بات کاٹ کر) ہان ہان جو میرے حکم کو آنکھ بند کرکے بجالاوینگے "

لوسی " اُف لارنس موتھ سٹو پھر اس نوجوان جوڑے کا پیچھا کراؤ دلھن کو

دولھا کے پہلو سے گھسیٹ لیجانا چاہیے تم اُسکو اپنی آشنا بنانا اور جب تمھارا دل اُس سے بھر جاوے اُسکو نکال دینا کیا تم سمجھتے ہو کہ دولھا اِس عورت کو جسکو تم بگاڑ دو گے پھر قبول کر لیگا؟ دیکھو سرہکٹر یہ تدبیر تمھارے سامنے ہی اور انعام کی یافت بھی یقینی ہی! تم فوراً اپنی راے قائم کر لو مگر واضح رہے کہ ہاڈسڈن اور رائی ہوس کے درمیان جلوس شادی کو روکنا قرین عقل نہوگا اگر وقت بھی ہو جواب باقی نہین رہا ہی بس اُسی طرح عمل کرو جیسا مین نے بتایا ہی یعنی لندن کی سڑک پر وار کرو اور جب روتھ تمھارے قبضہ مین آجاوے تو اُسکو لیکر لندن مین کسی جگہ مقید رکھو جب تک تمکو اس سے دلبستگی رہے"

گرہم (اپنے آپ) "ایسی محفوظ جگہ تو مجھکو معلوم ہی وہی جگہ عمدہ ہی جسکو مین نے پیشتر اُسکے واسطے تجویز کیا تھا جب لارنس لی نے میرے گرگون کو شکست دی جو اُسکو اُٹھاے لیے آتے تھے (باواز بلند) مگر مجھکو اسکی ضرورت ہوگی کہ مین اپنے معتمد چھوکرے کو مع ایک رقعہ کے اُس جگہ بھیجون جسکو مین سوچ رہا ہون"

ڈچیز آف پورٹس مُوتھ "یہی کرو قلم دوات کاغذ موجود ہی کچھ دیر نہ کرو دس بج چکے ہین اور تمکو بہت کچھ کرنا ہی"

سرہکٹر گرہم نے فوراً ایک رقعہ لکھا اور ہمفری کلنٹن کے حوالہ کیا کہ سواد شہر لندن مین مقام مقصود کو لے جاوے اور اُسکو روانہ کر کے وہ خود بھی رخصت ہوا پس جب اُسکا چھوکرا لندن کی جانب جا رہا تھا گرہم چھاؤنی ہرٹ فورڈ کی طرف روان تھا۔

باب ۵۰

یوم نکاح

ہاڈسڈن جو اَب مقام بازار ہی اُس وقت مین جسکا ہم ذکر کر رہے ہین ایک غیر معروف قریہ تھا مگر تاہم اُسمین تین چار صاف ستھرے اور

پختہ مکان زمینداروں کے تھے۔ انھین مکانات مین سے ایک کو لارنس نے ہرٹ فورڈ کی چھاؤنی چھوڑنے کے بعد کرایہ پر لے لیا تھا۔ اور استعفا دینے کے بعد جو مہینہ گذرا اُسمین وہ روزمرہ رائی ہوسس کو جایا کیا۔ اُسکی مسرت روتھ کی ہمصحبتی مین کامل ہوتی اگر اُسکے اور سر ولیم برنیڈ کے درمیان رخنہ نہ پڑ جاتا جسکی اصلاح ظاہرا ناممکن تھی کیونکہ ہمارا ہیرو نہایت عالی خیال شخص تھا۔ اور جب ایک جانب اُسکا یہ جی چاہتا تھا کہ اُس پیام صلح کو قبول کرے جو سر ولیم برنیڈ نے اپنے خط مین لکھا تھا دوسری جانب اپنی عزت کا خیال اُسکو مانع تھا کہ ایسے شخص کا اور احسان لے جس نے اُسکے ساتھ ایسی برائیان کی ہین علاوہ برین لارنس یہ خیال کرتا تھا کہ اگر وہ خواہشمندی کے ساتھ بلا تامل بیند رہال کو چلا جاویگا اور وہان بطور آیندہ مقررہ وارث اپنے چچا کے بڑے علاقہ کے قیام کریگا تو یہ عمل سخت خود غرضی پر محمول کیا جاوے اور اُسکو یہ الزام لگایا جاویگا کہ اُسنے مناسب ناراضی کے ہر عمدہ خیال کا خون کرکے کمینہ اور خود غرضی کے خیال دل مین جمائے۔ کیونکہ ایسے حالات بھی ہوتے ہین جنمین ایک گونہ رُکاوٹ بھی لازمی ہو جاتی ہے خصوصاً جب وہ ایسی سزا ہو جو عالی ظرف دل اُس شخص پر عاید کر سکے جسکے افعال کو سخت ناانصافی کا دھبہ لگا ہو۔ لارنس نے یہی خیال کیا اور یہی وجہ اُس اُنکار کی تھی جو اُسنے سر ولیم برنیڈ کو اُسکے ہاتھ سے آیندہ احسان لینے کی بابت لکھ بھیجا تھا

تاہم حسب متذکرہ صدر اُسکا چچا سے علیحدہ ہو جانا لارنس کے نیک دل کے لیے موجب تاسف اور الم کا تھا اور اگر ایسا نہوتا تو اُسکی مسرت بے داغ ہوتی مگر روتھ کی صحبت مین ایسے لمحہ اور گھنٹے ہوتے تھے جب اُسکی خوشی فی الواقع کامل ہوتی تھی۔ ہمارا یہ مطلب ہے کہ اُسوقت سوائے اُس الفت کے جو دونوں کے درمیان مین تھی جس سے روتھ نے اُسکے دل کو بھر دیا تھا۔ ہر بات فراموش رہتی تھی۔ ہر روز روتھ نیا ناز و کرشمہ کرتی ہر روز اُسکے مزاج کے عمدہ اوصاف کی عقدہ کشائی ہوتی۔ وہ ایسی عورت تھی جسکو نظر تحسین سے دیکھنے والا کہہ سکتا تھا کہ وہ اپنے سچے رنگ مین نمودار ہوتی ہے نہ جھوٹے

ڈھنگ ہین۔ وہ کچھ بناؤ سنگار نہ کرتی جس سے اُسکی طرف میلان ہوتا۔ نہ مصنوعی
کرشمہ کرتی کہ تملق اور چاپلوسی کی تحریص ہوتی۔ اُنکے درمیان بے تکلفی کے وقت
بھی یعنی اُسوقت ہین جب وہ ایک دوسرے کو پیار کرتے جیسا کہ مقتضا ہے
عشق کا ہے۔ جسمین راستہ پر پھول ہی پھول بکھرے ہوے معلوم ہوتے ہین
کوئی بیہودہ یا نامناسب لفظ زبان پر نہ آتا۔ جس لہجہ سے وہ محبت کا دم بھرتے
ایک جانب سے مردانہ وار اور دوسری جانب سے عصمت شعار ہوتا۔ پس
جب وہ جدا ہوتے اور ہر ایک علحدہ علحدہ اُن تمام باتون پر غور کرتا جو دن
مین کہی یا کی جاتین تو ایسی کوئی بات نہوتی جسکو ہر ایک بے کہے ہوے
رکھنا چاہتا تاہم چونکہ اُنکا یہ عشق ہر طرح کی متانہ کراہت اور بیہودہ شکوہ و
شکایت سے بالکل مبرا تھا اور اُسمین نہ ایک جانب صاحبزادہ پن کا حسد اور
نہ دوسری جانب بچون کی طرح مُنھ پھلانا تھا جس سے پُرانے مقولہ کی تائید
ہوتی کہ "عشاق کی لڑائی حکم تجدید محبت رکھتی ہے" اُنکا باہمی التیام اسوجہ
سے کچھ کم عمیق یا کم پر مسرت نہ تھا۔ اُسکو ایسا اعلیٰ درجہ کا تعلق کہہ سکتے ہین
جس پر راستی اصول اور بلندی فراست کا جلوہ تھا۔ اُس تعلق کی وجہ سے
جو گفتگو ہوتی وہ سمجھداری کی ہوتی۔ گو مفتونی کے ساتھ۔ اور ہر شفقت کیساتھ
جو کی جاتی وہ خلوص سے ہوتی۔ گو بہ گرویدگی۔
ایسی محبت جو دو شخصون کے درمیان تھی جو ایک دوسرے کو بخوبی
سمجھتے تھے اور جو دونون جانتے تھے کہ وہ ہر ایک کی طرف سے جبریہ یا مصنوعی
یا بناوٹ کی نہین اُنکو امید دلاتے تھے کہ اُنکا آیندہ وقت پر مسرت ہوگا
پس اسی زمانہ استقبال سے وہ امید اور اعتماد سے منتظر تھے۔ ہر ایک کا
دل گویا اِس اطمینان مین تھا کہ وہ دوسرے کا پاس خاطر ملحوظ رکھیگا تاکہ
دوسرے کی مسرت کو ترقی دے اور قائم رکھے۔
لارنس لی نے حسب متذکرہ صدر ایک اچھے مکان مین عارضی طور پر
بمقام ہاڈس ڈن سکونت اختیار کی تھی۔ جو رائی ہوس سے دو میل
بھی نہین ہے۔ ہر روز صبح کو حاضری کھانے کے بعد ہمارا ہیرو اپنے گھوڑے

پر سوار ہوکر رائی ہوس کو جاتا اور وہان اپنی منسوبہ اور اُسکے خاندان کے ساتھ زیادہ حصہ دن کا بسر کرتا - اُس ایک مہینہ کے وقفہ مین جنرل اولیفنٹ بھی اکثر رائی ہوس کو آیا کرتا اور اُسکی خوب آؤ بھگت ہوتی اور اخیر ملاقات مین اُسنے اُن دلخراش خیالات کو جو بوجہ پچھلے حالات اور انکشافات کے کرنیل رمبالڈ کے دل مین پیدا ہوے تھے ٹھنڈا کر دیا - اب ہنریاٹا کرنیل رمبالڈ کی بہن بھی اپنے کمرہ مین اُس قدر عزلت نشین نہ رہتی جیسے ابتدا مین اپنے بھائی کے یہان آنے پر کنج تنہائی مین رہا کرتی تھی حالانکہ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ بیڈہال کے واقعہ کے بعد جسنے اُسکو اُسکے پرانے بہکانے والے سے دوبدو کر دیا تھا اُسکو پھر بالکل مصیبت کی حالت مین ہو جانا چاہیے تھا مگر یہ کیفیت نہ تھی وہ اُس صدمہ سے ایسی جلد جانبر ہوگئی کہ اُسکے دیکھنے والون کو تعجب تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکی ضرر رسیدہ اور زخمی روح کو اپنی خوبصورت بھتیجی اور خوشرو لارنس کی پاک وصاف محبت دیکھکر ایک گونہ تسکین ہوتی ہے جب ہمارا ہیرو رائی ہوس مین ہوتا وہ ہمیشہ اُسکے پاس آتی - اب وہ خاندان سوسائیٹی کے حلقہ کو ایسا ہی پسند کرتی جیسا پیشتر اُس سے بھاگتی تھی گو وہ واقف تھی کہ اُسکے گھر والے اُسکے غمگین قصہ سے واقف ہین وہ اُنکے سامنے آنے سے نہ شرماتی کیونکہ اُسکو پورا یقین تھا کہ وہ اُس پر ترس کھاتے ہین اور اُس سے نفرت نہین کر سکتے ہر شخص اُس بدنصیب عورت کی خاطرداری و دلجوئی کرتا اور یہ عمدہ سمان ہوتا کہ ہر شخص اُس سے نرمی اور شیرین کلامی سے بات کرتا بغیر اسکے کہ یہ معلوم ہو کہ اُسکی دلجوئی کا خیال تشفی دینے والے کے دل پر پالا ہے - اِس بارہ مین لارنس بھی روتھ اور اوسکے والدین سے کم نہ تھا چونکہ اب وہ بھی اُسی کنبہ کا ایک جزو ہو گیا تھا سب لوگ اُسکے خاندان کے اُسکو پیارے تھے اور وہ اس بات کو اپنا فرض سمجھتا کہ وہ بھی اپنے مقدور بھر اُس ضرر رسیدہ عورت کو تشفی پہونچا دے اکثر جب وہ روتھ کو گلگشت کے لیے ساتھ لیجاتا وہ ہنریاٹا سے بھی ہمراہ چلنے کو کہتا اور جب وہ بخیال اسکے کہ اُن دونون عاشق و معشوق کو تنہا ہی جانا مناسب ہوگا کسی حیلہ سے انکار کرتی تو لارنس

ایسے سچے جوش سے اصرار کرتا کہ اُسکو چلنا ہی پڑتا - ان دلجوئیون اور پاس خاطر نے ہنریاٹا کے دل پر بہت اثر کیا اور وہ لارنس سے اسطرح الفت کرنے لگی کہ گویا وہ اُسکا عزیز قریب بلکہ بیٹا تھا -

اس تمام بیان سے جو اس باب مین کیا گیا ناظرین کو شکل سے یہ اطلاع دینے کی ضرورت ہے کہ شادی کا روز خوشی و خرمی کے ساتھ پہونچ گیا اور کسی شخص کو جو اس نکاح سے دلچسپی رکھتا تھا اُس سیہ کار اور شیطانی سازش کی خبر بھی نہ تھی جو ڈچیز آف پورٹس مُوتھ نے اُسی روز صبح کو کرنیون ہنریمین کی تھی - واضح رہے کہ یہ امر بالکل سچ تھا کہ مسٹر ولیم بریندڈ نے لارنس کی پرورش عقیدہ کیتھولک پر کی تھی مگر پچھلے دو تین سال سے اُسکے خیالات مذہب پروٹسٹنٹ کی طرف مائل ہوگئے تھے جسکو اُسنے بہت کچھ چھپایا تھا تاکہ اُسکے چچا کو ناگوار نہو مگر چونکہ اُسکا نکاح ہونے والا تھا اُسکو اپنے منگیتر کے مذہبی عقائد کے پاس و لحاظ کرنے مین ذرا بھی تامل نہ تھا اور اسی وجہ سے اُسنے یہ ارادہ ظاہر کیا کہ نکاح بہ طریقہ پروٹسٹنٹ ہاڈسڈن کے گرجا مین عمل مین آوے -

مہمان جو نکاح مین شریک ہونے کے لیے طلب کیے گئے تھے اُنکی تعداد کچھ زیادہ نہ تھی - علاوہ خاندان رمبالڈ - لارنس اور جنرل اولیفنٹ کے وہان تین اور جنٹلمین اور اسی قدر لیڈیان تھین اور ان ہی لیڈیون مین سے دو دُلہن کی سہیلی بھی تھین " اُس زمانہ کے رواج کے موافق سب لوگ گھوڑے پر سوار ہوکر رائی ہوس سے ہاڈسڈن کے گرجا کو گئے - دُلہن اور اُسکی سہیلیان مقررہ لباس علاوہ زین سواری کے کپڑون کے پہنے تھین جو (زین سواری کا لباس) گرجا کے دروازہ پر آسانی سے اُتارا جا سکتا تھا اور ایسا معلوم ہوسکتا تھا کہ وہ شادی کے جلوسی کپڑے پہنے ہوئے ابھی گاڑی سے اُتری ہین - گو اخیر اکتوبر کا وقت تھا ہوا نرم اور عمدہ تھی اور آفتاب ایسی آب و تاب سے چمک رہا تھا جیسا آخر موسم خزان مین چمکا کرتا ہی یا یہ کہنا چاہیئے کہ اسکی چمک ماہ اپریل کی صبح کی سی تھی - گھنٹے اپنی خوشگوار فلزاتی

آوازون سے ہوا کو جھنجھنا رہے تھے اور قریہ مین جو معمولاً خاموش رہتا تھا صدائین پیدا کرتے اور اپنی خوش آیند آواز کی لہرون کو گرد و پیش کے کھیتون پر پھیلاتے تھے۔ بہت سے دیہاتی مرد۔ عورت۔ بڑھے۔ جوان گرجا کے میدان مین شادی کا جلوس دیکھنے کیلیے جمع ہو گئے تھے اور وہ لوگ خوش قسمت تھے جنکو اشتیاق اس جگہ کھینچ لیگیا تھا کیونکہ جنرل اولیفنٹ کی فیاضی نے مٹھیون روپیہ ادھر ادھر پھینکے جب دولھا نے اپنی مہ پارہ دُلہن کو ہاتھ پکڑ کر گھوڑے سے اُتارا۔

کیا یہ کہنے کی ضرورت ہی کہ روتھ اُسوقت نہایت حسین معلوم ہوتی تھی؟ اُسکا چہرہ کسی قدر زرد تھا اور ایک قسم کی لجاہٹ کی لچک اُسکے تمام جسم مین تھی اور اُسکے بشرہ پر ایک بدلی غمگینی کی چھائی ہوئی مسرت کی روشنی سے ملی ہوئی تھی جسکا الفاظ مین بیان کرنا ناممکن ہی کیونکہ وہ اس بات کو فراموش نہ کر سکتی تھی کہ یہی رسم جو اُسکو اُس شخص کو حوالہ کر دیگی جسپر وہ دل و جان سے شیدا ہی اول منزل اُس آنے والی جدائی کی ہی جو اُسکے اور اُسکے والدین مین ہونے والی ہی جن سے وہ ابتک کبھی جدا نہین ہوئی ہی اُس دھوپ (روشنی) اور چھانون (بدلی) کی آمیزش کو جو بیاہ کے روز دُلہن کی نظرون مین ہوتی ہی الفاظ مین بیان کرنا ناممکن ہی۔ مگر تصور انسانی اُسکو خوب سمجھ سکتا ہی۔ پس ہمارے ناظرین اُس کیفیت کو جو باعتبار بیان لفظی خلاف قیاس معلوم ہو سمجھ گئے ہونگے جو ہم روتھ کی ہیئت کذائی کی بابت عرض کرنا چاہتے ہین۔

کیا یہ بھی کہنے کی ضرورت ہی کہ لارنس لی بھی اُس سے زیادہ خوبصورت معلوم ہوتا تھا جیسا وہ ابتک اپنے دیکھنے والون کو معلوم ہوا تھا؟ اُسکا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا جو روتھ اور اسکے والدین کی جدائی کے خیال اور نیز اُس مقدس رسم کے پاس و لحاظ سے دبے ہوئے تھے۔ جو عمل مین آنے والے تھے دیہاتی جو جمع تھے وہ جنرل اولیفنٹ کی طرف بھی بہت اشتیاق اور تحیر سے دیکھ رہے تھے۔ افواہی خبر سب طرف مشہور ہو چکی تھی کہ وہ کون ہی پس ہر ایک کو اس شخص کی جھلک دیکھ پانے کا اشتیاق تھا جسکی ناموری کا آوازہ تمام دنیا مین بلند تھا اور جو اب امریکا کو بطور گورنر جنرل کے جانے والا تھا جہان اُسکو

قریب قریب بادشاہ کے اختیارات حاصل ہونے والے تھے - اُسکے خوش ترکیب چہرہ نے جو گرم ممالک کی تمازت کی وجہ سے تانبا سا ہو گیا تھا اور قد موزون - بردبارانہ انداز - پرتکلف پوشاک - فیاضی نے جس سے اُسنے دیہاتیون کی طرف روپیہ پھینکے تھے بصورت مجموعی اِس بڑے شخص کی تصویر کا ایک مستقل اثر ان لوگون کے حافظہ پر چھوڑا جنھون نے اسکو اُسوقت وہان دیکھا -

اب ہم چند ساعت کے لیے گرجا کے اندر جاتے ہین - رسم نکاح کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی اسی قدر کہدینا کافی ہو کہ کموضع کے متبرک صورت پادری نے سنجیدہ اور پُراثر انداز سے عقد نکاح باندھا اور جب نکاح ہو چکا روتھ نے لجاہٹ - مسکراہٹ - اور رقت کے ساتھ حاضرین کی مبارکباد کو قبول کیا جلوس گرجا سے باہر نکلا سب لوگ پھر گھوڑون پر سوار ہوے - اور گھنٹون کی خوشایند آواز اور دیہاتیون کے پرجوش نعرہ ہاے مسرت کے ساتھ جلوس کد خدائی گرجا سے روانہ ہوا - یہ سوار دل کا برآتنگ مٹرک پر ہو کر رائی ہوس کی طرف چلا جہان طعام دعوت تیار تھا - دعوت کی تفصیل کو بھی ہم قلم انداز کرتے ہین اور وقت رخصت کا ذکر کرتے ہین جو پہلے سے مقرر ہو چکا تھا - یعنی بارہ بجکر دو بجے کا وقت کا -

افسوس وہ وقت جدائی کا تھا جسکا دھڑکا روتھ کے دل مین تھا خوشی کی حالت مین بھی اس جدائی کے خیال سے اُسکے دل مین ہوک سی اُٹھتی تھی ا - یہ ایسا امر واقعی ہو کہ دنیا کی کوئی خوشی بلا کسی نہ کسی قسم کی کدورت کے نہین ہوتی - مگر خوش قسمتی سے شہد کا پیالہ لبریز تھا اور قریب چھلکنے کے تھا - اور اُس کل مین صرف ایک قطرہ تلخی کا تھا یہ قطرہ تلخی کا اضداد مدت مین بہت سی شیرینی مین غائب ہونے والا تھا - بہر کیف اُسوقت باران اشک روتھ کی آنکھون سے برسنے لگا جب اُسنے باپ مان - اور پھوپھی کے گلے مین باہین ڈالین اور پھر اپنی مان سے لپٹ گئی کیونکہ کدخدا بیٹی گو باپ کو کتنا ہی چاہتی ہو جدائی کے وقت مان ہی سے لپٹ لپٹ کر پھوٹ پھوٹ روتی ہی -

دُلہن کے ابرو کو جنرل اولیفنٹ نے بوسہ دیا ایسا بوسہ جیسا باپ یا بھائی اُسکی گوری پیشانی پر لیتے اور روتھ بھی جو خوب جانتی تھی کہ اُس نیکدل شخص کے کیسے کیسے احسانات اُسکے باپ اور شوہر پر اور اُنکی وجہ سے خود اُسپر ہین اُسکے ہاتھ کو بوسہ دیا جنرل اولیفنٹ نے لارنس کو سینہ سے لگایا اور ایک ساعت کے لیے اُس مرد میدان کی آنکھ مین آنسو ڈبڈبا آئے مگر اُسنے آنسو پونچھ ڈالے اور روتھ اور اُسکے والدین کی مفارقت کے نسین کو مختصر کرنا مناسب موقع سمجھ کر روتھ کو اُس گھوڑے کی طرف بڑھایا جو اُسکے لیے کسا ہوا کھڑا تھا بعدازان لارنس جو پیچھے پیچھے آتا تھا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا - لارنس کا چھوکرا اور روتھ کی پیش خدمت بھی سوار ہوے اور یہ چار دن رائی ہوس سے روانہ ہوے دونون جانب سے رومال ہلائے جارہے تھے - یعنی وہ لوگ بھی رومال ہلارہے تھے جو اسطرح رخصت ہوے تھے اور نیز وہ جو پھاٹک کے سامنے کھینچنے والے پل پر کھڑے تھے - یہانتک کہ رخصت شدہ گروہ خندق کے گوشہ پر مڑکر اور پل کی طرف روانہ ہوکر دوسرے گروہ کی نظر سے اوجھل ہوگیا -

بعد رخصت ہوکے اس نئے کدخدا جوڑے اور اُنکے ملازمان کے جنرل اولیفنٹ تقریبًا ایک گھنٹہ تک رائی ہوس مین رہا اُسنے کرنیل رمبالڈ سے رخصتی گفتگو کرنا ضروری سمجھا تاکہ رمبالڈ کے ذہن نشین کردے کہ موجودہ حالت پولیٹکل انتظام مین دست اندازی کرنا اچھا نہین ہے - اُسکی یہ بھی غرض تھی کہ رمبالڈ کو کچھ اور روپیہ دلوسے تاکہ وہ اُس دین سے سبکدوش ہوجاوے جو ابتک اسکے ذمہ ہے - تاکہ اُسکے طے ہونے کے بعد وہ اپنے تجارتی کاروبار کو کامیابی کے ساتھ چلا سکے - رمبالڈ نے بہت مشکل سے اس نیا فضانہ عطیہ کو قبول کیا مگر اولیفنٹ اپنے مقصد کو ملائم اور اصرار کے ڈھنگ سے نکالنا چاہتا تھا اسی وجہ سے اُسکو کامیابی حاصل ہوئی -

اب اولیفنٹ رخصت ہوا اور وہ لوگ جن سے وہ جدا ہوا اُسکے دل سے مشکور تھے اور اسکو دعائین دیتے تھے - اور تحسین وآفرین کرتے تھے اُسکے ساتھ صرف ایک چھوکرا تھا کیونکہ حسب متذکرہ صدر یہ انتظام کیا گیا تھا کہ

اُسکے ہمراہی مع برتل ہٹو ڈن کے ہرٹ فورڈ کو چلے جاوین اور وہ اُن سے وہان جا ملے - وہ رائل ہوس سے ہرٹ فورڈ کی جانب جو لارنس اور روتھ کے راستہ کے بالکل برعکس تھا آدھ میل بھی نہ چلا تھا کہ اُسنے دیکھا کہ اُسکا چھوکرا اس سے کچھ کہنا چاہتا ہو -

اولیفنٹ " ہنری کیا ہو ؟ مین دیکھتا ہون کہ تم کچھ کہنا چاہتے ہو "

ہنری " مین آپ سے ایک ذراسی بات کہنا بھول گیا تھا جو آج صبح کو ہوئی تھی جب شادی کا جلوس ہاڈسن ڈن مین تھا - مین نے ارادہ کیا تھا کہ وہان سے لوٹنے پر مین آپ سے اُسکا ذکر کرونگا - مگر کھانا پینا اتنی جلد شروع ہو گیا کہ مین کہنا بھول گیا "

اولیفنٹ " وہ کیا بات ہو ؟ "

ہنری " وہ بات صرف یہ ہو کہ جب شادی کا گروہ ہاڈسن ڈن کو گیا تھا مین رائل ہوس سے سرگشت کو نکلا اور دریا سے لیا کے پُل کے قریب مین نے ایک لفافہ پایا جو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گھوڑے کے سم کے نیچے کچل گیا ہو اسی وجہ سے مہر ٹوٹ گئی ہو چونکہ مین نے ننشیون کی سی تعلیم نہین پائی ہو مین اُس کو پڑھ نہ سکا "

اولیفنٹ (بات کاٹ کر) " تو تمکو معلوم نہوا کہ وہ کسکا خط تھا لاؤ مجھے دو مین تمکو بتاؤنگا کہ آیا وہ ایسا ضروری ہو کہ ہم اپنے راستہ سے ہٹین اور اُسکو ایسی جگہ پہونچا دین کہ مکتوب الیہ کو ملجاوے "

نوجوان چھوکرے نے خط دیا جو اسقدر میلا اور خراب ہو گیا تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا جاتا تھا تاہم جب جنرل اولیفنٹ نے پہلی دو مین سطرین پڑھین اُسکو بقیہ مضمون پڑھنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور اُسکو مضمون حل کرنے مین کامیابی بھی ہوئی مگر نتیجہ چھوکرے کے لیے استعجاب اور سراسیمگی سے بھرا ہوا تھا -

اولیفنٹ " واللہ یہ بھی حسن اتفاق کی بات ہو! ہنری میرے پیچھے آؤ! - ابھی تم نوعمر ہو اور تمھاری تلوار ابھی دوشیزہ ہو تاہم مین جانتا

ہون کہ تم اپنا پارٹ بہت اچھی طرح انجام دوگے کیونکہ شاید اس تلوار کے بے محابا استعمال کی جلد ضرورت ہو!"

یہ کہکر جنرل اولیفنٹ نے اپنے گھوڑے کو پھیرا اور اُسکو مہمیز کر کے تیز کیا اور لگداتا ہوا کھیتون کے پار ہوا چھوکرا جو اپنے آقا کا مطلب بالکل نہ سمجھا تھا اور اُسکے دفعتاً گھوڑا دوڑا دینے سے اُسکو کچھ سوچنے کی مہلت بھی نہ ملی اپنے مالک کے پیچھے ہو لیا اسطرح پر دونون سبزہ زارون۔جھاڑیون پھاٹکون مین گذرتے چلے جاتے تھے اور اسطرح تیز رو ان تھے کہ گویا ہوا پر اُڑے چلے جاتے ہین -

باب ۵۱

تعاقب

یہ پہلے ذکر ہو چکا ہو کہ وہ دن صاف تھا اور آفتاب آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور آسمان کی خوش فضائی روتھ کو جلد بشاش کرنے والی تھی جب وہ اُس خوشرو جوان کے ساتھ ہمعنان تھی جو پچھلے چند گھنٹہ مین اُسکا شوہر ہو گیا تھا۔شباب ایسا زمانہ زندگی کا نہین ہو جب فکر کو کوئی لگائے رہے یا الفت کو ضعیف خاطری کے ساتھ برتے اگر تسکین تشفی اور جراٗت دلانے کے لیے عمدہ قسم کا اور نمایان واقعی اثر ہو گو نوجوان دلہن کو با الفت والدین کے آغوش سے کھینچا جانا سخت شاق گذرتا ہو تاہم اگر نوشہ اُسکی طرف گرویدہ ہو اور وہ نوشہ کی جان نثار ہو تو یہ امر نعم البدل سے زیادہ ہو گو نوجوان دلہن کو یہ معلوم ہوتا ہو کہ وہ اپنے والدین کے گھر سے علیحدہ کیجاتی ہو تاہم اسکے بدلے سے زیادہ یہ خیال ہوتا ہو کہ وہ اپنے ذاتی گھر کو جارہی ہو اور اگر وہ محبت کا ایک حلقہ چھوڑتی ہو تو اُسکے ساتھ ہی دوسرے حلقۂ الفت مین جارہی ہو - پھر جب پہلا جوش غم کا دور ہو جاتا ہو اور جدائی کی تلخی رفع ہو جاتی ہو تو دل مین رفتہ رفتہ یہ تشفی بخش خیال آتا ہو کہ میکہ مین

جانا کچھ دشوار نہین ہی۔ والدین کا پھر دیکھنا آسان ہی اور مفارقت دائمی نہین ہی اور
اسمین زیادہ خوشی ہوگی کہ وقت مناسب پر وہ سین دیکھنے جاوین جو زمانہ
گذشتہ کی بہت سی باتون کی وجہ سے عزیز اور پیارے ہین۔

یہی کیفیت نئی بیاہی ہوئی دلہن رودتھ کی تھی۔ ناظرین دیکھ چکے
ہین کہ اُسکو مفارقت کا بہت صدمہ تھا مگر جب وہ اپنے نوجوان شوہر کے ساتھ
ہمعنان چلی جارہی تھی اُسنے خیال کیا کہ یہ نامناسب ہوگا کہ زیادہ ٹھہرتی ہوئی
نگاہین اپنے گذشتہ مکان کی طرف ڈالے درحالیکہ وہ اُسکو اُنکے مسکن آئندہ
کی طرف لیجا رہا ہی۔ چنانچہ باوجود سیلان اشک کے جو اُسنے ابتک پاک
نہ کیے تھے وہ اُسکی طرف متبسم ہوئی اور اُسکی نگاہون مین بھی جو اُسنے رودتھ
کی طرف اُٹھائین ایسا بے پایان عشق بھرا تھا کہ رودتھ نے مجبوراً اپنے دل
مین سوچا کہ وہ رخصت ہوتے وقت ناحق اسقدر بیقرار ہوئی۔

جن گھوڑون پر یہ دونون سوار تھے وہ جنرل اور لیفٹنٹ نے تحفتاً دیے
تھے غالباً اس سے زیادہ عمدہ نسل کا رہوار جسپر لارنس سوار تھا دیکھا نہین گیا نہ اُس سے
زیادہ خوبصورت مرکب نظر سے گذرا جسکی نوجوان دلہن راکب تھی ہمارا ہیرو بہت عمدہ
شہسوار تھا رودتھ بھی گھوڑے پر اچھا بیٹھتی تھی نہ محض خوبصورتی اور شان سے بلکہ
خوب آسن جمائے ہوے اور اسطرح پر جیسے تجربہ کار لوگ گھوڑے کو سنبھالتے
ہین۔ لارنس کا دل فخر اور انبساط سے پھولا نہ سماتا تھا جب اُسنے اُس مہ پارہ کو
اپنا ہمعنان دیکھا جو اب اُسکی زوجہ منکوحہ تھی۔ رائی ہوس سے روانہ ہونے
سے قبل رودتھ نے اپنا عروسی جوڑا اُتار کر اسپ سواری کا پورا لباس
پہن لیا تھا جو تنگ چست تھا اور اُسکے ڈھلے ہوے سراپا کو اور زیادہ عمدگی
سے نمایان کرتا تھا اُسکی ٹوپی سے لمبے لمبے کلغی کے پر ہوا مین لہراتے تھے اور
اسپ سواری کی محنت اور ماہ اکتوبر کی خوشگوار روح افزا ہوا نے
اُسکے رخسارون پر شباب کی سرخی جھلکا دی جو دن کے پہلے حصہ مین عارضی طور
جاتی رہی تھی لارنس وہی عمدہ عروسی جوڑا پہنے تھا جو وقت نکاح اُسکے بدن
پر تھا مگر ایک چھوٹا بالائی کپڑا اُسنے بے پروائی سے شانون پر ڈال لیا تھا جو

سُنہری ڈوری سے ڈھیلا بندھا ہوا تھا اُسکی ٹوپی پر بھی خوشنما پر لہرا رہے تھے
اُسکی کمر مین تلوار تھی اور ہیئت مجموعی وہ ایسا ہی خوش شکل و شہسوار معلوم ہوتا تھا جسکی
اُسکی رفیقہ کو غبطت ہوتی جیسا اُسکو اُس رفیقہ پر فخر تھا۔

پچاس گز کے فاصلہ پر جھوکرا اور خادمہ اپنے اپنے گھوڑون پر چلے آرہے تھے
وے اسوجہ سے دور تھے تاکہ انکے آقا اور مخدومہ کو بے خلش راز و نیاز کی باتین کرنے
کا موقع ملے جو بحالات موجودہ مقتضائے وقت تھین اسطرح پر یہ گروہ لندن کی طرف
سوار جارہا تھا پہلے تو انھون نے آہستہ خرامی کی کیونکہ کچھ عرصہ تک روتھ اپنی
ان کیفیات کو ضبط نہ کرسکی جو اعزا و اقربا کی مفارقت کی وجہ سے اُسپر طاری ہوئی
تھین مگر پھر تھوڑی دیر کے بعد جب (حسب تذکرۂ صدر) اُسکو اپنا فرض اپنے
شوہر کی جانب یاد آیا اور آیندہ کی اُمیدین اور خوشوقتیان خیال مین آنے
لگین اور مسرت کی فضا دکھائی دینے لگی اور اُسکی روح کو فی الجملہ تازگی ہوئی
انھون نے کسی قدر تیز چلنا شروع کیا قصبہ چیسہنٹ چھوٹ گیا جہان رچرڈ کرامول
اُسوقت کس مپرسی کی حالت مین باسم فرضی قلیل معاش سے بسر اوقات کررہا
تھا۔ وہی رچرڈ کرامول جس نے ایک زمانہ مین اقتدار شاہی حاصل کیا تھا مگر
اُسکو قائم نہ رکھ سکا!۔ ہمارے مسافر مسافت راہ طے کرتے چلے گئے ہرٹ فورڈ
شائر کی حد سے گذرے اور اب مڈلسکس کے سواد مین پہونچے۔ والتھم کراس
پیچھے چھوٹ گیا اور انفیلڈ واش ندی کے اوپر جو بشکل پل ہی وہ بھی نکل گیا اسطرح
پر تقریبًا انکا نصف سفر پورا ہوگیا۔

اُس زمانہ مین جسکا ہم ذکر لکھ رہے ہین اُس حصہ سڑک پر جو پانڈرس اِنڈ
تک تھا بہت کم لوگ چلتے تھے کوئی جھونپڑا راستہ مین نہ ملتا اور بہت کم مکانات
فاصلہ تک نظر آتے یہان پر دفعتًا لارنس اور روتھ کو اپنے پیچھے چند گھوڑون
کی ٹاپون کی آواز بے تحاشا آتی ہوئی معلوم ہوئی اور جب دونون نے
پیچھے پھر کر دیکھا تو انکو معلوم ہوا کہ اُنکے دونون ملازم اُنکے پاس پہونچنے
کے لئے دوڑے چلے آتے ہین۔ پہلے تو اُنکو یہ خیال گذرا کہ شاید جھوکرا اور
خادمہ کے گھوڑے اُنکو لیکر بھاگے ہین مگر یہ خیال فورًا رفع ہوگیا جب دونون نے

گھبرائے ہوئے انداز سے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔
چھوکرا "یہ لوگ ہمارے پیچھے آرہے ہین! مین نے انکو دیکھا ہی!۔ ڈراگون (فوجی) لوگ ہمارے تعاقب مین ہین! دیکھو! دیکھو! وہ سڑک کے گھماؤ پر مُڑ رہے ہین وہ!"
اور ہمارے ہیرو اور روتھو نے ایک درجن سوارون کے پرے کو اپنے پیچھے افتان و خیزان آتے ہوئے دیکھا اور لارنس نے اپنی دوربین نظر سے نہ صرف سوارون کی رجمنٹ کی وردی پہچان لی بلکہ یہ بھی دیکھا کہ سرہکٹر گرہم اُنکا سرغنہ ہی۔
لارنس کے چہرہ پر نفرت کی سُرخی آگئی اور اُسنے کہا "ضرور کچھ دغا مقصود ہی! (چھوکرا اور خادمہ سے مخاطب ہوکر) تم آہستہ آہستہ پیچھے آؤ! اوہ تمکو نقصان نہ پہونچا دیگے پیاری روتھ بھاگو! بھاگو!۔ فرار ایسے شخص کے لیے موجب ننگ ہی جسکے پاس تلوار ہو مگر اتنے بہت سے آدمیون سے مقابلہ کرنا بھی بیوقوفی ہی"
روتھ نے جو گھبرا گئی تھی کہا "ہان بھاگ چلو! پیارے لارنس اپنی جان کو خطرہ مین نہ ڈالو۔ ٹھیک اِنسے لڑنا پاگلپن ہی!"
لارنس "میری پیاری تم ہمت باندھے رہو اور دیکھو ہم ابھی بچکر نکلے چلتے ہین!"
یہ مکالمہ چند ساعت مین ختم ہوگیا اور دولھا اور دُلہن دونون اپنے گھوڑون کو خیز کرکے ہوا ہوگئے تاہم جو وقفہ مکالمہ مین صرف ہوا اسمین متعاقب اُنسے پچاس گز کے فاصلہ پر آپہونچے کجب اُنھون نے اپنے گھوڑون کو پوری طور پر تیز کیا تھا۔ سرہکٹر گرہم اور اُسکے آدمیون نے گھوڑے کڑکا کر وہ بجلی کی طرح چھوکرا اور خادمہ کے پاس سے نکل گئے جنکو سڑک کی پٹری کی طرف گھوڑے موڑنے کا موقع نہ ملا۔ انھون نے ان نوکرون کو نہ ستایا جیسا لارنس نے پیشتر ہی کہدیا تھا اور سوائے ایک تیز نظر کے جو اُن پر ڈالی اور کچھ نہ کہا کیونکہ سرہکٹر گرہم کو ان دونون کے گرفتار کرنے کی فکر نہ تھی۔

لارنس اور ردتھ گھوڑے بھگاتے چلے گئے یہ اُنکی خوش قسمتی تھی کہ اُنکے پاس ایسے عمدہ جانور تھے ورنہ متعاقب ضرور اُنکو پکڑ لیتے کیونکہ اگرچہ ہم اور اُسکے ساتھی اپنے گھوڑوں کو اِس زور سے مار مار کر بھگا رہے تھے کہ گویا اُنکو گھوڑے کی ٹھوکر کھانے اور گرنے کی کچھ پروانہ تھی انھوں نے دوطفا اور دُلہن کی جھلک دیکھی تھی اور وہ جانتے تھے کہ وہ ٹھیک راستہ پر جا رہے ہین جن لوگون کا وہ پیچھا کر رہے تھے وہ اُنسے ذرا ہی آگے تھے اور بے اصول کرنیل نے خیال کیا کہ وہ ردتھ کو ضرور اپنے اختیار مین کر لیگا۔ وہ اپنے ساتھ بہت سے آدمی اِس خیال سے لایا تھا کہ دوطھا دلہن کے ساتھ غالباً بہت سے لوگ ہونگے جنمین سے بہت سے لوگ تلوار بھی باندھے ہونگے اور اُسکا چلانا جانتے ہونگے۔ وہ یہ دیکھکر خوش ہوا کہ اُنکے ہمراہی بہت تھوڑے ہین اور اب وے بلا کسی ساتھی کے چلے جا رہے ہین۔ پس سرہکسٹر نے خیال کیا کہ بلا خونریزی کے اُسکو فتح حاصل ہو جائیگی اور جونہی وہ مفرورین تک پہونچیگا وہ ایک لمحہ مین اپنی غرض حاصل کرے گا۔

لارنس اور ردتھ بڑھے چلے گئے۔ لارنس ردتھ کو جرائت دلاتا رہا اور ردتھ بخوبی اور دلیری کے ساتھ آندھی کی سی تیزی سے اُسکے ہمقدم رہی کیونکہ وہ کسی طرح پر اسکی روادار نہو سکتی تھی کہ اسکا پیارا شوہر اتنے زیادہ لوگون سے لڑ کر اپنی جان خطرہ مین ڈالے مگر فرار اور تعاقب کے پہلے چند لمحون مین ہمارے ہیرو کے دل مین چند خیالات ایسے ہی تیزی سے آ رہے تھے جیسے اُسکے گھوڑے سر رواں تھے وہ جانتا تھا کہ رجمنٹ کے بہت سے سپاہی اُس سے محبت رکھتے ہین اور اُسکے ذہن مین یہ بات آئی کہ اگر وہ اپنے متعاقبین کی طرف لوٹ پڑے اور مردانہ وار سپاہیون سے کہے کہ اپنے کمان افسر کو اسکی ظالمانہ سازش مین مدد نہ دیوین تو وہ ضرور اسکی بات سُنینگے اور اسکے کہنے کے مطابق کرینگے مگر پھر اُسکو خیال آیا کہ رجمنٹ مین ایسے ہی چند کوتہ اندیش اور جانباز شخص ہین جنپر ایسی شریفانہ فریاد کا کچھ اثر نہوگا اور غالباً وہ اپنے بے اصول سردار کا کہا مانینگے۔ اُسکو یہ بھی خیال گذرا کہ گرچہ ہم نے

ضرور ایسے ہمراہی منتخب کیے ہونگے جو اُسکے کہنے کے مطابق عمل کرینگے گو وہ کام کیسا ہی مجرمانہ اور خراب ہو جو وہ اُنسے انجام دلادے پس ہمارے ہیرو نے لوٹ کہ گرہم کے آدمیون سے فریاد کرنے کے خیال کو اپنے ذہن سے علیحدہ کیا۔ وہ خوب سمجھتا تھا کہ کرنیل کا یہ مطلب ہی کہ روتھ کو پکڑے اور لے بھاگے کیونکہ پچھلی باتون کی یاد سے اُسکے مع اسقدر آدمیون کے وہان اُس سڑک پر اُسوقت موجود ہونے سے یہی پایا جاتا تھا مگر ہمارے ہیرو نے خیال کیا کہ جنرل اور لیفٹننٹ کے عطیہ گھوڑون کی چالاکی اُسکو اور اُسکی دلہن کو سر ہنٹر گرہم اور اُسکے سپاہیون کی بھاری لاش کے گھوڑون سے آگے نکال لیجا دینگے۔

مفرور اور متعاقب بدستور آگے پیچھے بھاگتے چلے گئے اور چند ساعت کے بعد جب لارنس نے مڑکر دیکھا تو سپاہی نظر نہ آئے۔

لارنس نے خوش ہوکر کہا "ہم اُنسے بہت آگے بڑھ آئے ہین اور نکل جائینگے! مگر یہ تو بتاؤ کہ تم اسی تیزی سے اور چلسکتی ہو یا نہین ہا؟"

روتھ نے بھی خوشی کے لہجہ سے کہا "ہان تمھارے ساتھ چلسکتی ہون!"

لارنس "ہمکو اپنی تیز رفتاری کم نہ کرنا چاہیے یا اگر کم بھی کرین تو بہت تھوڑی جب تک کہ دارالسلطنت مین نہ پہنچ جاوین۔ راستہ کے گانون مین مدد ملنے کی امید نہین ہی چند غیر مسلح دیہاتی بمقابلہ ان خوفناک بدمعاشون کے کیا کرسکتے ہین اگر وہ مدد بھی دینا چاہین"

روتھ نے محبت آمیز اعتبار اور مستقل ارادہ کی نگاہ اپنے شوہر پر ڈالکر گھوڑے کو تیز کیا اور کہا "تم کچھ تردد نہ کرو کہ میری محنت یا چستی مین کمی ہوگی!"

پانڈرس انڈ پیچھے رہ گیا تھا اب وہ اڈنسٹن کے قریب پہونچ گئے تھے جو اس زمانہ مین ایک راستہ سے علیحدہ چند مکانون کا قریہ تھا۔ وہ برابر بڑھے چلے گئے ڈراگون لوگ بھی بدستور اُنکے معاقب تھے اور

لارنس کو یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ وہ اُس سے زیادہ قریب ہین جتنا اُسنے خیال کیا تھا کیونکہ جب اُسنے پیچھے کیطرف نظر کی تو اُسنے اُنکو ایک بلندی کے نیچے پاؤ میل پیچھے آتے ہوئے دیکھا اور کچھ تعجب کی بات نہین ہو کہ وہ مفرور ان کی تاک مین اسقدر قریب تھے کیونکہ وہ برابر اپنے گھوڑون کو خاردار مہمیز چبھاتے جاتے تھے اُنکے گھوڑون کے منھ سے جھاگ برف کے گالون کی طرح ہر طرف گرتا تھا اُنکے گھوڑے دوڑتے یا کودتے ہی نہ تھے بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُڑتے چلے جاتے ہین گھوڑون کے پہلو مہمیزون کے خاندار پہ چیان بھک گئی تھین سر ہلٹر گریہم کو اپنی فتح کی فکر تھی اسکی کیا پروا تھی کہ چند جاندار گھوڑے ضائع ہو جاوینگے یہ وجہ تھی کہ پیچھا کرنے والے مفروران کے قریب پہونچگئے تھے گو مفروران کے گھوڑے بھی نہایت چالاک تھے علاوہ برین روتھ کے رہوار کو مہمیز کا چرکا نہ پہونچتا تھا اور لارنس اسی خوف سے اپنے گھوڑے کو مہمیز نہ کرتا تھا کہ کہین روتھ کا گھوڑا بے اختیار ہو کر نہ بھاگے اور ٹھوکر کھا کر نہ گرے اور روتھ کی ہلاکت کا باعث ہو جسکو وہ اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ غرضکہ دونون جانور جو اڈیفنٹ نے تحفتاً دیئے تھے اپنا کام نہایت عمدگی سے کر رہے تھے انکو ایسی ایذا نہ پہونچ رہی تھی جیسی پیچھا کرنے والون کے گھوڑون پر تھی یہی وجہ تھی کہ تعاقب کنندہ لوگ پچھلے چند منٹ مین مفروران کے قریب پہونچ گئے تھے۔

اڈمنٹن قریب تھا مگر تاہم قریب ترین سواد لندن کو پہونچنے کے لیے چھ میل باقی تھے۔ لارنس نے جلدی سے اندازہ کیا کہ آیا اس فاصلہ کے طے کرنے مین کامیابی ہوگی یا نہین۔ اُسکو ایک نظر سے معلوم ہو گیا کہ پیچھا کرنے والے اُنکے سر پر آجاوینگے بجز اسکے کہ وہ اپنے گھوڑے کو خوب مہمیز کرے اور روتھ بھی اُسکے ہمقدم رہے اُسنے سر پھیر کر پیچھے کی طرف دیکھا اور اُسکو اپنی پیش بینی کی تصدیق ہوگئی۔

لارنس نے کہا "پیاری روتھ کیا تم اور زیادہ تیز چل سکتی ہو؟" اور اُسکی نظرون سے یہ سوال کرتے وقت بہت انتشار ظاہر تھا۔

روتھ۔ "ہان ۔ مین چل سکتی ہون اگر میرا گھوڑا اس سے زیادہ تیز چل سکے"!

وے اب بھی ایسی تیزی کار سے جا رہے تھے کہ گویا ہوا پر چلے جاتے ہین حتیٰکہ بات کرنے مین تکلف ہوتا اور ایک دوسرے کی بات اچھی طرح سے نہ سُن سکتا۔ مگر اُنکو اور زیادہ تیز جانا تھا! لارنس نے اپنے گھوڑے کو بہت تھپتھپایا جب اُسکو مہمیز کیا اور اس اصیل جانور نے شانداری سے سر کو اوپر کی طرف جنبش دے کر گویا ظاہر کیا کہ وہ اس بات کو سمجھتا ہو کہ اُسکے راکب کو بہت سخت ضرورت ہو اور وہ اسکو مہمیز سے سزا دینے کی بابت معافی دیسکتا ہو۔ اب دوڑھاؤ لہن کی رفتار ایسی تھی جسکو واقعی پرواز کہنا چاہیے۔ اُنکے گھوڑے اسطرح پھیلا کر قدم رکھتے تھے جیسے تازی کتے دوڑنے کیوقت معلوم ہوتے ہین اُنکی ٹاپون کی آواز سخت زمین پر اس سرعت اور تواتر کے ساتھ معلوم ہوتی تھی کہ گویا دو نہین بلکہ ایک درجن گھوڑے برابر جا رہے ہین روتھ نے حیرت انگیز شہسواری سے اپنے تئین بر وادکنان رہوار پر قائم کیا وہ نہایت مضبوطی اور سکوت اور استقلال سے باگ پکڑے تھی جس سے گھوڑے کے منھ کو کچھ صدمہ نہ تھا۔ وہ لگام کو اُسی قدر کھینچتی تھی کہ گھوڑے کی رفتار مین رکاوٹ نہو۔ لارنس نے اُلفت اور تحسین کی نگاہ اسپر ڈالی اس نازک وقت مین بھی جو اُنپر آپڑا تھا اُسکے دل مین خیالات تفاخر روتھ کی بابت تھے جس نے ایسا مستحکم استقلال ایسی ضرورت کیوقت مین ظاہر کیا تھا۔

اڈمنٹن آگیا اور اتنک سڑک کی لپیٹ نے مفرورون کو ٹاٹنہم کی طرف روان کر دیا کہ دفعتاً اُنکو ایک لدی ہوئی گاڑی کی وجہ سے جو ادھر سے آتی تھی اور جسمین کئی جوڑی گھوڑے جُتے تھے اور اُنکا راستہ بند کر دیا تھا اُنکو گھوڑے روکنے پر مجبور کیا۔ ہمارے ہیرو نے نہایت خشمگین حاکمانہ اور بیقرار لہجہ سے جیسا اُسنے اپنے سے کم رتبہ والے کے لیے کبھی استعمال نہ کیا تھا گاڑیبان سے گاڑی کے گھوڑے ایک طرف کرنے کو کہا گاڑیبان اُس خوبصورت شہسوار اور اُس مہ پارہ خاتون کو جنکی نگاہون سے عجیب

طرح کی تکلیف ہوتا تھی اور جنکے گھوڑے اسطرح عرق ورغرق تھے کہ گویا دریا سے نکلے چلے آتے ہین اسطرح بھاگتے ہوے دیکھکر ہکا بکا رہ گیا مگر یہ تعویق بہت مفر تھی کیونکہ قبل اسکے کہ چھکڑہ کے گھوڑے ہمارے ہیرو کے چابک سے سڑک سے ہٹین جسکو اُنھون نے کھالیا ایک کڑکتی ہوئی آواز اور گھوڑون کی اُنکے کان مین پہونچی اور گاڑیبان نے پیشتر سے بھی زیادہ متعجب ہوکر دیکھا کہ ایک پرا فوجی سوارون کا اسطرح چلا آتا ہی کہ گویا مجنون لوگ بادلے گھوڑون پر بیٹھے ہین۔

لارنس "پیاری روتھ بھاگو! خدارا بھاگو! مین تھوڑے عرصہ تک ان بدمعاشون کو روکے رہونگا!"

یہ کہتے ہوے اُسنے اپنا گھوڑا دفعتاً موڑ دیا۔ اُسکی تلوار میان سے باہر چلنے لگی اور وہ سر بگڑ گرہم کے مقابل ہوا جو اپنے رفقا سے چند گز آگے تھا۔

کرنیل نے اپنے آدمیون سے کہا "تم اُس عورت کو پکڑو مین اس فرومایہ سے سمجھ لیتا ہون!"

اُن داحد نین لارنس اور گرہم کے درمیان تلوار چلنے لگی اور روتھ کو جس نے اپنے شوہر کو چھوڑ کر بھاگنا پسند نکیا بہائم صفت سپاہیون نے گھیر لیا۔

یہ سب کام ایک لمحہ مین ہو گیا مگر اس سین کو بہت جلد دوسری ہیئت دکھانا مقدر تھا کیونکہ ایک قریب کے کھیت سے ایک سوار کودا اور اُسکے پیچھے ایک اور آیا اور روتھ فرط امید و مسرت سے بے اختیار چیخ اُٹھی جب اُسنے ایک نظر سے جنرل اولیفنٹ اور اُسکے چھوکرے کو پہچان لیا۔



باب ۵۲

لڑائیان

اولیفنٹ نے دوربینی سے ایک نظر مین واقعی حالت معاملات کی دیکھلی - سڑک کے ایک جانب ایک جھاڑی تھی جسکو بھاڑ کر وہ اور اُسکا چھوکرا ابھی نکلے تھے اور دوسری جانب چھکڑا تھا جسمین کئی جوڑی گھوڑے جتے ہوے تھے اور اب کسی قدر مڑے تھے - اور درمیان مین لارنس لی سرہکڑگرہم کا راستہ روکے کھڑا تھا - اور چھ گز کے فاصلہ پر روتھ فوجی سوارون کے نرغہ مین تھی جسوقت گورنر جنرل اور نوجوان ہنری اسطرح سین پر نمودار ہوے تھے جوان دلہن (روتھ) خوشی بھری ہوئی امید سے چیخ اُٹھی تھی - اور اُسکے ساتھ ہی اولیفنٹ کی تلوار نیام سے باہر چمکنے لگی -

سرہکڑگرہم نے چلا کر کہا "چھ جوان روتھ کو لے بھاگو اجلدی کرو ! - فوراً چلدو ! " اور اُسمین اور لارنس مین سخت جنگ ہونے لگی -

جب دو فوجی سوارون نے روتھ کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر اُسکے قید کرکے لیجانے کا ارادہ کیا اولیفنٹ گھوڑا کدا تا اُنکے پاس آپہونچا اور کہنے لگا - خبردار ایسا نہ کرنا ! "

سرہکڑگرہم نے تلوارون کی جھنکار مین زور سے چلا کر کہا " لے جاو ! لے جاؤ ! "

چند فوجی سوارون نے جو در اصل ناتراشیدہ بدذات تھے کہ اولیفنٹ کی ناموری منصب اعلی لے بھی اپنر اخر نہ کیا - اپنے تیغے نکالے اور جنرل پر دار کرنے کی آمادگی ظاہر کی - اُنکی غرض یہ تھی کہ جنرل کو روکین اور اپنے گروہ کے دو جوانون کو جو روتھ کو اُسکے گھوڑے پر بھگا لیجانیکی تیاری کر رہے تھے نکلجانے دین -

اولیفنٹ نے غیظ و غضب مین آکر کہا " سن لو ! - اگر ایک کی

تلوار بھی میری تلوار سے تمقاطع ہوئی تو یاد رکھنا کہ جب تک تم مین سے بہت سے واصل جہنم نہو لینگے لڑائی ختم نہوگی۔"

سواروں نے جو راستہ روکے ہوئے تھے کلمات طنز و تمسخر بکے اور ایک نے جو سب سے آگے تھا اولیفنٹ پر حملہ کیا۔

اولیفنٹ نے کہا "ہنری - بیٹیا - تم اپنا کام کرو! - اور تم حرامزادو ہوشیار ہو!"

ہنوز پچھلے الفاظ ہوا مین گونج رہے تھے کہ اولیفنٹ کی شمشیر آبدار ہولناک زور سے چارون طرف چلنے لگی - جس سوار نے اسپر حملہ کیا تھا وہ اپنے گھوڑے سے بیجان ہو کر گرا - دوسرے کا داہنا ہاتھ بیکار ہو گیا - تیسرے کی تلوار ہاتھ سے گرا دیگئی - اور اپنے گھوڑے کو سخت مہمیز کر کے اولیفنٹ نے سوارون کے اندر بے تحاشا راستہ کاٹا اور اُس جگہ پر پہونچا جہان سے اور سوار روتھ کا گھوڑا پکڑے لیے جاتے تھے - مگر سوار لوگ پھر اولیفنٹ کے گرد جمع ہو گئے اور وہ دو جو روتھ کو اپنے درمیان مین لیے ہوئے تھے - اپنے گھوڑون کو مہمیز کر گئے اور روتھ کے گھوڑے کی لگام پکڑ کر چلتے پھرتے نظر آئے۔

اب نہایت سخت جنگ واقع ہوئی - اولیفنٹ تلا ہوا تھا کہ ایسی ضرب لگا دے کہ مضروب کا بالکل خاتمہ ہی ہو جاوے اُسنے داہنے بائیں کاٹنا چھانٹنا شروع کیا - مگر اُسکے چہرہ سے پورا سکوت ظاہر تھا - اور فوجی سوار ایک ایک کر کے اپنے گھوڑون سے گرے گویا خود فرشتہ موت اُنکے درمیان موجود تھا - جوان ہنری بھی ایک سپاہی سے بھڑ گیا اور ایسا اچھا لڑا کہ اسنے اپنے دشمن کو بیکار کر دیا - جون ہی یہ ہو چکا اُسنے دیکھا کہ ایک نامرد سپاہی اولیفنٹ کی پشت پر ضرب لگایا چاہتا ہی - چھوکرے کی تلوار بجلی کی طرح چارون طرف چمکنے لگی اور جب اسکی تلوار سپاہی کے منھ پر رسید ہی پڑی اور کھوپری سے جبڑے تک کاٹتی چلی گئی تو اسکی چرچراتی ہوئی آواز لڑائی کے شور و شغب مین بھی سنائی دی اسطرح پر

چھوکرے نے اپنے آقا کی جان بچالی۔ ہنگامۂ کارزار بدستور جاری رہا۔ اور دو منٹ سے بھی کم عرصہ مین اولیفنٹ نے اس گروہ کے اندر راستہ بنالیا جسمین سے دو ثلث مر چکے تھے یا زخمی ہو کر بیکار ہو گئے تھے۔ اور پھر گھوڑے کو مہمیز کر کے اُسنے اُن دونوں سوارون کا پیچھا کیا جو روتھ کو لے بھاگے تھے۔ چشم زدن مین لارنس بھی اُسکے پاس آگیا۔ اور جب دونون سڑک پر روان ہوے کچھ مختصر سی گفتگو جلدی کے ساتھ ہوئی۔

اولیفنٹ "کھو گرہم بدذات کا کیا حال ہوا؟"

لارنس "وہ مغلوب ہوا۔ مین نے اُسکو زخمی کر کے بیکار کر دیا ہو"

اولیفنٹ (خوش ہو کر) "واہ وا! شاباش میرے بہادر نوجوان دوست خوب کام کیا!"

لارنس "اور وہ زیر حراست بھی ہو۔ مگر دیکھو وہ روتھ اور وہ بدذات سپاہی ہو جو اُسکو لیے جا رہے ہین"

اولیفنٹ "دیکھو ایک علٰحدہ ہو۔ چلو جلد اُسکو پکڑین اور روتھ کو بچا دین!"

چند ساعت مین جنرل اور ہمارے ہیرو نے اُس گروہ کو جا لیا اور سوار یہ دیکھکر کہ قیدیہ کو اسوقت تک لیجانا ناممکن ہو جب تک کہ اُسکے بچانے والے دور نہ کر دیے جاوین لوٹ کر جنگ پر آمادہ ہوے۔ ایک اولیفنٹ کے مقابل ہوا اور دوسرے نے لارنس کا سامنا کیا۔ اور روتھ تھوڑے فاصلہ پر کھڑی اس ہولناک خیال سے تھرتھرا رہی تھی کہ کہین اُسکا شوہر اُسکی آنکھون کے سامنے مقتول نہو۔ وہ اپنے گھوڑے سے اسطرح گر پڑی جیسے برف کا مرغولہ پہاڑ کے ڈھال پر پھسل پڑتا ہو اور اُسکے چہرہ پر خون کی چھینٹ بھی باقی نہ رہی۔ اولیفنٹ اور اُسکے دشمن کے درمیان جنگ مین مشکل سے ایک منٹ کا وقفہ ہوا۔

اولیفنٹ "بدذات تلوار ڈالدے اور مین تیری جان بخشی کرتا ہون"

سوار نے مُنھ چڑھا کر کہا "واہ! کیا رحم ہو۔ مین تو تمھاری جان

لینے کو تیار ہون "

اولیفنٹ " تو اب جو ضرب مین تجھپر لگا رہا ہون تجھکو واصل جہنم کر دیگی ! "

یہ کہتے ہوے اولیفنٹ نے اپنی تلوار کو چارون طرف گھمایا - یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اُسکے ہاتھ پر اسطرح گھوم رہی ہے جیسے پہیا دھرے پر چلتا ہو اور اُسنے زور سے ایک ضرب لگائی - آن واحد مین تلوار سوار کے خود کو کاٹتی ہوئی چلی گئی اور اُسکا سر دو ٹکڑے ہو گیا اور وہ گھوڑے سے گرا -

اسی اثنا مین ہمارا نوجوان دلیر ہیرو دوسرے سوار سے لڑ رہا تھا جو زرہ اور خود پہنے تھا - مگر لارنس نہایت استقلال چستی اور دلاوری سے لڑا جیسے جنرل اولیفنٹ بھی عش عش کرنے لگا اور گو اس لڑائی مین اُس سے دونا وقت صرف ہوا جو جنرل کو اپنے دشمن کے خاتمہ کرنے مین صرف ہوا تھا تاہم فتح ہمارے ہیرو کی جانب رہی - اُسکا مقابل بھی تن بیجان ہو کر گھوڑے سے گرا اور اولیفنٹ کے جلد اور کسی قدر گھبراے ہوے سوال کے جواب مین لارنس نے اُسکو یقین دلایا کہ مین ذرا بھی زخمی نہین ہوا ہون اور کرنیل یا اس شخص کے مقابل مین جو ابھی مغلوب ہوا ہے ایک خراش تک میرے جسم پر نہین پہونچا ہے -

یہ بات روتھ کے کان مین بھی پہونچی جو اپنے گھوڑے کے پاس کانپتی کی تبوترا سے کھڑی تھی اور اس تسکین بخش بات کے سننے سے اُسکو فوراً غش آ گیا جس سے خوف وہراس کیوجہ سے وہ ابتک بچی ہوئی تھی - ایک جھونپڑا قریب تھا اور اُسکے گنوار رہنے والے دروازہ سے خوف زدہ اشتیاق کے ساتھ یہ دونون جدال منفردہ دیکھ رہے تھے اُنکے مکان مین سراسیمہ شوہر اپنی نوجوان بیجان دلہن کو اُٹھا لیگیا کیونکہ لارنس خیال کر رہا تھا کہ روتھ مر گئی اور وہ بدحواسی سے چلا تا تھا کہ دہشت نے اُسکا کام تمام کیا ! - مگر اولیفنٹ نے اُسکو یقین دلایا کہ روتھ کو صرف غش آ گیا ہے اور جھونپڑے والے نے بھی اولیفنٹ کی تائید کی ہوش مین لانے کی تدبیرین کام مین لائی گئین اور

نوجوان لیڈی مین کچھ کچھ علامتین زندہ ہونے کی محسوس ہونے لگین۔ اوہ! ہمارے ہیرو کو نہایت مسرت ہوئی جب روتھ نے آخر کار اپنی پیاری پیاری نیلی آنکھین کھولدین! جب اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکا چاہنے والا پیارا شوہر متردد صورت اُسکا تیمار دار رہی تو اُسکے ہوش جلد درست ہونے لگے اور اُسنے اسکے گلے مین باہین ڈالکر اُسکو اپنے سینہ سے لگا لیا۔ چند ساعت مین اُسکے ہوش بالکل درست ہوگئے اور ایک گونہ سکون دماغی بھی حاصل ہوا۔

اولیفنٹ "تم دونون یہان ٹھہرو مین اُس موقع کو پھر جاتا ہون جہان پہلی لڑائی ہوئی تھی"

لارنس (جلدی سے) "جنرل مین بھی تمھارے ساتھ چلتا ہون (روتھ کے کان مین) پیاری روتھ تم کچھ اندیشہ نہ کرنا کیونکہ اگر اور دشمن مقابلہ کے لیے ہوے تو یہ میری سخت غلطی ہوگی۔ افسوس میدان کارزار پر بہت سے مروے اور مرتے ہوے زخمی اور بیکار شخص پڑے ہونگے مگر اب ایک بھی ایسا نہین رہا جو ہمارے خلاف مخاصمانہ ہاتھ اٹھا سکے"

روتھ کا سارا جسم تھرا اُٹھا اور اُسنے کہا "اوہ! کیسا بھیانک منظر ہوگا!"

لارنس "میری پیاری تم اُسکو اپنے خیالی نظر سے دور کرو اور برائے خدا ویسی ہی مضبوط دل رہو جیسے ان واقعات کے اکثر نازک اوقات مین تم رہی ہو۔ مین جنرل اولیفنٹ کے ساتھ اس غرض سے جاتا ہون کہ اس بے حرمتی کے بدذات سازش کنندہ اور مغوی کو حاملان انصاف کے سپرد کرون۔ تم یہان باطمینان میری منتظر رہو اور یقین مانو کہ اب کسی قسم کا اندیشہ نہین ہے"

دونون فرط محبت سے بغلگیر ہوے۔ لارنس لی نے اپنی زوجہ کو جھونپڑے والون کی حفاظت مین چھوڑا اور جنرل اولیفنٹ کے ساتھ چل کھڑا ہوا۔ ایک چھوکرا جو جھونپڑے مین رہتا تھا گھوڑون کو پکڑے تھا اولیفنٹ اور لارنس اپنے اپنے گھوڑون پر سوار ہوے اور چھوکرے سے کہ گئے کہ روتھ کے گھوڑے کی خبر گیری کرنا اور جھونپڑے کے ایک سائبان

مین باندھ دیتا۔

اب گورنر جنرل اور لارنس لی اُس مقام کو گئے جہان پہلی اور اصلی لڑائی ہوئی تھی اور وہان جاتے ہوے ہمارے ہیرو نے اپنے رفیق کو اطلاع دی کہ مین سر ہکٹر گرہم کو جسکے داہنے بازو پر زخم کاری آیا تھا ہنری چھوکرے اور تین چار قلبہ رانون کے سپرد کر گیا تھا جو قریب کے کھلیان سے آگے تھے جسکے قریب لڑائی ہوئی تھی وہان پہونچکر اُنھون نے سر ہکٹر گرہم کو سڑک کے ایک جانب کو بیٹھا پایا اُسکا کوٹ اُترا ہوا تھا اور اولیفنٹ کا چھوکرا اُسکے بازو پر پٹی باندھ رہا تھا۔ ایک سنڈا دہقان پانچ سے مسلح بطور سنتری کے قریب کھڑا تھا۔ کیونکہ لارنس نے وعدہ کیا تھا کہ اگر مغلوب کرنیل بحفاظت حراست مین رکھا جاویگا تو مین انعام دونگا۔ اور دہقان مع چند ملازمان کھلیان زخمی سوارون کو اُٹھا کر قریب کے خرمن کو لیگئے تھے اور اب لاشون کو کھینچکر احاطہ کے اندر لیے جاتے تھے۔ یہ معلوم ہوا کہ منجملہ بارہ سوارون کے جو گرہم کے ساتھ آئے تھے سات قتل ہوے۔ دو کو زخم کاری پہونچا اور بقیہ تین بھی زخمی ہوے تھے مگر اُنکے بچ جانے کی امید تھی اولیفنٹ اور لارنس نے از راہ مردم تری اہتمام کیا کہ زخمیون کو بہت جلد ڈاکٹری مدد پہونچے اور کام کرنے والون کو بیش قرار انعام عطا کیا۔

یہ ہمدردی انسانی کے کام کرکے وہ سڑک کی طرف لوٹے جہان گرہم ابتک ایک گرے ہوے درخت کے تنہ پر بیٹھا تھا کھلیان والون نے اُسکو مکان خرمن مین بلایا تھا مگر ایک قسم کی بیہودہ نخوت سے اُسنے اس پیام کو نا منظور کیا جسکی وجہ اُسنے اولیفنٹ اور لارنس سے پیچھے سے بیان کی۔ جب ان لوگون نے پھر دوسری مرتبہ مکان مین آنے کو کہا تو اُسنے اُنکو کراہی پر غضب اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ حالانکہ اُسکو زیادہ خون نکل جانے اور زخم کے درد کیوجہ سے بہت تکلیف تھی

گرہم "مین تمھارے اختیار مین ہون مگر مین تمھارے ہاتھ سے رحم نہین چاہتا جو کچھ تمھارے جی مین آوے کرو اس مکان کے لوگون نے

مجھ سے مہمان نوازی کرنا چاہی مگر مین نے اوسکو منظور کرنا مناسب نہ سمجھا اِس خیال سے کہ یہ نہ سمجھا جاوے کہ مین نے اِس مہم کے اُن نتایج سے جو تم مجھپر عاید کرو اُنکے مکان مین پناہ لی ہے؟"

اولیفنٹ "سر ہگھ گرہم ایسے حالات اکثر ہوتے ہین جنمین دشمن کی ہزیمت اُسکی غیر واجبی مخاصمت کی کافی سزا سمجھی جاتی ہے مگر نہ حالات تمھاری صورت سے متعلق نہین ہین تمھارا طریق عمل بہت بدذاتی اور کمینہ پن کا رہا تم ایک دلہن کو اُسکے شوہر سے چھین لیتے۔ تم اُس سرت کا خون کرتے جو اُنکو حاصل کرنے کی اُمید تھی اور بفضلہ تعالی باوجود تمھاری بدذاتیون کے انکو حاصل ہوگئی مگر ایسی پر خاتمہ نہین ہے۔ تمھاری شیطانی دغا کا یہ نتیجہ ہے کہ تمھارے ساتھ رفیق دفعتاً عجلت کے ساتھ عدم کو سدھارے اور اُنکے پیچھے دو اور کوچ کرنے والے ہین جو میری دانست مین بہت گھنٹے زندہ نہ رہینگے۔ اِس قسم کی ظالمانہ حرکات کی اطلاع عاملان قانون کو ہونا چاہیے تاکہ اُسکے بانی کو قرار واقعی سزا ملے پس مین چاہتا ہون کہ تمکو قریب ترین مجسٹریٹ کے یہان اُٹھوا لاؤن۔ اگر اُن لوگون کے اظہار قلمبند ہو جاوین جو تمھارے خلاف گواہی دیسکتے ہین۔"

کرنیل نے اُسی نخوت۔ مقابلہ۔ اور حقارت کے انداز سے جواب دیا۔

"جو کچھ تمھارے جی مین آوے کرو۔" اب لارنس کا ملازم جھوکر اور روتھ کی خادمہ بھی موقع پر آگئے جب فوجی سوار حسب تذکرہ صدر اُنکے پاس سے گھوڑے بھگاتے نکل گئے تھے۔ وہ بھی اپنے گھوڑون کو خبر کرکے چلے گئے تھے اور انکو اپنے آقا اور مخدومہ کی بابت طرح طرح کے اندیشہ تھے جب وہ اُس جگہ پر پہونچے جہان لڑائی ہوئی تھی سڑک کے گڈھے خون سے لبریز دیکھکر اور لڑائی کی دیگر علامات پاکر اُنکے ہوش جاتے رہے تھے گو مقتول و مجروح بجز سر ہگھ گرہم کے وہان سے ہٹا ئے گئے تھے لارنس نے اُنسے جلدی سے کہا کہ تمھاری مخدومہ بخیریت ہین تم اُسکے پاس جاؤ اور انکو جھوپڑے کا پتہ بتا دیا چنانچہ وہ جھوپڑے کو چلے گئے اور اُنھون نے روتھ کو اطمینان دلایا کہ اب لارنس اور اولیفنٹ کو کسی نئے خطرہ کا سامنا نہین ہے۔ واضح رہے کہ جنرل نے اپنے جھوکرے کا حال بھی دریافت کیا۔

کہ اُسکو تو لڑائی مین کچھ صدمہ نہین پہونچا اور اُسکو یہ معلوم کرکے اطمینان ہوا کہ وہ بچگیا ہی چھوکرے کو بھی اس بات کے معلوم کرنے سے خوشی ہوئی کہ اُسکا آقا اور لارنس اُس ہولناک لڑائی مین بیداغ بچگئے۔ جنرل اولیفنٹ نے ہنری کی دلاوری کی تعریف کی اور یہ سب سے بڑا انعام تھا جو نوجوان چھوکرا پاسکتا تھا کہ اُسکا نامور آقا اُسکی تعریف و توصیف کررہا تھا۔

دریافت سے معلوم ہوا کہ ٹانٹہم کے قریب ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر ایک جسٹس آف دی پیس رہتا ہی۔ اب چار بجے شام کا وقت تھا۔ جنرل اولیفنٹ نے تجویز کیا کہ سرہکٹر گرہم کو فوراً اُس حاکم کے پاس بیجا دے۔ لارنس کا بطور گواہ کے ساتھ جانا ضروری تھا پس ہنری چھوکرے کو یہ خبر دینے کے لیے بھیجا گیا کہ لارنس ایک یا دو گھنٹہ کے بعد روتھ کے پاس آویگا۔ سرہکٹر گرہم سے گھوڑے پر چڑھنے کو کہا گیا اور گھوڑے پر چڑھنے کے لیے اُسکو سہارے کی ضرورت تھی کیونکہ اُسکا داہنا ہاتھ بالکل بیکار ہوگیا تھا اور وہ خود خون نکل جانے کی وجہ سے کمزور تھا۔ اولیفنٹ اُسکی داہنی طرف اور لارنس بائیں جانب سے اسطرح پر یہ سب لوگ ٹانٹہم کو روانہ ہوے جو مثل ڈنٹن کے اُس زمانہ مین چند متفرق مکانون کا قریہ تھا۔

مجسٹریٹ ایک بڑا زمیندار تھا اُسکا مکان نہایت وسیع تھا اور اُسکے چارون طرف باغیچہ تھا۔ جب یہ گروہ پہونچا اُسوقت وہ اپنے مکان پر موجود تھا اور یہ خبر پاکر کہ اُسکے عمل منصبی کی ضرورت ہی وہ اپنے مکان کے کھانا کھانے کے کمرہ مین مقدمہ ساعت کرنے کے لیے تیار ہوگیا۔ واضح رہے کہ یہ مجسٹریٹ پاکسا سن شخص تھا اور پکا ہوا خواہ خاندان شاہی اسٹوارٹ کا۔ اُسکو یہ امر دریافت ہونے سے تاسف اور پراگندگی ہوئی کہ ایک ایسے شخص نے جو ایک رجمنٹ کا کرنیل ہی ایسا ظالمانہ برتاؤ کیا جیسا کہ سرہکٹر گرہم کی نسبت ظاہرا معلوم ہوتا تھا اُسکا ایک سمجھدار بھتیجہ تھا جسکی عمر قریب ۲۱ سال کے تھی اور جو بخوبی پڑھا لکھا تھا اور اس موقع پر اظہار نویسی کے لیے منشی کا کام کرسکتا تھا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی کہ نامور جنرل اولیفنٹ مجسٹریٹ کے مکان مین ہی تو اُس عمارت مین

سب کو بہت اشتیاق - حیرت - اور جوش پیدا ہوگیا -
جنرل اولیفنٹ نے وہ میلا کچیلا پانون سے روندا ہوا رقعہ پیش
کیا جو اسکے چھوکرے نے رائی ہوس کے قریب پایا تھا - یہ رقعہ ایک عورت کے نام تھا جسکا مکان دار السلطنت کے شمالی سواد مین تھا اور اسکا مضمون یہ تھا -

"آج سہ پہر یا شام کو تم ایک جوان چڑیا کے لینے کے لیے تیار رہنا جو مین تمھارے پنجرہ مین بند کرنا چاہتا ہون - وہ نہایت خوبصورت ہو اور مین یقین کرتا ہون کہ تم اسکو دیکھکر میری خوش تمیزی کی داد دوگی خلاصہ یہ کہ وہ وہی عورت ہو جسکے رکھنے کے لیے مین نے تمکو چند ماہ ہوے تیاری کرنے کی ہدایت کی تھی جب ہم مین اسکے چاہنے والے کے آجانے اور میرے اجورہ داکار پردازون کی بزدلی کرنے سے ناکامی ہوئی تھی - اِس مرتبہ معاملات کا دیگرنج پر اور عمدہ طریقہ سے انتظام کیا جاویگا اور اُنکی کامیابی مین کوئی شک نہوگا - خیال کرو کہ ایک عروسی گروہ ہرٹ فورڈشائر سے لندن کو آج ۲ بجے سہ پہر کو فرحان و شادان جاتا ہوگا اور میرے بہادر سوارون کا ایک جرگہ اُنکا دفعتاً پیچھا کریگا اور چھپٹا ماریگا یہ تدبیر کی گئی ہو اور تم دیکھ سکتی ہو کہ اسمین ناکامی نہوگی اور جب تم میرے اِس مال غنیمت کو دیکھوگی تو قبول کروگی کہ وہ ایسی شکل و شمائل کی ہو کہ اُسکے حاصل کرنے کے واسطے ہر قسم کا خطرہ - اندیشہ اور مہم زیبا ہو - پس ہمارے واسطے اپنے مکان کو ہر طرح پر درست کر لینا ہم کچھ عرصہ تک تمھارے یہان رہینگے اور تمکو بہر حال بیش قرار معاوضہ ملیگا -

"ہکٹر گریہم"

اِس رقعہ کے پیش ہونے سے جس سے ظاہر تھا کہ ہمفری کلنٹن نے اُسکو غفلت یا سوء اتفاق سے گرادیا تھا - گریہم کے چہرہ پر مایوسی چھاگئی یہ پہلی خبر تھی جو ہزیمت خوردہ کرنیل کو ملی کہ جنرل اولیفنٹ کو کیونکر اسکی سازش سے آگاہی ہوگئی کہ اُسنے رائی ہوس چھوڑنے کے بعد دار السلطنت کی طرف رہواری عنان پھیر دی بجاے اسکے کہ ہرٹ فورڈ کو جاتا ہسان

اُسکے نوکر چاکر اُسکے منتظر تھے جنرل اولیفنٹ نے کچھ تذکرہ عجلت کے ساتھ لارنس سے
اِس رقعہ کی بابت کیا تھا لارنس کو سرگھرڈ گرہم کے باتچی ین کی تحریر کا ٹھیک مضمون
ابتک معلوم نہوا تھا یہانتک کہ رقعہ مجسٹریٹ اُسکے سامنے پیش ہوا اور پڑھا گیا۔
مجسٹریٹ گو ہوا خواہ خاندان شاہی اسٹوارٹ اور سرگھرڈ گرہم کے سے دیگر
وابستگان خاندان شاہی کی جانب مائل بہ رعایت تھا تاہم اُسکے خیالات
شریفانہ تھے۔ علاوہ برین وہ بھی بال بچے رکھتا تھا اور یہ ناممکن تھا کہ وہ
ایسی تحریر کے مضمون کو بلا جوش کے سُنتا جسمین ملزم کا طریق عمل ایسا
سخت بدنما تھا۔ لارنس کا خون نفرت سے جوش مین آگیا جب اُسنے اپنی
بیاری روتھ کا ذکر تحریر مذکور مین ایسے کمینپن کے الفاظ کے ساتھ سُنا اور
اُسکی آنکھون سے نظرون کے آتشین تیر کرینل کی طرف چلنے لگے۔ حتی کہ
وہ نوجوان جو منشی کا کام کر رہا تھا اپنی کیفیات چھپا نہ سکا جو رقعہ کے پڑھے
جانے سے اُسکے دل مین پیدا ہوئی تھین اور اُسنے نگاہ تنفر نامعقول
گرہم پر ڈالی۔

اولیفنٹ اور لارنس نے وہ سب واقعات بیان کیے جنسے
ناظرین واقف ہو چکے ہین۔ جوان نویسندۂ اظہار نے ہر لفظ قاعدہ سے لکھ لیا
اور جب اظہار ختم ہو چکا مجسٹریٹ نے روکھے اور سخت لہجہ سے کہا "سرگھرڈ گرہم
تم سے یہ پوچھنا تمسخر ہوگا کہ تمکو کوئی صفائی دینا ہو یا نہین یہ ناممکن ہی کہ تم
ایک لفظ بھی اپنے برتاؤ کی واجبیت مین کہہ سکو اور اگر تم انسانیت رکھتے ہو
تو تمکو نوشہ کے قدمون پر گر کر معافی مانگنا چاہیے جسکی مسرت کو تمنے ایسا ہولناک
صدمہ پہونچانا چاہا تھا"

لارنس "جناب انکو مجھ سے کچھ مانگنا نہین ہی انکو قوانین سوسائٹی
کا جوابدہ ہونا چاہیے جو انھون نے توڑے ہین۔"

مجسٹریٹ "یہ معاملہ بہت سنگین ہی اور مجھکو یہ کہنے کی ضرورت نہین
کہ مجھکو سرسری طور پر عمل کرنے کا اختیار نہین ہی۔ مین کوئی حکم سزا صادر نہین
کر سکتا پس مقدمہ دوسری عدالت مین جانا چاہیے تاکہ وہان اُسکی باقاعدہ

سماعت ہو۔ اچھا مین وارنٹ حوالات وحکمنامہ ارسال تیار کیے دیتا ہون۔"
سرکٹر گریہم جسکا جام نخوت حوالات نیوگیٹ مین رکھے جانے کے خیال پر دفعتاً چھلک پڑا چلاکر کہنے لگا "مجسٹریٹ صاحب چپ رہو۔ تم ایسی بے توقیری بادشاہ وقت کے ایک ذی رتبہ عہدہ دار کے عائد حال کرنے کی جرأت نہین کرسکتے ا۔"
مجسٹریٹ نے جسکو ظاہرا ایسے نازک حالات مین ایک خاص طریق عمل اختیار کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی تھی جواب دیا "جناب مین یقین کرتا ہون کہ مین اپنے فرض منصبی انجام دینے کی جرأت کرسکتا ہون جو یہ ہی کہ تمھارے محبس نیوگیٹ مین داخل ہونے کے لیے وارنٹ حوالات فوراً بنا سکتا ہون۔"
گریہم نے جواب بالکل زرد تھا اور سرتاپا تھرتھرا رہا تھا کہا "میجر لی جنرل اولیفنٹ کیا مین التجا کرسکتا ہون۔ کیا مین امید کرسکتا ہون۔ بلکہ تمھارے ہاتھ سے رحم کیے جانے کی استدعا کرسکتا ہون۔ خیال کرو۔ مین بالکل برباد ہوجاؤنگا۔" دفعتاً اُسکے دل مین کچھ خیال آیا اور اُسکی سرشت تکبر نے پھر عود کیا اور اُسکی صورت سے معلوم ہوا کہ گویا وہ اپنے آپ سے بہت ناخوش ہوا کہ اُسنے سراسیمگی ظاہر کی اور خوشامد کی باتین کین "مگر نہین مین اُن نالائق الفاظ کو واپس لیتا ہون جو مین نے ابھی کہے ہین جنرل اولیفنٹ تم یہ خیال کرنا کہ گویا وہ میرے منھ سے نہین نکلے اور مسٹر لی تم بھی فراموش کردینا کہ مین اپنے تئین ایسا بھول گیا کہ مین نے لجاجت کے کلمات استعمال کیے (غرور سے تن کر اور مجسٹریٹ کی طرف پھر کر) اچھا جناب اب آپ میرے لیے وارنٹ حوالات لکھیے مگر غالباً آپ میری ایسی بیحرمتی نہ کرینگے کہ حوالات تک پہونچانے کے لیے میرے ساتھ کانسٹبل کرین مین بحیثیت سپاہی اور جنٹلمین کے اپنی عزت کی ضمانت دیتا ہون کہ مین یہان سے سیدھا نیوگیٹ کو جاؤنگا۔"
جسٹس آف دی پیس نے جنرل اولیفنٹ اور لارنس کی طرف نظر

اُٹھائی گویا وہ یہ دریافت کرتا تھا کہ کیا کرے اور دونون نے ایک زبان ہوکر کہا "اچھا اسمین کیا مضائقہ ہی!"

اولیفنٹ "اسمین کچھ مضائقہ نہین کیونکہ یہ خیال مین نہین آتا کہ ایسا شخص جو بادشاہ کی ملازمت مین اعلی عہدہ دار ہی اپنی ایسی بے عزتی کریگا کہ اپنے قول کے خلاف کرے"

مجسٹریٹ "سرکہٹ گرہم مین تمھارے قول کو منظور کرتا ہون صرف میرا بھتیجہ فریڈرک تمھارے ساتھ جاویگا اُسکا جانا اسوجہ سے ضروری ہی کہ وہ وارنٹ حوالات بھی لیجاویگا"

کرنل گرہم نے سرخم کیا اور وارنٹ حوالات تحریر کیا گیا۔ جنرل اولیفنٹ اور لارنس نے مجسٹریٹ کا شکریہ ادا کیا کہ اُسنے احتیاط کے ساتھ مقدمہ کی تحقیقات کی اور رخصت ہوے مگر کسی نے قیدی رابرٹ پر ایک نگاہ بھی نہ ڈالی۔

جنرل اولیفنٹ اور لارنس اپنے گھوڑون پر سوار ہوکر اُس جھوپڑے کی طرف واپس چلے جہان انھون نے ردتھ اور نوکرون کو چھوڑا تھا راستہ مین جنرل اولیفنٹ نے لارنس سے کہا کہ اب وہ مجھکو اپنے آدمیون سے بمقام ہرٹ فورڈ جا ملنے کے لیے کوئی امر مانع نہین ہی کرنیل گرہم پر جرم ثابت ہونے کے لیے کافی شہادت موجود ہی میری بطور گواہ حاضر ہونے کی ضرورت نہ پڑیگی۔ اُسنے یہ بھی کہا کہ مین چند گھنٹہ تک اپنے چھوکرے اور گھوڑون کے آرام کے لیے نہ اپنی ذاتی آسایش کے لیے اڈنٹن مین ٹھہرونگا اور اگر آدھی رات تک ہرٹ فورڈ مین پہونچ جاؤنگا تو میرے کامون مین کچھ حرج نہوگا لارنس اولیفنٹ کی اس گفتگو پر جس سے اُسنے اپنی ذاتی خستگی کی بابت عدم توجہی ظاہر کی متحیر ہوا اور تحسین کرنے لگا۔ پھر اُسنے اولیفنٹ کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ اسنے عین وقت پر خوب مدد کی۔

دونون جھوپڑہ کو پہونچے اور ردتھ اپنے شوہر اور اُسکے نیک دل رفیق کے پھر نمودار ہونے سے باغ باغ ہو گئی۔ اب پھر از سر نو رخصتی عمل مین آئی اور اولیفنٹ اور اُسکا چھوکرا ایک جانب ہوٹل کی طرف اور لارنس اور اسکی دلہن مع دو خادمون کے دار السلطنت کی جانب راہی ہوے۔

جھوپڑے والون نے اپنے ان مہمانون کی خاطر مدارات کے عوض مین معقول صلہ پایا عروسی گروہ بلا کسی حادثہ کے واقع ہونے کے لندن پہونچگیا اور آٹھ بجے سب لوگ اُس محل کے دروازہ پر اترے جو جنرل او لیفنٹ نے اُنکو دیا تھا۔ بالفعل ہم اُنسے رخصت ہوتے ہین اور اُنکو بہ امن وعافیت ایک دوسرے کی طرف متبسم اور اپنے یوم نکاح کے واقعات سے معجز نما بچاؤ پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہوے چھوڑتے ہین۔

باب ۵۳

فریڈرک سلبی

اب ہمکو سر ہٹر گرہم کی طرف متوجہ ہونا چاہیے جسکو ہم نے مجسٹریٹ کے مکان پر چھوڑا تھا ناظرین ملاحظہ کر چکے ہین کہ ایک وقت ایسا تھا جب نیوگیٹ کی حوالات مین بند ہونے کے خیال نے سر ہٹر گرہم کو سراسیمہ کر دیا تھا مگر پھر کسی دوسرے خیال نے اُسکو اُن لجاجت کے کلمات ادا کرنے سے روک دیا جو وہ اولیفنٹ اور لارنس سے کہہ رہا تھا اور جسکی وجہ سے اب وہ نخوت سے پھر تن گیا تھا وہ خیال یہ تھا کہ ڈچز آف پورٹس موتھ اُسکی دوست ہے اور وہ اُسکو ان دقتون سے نکال لیگی جنمین وہ اُسکی سازشون پر عمل کرنے کی وجہ سے پھنس گیا ہے۔ فوراً اُسکے ذہن مین یہ بات آئی کہ وہ ضرور میری مدد کریگی اور مجھکو میری تقدیر پر نہ چھوڑ دیگی اور معاملات موجودہ جو کچھ صورت پکڑین اُسکو بادشاہ کے یہان ایسا رسوخ حاصل ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح سے اس تمام کارروائی کو منسوخ یا خاموش کرا دیگی۔ یہ امر کہ اُس خیال کے علاوہ اُسکو کسی اور قسم کی اُمید بھی پیدا ہوئی تھی جب اُسنے سیدھا نیوگیٹ جانے کا قبول دیا تھا ابھی معلوم ہو جاویگا۔

چونکہ اُسکا گھوڑا ہرٹ فورڈ سے برابر سواری دے چکا تھا اور اب بالکل خستہ ہو گیا تھا مجسٹریٹ نے اپنے اصطبل سے اُسکو ایک گھوڑا دیا اور

دوسرا گھوڑا مجسٹریٹ کے بھتیجہ کے لیے تیار کیا گیا جو کرنیل کے ساتھ جانے والا تھا۔ وارنٹ حوالات باقاعدہ مرتب شدہ نوجوان کے پاس تھا اور اب چونکہ یہ ضروری مراتب طی ہو چکے تھے اُنکے روانہ ہونے مین کچھ دیر نہ تھی۔ واضح رہے کہ چونکہ سرہکٹر گرہم بہت خون نکل جانے کی وجہ سے اور نیز زخم کے درد کی وجہ سے کمزور ہو گیا تھا مجسٹریٹ نے اسکو کھانا بھی کھلایا مگر اُسنے بالذات اور کچھ ہمدردی تیدی سے نکی جسکی خبیث باطنی ایسی تیرہ و تار رگون مین ظاہر تھی۔

سرہکٹر گرہم اور مجسٹریٹ کا بھتیجہ گھوڑون پر سوار ہوے مگر محل کے پھاٹک سے نکلنے کے قبل جیسکس آف دی بیس نے کرنیل کو سنجیدہ لہجے سے یاد دلایا کہ اپنے قول پر قایم رہنا اور بحیثیت جنٹلمین اور افسر کے اسکو شکست نہ کرنا۔

گرہم (پرمتانت کیدگی سے) ”مین آپ کا شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپ نے ازراہ عنایت میرے قول و قرار کو قبول کیا! مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ مجھکو اُسکی پابندی کی یاد دہانی کرنے کی ضرورت نہین ہے۔“

مجسٹریٹ ”خیر اب اس بارہ مین مین اور کچھ نہ کہونگا (سرو سنجیدگی سے سر کو خم کر کے) اچھا سرہکٹر خدا حافظ۔ مین امید کرتا ہون کہ جو کچھ نتایج تمھارے اس موجودہ وقت کے ہون وہ تمکو آیندہ کے لیے اپنے خدمات کے معتدل کرنے اور عمدہ تجربہ سکھانے کا سبق دینگے۔“

کرنیل نے اسکے جواب مین کچھ نہ کہا اور رکھاوٹ سے سر کو خم کر کے مع مجسٹریٹ کے بھتیجہ کے روانہ ہوا۔

اب رات کے گیارہ بج گئے تھے۔ ماہ اکتوبر کے آخری ایام تھے تاریکی بالکل پھیل گئی تھی۔ لندن کی سڑک پر اُسوقت کوئی نہ چلتا تھا یہ سڑک ابتک تا مقام ہالووے رات کو خالی رہتی ہی اور اُس زمانہ مین جسکا ذکر ہم کر رہے ہین شہر تک پہونچنے مین مشکل سے کوئی مکان درمیان مین نظر آتا تھا اسلنگٹن اُسوقت ایک مختصر دور افتادہ قریہ تھا۔ ہالووے پینٹن ولی۔ کمڈن ٹون اور دیگر گنجان آبادی کے محلے جنکی وجہ سے اُس زمانہ مین شہر لندن شمال جانب دریاے ٹیمس کے بہت دور تک پھیلا ہوا ہی اُسوقت وجود نہ رکھتے تھے میدان

اور کنج درختان - چراگاہ اور جنگل مع دلدلون کے اُس زمانہ مین نظر آتے تھے جہان اب بیشمار عمارتون کی وجہ سے پیچیدہ گلیان اور بھول بھلیان کے سے راستہ نظر آتے ہین - پس وہ سڑک جسپر سرہکٹر گریہم اور مجسٹریٹ کے بھتیجہ کو چلنا تھا غیر آباد تھی اور سرہکٹر گریہم کو یہ دیکھنے سے کچھ تعجب نہین ہوا کہ اُسکے رفیق کی کاٹھی کے قبور مین پستول بھی رکھے ہین - تاہم سرہکٹر کو خیال گذرا کہ نوجوان کے پاس پستول اور اُسکی کمر مین تلوار محض رہزنون ہی کے مقابلہ کے لیے نہین ہین اگر سرہکٹر گریہم کا منشا بھاگ جانے کا تھا اسطرح پر کہ وہ بدذاتی سے اپنے قول کو شکست کرتا جیسا کہ اولیفنٹ اور لارنس نے خیال کیا تھا کہ کمینہ سے کمینہ شخص جو اپنے تئین شریف کہے ایسا نہ کریگا تو ناظرین کو واضح ہو کہ ایسا کرنا آسان نہ تھا سرہکٹر گریہم کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا اُسکے اور اُسکے رفقا کے ہتھیار جو میدان جنگ مین پھیلے ہوے تھے سب خزن مین رکھدیے گئے تھے اور نہ صرف وہ حملہ یا بچاو کے ہتھیار سے معرا تھا بلکہ اُسکا داہنا بازو بھی بیکار تھا وہ کمزور اور خستہ تھا اور مجادلہ یا کسی اور قسم کی جانبازی کی کوشش کے قابل نہ تھا - بخلاف اسکے کہ مجسٹریٹ کا بھتیجہ قوی اور موٹا تازہ نوجوان شخص تھا اُسکی نظرون سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ چست و چالاک ہے اور چونکہ اُسکے پاس ہتھیار موجود تھے یہ ظاہر تھا کہ وہ اُسکو استعمال کرنا بھی جانتا ہوگا - اُسکے استقلال سے ظاہر تھا کہ وہ رشوت یا بہلاوے کے پھندے مین نہ آویگا علاوہ برین سرہکٹر گریہم یہ بھی دیکھ چکا تھا کہ نوجوان نے اُسکو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھا تھا اور بہت نفرت سے جسکو اُسنے چھپانے کی کوشش نہین کی جب اُسکے چچا کے مکان پر مقدمہ کی سماعت ہوئی تھی بصورت مجموعی اگر کرنیل کے ذہن مین فی الواقع کوئی امید بھاگ جانے کی تھی تو اُسکو ضرور معلوم ہوا ہوگا کہ اُسکا پورا ہونا دشوار ہے -

جب دونون سڑک پر چلے جارہے تھے کرنیل نے کہا "اس سڑک پر تو کوئی آدمی بھی نظر نہین آتا"

مجسٹریٹ کا بھتیجہ "چونکہ یہ سڑک رہزنی کے لیے بدنام ہے مین نے احتیاطاً ہتھیار بھی ساتھ لے لیے ہین"

سر ہکٹر گرہم نے دیکھا کہ اُسنے ہتھیار کے لفظ پر معمول سے زیادہ زور دیا اور رات کی تاریکی مین اُسنے اپنے رفیق کو گھور کر دیکھا یہ معلوم کرنے کے لیے کہ دیکھون اُسنے کچھ سمجھا کہ میرے دل مین کیا خیالات بھر رہے ہین مگر نوجوان بے پروائی اور سکوت کے ساتھ چلتا رہا جہانتک کہ سر ہکٹر گرہم کو تاریکی مین اُسکی نظرون سے معلوم ہوسکا۔ تھوڑی دیر کے بعد اُسنے پوچھا "آپ کا کیا نام ہو؟"

جوان نے جواب دیا "مجھکو فرڈرک سلبی کہتے ہین"

کرنیل گرہم "تو ماسٹر سلبی مجھکو تمھارا شکر گذار ہونا چاہیے کہ تم نے ازراہ مہربانی ان ناخوش حالات مین میری رفاقت کی اور ناپسندیدہ ہمراہیون کی بے عزتی سے مجھکو بچایا"

سلبی "مین فقط اپنے چچا کے ارشاد کی تعمیل کر رہا ہون مجھکو افسوس ہو کہ مین آپ کے سے ذی رتبہ اور ذی وجاہت شخص کو ایسے فضیحت اور خطرہ کی حالت مین پاتا ہون"

سر ہکٹر (بے پروائی کے لہجہ سے) "اصل تو یہ ہو کہ مین نے اپنے پاؤن مین خود کلھاڑی ماری ہو۔ پس مجھکو تحمل اور استقلال سے اسکے نتائج کو انگیز کرنا چاہیے۔ میرے چھوکرے کی غفلت کا بڑا ہو۔ مگر چھوکرے کا نام آجانے سے (جو باوجود غفلت اور بے خبری کے وفادار دہوا خواہ ہو) مجھکو یاد آگیا کہ وہ بیچارہ بابت سخت متردد رہیگا جب وہ دیکھیگا کہ مین وہان نہین گیا۔ جہان وہ میرا منتظر ہے"

فرڈرک سلبی "اگر اس بارہ مین تمکو اپنا تعلق خاطر رفع کرنا ہو تو مین کوئی پیام جو تم بھیجنا چاہو اُسکے پاس پہونچا سکتا ہون۔ خدا جانتا ہو کہ تمھاری مصیبت یون ہی بلا ایزادی دیگر اسباب کے بہت زیادہ ہو۔ بہر کیف مین انکو ایسا ہی خیال کرتا اگر بدقسمتی سے میری حالت تمھاری سی ہوتی"

کرنیل گرہم "مین تمھاری عنایت اور شرافت کا مشکور ہون۔ مین نہایت خوش ہونگا۔ اگر مجھکو اپنے چھوکرے خادم سے چند منٹ بات کرنے کا موقع ملے۔ کیونکہ جسقدر جلد مین اپنے احباب کو اپنی پریشان حالی سے مطلع

کر دون اُتنی قدر میرے لیے مفید ہوگا۔"
سلبی ۔"مین تمھارے چھوکرے سے آج ہی رات کو ملاقات کرونگا۔ اگر تمھاری یہی خواہش ہی۔ اور اس سے کہدونگا کہ اس مجلس مین آجاوے جہان مین تمکو لیے چلتا ہون۔"
کرنیل گرہم ۔"اس مجلس کے قواعد و ضوابط جسکا نام کالون پر ہولناک اثر پیدا کرتا ہی چھوکرے کو کل صبح تک میرے پاس تک پہونچنے کے مانع ہونگے۔ (پریشانی سے) اور توقف نہایت مضر ہوگا۔ مین یقین کرتا ہون کہ تم مجھکو اس بات کا الزام نہ دو گے کہ اب مین اس معاملہ کو حتی الامکان رفت گذشت کرا دینے کا خواہشمند ہون اور ان لوگون سے صلح کرنا چاہتا ہون جنکو فی الواقع مجھ سے برافروختہ ہونے کی معقول وجہ ہے۔"
سلبی ۔"اگر تم معافی مانگو تو یقیناً تخالف آرا کی سختی بہت کم ہو جاویگی ابھی جب میرے بچانے تم سے اشارتاً کہا کہ یہی طریقہ مناسب ہی یہ بہتر ہوتا کہ تم اُس کنایہ پر عمل کرتے گو تمکو سیجرلی کے قدمون پر بھی گرنا پڑتا۔"
کرنیل گرہم (تاسف کے لہجہ سے)۔"ماسٹر سلبی تمھاری گفتگو مجھے زیادہ گھبرا رہی ہی بہ نسبت اسکے کہ جیسا تم خیال کرتے ہو۔ اگر مجھکو آج رات کو اپنے چھوکرے سے بات کرنے کا موقع ملے تو مین اُسکو فوراً سیجرلی کے پاس روانہ کرونگا بلکہ ——"
سلبی (بات کاٹ کر)۔"مین تمھاری مافی الضمیر کو دریافت کرنا نہین چاہتا مگر مین تم سے کہتا ہون کہ مین تمکو اس انداز سے بات کرتے ہوے دیکھکر خوش ہوا بہ نسبت اس متمردانہ سختی کے جو تمھاری نظرون اور لہجہ سے تھوڑی دیر ہوئی ظاہر ہوے۔ تمھارا چھوکرا کہان ملیگا؟"
کرنیل گرہم ۔"اُس مکان پر جسکی مالکہ کے نام وہ رقعہ بھیجا گیا تھا جو میرے خلاف شہادت مین پیش ہوا۔"
سلبی ۔"بہانتک مجھکو پتہ یاد ہی وہ مکان شمالی سواد شہر مین ہی اور اُس سڑک سے دور نہین ہی جسپر ہم اسمتھ فیلڈ کی طرف جاتے ہوے گذرینگے۔"

کرنیل گرہم ـ" ہاں ـ ٹھیک ہی مین تمھارا نہایت ممنون ہونگا اگر تم ایساکروکہ ہم راستہ سے ذرا متجاوز ہولین تاکہ مین چھوکرے سے دو باتین کرلون ـ"

مجسٹریٹ کے بھتیجے نے فوراً کچھ جواب نہ دیا اور جب وہ ظاہراً یہ سوچ رہا تھاکہ آیا اُسکو ایسا کرنا چاہیے یا نہین سرکٹر گرہم نے دھندلی روشنی مین متردد ٹٹولنے والی نگاہین اُسپر ڈالین ـ

سلبی ـ"جناب آپ نے بطور جنٹلمین اور افسر کے یہ قول قرار کیا ہی کہ آپ میرے ساتھ سیدھے اُس مجلس کے دروازہ کو چلینگے جسکے اندر آپ کو بند کرنے کا ناخوش کام مجھکو سپرد ہوا ہی ـ اگر ہم سیدھے راستہ سے تجاوز کرین تو میری جانب سے یہی سمجھا جاویگا کہ گویا مین نے حراست سے آپ کو رہا کیا ـ پس آپ کو ایک اور اقرار صلاحیت اور سنجیدگی سے اُسی طرح کا کرنا چاہیے جیسا پیشتر دالا ہی جسکے آپ پابند ہین ـ"

سرکٹر گرہم ـ"مین تمسے اقرار واثق کرتا ہون اور قول صادق دیتا ہون! مین تمکو ہمیشہ ممنونی اور مشکوری کے ساتھ یاد رکھونگا ـ"

سلبی (سرد مہری سے) ـ"مین شکریہ کا خواستگار نہین ـ مگر یہ انسان کا کام ہی کہ اپنے ہمجنس کے ساتھ جو مصیبت مین ہو مروت سے پیش آوے گو وہ مصیبت ایسی ہو جو اُسنے اپنے ہی افعال سے اپنے اوپر نازل کرائی ہو ـ پس مین ایسے مزید قول و قرار کو جو تمنے کیا ہی منظور کرتا ہون اور تم اپنے چھوکرے سے ملاقات کرلینا ـ"

جب یہ گفتگو ہورہی تھی کرنیل گرہم اور فرڈرک سلبی نے اپنے گھوڑون کی رفتار کم کردی تھی اب انھون نے رہوارون کو پھر تیز کیا اور چند ساعت مین سڑک سنٹ جان پر پہونچے ـ وہان سے وہ ایک تنگ گلی مین ہوتے ہوے دو جھاڑیون کے درمیان تھی جنکے پتے اب بالکل ندارد تھے اور تھوڑے فاصلہ پر فقط ایک روشنی دور سے چمکتی ہوئی نظر آئی ـ"

کرنیل گرہم ـ"یہی مکان ہی مکان والے بلا شبہہ میرے انتظار مین ہونگے"

چند ساعت مین دونون سوار مکان کے دروازہ پر پہونچے جو علیحدہ واقع تھا مگر حالت ظاہری سے اچھا معلوم ہوتا تھا جہانتک سبلی رات کی تاریکی مین تمیز کر سکا۔ مگر اظہار لکھتے وقت اُسکو خوب معلوم ہو چکا تھا کہ گو وہ باہر سے کسی معزز شخص کا مسکن معلوم ہوتا ہو وہ دراصل مامن بدویترہ لوگون کا ہو۔

جب اس مکان کے دروازہ پر گھوڑے بڑھے اور ایک دروازہ کھلا اور روشنی نمودار ہوئی جسمین معلوم ہوا کہ ایک چھوکرا خادمون کا سا لباس پہنے دہلیز پر کھڑا ہو"

کرنیل گرہم "ہمفری! مین خوش ہوا کہ تم یہان میرے منتظر ہو"

چھوکرا (ہچکیان لیکر) "میرے پیارے آقا مین نہین جانتا کہ تم مجھسے کیا سلوک کروگے۔ اور کسطرح اس خبر کو سنوگے کہ ـــ"

گرہم (بات کاٹکر) "مین سب جانتا ہون تمنے رقعہ کھو دیا! - مگر کچھ اندیشہ نہ کرو مین تمکو معافی دیتا ہون"

چھوکرا "اوہ! حضور یہ مہربانی"

گرہم "شکریہ کو تہ کر رکھو - فضول باتون مین وقت ضائع کرنے کی مہلت نہین ہو تمھارے لیے یہی کافی ہو مین نے تمھاری غفلت کو معاف کردیا اچھا قریب آؤ مین نہین چاہتا کہ گھر والے وہ باتین سنین جو مین تمسے کہنے والا ہون"

ہمفری کلنٹن آگے بڑھکر اپنے آقا کے گھوڑے کے قریب گیا اور اُسکے ساتھ ہی اُسنے ایک متردد استفسار کی نگاہ فرڈرک سبلی پر ڈالی جو دوسری جانب تھا۔

کرنیل گرہم نے اپنے چھوکرے کی طرف جھک کر ایسے انداز سے جس سے یہ سمجھا جاوے کہ وہ نہایت سنجیدہ اعتماد کی باتین کہیگا۔ چھوکرے سے کہا "اُن باتون کو سنو جو مین تمکو بتانے والا ہون" پھر یہ سمجھکر کہ فرڈرک سبلی اُسکی باتین سن رہا ہو اُسنے طول لانی تقریر شروع کردی تاکہ مجسٹریٹ کا بھتیجہ غافل ہوجاوے اور یہ سمجھے کہ کرنیل کا واقعی ارادہ لارنس کی

سے اپنے چھوکرے کی معرفت معافی مانگنے کا ہے۔

ہمفری (اپنے آقا کی حالت پر رنجیدہ ہو کر) "میں حضور کی تعمیل ارشاد کے لیے فوراً جاتا ہوں۔"

کرنیل گریہم۔ "مگر ایک بات اور سنتے جاؤ! تم میرے دوست لارڈ آرڈلن کے پاس بھی جانا اور یہ خفیہ پیام اُسکے کان تک پہونچانا (مجسٹریٹ کے بھتیجے کی طرف پھر کر) ماسٹر سلبی معاف کرنا کہ اب میں اپنے چھوکرے سے کچھ کان میں کہنے والا ہوں"

سلبی۔ "میں تو تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ مجھکو تمھاری تدابیر کے معلوم کرنے کی خواہش نہیں۔"

کرنیل گریہم۔ "میں تمھاری شریفانہ مروت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔" پھر جھک کر اور ہمفری کے کان کے پاس اپنا مُنھ لیجا کر اُسنے دھیمی مگر مستعجل اور حاکمانہ انداز سے کہا "جو کچھ میں نے تمکو ابھی حکم دیا ہے وہ سب فضول ہے اور اسواسطے تھا کہ یہ نوجوان غافل ہو جاوے۔ تم مجھکو بچا سکتے ہو میں بیکار اور غیر مسلح ہوں اگر ایسا نہوتا تو یہ کام تمکو نہ کرنا پڑتا فوراً چیتے کی طرح اس جوان پر جھپٹو اور اُسکو گھوڑے سے گرا کر اُسکا ٹیٹوا دبا لو پھر میں سمجھ لونگا!"

گریہم کا مُنھ چھوکرے کے اسقدر قریب تھا کہ وہ ٹوپی کے چھجے کے سایہ میں دیکھ سکا کہ چھوکرے نے اپنی نگاہ سے اس بات کو منظور کیا پھر فریڈرک سلبی کو اور بھی پورے طور پر غافل کرنے کے لیے سر ہکٹر گریہم نے کاٹھی پر سیدھا ہو کر باواز بلند کہا "ہمفری ان ہدایات کی تعمیل میں تاخیر نکرنا خدا کرے تمھاری چستی اور کارگذاری تمھارے بدقسمت آقا کو فائدہ پہونچاوے۔"

چھوکرے نے جواب دیا "میں اپنے ٹٹو کو کستا ہوں اور ابھی جاتا ہوں۔"

کرنیل گریہم (گھوڑے کو پھیر کر) "ماسٹر سلبی اب میں آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہوں!"

مجسٹریٹ کے بھتیجے نے بھی جسکو کسی قسم کی دغا کا شبہہ نہ تھا اپنے گھوڑے کو پھیرا مگر آن واحد میں ہمفری کلنٹن شیر کی طرح اُسپر جھپٹا اور چشم زدن میں سلبی کاٹھی سے گرا اور وہ اور کلنٹن دونوں زمین پر گتھ گئے۔ کلنٹن نے

نہایت سخت گرفت سے سلبی کو پکڑا اور دونون ایک دوسرے سے گتھے ہوے مرتے ہوے سانپ کی طرح قلا کرتے رہے ایک لمحہ مین سر ہکٹر گرہم اپنے گھوڑے سے کودا اُسنے بائین ہاتھ سے (کیونکہ داہنا ہاتھ پٹھے پر تھا -) سلبی کی کاٹھی کے قبوس سے ایک پستول نکالا اور بلا کسی قسم کے تاسف تُمے اسکے کندے سے نوجوان پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ بیہوش ہوگیا۔

مالکۂ مکان اور ایک خادمہ لڑائی کا شور سنکر باہر نکل آئین مگر گرہم نے کچھ جلدی سے کہکر اُنکے خوف کو دور کیا اور کچھ اشرفیان دے کر اُنکی زبان بند کی۔

سر ہکٹر گرہم "اچھا ہمفری اب جلد اپنے گھوڑے کے کسنے کی فکر نہ کرو لو یہ کسا کسایا گھوڑا تمھارے واسطے تیار کھڑا ہے! نوجوان مرا نہین ہے وہ صرف بیہوش ہوگیا ہے (مالکۂ مکان اور خادمہ کی طرف مخاطب ہوکر) اب تم اسکو اطمینان کے ساتھ ہوش مین لاؤ۔"

کرنیل اور ہمفری گھوڑون پر سوار ہوے اور چلدیے تھوڑی دیر مین گھوڑون کی ٹاپ کی آواز عورتون کو سنائی دینا موقوف ہوئی اور وہ فرڈرک سلبی کو ہوش مین لانے کی تدبیرین کرنے لگین۔

باب ۵۴

میکدہ کیلی

سر ہکٹر گرہم اور اُسکا چھوکرہ ہمفری کلنٹن فوراً ڈوور کو بھاگ گئے اور وہان پہونچکر فرانس جانے کے واسطے ایک جہاز کرایہ کا کیا اور بعافیت شہر کیلی واقع فرانس کو پہونچگئے۔ وہان کرنیل نے قیام کیا اور بلا توقف ایک خط ڈیچز آف پورٹس موتھ کو لکھا اور اسمین تفصیل اپنی ہزیمت کھانے کی لکھی جو ڈیچز کی بتائی ہوئی تدبیر کے انجام دینے مین ہوئی تھی - اُسنے یہ بھی تحریر کیا کہ گواش قول کا شکست کرنا نہایت خطرناک ہے جو مجسٹریٹ کے سامنے کیا گیا تھا اور

جسکی تجدید فریڈرک سیلبی کے سامنے ہوئی تھی تاہم اُسکا توڑنا نیوگیٹ کے محبس مین قید ہونے سے بہتر ہی - قول زبانی کی شکست کرنے کی بیحرمتی ڈھل سکتی ہی اگر کل معاملہ رفت گذشت کردیا جاوے - مگر جیلخانہ مین مقید ہونے اور عدالت فوجداری مین پیش ہونے کی بیعزتی کلنک کا ٹیکا ہوتی جسکا رفع دفع کبھی نہو سکتا اُسنے یہ بھی تحریر کیا کہ چونکہ تم ہرطرح کی قدرت رکھتی ہو (اور بمقابلہ اسکی بڑی رقیبہ بربرہ ڈیلزس کے اُسنے ڈچز کی اسطرح تعریف کرنا مناسب خیال کیا) تم مجھکو اس پریشانی سے نکال سکوگی جسمین مین تمھارے کہنے کے مطابق عمل کرنے کی وجہ سے پھنس گیا ہون برائے خدا ذرا انصاف کرو اور میرے لیے کچھ فکر کرو یا درکھنا کہ اگر اس کل معاملہ کی پوری تحقیقات ہوئی تو شاید یہ بات کھل جاویگی کہ تم اُس سے اجنبی تھین - غرضکہ سرکھٹر گریہم نے ایسے مضمون کا خط لکھا جسکو وہ سمجھتا تھا کہ نتیجہ ماہوالمقصود پیدا کریگا -

اس خط کو اُسنے ہمفری کلنڈن کے ہاتھ نہین بھیجا اس خیال سے کہ کہین وہ لندن مین پہچان نہ لیا جاوے اور فریڈرک سیلبی سے دغابازی کرنے اور اُسکو مارنے کی علت مین گرفتار نہو جاوے - روپیہ خرچ کرنے پر ایک معتبر قاصد ملگیا اور وہ خط کو لیکر انگلینڈ کو روانہ ہوا اور اسکو یہ ہدایت کی گئی کہ خاص ڈچز آف پورٹس موتھ کے ہاتھ مین لفافہ کو دیوے -

یہ خدمت ٹھیک طور پر انجام دیگئی - قاصد کو ڈچز سے تخلیہ کی ملاقات کا موقع ملا مگر نتیجہ اس سے بہت مختلف تھا جیسا سرکھٹر گریہم نے سوچا تھا - ڈچز نے تحریر پانے پر خیال کیا کہ اگر مین ذرا بھی شرکت اس سازش کی جیلتا یا مریحاً قبول کرونگی جس سے کرینل کے لیے ایسی دقتین پیدا ہوئی ہین تو میرے بہت خلاف واقع ہوگا - بخلاف اسکے اگر مین دیدہ دلیلی کرون اور بہ تنفر اس معاملہ کی بابت آگاہ ہونے سے انکار کرون تو میرے واسطے یہی طریقہ محفوظ ہوگا - اگر کرینل مجھسے بدلا لینے اور میرے ساتھ بدی کرنے کی طرف مائل ہو تو جو کچھ ثبوت وہ بروز واردات اپنی اور میری صلاح کرنے کا پیش کریگا یہ ہوگا کہ وہ کریون منیر مین بلایا گیا تھا تب مین لیڈی پیٹریشم سے یہ کہلا دونگی کہ ڈچز نے محض معمولی تپاک کی راہ سے کرینل کو بلایا تھا اور وہ

چلا آیا تھا اور کوئی غرض اس بلانے سے نہ تھی۔
پس چند ساعت مین سوچ بچار کرکے کہ کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے ڈچز نے اپنا ارادہ مصمم کرلیا اور قاصد سے یون ہمکلام ہوئی۔
"تم سر گلبرٹ گرہم کے پاس واپس جاؤ جس نے تمکو میرے پاس بھیجا ہی اور اُس سے کہنا کہ مجھکو اُسکی ہیاورت پر سخت حیرت ہی کہ اُسنے ایسے شخص سے درخواست عنایت کرنے کی جرأت کی جس سے عنایت کرانے کا اُسکو ذرا بھی حق نہین ہی اور یہ بھی کہنا کہ تمھارے خط مین ایسے معمے تحریر ہین کہ جو میرے بالکل سمجھ مین نہین آئے۔ اور میری طرف سے اُسکو یہ صلاح دینا کہ بہتر ہوگا کہ وہ اُن لوگون سے خط وکتابت کرے جو اسکے پولٹیکل دوست ہین"
قاصد کیلی کو واپس گیا اور لفظ بلفظ وہ جواب کہ سنایا جو ڈچز نے دیا تھا سر گیل نے قاصد کو انعام دیا اور رخصت کیا مگر اُسکو اپنی اس تدبیر کی ناکامی پر سخت غصہ آیا اور یاس وحسرت نے اُسپر غلبہ کیا اُسنے حالت غیظ وغضب مین ڈچز آف پورٹس مؤتھ کو ہزارون گالیان دین مگر پھر رفتہ رفتہ ٹھنڈا ہوکر اُسنے دیکھا کہ یہ گالیان اور دھمکیان بے سود ہین جب تک نین جلا وطنی مین ایسی مشکلون مین پھنسا ہوا ہون اُسنے لارڈ اَرڈن کے پاس آدمی بھیجنے کا ارادہ کیا مگر وہ جانتا تھا کہ اُسکو بادشاہ کے مزاج مین ایسا دخل نہین ہی کہ وہ بادشاہ کو معمولی طریقہ انصاف مین دست اندازی کرنے پر آمادہ کرسکے کیونکہ چارلس اُسی حالت مین دست اندازی کرنے کا عادی تھا جب اُسکے یا اُسکے کسی خاص منظور نظر شخص کے فوائد متعلق ہوتے غرضکہ سر گلبرٹ گرہم نے اپنے تیئن نہایت سخت وقت مین پایا اسکی سمجھ مین نہ آتا تھا کہ کیا طریقہ اختیار کرے سوائے اسکے کہ لارنس ہی کے قدمون پر گرے اور اُسکو استغاثہ کی پیروی سے دست بردار ہونے کی طرف راغب کرے اور اسطرح پر کل معاملہ کو خاموش کرے۔ مگر فرڈرک سلبی کا راضی کرنا بھی تو باقی تھا کیونکہ اگر لارنس اس امر سے گریز کرتا تو مجسٹریٹ کا بھتیجہ کرنیل اور اسکے چھوکرے پر قاتلانہ حملہ کی بابت جو اُسپر ہوا استغاثہ فوجداری کرسکتا تھا۔

سر ہکٹر گریہم نے یہ بھی سوچا کہ مین دو تین ہفتہ تک بلا کھونے اپنی نوکری کے کیلی مین رہ سکتا ہون بشرطیکہ واقعی سبب جلاوطنی کا بمصالحت طی ہو جاوے لیکن اگر مین بہت زیادہ عرصہ تک برّاعظم مین رہونگا تو نوکری جاتی رہیگی اور بالکل برباد ہو جاونگا پس سواے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ لارنس کی کو راضی اور فریڈرک سلبی کو خاموش کرے - اُسنے خیال کیا کہ اگر لارنس مجھکو معافی دے دے تو اسی کے ذریعہ سے مین سلبی کا بھی منھ بند کر سکونگا - وہ جانتا تھا کہ لارنس کے مزاج مین نہایت شرافت - عالی منشی اور نیکی ہی اور اب اپنی ذلت کی وجہ سے اُسنے اُس شریف باطنی کی نہایت قدر کی جو گذشتہ زمانہ مین اُسکو لارنس کیجانب کینہ رکھنے کی ایک وجہ تھی مگر متکبر کرنیل کو لارنس کے سامنے فروتنی کرنا نہایت شاق تھا اور اُسنے بہت سے مسودہ لکھ لکھ کر پھاڑے اور بالآخر ایک نوشتہ تیار کیا اور اُسمین ایسے الفاظ استعمال کیے جسکو وہ سمجھتا تھا کہ نتیجہ مقصودہ پیدا کریگا اور اپنے لیے حتی الامکان کم خفت ہو گی غرضکہ پھر قاصد انگلستان کو بھیجا گیا اور سر ہکٹر گریہم نہایت تردد کے ساتھ اُسکی واپسی کا انتظار کرتا رہا -

قاصد محل واقع محلہ لنکنس ان فیلڈس پر حاضر ہوا اور لارنس نے اُسکو فوراً بلا یا کرنیل نے ہمارے ہیرو کی کریم النفسی کا غلط اندازہ نہ کیا تھا کیونکہ اُسکے لجاجت نامہ کو پڑھکر لارنس سمجھ گیا کہ ایسا خط لکھنے مین سر ہکٹر گریہم نے اپنے کبر و نخوت کو بہت ہی صدمہ پہونچایا ہوگا - لارنس پیاری روتھ کی ہمصحبتی مین ایسی مسرت سے بسر کر رہا تھا کہ اُسنے اُسکی جبلی نیک سرشت کو اس شخص کے افعال قبیحہ پر یہ رحم نظر کرنے کی طرف مائل کیا جو اُس سے معافی کا خواستگار تھا - ان افعال قبیحہ سے جو خطرہ پیدا ہوا تھا وہ گذر چکا تھا کرنیل کو خفت ہو چکی تھی اُسکے زخم کاری پہونچ چکا تھا اور وہ جلاوطنی مین تھا لارنس نے خیال کیا کہ گو باعتبار اُسکے افعال قبیحہ کے اُسکو پوری سزا نہ ملی ہو تاہم اُسکو اُسقدر سزا مل چکی ہی جسقدر کوئی حمیدہ خصال نیک باطن شخص عاید ہونا دیکھ سکتا ہی پس اُسنے معافی دینے کا ارادہ کیا اور جب اُسنے روتھ سے اِسکا ذکر کیا

اُسنے کہاکہ جو کچھ تمھاری مرضی ہو مجھکو منظور ہے۔
مگر اسطرح پر استغاثہ سے دستکش ہونے سے لارنس نے اُن سب باتون کو پورا نہ کیا تھا جنکی اُس سے درخواست کی گئی تھی۔ کرنیل نے اپنے خط مین لارنس سے درخواست کی تھی کہ وہ اُسکے اور فریڈرک کے درمیان شفیع ہووے۔ اور چونکہ لارنس ایسا شخص نہ تھا کہ نیک کام کو ادھورا چھوڑتا وہ بلا توقف ٹانٹہم کو گیا۔ اُسنے فریڈرک سلبی سے ملاقات کی جو اتبک قاتلانہ حملہ کیوجہ سے بیمار تھا اور جہانتک اُس سے ہو سکا گرہم کی سفارش کی سلبی نے اِس بارہ مین کسی قسم کا وعدہ کرنے سے انکار کیا۔ اُسنے کہاکہ مین نے سرانہرگرہم کے ساتھ نہایت شریفانہ برتاؤ کیا تھا اور اُسنے اسکے بالکل خلاف کیا اُسنے مجھپر ایسا حملہ کیاکہ میری جان جاتی رہنے مین کچھ باقی نہ رہ گیا تھا۔ میرا چچا بھی سخت ناخوش ہو کہ قول زبانی کی جو گرہم نے سنجیدگی سے دیا تھا ایسے نازیبا طریقہ سے خلاف ورزی ہوئی پس جہان تک کہ مجھ سے تعلق ہو مین معاملات کو باقاعدہ چلنے دونگا۔ لارنس کو زیادہ اصرار کا موقع نہ تھا پس وہ بلا حاصل کئے اقرار معافی کے جسکی امید پر وہ گیا تھا واپس آیا۔
ہمارے ہیرو نے اپنے محل پر پہونچکر ایک مختصر مگر پرمعنی خط سرانہرگرہم کو اس مضمون کا لکھا کہ مین برضا مندی اپنی دلہن کی تمکو معافی دیتا ہون جسکی تمنے درخواست کی ہی مگر فریڈرک سلبی نے میری طرح تم پر رحم نہین کیا یہ خط قاصد کو دیا گیا اور وہ اُسکو لیکر کیلی کو چلدیا۔ کرنیل خوش ہوا کہ خیر ایک امر اہم تو طی ہوا اور اسکو منجملہ دو دقتون کے جنمین وہ پھنسا ہوا تھا ایک وقت سے تو چھٹکارا ہوا اب اُسنے ارادہ کیاکہ فریڈرک سلبی کے نام براہ راست خط بھیجے اور اسمین نہایت منت و سماجت لکھے کہ وہ بھی ویسا ہی رحم کرے جیسا لارنس نے کیا ہی چنانچہ تیسری مرتبہ قاصد انگلستان کو بھیجا گیا مگر اُسنے آکر بیان کیاکہ سلبی نہین ملا وہ کہین چلا گیا ہی جہان سے دو تین ہفتہ تک نہ آویگا۔ مجسٹریٹ یعنی سلبی کے چچا نے سلبی کی طرف سے کچھ جواب نہ دیا مگر یہ وعدہ کیاکہ جب فریڈرک واپس آویگا اسوقت جواب بھیجدیا جاویگا۔

پس اب سوائے اسکے کچھ چارہ نہ تھا کہ کرنیل کیلی مین تاآنے جواب کے پڑا رہے اور اسنے خیال کیا کہ یہ توقف بہتر ہوگا کیونکہ زیادہ عرصہ گذر جانے کی وجہ سے سلبی کا غصہ جو میری جانب ہے زیادہ تر فرو ہوجاویگا۔ اسی اثنا مین سر ہکٹر گریہم نے اُس زر نقد سے جو بھاگتے وقت اسکے پاس تھا بدوتیرگی شروع کی جسکا شہر کیلی مین اسکو موقع ملا۔ کیلی اُس زمانہ مین ایسا ہی تھا جیسا ابتک ہے یعنی انگلستان کے بدمعاشون۔ اچکون۔ لچون۔ اور قرضدارون کا مامن تھا جو اپنے ملک مین بخوف گرفتاری رہنا محفوظ نہ سمجھتے تھے باشندگان انگلستان مقیم کیلی مین بعض برباد شدہ اہل سیف۔ شکستہ حال بیرن خراب شدہ پسر رکھنے والے نائٹ اور کنگال شرفا تھے یہ سب لوگ ایک میخانہ مین جمع ہوا کرتے تھے اور وہان بڑی رات گئے تک میخواری مین معروف رہا کرتے۔ قماربازی۔ مےنوشی اور ہر قسم کا لچپن اس میکدہ مین ہوا کرتا تھا اکثر دنگہ و فساد ہوجاتا اور جنگ منفردہ کی نوبت پہونچتی مگر شہر کے حکام فرانس ان سب کارروائیون پر چشم پوشی کرتے اسوجہ سے کہ کسی نہ کسی طرح سے یہ انگلشی لقہ اور بدمعاش سوداگرون مین بہت کچھ روپیہ صرف کرتے۔

سر ہکٹر گریہم اپنی راتین زیادہ تر لچپن مین صرف کرتا دن کا وقت بھی وہ تفریح طبع کے کامون از قسم شکار و کشتی رانی مین گذارتا۔ ایک انگلش جنٹلمین جو اور ون کے بہ نسبت فی الجملہ خوشحال تھا تفریح کے لیے ایک چھوٹا سا آراستہ جہاز رکھے ہوئے تھا اور اسین بیٹھکر سر ہکٹر گریہم اور اسکے دوست سیر کیا کرتے غرضکہ اسطرح پر سر ہکٹر کا وقت خوشی سے گذرتا تھا اور اسکو کچھ غم نہ تھا۔ ایسی حالت مین کیلی مین پہونچنے کی تاریخ سے قریب چھ ہفتہ کے گذر گئے اور مجسٹریٹ ٹاٹنہم کے مکان سے لوٹتے ہوئے قاصد کو دو ہفتہ گذرے تاہم فریڈرک سلبی کے پاس سے کچھ جواب نہ آیا۔ کرنیل کو تردد پیدا ہوا کیونکہ اُسنے دیکھا کہ اگر یہی حال رہیگا تو اسکا سرمایہ ختم ہوجاویگا اور غالباً نوکری بھی جاتی رہیگی اور وہ بالکل برباد ہوجاویگا۔ اُسنے ارادہ

کیا کہ ایک ہفتہ اور انتظار کریگا اور اُسکے بعد پھر قاصد انگلستان کو بھیجے گا اور فرڈرک سلبی کو راضی کرلنے کے لیے خوشامد لکھے گا۔

ایک روز صبح کو وسط دسمبر کے ایک نہایت عمدہ دن مین کیونکہ اب سال قریب اختتام کے پہونچ گیا تھا۔ مسٹر ہکٹر گرہم اور اُسکے بہت سے شنا سا جو اُسنے کیلی مین پیدا کرلیے تھے مالک کشتی کے ساتھ عمیق۔ سبز۔ اور ساکت دریا کی سیر کو گئے۔ اُنکے ساتھ بہت سا سامان کھانے اور شراب کا تھا کشتی پر نہایت چہل پہل رہی۔ اور غروب آفتاب کے بعد کشتی پھر بندر مین داخل ہوئی مگر تاریکی ایسی زیادہ نہ تھی کہ راکبان کشتی ایک اور جہاز کو جو بندر مین داخل ہوا تھا نہ دیکھ سکتے۔ یہ جہاز اُنکی کشتی سے فی الجملہ بڑا تھا اور اُسکے مستول کی چوٹی پر کہ اُسمین صرف ایک ہی مستول تھا انگلش جھنڈا لہرا رہا تھا۔ اس نظر تیع سے کشتی والون نے جہاز کے نئے آنے والون کی طرف نعرۂ مسرت بلند کیا اور اُسکے جواب مین جہاز والون نے کہا کہ ہمارا مرکب بھی تفریحی ہی اُسکا نام کنگ چارلس ہی اور اُسکا مالک ایک شخص مسمی لیسی ہی جو جہاز پر موجود ہی اور اُسکی غرض چند روز کیلی مین بسر کرنے کی ہی۔ کشتی کے قمار بازون نے جنمین گرہم بھی شامل تھا اس موقع کو ایسا عمدہ خیال کیا کہ ہاتھ سے جانے دینے کے لائق نہین ہی اور وے دل ہی دل مین خوش ہوے کہ قمار بازی کی میز کے ذریعہ سے مسٹر لیسی سے اُسکی حالت قیام کیلی مین بہت کچھ اینٹھ لینگے پس ایک نے مسٹر لیسی سے چلا کر کہا کہ فلان میخانہ مین بہت سے عمدہ اور قابل انگلش جنٹلمین عادتاً لطف صحبت کے لیے جمع ہوا کرتے ہین اور اُس سے درخواست کی کہ رات کو تم بھی وہان آنا۔ مسٹر لیسی نے اُنکی حسب مراد جواب دیا اور اُنکے پیام طلب کا تپاک سے شکریہ ادا کیا اور جن لوگون کو اُسکے کیسۂ زر کا خیال تھا وہ دل ہی دل مین خوش ہوے کہ اُسکو خالی کرا لینگے۔

قریب آٹھ بجے رات کے میکدہ مین اُسکے انگلش جاننے والے جمع ہوے منجملہ اُنکے مسٹر ہکٹر گرہم بھی تھا کیونکہ وہ بھی اس فکر مین تھا کہ یہ موقع روپیہ حاصل کرنے کا ہاتھ سے نہ جاوے حاضرین با نشہ اور تماشبین

فوراً مصروف ہوگئے۔ شیشۂ شراب اور ساغر مے ہر طرف چلنے لگے اور بہت سے ارباب صحبت نے تمباکو سے لطف اُٹھانا شروع کیا مگر مسٹر لیسی مالک جہاز کنگ چارلس کا جو اُس روز شام کو بندرگاہ کیلی مین داخل ہوا تھا سب کو انتظار تھا۔ کشتی والون نے تاریکی کی وجہ سے اُسکی صورت اچھی طرح نہ دیکھ پائی تھی مگر اُنکو زیادہ انتظار نہین کرنا پڑا کیونکہ دروازہ اس کمرہ کا کھلا اور ایک شخص جو جہازی جنٹلمین کی سی پوشاک پہنے تھا داخل ہوا وہ بلند قامت شخص تھا اور اُسکے بال سیاہ اور کثرت سے تھے اُسکے بالون کی لٹین اور زنجیرے شالون تک لٹکتے تھے اور اُسکی ڈاڑھی مونچھ اس کثرت سے تھی کہ اُسکے چہرہ کا نیچے کا حصہ بالکل چھپا ہوا تھا۔ اس جھبری صورت پر ایک بڑا سیاہ پھایا ستر ادتھا جو اُسکی بائین آنکھ پر تھا اور اُس جگہ پر موٹے سیاہ فیتہ کے ذریعہ سے کسا ہوا تھا جو اُسکی پیشانی پر گذرتا ہوا لٹکتے ہوے بالون کے نیچے چلا گیا تھا پس یہ خیال کیا جا سکتا ہو کہ ہیئت کذائی اس شخص کی کچھ بہت عمدہ نہ تھی۔ اُسکی پوشاک اُسکے اوپر ایسی ڈھیلی تھی کہ اُسکے جسم کی قطع کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔ مگر ہم کہہ چکے ہین کہ وہ بلند قامت تھا۔ اُسکی چال جہازیون کی سی بااطمینان پھرنے والون کی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ عادی دریائی زندگی کا ہو۔

اس شخص نے داخل ہوکر اپنے تئین مسٹر لیسی مالک جہاز کنگ چارلس کا بیان کیا جسکو اس سرائے مین رات بسر کرنے کا پیام دیا گیا تھا۔ بلانے والے فوراً اُسکے گرد جمع ہوگئے سرہکر گرہم بھی اُنھین تھا۔ اُسنے ہر ایک سے فرداً فرداً تپاک سے ہاتھ ملایا اور کہا واللہ مین اتم زندہ دل لوگون کو کیلی کے اس میکدہ مین دیکھکر نہایت خوش ہوا اور پھر بیٹھ کر اُسنے ایک پائپ مانگا اور اُس سے ایک کش کھینچکر اس کثرت سے دھوان چھوڑا کہ اُسکا جھبڑا نفرت انگیز چہرہ دھوئین مین بالکل چھپ گیا اُسنے ملازمان میکدہ سے بہت سی شراب لانے کی فرمائش کی۔ بہت سی باتین کین بہتیون قسمین کھائین اور بہت سے قصہ بیان کیے اور بجمیع الوجوہ اپنے طرز و انداز سے اپنے نئے دوستون کو یقین دلایا کہ وہ بھی مثل اُنکے پورا بیفکرا ہو۔ اُنھون نے ایک دوسرے کی طرف کنکھیون سے دیکھا گویا آپس مین یہ کہا کہ یہ دراصل ویسا ہی شکار ہاتھ آیا ہو جیسا ملنا چاہیے تھا اور لیسی ظاہراً نہایت خوش مزاج اور مسرت دخراج معلوم ہوا

کہ اُسکی بدخواہی گی فراموش ہو گئی اور وہ ہر دل عزیز ہو گیا - اب تجویز ہوئی کہ تاش کھلنا چاہیے لیسی نے فوراً منظور کیا اور یکے بعد دیگرے بازی ہارنا شروع کی مگر وہ اسکی ایسی کم پروا کرتا تھا اور ہر مرتبہ بازی ہارتے پر اسپر زور سے قہقہہ لگاتا کہ یہ خیال کیا جا سکتا ہو کہ اُسنے اُس خیال کو اور زیادہ قوی کیا جو اُسکے نئے دوستون کے دل مین پیدا ہوا تھا - جیتنے والون مین سر ہکٹر گریہم ایک خاص شخص تھا اور چونکہ وہ شراب بہت کثرت سے پیئے جاتا تھا چاہے وہ جیتتا یا ہارتا اُسکی نظرون مین ویسی ہی دھند چھا گئی جیسی مسٹر لیسی کی آنکھون مین بھی مگر فرق یہ تھا کہ لیسی کی دھند پائپ کیوجہ سے تھی اور گریہم کی نشہ کیوجہ سے -

مسٹر لیسی نے بہت سا روپیہ ہار کر جوا ختم کیا مگر بجائے اسکے کہ وہ اپنی بدقسمتی سے ذرا بھی پریشان ہوتا اُسنے فرمائش کی کہ نہایت عمدہ کھانا بہ یادگار میری ملاقات کے جو ایسے زندہ دل لوگون سے پیدا ہوئی ہو چنا جاوے - چنانچہ قریب کے کمرہ مین ایک میز پر کھانا چنا گیا اور وہان مسٹر لیسی اور اُسکے آٹھ نو مہمان جنٹلمین سر ہکٹر گریہم بھی شامل بٹھائے گئے - سب نے خوب کھانا اڑایا - یہ معلوم ہوتا تھا کہ مہمان نواز میزبان شراب کے طلب کرنے سے بالکل نہین تھکتا مگر ایک بات سب نے دیکھی وہ یہ تھی کہ مسٹر لیسی نے خود بہت کم شراب پی اور جب اس سے بہت دریافت کیا گیا تو اُسنے ایک بڑا قصہ بیان کیا کہ مجھ عرصہ ہوا لندن کے ایک میخانہ مین اثنار لباڈگی مجھ سے بہت برا سلوک ہوا تھا اور میرے سر پر بہت سے گھونسے پڑے اور لڑائی مین بائین آنکھ بھی جاتی رہی - اسوقت سے مجھ سے شراب بالکل نہین پی جاتی اُسکا پھر دیوانہ کرنے والا اثر پیدا ہوتا ہو - یہ عذر کافی سمجھا گیا اسوجہ سے کہ اُسنے اورون کو خوب دل کھول کر جام و صراحی خالی کرنے کی ترغیب دی -

یہ مے نوشی آدھی رات کے بعد تک جاری رہی مگر میخوارون کے رخصت ہونے سے قبل مسٹر لیسی نے اُنکو دوسرے روز اپنے جہاز پر آنے کو مدعو کیا اور کہا کہ مین تم سب کے واسطے عمدہ کھانا پکوا رکھونگا - سبھون نے اس تجویز کو خوشی سے منظور کیا اور امید کی کہ اس فیاض و مسرف جنٹلمین کے

کیسہ سے اور روپیہ خرچ کرائینگے —

باب ۵۵

تفریحی جہاز

سر گلبرٹ گریہم نہایت مدہوشی کی حالت مین اپنے قیام گاہ کو گیا تاہم اسکو
کافی یاد ان باتون کی تھی جو واقع ہوئی تھین خصوصًا کل کے پیام دعوت کی —
جب وہ دوسرے روز صبح کو دن چڑھے اُٹھا اُسنے شب گذشتہ کی جیت کا روپیہ
شمار کیا اور اُسکو یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ اُسکی مقدار زیادہ ہے — اس دست برد
کو اُسنے اُس دردسر کا جو لاحق ہوا تھا کافی معاوضہ سمجھا اور کچھ ناشتا
کرکے اب وہ ہوا کھانے کے لیے نکلا راستہ مین اُس سے اور شب گذشتہ
کے ایک رفیق سے مڈبھیڑ ہوئی اور اُسکی زبانی معلوم ہوا کہ سٹرلیسی نے
ٹھیک دوپہر کو سب لوگون کو اپنے جہاز پر بلایا ہے — اُسنے یہ بھی کہا کہ اُنکا مہمان نواز
ہم وطن صبح کو میخانہ مین آیا تھا اور بہت سا کھانا اور شراب جمع کرنے کا حکم
دے گیا ہے پس کوئی شک نہین ہے کہ دعوت مثل شب گذشتہ کے نہایت لطف کی ہوگی۔
یہ انگلشمین جو سر گلبرٹ گریہم کے ساتھ ٹہل رہا تھا ایک متوسط العمر شخص تھا
اُسکا نام ولوبائی تھا وہ بہت مقروض تھا اور اپنے قرضخواہون کے خوف سے
فرانس کو بھاگ آیا تھا اور وہان اپنے باقیماندہ سرمایہ کو قماربازی کے محاصل
سے بڑھاتا تھا مگر سوائے اس فعل کے اور کوئی ڈھبر اُسکے چال چلن پر نہ تھا اُسنے
کہا در سر گلبرٹ یہ بتاؤ کہ تم کب تک کیلی مین رہوگے — کیا اب تک تم اُن خفیف
معاملات کو طے نہین کرسکے جنکی وجہ سے تمکو یہان آنا اور ہم غریب جلا وطنون کو
اپنا لطف صحبت بخشنا پڑا؟ —
سر گلبرٹ گریہم — "اصل تو یہ ہے کہ تمھاری صحبت نہایت عمدہ ہے مگر مین اس سے
کسی قدر خستہ ہوتا جاتا ہون — یا بالفاظ دیگر یون سمجھو کہ مجھکو انگلستان جانیکی
بہت فکر ہے"

ولوبالی "میں خیال کرتا ہوں کہ تم نے ایک بار کہا تھا کہ اصل سبب تمہاری تردد کا ختم ہو گیا ہے؟"

سر ہکٹر گرہم نے جواب دیا "ہاں مگر دیگر اسباب کی اصلاح ابھی باقی ہے اور اگر ایک مرتبہ میں انکا تصفیہ برضامندی نہو گیا تو معلوم نہیں کیا ناگوار نتائج پیدا ہونگے۔ (تلخ کبیدگی اور منتقمانہ لہجہ سے) اصل تو یہ ہے کہ مجھکو چند دعوے ڈچز آف پورٹس موتھ کی عمدہ خدمات پر تھے"

ولوبالی "اوہ! ڈچز آف پورٹس موتھ؟ میں خیال کرتا ہوں کہ عاشقانہ قسم کے ہونگے؟"

کرنیل گرہم "نہیں" میں ایسا ڈینگ مارنے والا نہیں ہوں کہ ایسی فضول لنترانی کروں مجھکو جو دعوے ہیں وہ اور قسم کے ہیں مگر ڈچز نے اُن پر سکوت کیا ہے وہ اُنکو ناجائز قرار دیتی ہے اور بلحاظ [illegible] اسنے نہایت شرمناک برتاؤ کیا ہے۔ خیر جب کبھی میں انگلینڈ پہونچونگا میں کسی نہ کسی طرح اس سے بدلا لونگا۔

ولوبالی "کیا اُسکا رسوخ بادشاہ کے یہاں کم ہو گیا ہے؟ حال میں کچھ ایسی ہی افواہی خبر یہانتک پہونچی ہے"

گرہم "یہ کہنا تو مشکل ہے۔ بادشاہ چارلس ہر دم خیالی شخص تو ضرور ہے کبھی ڈچز آف پورٹس موتھ کا اُسکے یہاں رسوخ ہوتا ہے اور کبھی ڈچز آف کلیولینڈ کا۔ حال میں مکار فرانسیسی عورت (ڈچز آف پورٹس موتھ) کا اثر بہت دباؤ رہا ہے مگر پچھلے چند ہفتہ میں ڈچز آف کلیولینڈ کو پھر مختار کامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سازش میں جسقدر کامیابی ہوئی ہے مگر شاید لوئسی کو اُسکے پلٹ دینے کی کوئی تدبیر ہاتھ آجاوے۔ تم جانتے ہو کہ دربار فرانس کا تمام دباؤ خفیہ طور پر اُسکے موافق ہے۔ سفیر فرانس اکثر اُسکے ساتھ گھنٹوں تک تنہائی میں گفتگو کرتا رہتا ہے اور جو لوگ امور دربار سے واقف ہیں اُنکو خوب معلوم ہے کہ بہت سے ملکی عہدنامہ اور بہت سے معاہدہ مابین انگلینڈ و فرانس ڈچز آف پورٹس موتھ کے کمرہ میں ہوئے ہیں"

دلو بائی "ہان اسی قسم کی باتین مین پہلے سن چکا ہون مگر چونکہ ڈچیز آف پورٹس موتھ کا ذکر آگیا مجھکو تمسے یہ پوچھنا بھی یاد آگیا کہ تم فادر بیری کو جانتے ہو؟"

گرہم "فادر بیری! مین نے پہلے کبھی اسکا نام بھی نہین سنا وہ کون ہی؟"

دلو بائی "این! تم نے فادر بیری کا نام نہین سنا؟ اجی فادر بیری تو وہ قابل عزت پادری جو شیشہ شراب کو ہم ایسے بیفکرون کی طرح جلد خالی کر سکتا ہی اور جو تاش کھیلنے اور کعبتین گھمانے مین بہت ہوشیار ہی - ہان اب مجھکو یاد آیا فادر بیری کو چند ہفتہ سے عارضہ نقرس لاحق ہوگیا ہی اور وہ مجھسے میکدہ مین نہین ملا جہان وہ معمولاً آیا کرتا ہی کیونکہ وہ انگلش سوسائٹی کا شوقین ہی اور ہمارے سے بیفکرون اور شراب خوارون کو پسند کرتا ہی"

سرہکٹر گرہم "مگر فادر بیری کون ہی اور تم اسکا ذکر بہ تعلق ڈچیز آف پورٹس موتھ کے کیون کرتے ہو؟"

دلو بائی "مین تمھارے سوالات کا نمبروار جواب دونگا - فادر بیری کون ہی؟ وہ کسی زمانہ مین پادری تھا اور برٹنی کے کسی گوشہ مین پڑتے ہوئے قریہ مین اپنے خدمات کلیسہ عمل مین لاتا تھا مگر چونکہ اسکو اپنی خادمہ سے فی الجملہ زیادہ تعلق تھا اسکی وجہ سے بہت فضیحت ہوا اور اسکی حکومت گرجا جاتی رہی من بعد (مجھکو اکثر اسی کی زبانی معلوم ہوا) وہ پیرس کو چلا گیا اور ایسی صحبت مین شریک ہوا جو بلاشبہہ عمدہ تھی مگر جسکو اسکے بشپ نے اسکے آنے جانے کے لائق نہین سمجھا نتیجہ یہ ہوا کہ فادر بیری کا لباس کلیسہ ایک روز اتر گیا یعنی اسکا گون اس سے چھین لیا گیا اور اسے حکم دیا گیا کہ پھر ممبر پر نہ چڑھے تب وہ کیلی کو آیا اور اسوقت سے یہین رہا اور حسب قول خود ایک قلیل وظیفہ پر جو اسکا ایک دور کا رشتہ دار دیتا ہی بسر کرتا ہی اب تمکو معلوم ہوا کہ فادر بیری کون ہی - مگر مین یہ بھی کہتا ہون کہ وہ فادر بیری کے مذہبی لقب کا ویسا ہی مستحق ہی جیسا مین ہون - بہرحال مین خیال کرتا ہون کہ یہ مثل کہ جو ایک مرتبہ کپتان ہوا وہ ہمیشہ کپتان ہی - مذہبی عہدون پر بھی صادق آتی ہی - پس اسی

اصول سے جوایک مرتبہ پادری ہوا وہ ہمیشہ پادری ہی نالُق اور قابل پیری ابتک فادر کے لقب سے پکارا جاتا ہی"

گمرہم یہ "اور میرے دوسرے سوال کا کیا جواب ہی؟ یعنی فادر پیری اور ڈچز اکنہ پورٹس متھ مین کیا تعلق ہی؟"

دلوبائی "دیکھو مین ابھی بتاتا ہون - تمکو معلوم ہو چکا ہی کہ فادر پیری برطنی مین ایک علاقہ حکومت مذہبی رکھتا تھا اور بولٹی اسی ملک کی رہنے والی تھی جسکا اندرونی حصہ مکھن اور انڈے کے واسطے مشہور ہی - اور ساحل چٹانون اور تباہ شدہ جہازون کے لوٹنے والون کے لیے شہرت رکھتا ہی پس فادر پیری اُس عورت کے بہت سے اگلے حالات جانتا ہی جواب جگمگاتی ہوئی ڈچز ہی - کیا تم جانتے ہو کہ ڈچز ایک زمانہ مین کانونٹ نشین تھی؟"

گمرہم یہ "مین جانتا ہون کہ وہ دربار فرانس مین پیش ہونے سے کچھ عرصہ قبل ایک کانونٹ سے نکالی گئی تھی اور دربار فرانس سے دربار انگلستان کو بھیجدی گئی تھی - تمام دنیا اس بات کو جانتی ہی"

دلوبائی "فادر پیری اُسی کانونٹ مین تھون - گوشہ نشینون اور نوآموزون کا کیفسر وہ شخص جسکے سامنے اقرار عصیان کیا جاوے) تھا - پس اغلب ہی کہ جن معصیتہائے صغیرہ - عیوب اور تقصیرات کا اقرار ڈچز نے کیا ہوگا اُس سے اُسکو آگاہی ہوگی"

گمرہم یہ "ہان یہ تو بہت قرین قیاس ہی" بعد ازان اُسکے دل مین کچھ خیال آیا اور اُسنے بطور خود اپنے آپ سے کہا "اور فادر پیری ظاہرا ایک بے اصول لچہ ہی اُسکو یقیناً کسی بات کے بتانے مین باک نہوگا اور وہ غریب بھی ہی ایسا شخص روپیہ کے لالچ سے کرنہ کریگا!"

دلوبائی نے جس نے یہ کلمات سُن لیے تھے کہا "اگر تمھارا یہ مطلب ہو کہ تم فادر پیری سے کچھ معلوم کرنے کی کوشش کرو جو وہ جانتا ہو تو مین خیال کرتا ہون کہ تمکو وقت پڑیگی - اس بڈھے نے اکثر حالت مخموری مین کنایت کہا ہی کہ اگر اُسکے جی مین آوے تو وہ بہت سے حالات گذشتہ بیان کر سکتا ہی

اور اُسنے نیم بدحواسی اور نیم بھیدبھرے شہرابیون کی سی واقفیت سے سر ہلایا ہی جب کبھی اُسنے ڈچز آف پورٹس متھ کا نام لیا ہو۔"

گرہم "یہ سمجھو!" پھر کسی دوسرے خیال نے اُسکے پہلے خیال پر برتری بابدل کردی اور اُسنے کہا "لیکن اگر فادر بیری کو لوسی کی بابت فی الواقع کچھ معلوم ہوتا جسکو لوسی چھپانا چاہتی تو کیا یہ خیال میں آسکتا ہو کہ وہ ایسی افلاس کی حالت میں رہتا جسکا تم ذکر کررہے ہو حالانکہ ذرا سے افشار راز کی دھمکی سے وہ جیب اُسکا تمہوا شرفیوں سے بند کرتی!"

ولوبائی "میں تم سے صرف اُسی قدر بیان کرتا ہوں جتنا میں خود جانتا ہوں مگر مجھکو شکوک ہیں ۔"

گرہم "اور وہ شکوک کیا ہیں! ذرا بیان تو کرو۔ اور دیکھو! اگر تمکو دوست کی ضرورت ہی تو مجھ سے بہتر نہ ملیگا اور چونکہ میں انگلینڈ کو چلا جانے والا ہوں تم مجھکو کار لائقہ سے سرفراز کرسکتے ہو ۔"

ولوبائی (بات کاٹ کر) "اچھا میں تمھاری تجویز کو منظور کرسکتا ہوں۔ رہے میرے شکوک اُنکا میں تم سے ذکر کرتا ہوں اگر وہ کسی طرح تمھارے کار آمد ہوں۔ مگر میرے شکوک محض قیاسی ہیں اور وہ صرف اسی قدر ہیں کہ میں خیال کرتا ہوں کہ فادر بیری کو دراصل لوسی سے مدد خرچ ملتا ہی اور اُسنے جو بانیے رشتہ دار کا ذکر کیا ہی وہ محض فرضی ہی۔"

کرنیل گرہم "ہاں یہ تو ممکن ہی اور غالباً ایسا ہی ہی! مگر یہ محض قیاس ہی قیاس ہی۔"

ولوبائی "میرا بھی خیال ہی۔ کل میں بوقت فرصت فادر بیری سے ملونگا اور دیکھونگا کہ اُسکے عارضہ نقرس کی کیا کیفیت ہی اور اُسکے بیخار میں انگلش بیفکروں کے شریک صحبت ہونے کی جلد امید ہی یا نہیں مگر دیکھو وہ شخص جسکا ہم ذکر کررہے ہیں وہ تو سامنے (اشارہ کرکے) چلا جارہا ہی!"

گرہم نے نظر اُٹھائی اور تھوڑے فاصلہ پر ایک بڈھے کو تکلیف سے لنگڑاتے ہوئے جاتے دیکھا۔ وہ پادریوں کا سا لباس پہنے تھا مگر جبہ

نہ تھا جو اُس زمانہ کے پادری عموماً پہنا کرتے تھے۔ اُسکی عمر ۶۰ و ۷۰ کے درمیان معلوم ہوتی تھی۔ اُسکی کمر جھک گئی تھی اور وہ لکڑی سے اپنے تئین سنبھالتا تھا اور قریب آنے پر معلوم ہوا کہ اُسکے بال بھی سفید ہین۔ مگر بجاے اسکے کہ اُسکی صورت مین کچھ تقدس پایا جاتا اُسکی صورت مکروہ تھی جیسے پرانے عیاشون کی ہوا کرتی ہی۔ اُسکے رخسار زرد تھے مگر اُسکی ناک کی سُرخی سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ معمول سے زیادہ شراب پینے کا عادی ہی۔ وہ پست قد اور مضبوط تھا اُسکی پوشاک کے تار دکھائی دیتے تھے اور بغور دیکھنے پر شراب۔ چربی۔ اور میخانہ کی دیگر بدمستیون کے دھبے بھی معلوم ہو سکتے تھے۔

گرہم "ذرا میرا تعارف تو کرا دو"

دلویالی "اگر تمھارے ذہن مین کوئی خاص مقصد ہی تو بہتر ہوگا کہ ملاقات نہ کرو جب اُسپر نشہ شراب طاری نہین ہوتا وہ ایسی ہی احتیاط کرتا ہی جیسے وزراے خوش تدبیر کیا کرتے ہین اور چونکہ اُسکی ایسی ہی عادت ہی جب اُسپر نشہ بھی چڑھا ہوتا ہی تب بھی وہ احتیاط سے تمام و کمال طور پر درگذر نہین کرتا۔ اگر اُسکو یہ شبہہ ہوگا کہ تم کوئی غرض مابعد رکھتے ہو تو تمکو اُس سے کچھ معلوم کرنا اور بھی زیادہ دشوار ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ اُسوقت تک ملاقات ملتوی رکھو جب تک کہ تم میخانہ مین اُس سے دوچار ہو۔ وہان اگر تم اُسے شراب پلواؤ گے اور اُس سے کچھ دام نہ طلب کروگے تو وہ راہ پر آجاویگا۔ وہ عجب قسم کا شخص ہی وہ نہایت ہی محتاط ہی گو کبھی کبھی ترنگ مین آکر وہ بہت زور سے قہقہہ لگاتا ہی"

گرہم "اور اگر وہ میخانہ مین نہ آوے تو مین اُس سے کیونکر شناسائی پیدا کرسکونگا؟"

دلویالی "تم مطمئن رہو کہ وہ میخانہ مین ضرور آویگا کیونکہ اب وہ اپنی ٹانگون سے چلنے لگا ہی۔ مین یہ سب روپیہ جو میرے پاس ہی اور جو مین نے کل رات کو ماسٹر لیسی سے جیتا ہی ایک پیسہ کے عوض بدتا ہون کہ اگر فادر بیری آج رات کو نہ آیا تو کل شام کو ضرور آویگا"

گرہم ''خیر یونہی سہی!'' اور جب اُسنے یہ کہا اُسنے دیکھا کہ فادر ہری ایک دواساز کی دوکان کی طرف مڑا جہان یقیناً وہ عارضۂ نقرس کے لیے دوا لینے گیا ہوگا۔

دلوبائی ''مین خیال کرتا ہون کہ اب تو وقت معہودہ آگیا ہے وہیں قریب ہی چلو گھاٹ پر چلین اور دیکھین کہ ہمارا دوست لیسی کیا کھلاتا ہی''

کرینل اور اسکا رفیق شہرپناہ سے نکلے اور بندرگاہ کی طرف چلے۔ اُنھون نے راستہ مین اور لوگون کی تلاش کی جنکو مسٹر لیسی نے مدعو کیا تھا۔ مگر ابتک کوئی نہ آیا تھا۔

دلوبائی ''کچھ حرج نہین ہی وہ ضرور آوینگے۔ وے ایسی عمدہ چکھوتیون کا موقع نہ چھوڑینگے جہان تاش کی بازی سے زیادہ جیتنے کی بھی امید ہی۔ شاید وے ہمارے بہ نسبت دیر کو اُٹھے اور رات کی بدمستیون کی وجہ سے دیر تک سویا کیے''

دلوبائی اور کرینل یہی باتین کرتے ہوے گھاٹ کی طرف چلے جاتے تھے جہان جہاز موسومہ کنگ چارلس لنگرانداز تھا۔ اب اُنکو اس تفریحی جہاز کے دیکھنے کا اچھی طرح موقع ملا جسکو کل شام کی جھکتی ہوئی تاریکی مین وے اچھی طرح دیکھ نہ سکتے تھے۔ یہ نہایت عمدہ ڈونگا تھا جسپر دو توپین چڑھی ہوئی تھین اور صفائی و ستھرائی خوب تھی۔ چار مضبوط ملاح بادبانون کو کھینچ رہے تھے تاکہ جہاز کو سمندر پر لیجانے کے لیے تیار کرین اور چونکہ ہوا مثل کل کے نہایت عمدہ تھی یہ امید تھی کہ یہ گشت دریا بہ لطف ہوگا جب گرہم اور دلوبائی گھاٹ پر کھڑے جہاز کا نظارہ کر رہے تھے مسٹر لیسی کمرۂ جہاز کے دروازہ سے نکلا اور منجملہ آٹھ نو مہمانون کے جنکو اسنے مدعو کیا تھا دو کو دیکھکر اُسنے نہایت زور سے نعرہ مسرت مارکر اُنکو بلایا چہرہ اُسکے بھدے کشادہ۔ اور خوش مذاق مزاج کے بالکل مناسب تھا اُسکی پوشاک بجنسہ ویسی ہی تھی جیسی ہمنے بیان کی ہی مگر اُسکے سیاہ بال کل شام کی بہ نسبت چہرہ کے بالائی حصہ پر اور زیادہ پھیلے ہوے تھے۔ بس ناک اور ایک آنکھ کے سوا سے اور نہ کچھ دکھائی دیا

نہ دیتا تھا۔

مسٹر لیسی نے پٹاؤ جہاز سے جہان سے اُسنے ان دونون کو گھاٹ پر کھڑا دیکھا تھا (کیونکہ جہاز بندر کے سطح سے کسی قدر نیچے تھا) پکار کر کہا "سر ہکٹر گریہم اور مسٹر ڈلوہائی فوراً جہاز پر چلے آؤ جبتک اور لوگ آوین آو ایک شیشہ کھولین اور نوش کرین۔ سر ہکٹر وہ رسی تھام لو اور سنبھل کر اُتر آؤ"

جب سر ہکٹر نے مسٹر لیسی کے کہنے سے رسّی تھام لی ڈلوہائی نے ہنسکر کہا "یہ لوگ کہتے ہین کہ ہر انگلش جہاز ٹکڑہ خود انگلستان کا ہوتا ہی پس گریہم اب تم اپنے قدم سرزمین فرانس سے ہٹا رہے ہو اور گویا انگلینڈ کی زمین پر جا رہے ہو (تمسخر سے) پس دیکھو تم انگلینڈ کو اُس سے جلد جا رہے ہو جیسا تمنے خیال کیا تھا۔"

سر ہکٹر گریہم (ہنسکر) "ہان۔ یہ سچ ہی مگر مین یہ خیال کرتا ہون کہ یہ تو ایک بہت بھونڈا افسانہ مثالی ذریعہ ہی جس سے مین انگلش زمین پر جانے والا ہون" اور یہ کہتا ہوا وہ سیڑھیون سے اُترا۔

لیسی "نہین! یہ افسانہ مثالی خیالی نہین ہی بلکہ واقعی بات ہی!"

اور جیسے ہی سر ہکٹر گریہم نے پٹاؤ جہاز پر قدم رکھا تھا طاقتور ملاحون نے اُنکو گھیر لیا اور پکڑ لیا۔

کرنیل گریہم (سراسیمہ ہوکر) "ایّن! یہ کیا؟ یہ کیا بیہودہ دل لگی ہی؟"

لیسی "دیکھو!" اور یہ کہکر اُسنے اپنی پھچہ دار ٹوپی پھینکدی اور سیاہ پٹی ہٹائی اور مصنوعی بال جو اُسنے بہت ترکیب سے اپنے چہرہ پر لگائے تھے نوچ ڈالے اور ایسی صورت دکھائی جس سے خائف اور دل شکستہ کرنیل خوب واقف تھا کیونکہ یہ لیسی دراصل فریڈرک سلبی تھا!

فریڈرک سلبی نے خائف اور متحیّر ڈلوہائی سے چلا کر کہا "اپنے رفیقون سے کہدینا کہ مجکو اُنکی ہمصحبتی کی زیادہ ضرورت نہین ہی اور مین تمکو اور تمہارے بدمعاش ساتھیون کو اُس لوٹ اور دغابازی کی معافی دیتا ہون جو مین نے اپنی غرض پوری کرنے کے لیے اپنے اوپر روا رکھی۔"

سر ہگر ڈگریہم نے اب ہوش سنبھالی کر اور نخوت آمیز دھمکی کے انداز سے کہا ”مگر یہ زبردستی قانون انگلستان کی رو سے واجبی نہ ٹھہریگی نہ قانون کو اسکو روا رکھیگا یہ ایک پرایوٹ جہاز ہی“

فرڈرک سبلی ”نہین جناب یہ بادشاہ کا جہاز ہی اور کپتان جہاز تمھارے شانہ پر ہاتھ رکھے ہوے ہی!“

گریہم (زرد ہوکر) ”اوہ! کیا یہ ممکن ہی؟“

کپتان جہاز نے جواب دیا ”ایسا ممکن ہی کہ میرے بھتیجہ فرڈرک نے بالکل سچ کہا ہی۔ اور تم خود ہی دیکھ لوگے بلا حو بادشاہ کا پھریرہ لیکہ نکل آور اور سب بادبان چڑھا دو اور انگلینڈ کو چلدو!“

ان احکام کی فوراً تعمیل کی گئی اور جب ہیجانہ کیلی کے اور بےفکرے بندرگاہ مین آئے اور اپنے دوست ولوبائی سے ملے انھون نے دیکھا کہ وہ جہاز جسپر انکی عمدہ دعوت ہونے والی تھی باشان وشوکت بندرگاہ سے چلا جارہا ہی۔

باب ۵۷

ملکہ کا کمرہ

شام کا وقت تھا اور ملکہ کے کمرہ واقع محل وائٹ ہال مین عمدہ لوگ جمع تھے۔

کیتھرین بریگنزا کی زوجہ چارلس کی طرف توجہ سے خیال کرنا چاہیے نہ محض بوجہ اسکی بدقسمتیون کے۔ بلکہ بوجہ اسکی عصمت عالی کے جو فسق کے ایسے گندے اور شہدے دربار مین بیداغ قائم رہنے کہ بدگوئی بھی اُس تک دست رس نہین ہوئی۔ اسوقت جسکا ذکر ہم لکھرہے ہین اسکی عمر قریب چالیس سال کے تھی اور گو وہ باشندہ ملک پرتگال کی تھی جہان بوجہ گرمی آب وہوا کے جمال لنسوانی بمقابلہ سرد ملک گریٹ برٹن کے جلد پختگی کو

بھو بجھتا ہے اور اُسکے بعد زوال پذیر ہونا شروع ہو جاتا ہے اُسکی یہ کیفیت
نہ تھی - وہ اس قاعدہ کلیہ کی استثنا معلوم ہوتی تھی اُسمین بہت ساحصہ حسن و
خوبی کا جو اسکی اوائل عمر مین تھا اب تک باقی تھا - یہ بات اسوجہ سے
نہ تھی کہ اُسکا نقشہ ہر طرح سے بے عیب تھا بلکہ اُسکی صورت بہ حیثیت مجموعی
دل پسند اور دلکش تھی - اُسکا چہرہ گول تھا - ناک ذرا اُبھری ہوئی تھی
مگر نہ اسقدر کہ یک رخی صورت معمولی معلوم ہوتی - اُسکی آنکھین بڑی اور
سیاہ تھین جنکا انداز بیماری کی آنکھ کا سا تھا - وہ اکثر سخت غم و الم مین
ڈوبی رہتین - اُسکے دہن تنگ کا جو خوش ترکیب تھا اور لبون کی قدرتی
گدازی رکھتا تھا - منھ پھیلائے ہوئے غمگین کا سا انداز تھا تبسم اسکے لبون
پر شاذ نمایان ہوتا اور جب ہوتا تو نرمی اور نزاکت اور نیز خاطر دلربائش
کے دلگداز آلام کو ہویدا کرتا - اور اُنکے درمیان بڑی دانتون کی دکھائی
دیتی جو کسیقدر بڑی مگر نہایت صاف اور برابر تھی - اُسکے بال سیاہ
نرم اور ریشم کے سے تھے مگر کسی قدر کمی کے ساتھ - اور وہ اُنکو بہت زیادہ بنوارتی
بلکہ بابون لکے زیادہ حصہ کو بلیٹون کی طرح جلدیا گوندھتی اور منتشر زلفون کو کچھ سینہ
کی طرف اور کچھ پیچھے لٹکاتی - اُسکا رنگ صاف زیتون کا سا تھا جسکی شفافی
کی وجہ سے اُسکے رخسارون پر رنگ جھلکا ہوا نظر آجاتا تھا جب اُسکے
دل مین کسی قسم کا جذبہ ہوتا - اُسکا بالائی یعنی کمر سے اوپر کا حصہ خوش ترکیب
تھا اور قد و قامت موزون گو اب اُسمین فربہی آچلی تھی - اُسکے ہاتھ اور پاؤن
بھی خوبصورت تھے - اُسکی چال رعنائی کے ساتھ تھی مگر بخلاف اسکے بیٹھی
ہوئی حالت مین اُسکی ہیئت شان و شوکت سے معرا اور رعنائی اور تمکنت
سے خالی معلوم ہوتی - غرضکہ ہیئت مجموعی اُسکا انداز بطور عورت کے
دلپسند اور دلکش تھا نہ بطور ملکہ کے رعب پیدا کرنے والا خصوصًا اسوجہ
سے کہ اُسکی نیک مزاجی اور نرم دلی کبھی کبھی خود فراموشی خفگی اور گریہ و ماتم
بے صبری مین حائل رہتی -
تاہم اکثر ایسے اوقات ہوتے جب اُسپر ایسا ستم ہوتا کہ نیک سے

نیک شخص اُسکو گوارہ نہ کر سکتا وہ تن کر کھڑی ہو جاتی اُسکی آنکھوں سے جو ایک لمحہ قبل چشم بیمار کی کیفیت رکھتین بجلیان گرنا شروع ہو جاتین۔ جور و جفا کی وجہ سے جو سرخی غصہ کی پیدا ہوتی وہ اسکی نازنین صورت کو دفعتاً عظمت و جلال بخشتی اور ایک لمحہ کے لیے وہ فی الواقع مثل ملکہ کے معلوم ہونے لگتی مگر ایسے مواقع اکثر دیر کو ہوا کرتے کیونکہ اُسکا دل بیرحم شوہر کے ظلم سے بہت کچھ دکھ چکا تھا اور اُسکے علانیہ بچپن کے علی الاتصال نظارہ سے قریب ٹوٹنے کے تھا کہ اُسکو اتنی قابلیت نہ تھی کہ صبر و شکسب کو کام مین لاتی بجز اُسوقت کے کہ اُسکو کوئی نیا صدمہ پہونچتا جو پچھلی بدسلوکیون سے زیادہ سخت اور دل خراش ہوتا جسکی وہ شکار ہو رہی تھی۔

چارلس کی یہ قابل نفرت حکمت رہی کہ جہان تک ممکن ہو تنظلم زوجی سے اپنی ایڑی سے ملکہ کو دبائے رہے تاکہ وہ اُسپر اُن بیوفائیونکی بابت جنکو وہ چھپانے کی کوشش اہی نہ کرتا لعنت و ملامت نہ کرے۔ کبھی اُسنے عمداً اُس سے بیرخی کی۔ کبھی اُسکو حقارت سے دیکھا۔ کبھی فی الواقع بدخوئی کی غرض یہ کہ ہزارون طرح کی سختیان کرتا رہا جو زد و کوب کے لفظ سے تعبیر نہین کیجا سکتی مگر تاہم سمجھدار عورت کے لیے ناقابل برداشت تھین اور یہ سب بدعتین اس غرض سے دیدہ و دانستہ کیجاتی تھین تاکہ وہ اُسکے قدمون پر سرنگون رہے! اگر ملکہ منتقم مزاج اور نکچڑھی ہوتی تو غالباً وہ اس بیباک سفاکی کا دلیری سے مقابلہ کرتی مگر وہ نیک مزاج اور عفو پسند با الفت اور رضا جو تھی۔ اُسکی نیک دلی اُسکو غصہ دلانے کی مانع ہوتی یہانتک کہ بالآخر وہ ایک سیدھی سادی مطیع اور راضی برضا عورت ہوگئی جیسا ہم اُسکو اسوقت پاتے ہین۔ اُسنے نہ صرف اُس کوفت اور غم کو جو اُسکے شوہر کے بچپن سے پیدا ہوا تھا علانیہ ظاہر کرنے سے احتراز کیا بلکہ اُسکے آشناؤن کو مجبوراً اپنی صحبت مین قبول کیا اور اپنے دل پر جفا کر کے اُسنے سنجیدہ پیشانی ملنا اختیار کیا تاکہ بادشاہ اُس سے بالکل چھوٹ نہ جاوے اور کبھی کبھی تو ایک آدھ گھنٹہ کے لیے اُسکے پاس آ جایا کرے لیکن اُسکے غم و الم کو آواز بلند

نہ ظاہر کرنے سے یہ بات نہ تھی کہ اُسپر صدمہ نہ تھا یہی وجہ تھی کہ اُسکا چہرہ ہمیشہ
اُداس رہتا جو ہر طرح کی مسرتون سے بھرا ہوا تھا جب وہ ابتداً انگلستان
کو اُسکی ملکہ ہونے کے لیے آئی تھی۔

کیتھرین برگنزروی کو تمام ظاہری نمائش شاہانہ حاصل تھی مگر کچھ اصلی
اختیار نہ تھا اُسکی خدمت مین بہت سی خواصین تھین جنمین سے بعض اُسکے
شوہر یعنی بادشاہ کی آشنا تھین اور بعض بادشاہ کی جاسوس اور اُسکی ساختہ
پرداختہ تھین۔ یہ بات نہ تھی کہ بادشاہ کو ملکہ کی بابت کسی قسم کا خیال رقابت
ہو وہ جانتا تھا کہ ملکہ کے پاس کوئی نہین آتا جاتا اور اُسکی عصمت بیداغ ہے
مگر اُسنے ملکہ کو کبھی موقع نہین دیا کہ وہ کسی سے واقعی دوستی پیدا کرے
اس خیال سے کہ کہین اُن بدسلوکیون کا جو اُسکے ساتھ ہوئی ہین کسی ہمراز
دوست سے اظہار نہ کردے۔ ملکہ اُن لوگون کے چال چلن کو خوب جانتی تھی
جن سے وہ گھری ہوئی تھی وہ بات کہنے سے قبل اُسکے ہر پہلو کو خوب
سوچ سمجھ لیتی کہ کہین بیقراری اور تلخ کامی کی حالت مین اُسکے مُنھ سے کوئی
لفظ ایسا نہ نکل جاوے جسکے معنی اُسکے شوہر کے کان مین پہونچنے پر بادشاہ کی
ملامت کی طرف منجر سمجھے جاوین پس اُسکی زندگی ایک باشان و شوکت
مصیبت کی تھی۔ اُسکا وجود بالکل ملمع کیا ہوا نکبت تھا۔ اُسکے سر پر تاج
شاہانہ جواہرات سے مرصع تھا مگر تاج کے نیچے دماغ تکالیف سے مختل تھا
اُسکے سینہ پر ہیرہ و جواہرات تھے مگر اُسکے نیچے دل مین جو تپان تھا جگر خراش
آلام اُسکو گھلائے دیتے تھے!۔

ہم کہہ چکے ہین کہ اس بدنصیب ملکہ کے کمرہ مین منتخب اشخاص کا جماو
تھا وہ کبھی کبھی ایسے جلسے کیا کرتی نہ اس غرض سے کہ اُسکا شوہر جس سے
وہ باوجود اُسکے بیرحم مظالم اور علانیہ بیوفائیون کے محبت کرتی تھی اُسکے
پاس کبھی کبھی آوے بلکہ یہ غرض ہوتی کہ اُسکی حالت کے غمگین یکسانی کبھی کبھی
زوال ہو۔ اس موقع پر دربار کی خاص لیڈیان مع چند امرا و شرفا کے اُسکے
کمرہ مین جمع تھین اور منجملہ دیگر مہمانون کے ڈچز آف پورٹس موتھ اور

ڈچیز آف کلیولینڈ بھی تھین ڈچیز آف پورٹس موتھ خوابگاہ شاہی کی پیش خدمتی پر ممتاز تھی اسوجہ سے اُسکو ملکہ کے تمام جلسون مین شریک ہونے کا استحقاق تھا اور ڈچیز آف کلیولینڈ اسوجہ سے مدعو کی گئی تھی کہ وہ بادشاہ کی نظرون مین پھر ممتاز ہوتی جاتی تھی اور بیچاری ملکہ خوب جانتی تھی کہ اگر ڈچیز آف کلیولینڈ کو نہ بلا دیگی تو بنظر حالات موجودہ بادشاہ ناخوش ہوگا - ان دونون رقیبون مین سے ملکہ ڈچیز آف کلیولینڈ کو ڈچیز آف پورٹس موتھ کی بہ نسبت زیادہ ناپسند کرتی تھی مکار فرانسیسہ (ڈچیز آف پورٹس موتھ) نے کبھی ملکہ سے علانیہ سخت کلامی نہین کی تھی نہ اُسنے کبھی ملکہ کو عمداً خفیف یا ذلیل کیا تھا بلکہ اکثر اُس سے خوب نمائشی دوستی اور پُر حرفت عیاری کا برتاو کیا تھا جسمین اُسکو کامل دستگاہ حاصل تھی برخلاف اسکے ڈچیز آف کلیولینڈ جب چند سال ہوے عروج پر تھی اُسنے کبھی ملکہ کی جانب دماغ داری نخوت اور گستاخی برتنے مین تامل نہ کیا تھا - ملکہ کو اُس سے اکثر صدمہ پہونچتے اور وہ بدنصیب اکثر چوری چھپے پھوٹ پھوٹ کر رویا کرتی - جب اُسکو ڈچیز آف کلیولینڈ سے کوئی نیا صدمہ پہونچتا جسکی بابت وہ کچھ نہ کرسکتی پس یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ملکہ کو اب اپنی دشمن ڈچیز آف کلیولینڈ کی پھر منظور نظر ہونے کی وجہ سے بہت اخوتنہ پیدا ہوا اور وہ دل مین کہتی کہ اگر ڈچیز آف پورٹس موتھ بھی بادشاہ کی زیادہ منظور رہتی تو اچھا ہوتا تاہم ملکہ حتی الامکان اپنی تشویش اور ناپسندیدگی کو جو اُسکو ڈچیز آف کلیولینڈ کی بابت تھی چھپانے کی کوشش کرتی بلکہ اُس سے جبراً و قہراً یہ تبسم و التیام مخاطب ہوتی تاکہ وہ اُس سے راضی رہے اسواسطے کہ اب اسکا ستارۂ اقبال پھر عروج پر تھا -

ملکہ کا مکان چار کمرون پر مشتمل تھا جو نہایت آراستہ و منور تھے ایک کمرہ مین تاش کھیلنے کی میزین بچھی ہوئی تھین اور وہان چند مہمان کھیل مین مصروف تھے دوسرے مین نوجوان جوڑے (مرد و عورت) بیٹھے یاررنگین طبع ناز نینون کے ساتھ گلگشت نازنین تھے - تیسرے کمرہ مین میز پر ہر قسم کے

کھانے چنے تھے اور جو تھا زیادہ تر شاہی گروہ کے لیے مخصوص تھا اُسمین بادشاہ ایک صفہ پر مع ڈچیز آف کلیولینڈ کے متمکن تھا اور دوسرے صفہ پر ملکہ اور ڈچیز آف پورٹس ہموتھ بیٹھی تھین اور پانچ چھ خدام خاص اور پیش خدمتین مودب فاصلہ پر ایستادہ بلحاظ آداب بادشاہی دھیمے لہجہ سے بات چیت کر رہے تھے بادشاہ کی کل توجہ ڈچیز آف کلیولینڈ پر مبذول تھی اُسکا برتاو ڈچیز آف پورٹس موتھ سے ظاہر اسرد ا در رکھا دٹ کا تھا - ڈچیز آف پورٹس موتھ فوراً سمجھ گئی کہ اُسکی رقیبہ بادشاہ کی نظر دن مین بہت بڑھ گئی ہے اور وہ خود گھٹ گئی ہے مگر کوئی شخص اُسکے بشرہ سے یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ اُسکے دل مین کیا آرہا ہے وہ حسب معمول فرحان وشادان معلوم ہوتی تھی جب بادشاہ اُس سے کچھ کہتا وہ اپنے معمولی انداز سے جواب دیتی اور وہ ایسی محتاط تھی کہ اُسنے اپنی بڑی رقیبہ کی جانب کوئی کاوش اور ناخوشی اپنے انداز سے ظاہر نہین کی نہ اُسنے معمول سے زیادہ کوئی تپاک ملکہ سے برتا وہ اپنے تئین خوب سنبھالے ہوئے تھی - اُسکی نگاہ - اُسکا کلام اور انداز اُسکے اختیار مین تھا باوجود اس سب کے فقط ایک خیال جو اُسکے دل مین بالا تھا یہ تھا کہ سب سے پہلا موقع جو ڈچیز آف کلیولینڈ کی سازشون کو باطل کرنے کا ہاتھ آوے اُسکو جانے نہ دے -

اس موقع پر بادشاہ چارلس کچھ اُداس سا تھا وہر چند اپنے تئین بشاش کرنے کی کوشش کرتا مگر اُسکے دل کی کلی نہ کھلتی اُسپر کچھ ایسی حالت غمگینی طاری تھی جسکو وہ علیحدہ نہ کر سکتا تھا اُسکے اخراجات حال مین بے انتہا ہوئے تھے اور طرح طرح کی وجوہ سے اُسکے کیسہ سے خوب سیلان زر ہوا تھا اور گو ڈچیز آف کلیولینڈ نے اُسکو بہت سی بڑی بڑی رقوم اپنے ہوا خواہون اور وابستگان سے چندہ کر کے دی تھین اُنکی نسبت بادشاہ کی چند ضرورتون کے مقابلہ مین ایسی تھی جیسا سمندر مین قطرہ - الحاصل یہ ہے کہ بادشاہ کا بال بال قرضہ سے بندھ گیا تھا اُسکے لواحقون کی تنخواہ کئی مہینہ سے ادا نہ ہوئی تھی بہت سے فردشندگان نے

جو محل شاہی کے لیے ہر قسم کا سامان مہیا کرتے تھے میر سامان سے صاف طور پر کہدیا تھا کہ اگر ہمارا روپیہ نہ ملیگا تو ہمارا دیوالہ نکل جاویگا علاوہ برین بادشاہ کو بہت سے دین قمار بازی کے ادا کرنا تھے جو باوجود اُسکے چھچھوراپن اور بیفکرا ہونے کے اُسپر گران تھے اصل یہ ہی کہ اُسکو لوئسی (ڈچز آف پورٹس مؤتھ) کی جانب بہ نسبت بربرہ (ڈچز آف کلیولینڈ) کے زیادہ میلان تھا مگر اُسکی ضرورتون نے اُسکو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ بربرہ کو پھر اپنی نظر دن مین وقعت دے اسوجہ سے کہ اُسنے اُسکو بہت سا روپیہ دیا تھا اور دینے کا وعدہ کیا تھا مگر اُسنے اُسکو آگاہ کر دیا تھا کہ وہ اُسکے معاوضہ مین چاہتی ہی کہ اُسکی وقعت سب سے بڑھ چڑھکر ہو جاوے۔

جب چارلس بربرہ کے پاس صفہ پر بیٹھا تھا اُسنے اپنے دل مین دونون رقیب ڈچزون کا مقابلہ کرنا شروع کیا۔ ڈچز آف کلیولینڈ کی عمر اب پینتالیس سال کی تھی اور ڈچز آف پورٹس مؤتھ مشکل سے چھتیس برس کی۔ پس باعتبار جوانی کے ڈچز آف پورٹس مؤتھ کو فوق تھا۔ یہ سچ ہی کہ ڈچز آف کلیولینڈ کی رونق حسن پختگی کو پہونچ چکی تھی اور وہ نہایت حسین تھی مگر ڈچز آف پورٹس مؤتھ کے حسن مین وہ شیرین ادائی تھی جو بادشاہ کو بہت پسند تھی اُسنے ڈچز آف کلیولینڈ کے چہرہ کو دیکھا اور اُسکی بڑی سیاہ آنکھون مین جنکی تیزی عیش وعشرت کے آرام کی وجہ سے کچھ کم ہوئی تھی سخت جذبات نفسانی اور تند مزاجی کے آثار مشاہدہ کیے۔ اُسکے دہانہ کی محراب مین گو اُسکے لب نہایت سرخ تھے اُسنے اُسکے مزاج کی ضدی نخوت کو معائنہ کیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ قد موزون جو مین دیکھ رہا ہون ایک لمحہ مین کوہ آتش فشان کی سی تندی سے حرکت مین آسکتا ہی۔ اور یہ نازک جال بندی نیلگون رنگون کی جو اُسکی جبین مصفا پر رنگ کی شفافی کی وجہ سے نمایان ہی غیظ وغضب کی حالت مین دفعتًا پھول کر گرہ دار ڈورے کی طرح گوری جلد کے نیچے دکھائی دینے لگینگی پھر جب وہ دُزدیدہ نگاہون سے ڈچز آف پورٹس مؤتھ پر نظر جماتا اُسکے دل مین آتا کہ اُسنے مجھکو کبھی ستایا اور ڈرایا نہین ہی اُسکے انداز مین شیرین ادائی اور دلکش کرشمہ ہی اور اُسکی سخت سے سخت ناراضی ملامت آمیز تکا اور شدید سے شدید

ملامت ٹھنڈی سانس تک محدود ہی - جب وہ اُسکی بھولی صورت کو دیکھ رہا تھا
وہ جانتا تھا کہ اُسنے اُسکا چہرہ کبھی غیظ و غضب سے بگڑا نہین دیکھا نہ اُسکے بشرہ کو
چڑیل کے سے غصہ سے مکدر پایا مگر وہ ایسا خود غرض تھا کہ اُسکو فقط لوئیسی کے لحاظ
سے اسکا افسوس رہتا کہ وہ اپنی محبت کو اُس سے ہٹاکر اُسکی رقیبہ کی طرف
منتقل کر رہا ہی اگر اُسکو کچھ افسوس اس بات کا تھا تو محض اپنی وجہ سے تھا -
یہ افسوس رنج کی حد تک نہ تھا کہ وہ لوئیسی کو اپنی منظور نظری سے علٰحدہ کر رہا ہی
بلکہ اُسکو ایک قسم کی کبیدگی اور پریشانی لاحق تھی کہ باقتضاے حالات وہ
بربرا کو جسکی آتش مزاجی سے اُسکے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے لوئیسی پر فوق
دے رہا ہی جسکے ناز نین دلکش انداز اُسکے لیے نہایت دلفریب ہین -

منجملہ مہمانون کے جو ملکہ کے کمرے مین اس موقع پر جمع تھے بہت
سے وہ اُمرا اور شرفا تھے جو ڈچز آف کلیولینڈ کے ہوا خواہ ہو گئے تھے اور
جنھون نے روپیہ سے اُسکی امداد کی تھی تاکہ وہ بادشاہ کی ضرورتون کو رفع
کر سکے اُنھون نے یہ ترکیب وہیل مچھلی کے پکڑنے کے لیے اسپراٹ مچھلی چھوڑنے
کے اصول پر کی تھی اور اب اُنکو اپنی تدبیر کی کامیابی اور بربرا کے ترقی پذیر دباؤ
اکو دیکھکر نہایت مسرت تھی - ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس روز کے جسکا ہم ذکر
لکھ رہے ہین چھ سات ہفتہ بیشتر ڈچز آف کلیولینڈ نے بادشاہ کو ایک فہرست
اُن اشخاص کی جنکو وہ عہدے یا پنشن دلانا چاہتی تھی خفیہ طور پر بھیجی تھی
مگر واضح رہے کہ چارلس نے اپنی معمولی سُستی کی وجہ سے وقتاً فوقتاً اُس
فہرست پر غور کرنا ملتوی رکھا تھا اگر بربرا کو پوری طور پر بادشاہ کے مزاج
مین دخل ہو گیا ہوتا تو وہ غیظ و غضب مین آجاتی اور بادشاہ کو یہانتک
عاجز کرتی کہ وہ اُن سب باتون کو قبول کرتا جو وہ کہتی مگر یہ خیال کرکے
کہ اُسکا اختیار ابھی تک کافی طور پر مضبوط نہین ہوا ہی اُسنے اپنے غصہ
کو روکا اور آہستگی سے کام لیا تاکہ بادشاہ کی نظرون مین باوقار رہے
پس اُسنے وقتاً فوقتاً اس فہرست کا تذکرہ بھی کیا تھا جسکا ہمنے ذکر کیا ہی اور
بادشاہ کی ضروریات نقدی کو پورا کرتی رہی تھی تاکہ اپنے تمام مقاصد

یین کامیاب ہوا اُسکے دوست اور ہواخواہ بدستور اس کام کے لیے چندہ دیتے رہے اور اسلیے کہ آخری کوشش کیجا دے اُنھون نے پچیس ہزار پونڈ جمع کیے - جو اسوقت ڈچز کے پاس تھے جنکو بادشاہ کے دینے کا موقع ڈچز تلاش کر رہی تھی مگر اُسکو اطلاع دیگئی تھی کہ یہ آخری رقم ہے جو اُسکے ہواخواہون کی جیب سے نکل سکتی ہے اور اُسکو اسکی بابت بادشاہ سے بہت شد و مد کے ساتھ ذکر کرنا چاہیے اور اسکو سب سے اخیر کا باقی ماندہ گولہ تصور کرنا چاہیے جو دربار کی بیجا ار سازشون کی باٹری اتوا پے فیر کر سکتی ہے -

پس اس خاص شام کو ٹری جال پلے جانے کو تھی اور ڈچز آف کلیولینڈ منتظر وقت تھی کہ چارلس کو ایسے طرز گفتگو پر لادے جو اُسکے اغراض کے مناسب ہو وہ یقین کرتی تھی کہ گیند اُسکے پاؤن کے پاس ہے وہ جبطرف چاہیگی اُسکو جنبش دیدیگی وہ لوسئی سے بھی زیادہ تپاک برت سکتی تھی بلکہ ظاہری خوش خلقی سے ملسکتی تھی کیونکہ وہ سمجھتی تھی کہ اُسکی رقیبہ کی سلطنت اب قریب اختتام کے ہے بلکہ اُسنے ایک گونہ مگر بہت خفیف مخدومانہ تکبر اپنے انداز گفتگو مین اختیار کیا جب کبھی لوسئی سے ہمکلام ہوئی -

ہنوز ارباب جلسہ کو جمع ہوے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ ایک چھوکرا داخل ہوا اور اُسنے لارڈ اسٹیوارڈ (میرسامان) کی طرف جو خود ایک مہمان تھا بڑھکر اُسکے کان مین کچھ کہا - اُسنے ایک بیچین نگاہ بادشاہ کی طرف اُٹھائی اور پھر چھوکرے سے دھیمی آواز مین کچھ کہا چھوکرا ٹھہر گیا گویا متردد تھا کہ کیا کرے ظاہرا وہ اور کچھ کہنا چاہتا تھا مگر جو کچھ اُسکے ذہن مین تھا اُسکے ظاہر کرنے کی جرأت نہ کر سکتا تھا نہ اُسکو کہنا پسند کرتا تھا میرسامان نے بے صبری سے اشارہ کیا اور چھوکرا جانے والا ہی تھا کہ بادشاہ نے جو بددماغی کی حالت مین برافروختہ اور ناراض ہوجایا کرتا تھا تند ہوکر پوچھا " یہ سب سرگوشی کیا ہے ؟ "

میرسامان نے بادب اُس صفہ کی طرف جسپر بادشاہ مع

ہر برا کے تمکن تھا بڑھکر کہا "جہان پناہ یہ معاملہ خاص میرے سررشتہ سے متعلق ہی"

بادشاہ "ہش! ذرا صاف بیان کرو معلوم ہوتا ہی کہ کوئی ناخوش بات ہی"

میر ساماں (سر تسلیم خم کرکے) "نہین حضور کچھ نہین"

بادشاہ "نہین کیسے کچھ نہین ہی! آخر بتاو تو کیا ہی شاید کوئی بڑبڑانے والا دوکاندار عرضی یا درخواست لایا ہوگا - اوہ! (قہقہہ لگاکر) یہ قیمت پانے کی عرضیاں تو اب بہت تکلیف دہ ہوتی جاتی ہین - کوئی چھپی بات نہین ہی کہ میرا خزانہ ایسا خالی ہی جیسا اخروٹ کا مغز نکالا ہوا چھلکا - اور جسطرح بادشاہ زرکسیز (اردشیر بابکان) نے اُس شخص کے لیے انعام مقرر کیا تھا جو اُسکے واسطے کوئی نیا ذریعہ فرحت کا ایجاد کرے مین بھی اُس شخص کو بہت انعام دینے کو تیار ہون جو مجھکو ایسی تدبیر بتاوے جس سے میرا خزانہ تہی پُر ہوجاوے مگر خیر یہ تو بتاؤ یہ کیا معاملہ ہی کل حاضرین اپنے بادشاہ کی دقتون کو جانتے ہین تمکو اس نئی دقت کے اخفا کی ضرورت نہین ہی"

میر ساماں "حضور حضور—"

بادشاہ نے بیچینی سے اپنا پاؤن زمین پر ٹیک کر اور بات اکاٹ کے کہا "کیا حضور حضور کرتے ہو جو اسوقت سخت ناگوار ہی چھوکرہ کی طرف اشارہ کرکے) یہان آؤ اور جو کچھ حال ہی بیان کرو"

چھوکرا "غریب پرور ایک عورت میر ساماں کے کمرہ مین کھڑی ہی جو التجا کرتی ہی کہ—"

بادشاہ نے جو مردانہ وار دریافت کرنا چاہتا تھا جسکے کہنے مین چھوکرے کو تامل معلوم ہوتا تھا کہا "اچھا پھر - وہ عورت کیا چاہتی ہی؟"

چھوکرا "وہ عرض کرتی ہی کہ ایک درخواست جو وہ لائی ہی ملاحظۂ انور مین جلد گذرنا چاہیے"

بادشاہ "اور وہ درخواست کہان ہی؟"

میر سامان۔ (بولکر) "حضور والا وہ اُسی چھوکرے کے پاس ہی مین نے اُس سے کہا تھا کہ اُسکو ابھی لیجاوے تاکہ مین اُسکو بوقت فرصت دیکھون"

بادشاہ "اور چھوکرے نے تمھارے کہنے کے مطابق عمل کرنے مین تامل کیا کیونکہ اُسنے دیکھا کہ عورت بہت مصر ہی اور اُسکی ضرورت شدید ہی۔ لاؤ وہ درخواست مجھکو دو"

چھوکرے نے اپنے سینہ پر سے عرضی نکالکر پیش کی اور چارلس نے اُسکو جلدی سے کھولکر پڑھا وہ ایک عرائض نویس کے ہاتھ کی خوشخط لکھی ہوئی تھی کیونکہ اُس زمانہ مین سوال نویسون کی کثرت تھی جب بہت سے متوسط الحال شرفا بھی لکھنا جانتے تھے۔

بادشاہ "لاحول ولا قوۃ یہ تو ایک غیر دلچپ مقدمہ ہی ہمارا میفروش اس حالت کو پہونچگیا ہی کہ ہزار پونڈ کے قرضہ کی علت مین جیلخانہ بھیجدیا گیا ہی (میر سامان کی طرف نظر اُٹھاکر) اور تمھارے سررشتہ کو سات ہزار درم دینا ہین بیچارہ بالکل بربادی پر ہی اُسکا دیوالہ نکل جائیگا اور وہ ہر قسم کی مصیبت مین پڑجائیگا"

میر سامان "اجازت ہو تو ذرا مین سائلہ سے بات کرلون"

بادشاہ (کبیدہ ہوکر) "اجی وہ بات نہین چاہتی روپیہ چاہتی ہی پہلی رقم تم اُسکو بیشک دیسکتے ہو مگر دوسری رقم کے ادا کرنے مین ذرا کچھ وقت ہوگی لیجیے یہ بادشاہ انگلستان ہی جو بے زر قسمت آزما ہو رہا ہی اور خود اُسی کے مکان مین اسیر تقاضون کی بھرمار ہی چھوکرے تم عورت کے پاس جاؤ اور اُس سے کہدو کہ ایک گھنٹہ مین اُسکا روپیہ ادا ہوجائیگا"

یہ کہکر بادشاہ اُٹھ کھڑا ہوا اور ملکہ کے کمرہ سے چلا گیا اُسکے اسطرح بے محابا چلے جانے سے ہر شخص فرط تحیر سے سکتہ مین تھا مگر چند لمحہ مین ڈچز آف کلیولینڈ بھی صفہ سے اُٹھی اور کمرہ سے چلی گئی اور اُسکے

ھواخواھون نے جلدی سے بڑمعنی فہمند نگاھین ایک دوسرے پرڈالین گویا صورت حال سے یہ کہاکہ اب سب سے اخیر بڑی زد کا موقع ہی

باب ۵۷

پچیس ۲۵ ہزار پونڈ

ناظرین کو یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ جس سین کا ابھی ذکر کیا گیا ہی اسمین کچھ زیادتی یا مبالغہ کیا گیا ہو۔ بادشاہ چارلس کے زمانۂ سلطنت مین اکثر ایسی نوبت آئی کہ۔وہ اپنی فضول خرچی کی وجہ سے بالکل تنگدست ہوگیا اور دوکانداروں نے محل بادشاہی کےنے واسطے اشیاے ضروری دینے سے انکار کیا اور بڑبڑانے والے قرضخواھون نے دروازہ گھیرا اور روپیہ پانے کی عرضداشتون اور درخواستون کی بھرمار ھوئی۔اس بادشاہ کی نسبت مشہور ہی کہ وہ اپنی کسی محبوبہ کے لیے ایک تحفہ بھیجنے مین ہزارون روپیہ صرف کر دیتا حالانکہ اُسکے نوکرون کے پاس مشکل سے روٹی کھانے کو بھی۔شاید ہمارے چند ناظرین کو اس امر سے تعجب ہوگا کہ مہمانون مین سے کسی نے اسوقت کچھ روپیہ قرض نہ دیا جسکی تعداد بمقابلہ حاضرین کی دولت وثروت کے بہت کم ہوگی مگر یہ ذراسا خیال کرنے سے سمجھ مین آسکتا ہو کہ یہ امر آداب دربار کے بالکل خلاف تھا اور اس قسم کی پیشکشی توھین سمجھی جاتی مگر حاضرین مین سے ایک کا یہ گمان تھاکہ وہ تاعدۂ کلیہ سے مستثنیٰ ہی یہ ڈچیز آف کلیولینڈ تھی جو حسب متذکرۂ صدر بادشاہ کے پیچھے پیچھے کمرہ سے چلی گئی تھی۔

بربرانے بادشاہ کو مع اُسکے اُس غلام گردش مین جا لیا جو اُسکے تخلیہ کے کمرہ کو جانے کو تھا اور جہان بادشاہ تیز اور بے چین انداز سے چلا جارہا تھا اُسنے دھیمی باتون کی چاپ اور قیمتی لباس کی کھڑکھڑاہٹ اپنے پیچھے آتے ہوئے سنکر منھ پھیر کر دیکھا۔

بادشاہ۔" اوہ بربرا تم ہو؟ مین تنہائی چاہتا ہون مین کسی کو خط لکھونگا کہ ۔۔۔"

بربرا۔" پیارے چارلس معاف کرو کیونکہ تم تکلیف مین ہو میرا فرض ہو کہ تمھاری تسلی اور تشفی کرون۔ شاید مین تمھاری مدد بھی کر سکون۔"

بادشاہ (جلدی سے)" اچھا ادھر آؤ۔ ہمکو آہستہ باتین کرنا چاہیے تاکہ کوئی ملازم جو قریب ہو سن نہ سکے۔"

دونون تخلیہ کے کمرہ مین گئے جو منور تھا اور چارلس نے ایک کرسی پر بیٹھ کر کہا۔" بحیثیت بادشاہ کے میری تقدیر بالکل فقیر کی سی ہے!"

ڈچز آف کلیولینڈ۔" تم ذرا سے واقعہ پر کچھ رنج نہ کرو آؤ جو کچھ ہوا ہی اسکی بابت اطمینان سے بات چیت کرین تمھارے قرضخواہ کے مطالبہ کی تعداد کچھ زیادہ نہین ہی اور حسن اتفاق سے میرے پاس اسقدر روپیہ ہو کہ تم اپنا وعدہ پورا کر سکتے ہو۔"

بادشاہ۔" بربرا تم تو حال مین میری محافظ فرشتہ ہو گئی ہو یہ تو بتاؤ کہ تمھارے پاس روپیہ کہان سے آتا ہی؟"

ڈچز۔" اس سے تمکو کیا غرض تمکو یہی معلوم کر لینا کافی ہو کہ میرے اختیار مین پچیس ہزار پونڈ بصورت کاغذ زر ہین جنکا روپیہ کل وصول ہو سکتا ہی۔"

چارلس۔ (اسقدر زر کثیر کے ملنے کے خیال سے خوش ہو کر)" اچھا تو کچھ تو دو!"

ڈچز۔" اتنی جلدی نہ کرو تمکو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے ایک گھنٹہ کامل کی مہلت ہو بس ہم چند منٹ باتین کر سکتے ہین۔"

بادشاہ۔ (ناک بھون چڑھا کر)" مین سمجھا قرضہ کا کچھ معاوضہ بھی ہی اچھا بتاؤ کیا شرائط ہین؟"

ڈچز۔" وہ ذرا سی یادداشت جو چند ہفتہ ہوئے مین نے تمکو دی تھی اور جسپر غور کرنے کا تم نے وعدہ کیا تھا۔"

بادشاہ "اچھا اچھا مین اُسکو ابھی دیکھو نگا" ایک کُنجی میز پر پھینک کر "دیکھو وہ اُس بکس مین ملیگی اگر مین غلطی نہین کرتا"

بربرا بکس کھولنے کے لیے بڑھی اور کاغذ مطلوبہ کو نکال لائی۔

بادشاہ (کاغذ دیکھکر) "یہ تو ایک بڑی لمبی فہرست ناموں کی ہی پنشن۔ عہدہ۔ ترقی۔ خطاب۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ بربرا تم خیال کرتی ہو کہ بادشاہ انگلستان ہونا اس لیے کافی ہی۔ کہ وہ سب قسم کی روٹی اور مچھلی اپنے گرد کے مرتبکون کو دیسکے"

ڈچیز (تمکنت سے) "اجی جناب یہ سب میرے دوست ہین اور گو تم بادشاہ ہو مہربانی کرکے انکا نام قرینہ سے لو۔

بادشاہ (ڈچیز کے ناخوش ہونے سے خائف ہوکر) "اچھا اچھا تم خفا ہو واللہ دیکھو تمھارے دوستون کی اس فہرست مین یہ کیا اچھا نام ہی لارڈ آرڈن جس نے مرٹن باغی کی بیوہ سے شادی کی ہی اور جسکو اسی وجہ سے مین نے چند ماہ ہوے اپنے محل سے نکالدیا!"

بربرا (حاکمانہ لہجہ سے) "لارڈ آرڈن مین کیا کیڑے پڑے ہین؟ اُسنے تو صرف ایک باغی کی بیوہ سے شادی کی ہی۔ تم نے تو خود باغیون کے سرگروہ کو جو ایک خوبصورت شخص ہی حال مین ایک بہت بڑے عہدے پر مقرر کیا ہی"

بادشاہ "اوہ! ادلیفنٹ؟ کیا تمکو اُسکی جانب میلان تھا؟"

ڈچیز نے اپنے بڑھتے ہوے غصہ کی وجہ سے بادشاہ کے خیال رقابت کو حرکت دی اور جواب دیا "مین پھر کہتی ہون کہ جنرل اولیفنٹ ایک نہایت خوبصورت شخص ہی۔ لارڈ آرڈن کا نام اس فہرست مین ضرور قائم رہیگا۔

بادشاہ (استقلال سے) "نہین!"

بربرا (زمین پر پاؤن پٹک کر اور دفعتاً سرخ ہوکر) "اُسکا نام ضرور رہیگا۔ کیون رہیگا یا نہین؟ اُسنے میرے ساتھ بہت سلوک کیے ہین

اور مین اُنکا معاوضہ کرنا چاہتی ہون - میرے پاس پچیس ہزار پونڈ ہے"
بادشاہ "واللہ تم بھی عجب عورت ہو خیر تمھارا ہی کہنا سہی! اچھا اُسکا نام فہرست مین رہنے دو - ہان - اور لارڈ ڈھارلی کو ارل کا خطاب ملنا چاہیے - خیر اسمین کچھ زیادہ ہرج نہین ہی - یوسن بائی کو سفارت اسپین پر مقرر ہونا چاہیے - خیر یہ بھی سہی - سر جوزف ٹریسی کو پیر (نواب) کا رتبہ ملنا چاہیے - یہ بھی دل مین عمدہ کیتھلک ہی وہ رومتہ الکبرا کو ہو آیا ہی اور پوپ کی قدمبوسی سے مشرف ہو چکا ہی - اچھا اُسکو نواب کا درجہ ملیگا - اسکے بعد کون ہی؟ سر کرسٹوفر گرہیم! نہین ہزار مرتبہ نہین اگر بلاد سیجیہ کے تمام قرضخواہ اور تیرہ کون کے گروہ کے گروہ میرے محل کے دروازہ پر آکر شور و غوغا مچادین تب بھی مین اسکو کچھ نہ دونگا بریا کیا تمکو معلوم نہین ہی کہ آج ہی وہ نیو گیٹ کے محبس مین قید کیا گیا ہی لوگ اُسکو فرانس سے ہمارے ایک جہاز مین لائے ہین؟"
ڈچز آف کلیولینڈ "مجھکو یہ سب حال معلوم ہی مگر مین بجائے اسکے کہ اسکے لیے عہدہ ایڈ جٹنٹ جنرل کا مع رتبہ جنرلی کے طلب کرون جب مین نے فہرست مین اُسکے نام کے محاذ لکھا ہی مین اسی پر قناعت کرونگی کہ وہ ذلت وہ جیلخانہ سے فوراً رہا کر دیا جاوے اور جو کچھ کارروائی اُسکے خلاف ہوئی ہو وہ منسوخ کر دیجاوے"
چارلس (کاغذ کو میز کی دوسری طرف پھینک کر) "نہین یہ نہوگا"
ڈچز "بہت اچھا" اور یہ کہکر وہ دروازہ کی طرف بڑھی -
چارلس نے جو کسی طرح نہ چاہتا تھا کہ پچیس ہزار پونڈ اُسکے ہاتھو سے جاتے رہین چلا کر کہا "تم کیون ایسی جلدی مین ہوا"
باربرا "جو کچھ مین کہتی ہون تم اُس سے انکار کرتے ہو تمھارا برتاو ظالمانہ نفرت انگیز - اور ناموسی کا ہی اگر تم ایسا ہی برتاو کروگے تو مین غصہ کو ضبط نہ کرسکونگی اور فرط غضب سے بدحواس ہو جاؤنگی"
بادشاہ نے متشوش ہو کر کہ کہین ڈچز غصہ مین آکر طوفان بپا نہ کرے کہا "خدارا ذرا ٹھنڈی ہو شاید تمکو معلوم نہین ہی کہ گرہیم نے کیا کیا ہی"

ڈچز (تیزی سے) "اُسنے کچھ بھی نہین کیا ہو صرف ایک حسینہ کو اُڑا لیجانے کی کوشش کی اور یہ امر تمھاری نظروں مین جرم نہ متصور ہونا چاہیے"

بادشاہ "مین سمجھا۔ مگر جو بات بادشاہ کرے وہ رعایا کو نہ کرنا چاہیے سارے ملک مین فضیحتہ پھیلیگا۔"

بربرا "مین سارے ملک کی اتنی ہی پروا کرتی ہون جتنی اسکی!" اور یہ کہکر اُسنے ایک پرچہ کاغذ کا لیا اور اسکے بہت سے ٹکڑے کرکے فرش پر ڈالدیے۔

بادشاہ "اللہ اللہ! اور کیا کروگی؟ واقعی تم بعض وقت بہت ہی برافروختہ ہو جاتی ہو۔"

ڈچز از سرتاپا غصہ سے تھرتھرانے لگی اور اُسنے کہا "برافروختہ! کیون پر برافروختہ کرنے کی بات نہین ہو؟ اگر وہ معصوم صورت فرانسیسیہ ان خفیف باتون سے جسکے لیے مین نے درخواست کی ہو دونا مانگتی تو"

بادشاہ "کیا خوب درخواست کی ہی! اب مین لو اور ذرا سمجھداری کو کام مین لاؤ۔ سر کمبرڈ گرہم نے مع ایک جرگہ سوارون کے ایک نوجوان دولھا دولہن پر حملہ کیا۔"

بربرا (بے صبری سے بات کاٹ کر) "مین یہ سب جانتی ہون مجھکو تفصیلات کی ضرورت نہین۔ مین سب سُن چکی ہون۔ وہ گبرولارنس تھا جسکو مین نے ایک رات فرانسیسیہ (ڈچز آف پورٹس موتھ) کے کمرہ مین دیکھا تھا۔ اور اُسنے ایک بدخواہ سلطنت کی دختر سے شادی کی ہو۔"

بادشاہ نے ایسے استقلال سے جس سے رخ بربرا ششدر رہ گئی کہا "مگر مین اُس نوجوان پر نظر عنایت رکھتا ہون اُسپر سخت اور نہایت شیطانی حملہ ہوا۔ گرہم اور اُسکے بدمعاشون کی غرض نوجوان کی کے مار ڈالنے کی تھی" یہ کہتے ہوے بادشاہ تھرا اُٹھا۔

ڈچز (حاکمانہ انداز سے) "پھر تمکو کیا؟ سر کمبرڈ گرہم ہمیشہ تمھارا دلسوز ہوا خواہ رہا ہو اور مین اسکے جلد رہا کیے جانے کی شرط کرتی ہون"

چارلس بس اب کچھ نہ کہنا! مین اسکو ضرور منظور کراؤنگی ورنہ ایسی ماتم مچاؤنگی کہ ——"

بادشاہ "مین کبھی منظور نہ کرونگا! جو کچھ تمھارے جی مین آوے کرو!" اور اپنی کرسی سے اُٹھکر وہ بیقراری سے ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔

آگ بگولا ڈچیز نے کہا "تم میری آتش غضب کو بھڑکاتے ہو۔ دیکھو تم میری آتش غضب کو بھڑکاتے چلے جاتے ہو!" اور اُسنے دیوانون کی طرح زمین پر پانون دے مارنا شروع کیا۔

بادشاہ نے جواب اُسکے سامنے خالف کھڑا تھا کیونکہ اب غیظ و غضب سے اُسکی صورت بگڑ گئی تھی حالانکہ وہ دراصل بہت حسین عورت تھی کہا "تمکو حواریون کا واسطہ ذرا اپنے تئین سنبھالو!"

ڈچیز (بھرائی ہوئی آواز سے) "کہو تم راضی ہو؟ تم میری بات مانوگے؟"

بادشاہ نے مجبوراً اُسکی بات کو مانکر بہ تاسف کہا "خیر یون ہی سہی" پھر اُن ناخوش خیالات سے جو اُسکے غیر مستقل مزاجی نے اُسپر طاری کیے حتی الامکان جلد بچنے کی کوشش کرکے اُسنے کہا "اچھا بربرا تمھارا کہنا منظور ہی تمھارے شرائط قبول۔ کل اُس فہرست کی تمام تفصیلات پر عمل ہو جائیگا۔ لاؤ دو یہ"

ڈچیز نے جسنے اپنی بات پوری کرا لی تھی اب ساکت ہو کر کہا "ایک بات اور سنو!" اور فی الواقع اُسکے چہرہ کی درستی حیرت انگیز تھی۔

بادشاہ (کبیدگی کے لہجہ سے) "وہ کیا! کیا اور کچھ بھی ہی؟"

بربرا "ہان۔ ہان۔ اور بھی ہی اور سب سے اعلیٰ درجہ کی درخواست۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مین فرانسیسہ کا اُس جگہ پر قائم رہنا کسی طرح گوارا کر سکتی ہون جو دراصل میری ہونا چاہیے تھی اور جو اُس نے چھین لی ہی! نہین چارلس یہ ناممکن ہی! اُسکو دور ہونا چاہیے۔ اور اُسکا کمرہ مجھکو ملنا چاہیے!"

بادشاہ نے اُسکی طرف بہ ہراس دیکھکر کہا "بربرا تم پاگل ہو گئی ہو۔

بربرانے یہ خیال کرکے کہ جیسے اور باتین بادشاہ سے قبول کرالی ہین ایسکو بھی جو سب سے بڑی ہو منظور کرانا چاہیے باستقلال کہا "مین ایک لمحہ مین فرط غضب سے مجنون ہوا جاہتی ہون!"

بادشاہ "نہین - نہین! تمکو اسی پر قناعت کرنا چاہیے جو تمکو حاصل ہو چکا ہی - بربرا ہوش کی باتین کرو محل پر کلی ہوس ہی مین نے تمکو خرید دیا ہی مین اقرار کرتا ہون کہ جب میرا خزانہ پھر بھر جائیگا جسکے واسطے مین خیال کرتا ہون کہ مجھکو اُن بدمعاش کا منس کو پھر جمع کرنا ہوگا جنکو مین نے اتنے عرصہ سے نہین طلب کیا ہو ---"

ڈچز آف کلیولینڈ نے مضبوطی سے کہا "فرانسیسیہ کو تو نکلنا ہی ہوگا!"

بادشاہ (استقلال سے) "نہین - وہ ہرگز نہ نکلیگی!"

بربرا - (دھمکی کے لہجہ سے) "اچھا تو دیکھا جاویگا!" اور اُسکی سیاہ آنکھون سے شعلہ برسنے لگے جب وہ دروازہ کی طرف بڑھی -

بادشاہ (ڈچز کو روکنے کیلیے دوڑ کر) "یا میرے اللہ تم کیا کروگی؟ ---"

ڈچز (زور سے) "مین کیا کرونگی؟ مین یہ کرونگی کہ اُسکو سمجھا دونگی کہ تین سنے یہان پھر دخل حاصل کیا ہو اور مین مالک اس مکان کی ہون - مین کیا کرونگی؟ مین اُس قطامہ کی آنکھ نکال لونگی اور پھرے مجمع مین اُسکو گالیان دونگی - اُسکے ریشمی کپڑے پھاڑ ڈالونگی - اُسکے زیورات اِدھر اُدھر پھینکدونگی اور اُسکو بطور بد ذات شہ کارہ حرافہ کے جلیسی وہ ہو محل سے نکال دونگی!"

بادشاہ "بربرا تم ایسا نہین کرسکتی ہو! مین حکم دیتا ہون کہ خاموش رہو"

ڈچز (حقارت سے) "خاموش؟ (چیخ کر) مجھکو میری مرضی پر چلنے دو! خبردار میری راے مین دخل نہ دینا - بھلا مجھکو روک تو دو

تمھاری کیا حقیقت ہی کہ میرے مزاحم ہو - مین مجبور ہو رہی ہون - تم مجھکو پاگل کیے دیتے ہو - مین سڑن ہو گئی ہون!"

بادشاہ (لجاجت کے لہجہ اور انداز سے کیونکہ ڈچز نہایت ہی غصہ مین آ گئی تھی) "برائے خدا خاموش ہو!"

ڈچز - "مین کبھی خاموش نہ ہونگی جب تک فرانسیسی چڑیل محل مین ہی!" اور جسقدر بادشاہ دھیما اور ملائم ہوتا گیا بربرا کا غصہ زیادہ بڑھتا گیا (اپنی پوشاک کی تہ سے چند کاغذ نکالکر) "تو یہ کفالت نامجات زر نقد ہین تم نے ایک منٹ انکار کیا اور مین انکے پرزہ پرزہ کیے دیتی ہون جیسا ابھی مین اُس کاغذ کو چاک کر چکی ہون"

بادشاہ نے خائف ہو کر کہ کہین ڈچز ہنڈیان چاک نہ کر ڈالے اور اس صورت مین پچیس ہزار پونڈ میرے ہاتھ سے جاتے رہین کہا "ایسی بے عقلی کی باتین نہ کرو"

راوی - اسوقت بادشاہ کی یہ حالت تھی کہ وہ ڈچز آف پورٹس موتھ کو کیا اپنی روح کو نصف مقدار روپیہ کے واسطے شاید فروخت کر دیتا۔

بربرا "کہو تم راضی ہو؟ تم فرانسیسیہ کو مہانون کے سامنے چلے جانے کو کہدو گے؟ کچھ ہان یا نہین بولو" اور اُسنے ہنڈیون کو اسطرح پکڑا کہ گویا چاک کرنے پر تُلی ہوئی ہو -

بادشاہ "بربرا!"

ڈچز - "خبردار رو قدح کی کوئی بات نہ کہنا! بولو کیا کرو گے؟" اور وہ غصہ سے تھرتھرانے لگی "بولو کیا کہتے ہو؟ ہان یا نہین؟"

بادشاہ نے لمبی سانس لیکر کہا "ہان" اور ہنڈیان اُسکے ہاتھ مین پہونچ گئین -

ڈچز آف کلیولینڈ کا چہرہ ایک لمحہ مین درست ہو گیا البتہ غیظ و غضب کے سرخ رنگ کی کچھ جھلک اُسکے رخسارون پر باقی رہ گئی - اُسنے کہا "اب آؤ پیارے چارلس آؤ" یہ کہکر اُسنے بادشاہ کے گلے مین باہین ڈالدین -

بادشاہ "بربرا مین تمھارے واسطے ایک بہت غمگین کام کرنے والا ہون"

ڈچز آف کلیولینڈ "چارلس تم زبان ہار چکے ہو اور اُس سے گریز نہین کر سکتے جو کچھ کرنا ہو جلد اور دلیری سے کر ڈالو۔ کیا تم مرد اور بادشاہ نہین ہو؟ اگر مرد اور بادشاہ ہو تو کچھ تامل نہ کرو"

بادشاہ مع ڈچز آف کلیولینڈ کے کمرہ سے چلا مگر اُسکا دل بھاری اور قدم سست تھا اُسنے ڈچز کی طرف دیکھا تاکہ معلوم کرے کہ کچھ بھی اُمید اسکی ہو کہ اُس سے زیادہ رحم آمیز برتاؤ کرایا جاوے مگر اُسکا بشرہ بر نخوت حسن مین اپنی بات پر مستقل طور پر تلا ہوا معلوم ہوا اسوقت بربرا بوجہ اپنے رخسارون کے گلابی رنگ ۔ اور آنکھون کے تیور ۔ اور لب لعلین کی سرخی کے جو بوجہ تبسم فتحمندی کے جدا تھے اور جنکے درمیان اُسکے عمدہ دانت نمایان تھے اور تنے ہوئے قد موزون ۔ اور اُبھرے ہوئے سینہ کی ۔ نہایت حسین معلوم ہوتی تھی یہانتک کہ بادشاہ کو اُسکی طرف دفعتًا جوش محبت ہوا جیسا بیشتر کبھی کبھی ہوا کرتا تھا ۔ خیال تاسف وفور نفس پرستی سے فرو ہو گیا اور اخیر کیفیت افسوس کی بوجہ عمدہ جگا چوند پیدا کرنے والی حسن بربرا کے رخصت ہو گئی ۔

اُسنے ڈچز کو چھاتی سے لگا کر کہا "بربرا اگر تم شیطان بجامہ نسوانی ہو تین تو تم مجھکو ورطۂ فنا کو لے جا سکتین ۔"

بعد ازان وہ اُسکے ساتھ ملکہ کے کمرہ کو گیا اور جب دونون داخل ہوئے سب کی آنکھین اُنکی طرف اُٹھ گئین کیتھرین (ملکہ) اور لوئسی (ڈچز آف پورٹس مُوتھ) کا دل ڈوبنے لگا کیونکہ اُنھون نے دیکھا کہ ڈچز آف کلیولینڈ کو پوری فتحمندی حاصل ہو گئی اور اُسکے ہوا خواہ (مرد اور عورت) جو موجود تھے بشاش ہو گئے کیونکہ وے ڈچز کے بشرہ کے اطمینان اور نیز بادشاہ کے انداز سے جس سے وہ ڈچز کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے تھا تاڑ گئے کہ تدبیر کارگر ہو گئی ۔

بادشاہ اور ڈچز آف کلیولینڈ دونوں سیدھے اُس مقام کو گئے جہاں ڈچز آف پورٹس موتھ ملکہ کے پاس بیٹھی تھی اور بادشاہ نے ڈچز آف پورٹس موتھ سے سرد اور کسی قدر لڑکھڑاتی ہوئی آواز سے آنکھ پھیر کر کہا "تمھاری خدمات کی بطور خواص ہماری ملکہ کی آج سے کچھ ضرورت نہین - پس بوقت فرصت ہمارے محل کے وہ کمرہ جو تمھارے قبضہ مین ہین اپنی جانشینہ کے لیے چھوڑ دینا"

لوئسی پر مردنی چھا گئی اور یہ معلوم ہوا کہ اسکو غش آیا چاہتا ہی مگر پھر اُسنے اپنے تئین سنبھالکر اور آہستگی سے اُٹھکر بادشاہ پر اپنی سیاہ آنکھون سے ایک ملامت آمیز نگاہ ڈالکر کہا "حضور کا فرمانا میرے لیے ہمیشہ واجب العمل رہا ہی اور اسوقت بھی ہی"

پھر بغیر اسکے کہ وہ ذراسی نگاہ بھی اپنی کامیاب رقیبہ پر ڈالے اُسنے بادشاہ اور ملکہ کو سلام کیا اور کمرہ سے چلی گئی - اُسکی چال مستقل تھی مگر اُسکے چہرہ پر ابتک مردنی چھائی تھی اور وہ متحرک نعش سی معلوم ہوتی تھی

باب ۵۸

ڈچز آف کلیولینڈ

جب وہ کمرہ سے جانے لگی بادشاہ نے ایک ساعت کے لیے لوئسی کی طرف نظر اُٹھائی تھی اور اُسکے چہرہ کی مردنی نے بادشاہ کے دل مین تاسف پیدا کیا - لوئسی کے رخصتی الفاظ یہ تھے "آپ کی بات میرے لیے بمنزلہ قانون رہی ہی اور ہمیشہ رہیگی" اور یہ اطاعت شعاری بالکل برعکس اُس طوفان برافروختگی کے تھی جو ڈچز آف کلیولینڈ نے تھوڑا عرصہ ہوا برپا کیا تھا اُس نے اس ضرورت پر افسوس کیا جسکی وجہ سے اُس نے فریخ دلربا کو رخصت اور انگلش پر کالہ آتش کو مجبوراً اپنا منظور نظر کیا تھا یہ تمام خیالات بہت تیزی کے ساتھ اُسکے دل مین گذر گئے وہ صفحہ پر غایت

تاسفت سے گرنے والا تھا کہ دفعتاً یہ خیال کرکے کہ مہمان لوگ یہ سمجھینگے کہ وہ اپنے فعل پر متاسف ہی وہ دفعتاً بشاش ہوگیا اور کہنے لگا۔
یہ دیکھنا چاہیے کہ میز پر کھیل کیسا چل رہا ہی مین بھی دو ایک اشرفی بازی لگا دُنگا "

مِز فروش کی زوجہ جسکو میر سامان کے یہان ایک گھنٹہ ٹھہرنے کو کہا گیا تھا اور یہ بھی وعدہ ہوا تھا کہ اُسکے شوہر کا مطالبہ بالکل بیباق کردیا جائیگا اب فراموش ہوگئی اور بادشاہ اپنے مغموم خیالات سے جدا ہونے کی غرض سے اُس کمرہ کو جلد چلا گیا جہان لوگ کھیل رہے تھے اس حالت مزاجی مین وہ میز کے پاس بیٹھ گیا اور ایک بھاری بازی لگائی وہ ہار گیا۔ اُس نے شراب مانگی اور ایک بڑا جام پی گیا اور پھر بازی لگائی۔ وہ پھر ہارا اور ڈچز آف کلیولینڈ جو اُسکے پیچھے کھیل کے کمرہ مین چلی گئی تھی خائف ہوئی کہ کہین کل پچیس ہزار پونڈ اُن اشخاص کے ہاتھ مین نہ پہونچ جاوین جو قمار بازی کی میز پر بادشاہ کی مد مقابل ہین کیونکہ یہ کھیلنے والے ڈچز کے ہوا خواہون مین سے نہ تھے پس اگر وے جیتتے تو روپیہ ڈچز کے ہاتھ مین نہ آتا کہ بادشاہ کے لیے بطور دوسرے سرمایہ کے کام مین آ سکتا۔ اسی وجہ سے وہ بادشاہ کی اُس بیبا کی پر متردد تھی جس سے اُسنے اپنے تئین سر کے بل کھیل مین ڈالدیا تھا اور یہ احتمال بھی تھا کہ وے لوگ اُسکو ویسا ہی مفلس قلاش کر دینگے جیسا وہ اسوقت تک تھا جب ڈچز نے اپنی رقیبہ پر بڑی فتح پائی تھی اور اُس صورت مین لوسی کا نکالا جانا اور اُسکا پھر عروج پر ہونا بادشاہ کیلیے بے سود ہوگا اور شاید وہ اُس تمام انتظام کو پلٹ دے چنانچہ وہ بادشاہ کے پاس بیٹھ گئی اور اُسنے بادشاہ کے کان مین کہا۔ پیارے چارلس وہ پیام یاد ہی جو تمنے چھوکرے کی معرفت اُس غریب بیکس عورت کو بھیجا ہی جو تیرے لیے کھڑی تھی "

بادشاہ (آواز سے) ہانہ ہش! عورت کو ذرہ ٹھہرنے دو مین ابھی اُسکی طرف متوجہ ہونگا۔ اچھا میری بازی اس مرتبہ ایک ہزار گنی کی ہی! "

ایک کھیلنے والے نے جلدی سے جواب دیا "بہت اچھا حضور منظور ہے"
اور دوسری ساعت مین بادشاہ پھر بازی ہارا۔
ڈچز آف کلیولینڈ (ملامتانہ انداز سے) "چارلس تقدیر تمھاری برخلاف ہی براے خدا اب نہ کھیلو اور یہان سے اُٹھ چلو۔ چلو ہاتھ لاؤ"
بادشاہ (تنک مزاجی سے) "برابر خاموش رہو! مین اپنا ہارا ہوا روپیہ جیت لونگا تب چلونگا۔ اچھا اس مرتبہ میری بازی تین ہزار گنی کی ہو!"
مثل سابق جواب ملا "منظور ہے" اور ڈچز آف کلیولینڈ تھرتھرانے لگی اور غصہ سے سفید ہو گئی۔
اب اُسنے بادشاہ کا ہاتھ تھام کر زور سے کان مین کہا "اُٹھو اُٹھو ضرور اُٹھ چلو!" اور اُسکی آنکھون مین مارے غصہ کے خون اُتر آیا"
بادشاہ نے بڑھتی ہوئی تنک مزاجی سے جواب دیا "برابر خاموش رہو" کیونکہ قماربازی کا جنون اُسکے سر پر سوار تھا اور اُسکے جوش مین پچھلے خیالات تاسف بالکل ندارد تھے "اچھا تین ہزار کی اور بازی!"
جواب "منظور!"
ڈچز "چلو نہین تو مین ہنگامہ برپا کرتی ہون!" اور جب بادشاہ نے اُسکی طرف بےصبری سے دیکھا اُسکو معلوم ہوا کہ وہ نہایت غیظ و غضب مین ہی مگر چونکہ اب میز کے گرد بہت سے تماشائی جمع ہو گئے تھے ڈچز کو کچھ بکنے جھکنے کی جرأت نہوئی اور اُس نے مجبوراً اپنے تئین ساکت کیا۔
بادشاہ پھر بازی ہار گیا۔ اُس نے پھر شراب مانگی اور برابر دلیرسن مین سے اُٹھکر قریب کے کمرہ کو جانے لگی کہ وہ بیہوش ہو کر اسطرح فرش پر گری کہ گویا اُسکے گولی لگی ہے۔
بہت سے لوگ بول اُٹھے کہ "ڈچز کو غش آ گیا!" اور چند لیڈیان جو موجود تھین اُنھون نے اُسکو اُٹھا کر ایک قریب کے صفہ پر لٹایا۔
وہان وہ بیہوشی کی حالت مین اکڑی اور بےحس و حرکت پڑی رہی صرف ایک قسم کی حرارت کی سُرخی اُسکے رخسارون پر تھی۔ اس واقعہ سے ملکہ

کے محل مین ہل چل پڑگئی اور کھیل موقوف ہوگیا چارلس خود گھبراکر میز سے اُٹھا کیونکہ اُسکے دماغ کی یہ حالت ہورہی تھی کہ ہر نیا اہم واقعہ یا نیا سبب اضطراب کا اُسکی حرارت زدہ خیالات کو دوسری جانب رجوع کر دینے کے لیے کافی تھا۔

ڈچیز کے ایک ہواخواہ نے جو اس پر مکر شعبدہ کو سمجھ گیا تھا کہا۔ ڈچیز صاحبہ کو سخت غشی طاری ہی!"

دوسرا رفیق بول اُٹھا" انکو دوسرے کمرہ مین لے چلنا چاہیے!"

تیسرے نے کہا" اور ڈاکٹر کنگ یعنی طبیب شاہی کو جلد بلانا چاہیے!"

چوتھا متردد نگاہون سے بولا" ارے صاحب یہ مرنہین چکی ہین تو مر رہی ہین —"

چارلس سراسیمہ تھا۔ مختلف سینون کی جوش نے جنین وہ اس رات کو گذرا تھا۔ اور رمی فروش کی زوجہ کی عرضی۔ ڈچیز آف کلیولینڈ کی طوفان خیز ملاقات لوسی کی برطرفی کے تاسف۔ قمار بازی کی ناعاقبت اندیشانہ کارروائی۔ جام شراب کی کثرت اور اخیر واقعہ نے جو ظہور پذیر ہوا ملکر بہیئت مجموعی اُسکی یہ حالت کر دی کہ گویا اُسکو صدمہ پر صدمہ پہونچا ہی اور اُسکے حواس مختل ہوگئے ہین

اب ملکہ کیتھرین بھی آگئی اور صورت سے ظاہر کرکے کہ وہ ڈچیز آف کلیولینڈ کی بابت بہت پریشان اور سراسیمہ ہی وہ اُس عفیفہ کی طرف بڑھی جبیر ڈچیز بے حس و حرکت پڑی تھی ملکہ کے ادب کے لحاظ سے اور تمام لوگ ہٹ گئے اور ملکہ نہایت ترس آمیز انداز سے ڈچیز کی طرف جھکی پہلے اُسنے اپنا ہاتھ برابر کے رخسارہ پر رکھا پھر اُسکے دل پر بعد ازان اُسکی نبض پر ڈچیز کا چہرہ سرخ تھا اور دل اُس شخص کے دل کی طرح دھڑک رہا تھا جو ظاہرا اپنی سانس روکنے کی بہت کوشش کر رہا ہو اور نبض بھی صحیح اور تندرست شخص کی طرح چل رہی تھی ملکہ فوراً تاڑ گئی کہ ڈچیز کی بیہوشی مصنوعی ہی اور گو وہ نیک مزاج تھی اُسنے اپنی رقیبہ کو جرکا پہونچانے اور خفیف کرنے کا

موقع ہاتھ سے نہ دیا۔

اُسنے سرگوشی کی سی دھیمی آواز سے ڈچز کی طرف جھک کر اپنے آپ کہا یہ "ہا!۔ افسوس بیچاری کی کیا بُری حالت ہو اور ایسے وقت پر کہ لوسی پھر دوسرے کمرہ مین آگئی ہو۔ اور بادشاہ اُسکے پاس ہی ہو!"

اِن الفاظ کو سوا ے ڈچز کے جسکے کان تک اُنکا پہونچنا مقصود تھا اور کسی نے نہ سُنا کیونکہ حسب منشا کمرہ عمدہ مہمانون کا ہجوم ملکہ کے پہونچنے پر پیچھے ہٹ گیا تھا اور بادشاہ خوشبو کی بوتل ڈچز کو ہوش مین لانے کے لیے تلاش کررہا تھا۔ ملکہ کی ترکیب فوراً کارگر ہوئی۔ ڈچز آف کلیولینڈ یہ معلوم کرنے پر کہ اُسکی رقیبہ جسکو وہ سمجھے تھی کہ پورے طور پر ذلیل اور خوار ہو گئی ہو پھر محل کو واپس آئی تھی اور بادشاہ اُسکے پہلو مین ہو آگ ببولا ہوگئی کہ سمجھداری کے ساتھ غور نہ کر سکی اور جسطرح مصنوعی غش سے دفعتاً گری تھی اُسی طرح بے محابہ اُٹھکر بیچینی کی نگاہین اِدھر اُدھر ڈالنے لگی۔ وہ لوگ جو اُسکے ہوا خواہ نہ تھے اور جو اس ترکیب کو نہ سمجھے تھے جو ڈچز نے دراصل کھیل کھیلکر کو دکھئے اور جماعت کو منتشر کرنے اور بادشاہ کو قمار بازی کی میز سے علیحدہ کرنے کے لیے کی تھی فرط تحیر سے چیخ اُٹھے اور جو لوگ اُسکے ہوا خواہ تھے وہ ڈچز کی بے احتیاطی پر خائف ہوے گو اُنکی سمجھ مین نہ آیا کہ اُسکی ٹھیک وجہ کیا تھی اُسکو اِدھر اُدھر دیکھنے سے معلوم ہو گیا کہ لوسی وہان نہین ہو اور بادشاہ سراسیمگی کی حالت مین اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہی تب تو ڈچز ملکہ کے فقرہ کو سمجھ گئی اور اپنی آنکھون سے زہریلی نگاہین ملکہ پر ڈالکر سرگوشی ست کہنے لگی "میڈم آج سے مجھکو اپنا جانی دشمن سمجھنا!"

بادشاہ نے لپک کر پوچھا "برا! یہ کیا؟" کیونکہ اُسکی سمجھ مین نہ آیا کہ اس شعبدہ پر خفا ہو یا قہقہہ لگاوے جواب اُن لوگون کی بھی سمجھ مین آگیا جنکو پہلے اُسکا خیال بھی نہ تھا "واللہ! معلوم ہوتا ہی کہ تم ایک نئی دستگاہ کا ثبوت دینے پر تلی ہوئی ہو کیونکہ ہر عورت کا کام نہین ہی کہ ایک لمحہ مین پتھر کی طرح بیجان ہو کر گرے اور دوسرے لمحہ مین زندہ ہو کر اُٹھ بیٹھے

ڈچیز (گھبراہٹ اور غصہ سے پریشان ہوکر) آپ کو ہر بات مین دل لگی سوجھتی ہی خیر مین اسمین بھی راضی ہون کہ مین اپنے بادشاہ کے لیے ذریعہ تفریح کا ہون گو اصل مین میری کیسی ہی سوء مزاجی ہو"

بادشاہ (قہقہہ لگاکر اور ایک کرسی پر بیٹھ کر) سوء مزاجی - واہ کیا خوب !"

ملکہ (کینہ پرور نگاہ سے جو اُسکے چہرہ پر شاد نظر آتی تھی) "بہتر ہوگا کہ تم ذرا دوسرے کمرہ مین جاکر اپنے کپڑے اور بال درست کرو جو اس نقل مین بے قرینہ ہو گئے ہین"

بربرا نے طنزیہ لہجہ اور خباثت آمیز کینہ کی نظر سے جواب دیا "مین اس عمدہ ہدایت کی بابت آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون"

مگر بظاہر ملکہ نے ڈچیز کے اس خباثت آمیز اظہار بغض کو نہین دیکھا جیسا پہلی دھمکی کی کچھ پروانہ کی تھی اُسنے ڈچیز کو حاضرین کے سامنے خوب خفیف کیا اور بادشاہ سے اُسپر قہقہہ اُڑوایا - وہ خوب جانتی تھی کہ بربرا کو غصہ سے نقل در آتش ہوا اپنی خفت کو یہ ظاہر کرے اور نہ بڑھا دیگی کہ کس وجہ سے وہ اپنی مصنوعی غشی کی حالت سے دفعتًا اُٹھ بیٹھی ڈچیز نے نہایت غیظ و غضب کی حالت مین اُس کمرہ کو چھوڑا اور آئینہ مین اپنی صورت دیکھکر اُسکو معلوم ہوا کہ ملکہ کی بات درباب بے قرینہ ہو جانے سنگار کے واجبی تھی گو اُسنے کیسے ہی برے خیال سے اُس بات کو کہا ہو -

دروازہ سے نکلنے پر اُسکے ذہن مین ایک خیال آیا - اُسکو کسی سے انتقام لینے کی خواہش تھی وہ اندر ہی اندر غصہ سے جلی جاتی تھی اور یہ آگ اسی طرح پر فرو ہو سکتی تھی کہ پہلی چیز جو سامنے آوے اُسپر اپنا بخار نکالے علاوہ برین اس واقعہ کے بعد جس سے احتمال تھا کہ وہ بادشاہ کی نظرون سے پھر گر جائیگی اُسکو ایک اور ضرب لگانے کی ضرورت معلوم ہوئی - اُسنے سوچا کہ چارلس کو ڈرانے اور بزدل کرنے کے لیے پھر کچھ کرنا چاہیے اور اسطرح اپنے تیئن خوفناک بنا کر اُس خفت کو مٹانا چاہیے جو اُسکو ہوئی ہی

جیسے ہی اُسکے دل مین یہ خیال آیا کہ اُسنے اپنے ارادہ کو پکا کرلیا اُسکی جبلت کی متکبرانہ حکومت پسند انتقام گیر طاقتین اُن واحد مین اُس عمل کے لیے جو وہ کرنے والی تھی مجتمع ہوگئین وہ سیدھی اس محل کی طرف اگئی جو ڈچیز آف لورینٹ ہوتھ کے قبضہ مین تھا مگر جیسے ہی وہ اُس غلام گردش مین داخل ہوئی جو اُسکے کمرہ تک پہونچنے کے لیے تھی اُسنے ایک خوش پوشاک جنٹلمین کی جھلک دیکھی جو سرے کے دروازہ مین جارہا تھا وہ دروازہ خاص لوئسی کے کمرہ کا تھا۔

اس واقعہ مین کوئی امر شبہہ پیدا کرنے والا نہ تھا ڈچیز کے کمرہ اُسکے لیے ایسے ہی تھے جیسے کسی اور لیڈی کے واسطے پورا امکان ہو اور وہ وہان مرد اور عورت ملاقاتیون سے مل سکتے تھے بلا اسکے کہ اُسکی جانب ذرا بھی بدگمانی ہو۔ مگر بربرا ڈیرس کو اس خیال پر ایک قسم کا شیطانی اطمینان ہوا کہ وہ کسی دوست یا مہمان سے لوئسی کے ذلیل ہونے کا حال کہیگی پس وہ اُسی دروازہ کی طرف سیدھی چلی گئی جو اُس شخص کے داخل ہونے کے بعد بند ہوگیا تھا اور اُسکو کھولکر وہ آگے کے کمرہ مین داخل ہوئی وہ جونو کی سی نخوت بلونہ کی سی غضبناک نظرون اور مڈیا کی سی ہولناکیون کے ساتھ اندر گئی اسوقت حکومت پسند اور منتقم مزاج ڈچیز کی ہیئت کذائی مین عجب عظمت و جلال اور دبدبہ تھا اُسکی آنکھین جو بڑی سیاہ تھین اور اب نحس شعلہ برسا رہی تھین اُلٹے کمرہ مین ادھر اُدھر گھومین اور لوئسی کی تین چار خادمہ جو وہان جمع تھین تردد استعجاب اور یاس کی نظرون سے اُسکی طرف دیکھنے لگین۔

بربرا ڈیرس "ماہو تم نے سُنا اب تمھاری کچھ ضرورت نہین ہے اور تم بوریا بدھنا باندھکر بلا توقف رخصت ہو؟ (زمینا بر یا لوٹن دیے ماگر کیونکہ کسی ماما کو جواب دینے کی جرأت نہوئی) ۔ سُنا؟ تمھاری مخدومہ کی بے عزتی ہوئی اُسکا اب یہان کچھ کام نہین ہے! یہ کمرے میرے ہین اور مین اُنپر قبضہ کرنے آئی ہون"

ایک لیڈی نے بر غضب بربرا کے سامنے ہو کر بزدلی سے تھرتھراتے ہوئے کہا "حضور اسی قسم کے کچھ افواہ چند منٹ ہوئے ہمارے مکان میں ہوئے تھے"

ڈچیز نے جو عمدہ الفاظ ہمیشہ نہ بولا کرتی تھی کہا "تو پھر اسباب باندھو اور جلد وا پنا بوریا بدھنا اٹھاؤ اور رخصت ہو! میں پھر کہتی ہوں کہ یہ کمرے میرے ہیں اور میں اُنپر قبضہ لیتی ہوں - تمھاری بی بی کہاں ہیں ماما" "وہ تو کچھ خاص کام کر رہی ہین"

ڈچیز آف کلیولینڈ نے تمسخرانہ اہٹ سے سر کو جنبش دے کر "اوہو کام کر رہی ہین خیر دیکھا جائیگا اگر وہ تخلیہ مین کھانا کھا رہی ہین - یا خوش غپ کر رہی ہین تو مین اُنمین سرسری طور پر خلل ڈالونگی نہ تہذیب سے" یہ کہکر بربرا قریب کے کمرہ مین چلی گئی اور سب ماما ئین اُسکے پیچھے ہولین اور کسی کو کچھ بولنے کی جرأت نہوئی مزاحم ہونے کا کیا ذکر ہے کیونکہ تمہ اُنکو اطلاع ہو چکی تھی کہ انکی مخدومہ بادشاہ کی نظروں سے گر گئی ہے اور ڈچیز آف کلیولینڈ پھر سرتاج ہوئی تھی -

ڈچیز آف کلیولینڈ نے پہلے کمرہ مین داخل ہونے کے بعد ادھر اُدھر دیکھکر کہا "مجھکو نہین معلوم کہ کون کون حقیر چیزین تمھاری فرانسیسی مخدومہ کی ذاتی ہین وہ چاہے اُنکو اُٹھا لیجاوے (دوسرے کمرہ مین پہونچکر) یہ زنجیر تو بادشاہ کا ہے یا یون کہنا چاہیے کہ میرا ہے"

اس طرح بد ڈچیز آف کلیولینڈ سب کمرون مین گھومی اور اب ایک غلام گردش مین پہونچی جسمین ایک اگلا کمرہ لوئسی کے تخلیہ کے کمرہ سے ملا ہوا تھا یہی تخلیہ کا سجا ہوا کمرہ جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے اگلے کمرہ مین پہونچکر ڈچیز آف کلیولینڈ تخلیہ کے کمرہ مین بے محابہ گھسنے والی ہی تھی کہ خاص خادمہ نے جس نے پہلے گفتگو کی تھی کہا "مین التجا کرتی ہون کہ آپ آگے نہ جایئے میری مخدومہ کچھ خاص کام کر رہی ہین"

بربرا نے طنز بہ انداز اور تمسخرانہ لہجہ سے کہا "خاص کام کر رہی ہین؟ اور پوشیدہ طور پر تخلیہ کے کمرہ مین - کیونکہ اُسکے ذہن مین آیا

کہ ڈچز آف پورٹس متھ اپنے کسی چاہنے والے کی ہمصحبت ہی۔
خادمہ نے بربرا کے زبون الفاظ اور نظروں کے ٹھیک معنی نہ سمجھکر کہا "جی ہان وہ خاص کام مین مصروف ہین"
ڈچز آف کلیولینڈ "اور یہ تو بتاؤ کسکے ساتھ؟"
خادمہ نے استقلال کے ساتھ کھڑے ہوکر جواب دیا "مین آپ کی ملازمت مین نہین ہون بس نہین چاہتی کہ آپ مجھ سے سوالات کرین"
بربرا "بہت خوب!" اور وہ اس گستاخانہ جواب سے سرخ ہوگئی اور مٹھیان باندھے تخلیہ کے کمرہ کی طرف گرجنے لگی۔
دروازہ ایسی تیزی کے ساتھ کھلا کہ ڈچز آف کلیولینڈ پیچھے کی طرف ہٹ گئی اور فوراً لوسی کا سامنا ہوگیا فرانسیسیہ کے چہرہ پر مردنی چھائی تھی اُسکے لب بالکل سفید تھے اور اُسکا تمام جسم تھرتھرا رہا تھا۔ شاید اسوجہ سے کہ اُسکی رقیبہ نے اسطرح بے محابہ مداخلت کی تھی مگر ڈچز آف کلیولینڈ کے ذہن مین کچھ خاص خیال جمع ہوا تھا اسوجہ سے اُسنے لوسی کی اس حالت کو خوف پر محمول کیا۔
لوسی نے کھلے دروازہ کی دہلیز پر کھڑے ہوکر کہا "کس حق سے تم نے میرے تخلیہ مین خلل انداز ہونے کی جرائت کی ہی؟ مگر چونکہ اُسکے پیچھے ایک مخمل کا پردہ لٹکتا تھا ڈچز آف کلیولینڈ نہ دیکھ سکی کہ کمرہ کے اندر کون چھپا ہی۔
ڈچز آف کلیولینڈ (گستاخانہ فتحمندی کے مخلوط لہجہ سے) "کس حق سے حق قبضہ سے!"
لوسی "مین تم سے کوئی حکم نہین لیتی! بادشاہ کے حکم کی تعمیل کیجایگی مگر وہ ایسی عجلت کا نہین ہو کہ مین گیارہ بجے رات کو نکال دیجاؤن۔ کل ——"
ڈچز آف کلیولینڈ (بات کاٹ کر) "مین کل تک انتظار نہ کرونگی! یہ کمرے میرے ہین مین ابھی اپنا قبضہ کرتی ہون ہٹو مجھکو اندر جانے دو!"
لوسی "ذرا خبردار رہنا کہ تم مجھکو کسطرح نکالتی ہو!" اور اُسنے اپنے

سر کے جوڑے سے ایک لمبی سوئی کی آلپین نکالکر ڈچز آف کلیولینڈ کے سینہ کیطرف کی۔ ڈچز آف کلیولینڈ۔ "او ہو مردار تو مجھکو قتل کریگی؟" اور وہ خائف ہو کر پیچھے کی طرف ہٹی۔

لوئیسی نے جلدی سے جواب دیا۔ "مین اپنے تئین بچاؤنگی!" اور اُسکے چہرہ پر پورا استقلال تھا۔ "تم ایک قدم بڑھو اور دیکھو کہ مین یہ آلپین تمھارے دل مین بلا تامل بھونکے دیتی ہون!" ایک ساعت کیلیے برابر تذبذب کی حالت مین کھڑی رہی بعد ازان چیتے کی طرح جھپٹ کر اُسنے اس زور سے دروازہ کو دھکا دیا کہ شاید لوئیسی اُس سے ٹکر کھاتی اگر وہ اس سے چند انچہ آگے ہوتی مگر دیوار دلدار تھی اور دہلیز کی چوڑائی زیادہ تھی اسوجہ سے اسکے کچھ چوٹ نہ لگی اور ڈچز آف کلیولینڈ نے جلدی سے دروازہ کو مقفل کر دیا اور فتحمند ہو کر کنجی لیگئی یہ کام ایسی عجلت سے ہوا کہ لوئیسی کی خواصون کو ہاتھ اُٹھانے کی بھی نوبت نہ آئی اُس نے ایک لمحہ مین یہ کام کر لیا اور بلا اسکے کہ اپنی فتحمندی کی خباثت آمیز نگاہ ڈالے وہ محل سے چلدی۔

باب ۵۹

تخلیہ کے کمرہ کی مہم

نئی ادا تبع ڈچز آف کلیولینڈ بہت خوش اور بشاش تھی اُسکو یقین تھا کہ اُسکی رقیبہ جسکے بادشاہ کی نظرون مین پھر وقعت پانے کا مصنوعی عشق کے بعد اُسکو اندیشہ تھا اب بالکل اسکے اختیار مین ہے اور۔ وہ سُبک خرامی سے ملکہ کے کمرہ کی طرف لوٹی۔ وہ اپنے بشرہ کے درست کرنے کے لیے ایک ساعت تک دروازہ پر ٹھہری تاکہ حاضرین کو اُسکی نظرون سے یہ نہ معلوم ہو کہ کوئی نئی بات اُسکے دل مین ہے۔ بعد ازان وہ اندر گئی۔ ملکہ اپنی چند لیڈیون سے ہمکلام تھی اور کمرہ مین ادھر اُدھر نظر دوڑانے سے اُسکو معلوم ہوا کہ تاش اور کعبتین کا سامان ہے اور بادشاہ بھی موجود ہے کھیل پھر شروع ہو گیا تھا بادشاہ کا چہرہ مے خواری کی وجہ سے سرخ تھا وہ سبت بیقرار تھا اور جب برہا داخل ہوئی "پھر ہارا!" کی آواز بادشاہ کے منھہ سے

نکلتی ہوئی اُسکے کان مین پہونچی۔

وہ کھیل کے کمرہ مین داخل ہوئی اور اب اُسنے دیکھا کر کاغذات زرجواُس نے بادشاہ کو دیئے تھے کے ہمبازوں کے سامنے میز پر رکھے تھے جس سے اُسکو معلوم ہوگیا کہ بادشاہ جوے مین وہ سب روپیہ ہار گیا جو اُس نے نہایت کوشش سے بہم پہونچایا تھا ایک اور بات سے جو اُسکے گوش زد ہوئی جب وہ میز کے قریب پہونچی یہ ظاہر ہوتا کہ اب وہ سائی پر کھیل رہا ہے اور اُسکے ہار کی یادداشتین جیتنے والی نوٹ بک مین لکھی جاتی ہین بادشاہ کے قریب ایک خالی کرسی تھی ڈچیز اُسپر فوراً بیٹھ گئی۔

ڈچیز آف کلیولینڈ (سرگوشی سے) "چارلس تم ایک لحہ کے لیے میرے ساتھ باہر چلو۔"

بادشاہ نے خفا ہو کر جواب دیا "برباد مین ایک منٹ کے لیے نہین چلسکتا ہون مین کھیل مین مستغرق ہون" اور اُسنے مصنوعی ہنسی سے قہقہہ لگایا۔

ڈچیز نے پھر اُسکے کان مین کہا "مگر تم ضرور چلو نہایت ضروری کام ہے!"

بادشاہ (ڈچیز کے الفاظ اور طرز بیان سے متوجہ ہو کر) "اچھا اچھا کیا بات ہے؟"

ڈچیز (بدستور دبی ہوئی آواز سے) "فرانسیسیہ تمسے بدلا لے رہی ہے اُسکے پاس ایک نیا چاہنے والا موجود ہے!"

بادشاہ (ڈچیز پر آنکھ جما کر) "برا برا! تم منتقم مزاج ہو۔ تمھاری طبیعت مین کینہ بہت ہے۔ یہ بات تمھارے لیے اچھی نہین!"

مکار ڈچیز نے جلدی سے جواب دیا "مین اپنی جان کی قسم کھاتی ہون کہ مین سچ کہتی ہون تم میرے ساتھ چلو اور دیکھلو۔"

بادشاہ (کھیلنے والون کی طرف بآواز خطاب کرکے) "مشفقو میری چند ساعت کی غیر حاضری کو معاف کرنا۔ مین ابھی آتا ہون یہ تو کچھ بھی نہو گا کہ مین اپنا ہارا ہوا روپیہ کچھ بھی نہ جیت سکون۔"

بعدازان بادشاہ اپنی جگہ سے اُٹھا اور ڈچیز آف کلیولینڈ کا ہاتھ

تھام کر اُسکو کمرہ سے لیچلا - ڈجرز نے دیکھا کہ وہ نہایت بیقرار ہی گو اُس نے ملکہ کے مہانون کے سامنے اپنی بیچینی کے چھپانے کی بہت کوشش کی تھی مگر جب وہ غلام گردش مین پہونچگیا تو اپنی کیفیات اندرونی کو ضبط نہ کر سکا اور اُس نے گھبڑے ہوکر بھرائی ہوئی آواز سے کہا "بہ بردا اللہ اگر یہ خبر جھوٹی نکلی تو مین ہمیشہ کے لیے تمھارا دشمن ہو جاؤنگا اِس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا! مین تمھارے غصہ کی کچھ پروا نہین کرتا مین تمھاری ملامت پر تنفر سے ہنسونگا بلکہ یقین مانو کہ سخت سزا ـــــ"

ڈجرز (نخوت اور حقارت سے) "بہتر ہوگا کہ اپنی دھمکیون کو بیکار فرانسیسیہ پر اُتارنے کے لیے تہ کر رکھو مین تم سے پھر کہتی ہون کہ لوسی اپنے تخلیہ کے کمرہ مین تنہا نہین ہی لو یہ کنجی ہی اُسکے چاہنے والے کے لیے کوئی ذریعہ بھاگنے کا نہین ہی!"

بادشاہ کے چہرہ سے شراب کی سرخی اُڑگئی اور اُسکا رنگ سفید ہوگیا اُس نے اپنے آپ کہا "اگر یہ بات ہی؟ مگر نہین نہین یہ نہین ہوسکتا! لوسی یہ نہ کریگی! وہ مجھ سے محبت رکھتی ہی - وہ وفادار ہی اور برابر مین خیال کرتا ہون کہ مین اسکے ساتھ سختی اور ظلم سے پیش آیا!"

ڈجرز کی آنکھون مین خون اُتر آیا اور اُس نے کہا "واہ مجھ سے کیا اچھی باتین کرتے ہو! چونکہ کل روپیہ جو مین نے تمکو دیا تھا جوے مین رخصت ہوگیا ہی تم اپنے اقرار کے توڑنے کا بہانہ تلاش کر رہے ہو - مگر یہ کبھی نہوگا ہرگز نہین ہوسکتا! کیونکہ فرانسیسیہ سواے خیال انتقام کے تمھارے اور کسی توجہ کے لائق نہین ہی"

چارلس (نہایت غصہ سے) "بیشک میرا خیال انتقام کا ہوگا اگر تمھارا بیان صحیح نکلا - اِین؟ - میرے شاہی محل کی دیوارون کے اندر؟ اگر اُسکے چلے جانے کے بعد میرا اُسپر کچھ دعوی بھی نہوتا تاہم تو برا تھا - مگر اب اسی وقت اُسکو غم والم ہونا چاہیے تھا اور بارانِ اشک اُسکی آنکھون سے برسنا چاہیے تھے ـــ"

ڈچز آف کلیولینڈ (بات کاٹ کر) "ظاہر ہے کہ تمکو ابھی تک اُسکی مکاری کی غایت نہین معلوم! تم ادہر چلے آؤ دیکھو ابھی اُسکی قلعی کھلی جاتی ہے"

بادشاہ شش و پنج اور حسد کی وجہ سے تھر تھرا رہا تھا اُسکو معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا دماغ اُسکے خیالات کی سراسیمگی مین مختل ہے۔ اُسکے دل مین طرح طرح کے متناقض خیالات کا پیچ و تاب تھا وہ قدم بڑھاے ہوے ڈچز آف پورٹس موتھ کے کمرہ کی طرف چلا گیا بربرا بھی اُسکے ساتھ جھپٹی ہوئی چلی گئی شاہی کمرون مین گذرنے کی ضرورت نہ تھی ایک بغلی غلام گردش سے وے تخلیہ کے کمرہ کے آگے والے کمرہ مین پہونچ گئے۔ اس اگلے کمرہ مین لوئسی کی ماما بیٹھی باتین کر رہی تھین۔ بربرا کے تند اور سخت برتاؤ کا گلہ مع دیگر امور کے زیر بحث تھا مگر جب بادشاہ دفعتاً نمودار ہوا اُنکی گفتگو منقطع ہو گئی اور وے سب ادب کے ساتھ اپنی جگہ سے اُٹھین۔ بادشاہ کا چہرہ نہایت زرد تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو نہایت سخت جوش ہے اُسنے ماماؤن کی طرف آنکھ بھی نہ اُٹھائی نہ اُنسے کوئی بات پوچھی کیونکہ اُسنے اُنکو اُنکی مخدومہ کی بدکاری کا راز دار سمجھا۔ وہ سیدھا تخلیہ کے کمرہ کو گیا اور اُسنے گھبراہٹ سے بربرا کے ہاتھ سے کنجی کھینچ لی اور اُسکو قفل مین لگا کر دروازہ کو بے تحاشگی سے کھولا اور بھاری مخمل کا پردہ ہٹا کر کمرہ کے اندر گھس گیا۔ ڈچز آف کلیولینڈ بھی اُسکے پیچھے پیچھے چلی گئی۔

اب جو سین ہم بیان کرنے والے ہین اُنکو نظر آیا وسط کی میز کے ایک جانب جس پر کاغذون کا انبار تھا ڈچز آف پورٹس موتھ بیٹھی تھی اُسکا چہرہ زرد تھا مگر وہ خاموش اور ساکت تھی۔ دوسری جانب یعنی اُسکے سامنے بادشاہ اور بربرا کے داخل ہونے کے وقت ایک مسن شخص عمدہ کپڑے پہنے اور پوڈر چھڑکے ہوے ٹوپی زیب سر کیے ہوے لکھنے مین مصروف تھا اُسکا چہرہ نقیہ اور زرد تھا اُسکی پیشانی پر خطوط تھے جنسے ظاہر تھا کہ وہ کسی نہ کسی قسم کے سوچ اور تردد مین رہنے کا عادی ہے

اُسکی آنکھین تیر اور ناوک صفت تھین۔ اُسکے پتلے لب دبے ہوئے تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنی بات کا پکا ہے تاہم اُسکی مجموعی ہیئت سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ درباری نفاست اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم رکھتا ہے یہ شخص مانشر ڈی بریلین سفیر فرانس متعینہ دربار انگلستان تھا۔

یہ ظاہر تھا کہ ڈچز آف پورٹس مُوتھ اور اُسکا ہمدم اسی قسم کی ملاقات کی امید مین تھے جو دفعتاً پیش آئی اُس سکوت سے جسکے ساتھ ڈچز بادشاہ اور بریرا کے داخل ہونے کے بعد بیٹھے رہے۔ اور اس امر سے کہ بریلین بھی چند ساعت تک برابر لکھا کیا ظاہر تھا کہ وے دونون واقف تھے کہ کیا ہونے والا ہے اور اُنھون نے اپنے انداز و برتاؤ سے اُن لوگون کی ندامت اور سراسیمگی کو اور زیادہ بڑھایا جو سمجھے ہوئے تھے کہ انکو بہت بھاری شکار ہاتھ آویگا۔ بریلین ڈپلومٹک (مدبرانہ) اعتبار سے ڈچز کا بڑا دوست تھا۔ اور اُس سے بادشاہ بھی خوب واقف تھا۔ کیونکہ حسب متذکرۂ سابق بہت سے نہایت اہم ہلچلے اور معاہدہ مابین انگلستان فرانس لوسی کے تخلیہ کے کمرہ مین عمل مین آئے تھے۔

چارلس اُس ندامت اور پریشانی کی وجہ سے ٹھہر گیا۔ جیسا کہ ڈچز اور بریلین سمجھے تھے کہ اسکو ضرور لاحق ہوگی۔ ڈچز آف کلیولینڈ پر بجلی سی گر گئی کیونکہ اُسکی تمام خوشی بھری ہوئی امیدین کہ وہ اپنی رقیبہ کو ہمیشہ کے لیے برباد کر دیگی اور وہ پھر پنپ نہ سکیگی آن واحد مین ندارد ہو گئین۔ اب لوسی اپنی جگہ سے اُٹھی۔ اور سرد عظمت و شان سے مگر تاہم آن بان کے ساتھ جو اُسکے حرکات و سکنات کے جنہ وا نیفک تھے اُسنے بادشاہ کو سلام کیا سفیر فرانس بھی سونے کا قلم جس سے وہ لکھ رہا تھا رکھکر اُٹھا اور بادشاہ انگلستان کو درباری سلام کیا۔ چارلس ایسا خفیف اور شرمندہ ہوا کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا استقلال بالکل جاتا رہا ہے۔ اور اُسکی حاضر جوابی جو اور موقع پر کام آتی تھی کمرہ مین بے تحاشا داخل ہونے کے بعد چند ساعت تک بالکل معدوم تھی۔ رہی ڈچز آف کلیولینڈ وہ اب غصہ اور خفت سے سفید ہو گئی تھی۔ وہ اسطرح

کھڑی تھرتھرا رہی تھی کہ گویا ہر شخص پر جو اُسکے سامنے آجاوے برس پڑیگی مگر اپنی خفت کی وجہ سے خاموش تھی۔

بادشاہ نے دفعتًا بربرا کی طرف پھر کر اور اُسپر ناخوش ہونے کے ذریعہ سے اپنی خفت مٹانے کا ارادہ کرکے اُس سے کہا "تم یہاں سے چلی جاؤ!"

ڈچز آف کلیولینڈ نے یہ سمجھکر کہ اب غیظ وغضب ہی میں رہنا بہتر ہی کہا "نہیں - یہ نہ ہوگا!"

بادشاہ نے نہایت سختی سے جیسے معمولًا وہ بربرا کیجانب کام میں نہ لاتا تھا کہا "میں حکم دیتا ہوں کہ تم فورًا یہاں سے چلی جاؤ!"

لوئسی "حضور! چند مراتب توضیح طلب ہیں جنکو ماتشر ڈی بریلین براہ عنایت بیان کرینگے اور میں التماس کرتی ہوں کہ تا معرض بیان میں آنے اُن امور کے ڈچز آف کلیولینڈ کے جانے کی ضرورت نہیں ہی - یہ ظاہر ہی کہ بلا کسی خاص وجہ کے ایسی بے محابہ سرفرازی میری نہیں ہوئی ہی - میں یہ خیال کرکے اپنے اور آپ کے تئیں بد دماغ نہ کرونگی کہ میری جانب کوئی بدتمیزی منسوب کی گئی ہی یا آپ نے اسکو یقین کیا ہوگا"

باوجود اس کہنے کے لوئسی خوب سمجھتی تھی کہ ضرور یہی بات ہی مگر اس نے ایسی بات کو ٹالا کیا یہ سمجھکر کہ اُسکا بادشاہ پر پورا اثر ہوگا اور ڈچز آف کلیولینڈ اور بھی کٹ کٹ جاویگی۔

چارلس "اچھا - اچھا لوئسی انکو (یعنی ڈچز آف کلیولینڈ کو) موجود رہنے دو" یہ کہتا ہوا وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا - اور خاتون کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا

ڈچز آف کلیولینڈ تلی ہوئی تھی کہ موجود رہیگی - وہ سمجھ گئی کہ لوئسی کوئی بھاری چال چل رہی ہے کہ پھر بحال ہو جاوے اور اسکے لیے یہ نہایت ضروری تھا کہ موجود رہ کر سب حال دیکھے اور اسکے مطابق اپنی آیندہ تدبیر کو درست کرے بس وہ حتی الامکان تمکنت اور سکوت سے بیٹھ گئی - لوئسی اور سفیر فرانس بھی اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے اور بادشاہ خفت و ندامت سے لوئسی سے چار آنکھیں کرنے کی جرأت نہ کرکے سفیر فرانس کیطرف دیکھنے لگا۔

سفیر نے لچھے دار درباری طرز تقریر اور چالاک پولیٹیشن کی پُر حرفت نگاہون سے کہا "حضور کو خوب معلوم ہی کہ مین ڈچز آف پورٹس متھ سے معاملات متعلقہ فوائد ہر دو مملکت کی بابت مشورہ لیا کیا ہون - اس بارہ مین مجھکو نہ صرف حضور کی اجازت سے جرائت ہوئی ہی بلکہ خود حضور کے ارشاد سے جو مختلف مواقع پر زبان فیض ترجمان سے ہوا ہی - مین نے اپنی گورنمنٹ سے آج اہم مراسلات پائے ہین - اور اُنکے بابت مشورہ لینے کے لیے مین ڈچز صاحبہ کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوا تھا - یہ امر خوب ذہن نشین رکھکر کہ ڈچز صاحبہ کو جملہ معاملات مین جنکا تعلق حضور سے ہوتا ہی بے غایت پاس ولحاظ رہتا ہی"

ڈچز آف کلیولینڈ نے جو دربار کے چکنے چپڑے جملون اور سفیر کی شیرین لفاظی سے شش و پنج مین رہنا نہ چاہتی تھی کہا "مانسٹر بریلین کیا تم مطلب کی بات مُنھ سے بالکل ہی نہ نکالو گے ؟"

بادشاہ نے سختی سے کہا "میڈم خاموش !" اور بربرا نے دبے ہوے غصہ سے جسکا طوفان وہ بیان نہ کر سکتی تھی اپنے ہونٹھ چبائے کیونکہ وہ دیکھتی تھی کہ بادشاہ کو اب اُسکی آتش مزاجی کا کچھ خوف نہین ہی-

بریلین "میرے بادشاہ عالی جاہ نے جو بندگان عالی متعالی سے نہایت الفت رکھتا ہی مجھکو چند اہم امور کی اطلاع دینے کی خدمت سپرد کی تھی میرے بادشاہ کا یہ ارادہ ہی کہ اپنے افسران عساکر کو لگزمبرگ پر قبضہ کرنے کی ہدایت کرے"

چارلس (چونک کر) "این ! لگزمبرگ جو کلید ہنیدرلینڈ اور جرمنی کی ہی ؟"

بریلین (مشاق مدبر کے سے ساکت اطمینان سے) "اگر حضور ازراہ کرم میری کل گفتگو کی سماعت فرما دین تو میرے عالی مقام آقا کے خیالات اور ارادے اچھی طرح سمجھ مین آ جائینگے"

ڈچز آف کلیولینڈ "مگر کیا تمکو یاد نہین ہی کہ ہنیدرلینڈ زیر فرمان پرنس ولیم ہی جو قریبی رشتہ دار اور محب یا اخلاص ہمارے بادشاہ کا ہی ؟"

بریلین نے باادب درباریون کی طرح سر خم کرکے کہا گو اُس نے حتی الامکان ظاہر کردیا کہ اگر حضرت درمیان مین خلل اندازی نہ کرے تو بہتر ہی "میڈم مین کچھ فراموش نہین کیا ہی مین امید کرتا ہون کہ آیندہ موقع پر جب بادشاہ سلامت کو فرصت اور موقع ہاتھ آئیگا ممدوح کو یقین ہوجائیگا کہ میرے آقا کے ارادے بعد لحاظ کامل فوائد برٹن اعظم پر مبنی کیے گئے ہین "

چارلس "مگر ڈنکرک میرے تمھارے بادشاہ کے ہاتھ مین آجاوے یہ ناممکن ہی!"

سفیر فرانس "حضور معاف فرمایئے گا مین خیال کرتا ہون کہ اگر حضور اس مسودۂ معاہدہ پر جو مین لکھ رہا تھا ایک نظر ڈالینگے تو حضور کو یقین ہوجائیگا کہ میرا بادشاہ عالیجاہ برٹن اعظم کے فوائد کے مضر کوئی بات کرنا نہین چاہتا۔ (کاغذ کی طرف دیکھکر) اس کاغذ کی رو سے میرے بادشاہ نے مجھکو اختیار دیا ہی کہ مین حضور کو تین لاکھ پونڈ اسٹرلنگ دے دون"

چارلس نے جلدی سے کہا "اوہ تین لاکھ پونڈ!" کیونکہ آن واحد مین اُسنے دیکھا کہ یہ رقم اُسکو بیشمار مطالبہ جات قرضہ سے جسکے جال مین پھنس گیا تھا نکالدیگی۔

بریلین "ہان حضور تین لاکھ پونڈ (آواز پر زور دے کر) تین لاکھ پونڈ بطور ضمانت اس امر کے ہین کہ ڈنکرک کے لے لینے پر میرا آقا کوئی امر مضر فوائد انگلستان کے نہ کریگا چنانچہ مین بل اور کفالت نامجات بھی اپنے ہمراہ لایا ہون جو یہ موجود ہین " یہ کہکر اُسنے ایک پیکٹ پر جو اُسکے قریب رکھا تھا ہاتھ ڈالا۔

بادشاہ نے جو اس بات کو سمجھ گیا تھا کہ یہ رقم دراصل بطور رشوت کے ہی جو اُسکے پاس رہیگی اور اُسکے کام مین آویگی نہ بطور زر ضمانت کے جو کچھ مدت کے بعد واپس ہوجاویگی کہا۔ "کیا خوب! بادشاہ لوئی کو اپنی نیک نیتی ثابت کرنے کے خوب ڈھنگ یاد ہین "

ڈچز آف کلیولینڈ (غصہ سے تھرتھراتی ہوئی) "گویا بالفاظ دیگر

لگنز سبرگ خریدا اور بیچا جائیگا۔"

بادشاہ نے یہ ارادہ کر کے کہ سفیر فرانس سے معاملہ طی کر لیگا اور رقم معقول کو ہاتھ سے نہ جانے دیگا گو بر برا کیسی ہی غیظ و غضب مین آوے کہا۔ "بر برا خاموش رہو!"

ڈچز آف کلیولینڈ نے کھڑے ہو کر درحالیکہ اُسکا چہرہ غصہ سے سُرخ اور مہیب ہو رہا تھا کہا۔ "مگر حضور یہ ناممکن ہی!"

بادشاہ (درشت لہجہ سے) "خاموش رہو۔ مین حکم دیتا ہون کہ چپ رہو" بر برا نے معاملات کو انتہا تک پہونچانے کی جرأت نہ کی۔ اُسنے دیکھا کہ اُسکی بات کی کچھ پروا نہین ہوتی ہی اور وہ اپنی خفت اور سبکی مین حتی الامکان آہستہ گریہ کے خیال پر مجبور ہوئی۔ وہ کسی طرح خیال نہ کر سکتی تھی کہ چارلس جواب پھر جوا کھیل کر مفلس ہو گیا ہی اور رسائی پر بہت کچھ جوا کھیل چکا ہی اور می فروش کی زوجہ میر سامان کے دفتر مین کھڑی ہوئی ہی اور ابھی ہزار ون اور مطالبہ مین اُسکے واسطے اپنے سبکدوش ہونے کے موقع ہاتھ سے نہ جانے دیگا اُسنے لوئسی پر بھی ایک نگاہ ڈالی جسکے رخسار ون پر فتحمندی کی دمک رفتہ رفتہ آتی جاتی تھی تب پھر خشمگین بر برا نے اپنے غصہ کے دبانے کے لیے جو آتش فشانی پر آمادہ تھا اپنے ہونٹون کو دبایا۔

بر یلین نے بے پروائی سے کاغذات کو الٹ پلٹ کر اور ایسے انداز سے کہ گویا جو کچھ وہ کہنے والا ہی معاملہ خفیف ہی اور بلا کسی قسم کی دقت کے منظور ہو جائیگا کہا "ایک چھوٹی سی شرط اور بھی ہی جو مجھکو حضور کی خدمت مین عرض کرنا ہی اور وہ یہ ہی کہ بپاس ڈچز آف پورٹس مؤتھ کے مخلصانہ اور قیمتی مشورہ کے مین اپنے بادشاہ کی جانب سے چاہتا ہون کہ زر ضمانت اُنہی کے ہاتھ مین رہے (لوئسی کو بل اور کفالت نامجات کا پیکٹ دیکر) میڈم مین یہ تمھارے سپرد کرتا ہون۔

بادشاہ (کل حال کو سمجھکر) "مین خیال کرتا ہون کہ دوستانہ سمجھوتا ہونا چاہیے (ڈچز آف کلیولینڈ کی طرف مخاطب ہو کر) بر برا آؤ ہم تم

تمام وعدون کے پورے ہونے کی بابت قناعت کرنا چاہیے جو مین نے تمھاری چھوٹی فہرست ترقیات تقرر۔ معافی وغیرہ کی بابت کیے ہین (ڈچز آف پورٹس موتھ کی طرف دھیمی آواز سے خطاب کر کے) اور لوئیسی تم مجھکو معاف کرو۔ کیا تم بدستور بنی رہو گی؟"

لوئیسی (شیرین ادائی سے متبسم ہو کر اور بادشاہ کے ہاتھ کو دبا کر) "حضور آپ کی مرضی میرے لیے قانون ہے مگر میری ایک تھوڑی سی درخواست ہے"!

بادشاہ نے قیمتی پیکٹ کو جو لوئیسی کے قبضہ مین تھا لے لینے کی خواہش سے کہا "تم اپنی درخواست کو بیان کرو مجھکو ہر طرح منظور ہے مین اُسکو فوراً قبول کرونگا۔

ڈچز آف پورٹس موتھ (سرگوشی سے) "دیکھیے مین ابھی عرض کرتی ہون اور آپ کے وعدہ پر بھروسہ کر کے مین یہ پیکٹ دیتی ہون"

بادشاہ (کاغذات زیر جیب مین رکھکر) "آؤ چلو ملکہ کے کمرہ کو چلین کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمھاری بحالی کو جلد مشتہر کردون بر لین چلو ہم تم باہم ایک جام شراب پئین اور بر برا جاؤ تم بھی چلو!"

چنانچہ چارلس نے لوئیسی کو اپنا ہاتھ دیا اور اُسنے اُسکو تھام لیا اور اپنی ہزیمت خوردہ رقیبہ پر ایک نگاہ فتحمندی کی بھی نہ ڈالی بر برا نے طوعاً وکرہاً منظور کیا کیونکہ وہ سمجھی کہ بادشاہ اسوقت میری بدوماغی کو گوارہ نہ کریگا اور اگر اسوقت مین غصہ کو کام مین لائی تو شاید وہ فواید بھی جاتے رہین جو اپنے ہوا خواہون کو بذریعہ ایفام اتب مندرجہ فہرست اپنی طرف مائل رکھنے سے حاصل ہونگے اُس نے جوانی اور تکلفی مزاج بر لین کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور جب یہ گروہ تخلیہ کے کمرہ سے نکلا خواصون نے برآمدہ مین اطمینان سے دیکھا کہ اُنکی مخدومہ لوئیسی ظاہرا پھر بادشاہ کی منظور نظر ہو گئی ہے۔ یہ سب لوگ ملکہ کے کمرہ کو گئے اور جب دروازہ کھلا اور بادشاہ ڈچز آف پورٹس موتھ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیے کمرہ مین داخل ہوا کیتھرین کے دل کو کسی قدر سکون ہوا اور ڈچز آف کلیولینڈ کے رفیق زرد پڑ گئے اور ایک دوسرے

کو بھیانک نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

چارلس (لوئسی کو ملکہ کی طرف لیجاکر)۔ "میری پیاری زوجہ مین تمکو نہایت خوشی سے اطلاع دیتا ہون کہ ڈچز آف پورٹس مؤتھ مثل سابق تمھاری خدمت گذاری مین رہیگی۔

کیتھرین نے جواب دیا۔ "مین تمکو مبارکباد دیتی ہون مجھکو نہایت خوشی ہے" اور اُسنے ایک تیز پُر معنی نگاہ ڈچز آف کلیولینڈ پر ڈالی۔

لوئسی (جلدی سے بسرگوشی)۔ "حضور میری مراد!"

بادشاہ (آواز سے)۔ "ہان۔ تمھاری مراد۔ واللہ مین تو اقرار کرچکا ہون کہ جس بات کی تم درخواست کروگی فوراً پوری کیجائیگی اور مین قبول کرتا ہون کہ تمکو میری فیاضی پر بہت دعویٰ ہے اسواسطے کہ مین نے تمھاری عمدہ خدمات کو بھولکر تم سے بے اعتنائی کی (روپیہ ملنے کی خوشی مین بھولکر کہ خدا جانے درخواست کیا ہوگی)۔ تم اپنی خواہش ظاہر کرو مین اُسکو فوراً پورا کرونگا۔"

لوئسی (مستقل آواز سے)۔ "میری یہ درخواست ہے کہ بانی کار اس فساد کی اس جلسہ سے نکال دیجائے جسمین حضور نے مجھکو بحال کرنے کا افتخار بخشا ہے۔"

بادشاہ (کبیدہ ہوکر)۔ "لاحول ولا قوۃ مین تو سمجھتا تھا کہ کل ناٹک اسطرح ختم ہوگا جیسے تھیٹر کی اسٹیج پر میل ملاپ اور مصافحہ کے ساتھ ختم ہوتا ہے۔"

لوئسی (آہستہ مگر مستقل آواز سے)۔ "حضور مین نے اپنی مراد عرض کردی۔"

چارلس۔ "اچھا بہرحال مین اپنی بات پر قائم رہونگا۔ تم سمجھین کہ مین کیا کہتا ہون۔ مگر۔ مگر۔"

ڈچز آف کلیولینڈ۔ "حضور مین آپ کو اس پریشانی سے جو آپ کو میری نسبت ہے سبکدوش کرتی ہون۔"

ان الفاظ کے ساتھ جنمیں گنجائش آئندہ مصالحت ہوجانے کی تھی برابر بپھری اور کمرے سے چلی گئی۔ ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ کیسی تلخ کامی اور خفت کے ساتھ وہ گئی ہوگی باوجود اسکے کہ اُسنے بہت مسکین انداز بخیال عاقبت اندیشی اختیار کیا تھا جو اسکی عادت کے خلاف تھا۔

باب ۶۰

جدید چالین

پچھلے چند بابون کے واقعات کے بعد ایک روز گیارہ بجے دن کو لوئسی اپنے کپڑے پہننے کے کمرہ مین سنگار کر رہی تھی۔ وہ ایک آرام کرسی کے گدگدے گدے پر استراحت کیطور پر لیٹی تھی ایک خوشنما پوشاک اُسکے زیب تن تھی وہ اپنا خوبصورت چہرہ سامنے کے ایک آئینہ مین دیکھ رہی تھی توشک خانہ کے داروغہ پوشاکون کا انتخاب کر رہے تھے جو ڈچز نے اُس روز پہننا تجویز کیا تھا اور دو اور لیڈیان سنگار کی میز کے قریب نہٹل خدمت کیوا سطے کھڑی تھین لوئسی کو اپنی پچھلی شام کی کامیابی پر بہت خوشی تھی اور چونکہ اُسکی طبیعت منتقم مزاج واقع ہوئی تھی وہ اندر ہی اندر اپنی رقیبہ کی شکست فاش پر خوش ہو رہی تھی جسنے ایک ساعت کے لیے اُسکے پانون اکھاڑ دیئے تھے۔ چنانچہ اُس نے اس بارہ مین گفتگو چھیڑ دی اور اُسکی پیش خدمتون نے جنکو معلوم ہو گیا تھا کہ وہ پھر بادشاہ کی نظرون مین باوقار ہو گئی ہے اُسکی خوب چاپلوسی کی ہنوز کنگھی چوٹی ختم نہوئی تھی کہ دروازہ پر کھٹکھٹاہٹ کی آواز معلوم ہوئی اور ایک خادمہ نے جب جاکر دریافت کیا کہ کون ہے تو دوسری خادمہ نے کہا کہ ایک جنٹلمین کسی بہت اہم معاملہ کی بابت جو ڈچز سے متعلق ہے ڈچز آف پورٹس موتھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اس شخص نے اپنا نام دلوائی بتلایا ہے اور کہا ہے کہ وہ کیلی سے ڈچز کو خبر پہونچانے کے لیے برابر بھاگا بھاگ چلا آتا ہے۔

لوئسی کو جب یہ پیام پہونچایا گیا تو ایک بےچینی کی کیفیت اُسکے چہرہ پر ایک ساعت کے لیے نمایان ہوئی اور جب وہ رفع ہو گئی اُس نے کہا کہ مین ابھی اُس شخص سے ملاقات کرونگی اسپر خادمہ نے ملازمہ سے کہا کہ مسٹر دلوبالی کو ملاقات کے کمرہ مین بٹھاؤ اور ڈچز وہان گئی اور ایک ساعت کے لیے اُس نے خواصون کو رخصت کر دیا کیونکہ اُس نے خیال کیا کہ جس کام کے لیے یہ شخص آیا ہی اُسکے لیے تنہائی کی ضرورت ہی۔ اُس کمرہ مین داخل ہوتے پر جہان دلوبالی بیٹھا تھا وہ اُسکو دیکھکر کچھ زیادہ خوش ہوئی کیونکہ اُسکی ہیئت سے وارستگی سی پائی جاتی تھی اُسکی پوشاک نہ فیشن ایبل تھی نہ نئی اور وہ ظاہرا افلاس زدہ شخص معلوم ہوتا تھا جو عرصہ تک کچین اور بری صحبت کا عادی رہا ہے دلوبالی اپنی جگہ سے اُٹھا اور اُس نے نہایت جھککر ڈچز کو سلام کیا جسکو اُس نے اول مرتبہ دیکھا تھا جسکے حسن کی اُن بیانات مین جو اُسکے کان تک بادقات مختلف پہونچے تھے بہت زیادہ تعریف کی گئی تھی۔

لوئسی (دلوبالی کو بیٹھنے کا اشارہ کرکے اور خود تھوڑے فاصلہ سے ایک صفہ پر بیٹھکر) "کہو تمکو کیا کام ہی؟"

دلوبالی (ادب کے لہجہ اور خوشامد کے انداز سے) "مجھکو آپ سے کچھ کہنا ہی جو میرے نزدیک آپ کو جاننا چاہیے آپ کی بیشمار لیاقتون نے آپ کو مرجع عام کر دیا ہی ——————"

لوئسی (بات کاٹکر) "بس بس مطلب کی بات کہو!" کیونکہ وہ خوب جانتی تھی کہ بجائے مرجع عام ہونے کے وہ دربار کی ایسی لیڈیون مین ہی جس سے سب لوگ ناخوش ہین "مین یقین کرتی ہون کہ تم کیلیے سے آتے ہو؟"

دلوبالی "جی ہان - مین یہان بااقتدار ایک امر کے اطلاع دینے کے لیے آیا ہون اور مین اقرار کرتا ہون کہ مین نے جان پر کھیل کر ایسا کیا ہی کیونکہ قانون دیوانی کے چند نفر ایسے ہین جو مجھ بدنصیب کی ذات کو گرفتار کر دینے سے بہت خوش ہونگے"

ڈچز "اس سے مین یہ مطلب سمجھتی ہون کہ تم اپنی اس خدمت کا

ہیش قرار انعام چاہتے ہو۔ بہت اچھا مین تمکو عمدہ معاوضہ دونگی بشرطیکہ تمھاری خدمات فی الواقع فایدہ مند ثابت ہوں"

ڈلوبائی (انعام کے وعدہ سے خوش ہوکر) "آپ بھی خود دیکھ لینگی مین خیال کرتا ہوں کہ آپ سرہکٹر گرہم کے نام سے بالکل ناواقف نہین ہین"

ڈچز آف پیرٹس موتھ "یہ سچ ہی کہ مجھکو سرہکٹر گرہم کا کچھ تھوڑا سا حال معلوم ہی مگر یقیناً وہ ایسا شناسا نہین ہی جس پر فخر کرنے کا موقع ہو اگر مین غلطی بھی کرتی ہون تو میرا خیال ہی کہ وہ کل بدمعاشون کے محبس مین بند کیا گیا تھا مگر اسکا ذکر کیون کرتے ہو؟ مین خیال کرتی ہون کہ تم اور وہ نیوگیٹ مین ملے ہو گے"

ڈلوبائی "جی ہان۔ یہی بات ہی۔ سرہکٹر گرہم نے آپ کی نسبت نہایت نا ملائم الفاظ استعمال کیے تھے"

لوئسی بظاہر اسپر کچھ اثر نہین ہوا مگر اندر ہی اندر اسکو بیچینی پیدا ہوئی اُسنے کہا "ہان! اُسنے میری نسبت کیا الفاظ کہے تھے؟ صاف صاف بیان کرو یہی طریقہ عمدہ خدمت کرنے کا ہی اگر تم فی الواقع کوئی خدمت کر سکتے ہو"

ڈلوبائی "سرہکٹر گرہم نے کہا تھا کہ اُنکو تمھارے اوپر چند دعوے ہین اور اُس نے آپ کی نسبت الفاظ نا ملائم اسواسطے استعمال کیے تھے کہ حسب قول سرہکٹر کے آپ نے اُنکو نظر انداز کیا۔ مزید بران اُسنے بدلا لینے کی دھمکی دی تھی"

لوئسی "افوہ! اُسنے دھمکی دینے کی جراءت کی تھی اُسکی یہ گستاخی تو قابل سزا ہی اگر وہ بخار نکالنے کے لائق ہو"

ڈلوبائی "تاہم مین نے یہ مناسب اور مصلحت وقت سمجھا کہ آپ کو ہوشیار کر دون کیونکہ مجھکو معلوم ہو گیا ہی کہ سرہکٹر گرہم ایک نا ہنجار بڈھے پادری کی خدمات کام مین لانے والا ہی"

لوئسی ایک لمحہ کے لیے اپنی گھبراہٹ کو ضبط نہ کر سکی اور اُسکے منھ سے "افوہ" نکل گیا مگر پھر اپنے تئین سنبھال کر اُس نے مصنوعی بے پروائی سے کہا "یہ تو بتاؤ کہ وہ پادری کون ہی؟"

ڈلوبائی "وہ فادر ریبرٹی کہلاتا ہی" یہ کہکر وہ دیکھنے لگا کہ دیکھوں ڈچز

پر کیا اثر ہوتا ہے۔
ڈچز نہ کچھ بولی۔ شاید وہ اُس شخص کے نام کو خوب سمجھ گئی تھی جسکو وہ سُننے والی تھی اور غالبًا ڈلوبائی کے کیلی سے آنے کی وجہ سے کہ اُسی جگہ فادر بیری رہتا تھا وہ پیشتر گھبرائی تھی جب اُسکو تخلیہ کے کمرہ مین پیام ملاقات پہونچا تھا۔
ڈچز۔" کیا یہ فادر بیری بھی انگلستان کو آیا ہی؟ کیا سر ہکٹر گرہم اُسکو بھی لایا ہی؟"
ڈلوبائی۔" نہین حضور سچ تو یہ ہی کہ سر ہکٹر گرہم نے ابھی تک اُس ضعیف بڈھے پادری سے گفتگو بھی نہین کی ہی اسکو صرف یہ بات معلوم ہوگئی ہی کہ فادر بیری نے ایک دو مرتبہ آپ کی نسبت کچھ کنایتًا کہا ہی"
ڈچز۔ یہ دیکھکر کہ ڈلوبائی متامل ہی۔" سنو مسٹر ڈلوبائی اگر تمکو مجھسے معاوضہ یا انعام لینا ہی تو تمکو صاف صاف حال بتانا ہوگا۔ یہ کچھ جسکا تم نے ذکر کیا ہی بتانا پڑیگا بلاشبہہ تم خود فادر بیری سے واقف ہو"
ڈلوبائی۔" میڈم۔ بڈھے پادری نے کبھی کوئی بات صاف طور پر نہین کہی ہی بلکہ محض مبہم طریقہ سے۔ حالت نشۂ شراب مین اُس نے صرف اتنا کہا ہی کہ وہ کچھ بتا سکتا ہی اگر اُسکا جی چاہے۔ سر ہکٹر گرہم کو کسی نہ کسی ذریعہ سے اسقدر معلوم ہوگیا ہی جو مین نے آپ سے عرض کیا ہی۔ اور اسمین کچھ شک نہین کہ وہ کینہ کی وجہ سے ضرور اسکی تدبیر کریگا کہ فادر بیری اُسکا جانبدار ہو جاوے"
لوئسی (چند ساعت کے غور کے بعد)" اور اگر مین ایسا کرون کہ فادر بیری سر ہکٹر گرہم سے گفتگو ہی نہ کرنے پاوے تو؟"
ڈلوبائی۔" تو ایماندار جیک ڈلوبائی (جیسا اُسکے دوست ایام فراخ دستی مین اُسکو کہا کرتے تھے) بشرطیکہ مہیا ہوسکے سامان ضروری کے فادر بیری کیلی سے اسقدر دور پہونچا دینے کی خدمت اپنے ذمہ لیگا کہ سر ہکٹر گرہم کے گرگون کران تشنہب پناہ کا کہین پتہ بھی نہ ملیگا"
لوئسی۔" بہت اچھا۔ مین تمکو اس خدمت پر مامور کرتی ہون۔ تم ذرا یہان ٹھہر مین تمکو اپنی فیاضی کا ثبوت دیتی ہون"

یہ کہکر ڈچیز اس کمرہ سے تخلیہ کے کمرہ مین روپیہ لانے کے واسطے چلی گئی
اُسکی عدم موجودگی مین دلوبائی اپنی مہم کی کامیابی پر اندر ہی اندر خوش ہوا۔
جب اُسنے دیکھا تھا کہ سر ہٹر گرہم ایسے سرسری طور پر بندرگاہ کیلی سے دور کیا گیا
اُس نے خیال کیا تھا۔ کہ اس سے کچھ ہتھے پڑھنا مشکل ہی کیونکہ وہ خود مشکلات
مین گرفتار رہی۔ اور اُس نے خیال کیا کہ ڈچیز مجھکو قابل انعام تصور کریگی اگر مین
اُس سے سر ہٹر گرہم کے ارادے ظاہر کردون اُسنے فادر بیری سے بیان کیے
گیے تھے۔

دلوبائی نے خیال کیا کہ یہ تو ایک تھیلی اشرفیون کے بعوض اسقدر تکلیف
اُٹھانے کے ملنے والی ہی اور اب مین ڈچیز کی خدمت خاص کے لیے مقرر ہو جاؤنگا
جو فی الحال بہت زر ریز ہوگی۔ چند ساعت مین لوئسی اُس کمرہ کو واپس آئی
اور دلوبائی کے ہاتھ مین ایک رقم کثیر رکھکر اُس نے کہا "تم دیکھتے ہو کہ
اگو تم بالکل اجنبی ہو مین تم پر اعتبار کرتی ہون کہ تمھارے لیے یہی بہتر ہوگا
کہ ایمانداری سے میرا کام کرو اور دھوکا نہ دو۔ یقیناً تم فرانسیسی زبان اچھی طرح
بولتے ہوگے ؟"

دلوبائی (فرانسیسی زبان مین جواب دے کر) "آپ خود اندازہ
کرسکتی ہین۔ مین صرف فرانسیسی زبان سے واقف ہی نہین ہون بلکہ مین ملک فرانس
کے قوانین۔ برتاؤ۔ عادات۔ و طریق۔ اور ضوابط سے بھی آگاہ ہون کیونکہ
مین وہان کچھ عرصہ تک بطور جلا وطن کے رہا ہون"

لوئسی (فرانسیسی زبان مین) "درحالیکہ تمکو یہ باتین حاصل ہین مین
سمجھتی ہون کہ میرے حکم کی بجا آوری مین تمکو کچھ بھی دقت نہوگی"

دلوبائی "آپ بیان کیجیے اور یہی سمجھیے کہ تعمیل ہوگئی"

ڈچیز آف پورٹس متھ "میری غرض یہ ہی کہ تم ایسی تدبیر کرو کہ فادر بیری
تمھارے ساتھ پیرسن کو چلا وے۔ اور وہان پہونچکر تم فوراً لفٹنٹ پولس کے پاس
جاؤ۔ اُس سے تم صرف یہ کہدینا کہ تم پیرسن مین ایک بدذات شرابی پادری کو لائے
ہو یا یون کہنا کہ ایک ایسے شخص کو جسکا جامہ تقدس اُتر گیا ہی اور جو اب تک

اپنے تئین فادر بیری کہتا ہے۔"

ڈچزکے ٹھہرنے پر دلوبائی نے پوچھا۔ "اور کیا کرنا ہوگا؟"

ڈچز۔ "اور کچھ نہین۔ بس اسی قدر کافی ہوگا۔ باقی کام میرے لیے چھوڑ دو۔ جب تم ہیرسن نین پہونچ جاؤگے لفٹنٹ پولس تمکو فادر بیری کی محافظت کی زحمت سے سبکدوش کر دیگا۔ تم میرے پاس واپس چلے آنا۔ اور مہم کے نتیجہ کی رپورٹ کرنے پر مین تمکو اس سے دونا انعام دونگی جو ابھی دیا ہے۔"

دلوبائی۔ "آپ میری ایمانداری اور پھرتی پر مطمئن رہین۔ رہا فادر بیری جب مین اس سے کہونگا کہ مین اسکو تفریح کے لیے اپنے صرف سے ہیرسن لیچلنے کو تیار ہون مجھکو کوئی شبہہ نہین کہ وہ خوشی سے ساتھ ہو لیگا۔"

اسکے بعد دلوبائی رخصت ہوا اور جب وہ چلا گیا لوئسی نے باآواز کہا۔ "اخاہ سرکہٹر گرہم تم مجھ سے انتقام لینا چاہتے ہو؟ ۔ اچھا دیکھا جاویگا کہ کون بازی جیتتا ہے۔"

بعدازان ڈچز آف پورٹس موتھ سیدھی بادشاہ کے کمرۂ دربار کو چلی گئی اس امید پر کہ وہ اسکو وہان ملیگا۔ چنانچہ بادشاہ یہین ملا چارلس کپڑے وغیرہ پہنکر مع اپنے پرائوٹ سکریٹری کے کمرۂ دربار کو گیا تھا تاکہ اس وعدہ کا ایفا کرے جو ڈچز آف کلیولینڈ سے کیا تھا اور ضروری احکام درباب اسکی سفارشی فہرست کے جاری کرے۔ اسکو ہزیمت خوردہ شرارۂ آتش (ڈچز آف کلیولینڈ) کے آجانے کا ایسا خوف غالب تھا کہ اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ ڈچز آف کلیولینڈ کو کوئی موقع اپنے اور اپنی بددماغی کا طوفان بپا کرنے کا نہ دینا چاہیے۔ اسی وجہ سے وہ بہت عجلت کے ساتھ ان وعدون کو پورا کرنے کے لیے گیا تھا جو اس نے ڈچز سے کیے تھے

ڈچز آف پورٹس متھ کے داخل ہونے پر بادشاہ نے کہا۔ "اوہ لوئسی تمھارے چاند سے مکھڑے کا نور مجھکو ہمیشہ پسند ہوتا ہے مگر اس وقت مین کسی قدر عدیم الفرصت ہون۔"

لوئسی (نہایت شیرین تبسم اور دلفریب لہجہ سے) "تاہم آپ چند لمحہ مجھکو دیوین۔"

چارلس "اچھا خیر اسوقت چند لمحہ دیتا ہون اور بطور معاوضہ کے فہرست حاصل ہوسے پر چند گھنٹے دونگا مگر لاحول ولاقوۃ لوئیٹی تم خوب جانتی ہو کہ مین تمہاری صحبت مین گھنٹے صرف کرنا پسند کرتا ہون ۔ بہ نسبت اِسکے کہ کام کی خشک تفصیلات مین لمحہ صرف کردن تاہم کبھی کبھی اپنے شاہی منصب کے اعتبار سے کام کرنا ہی پڑتا ہی۔

لوئیٹی نے بوجہ موجودگی سکرٹری کے کسی قدر ادب سے کہا "بجا ارشاد ہوا" مگر جب بادشاہ کے اشارہ کرنے پر سکرٹری چلا گیا اُس نے اپنی باہین بادشاہ کے گلے مین ڈالکر نہایت دلکش نگاہ اور ترغیب دینے والے لہجہ سے کہا "پیارے چارلس مجھکو اندیشہ ہی کہ تم ایسا کام کرنے والے ہو جو تمہارے فوائد کے لیے سخت مضر ہوگا۔"

بادشاہ "میری محبوبہ وہ کیا ہی؟"

لوئیٹی "مین نے سُنا ہی کہ ڈچز آف کلیولینڈ آج صبح کو فخریہ کہہ رہی تھین کہ انکا دباؤ تمہارے اوپر ایسا ہی کہ اُنھون نے اپنے تمام ہواخواہون کے لیے تم سے پنشن۔ اعزاز حقوق۔ اور ترقی کا وعدہ کرالیا ہی اور گو ممبران دربار امر واقعی سے واقف ہین تاہم عام خلائق کو اُنکی اصلی حالت کی بابت کچھ معلوم نہوگا۔ میرے چارلس تمکو معلوم ہی کہ اُنکے نام سے کیسی نفرت کی جاتی ہی"

بادشاہ "بیشک رعایا ہر عورت سے نفرت کرتی ہی جسکو اُنکے بادشاہ نے کبھی چاہا یا اب چاہتا ہی۔ اور پیاری لوئیٹی تم بھی مستثنیات سے نہیں ہو"

ڈچز آف پورٹس مؤتھ "پیارے چارلس یہ سچ ہی مگر تمکو معلوم ہی کہ ڈچز آف کلیولینڈ سے بہ نسبت اورون کے جو تمھاری ظل حمایت مین گذر کر رہی ہین بہت ہی زیادہ نفرت کی جاتی ہی اُس عورت کی نخوت اور تکبر کی کچھ انتہا نہین ہی تم اُسکی آج صبح کی لاف کو مشکل سے یقین کروگے اور مجھکو خود ہی انکو یقین کرنے مین تامل ہی (دلفریب سمجھ داری کی نظر دن سے) تم جانتے ہو کہ مین نے اُس فہرست کی جھلک بھی نہین دیکھی ہی جسکا تم نے کل رات کو ذکر کیا تھا جب تم نے ڈچز آف کلیولینڈ کو اطمینان دلایا تھا کہ وعدے پورے کردوگے بس تم کہہ سکتی ہو کہ اُس نے نخوت سے لاف زنی کی ہی یا نہین درحالیکہ اُنھون نے مشہور کر رکھا ہی کہ اُنکا تمہارے اوپر ایسا دباؤ ہی کہ وہ اپنی مرضی اور خوشی پر طریقۂ انصاف کو ملتوی بند اور موقوف کرسکتی ہین!

بادشاہ (غصہ سے) ”او ہو! اُسنے یہ مشہور کر رکھا ہی؟“

لوئیسی ”ہاں میں نے تو ایسا ہی سُنا ہی اُنھوں نے یہ بھی شہرت دی ہی کہ انکی سفارش سے کوئی شخص سر ہکٹر گریہم نام آج رہائی پانے والا ہی“

چارلس ”میں افسوس سے کہتا ہوں کہ یہ لاف زنی کچھ بنیاد رکھتی ہے!“

لوئیسی (مصنوعی حیرت اور مایوسی کی آواز سے) ”خدایا! کیا یہ ممکن ہی؟ کیا تمنے اس بارہ میں خوب غور کر لیا ہی؟ تمام قوم ناخوش ہوگی اور مجھکو نہایت زبون نتایج کا اندیشہ ہی یقین مانو کہ میں ڈچز آف کلیولینڈ کے حسد کیوجہ سے ایسا نہیں کہ رہی ہوں کیونکہ میں پھر بحال ہوگئی ہوں اور مجھکو تمھاری نظروں میں وقار حاصل ہوگیا ہی۔ میں فریقانہ برتاؤ کر سکتی ہوں رہا سر ہکٹر گریہم اُس سے مجھکو ایسی کم واقفیت ہی کہ میں اُسکے موافق یا مخالف کچھ نہیں کہ سکتی میں تو صرف تمھارے فائدہ کی بات کہتی ہوں ڈچز آف کلیولینڈ کے ہواخواہوں کو پنشن ترقی اور عہدے ملنے میں کچھ ہرج نہیں ہی یہ تو تمھارے حقوق خسروانہ کی بات ہی جسکو تم جایز طور پر کام میں لا سکتے ہو اور قومی رائے اس سے مخالفت نہیں کر سکتی مگر قانون سے تجاوز کرنا عدالتوں سے مقابلہ کرنا حکام قانونی کے پنجہ سے کسی مجرم کو نکال لینے کے خیال سے میں تھراتی ہوں!“

ظاہر لوئیسی کو بہت رقت طاری ہوئی اور اُسکے آنسو بہنے لگے اور وہ بادشاہ کے گلے میں اور زور سے لپٹ گئی گویا اُسکو اُن ہولناک خطرات سے بچانے کے لیے جنکا اُسکو اندیشہ تھا۔

بادشاہ ”واللہ لوئیسی تمھاری باتوں نے مجھپر پورا اثر کیا ہی اس عورت کی شب گذشتہ کی باتوں کی عجلت اور اضطراب میں میں نے پورے طور پر غور نہیں کیا۔ مگر نہیں سچ تو یہ ہی کہ میں نے اس بارہ میں ردد کد کی۔ مگر میں اقرار کر چکا ہوں اب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیونکر اس سے گریز کروں۔ اگر تم نے وہ سین دیکھا ہوتا —— مگر تم اُسکے مزاج سے خوب واقف ہو وہ تو جب اُسکا جی چاہتا ہی چھتنی بن جاتی ہے کیا تمکو یاد نہیں ہی کہ دو تین برس ہوئے اُس نے میدۂ پاگل سی حرکت کرنے کی دھمکی دی تھی کہ اپنے تمام بچوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے انکے اعضا میرے محل کے دروازہ پر پھیلا دیگی؟ اُسکی دھمکیاں اس سے بھی زیادہ تھیں وہ کہتی تھی کہ محل

مین آگ لگا دونگی مین ایسی چڑیل سے کیا کرون! خصوصاً ایسی حالت مین کہ کل رات کی ہزیمت کے بعد اُسکا سینہ کوہ آتش فشان ہو رہا ہے۔ "

لوئیسی "تاہم وہ دبی اور سرنگون ہوئی۔ تم مستقل رہے اور تم نے اپنے رعب سے اُسکو دبا لیا"

بادشاہ "آہ! مگر میری پیاری کیا تم نہین خیال کرتی ہو کہ اُس نے مصلحت وقت کو اپنی بدمزاجی پر غالب رکھا؟ اگر تم یہ نہین جانتی ہو تو تم اُسکے مزاج سے اتنی واقف نہین ہو جیسا مین ہون اگر مین اپنے وعدون کو حرف بحرف پورا نہ کرون تو وہ پھر ساز شین اور بندشین کرنا شروع کردیگی اُس نے نہایت زور شور سے اِس معاملہ مین اصرار کیا تھا جو اسوقت زیر بحث ہی"

ڈچز آف پورٹس مؤتھ (ہچکیان لیکر اور صورت سے نہایت ملال ظاہر کرکے) "چارلس! تمکو اس مرتبہ مستقل رہنا چاہیے مین پھر کہتی ہون کہ تم سوائے اس بات کے ڈچز آف کلیولینڈ کی فہرست کے اور ہر امر کو پورا کرو! اگر تم نے میری التجا اور صلاح کے خلاف کیا تو دیکھ لینا کہ تمام ملک مین ہنگامہ برپا ہو جائیگا۔ چارلس میری صلاح کو سنو خدارا میری بات پر عمل کرو ورنہ نتیجہ نہایت خوفناک ہوگا!" اور اپنے اس عمدہ طور پر انجام دیئے ہوئے پارٹ کو غایت تک پہونچانے کے لئے چالاک ڈچز نے تھرا کر ایک تصویر کو دیکھا جو دیوار پر لٹکتی تھی۔ وہ تصویر چارلس اول بادشاہ کے باپ کی تھی جس نے بوجہ قوم کے خیالات اور اصول کے خلاف کرنے کے سولی پائی تھی بادشاہ خود تھرا یا اُسکے چہرہ پر اس خوفناک تنبیہ سے جو ڈچز نے سنجیدگی سے کی تھی مردنی سی چھا گئی اور جب وہ پھر بولا اُسکی آواز دھیمی گہری اور بھیانک تھی۔

بادشاہ "میری پیاری مجھے تمھاری صلاح پر عمل ہوگا اس امر کو مین ڈچز آف کلیولینڈ کی فہرست سے خارج کردونگا اور اسکی بددماغیون سے بچنے کے لیے مین استقلال کے ساتھ حکم دے دیدونگا کہ وہ محل مین نہ آوے"

لوئیسی "پیارے چارلس اس بارہ مین جو کچھ تم مصلحت سمجھو کرو" گو وہ اپنے دل مین بادشاہ کے اِس ارادہ پر نہایت خوش ہوئی۔

چارلس نے سر ہکٹر گریہم کا نام فہرست سے جو میز پر رکھی تھی قلمزد کرنے کے لیے پنسل اُٹھائی اور لوئیسی اُس سے بغلگیر ہوکر اپنے کمرہ کو واپس گئی وہان دن مین اُس نے ماسٹر ڈی بریلین سفیر فرانس کو ایک چٹھی لکھی جسمین یہ تحریر کیا کہ وہ کسی شخص کو مع خفیہ تحریر اسمی لفٹنٹ پولیس شہر پیرس کے فوراً فرانس کو بھیجدے۔

باب ۶۱

نیوگیٹ

آٹھ اور نو بجے رات کے درمیان ایک کرایہ کی گاڑی اولڈ بیلی کے اُس سرے کے قریب ٹھہری جہان نیوگیٹ کا جیلخانہ تھا اور اب تک موجود ہی۔ ایک لمبا خوبصورت پیادہ جو اپنی عمدہ وردی کے اوپر لبادہ پہنے تھا اور ڈرائیور کے پاس کوچ بکس پر بیٹھا تھا کودا اور گاڑی کا دروازہ کھولنے کے لیے بڑھا۔ ایک لیڈی جو بوجہ موسم سرما کے لبادہ اوڑھے تھی اور منھ پر سیاہ ریشم کا مصنوعی چہرہ لگائے تھی گاڑی سے اُتری اور جلدی سے پوچھنے لگی "کیا گھوڑے موجود ہین؟"

پیادہ نے رات کی تاریکی مین دو گھوڑے آتے ہوے دیکھکر کہا "جی حضور گھوڑے موجود ہین" ایک گھوڑے کو ایک چھوکرا لیے آتا تھا جو دوسرے پر سوار تھا۔

لیڈی نے گاڑی والے سے کہو ٹھہرے اور تم میرے پیچھے آؤ" چنانچہ پیادہ نے گاڑیبان کو یہی ہدایت کردی اور اپنی مخدومہ کے پیچھے بڑھا جو سیدھی جیلخانہ کی طرف جاتی تھی نیوگیٹ کے پرانے جیلخانہ مین مثل حال کے مجبسون کے دو دروازہ ہوتے تھے ایک عام پھاٹک اور دوسرا جو گورنر جیلخانہ کے مکان سے ملا ہوتا تھا۔ واضح رہے کہ اُس زمانہ مین نیوگیٹ کے قواعد و ضوابط ایسے سخت نہ تھے جیسے فی الحال ہین بہت کچھ کارروائی خود گورنر کی رائے پر ہوتی تھی گورنر کی تنخواہ تھوڑی ہوا کرتی تھی کیونکہ وہ بہت کچھ رقم قیدیون سے فیس الواب اور آرام و اجازت وغیرہ کی رعایت کے ذریعہ سے بنالیا کرتا تھا اسطرح پر خود گورنر کے مکان مین اکثر کمرے ہوتے تھے جنمین

وہ دولتمند قیدیون کو رکھا کرتا تھا چنانچہ اس اصول پر ذی رتبہ اور صاحب استطاعت مجرم نیوگیٹ مین اسی طرح رکھے جاتے تھے جیسے آجکل حوالات دیوانی مین مقروض رکھے جاتے ہین۔

ان عزائب سے یہ بآسانی سمجھا جا سکتا ہی کہ نیوگیٹ مین طرح طرح کی بےعنوانیان ہوا کرتی تھین زرکش گورنر راشی ماتحت رکھے تھے اور پہرے والے اپنی فیس اور حقوق علیحدہ لیا کرتے اور انعام واکرام پانے پر طرح طرح کی رعایتین کرتے ایک چیز البتہ مول نہ ملسکتی تھی وہ قیدی کی آزادی تھی اور طرح پر کوئی بات ایسی نہ تھی جو روپیہ کے عوض مین نیوگیٹ کی دیوارون کے اندر یا اُسکے دروازون کے باہر حاصل نہو سکتی ہو بدکار عورتین اپنے یارون کے پاس جو ماخوذ ہوتے ہر وقت پہونچ جاتین قریب کے ہوٹل قیدیون کو کھانا اور شراب پہونچا کر خوب کماتے بارکین ہر قسم کی بدمستی اور لچپن کی جگہ تھین اور کوئی وقت ایسا خالی نہ جاتا کہ بدمستون۔ قہقہون۔ فحش گیتون اور رم پر مستون کی گنگناہٹ کا شور و شغب برپا نہ رہتا ہو۔ بعض وقت سخت فساد ہنگامہ اور لڑائی کی نوبت پہونچتی اُسوقت پہرے والے مارشل شہر (کوتوال) اور اُسکے آدمیون کو بلوہ فرو کرنے کے لیے طلب کرتے۔

ہم خیال کرتے ہین کہ اِن ایام کو نیوگیٹ کا عمدہ پُرانا زمانہ کہنا چاہیے اور اسمین کوئی شک نہین ہی کہ بےعنوانیون اور بدچلنیون کا محبس کی دیوارون کے اندر کوئی حد و پایان نہ تھا۔ دن کو ہر وقت رنگیلی درباری فوق البھڑک پوشاکین پہنے ہوے ٹھیلہ گاڑیون پر اپنے دوستون سے ملنے کے واسطے جنکی بدکرداریون نے اُنکو وہان بند کرایا تھا پیادے پیہم ہوٹلون کو کھانا اور شراب دینے کے واسطے جاتے پس کچھ تعجب کی بات نہین ہے کہ محبس کے اندر کبھی خاموشی نہوتی کمینہ سے کمینہ چورون کی آشنائین اور عزبا کی بارکون مین جو کی شراب کا دور صبح سے شام تک رہتا اور ہوا تمباکو کے دھوئین سی سیاہ رہتی ہر نامی مجرم سے جسکو پھانسی کا حکم ہوتا بہت ہمدردی ہوتی مثلاً اگر کوئی مشہور ڈاکو جو اپنے مضمون کے غضب ناک قصے بیان کر سکتا زیر حراست ہوتا تو نوجوان امرا اور رنگیلے چھبیلے لوگ اُس سے ملاقات کو آتے بلکہ اکثر بڑی بڑی لیڈیان بھی آیا کرتین۔ اسطرح پر تاریخ حکم سزا سے پھانسی دیئے جانے کے وقت تک مجرم کو عمدہ عمدہ کھانے کھلائے

جاتے اور نفیس شعر بین پلائی جائین توبہ اور استغفار اور خدا اور بندون سے صلح جوئی کا وقفہ بھی دنشا ؤمین صرف ہوتا وہ نیم بدمستی کی حالت مین سولی کے مقام کو جاتا اور ہیرو کی طرح سے دلیری سے اسپر چڑھتا نہ مجرم کی سی فروتنی سے اور اگر وہ خوش بیانی سے مرتے وقت کوئی اسپیچ کرتا تو وہ اپنے آخری وقت مین تماشائیون کو ویسا ہی خوش کرتا جیسے اپنے وجود کے پچھلے ہفتون مین ولیسٹ انڈ کے گبرو جوانون کو ہنسایا کرتا تھا۔

اُس زمانہ کی نیوگیٹ کی سرسری حالت کا خاکہ نذر ناظرین کرکے ہم پھر اُس لیڈی کیطرف متوجہ ہوتے ہین جو محبس کیطرف جارہی تھی اور اُسکے پیچھے تھوڑے فاصلہ پر لمبا خوبرو پیادہ روان تھا لیڈی سیدھی گورنر (داروغہ محبس) کے مکان کو گئی اور گھنٹی بجانے پر ایک قوی الجثہ مضبوط شخص جسکا چہرہ سُرخ مہاسہ دار تھا اور نظر سے نشہ کی حالت ظاہر تھی نمودار ہوا۔

لیڈی "مین مسٹر ہاکنگ گریم سے ملنا چاہتی ہون"

دربان (لیڈی کی ہیئت کو دیکھکر) "بہت اچھا میڈم تم جانتی ہو کہ وقت گذر گیا ہی ——"

لیڈی (بات کاٹ کر) "ہان مین سمجھی !" یہ کہکر اُس نے دو اشرفیان دربان کے ہاتھ مین رکھدین۔

دربان "ہان اب مجھکو خیال ہوتا ہی کہ ابھی بند کرنے کا وقت نہین آیا ہی پس تم مسٹر ہاکنگ سے ملاقات کرسکتی ہو۔ کس نام سے مین تمھاری اطلاع کرون؟"

لیڈی (جلدی سے) "نام بتانے کی ضرورت نہین"

دربان "مگر مجھکو گورنر سے کچھ نام تو ضرور بتانا چاہیے"

لیڈی "تو اچھا گورنر ہی سے میری ملاقات کرادو جلدی کرو میرا وقت بہت قیمتی ہی"

دربان راستہ بتاتا ہوا لیڈی کو ایک کمرہ مین لیگیا جو تاریک پتھر کے فرش کی ڈیوڑھی مین کھلتا تھا اور لیڈی مع اپنے ہمراہی کے اسکے اندر چلی گئی یہ دفتر کا کمرہ تھا میز پر بہت سے کاغذ پھیلے ہوے تھے اور دیوارون پر زنجیرین بیڑیان اور ہتھکڑیان

تھیں جسکو بہت نامی مجرموں نے پہنا تھا۔ اِس دفتر کے کمرہ میں آتشدان کے پاس گورنر وں کی محنتوں کے بعد شبنبہ شراب سے شغل کر رہا تھا وہ ایک بلند بالا مضبوط متوسط العمر شخص تھا اُسکی آنکھیں بہت تیز تھیں جب اُسکا جی چاہتا وہ اپنی نظر کو حسب حالات وصواب دید خود نہایت سخت یا نرم کر لیتا وہ اپنی جگہ سے فوراً اُٹھا کیونکہ اُس نے خیال کیا کہ لیڈی کوئی معمولی دربار کی رنگیلی عورت ہے اس واسطے کہ پلوہ کا وردی پہنے ہونا ایسی غیر معمولی بات نہ تھی کہ اُسکا خیال زائل ہوتا۔

دربان "جناب یہ ایک لیڈی ہیں جو سرکٹر گریم سے ملنا چاہتی ہیں!" یہ کہکر دربان چلا گیا۔

گورنر نے باوجودیکہ لیڈی کا منہہ مصنوعی چہرہ سے چھپا ہوا تھا یہ خیال کر کے کہ وہ کسی قدر ذی رتبہ ہی ہوگی کہا "تم جانتی ہو کہ اب وقت نہیں رہا ہے"

لیڈی "ہاں مجھکو یہ معلوم ہے مگر میں یہ خیال کرتی ہوں کہ تم مہربانی کر کے یہ اشرفیاں غریب قیدیوں کو بطور خیرات کے تقسیم کر دوگے؟" یہ کہکر اُس نے بہت سی اشرفیاں دیں۔

گورنر "بہت اچھا جو لوگ لائق خیرات کے ہیں انکو تمھاری فیاضی کا حصہ دیا جائیگا" یہ کہکر گورنر نے اشرفیاں اپنی جیب میں رکھ لیں جہاں سے انکا نکلنا اُسکے ذاتی کام کے سوا اور کسی غرض کے لیے اغلب نہ تھا۔ "اب مہربانی کر کے اپنا نام بتاؤ کوئی نام سے لے دو" یہ کلمات اُس نے نہایت ملائمت سے کہے کیونکہ اشرفیوں نے اُسکو نرم کر دیا تھا۔

لیڈی "تو جو نام تم چاہو سمجھ لو"

گورنر "اچھا تو مسنز ڈابن سن فرض کر لو۔ تو اِدھر چلیے میڈم"

یہ کہکر گورنر نے ایک اندرونی دروازہ کھولا جو ایک چھوٹے سے راستہ سے لگا ہوا تھا جسکے سرے پر ایک اور دروازہ تھا اِس دروازہ پر اُس نے کنڈی کھٹکھٹائی اندر سے ایک آواز آئی دروازہ کھل گیا اور گورنر نے کہا "سر ہکٹر گریم ایک لیڈی تم سے ملنے آئی ہیں" لیڈی کی طرف خطاب کر کے "مسز ڈابن سن

چیلی آوُ (ریاوہ سے) مگر تم دفتر ہی مین رہو۔"
لیڈی (تمکنت کے انداز سے) "مین تمھارا شکریہ ادا کرتی ہون مگر میرے ملازم کو میرے ساتھ آنے دو۔"
گورنر "بہت اچھا میڈم۔" یہ کہکر اُس نے لیڈی اور خدمتگار کے اندر چلے جانے پر دروازہ بند کرلیا۔
یہ کمرہ جسمین لیڈی اور اُسکا نوکر داخل ہوے چھوٹا مگر آرام کا تھا سرہکٹر گریم جو ایک میز کے پاس بیٹھا تھا جسپر جام اور شیشہ شراب تھا لیڈی کو لینے کے لیے اُٹھا۔ واضح رہے کہ اس کمرہ سے لگا ہوا ایک اور دروازہ تھا جو خوابگاہ کے کمرہ مین جانے کے لئے تھا۔ دونون کمرون کی کھڑکیون مین لوہے کا جنگلا لگا ہوا تھا۔
لیڈی "سرہکٹر تمھارا پیام میرے پاس پہونچا تھا اور اُسکے جواب دینے کے لیے مین خود آئی ہون۔"
کرنیل گریم (نہایت ادب اور مشکوری کے انداز سے) "آپ نے میرے اوپر ایسے احسان کیے ہین کہ مین سر نہین اُٹھا سکتا۔"
لیڈی نے کہ دراصل ڈچیز آف کلیولینڈ تھی بیٹھکر اور مصنوعی چہرہ اُتار کر کہا "ہمکو تخلیہ مین گفتگو کرنا چاہیئے۔"
کرنیل گریم "مین سمجھا۔" اور خدمتگار کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرکے اُس نے اُس سے کہا کہ خوابگاہ کے کمرہ مین چلا جاے پھر دروازہ بند کرکے وہ اپنی کرسی کو ڈچیز کے قریب ہٹا کر بیٹھ گیا اور یون ہمکلام ہوا "میری سمجھ مین نہین آتا کہ آپ خدمتگار کو کیون ہمراہ لائی ہین اندیشہ ہو کہ وہ وردی سے پہچان لیا جاے۔"
ڈچیز آف کلیولینڈ "خیر اس سے کچھ مطلب نہین میری کوئی خاص غرض ہے مین خیال کرتی ہون کہ تم یہان رہنا نہین چاہتے اور یہ جنگلا ایسا مضبوط ہو کہ اِدھر سے نکلنے کی کچھ امید نہین پائی جاتی۔"
سرہکٹر گریم "یہان سے نکل بھاگنا بغیر بیرونی مدد کے ناممکن ہی ہر چیز ان دیواروں کے اندر آزادی کے سواے خریدی جاسکتی ہو مگر مین آپ کے آج صبح کے پیام کا شکریہ ادا کرتا ہون گو آپ کو میری بابت بادشاہ سے سفارش مین کامیابی نہین ہوئی

اس سے میری ممنونی مین کچھ کمی نہین ہو سکتی ؟

ڈچز آف کلیولینڈ ۔ سر ہگرٹ مجھکو تو بادشاہ کا نام سننے سے غصہ آتا ہی
افسوس نابکار فرانسیسہ نے میری تمام تدبیرین خاک مین ملا دین !۔ صد افسوس کہ عین
فتحمندی کے وقت مجھکو دفعتاً شکست ہو گئی !۔ معلوم ہوتا ہی کہ میرے معتمد قاصد نے
جسکو آج صبح کو مین نے تمھارے پاس بھیجا تھا تمکو ضروری تفصیلات سے آگاہ
نہین کیا مین نے اُس سے یہی کہہ بھی دیا تھا تاکہ تمکو یہ خیال نہو کہ مین نے اپنے اُن
ہواخواہون سے تغافل کیا جنھون نے میرے ساتھ وفاداری کی ہی تم خیال کر سکتے
ہو کہ مجھکو بادشاہ پر کیسا غصہ آتا ہو گا جب مین نے اپنی کل فہرست کو منظور دیکھا
بجز اُس قدر حصہ کے جو تمھاری بابت تھا کیونکہ تمھارا نام قلمزد تھا !۔ مگر تمھارے
اس پیام کا کیا مطلب تھا کہ تمکو میری رقیبہ سے انتقام لینے کا ذریعہ حاصل ہی جس سے
مین اسوجہ سے اور بھی نفرت کرتی ہون کہ اب وہ پھر عروج پر ہی !؟

کرنیل گریم ۔ سنیئے مین مختصر طور پر بیان کرتا ہون شہر کیلی مین ایک شخص
مسمے فادر پیری رہتا ہی جو ایک بد ہیرہ بڑا نا پادری ہی بلکہ اب پادری بھی نہین ہی
کیونکہ اُسکا جامۂ تقدس چھین لیا گیا ہی مگر قوز مانہ گذشتہ مین ہر منی کی اُس
کانونٹ کا کنفسر تھا جہان لوئسٹی دربار فرانس کو منتقل ہونے کے قبل بند کی
گئی تھی ؟

ڈچز آف کلیولینڈ کا چہرہ اُس ناپاک امید سے دمک اُٹھا کہ ڈچز آف پورٹس
مؤتھ سے بدلا لینے کا ذریعہ نظر آتا ہی اور اُسی نے کہا ۔ اوہو یہ تو نہایت اہم
معاملہ ہی میری کچھ کچھ سمجھ مین آچلا ہی۔ معلوم ہوتا ہی کہ اس فادر پیری کو
بحیثیت کنفسر کے لوئسٹی کی بابت کچھ حالات معلوم ہوئے ہین جنکو وہ چھپاتی
ہی ؟

گریہم ۔ آپ کا قیاس صحیح ہی یہ فادر پیری ڈچز آف پورٹس
مؤتھ کا پنشن خوار ہی۔

ہربرٹ ادلیرسن ۔ واہ واہ ! تب تو لوئسٹی کو بہت عمدہ وجہ حاصل ہی
کہ اس شخص کے منھ پر سونے کی مہر لگائے رہے مگر یہ تو بتاؤ اُس شخص کو

کیا حالات معلوم ہین! تمھارے کان مین کچھ سن گن بھی ہی یا نہین؟"

کرنیل گرہیم "نہین ابتک کچھ نہین مین اُسی وقت کیلی مین گرفتار ہوگیا جب مین فادر بیری سے دریافت کرنے والا تھا"

ڈچز آف کلیولینڈ "اگر تم پھر آزاد ہو جاؤ تو کیا تم کیلی کو جاؤگے اور بڈھے پادری سے سب حال دریافت کرلوگے جو اُسکو معلوم ہی؟"

گرہیم کے دل مین کچھ امید پیدا ہوئی اور اُس نے کہا "اوہ اگر مین آزاد ہو جاؤن تو مجھکو پادری سے دریافت حال کرنے مین کچھ دقت نہو گی"

ڈچز آف کلیولینڈ "بہت اچھا! تو یہ تو ظاہر ہی کہ جو کچھ حالات تمکو معلوم ہونگے تم فوراً اُنکی اطلاع مجھ سے کروگے اور مین اپنے اور تمھارے فائدہ کے لیے اُسکو استعمال کرونگی"

گرہم "یعنی یہ کہ بادشاہ سے کل کاروائی جو میرے خلاف ہی منسوخ کرادوگی!"

بربرا "ہان اور اپنا بھی بدلا لے لونگی!۔یہ آسانی سے ہوسکیگا اگر مجھکو وہ اسرار معلوم ہو جاوین جنسے میری رقیبہ برباد ہو جاوے تو پھر مین اپنے شرائط اُسکے ساتھ کرونگی اول شرط یہ ہوگی کہ وہ بادشاہ سے تمھاری خلاصی اور آزادی کا حکم حاصل کرے دوسری یہ کہ وہ دربار سے اپنے اصلی وطن کو بہت جلد چلی جاوے"

گرہم "تب تو آپ کے لیے پھر راستہ کھل جاویگا کہ ہر دم خیالی اور متلون مزاج بادشاہ پر اختیار حاصل کرین"

بربرا "ہان" اور اُسکا چہرہ موہوم فتحمندی سے چمک اُٹھا "تو سر کیتھر گرہم ہمارے تمھارے یہی شرط ہی"

کرنیل گرہیم "مین اِس پر قایم رہونگا مگر آپ شاید بھول گئین کہ مین یہان قید ہون اور میرے سوا کوئی شخص ایسی ہوشیاری نہ کرسکیگا کہ فادر بیری کو راہ پر لاوے"

ڈچز آف کلیولینڈ "تو تمھارے سوا اِس مہم پر کوئی بھیجا بھی نہ جائیگا

تم اُس کمرہ مین جاؤ اور میرے ملازم کے کپڑے پہن لو باقی کام میرے لیے چھوڑو اب تم سمجھے ہوگے کہ مین اپنے نوکر کو کیون ہمراہ لائی اور کیون مین نے تمھارے ہی قد اور قطع کا شخص پسند کیا تمھارا وفادار چھوکرا ہمفری جو تمھارے ساتھ فرانس سے آیا تھا اور جو آج شام کو تمھارا پیام میرے پاس لیگیا تھا ایک موقع مناسب پر گھوڑے تیار کیے ہوے کھڑا ہے مگر وہ کیونکر حراست سے بچگیا جہانتک مجھکو یاد ہے وہ بھی فرڈرک سلبی پر حملہ کرنے کی علت مین ماخوذ تھا؟"

گرہیم "مین خیال کرتا ہون کہ سلبی نے اُسکی نگرانی نہین کرائی یا اُسکو نہین پہچانا"

ڈچز آف کلیولینڈ "اچھا جلدی کرو اور میرے ملازم کے کپڑے پہن لو"

سرہکٹر گرہیم اُٹھا اور خوابگاہ کے کمرہ مین چلا گیا چند ساعت مین وہ نکل آیا نوکر بھی اُسکے پیچھے تھا دونون نے ایک دوسرے کا لباس بدل لیا۔ کیونکہ ملازم اور مخدومہ مین پہلے ہی سے کچھ بدی تھی اور وہ جانتا تھا کہ ڈچز اُسکی آزادی کی بھی فکر کرلے گی"

ڈچز آف کلیولینڈ "اچھا سرہکٹر اب چلو چلدین تم میرے پیچھے پیچھے چلا آؤ اپنی ٹوپی کو ذرا اور نیچا کرلو اور لبادے کو اونچا کرو اور جب ہم دفتر کے کمرہ اور ڈیوڑھی مین گذرین تم اپنے چہرے کو روشنی کیطرف سے پھیرے رہنا"

گرہیم "آپ کچھ اندیشہ نہ کرین مین اپنا پارٹ بہت اچھی طرح سے انجام دونگا مگر آپ نے تو اپنا مصنوعی چہرہ لگایا ہی نہین ہے"

بربرا "مین نے عمدًا ایسا کیا ہے یقینًا گورنر مجھکو صورت سے پہچان جائیگا وہ یہ سمجھیگا کہ مین نے اتفاقیہ چہرہ نہین لگایا اور مین خیال کرتی ہون کہ وہ فرط تحیر سے ایسا گھبرا جائیگا کہ ————"

گرہیم (تملق سے) "اور نیز آپ کے حسن گلو سوز کے قریب تر نظارے سے ایسا متحیر ہوگا کہ بجبیر ایک نگاہ بھی نہ ڈالیگا"

بربرا (تبسم سے) "ہمکو امید کرنا چاہیے کہ ایسا ہی ہوگا اچھا آؤ!"

دروازہ کھولا گیا چھوٹا راستہ طے ہوگیا اور دونون گورنر کے دفتر مین پہونچے

ڈچز آگے آگے تھی اور سر ہکٹر نوکرون کے انداز سے پیچھے پیچھے۔ گورنر جو اپنا قرابہ شراب ختم کرنیکو تھا لیڈی کو رخصتی سلام کرنے کو اُٹھا جسکا زرین انعام اُسکی جیب مین تھا لیڈی کو دیکھتے ہی وہ متحیر ہوا اور خیال کیا کہ یہ تو ڈچز آف کلیولینڈ ہی جو اُسکے سامنے جارہی ہی!"

بربرا (مصنوعی گھبراہٹ سے) "ارے غضب! یہ مین نے کیا کیا! میرا مصنوعی چہرہ کیا ہوا شاید مین اُسکو بھول آئی مگر خیر جانے دو مجھکو جلدی ہی (گھبراتی ہوئی تاکہ گورنر اُسکی طرف متوجہ رہے اور اُسکے ہمراہی کی طرف کچھ نہ خیال کرسے) گورنر صاحب تم عزت دار شخص ہو براہ عنایت اپنی زوجہ سے بھی اگر تمھاری زوجہ ہو ہرگز نہ کہنا کہ مین یہان آئی تھی خدارا میرے راز کو مخفی رکھنا! مین جانتی ہون کہ تم بڑے نیک شخص ہو تو یہ تھیلی اُس رقم خفیف پر اضافہ کردو جو مین نے تمھارے غریب قیدیون کے لیے دی تھی!"

یہ کہکر اُس نے گورنر کے ہاتھ مین ایک تھیلی رکھدی جسکے وزن سے اُسکے لالچی دل مین سرور پیدا ہوگیا وہ جھک جھک کر سلام کرنے لگا اور خدا کو گواہ کرنے لگا کہ ڈچز کے راز کو مخفی رکھیگا پھر یہ دیکھکر اور خیال کرکے کہ ڈچز بہت گھبرائی ہوئی ہی اور جلد چلی جانا چاہتی ہی۔ وہ اُسکو راستہ بتانے کے لیے آگے بڑھا اُس نے دفتر کا دروازہ کھولدیا اور ڈیوڑھی مین چلا گیا اور دربان سے جو ایک بنچ پر بیٹھا ہوا تھا کنجی لیکر باہر کا دروازہ فوراً کھولدیا۔

ڈچز آف کلیولینڈ نے دربان کے ہاتھ مین ایک اشرفی رکھدی تاکہ وہ سر ہکٹر گرہم کی طرف متوجہ ہو اور کہا "لو اسکی شراب پینا!"

غرضکہ ڈچز جیلخانہ سے باہر ہوگئی کرنیل بھی اُسکے پیچھے پیچھے چلا گیا اور گورنر اور دربان کو کچھ بھی شبہہ نہوا جب ڈچز دور ہوگئی وہ دھیمے قہقہے سے ہنسی اُس نے کرنیل گرہم سے دو چار باتین اور جلدی جلدی کین اتنے مین وہ موقع پہونچگیا جہان گھوڑے کھڑے تھے اور ہمفری کلفلن اپنے آقا کو پھر آزاد دیکھکر خوش ہوا سر ہکٹر اس گھوڑے پر سوار ہوگیا جو اُسکے واسطے تیار کھڑا تھا اور بربرا اسی جگہ کھڑی رہی جب تک کہ دونون سوار رات کی تاریکی مین غائب ہوگئے۔

تب وہ پھر جیلخانہ کو لوٹی اور اُس نے گورنر کے دروازہ پر گھنٹی بجائی گورنر اُسکو پھر دیکھکر متعجب ہوا اور یہ معلوم کر کے کہ وہ ڈچز ہی اُس نے اُسکو نہایت ادب سے اندر داخل ہونے دیا ڈچز گورنر کے دفتر مین گئی اور اُس سے بے باکانہ کہنے لگی "میرا مصنوعی چہرہ تو رہ ہی گیا تھا مگر میرا نوکر بھی یہین چھوٹ گیا ہی"

گورنر نے متحیر ہو کر کہا "این! آپ کا نوکر!"

ڈچیز "ہان ہان صاحب میرا نوکر رہ گیا جو میرے ساتھ آیا تھا"

گورنر (اور زیادہ متعجب ہو کر) "مین تو یقین کرتا ہون کہ وہ آپ کے پیچھے پیچھے تھا"

ڈچیز (خفا ہو کر) "نہین نہین! وہ ضرور یہان رہ گیا ہی مجھکو اُسکی ضرورت ہی"

گورنر کے دلمین شبہہ پیدا ہوا اور اُسنے کہا "یہان؟ یہ ناممکن ہی!"

یہ کہکر وہ قریب کے کمرہ مین گیا اور ڈچز بھی اطمینان سے اُسکے پیچھے چلی گئی۔

اس کمرہ مین ملازم خاموش اور اطمینان سے سر بکھر نگر نیم کے کپڑے پہنے ہوئے میز کے پاس بیٹھا شراب اُڑا رہا تھا۔

گورنر (کچھ غصہ کچھ خوف سے) "آپ نے مجھکو بالکل برباد کر دیا!"

ڈچز "کچھ اندیشہ نہ کرو تم ایک بادد سنیچو اس جنگلہ کے نکال ڈالو! دربان کو بھی کافی رقم ملچکی ہی وہ بھی خاموش رہیگا یہ مشہور کر دینا کہ قیدی بلا کسی کی مدد کے بھاگ گیا اور مین تمکو اطمینان دلاتی ہون کہ تمکو کچھ نقصان نہ ہو سکیگا مگر یاد رکھو کہ اگر تمنے واقعی حال کو افشا کیا تو مین نہایت نفرت سے انکار کر دونگی (تمکنت سے) پھر بھلا کون یقین کریگا کہ ڈچز آف کلیولینڈ نیوگیٹ کے محبس کو گئی ہوگی" جو یہ کہکر اُسنے مصنوعی چہرہ کو اپنے منھ پر لگالیا اور نوکر کو پیچھے آنے کا اشارہ کر کے قیدخانہ سے جلدی۔ گورنر ہانپتا کانپتا یہ خیال کر کے کہ ڈچز سے برائی پیدا کرنا بہتر نہین ہی اُسکو پھاٹک تک پہونچا گیا ڈچز گاڑی تک پہونچی اور اپنی فہم کی کامیابی پر خوش خوش مکان کو لوٹی۔

باب ۶۲

فرودگاہ اجنبیان

اب ہم ناظرین کی توجہ شہر پیرس کی طرف مائل کرتے ہین مگر ہمارے قصہ کو دارالسلطنت فرانس (پیرس) کی اسوقت کی حالت سے جب کا ذکر ہم لکھ رہے ہین کچھ مطلب نہین ہی پس ہم فوراً بیان کرتے ہین کہ شہر کے اُس حصہ مین جو جزیرہ کہلاتا تھا اُس شارع عام پر جسپر نوٹر ڈیم کا گرجا ہی ایک ہوٹل تھا جو اجنبیون کے ہوٹل کے نام سے موسوم تھا اُسمین غیر ملک کے مسافر جو پیرس کو آتے قیام کرتے تھے اور وہ دارالسلطنت فرانس کے عمدہ ہوٹلون مین سے تھا۔

اس فرودگاہ کے ایک پرائوٹ نشست کے کمرہ مین دو شخص ایک میز کے پاس بیٹھے تھے جسپر بہت سا کھانا چنا ہوا تھا اور بوتل اور جام شراب رکھے تھے اور دونون مہمان کھانا کھانے اور شراب پینے مین مصروف تھے یہ دونون ولوبائی اور فادر پیری تھے اور جس تاریخ کا ہم ذکر لکھ رہے ہین وہ دس روز بعد واقعات متذکرہ باب سابق کے تھی ناظرین کو یاد رکھنا چاہیئے کہ فادر پیری کی عمر درمیان ساٹھ اور ستر کے تھی۔ اُسکی کمر خمیدہ تھی۔ بال سفید تھے اور بجاے مقدس اور رہبانی صورت ہونے کے اُسکی ہیئت نہایت بدقوارہ تھی اور وہ پورا اوباش معلوم ہوتا تھا۔ اُسکے رخسارے زرد تھے اور اُسکی ناک نہایت سرخ تھی وہ پست قد اور مضبوط تھا اور یہ اُسکے عمدہ قوٰی ہی کا باعث تھا کہ باوجود بے اصول اور اوباش زندگی کے وہ اتنی عمر کو پہونچا تھا جب مسٹر گرسم نے اُسکو کیلی مین دیکھا تھا وہ بالکل پھٹے اور کثیف کپڑے پہنے تھا مگر اب اُسکا لباس نیا تھا اور اُسکا ایک گرم کوٹ جسمین سمور کی گوٹ لگی تھی کھونٹی پر لٹکتا تھا۔

ولوبائی کی بابت جو کچھ ناظرین کو معلوم ہی اُسپر ہم صرف اسی قدر اضافہ کرتے ہین کہ وہ بھی نیا جوڑا پہنے تھا جو نہایت فیشن ایبل تھا اُسکے کمر مین ایک بیشقیمت قبض تھا اور اُسکے لباس مین لیس کی جھنٹ تھی اور وہ عمدہ کام کا کالر پہنے تھا

اور اُسکی ٹوپی جو کوٹ کے اوپر لٹکتی تھی ایک بلے پر سے آراستہ تھی وہ اور فادر بیری حال ہی مین نیبرس کو آئے تھے اور ولوبائی نے انکو حسب ہدایت ڈیوک آف پورٹس موئتھ لفٹنٹ پولیس کو نہ بلایا تھا کیونکہ اُس نے سوچا تھا کہ عمدہ طعام و شراب سے جو ہوٹل مین ملیگے اپنی اور اپنے رفیق کی شکم پری کر لینا چاہیے۔

فادر بیری (دو تین جام شراب پینے کے بعد) "مجھے ماسٹر ولوبائی یہ تو مہربانی کر کے بتاؤ کہ تم نے کمترین کو کیون ایسا پسند کیا ہے اور کیون ایسا شریفانہ سلوک کیا؟"

ولوبائی "مکرم بندہ جب سے میری آپ سے شہر کیلی مین چند سال ہوے شناسائی ہوئی مجھکو ایک قسم کی دوستی آپ سے ہو گئی"

فادر بیری "بیشک سچ ہے مگر زندگی کے معمولی سلوک دنیا کے مین اور اس عمدہ برتاؤ مین جو تم مجھ سے کر رہے ہو بہت فرق ہے واللہ مجھکو تو خواب سا معلوم ہوتا ہے۔ مین کیلی مین پڑا اونگھ رہا تھا اور میرا یہی جی چاہتا تھا کہ کہین اور جانا چاہیے اور سمجھ مین نہ آتا تھا کہ کیونکر جاؤن کہ دفعتاً تم نے بھولکر ایسا سبز باغ دکھایا کہ میرا جی باغ باغ ہو گیا"

ولوبائی (قہقہہ لگاکر) "مگر جب تم نے دیکھا تھا کہ مین سچ مچ کہہ رہا ہون تم نے فوراً ہاتھ مارا اور وعدہ کر لیا"

فادر بیری (ہنس کر) "قسم حواریون کی! یہ بات تو ایسی تھی کہ میرے منھ مین پانی بھر آیا جب تمھارا سا لائق جنٹلمین میرے سے بڈھے کے پاس آوے اور اُسے ہم سفری پر آمادہ کرے اور پیرس کو سیر کرانے کیلیے لیجاوے اور اپنی رفتار سفر کو گزذر بڈھے کی رعایت سے کم کرے اور ہر چیز کی قیمت اپنی گرہ سے دے اور عمدہ طعام اور شراب کی دعوت کرے تو یہ باتین ایسی نہین ہین کہ سبکی کے ساتھ اُنسے انکار کر دیا جاوے۔ لو ماسٹر ولوبائی مین تمھارا جام صحت پیتا ہون خدا کرے تمھارا کیسہ جو خوب بھرا ہوا ہے کبھی کھنکھناہٹ موقوف نہ کرے جسکی آواز کانون کو نہایت خوشگوار معلوم ہوتی ہے"

ولوبائی "مشفق من مین اس خلوص کی بابت تمھارا شکریہ ادا کرتا ہون"

یہ شراب برگنڈی نہایت عمدہ ہی اور اِس لذیذ کھانے کے بعد پینے کے لائق ہی "

فادر بیری "چونکہ تم کہتے ہو کہ اِس ہوٹل مین شراب و کباب کی کمی نہین ہی مین خیال کرتا ہون کہ اگر کوئی شخص یہان رہنے پر مجبور کیا جاوے تو اُسکو کچھ زیادہ گران نہ گذریگی بشرطیکہ اُسکو شراب و کباب کے کھانے پینے کا آخیر تک کے لیے تیقن ہو مگر یہ تو بتاؤ کہ مجھ مین کونسی دلخوش کن وصف دیکھکر تمنے مجھکو اپنا ہم سفر کیا ہی ؟ "

ولو بائی "میرے عمدہ دوست ہر قیام گاہ پر تم نے مجھ سے یہی سوالات کیے مین تم سے کئی مرتبہ کہون کہ میری غرض اِسکے سوا کچھ نہین ہی کہ میرے ساتھ ایک دل پسند رفیق ہو تمکو یاد رکھنا چاہیے کہ مین ایسا شخص ہون جسکو زندگی مین تنہا سفر کرنا پسند نہین ہی ہمدم ساتھ نہونے سے شراب کا لطف آدھا رہ جاتا ہے تمھارے مزاج مین ایسی خوش مذاقی ہی کہ مین اُسکو نہایت پسند کرتا ہون "

فادر بیری "مین فخر یہ کہتا ہون کہ جھکو تیون کی ہوس ابتک مجھ مین مفقود نہین ہوئی ہی پس اگر میری خوش مذاقی جو اِس بڑھاپے مین ہی اسقدر اِس صرفہ کے ہو جو تم پر میری بابت پڑے تو مین تمھارا ساتھ ہم سفر ہونے پر قانع ہون مگر یہ تو بتاؤ کہ تمنے یہ پر پرزہ کیسے بدلے تھوڑا عرصہ ہوا تمھارے پاس بہت کم روپیہ تھا "

ولو بائی "تم جانتے ہو کہ مین دفعتاً انگلستان کو چلا گیا تھا اور اب مین تم سے اطلاع کرتا ہون کہ مین اپنے ایک عزیز کے فوت ہو جانے کی وجہ سے اُسکی میراث پانے کے لیے گیا تھا "

فادر بیری "(قہقہہ لگاکر) اہا! مین سمجھا! تم اسوجہ سے بعجلت کیلی کو چلے آئے کہ میراث کو جو پائی ہی بہ آزادی سرزمین فرانس مین صرف کرو بجاے اِسکے کہ وطن مین اپنے قرضخواہون کو تقسیم کرو ؟ "

ولو بائی "واللہ تمھارا قیاس بہت صحیح ہی یہ سخت بائگین ہوتا کہ مین ان لوگون کیوجہ سے اپنے تئین کنگال کر دیتا جنکی وجہ سے مجھے پہلے جلا وطن ہونا پڑا تھا کہو دوسرے قرابۂ شراب کی بابت کیا کہتے ہو ؟ "

فادر بیری ”مجھکو اندیشہ ہی کہ کہین ہم دن دوپہر بدمستی نہ کرین اور بجائے اسکے کہ مین تمھارے ساتھ یہان کی عمارتین دیکھنے کے لیے چلون اور تمکو انکا کچھ حال بتاؤن شاید میری یہ حالت ہوگی کہ اُس مخمل سے منڈھی ہوئے بینچ پر نشہ مین غین ہو لگا“

دلوبائی ”نہین تم ضرور پیو اگر تمکو مزا لینا ہی اور یہی بہتر بھی ہوگا کیونکہ پھر تم رات کے کھانے کے لیے تازہ اور اچھی حالت مین اٹھوگے یہ روپیہ دوسرے شیشہ شراب کے واسطے جاتا ہی اُسکے پینے کے بعد سو رہنا چاہیے“

چنانچہ شراب طلب کی گئی اور آگئی اور جب اُسکا خاتمہ ہو لیا فادر بیری یہ کہتا ہوا اپنا گرم لبادہ اوڑھنے کے لیے لغزش کرتا اٹھا کہ واللہ مین اسقدر نہ پیا کرتا تھا نہ میری ٹانگین اسوقت اسطرح اختیار مین ہین جیسے بیس برس اسطرف تھین یہ کہکر وہ بینچ پر لیٹ گیا جو آتشدان کے قریب بچھی تھی دلوبائی مسٹر کے پاس اپنی کرسی پر لیٹا رہا یہانتک کہ فادر بیری کے خراٹون نے اُسکو یقین دلا دیا کہ وہ سو گیا ہی تب وہ اپنا لبادہ پہن اور پر لگی ہوئی ٹوپی زیب سر کرکے ہوٹل سے نکلا۔

دلوبائی (اپنے دل مین۔ سڑک پر چلکر) ”بڈھا سمجھتا ہی کہ مین پیرس مین اجنبی ہون۔ اور مجھکو اسکی ضرورت ہی کہ وہ مجھکو یہان کی چیزین دکھا دے۔ واللہ۔ امین دارالسلطنت فرانس سے ویسا ہی خوب واقف ہون جیسا وہ ہے!“ (دل مین خوش ہوکر) ”بہرحال مجھکو لفٹنٹ پولیس کے قیام گاہ سرکاری کا راستہ معلوم ہی اور مین بہت غلطی کرونگا اگر فادر بیری آج رات کو ہوٹل اجنبیان مین سو دے۔ بہرحال جو کچھ ہو اور جو کچھ اسکی تقدیر مین لکھا ہو مجھکو عمدہ ڈچز کے حکم کی تعمیل کرنا ضرور ہی واللہ لوئی عمدہ خدمت کا معاوضہ دینا خوب جانتی ہی جب مین لندن کو واپس جاؤنگا اور اسکو یقین دلاؤنگا کہ اُسکے حکم کی تعمیل ہو گئی تو وہ اور سو گنی اشرفی بطور انعام بے تامل دے ڈالیگی واہ جان دلوبائی (اپنے تئین خطاب کرکے) واللہ تم نے بڑی عقلمندی سے کام کیا ہے اور اگر تم اپنی کامیابی

پر ناز کرو تو بجا ہی اِس بڈھے کو کیلے سے پیرس تک گرداکے کے جاوی مین لانا کسی معمولی شخص کے لیے بھی خالی از زحمت نہ تھا مگر واللہ تمنے اسکو خوب انعام دیا تمنے اُسکو خوب کھلایا اور عمدہ شرابین پلائین اب اگر اُسکو مجلس مین ایک ٹکڑا روٹی اور تھوڑا سا پانی ملے تو یہ سمجھا جائیگا کہ شراب کا نشہ اُتارنے کے لیے کیا گیا ہے واللہ تم نے اِس کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور تم نے نہایت دانشمندی اور احتیاط سے کام لیا گو تمکو بہت خواہش تھی کہ تم اُن بھیدون کو معلوم کرلو جو وہ لوسٹی کی بابت جانتا ہے تمنے اپنے اشتیاق کو ضبط کیا لوسٹی کا نام تک نہ لیا اور جب شراب خوار پادری نے حالت نشۂ بازی مین مبہم طور پر اُسکا اشارہ کیا تم نے کچھ پروا نہ کی اِس سب مین تم نے نہایت عقلمندی کی یہ بڈھا نہایت شکی مزاج ہے اگر تم سے ذرا بھی بے احتیاطی ہوتی تو شاید اُسکو یہ خیال گذرتا کہ اِس مہربانی کے برتاؤ کی کوئی زبون وجہ ہے اُس صورت مین وہ پیرس جاتے ہوئے فوراً ٹھہر جاتا اور چپکے سے کیلے کو چلا جاتا کیونکہ وہ اپنی مرضی کا بڑا پکا ہے خیر ان اتفاقات کو تم نے نہایت ہوشمندی سے بچایا وہ پیرس مین محفوظ اور ہر طرح پر تندرست موجود ہے صرف اسقدر باقی ہے کہ لفٹنٹ پولیس اُسکے ساتھ ویسا عمل کرے جیسا ڈرچسٹر نے تجویز کیا ہے! ہا لو لفٹنٹ کا سرکاری قیام گاہ آگیا"

ولوبائی کی تقریر جو وہ اپنے دل ہی دل مین کررہا تھا لفٹنٹ پولیس کے مکان کے دروازہ پر ختم ہوئی جو نوٹرڈیم گرجا کے قریب ہے اب شام کی دھندھلاہٹ چھا گئی تھی اور ایک لمپ کی روشنی مین جو ڈیوڑھی مین جل رہا تھا بہت سے کانسٹبل بیٹھے دکھائی دیئے ولوبائی نے ایک کی طرف خطاب کرکے کہا کہ "مجھکو لفٹنٹ پولیس سے کچھ کام ہے"

کنسٹبل ادب سے لہجہ سے کیونکہ ولوبائی عمدہ کپڑے پہنے تھا

آپ کون ہین؟ گو آپ کی تقریر فرانسیسی زبان مین شستہ اور درست ہی تاہم آپ کے لہجہ سے مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ آپ آبناے کے دوسری جانب (یعنی انگلستان) سے آتے ہین"
ولوبائی وہ تمھارا قیاس صحیح ہے مگر مین تم سے اپنے یہان آنے کا کام نہین بتا سکتا لیکن اگر لفٹنٹ صاحب سے ملاقات مین وقت ہو (جیسا کہ سب بڑے آدمیون سے ہوا کرتی ہے) تو تم جاؤ اور کہہ دو کہ ایک انگلش ڈچز آف بورلٹس مؤتھ کا مرسلہ کسی کام کے لیے آیا ہی اور ملاقات کرنا چاہتا ہی۔
کانسٹبل ولوبائی کو ایک چھوٹے ٹھہرنے کے کمرہ مین لیگیا اور اُسکو بٹھاکر خود لفٹنٹ سے اطلاع کرنے کے لیے چلا گیا چند ساعت مین وہ لوٹا اور ولوبائی سے اپنے پیچھے آنے کو کہا وہ اُسکو ایک وسیع مگر تاریک زینہ پر لیگیا جسکی چاند پر ایک دھندھلا لمپ جل رہا تھا اور ایک دروازہ کھولکر کمرہ مین آنے کو کہا بعدازان کانسٹبل چلا گیا اور ولوبائی نے اپنے تئین لفٹنٹ پولیس کے ساتھ تنہا پایا اُس نے خیال کیا تھا کہ وہ ایک درشت خشن صورت کم گو اور مدمغ شخص ہوگا مگر یہ شخص جسکے سامنے وہ کھڑا تھا اور ہی قماش کا شخص تھا وہ ایک پست قد دُبلا ضعیف شخص تھا جسکے چہرہ پر خندہ روئی برستی تھی اسکا انداز رئیسانہ تھا اور وہ نہایت تکلفی مزاج رکھتا تھا وہ بالکل مغرور نہ معلوم ہوتا تھا نہ اپنے تئین بڑا آدمی سمجھتا تھا بلکہ بجاے اسکے کہ ولوبائی کو بار دیگر اُسکی عزت افزائی کرتا وہ سمجھتا تھا کہ ولوبائی نے اُسکو سرفراز کرکے اعزاز بخشا اُس نے تین چار مرتبہ سلام کیا ولوبائی کے بیٹھنے کے لیے کرسی رکھدی اور اصرار کیا کہ آتشدان کے پاس آجاوے کیونکہ سردی بہت سخت تھی اُسکا لہجہ نہایت شیرین اور نیک بختی کا تھا ولوبائی کو حیرت تھی کہ ایسا شخص جو اسقدر نیک دل ہے ایسے عہدہ کے فرائض کو کیونکر انجام دیتا ہے جسکو

سخت درشت اور پتھر کا سا ہونا چاہیے تاکہ کوئی اعلے کیفیت انسانی اُسپر اثر نہ کر سکے۔

لفٹننٹ — مجھکو نہایت ہی فخر ہے کہ مین ایسے جنٹلمین سے گفتگو کر رہا ہون جو ڈچیز آف پورٹس مؤتھ کے یہان نہایت رسوخ رکھتا ہے۔ وہ ڈچیز جسکے نام کی تمام فرانس اور انگلستان مین عزت ہوتی ہے۔

ولوبائی (اس عمدہ انداز خطاب سے خوش ہوکر) — جی ہان مین ڈچیز صاحبہ کا معتمد ہون۔

لفٹننٹ (تبسم سے) — اور ڈچیز کا معتمد ہونا گویا اس شخص کے یہان صاحب رسوخ ہونا ہے جو بادشاہ انگلستان ہو اثر کرے مین آپ کی تشریف آوری پر صد آفرین کہتا ہون اگر آپ کے قیام چند روزہ مین میری ناچیز خدمات کسی قابل ہون تو صرف آپ کو حکم کرنے کی دیر ہے۔

ولوبائی — مین آپ کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتا ہون۔ اور اُس نے اپنے دل مین سوچا کہ میرا ستارہ اقبال بلندی پر ہے کہ مین ایسی لیڈی کی خدمت مین منسلک ہو گیا ہون جسکے دباؤ کی وجہ سے فرانس کے ایک نہایت اعلے درجہ کے عہدہ دار نے میری ایسی آؤ بھگت کی۔

لفٹننٹ بولیس — آپ براہ مہربانی اُس کام سے مطلع فرمائیے جسکی وجہ سے آپ نے مجھکو سرفراز فرمایا ہو۔

ولوبائی — مجھکو ایک مختصر سا پیام پہونچانا ہے یقیناً آپ اُسکے مطلب کو سمجھ جائینگے اصل یہ ہے کہ مین ایک نالائق بے اصول بڈھے کو جو نفرت کرنے والا اور قسم کھانے والا ہے اور پکا شرابی اور لچہ ہے جو کسی زمانہ مین پادری تھا اور اب باوجود گرجا سے نکالے جانے کے اب تک مذہبی خطاب کو استعمال کرتا ہے پیرس مین لایا ہون وہ فادر پیری کے

نام سے مشہور ہے معلوم نہین کہ یہ نام صحیح ہے یا نہین - اس طرح اپنے پیام کو لفاظی کے ساتھ بیان کرکے دلوبائی نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اُس نے لوئسی کے ارشاد کی پوری تعمیل کی جو دس روز ہوے اُس نے وائٹ ہال مین کہا تھا اور اُسکو خوش بیانی سے ادا کیا -

لفٹننٹ پولیس "بجا ارشاد ہوا یہ حالات جو آپ نے بیان کیے ایسے نہین ہین کہ کسی بھلے آدمی کی طرف منسوب کیے جادین"

دلوبائی "جناب من یہ کیفیت اُس کے ساتھ ایسی وابستہ ہے جیسے فقیر کے جسم پر چیتھڑے ہوتے ہین مگر مین نے اپنا پیام پہونچا دیا مین آپکا اس عمدہ آؤبھگت کی بابتہ شکریہ ادا کرتا ہون اور رخصت چاہتا ہون -

لفٹننٹ پولیس "مگر آپ نے مجھکو یہ تو بتایا ہی نہین کہ آپ نے اس نالائق پادری کو کس جگہ ٹھہرایا ہے"

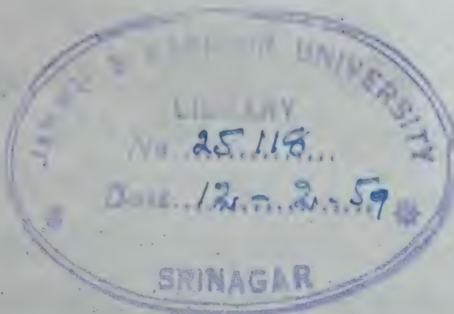
دلوبائی - "جی ہان اس فروگذاشت کو معاف کیجیے گا ہم ہوٹل اجنبیان مین ٹھہرے ہین صحن کے سب سے اندرونی زینہ مین جس کمرہ مین چاندی کے شیر کا نشان ہے"

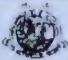
لفٹننٹ پولیس "بہت خوب" یہ کہکر اُس نے تین مرتبہ سلام کے طور پر سر کو خم کیا اور دلوبائی بھی سلام کرتا ہوا رخصت ہوا"

جب دلوبائی چلا گیا لفٹننٹ پولیس نے تین منٹ تک سکوت کیا اور ایک چٹھی کو دیکھنے لگا جو ڈیسک پر رکھی تھی یہ وہی چٹھی تھی جو مانشر ڈی برلین سفیر فرانس متعینہ انگلینڈ نے ایک تیز رفتار قاصد کے ہاتھ بھیجی تھی اور جو چند روز ہوے انگلستان سے پہونچی تھی درحالیکہ دلوبائی اور فادر پیری پیرس کے راستہ ہی مین تھے جب وہ تین منٹ گذر گئے جن مین یہ خیال کیا جاسکتا تھا کہ دلوبائی مکان سے فاصلہ پر نکل گیا ہوگا لفٹننٹ پولیس نے ایک چاندی کی گھنٹی بجائی اندرونی کمرہ کا دروازہ فوراً کھلا اور ایک افسر کانسٹبلون کا حاضر ہوا اس شخص کو لفٹننٹ پولیس نے حسب ذیل حکم دیا "تم چار جوان ہمراہ لیکر فوراً ہوٹل اجنبیان کو چلے جاؤ صحن کی سب سے اندرونی سیڑھی پر چڑھنا - اور اُن کمرون میں جانا جن پر علامت چاندی کے شیر کی ہو اور دو اشخاص کو جو وہان موجود ہین گرفتار کرلینا ایک انگلش مین ہے اور دوسرا ایک نالائق بڈھا پادری یا یون کہنا چاہیے کہ گرجا سے خارج

کیا ہوا پادری ہے جو فادر بیری کہلاتا ہے"۔
افسر کانسٹبل "بہت اچھا حضور پھر کیا کروں؟"
لفٹنٹ پولیس "تو یہ وارنٹ ہے" یہ کہکر اُس نے ایک سربمہر چٹھی اُسکو دی اور اُس پر ایک پر مطلب نگاہ ڈالی۔
ہیڈ کانسٹبل نے کچھ جواب نہ دیا وہ بظاہر سمجھ گیا کہ اُس کو کیا کرنا ہے اور چٹھی کو جیب میں رکھکر اُس نے سلام کیا اور کمرہ سے چلا گیا۔

حصہ اول تمام ہوا







نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
فسانہ دوجہان - اخلاقی فوائد کا مجموعہ ہے اور دلچسپ بھی ہے۔	عہر	الو کی دم فاختہ - یہ ناول ظرافت کا خزانہ حماقت کی پوٹ ہے	۶ر
زن مرید - ڈوگلس جرلڈ کی تصنیف کا ترجمہ ظریفانہ انداز مین۔	عہ ر	کلجگ کی کھوپڑی - ایک جہازران کے واقعات اور ردو ٹسر بچونکی داستان	۶ر
خوبی قسمت - ایک غریب مصیبت زدہ لڑکی کے استقلال و مصائب کی داستان	عہ ر	الف لیلہ - دینازاد بطرز ناول میرزا حیرت نے نہایت عمدہ طریقہ سے لکھی ہے اسمین الف لیلہ سابق کے علاوہ بہت سے جدید قصہ بھی شامل ہین۔	۱۲ر
ابو الہوس - ء ء ء بنات الجیبب قصہ حسن و اخلاق کا منظر	۔	معشوق فرنگ - ایک دلچسپ ڈرامے کا ترجمہ	۸ر
چابکسوار معشوقہ - گھوڑ دوڑ کے برے نتائج کا خاکہ۔	۱۲ر	اسرار ہند - اہل ہند کے گذشتہ کارنامون کا آئینہ مصنفہ سید آل عباصاحب قادری	۱۲ر
بادشاہ سلامت - رعایا کی دلشکنی کے نتیجہ انقلاب زمانہ کا فوٹو	۸ر	خدائی فوجدار - اسکو پڑھکر اگر ہنستے ہنستے لوٹ نہ جائیے تو ہمارا ذمہ تمام ناول ظرافت سے بھرا ہوا ہے کیون نہو پنڈت رتن ناتھ کی معجز نگاری کا مرقع ہے	عا ر
خلق مجسم - ایک شایستہ لڑکی کی زندگی کا حال	عہر	منارۂ قیصری - ایک عجیب ناول سنہ ۱۹۸۰ء کا ایک دلچسپ قصہ لکھکر دکھایا ہے کہ آیندہ سو برس مین تہذیب و شایستگی کا عروج ہوتے ہوتے کہان پہونچے گا۔	۱۲ر
گنجینۂ سراغرسانی - ایک ہیبت ناک قتل کے پراسرار واقعات خفیہ پولیس کی حسن خدمات چار حصہ	۱۶ر	مجموعہ افسانہ دلپذیر - ٹیلس فرام شکسپیر کا ترجمہ۔	عہر
حور عین - غدر ۱۸۵۷ کے تباہ کن واقعات کا نہایت متاثر کرنے والا افسانہ دو حصہ	۸ر	**بنگالی ناولون کے ترجمے**	
ماتا - سرزمین بابل کی دیوی ماتا کا یا عظمت بتکدہ اور اسکی عجیب و غریب حکایات بخت نصر کے زمانہ کے خونچکان واقعات اسے دیکھکر حیرت و استعجاب ترقی کرتا ہے۔	عہ ر		
تگڑم - سراغرسانی کا ناول ہے مترجمہ آفاق لکھنوی	۱۲ر	بنگالی دلہن - ایک نئی دلہن کے	

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۹ر	ردہینی۔ بیواؤن کے جذبات کا دردناک منظر۔	۱۲ر	حسرت وارمان شوہر سے جدائی کی تکلیف نیک نیتی استقلال اور وفاداری کی تصویرین
۱۰ر	مارآستین۔ رقابت اور سوتیاڈاہ کے کرشمے۔	۱۲ر	پرتاب۔ تاریخی ناول ہے غدر ۵۷ء کے واقعات درج ہین۔

مسٹر رینالڈ کے ناولون کے ترجمے

فسانہ الہ دین ولیلیٰ۔ مشہور ناول اسٹار آف منگریلیا کا ترجمہ رنگین داستانونکے ضمن مین بہشت دوزخ کی سیر کرائی ہے پڑھکر دل دھڑک جاتا ہے جہان اصل مصنف کو اس فن خاص مین مہارت کاملہ ہے وہان اسکے مترجم منشی امیر حسین کاکوروی نے بھی ترجمہ ایسا سلیس کیا ہے کہ بالکل نئی روح پھونکدی ہے قیمت صرف ۱۲ر

فریب حسن۔ ناول فاسٹ کا اردو ترجمہ جسمین قصہ کے پیرایہ مین بدکرداریون کے قبیح اور زبون نتائج دکھائے گئے ہین قیمت ۸ر

فسانہ سوزن عشق۔ ناول ایمسٹرس کا ترجمہ جسمین اہل دنیا کی خودغرضیون اور سیاہ کاریون کو ایک عجیب وغریب قصہ مین دکھایا ہے قیمت ۸ر

فسانہ حسرت وصل نہایت عمدہ ناول ہے خوبی دیکھنے پر منحصر ہے اگرآپ اسکو شروع کرکے بلا ختم کیے چھوڑدین تو ہمارا ذمہ ۵ر

مارگیرٹ۔ شاہ اسکاٹلینڈ کا ملکہ مارگیرٹ سے دھوکے اور دغابازی سے شادی کرنا اور پوپ اعظم کا فیصلہ حق کی فتح باطل کی شکست نہایت دلکش پیرایہ مین دکھائی گئی ہے قیمت ۱۲ر

روزالیمبرٹ۔ الیمبرٹ نامی لڑکی کی حسرت اور دردبھری سوانح عمری نیک راہ سے انحراف بچوری دغابازی۔ شرابخواری وغیرہ وغیرہ افعال کے برے انجام اور قبائح کو نہایت شستہ سلیس اردو مین بیان کیا ہے دوحصہ کامل قیمت للعہ

روزالیمبرٹ جلد اول ۱۲ر

جلددوم ۱۲ر

المشتہر
منیجر نولکشور پریس حیبغہ بکڈپو لکھنؤ